

عرفان السنۃ

(کتاب المناقب)

انبیاء کرام، اہل بیت اطہار، صحابہ کرام
اور اولیاء و صالحین کے فضائل و مناقب

(عربی متن، اردو ترجمہ اور تحقیق و تخریج)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

عُرْفَانُ السُّنَنِ

(كِتَابُ الْمَنَاقِبِ)

تأليف

شيخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونین ترجمہ و تخریج
فیض اللہ بغدادی
حافظ ظہیر احمد الاسنادی



منہاج القرآن پبلیکیشنز

365-10، مال 18، اسلام آباد، فون 8914، 51 3 5169111
پوسٹ بک کیمپنیزل سٹریٹ، آریڈ، اسلام آباد، فون 7237695
www.minhaj.org • www.minhaj.biz

جملہ حقوق بحق تحریک منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	عرفان السنۃ (کتاب المناقب)
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
معاونین ترجمہ و تخریج	:	فیض اللہ بغدادی، حافظ ظہیر احمد الاسنادی
زیر اہتمام	:	فریڈملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
اشاعت اول	:	مارچ 2007ء (2,200)
اشاعت دوم	:	جولائی 2007ء (1,100)
اشاعت سوم	:	نومبر 2008ء (1,100)
اشاعت چہارم	:	اگست 2009ء
تعداد	:	1,100
قیمت پریمیر کاغذ	:	690/- روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات و لیکچرز کے آڈیو ویڈیو کیسٹس، CDs اور DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی ان کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریک منہاج القرآن کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk



مَوْلَايَ صَلَّى وَسَلَّمَ دَائِمًا أَبَدًا
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
وَالْآلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِينَ فَهُمْ
أَهْلُ التَّقَى وَالنُّقَى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ
ثُمَّ الرِّضَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعَنْ عُمَرَ
وَعَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ عُثْمَانَ ذِي الْكَرَمِ

﴿ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴾

فہرست

الصفحة	الأبواب	الرقم
۳۹	مُخْتَصَرُ الْجَوَاهِرِ الْبَاهِرَةِ فِي الْأَسَانِيدِ الطَّاهِرَةِ ﴿ ائمہ حدیث اور تصوف کے طرق سے بارگاہ رسالت مآب ﷺ تک مؤلف کی مختصراً متصل آسانید ﴾	❁
۶۷	مَنَاقِبُ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَام ﴿ انبیاء کرام علیہم السلام کے مناقب ﴾	۱
۲۰۹	مَنَاقِبُ أَهْلِ الْبَيْتِ وَقَرَابَةِ الرَّسُولِ عَلَيْهِمُ السَّلَام ﴿ حضور ﷺ کے اہل بیت اور اہل قرابت کے مناقب ﴾	۲
۲۵۳	مَنَاقِبُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهَا ﴿ سیدہ کائنات فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا کے مناقب ﴾	۳
۲۸۹	مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ﴿ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے مناقب ﴾	۴

الصفحة	الأبواب	الرقم
۳۴۳	مَنَاقِبُ الْحَسَنِينِ الْكَرِيمِينَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ﴿حسین کریمین علیہما السلام کے مناقب﴾	۵
۳۹۳	مَنَاقِبُ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ ﴿اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کے مناقب﴾	۶
۴۴۵	مَنَاقِبُ الْإِمَامِ مُحَمَّدٍ الْمَهْدِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ﴿سیدنا امام محمد المہدی علیہ السلام کے مناقب﴾	۷
۴۷۵	مَنَاقِبُ صَحَابَةِ الرَّسُولِ ﷺ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام کے مناقب﴾	۸
۵۰۹	مَنَاقِبُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ ﷺ ﴿حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کے مناقب﴾	۹
۵۵۳	مَنَاقِبُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ ﴿حضرت عمر بن الخطاب ﷺ کے مناقب﴾	۱۰
۵۹۹	مَنَاقِبُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ﷺ ﴿حضرت عثمان بن عفان ﷺ کے مناقب﴾	۱۱
۶۳۹	مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ ﴿حضرت علی بن ابی طالب ﷺ کے مناقب﴾	۱۲

الصفحة	الأبواب	الرقم
	﴿ حضرت علی بن ابی طالب <small>رضی اللہ عنہ</small> کے مناقب ﴾	
۶۵۵	جَامِعُ مَنَاقِبِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ <small>رضی اللہ عنہم</small>	۱۳
	﴿ خلفاء راشدین <small>رضی اللہ عنہم</small> کے جامع مناقب ﴾	
۶۷۹	مَنَاقِبُ الْمُهَاجِرِينَ <small>رضی اللہ عنہم</small>	۱۴
	﴿ مہاجرین صحابہ کرام <small>رضی اللہ عنہم</small> کے مناقب ﴾	
۶۹۹	مَنَاقِبُ الْأَنْصَارِ <small>رضی اللہ عنہم</small>	۱۵
	﴿ انصار مدینہ <small>رضی اللہ عنہم</small> کے مناقب ﴾	
۷۲۵	مَنَاقِبُ أَهْلِ بَدْرٍ وَالْحُدَيْبِيَةِ <small>رضی اللہ عنہم</small>	۱۶
	﴿ اہل بدر اور اہل حدیبیہ صحابہ <small>رضی اللہ عنہم</small> کے مناقب ﴾	
۷۳۹	مَنَاقِبُ الْعَشْرَةِ الْمُبَشَّرَةِ <small>رضی اللہ عنہم</small>	۱۷
	﴿ عشرہ مبشرہ صحابہ کرام <small>رضی اللہ عنہم</small> کے مناقب ﴾	
۷۵۹	مَنَاقِبُ الصَّحَابِيَّاتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُنَّ	۱۸
	﴿ صحابیات رضی اللہ عنہن کے مناقب ﴾	
۷۷۳	مَنَاقِبُ قُرَيْشٍ وَالْعَرَبِ	۱۹
	﴿ قریش اور عرب کے مناقب ﴾	

الصفحة	الأبواب	الرقم
۷۹۵	مَنَاقِبُ بَعْضِ الْقَبَائِلِ ﴿ بعض قبائل کے مناقب ﴾	۲۰
۷۹۹	مَنَاقِبُ التَّابِعِينَ ﷺ ﴿ تابعین عظام ﷺ کے مناقب ﴾	۲۱
۸۰۵	مَنَاقِبُ الْأَئِمَّةِ الْفُقَهَاءِ الْمُجْتَهِدِينَ ﷺ ﴿ ائمہ فقہاء مجتہدین ﷺ کے مناقب ﴾	۲۲
۸۱۵	مَنَاقِبُ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ ﷺ ﴿ اولیاء کرام اور صالحین عظام ﷺ کے مناقب ﴾	۲۳
۱۰۷۵	مَنَاقِبُ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ ﴿ اُمتِ محمدیہ کے مناقب ﴾	۲۴
۱۰۹۳	مصادر التخریج	﴿

فہرست

الصفحة	الأبواب والفصول	الرقم
۳۹	مُخْتَصَرُ الْجَوَاهِرِ الْبَاهِرَةِ فِي الْأَسَانِيدِ الطَّاهِرَةِ ﴿ ائمہ حدیث اور تصوف کے طرق سے بارگاہ رسالت مآب ﷺ تک مؤلف کی مختصراً متصل آسانید ﴾	❖
۴۵	إِسْنَادِي إِلَى الْإِمَامِ الْأَعْظَمِ أَبِي حَنِيفَةَ <small>رضي الله عنه</small> ﴿ امام اعظم ابوحنيفه النعمان بن ثابت <small>رضي الله عنه</small> تک متصل آسانید ﴾	
۴۸	إِسْنَادِي إِلَى الْإِمَامِ مَالِكِ بْنِ أَنَسِ الْأَصْبَحِيِّ <small>رضي الله عنه</small> ﴿ امام مالک بن انس اصبحي <small>رضي الله عنه</small> تک متصل آسانید ﴾	
۴۹	إِسْنَادِي إِلَى الْإِمَامِ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيِّ <small>رضي الله عنه</small> ﴿ امام محمد بن ادريس الشافعي <small>رضي الله عنه</small> تک متصل آسانید ﴾	
۵۱	إِسْنَادِي إِلَى الْإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلِ الشَّيْبَانِيِّ <small>رضي الله عنه</small> ﴿ امام احمد بن حنبل الشيباني <small>رضي الله عنه</small> تک متصل آسانید ﴾	
۵۲	إِسْنَادِي لِلْجَامِعِ الصَّحِيحِ إِلَى الْإِمَامِ الْبُخَارِيِّ <small>رضي الله عنه</small> ﴿ امام محمد بن اسماعيل بخاري <small>رضي الله عنه</small> تک ”صحیح البخاری“ کی متصل آسانید ﴾	

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
۵۴	إسنادي للجامع الصحيح إلى الإمام مسلم ﷺ ﴿ امام مسلم بن حجاج قشیری ﷺ تک ” صحیح مسلم“ کی متصل أسانید ﴾	
۵۶	إسنادي للسنن الأربعة من أبي داود والترمذي والنسائي وابن ماجه ﷺ ﴿ امام ابوداود، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجه ﷺ تک ”سنن اربعه“ کی متصل أسانید ﴾	
۵۸	إسنادي للشفاء إلى الإمام القاضي عياض ﷺ ﴿ قاضی عیاض مالکی ﷺ تک ”الشفاء“ کی متصل أسانید ﴾	
۶۰	إسنادي إلى سيدنا الغوث الأعظم أبي محمد محي الدين الشيخ عبد القادر الجيلاني ﷺ بعلوم التصوف والطريقة والمعرفة ﴿ علوم تصوف اور طریقت و معرفت میں حضور سیدنا غوث الاعظم ابو محمد محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی ﷺ تک متصل أسانید ﴾	
۶۲	إسنادي إلى الشيخ الأكبر محي الدين محمد بن علي بن العربي الطائي الحاتمي ﷺ ﴿ الشيخ الاکبر محی الدین محمد بن علی بن العربي ﷺ تک متصل أسانید ﴾	

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
۱	<u>البَابُ الْأَوَّلُ:</u>	
	مَنَاقِبُ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَام	۶۷
	﴿ انبیاءِ کرام علیہم السلام کے مناقب ﴾	
۱	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ إِمَامِ الْأَنْبِيَاءِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ	۷۳
	﴿ امام الانبياء سيدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے مناقب کا بیان ﴾	
۲	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أَبِي الْبَشَرِ آدَمَ ﷺ	۱۳۲
	﴿ ابوالبشر حضرت آدم ﷺ کے مناقب کا بیان ﴾	
۳	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ إِدْرِيسَ ﷺ	۱۳۷
	﴿ حضرت ادريس ﷺ کے مناقب کا بیان ﴾	
۴	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ نُوحٍ ﷺ	۱۳۹
	﴿ حضرت نوح ﷺ کے مناقب کا بیان ﴾	
۵	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ هُودٍ ﷺ	۱۴۲
	﴿ حضرت هود ﷺ کے مناقب کا بیان ﴾	
۶	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ ﷺ	۱۴۴
	﴿ حضرت ابراهيم خليل الله ﷺ کے مناقب کا بیان ﴾	

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
۷	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ إِسْمَاعِيلَ ذَبِيحِ اللَّهِ ﷺ ﴿ حضرت اسماعیل ذبح اللہ ﷺ کے مناقب کا بیان ﴾	۱۵۰
۸	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ إِسْحَاقَ ﷺ ﴿ حضرت اسحاق ﷺ کے مناقب کا بیان ﴾	۱۵۳
۹	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ لُوطِ ﷺ ﴿ حضرت لوط ﷺ کے مناقب کا بیان ﴾	۱۵۵
۱۰	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ يُوسُفَ ﷺ ﴿ حضرت یوسف ﷺ کے مناقب کا بیان ﴾	۱۵۷
۱۱	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أَيُّوبَ ﷺ ﴿ حضرت ایوب ﷺ کے مناقب کا بیان ﴾	۱۶۱
۱۲	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ يُونُسَ ﷺ ﴿ حضرت یونس ﷺ کے مناقب کا بیان ﴾	۱۶۳
۱۳	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ شُعَيْبِ ﷺ ﴿ حضرت شعیب ﷺ کے مناقب ﴾	۱۶۶
۱۴	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ مُوسَى كَلِيمِ اللَّهِ ﷺ ﴿ حضرت موسیٰ کلیم اللہ ﷺ کے مناقب کا بیان ﴾	۱۶۷

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
۱۵	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ هَارُونَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ﴿ حضرت ہارون علیہ السلام کے مناقب کا بیان ﴾	۱۷۳
۱۶	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ﴿ حضرت داود علیہ السلام کے مناقب کا بیان ﴾	۱۷۵
۱۷	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ﴿ حضرت سلیمان علیہ السلام کے مناقب کا بیان ﴾	۱۷۹
۱۸	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ يَحْيَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ﴿ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے مناقب کا بیان ﴾	۱۸۴
۱۹	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ عِيسَى رُوحِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ﴿ حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے مناقب کا بیان ﴾	۱۸۶
۲۰	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ﴿ انبیاء کرام علیہم السلام کے جامع مناقب کا بیان ﴾	۱۹۶
۲	<u>الْبَابُ الثَّانِي:</u>	
	مَنَاقِبُ أَهْلِ الْبَيْتِ وَقَرَابَةِ الرَّسُولِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ﴿ حضور ﷺ کے اہل بیت اور اہل قرابت کے مناقب ﴾	۲۰۹

الصفحة	الأبواب والفصول	الرقم
۲۱۳	فَصَلِّ فِي وَصِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَهْلِ بَيْتِهِ ﴿ حضور ﷺ کی اپنے اہل بیت کے بارے میں وصیت کا بیان ﴾	۱
۲۱۸	فَصَلِّ فِي حَتِّ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى حُبِّهِمْ ﴿ حضور ﷺ کا لوگوں کو محبت اہل بیت کی ترغیب دینے کا بیان ﴾	۲
۲۲۷	فَصَلِّ فِي مَشْرُوعِيَّةِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ تَبَعًا لِلنَّبِيِّ ﷺ ﴿ حضور ﷺ کی اتباع میں آپ ﷺ کے اہل بیت پر درود بھیجنے کا بیان ﴾	۳
۲۳۲	فَصَلِّ فِي بَشَارَةِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ وَجَزَائِهِ ﷺ لِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْهِمْ ﴿ حضور ﷺ کا اہل بیت کو جنت کی بشارت دینے اور ان سے حسن سلوک کرنے والوں کو خود جزاء دینے کا بیان ﴾	۴
۲۳۴	فَصَلِّ فِي أَنَّهُمْ أَمَانٌ وَنَجَاةٌ لِأُمَّتِهِ ﷺ ﴿ حضور ﷺ کی امت کے لئے اہل بیت اطہار کا باعث امان اور باعث نجات ہونے کا بیان ﴾	۵
۲۳۸	فَصَلِّ فِي تَحْذِيرِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ بُغْضِهِمْ وَعَدَاوَتِهِمْ ﴿ حضور ﷺ کا اہل بیت سے بغض و عداوت رکھنے سے ڈرانے کا بیان ﴾	۶

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
۷	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ أَهْلِ الْبَيْتِ وَالْقَرَابَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ﴿ حضور ﷺ کے اہل بیت اور اہل قرابت کے جامع مناقب کا بیان ﴾	۲۴۳
۳	<u>الْبَابُ الثَّلَاثُ:</u> مَنَاقِبُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا ﴿ سیدہ کائنات فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا کے مناقب ﴾	۲۵۲
۱	فَصْلٌ فِي كَوْنِ آلِ فَاطِمَةَ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَأَهْلِ كِسَاءٍ ﴿ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھرانے کا اہل بیت اور اہل کساء ہونے کا بیان ﴾	۲۵۷
۲	فَصْلٌ فِي كَوْنِهَا سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا بَضْعَةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ﴿ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا جانِ مصطفیٰ ﷺ ہونے کا بیان ﴾	۲۶۱
۳	فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهَا سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ﴿ بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے مقام و مرتبہ کا بیان ﴾	۲۶۵
۴	فَصْلٌ فِي كَوْنِهَا سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ ﴿ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا سارے جہانوں کی عورتوں کی سردار ہونے کا بیان ﴾	۲۷۱

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
۵	فَصْلٌ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِزَوَاجِهَا سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا ﴿ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی سے متعلق مناقب کا بیان ﴾	۲۷۵
۶	فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهَا سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴿ روز قیامت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے مقام و مرتبہ کا بیان ﴾	۲۷۷
۷	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا ﴿ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے جامع مناقب کا بیان ﴾	۲۸۰
۴	الْبَابُ الرَّابِعُ:	
۲۸۹	مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ <small>عَلَيْهِ السَّلَامُ</small> ﴿ حضرت علی بن ابی طالب <small>عَلَيْهِ السَّلَامُ</small> کے مناقب ﴾	
۱	فَصْلٌ فِي كَوْنِ عَلِيٍّ <small>عَلَيْهِ السَّلَامُ</small> أَوَّلَ مَنْ أُسْلِمَ وَصَلَّى ﴿ حضرت علی <small>عَلَيْهِ السَّلَامُ</small> کے قبول اسلام اور نماز پڑھنے میں اولیت کا بیان ﴾	۲۹۳
۲	فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِ <small>عَلَيْهِ السَّلَامُ</small> عِنْدَ النَّبِيِّ <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> ﴿ بارگاہ مصطفیٰ <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> میں حضرت علی <small>عَلَيْهِ السَّلَامُ</small> کے مقام و مرتبہ کا بیان ﴾	۲۹۷
۳	فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ <small>عَلَيْهِ السَّلَامُ</small> مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ ﴿ حضرت علی <small>عَلَيْهِ السَّلَامُ</small> کا اہل بیت مصطفیٰ <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> میں سے ہونے کا بیان ﴾	۳۱۰

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
۴	فَصَلِّ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ ﴿فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے﴾	۳۱۶
۵	فَصَلِّ فَيَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَدْ أَحَبَّ النَّبِيَّ ﷺ وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَدْ أَبْغَضَ النَّبِيَّ ﷺ ﴿حبِّ علی علیہ السلام حبِّ مصطفیٰ ﷺ اور بغضِ علی علیہ السلام بغضِ مصطفیٰ ﷺ ہونے کا بیان﴾	۳۳۰
۶	فَصَلِّ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ ﷺ ﴿حضرت علی علیہ السلام کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾	۳۳۳
۵	<u>الْبَابُ الْخَامِسُ:</u> مَنَاقِبُ الْحَسَنِينِ الْكَرِيمِينَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ﴿حسین کریمین علیہما السلام کے مناقب﴾	
۱	فَصَلِّ فِي تَسْمِيَةِ النَّبِيِّ ﷺ الْحَسَنِينِ وَأَذَانِهِ فِي أُذُنَيْهِمَا وَعَقِيْقَتِهِ عَنْهُمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ﴿حضور ﷺ کا حسین کریمین علیہما السلام کا نام رکھنے، ان کے کانوں میں اذان دینے اور ان کی طرف سے عقیقہ کرنے کا بیان﴾	۳۴۷
۲	فَصَلِّ فِي أَنَّهُمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَخَيْرِ النَّاسِ نَسَبًا ﴿حسین کریمین علیہما السلام کا اہل بیتِ مصطفیٰ ﷺ میں سے ہونے اور نسب کے اعتبار سے تمام لوگوں سے بہتر ہونے کا بیان﴾	۳۵۱

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
۳	فَصْلٌ فِي كَوْنِ حُبِّهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ حُبِّ النَّبِيِّ ﷺ وَبُغْضِهِمَا بُغْضَ النَّبِيِّ ﷺ ﴿ حسنین کریمین سے محبت حضور ﷺ سے محبت اور حسنین کریمین سے بغض حضور ﷺ سے بغض ہونے کا بیان ﴾	۳۵۸
۴	فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ﴿ بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں حسنین کریمین علیہما السلام کے مقام و مرتبہ کا بیان ﴾	۳۶۱
۵	فَصْلٌ فِي مَنْ أَحَبَّهُمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ ﴿ اللہ تعالیٰ کا حسنین کریمین علیہما السلام سے محبت کرنے والوں کو جنت اور ان سے بغض رکھنے والوں کو دوزخ میں داخل کرنے کا بیان ﴾	۳۷۲
۶	فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِي الْجَنَّةِ ﴿ حسنین کریمین علیہما السلام کے جنت میں مقام و مرتبہ کا بیان ﴾	۳۷۴
۷	فَصْلٌ فِي مَا يَتَعَلَّقُ بِبِشَارَاتِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْإِمَامِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِشَهَادَتِهِ ﴿ شہادتِ امام حسین علیہ السلام کے متعلق ارشاداتِ نبوی ﷺ کا بیان ﴾	۳۷۸
۸	فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِمَا وَمَنَاقِبِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ﴿ حسنین کریمین علیہما السلام کی جامع صفات اور مناقب کا بیان ﴾	۳۸۴

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٦	<u>أَلْبَابُ السَّادِسُ:</u>	
	مَنَاقِبُ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ	٣٩٣
	﴿ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ كَ مَنَاقِبِ ﴾	
١	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ	٣٩٧
	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا	
	﴿ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَ مَنَاقِبِ كَا بِيَانِ ﴾	
٢	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ	٤٠٩
	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا	
	﴿ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ عَائِشَةَ صَدِيقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَ مَنَاقِبِ كَا بِيَانِ ﴾	
٣	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا	٤٢٥
	﴿ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَ مَنَاقِبِ كَا بِيَانِ ﴾	
٤	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا	٤٢٧
	﴿ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَ مَنَاقِبِ كَا بِيَانِ ﴾	
٥	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ	٤٣٠
	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا	
	﴿ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَ مَنَاقِبِ كَا بِيَانِ ﴾	

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
۶	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ﴿ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ سَوْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَے مَنَاقِبِ كَا بِيَانِ ﴾	۴۳۲
۷	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ﴿ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ زَيْنَبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَے مَنَاقِبِ كَا بِيَانِ ﴾	۴۳۴
۸	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ﴿ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَے مَنَاقِبِ كَا بِيَانِ ﴾	۴۳۸
۹	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ﴿ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَے مَنَاقِبِ كَا بِيَانِ ﴾	۴۳۹
۱۰	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ صَفِيَّةَ بِنْتِ حَيِّ بْنِ أَخْطَبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ﴿ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ صَفِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَے مَنَاقِبِ كَا بِيَانِ ﴾	۴۴۱
۷	<u>الْبَابُ السَّابِعُ:</u>	
	مَنَاقِبُ الْإِمَامِ مُحَمَّدٍ الْمَهْدِيِّ <small>عَلَيْهِ السَّلَامُ</small> ﴿ سَيِّدِنَا اِمَامِ مُحَمَّدِ الْمَهْدِيِّ <small>عَلَيْهِ السَّلَامُ</small> كَے مَنَاقِبِ ﴾	۴۴۰

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
١	فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ <small>عَلَيْهِ السَّلَامُ</small> مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ ﴿ سيدنا امام مهدي <small>عَلَيْهِ السَّلَامُ</small> کا اہل بیتِ اطہار میں سے ہونے کا بیان ﴾	٤٤٩
٢	فَصْلٌ فِي عَلامَاتِ ظُهُورِ الْمَهْدِيِّ <small>عَلَيْهِ السَّلَامُ</small> ﴿ سيدنا امام مهدي <small>عَلَيْهِ السَّلَامُ</small> کے ظہور کی علامات کا بیان ﴾	٤٥٢
٣	فَصْلٌ فِي اَدَاءِ عَيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ صَلَاتَهُ وَرَاءَهُ <small>عَلَيْهِ السَّلَامُ</small> ﴿ حضرت عیسیٰ <small>عَلَيْهِ السَّلَامُ</small> کا امام مهدي <small>عَلَيْهِ السَّلَامُ</small> کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کا بیان ﴾	٤٥٨
٤	فَصْلٌ فِي اَنَّ الْاِمَامَ الْمَهْدِيَّ يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا ﴿ سيدنا امام مهدي <small>عَلَيْهِ السَّلَامُ</small> کا زمین کو عدل و انصاف سے بھر دینے کا بیان ﴾	٤٦١
٥	فَصْلٌ فِي اَنَّ الْاِمَامَ الْمَهْدِيَّ يَكُونُ خَلِيفَةَ اللهِ عَلَي الْاِطْلَاقِ ﴿ سيدنا امام مهدي <small>عَلَيْهِ السَّلَامُ</small> کے علی الاطلاق خلیفۃ اللہ ہونے کا بیان ﴾	٤٦٤

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
۶	فَصْلٌ فِي أَنَّ الْأُمَّةَ الْمُحَمَّدِيَّةَ تَنْعَمُ فِي وِلَايَتِهِ نِعْمَةً لَمْ تَنْعَمَهَا قَطُّ	۴۶۸
	﴿ سیدنا امام مہدی <small>علیہ السلام</small> کی خلافت میں امتِ محمدیہ کو وہ نعمتیں حاصل ہوں گی جو اسے کبھی حاصل نہ ہوئی ہوں گی ﴾	
۷	فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ <small>علیہ السلام</small>	۴۷۱
	﴿ سیدنا امام مہدی <small>علیہ السلام</small> کی جامع صفات اور مناقب کا بیان ﴾	
۸	<u>الْبَابُ الثَّامِنُ:</u>	
	مَنَاقِبُ صَحَابَةِ الرَّسُولِ <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small>	۴۷۵
	﴿ حضور نبی اکرم <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> کے صحابہ کرام <small>رضی اللہ عنہم</small> کے مناقب ﴾	
۱	فَصْلٌ فِي كَوْنِ قَرْنِ الصَّحَابَةِ <small>رضی اللہ عنہم</small> خَيْرَ الْقُرُونِ	۴۷۹
	﴿ صحابہ کرام <small>رضی اللہ عنہم</small> کا زمانہ سب سے بہترین زمانہ ہونے کا بیان ﴾	
۲	فَصْلٌ فِي قَوْلِ الرَّسُولِ <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> : طُوبَى لِمَنْ رَأَى	۴۸۵
	﴿ حضور نبی اکرم <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> کی زیارت کرنے والے مومنین کے لئے خوشخبری کا بیان ﴾	

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
۳	فَصْلٌ فِي أَنَّ الصَّحَابَةَ ﷺ أَمَنَةٌ لِأُمَّتِهِ ﷺ ﴿ حضور ﷺ کی امت کے لئے صحابہ کرام ﷺ کا سببِ امان ہونے کا بیان ﴾	۴۸۸
۴	فَصْلٌ فِي أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى أَصْحَابِهِ ﷺ ﴿ حضور ﷺ کا اپنے صحابہ ﷺ کی عزت و حرمت کی حفاظت کا حکم دینے کا بیان ﴾	۴۹۲
۵	فَصْلٌ فِي التَّوَسُّلِ بِأَصْحَابِهِ ﷺ لِلْفَتْحِ ﴿ حضور ﷺ کے صحابہ کرام ﷺ کے توسل سے حصولِ فتح کا بیان ﴾	۴۹۶
۶	فَصْلٌ فِي تَحْرِيمِ سَبِّ أَصْحَابِهِ ﷺ ﴿ حضور ﷺ کے صحابہ کرام ﷺ کو برا بھلا کہنے کی حرمت کا بیان ﴾	۵۰۰
۷	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ أَصْحَابِهِ ﷺ ﴿ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام ﷺ کے جامع مناقب کا بیان ﴾	۵۰۶
۹	<u>الْبَابُ التَّاسِعُ:</u> مَنَاقِبُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ ﷺ ﴿ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کے مناقب ﴾	۵۰۹

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
۱	فَصْلٌ فِيْمَا يَتَعَلَّقُ بِاسْمِ وَنَسَبِ أَبِي بَكْرٍ وَكَوْنِهِ ﷺ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ وَأَوَّلَ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ ﴿ حضرت ابو بکر ﷺ کے نام و نسب، مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے اور سب سے پہلے مدون قرآن ہونے کا بیان ﴾	۵۱۳
۲	فَصْلٌ فِي مَنْزِلَتِهِ ﷺ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ﴿ بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں حضرت ابو بکر ﷺ کے مقام و مرتبہ کا بیان ﴾	۵۱۸
۳	فَصْلٌ فِي أَنَّهُ ﷺ كَانَ أَشَدَّ النَّاسِ حُبًّا لِلنَّبِيِّ ﷺ ﴿ حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کے عشقِ رسول ﷺ کا بیان ﴾	۵۲۳
۴	فَصْلٌ فِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَهُ صَاحِبًا لَهُ وَرَفِيقًا وَنَائِبًا وَوَزِيرًا ﴿ حضور نبی اکرم ﷺ کا حضرت ابو بکر ﷺ کو اپنا ساتھی، دوست، نائب اور وزیر قرار دینے کا بیان ﴾	۵۳۲
۵	فَصْلٌ فِي مُصَاحَبَتِهِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغَارِ وَالْمَزَارِ ﴿ حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کا حضور ﷺ کے رفیقِ غار و مزار ہونے کا بیان ﴾	۵۳۷
۶	فَصْلٌ فِي مَكَانَةِ أَبِي بَكْرٍ ﷺ فِي الْآخِرَةِ ﴿ روزِ آخرت حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کے مقام و مرتبہ کا بیان ﴾	۵۳۹

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٧	فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ ﷺ	٥٤٤
	﴿ حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان ﴾	
١٠	الْبَابُ الْعَاشِرُ:	
	مَنَاقِبُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ	٥٥٣
	﴿ حضرت عمر بن الخطاب ﷺ کے مناقب ﴾	
١	فَصْلٌ فِيْمَا يَتَعَلَّقُ بِإِسْلَامِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ	٥٥٧
	﴿ حضرت عمر بن الخطاب ﷺ کے قبول اسلام کا بیان ﴾	
٢	فَصْلٌ فِي مَنَزِلَتِهِ ﷺ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ	٥٦٠
	﴿ بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں حضرت عمر ﷺ کے مقام و مرتبہ کا بیان ﴾	
٣	فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ	٥٦٥
	﴿ فرمان رسول ﷺ: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا ﴾	
٤	فَصْلٌ فِي أَنَّ الشَّيْطَانَ يَفْرُ مِنْ ظِلِّ عُمَرَ ﷺ	٥٦٨
	﴿ حضرت عمر ﷺ کے سائے سے بھی شیطان کے بھاگنے کا بیان ﴾	

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
۵	فَصْلٌ فِي تَبْشِيرِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُ بِالْجَنَّةِ ﴿ حضور ﷺ کا حضرت عمرؓ کو جنت کی بشارت دینے کا بیان ﴾	۵۷۲
۶	فَصْلٌ فِيْمَا وَرَدَ لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مِنْ مُوَافَقَتِهِ ﷺ لِلْوَحْيِ ﴿ حضرت عمرؓ کی رائے کے مطابق نزول وحی کا بیان ﴾	۵۷۶
۷	فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ ﷺ ﴿ حضرت عمرؓ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان ﴾	۵۸۵
۱۱	<u>الْبَابُ الْحَادِي عَشَرَ:</u> مَنَاقِبُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ ﷺ ﴿ حضرت عثمان بن عفانؓ کے مناقب ﴾	۵۹۹
۱	فَصْلٌ فِي مَكَانَةِ عُثْمَانَ ﷺ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ﴿ بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں حضرت عثمانؓ کے مقام و مرتبہ کا بیان ﴾	۶۰۳
۲	فَصْلٌ فِي اخْتِصَاصِهِ بِأَنَّهُ ﷺ أَشَدُّ الْأُمَّةِ حَيَاءً ﴿ حضرت عثمانؓ کا امت میں سب سے زیادہ حیا دار ہونے کا بیان ﴾	۶۰۷

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
۳	فَصْلٌ فِي تَبَشِيرِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُ بِمُرَافَقَتِهِ وَعُلُوِّ مَنْزِلَتِهِ فِي الْجَنَّةِ ﴿ حضرت عثمان ؓ کے لئے جنت میں رفاقتِ مصطفیٰ ﷺ اور اعلیٰ مقام و مرتبہ کی خوشخبری کا بیان ﴾	۶۱۲
۴	فَصْلٌ فِي اخْتِصَاصِ كَوْنِهِ ﷺ ذَا النُّورَيْنِ ﴿ حضرت عثمان ؓ کے لئے ذوالنورین کے لقبِ خاص کا بیان ﴾	۶۱۵
۵	فَصْلٌ فِي اخْتِصَاصِهِ ﷺ بِإِقَامَةِ يَدِ النَّبِيِّ ﷺ مَقَامَ يَدِهِ فِي بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ ﴿ حضور ﷺ کا بیعتِ رضوان میں اپنے دستِ مبارک کو دستِ عثمان قرار دینے کا بیان ﴾	۶۱۹
۶	فَصْلٌ فِي إِعْلَامِ النَّبِيِّ ﷺ إِيَّاهُ بِاسْتِشْهَادِهِ ﷺ ﴿ حضور ﷺ کا حضرت عثمان ؓ کو ان کی شہادت کی خبر دینے کا بیان ﴾	۶۲۶
۷	فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ ﷺ ﴿ حضرت عثمان ؓ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان ﴾	۶۳۱
۱۲	<u>الْبَابُ الثَّانِي عَشَرَ:</u> مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ ﴿ حضرت علی بن ابی طالب ؓ کے مناقب ﴾	۶۳۹

الصفحة	الأبواب والفصول	الرقم
۶۴۳	فَصَلِّ فِي كَوْنِ حُبِّ عَلِيِّ <small>رضي الله عنه</small> عَلامَةَ الْإِيْمَانِ وَبُغْضِهِ عَلامَةَ النِّفَاقِ ﴿ حُبِّ عَلِيِّ <small>رضي الله عنه</small> علامتِ ايمان اور بُغْضِ عَلِيِّ <small>رضي الله عنه</small> علامتِ نفاق ہونے کا بیان ﴾	۱
۶۴۶	فَصَلِّ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> : اَلنَّظْرُ اِلَى وَجْهِ عَلِيِّ عِبَادَةٌ ﴿ فرمانِ نبوی <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> : علی کے چہرے کو تکتنا بھی عبادت ہے ﴾	۲
۶۴۸	فَصَلِّ فِي مَكَانَتِهِ <small>رضي الله عنه</small> الْعِلْمِيَّةِ ﴿ حضرت علی <small>رضي الله عنه</small> کے علمی مقام و مرتبہ کا بیان ﴾	۳
	<u>اَلْبَابُ الثَّالِثُ عَشَرَ:</u>	۱۳
۶۵۵	جَامِعُ مَنَاقِبِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ <small>رضي الله عنهم</small> ﴿ خلفاءِ راشدین <small>رضي الله عنهم</small> کے جامع مناقب ﴾	
۶۵۹	فَصَلِّ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ <small>رضي الله عنهم</small> ﴿ خلفاءِ راشدین <small>رضي الله عنهم</small> کے جامع مناقب کا بیان ﴾	۱
	<u>اَلْبَابُ الرَّابِعُ عَشَرَ:</u>	۱۴
۶۷۹	مَنَاقِبُ الْمُهَاجِرِينَ <small>رضي الله عنهم</small> ﴿ مہاجرین صحابہ کرام <small>رضي الله عنهم</small> کے مناقب ﴾	

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
١	فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ ﴿ فرمانِ رسول ﷺ: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک فرد ہوتا ﴾	٦٨٣
٢	فَصْلٌ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْمُهَاجِرِينَ ﷺ ﴿ حضور نبی اکرم ﷺ کا مہاجرین ﷺ کے لئے دعا فرمانے کا بیان ﴾	٦٨٦
٣	فَصْلٌ فِيْمَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمُهَاجِرِينَ ﷺ ﴿ فضیلتِ مہاجرین ﷺ کا بیان ﴾	٦٩٠
٤	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْمُهَاجِرِينَ ﷺ ﴿ مہاجرین صحابہ کرام ﷺ کے جامع مناقب کا بیان ﴾	٦٩٤
١٥	<u>الْبَابُ الْخَامِسُ عَشَرَ:</u> مَنَاقِبُ الْأَنْصَارِ ﷺ ﴿ انصارِ مدینہ ﷺ کے مناقب ﴾	٦٩٩
١	فَصْلٌ فِي حُبِّ الْأَنْصَارِ ﷺ مِنَ الْإِيمَانِ ﴿ انصار صحابہ ﷺ سے محبت علامتِ ایمان ہونے کا بیان ﴾	٧٠٣
٢	فَصْلٌ فِي نُصْرَةِ الْأَنْصَارِ ﷺ لِلنَّبِيِّ ﷺ ﴿ انصار صحابہ ﷺ کا حضور ﷺ کی مدد و نصرت کرنے کا بیان ﴾	٧٠٨

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
۳	فَصْلٌ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَائِهِمْ وَنِسَائِهِمْ ﷺ ﴿ حضور ﷺ کا انصار صحابہ اور ان کی اولاد و ازواج کے لئے دعا فرمانے کا بیان ﴾	۷۱۷
۴	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ ﷺ ﴿ انصار صحابہ کرام ﷺ کے جامع مناقب کا بیان ﴾	۷۱۹
۱۶	<u>الْبَابُ السَّادِسُ عَشَرَ:</u> مَنَاقِبُ أَهْلِ بَدْرِ وَالْحُدَيْبِيَّةِ ﷺ ﴿ اہل بدر اور اہل حدیبیہ صحابہ ﷺ کے مناقب ﴾	۷۲۵
۱	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَدْرِ وَالْحُدَيْبِيَّةِ ﷺ ﴿ اہل بدر اور اہل حدیبیہ صحابہ ﷺ کے جامع مناقب کا بیان ﴾	۷۲۹
۱۷	<u>الْبَابُ السَّابِعُ عَشَرَ:</u> مَنَاقِبُ الْعَشْرَةِ الْمُبَشَّرَةِ ﷺ ﴿ عشرہ مبشرہ صحابہ کرام ﷺ کے مناقب ﴾	۷۳۹
۱	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْعَشْرَةِ الْمُبَشَّرَةِ ﷺ ﴿ عشرہ مبشرہ صحابہ کرام ﷺ کے جامع مناقب کا بیان ﴾	۷۴۳

الصفحة	الأبواب والفصول	الرقم
	<u>الْبَابُ الثَّامِنُ عَشَرَ:</u>	۱۸
۷۵۹	مَنَاقِبُ الصَّحَابِيَّاتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُنَّ ﴿ صحابيات رضى الله عنهن کے مناقب ﴾	
۷۶۳	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الصَّحَابِيَّاتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُنَّ ﴿ صحابيات رضى الله عنهن کے جامع مناقب کا بيان ﴾	۱
	<u>الْبَابُ التَّاسِعُ عَشَرَ:</u>	۱۹
۷۷۳	مَنَاقِبُ قُرَيْشٍ وَالْعَرَبِ ﴿ قریش اور عرب کے مناقب ﴾	
۷۷۷	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ ﴿ قریش کے مناقب کا بيان ﴾	۱
۷۸۷	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ الْعَرَبِ ﴿ عرب کے مناقب کا بيان ﴾	۲
۷۹۱	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ وَالْعَرَبِ ﴿ قریش اور عرب کے جامع مناقب کا بيان ﴾	۳

الصفحة	الأبواب والفصول	الرقم
	<u>البَابُ العِشْرُونَ:</u>	۲۰
۷۹۵	مَنَاقِبُ بَعْضِ القَبَائِلِ ﴿ بعض قبائل کے مناقب ﴾	
۷۹۹	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ بَعْضِ القَبَائِلِ ﴿ بعض قبائل کے جامع مناقب کا بیان ﴾	۱
	<u>البَابُ الحَادِي وَالْعِشْرُونَ:</u>	۲۱
۸۰۵	مَنَاقِبُ التَّابِعِينَ ﷺ ﴿ تابعین عظام ﷺ کے مناقب ﴾	
۸۰۹	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ التَّابِعِينَ ﷺ ﴿ تابعین عظام ﷺ کے جامع مناقب کا بیان ﴾	
	<u>البَابُ الثَّانِي وَالْعِشْرُونَ:</u>	۲۲
۸۱۵	مَنَاقِبُ الأئِمَّةِ الفُقَهَاءِ المُجْتَهِدِينَ ﷺ ﴿ ائمہ فقہاء مجتہدین ﷺ کے مناقب ﴾	
۸۱۹	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الأئِمَّةِ الفُقَهَاءِ المُجْتَهِدِينَ ﷺ ﴿ ائمہ فقہاء مجتہدین ﷺ کے جامع مناقب کا بیان ﴾	

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
۲۳	<u>الْبَابُ الثَّلَاثُ وَالْعِشْرُونَ:</u>	
۸۲۵	مَنَاقِبُ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ ﷺ	
	﴿ اولیاءِ کرام اور صالحین عظام ﷺ کے مناقب ﴾	
۸۳۱	فَصْلٌ فِي مَكَانَةِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى	۱
	﴿ بارگاہِ الہی میں اولیاء اور صالحین کے مقام و مرتبہ کا بیان ﴾	
۸۴۲	فَصْلٌ فِي مَحَبَّةِ اللَّهِ لِأَوْلِيَائِهِ وَوَضْعِهَا فِي قُلُوبِ أَهْلِ الْأَرْضِ	۲
	﴿ اللہ تعالیٰ کی اپنے اولیاءِ کرام سے محبت اور اہل زمین کے دلوں میں اس کے ڈالے جانے کا بیان ﴾	
۸۴۷	فَصْلٌ فِي مُحَارَبَةِ اللَّهِ أَعْدَاءَ أَوْلِيَائِهِ الْكِرَامِ	۳
	﴿ اللہ تعالیٰ کی جانب سے اپنے معزز اولیاء کے دشمنوں سے اعلانِ جنگ کا بیان ﴾	
۸۵۴	فَصْلٌ فِي كَوْنِ اللَّهِ تَعَالَى سَمْعًا وَبَصْرًا لِلأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ	۴
	﴿ اللہ تعالیٰ کا اپنے اولیاء اور صالحین کی سماعت و بصارت بن جانے کا بیان ﴾	

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
۵	فَصْلٌ فِيمَا جَاءَ فِي رُؤْيَةِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ رَبُّهُمْ فِي الْآخِرَةِ ﴿ آخرت میں اولیاء اور صالحین کے دیدار الہی کرنے کا بیان ﴾	۸۵۸
۶	فَصْلٌ فِي خِطَابِ اللَّهِ تَعَالَى لِلأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ فِي الْآخِرَةِ ﴿ آخرت میں اللہ تعالیٰ کے اولیاء اور صالحین سے ہمکلام ہونے کا بیان ﴾	۸۶۵
۷	فَصْلٌ فِيمَا جَاءَ فِي فِرَاسَةِ الْمُؤْمِنِينَ الصَّالِحِينَ ﴿ صالح مؤمن بندوں کی فہم و فراست کا بیان ﴾	۸۶۹
۸	فَصْلٌ فِي حُجِّيَّةِ أَقْوَالِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ ﴿ اقوال اولیاء اور صالحین کے حجت ہونے کا بیان ﴾	۸۷۳
۹	فَصْلٌ فِي مَكَانَةِ أَهْلِ الذِّكْرِ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿ اہل ذکر صالحین کے مقام و مرتبہ کا بیان ﴾	۸۸۰
۱۰	فَصْلٌ فِي أَنَّ الْمَلَائِكَةَ يَطُوفُونَ فِي طُرُقِ أَهْلِ الذِّكْرِ وَيَتَعَابُونَ فِيهِمْ ﴿ فرشتوں کا اہل ذکر کی راہوں میں چکر لگانے اور ان کی تلاش میں سرگرداں رہنے کا بیان ﴾	۸۸۸

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
۱۱	فَصْلٌ فِي شَفَاعَةِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴿روزِ قیامتِ شفاعتِ اولیاء اور صالحین کا بیان﴾	۸۹۸
۱۲	فَصْلٌ فِي أَنَّ قُلُوبَ الْعَارِفِينَ مَعَادِنُ التَّقْوَى ﴿قلوبِ عارفین کا مرکزِ تقویٰ ہونے کا بیان﴾	۹۲۳
۱۳	فَصْلٌ فِي وُجُودِ الْأَقْطَابِ وَالْأَبْدَالِ وَعَدَدِهِمْ ﴿دنیا میں اقطاب اور ابدال کے موجود ہونے اور ان کی تعداد کا بیان﴾	۹۲۶
۱۴	فَصْلٌ فِيْمَا أَعَدَّهُ اللَّهُ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ لِعِبَادِهِ الصَّالِحِينَ ﴿صالحین کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیار کردہ تسکین چشم و جاں کا بیان﴾	۹۴۶
۱۵	فَصْلٌ فِي فَضْلِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ الَّذِينَ لَا يُؤْبَهُ لَهُمْ ﴿اللہ تعالیٰ کے گننام اولیاء اور صالح بندوں کی فضیلت کا بیان﴾	۹۵۵
۱۶	فَصْلٌ فِي كَرَامَاتِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ ﴿اولیاء اور صالحین کی کرامات کا بیان﴾	۹۶۷
۱۷	فَصْلٌ فِي فَضْلِ الزُّهْدِ وَالزَّاهِدِينَ فِي الدُّنْيَا ﴿دنیا میں زہد اختیار کرنے والوں کی فضیلت کا بیان﴾	۹۹۶

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
۱۸	فَصْلٌ فِي فَضْلِ الْقِيَامِ وَالْقَائِمِينَ بِاللَّيْلِ ﴿راتوں کو اٹھ کر یادِ الہی کرنے والوں کی فضیلت کا بیان﴾	۱۰۰۳
۱۹	فَصْلٌ فِي فَضْلِ مُجَالَسَةِ الْأَوْلِيَاءِ وَمُصَاحَبَتِهِمْ ﴿اولیاء کرام کی صحبت اور ان کی ہم نشینی کی فضیلت کا بیان﴾	۱۰۰۷
۲۰	فَصْلٌ فِي أَنَّ الْأَوْلِيَاءَ هُمُ الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا ذُكِرَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿اولیاء اللہ کی زیارت باعثِ یادِ الہی ہونے کا بیان﴾	۱۰۱۴
۲۱	فَصْلٌ فِي حُبِّ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَزِيَارَتِهِمْ فِي اللَّهِ تَعَالَى ﴿رضاءِ الہی کی خاطر اولیاء اور صالحین سے محبت کرنے اور ان کی زیارت کرنے کا بیان﴾	۱۰۱۷
۲۲	فَصْلٌ فِي التَّوَسُّلِ بِالْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ ﴿اولیاء اور صالحین سے توسل کا بیان﴾	۱۰۲۶
۲۳	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ ﴿اولیاء اور صالحین کے جامع مناقب کا بیان﴾	۱۰۴۱

الصفحة	الأبواب والفصول	الرقم
	<u>البَابُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ:</u>	٢٤
١٠٥٧	مَنَاقِبُ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ ﴿ اُمّتِ محمدية کے مناقب ﴾	
١٠٦١	فَصْلٌ فِي شَرَفِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ ﴿ اُمّتِ محمدية کے شرف کا بیان ﴾	١
١٠٧٤	فَصْلٌ فِي فَضْلِ آخِرِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ ﴿ آخری زمانہ میں اُمّتِ محمدية کی فضیلت کا بیان ﴾	٢
١٠٨١	فَصْلٌ فِي أَنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ لَا تَجْتَمِعُ عَلَى الضَّلَالَةِ ﴿ اُمّتِ محمدية کا کبھی بھی گمراہی پر جمع نہ ہونے کا بیان ﴾	٣
١٠٨٥	فَصْلٌ فِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَخْشَى عَلَى أُمَّتِهِ أَنْ تُشْرِكَ بَعْدَهُ ﴿ حضور ﷺ کو اپنے بعد اُمّت کے شرک میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ تھا ﴾	٤
١٠٨٨	فَصْلٌ فِي بَعْثِ الْأَيْمَةِ الْمُجَدِّدِينَ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ ﴿ اس اُمّت میں ائمہ مجددین کے بھیجے جانے کا بیان ﴾	٥
١٠٩٣	مصادر التخریج	✽

مُخْتَصِرُ الْجَوَاهِرِ الْبَاهِرَةِ

فِي

الْأَسَانِيدِ الطَّاهِرَةِ

﴿ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ تک ائمہ حدیث و
تصوف کے طرق سے مؤلف کی مختصراً متصل اسانید ﴾

- ۱۔ إسنادي إلى الإمام الأعظم أبي حنيفة رضي الله عنه
﴿امام اعظم ابوحنيفه النعمان بن ثابت رضي الله عنه تک متصل آسانيد﴾
- ۲۔ إسنادي إلى الإمام مالك بن أنس الأصبحي رضي الله عنه
﴿امام مالک بن انس اصبحي رضي الله عنه تک متصل آسانيد﴾
- ۳۔ إسنادي إلى الإمام محمد بن إدريس الشافعي رضي الله عنه
﴿امام محمد بن ادريس الشافعي رضي الله عنه تک متصل آسانيد﴾
- ۴۔ إسنادي إلى الإمام أحمد بن حنبل الشيباني رضي الله عنه
﴿امام احمد بن حنبل الشيباني رضي الله عنه تک متصل آسانيد﴾
- ۵۔ إسنادي للجامع الصحيح إلى الإمام البخاري رضي الله عنه
﴿امام محمد بن اسماعيل بخاري رضي الله عنه تک ”صحيح البخاري“ کی متصل
آسانيد﴾
- ۶۔ إسنادي للجامع الصحيح إلى الإمام مسلم رضي الله عنه
﴿امام مسلم بن حجاج قشيري رضي الله عنه تک ”صحيح مسلم“ کی متصل آسانيد﴾

۷۔ إسنادي للسنن الأربعة من أبي داود والترمذي والنسائي

وابن ماجه رحمته الله

﴿امام ابو داود، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجه رحمته الله تک
”سنن اربعه“ کی متصل آسانید﴾

۸۔ إسنادي للشفاء إلى الإمام القاضي عياض رحمته الله

﴿قاضی عیاض مالکی رحمته الله تک ”الشفاء“ کی متصل آسانید﴾

۹۔ إسنادي إلى سيدنا الغوث الأعظم أبي محمد محي

الدين الشيخ عبد القادر الجيلاني رحمته الله بعلوم التصوف
والطريقة والمعرفة

﴿علوم تصوف اور طریقت و معرفت میں حضور سیدنا غوث الاعظم
ابو محمد محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمته الله تک متصل آسانید﴾

۱۰۔ إسنادي إلى الشيخ الأكبر محي الدين محمد بن

علي بن العربي الطائي الحاتمي رحمته الله

﴿الشیخ الاکبر محی الدین محمد بن علی بن العربی رحمته الله تک متصل
آسانید﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْوَلِيِّ الْحَمِيدِ، الْمُتَكَفِّلِ بِأَرْزَاقِ الْعَبِيدِ، الْمُتَصَرِّفِ فِيهِمْ بِمَا يُرِيدُ، وَالْمُخَصِّصِ مِنْهُمْ بِمَا يَزِيدُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدِ بْنِ الْوَالِدِ هَدَانَا إِلَى مَعَارِفِ التَّوْحِيدِ، وَأَرْشَدَنَا إِلَى رِوَايَةِ قَوْلِهِ السَّعِيدِ، وَأَمَرَنَا إِلَى مُتَابَعَةِ عَمَلِهِ السَّيِّدِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَتَبِعِهِ الَّذِينَ جَعَلَهُمُ اللَّهُ لَنَا الثَّقَاتِ لِإِسْنَادِ الرِّوَايَةِ وَإِبْلَاغِ الدِّينِ، لِأَنَّ الْإِبْلَاغَ وَالْإِسْنَادَ مِنْ خُصُوصِيَّاتِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ، فَمَا مِنْ أُمَّةٍ مِّنْ أُمَّةٍ الْأَنْبِيَاءِ السَّابِقِينَ كَانَتْ لَهَا هَذِهِ الْمَنْزِلَةُ الْعِلْمِيَّةُ الرَّفِيعَةُ تَبْلُغُ دِينَهَا بِالْإِسْنَادِ الْمُتَّصِلِ بَيْنَ نَبِيِّهَا وَبَيْنَ عُلَمَائِهَا، قَدْ فَضَّلَ اللَّهُ تَعَالَى بِهَا خَيْرَ أُمَّةٍ وَشَرَّفَ أَيْمَتَهَا بِآدَابِهَا مِنَ الصَّحَابَةِ إِلَى الْمُحَدِّثِينَ.

وَقَدْ رَوَى ابْنُ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: نَضَرَ اللَّهُ أُمَّراً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا. وَفِي رِوَايَةٍ: سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَ قُرْبَ مُبَلِّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ: نَضَرَ اللَّهُ أُمَّراً سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا وَحَفِظَهَا وَبَلَّغَهَا قُرْبَ حَامِلٍ فِقْهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ.

وَرَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: اللَّهُمَّ

ارْحَمْ خُلَفَائِي قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ خُلَفَاؤُكَ؟ قَالَ: الَّذِينَ يَأْتُونَ مِنْ بَعْدِي يَرَوُونَ أَحَادِيثِي وَيَعْلَمُونَهَا النَّاسَ. رواه الطبراني في الأوسط.

وَقَالَ الْأَئِمَّةُ الْكِبَارُ مِنَ التَّابِعِينَ: الْإِسْنَادُ مِنَ الدِّينِ، وَلَا يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ إِلَّا الثِّقَاتُ، وَلَوْلَا الْإِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ، وَأَنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِينٌ فَانظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ. أما بعد: فيقول أسير ذنبه وراجي عفوربه، الدكتور محمد طاهر القادري بن المحدث المسند الدكتور فريد الدين القادري هذه أسانيدِي فِي الْحَدِيثِ الْمُبَارَكِ وَالسُّنَّةِ النَّبَوِيَّةِ الشَّرِيفَةِ الْمُطَهَّرَةِ وَالَّتِي عَدَّدَهَا مِائَةً وَخَمْسَ وَعِشْرُونَ سَنَدًا وَأَذْكَرُ مِنْ بَعْضِهَا شَهَادَةٌ وَبَرَكَةٌ بِالِاتِّصَالِ مَعَ الْمَشَائِخِ وَالْأَكَابِرِ، مِنَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ، وَهِيَ مُحَقَّقَةٌ وَمُتَّصِلَةٌ بِطَرِيقِ الضُّبُطِ وَالتَّسْلُسِ وَالِاتِّصَالِ إِلَى أئِمَّةِ الْحَدِيثِ الْأَعْلَامِ، وَالْأَشْيَاخِ الْقَادَةِ الْكِرَامِ، وَإِنَّهَا مُوَصَّلَةٌ إِلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ أَكْرَمِ الْخَلْقِ وَأَفْضَلِ الْأَنَامِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَتَبِعِهِ أَزْكَى الصَّلَاةِ وَأَبْقَى السَّلَامِ.

﴿إسنادي إلى الإمام الأعظم أبي حنيفة رضي الله عنه﴾﴿إمام أعظم أبو حنيفة النعمان بن ثابت رضي الله عنه تك متصل أسانيد﴾

أروي عن سيدي الإمام الأعظم أبي حنيفة رضي الله عنه من ثمانية
 الأسانيد المتصلة والطرق الموصلة إليه، و أحد منها: أروي عن
 والذي المحدث المُسند الدكتور فريد الدين القادري الحنفي عن
 الشيخ عبد الهادي الأنصاري اللكنوي و أخيه الأكبر الشيخ عبد
 الباقي بن علي محمد الأنصاري المحدث اللكنوي الحنفي عن
 الشيخ أبي الحسنات محمد عبد الحي بن عبد الحلیم اللكنوي
 الحنفي و الشيخ السيد علي بن ظاهر الوتري الحنفي كلاهما عن
 الشيخ عبد الغني بن أبي سعيد الدهلوي المدني الحنفي عن الشيخ
 عثمان بن محمد الميرغني المكي الحنفي ومحدث الحجاز الشيخ
 محمد عابد بن أحمد السندي المدني الحنفي كلاهما عن الشيخ
 يوسف بن محمد المزجاجي الحنفي عن أبيه الشيخ محمد بن علاء
 الدين المزجاجي الحنفي عن أبيه الشيخ علاء الدين بن محمد
 الحنفي عن الشيخ حسن بن علي العُجَيمي الحنفي عن الشيخ خير
 الدين بن أحمد بن علي الرملي الحنفي (صاحب الفتاوى الخيرية) عن
 الشيخ محمد بن السراج الحانوتي الحنفي (صاحب الفتاوى) عن
 الشيخ أحمد بن الشلبي الحنفي عن الشيخ إبراهيم بن عبد الرحمن

الكركي الحنفي عن الشيخ يحيى بن محمد الأقصري الحنفي عن
 الشيخ محمد بن محمد البخاري الحنفي عن الشيخ حافظ الدين
 محمد بن محمد بن علي الطاهري الحنفي عن صدر الشريعة عبيد
 الله بن مسعود بن محمود البخاري الحنفي عن جده تاج الشريعة
 محمود بن أحمد الحنفي عن والده صدر الشريعة أحمد الحنفي عن
 أبي جمال الدين عبيد الله إبراهيم المحبوبي الحنفي عن الشيخ
 محمد بن أبي بكر البخاري عرف بإمام زاده الحنفي عن أبي الفضائل
 شمس الأئمة بكر بن محمد الزرنجري الحنفي عن شمس الأئمة أبي
 بكر محمد بن أبي سهل السرخسي (صاحب المبسوط) عن شمس
 الأئمة عبد العزيز أحمد الحلواني الحنفي عن أبي علي الخضر بن
 علي النسفي الحنفي عن أبي بكر محمد بن فضل البخاري الحنفي
 عن الأستاذ عبد الله بن محمد الحارث الحنفي عن أبي حفص الصغير
 محمد الحنفي عن أبيه أبي حفص الكبير أحمد بن حفص البخاري
 الحنفي عن الإمام محمد بن حسن الشيباني الحنفي عن الإمام
 الأعظم أبي حنيفة النعمان بن ثابت رضي الله عنه (٨٠-٥١٥٠).

وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ رضي الله عنه: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضي الله عنه يَقُولُ: قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ. (١)

وَأَيْضًا قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ رضي الله عنه: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَنَسٍ رضي الله عنه يَقُولُ:

(١) مسند الإمام أبي حنيفة.

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ.

وَأَيْضًا قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ رضي الله عنه سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ رضي الله عنه يَقُولُ:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ تَفَقَّهَ فِي دِينِ اللَّهِ كَفَاهُ اللَّهُ هَمَّهُ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ.

وَأَيْضًا رَوَى أَبُو حَنِيفَةَ رضي الله عنه عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضي الله عنه عَنْ رَسُولِ

اللَّهِ ﷺ.

وَأَيْضًا رَوَى أَبُو حَنِيفَةَ رضي الله عنه عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رضي الله عنه عَنْ

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

﴿إسنادي إلى الإمام مالك بن أنس الأصبحي﴾

﴿إمام مالك بن أنس اصبحي﴾ متصل أسانيد

أروي عن الإمام مالك بن أنس الأصبحي من ثمانية
 الأسانيد المتصلة والطرق الموصلة إليه، و أحد منها: أروي عن
 السيد محمد بن علوي المالكي المكي عن أبيه الإمام علوي بن
 عباس المالكي المكي عن أبيه الإمام عباس بن عبد العزيز المالكي
 المكي عن محمد عابد المالكي الأزهرى عن السيد أحمد بن زيني
 دحلان عن عثمان بن حسن الدمياطي عن الإمام محمد الأمير الكبير
 المصري عن علي بن محمد العربي السقاط عن الشيخ محمد
 الزرقاني (شارح الموطأ) عن أبيه الشيخ عبد الباقي عن الشيخ علي
 الأجهوري عن الشيخ محمد بن أحمد الرملي عن القاضي زكريا بن
 محمد الأنصاري عن الإمام الحافظ ابن حجر العسقلاني عن الشيخ
 نجم الدين محمد بن علي البالسي عن محمد بن علي المكفي عن
 محمد بن الدلاصي عن عبد العزيز بن عبد الوهاب الطرطوشي عن
 سليمان بن خلف الباجي عن يونس بن عبد الله بن مغيث عن أبي
 عيسى يحيى بن يحيى عن عم أبيه عبيد الله بن يحيى عن أبيه الإمام
 يحيى بن يحيى الليثي الأندلسي عن إمام دار الهجرة الإمام مالك بن
 أنس الأصبحي (٩٣-١٧٩هـ) قدس الله سره العزيز.

﴿إسنادي إلى الإمام محمد بن إدريس الشافعي رحمته الله﴾

﴿إمام محمد بن إدريس الشافعي رحمته الله تك متصل أسانيد﴾

أروي عن الإمام محمد بن إدريس الشافعي رحمته الله من عدة
الأسانيد المتصلة والطرق الموصلة إليه، ومنها: أروي عن الشيخ
علوي بن عباس المالكي المكي عن محدث الحرمين عمر بن حمدان
المحرسى عن الشيخ أحمد بن إسماعيل البرزنجي عن الشيخ أحمد
بن زيني دحلان عن الشيخ عثمان بن حسن الدمياطي عن الإمام أبي
عبد الله محمد بن محمد الأمير الكبير المصري عن الشيخ أبي
الحسن علي بن أحمد العدوي الصعيدي المصري عن الشيخ محمد
بن عقيلة المكي عن الشيخ حسن بن علي العجيمي عن الشيخ صفى
الدين أحمد بن محمد القشاشي المدني عن الشيخ شمس الدين
محمد بن أحمد الرملي عن الشيخ القاضي زكريا بن محمد
الأنصاري عن الحافظ الشهاب أحمد بن حجر العسقلاني عن
الصلاح بن أبي عمر المقدسي عن فخر الدين علي بن أحمد البخاري
عن القاضي أبي المكارم أحمد بن محمد اللبان و أبي جعفر محمد
بن أحمد الصيدلاني كلاهما عن أبي علي الحسن بن أحمد الحداد
عن الحافظ أبي نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني عن أبي العباس

محمد بن يعقوب الأصم عن الربيع بن سليمان المرادي عن الإمام

أبي عبد الله محمد بن إدريس الشافعي رحمته الله (١٥٠-٤٠٤-٥٢٠هـ).

﴿إسنادي إلى الإمام أحمد بن حنبل الشيباني رضي الله عنه﴾﴿إمام أحمد بن حنبل الشيباني رضي الله عنه تك متصل أسانيد﴾

أروي عن الإمام أحمد بن حنبل الشيباني رضي الله عنه من عدة الأسانيد المتصلة والطرق الموصلة إليه، ومنها: أروي عن الشيخ علوي بن عباس المالكي عن محدث الحرمين عمر بن حمدان المحرسي عن الشيخ أحمد بن إسماعيل البرزنجي عن الشيخ أحمد بن زيني دحلان عن الشيخ عثمان بن حسن الدمياطي عن الإمام أبي عبد الله محمد بن محمد الأمير الكبير المصري عن الشيخ أبي الحسن علي بن أحمد العدوي الصعيدي المصري عن الشيخ محمد بن عقيلة المكي عن الشيخ حسن بن علي العجيمي عن الشيخ صفي الدين أحمد بن محمد القشاشي المدني عن الشيخ شمس الدين بن أحمد الرملي عن الشيخ القاضي زكريا بن محمد الأنصاري عن الحافظ الشهاب أحمد بن حجر العسقلاني عن الشيخ صلاح بن أبي عمر المقدسي عن الشيخ فخر الدين علي بن أحمد البخاري عن الشيخ أبي علي حنبل بن عبد الله بن الفرغ المكبر عن أبي القاسم هبة الله بن محمد بن عبد الواحد الشيباني عن أبي علي الحسن بن علي التميمي عن أبي بكر أحمد بن جعفر بن حمدان القطيعي عن عبد الله بن أحمد بن حنبل عن أبيه الإمام أحمد بن حنبل الشيباني رضي الله عنه (١٦٤-١٧٤هـ).

﴿إسنادي للجامع الصحيح إلى الإمام البخاري ﷺ﴾

﴿امام محمد بن اسماعيل بخارى ﷺ تك "صحیح البخاری" کی متصل آسانید﴾

أروي الجامع الصحيح للإمام البخاري ﷺ من خمسين سندًا
متصلاً وطريقاً موصلاً إليه، و أحد منها: أروي عن الشيخ علوي بن
عباس المالكي المكي عن الشيخ أحمد بن الملا صالح السويدي
البغدادى عن الحافظ السيّد محمد مرتضى الزبيدي الحسيني عن
الشيخ محمد بن سنّة الفلاني عن الشيخ أحمد بن محمد العجل
اليمني (عاش ١٤٧ سنة) عن الشيخ المعمر قطب الدين محمد بن
أحمد النهروالي عن الشيخ أبي الفتوح الطاووسي عن الشيخ المعمر
يوسف الهروي (عاش ٣٠٠ سنة) عن الشيخ محمد بن شاذ بخت
الفارسي الفرغاني (عاش ١٣٠ سنة) عن الشيخ أبي لقمان يحيى بن
عمار بن مقبل بن شاهان الختلائي (عاش ١٤٣ سنة) عن الإمام أبي عبد
الله محمد بن يوسف الفربري عن الإمام أبي عبد الله محمد بن
إسماعيل البخاري (١٩٤-٢٥٦هـ) قدس الله سره العزيز.

﴿وهذا أعلى سند في العلو والغرابة بغاية القرب من رسول
الله ﷺ يوجد الآن في الدنيا إلى الجامع الصحيح، لأنه بين وبين
الإمام البخاري إحدى عشرة واسطة وجاءت الرواية في هذا السند
بالإجازة الخاصة مشافعة و بالإجازة العامة لأهل العصر﴾.

فإن بين الإمام البخاري وبين النبي ﷺ ثلاث واسطات باعتبار

الثلاثيات:

كما روى البخاري قال: حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا

يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ

يَقُولُ: مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلَيْتَبَوْا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (١)

وأيضا قال البخاري: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ

يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. (٢)

وأيضا قال البخاري: حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ

عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. (٣)

فإنني أتصل بالنبي الحبيب المصطفى ﷺ عن طريق البخاري

بست عشرة واسطة فالحمد لله على ذلك.

(١) الجامع الصحيح للبخاري، كتاب: العلم، باب: إثم من كذب على النبي ﷺ.

(٢) الجامع الصحيح للبخاري، كتاب: المظالم، باب: هل تكسر الؤنان التي فيها الخمر.

(٣) الجامع الصحيح للبخاري، كتاب: المناقب، باب: صفة النبي ﷺ.

﴿إسنادي للجامع الصحيح إلى الإمام مسلم ﷺ﴾

﴿إمام مسلم بن حجاج قشيري ﷺ تك "صحيح مسلم" کی متصل آسانید﴾

أروي الجامع الصحيح للإمام مسلم ﷺ من عشرة الأسانيد المتصلة والطرق الموصلة إليه و أحد منها: أروي عن والدي المحدث المُسنَد الدكتور فريد الدين القادري عن الشيخ محمد المكي بن محمد بن جعفر الكتّاني عن الشيخ عمر بن حمدان المحرسي عن الشيخ أحمد بن إسماعيل البرزنجي عن والده الشيخ إسماعيل بن زين العابدين البرزنجي عن الشيخ صالح بن محمد الفلاني ﴿ح﴾ و يروي الوالد عن الشيخ عبد الهادي الأنصاري اللكنوي وأخيه الأكبر الشيخ عبد الباقي بن علي محمد الأنصاري المحدث اللكنوي عن صالح بن عبد الله العباسي عن محمد بن علي السنوسي عن الشيخ صالح بن محمد الفلاني عن الشيخ محمد بن سنّة الفلاني عن الشريف محمد بن عبد الله الولاتي عن محمد بن خليل بن أركماش عن الإمام الحافظ الشهاب أحمد بن حجر العسقلاني عن أبي محمد عبد الله بن محمد النيسابوري عن أبي الفضل سليمان بن حمزة المقدسي عن أبي الحسن علي بن الحسين بن علي الهاشمي و أبي الفضل محمد بن ناصر السلامي كلاهما عن الحافظ أبي القاسم عبد الرحمن بن محمد بن إسحاق بن منده عن الحافظ أبي بكر محمد بن عبد الله الشيباني عن الإمام مكي بن عبدان النيسابوري والإمام أبي حامد الشرقي كلاهما

عن الإمام أبي الحسين مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري
(٢٠٦-٢٦١هـ) قدس الله سره العزيز.

فهذا السند معظم العلو والغرابة بغاية الاتصال لأنه بين وبين
الإمام مسلم أربع عشرة واسطة وبين الإمام مسلم وبين النبي ﷺ
أربع واسطات:

كما روى الإمام مسلم عن عبد الله بن مسleme قال حدثنا مالك
عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة عن أنس بن مالك رضي الله عنه، أن
أعرابيا قال: لرسول الله ﷺ متى الساعة؟ قال له رسول الله ﷺ: ما
أعددت لها؟ قال: حب الله ورسوله ﷺ قال: أنت مع من أحببت. (١)

وأيضاً روى مسلم عن حسن بن الربيع وأبي بكر بن أبي شيبة
قالا: حدثنا أبو الأحوص عن سماك عن جابر بن سمرة رضي الله عنه عن
رسول الله ﷺ. (٢)

وأيضاً روى مسلم عن عون بن سلام الكوفي عن زهير عن
سماك عن جابر بن سمرة رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ. (٣)

فإنني أتصل بالنبي الحبيب المصطفى ﷺ عن طريق الإمام
مسلم بتسع عشرة واسطة فالحمد لله على ذلك.

(١) الجامع الصحيح لمسلم، كتاب: البر والصلة والأدب، باب: المرء مع من أحب.

(٢) الجامع الصحيح لمسلم، كتاب: الجمعة، باب: تخفيف الصلاة والخطبة.

(٣) الجامع الصحيح لمسلم، كتاب: الجنائز، باب: ترك الصلاة على القاتل نفسه.

﴿إِسْنَادِي لِلْسَّنَنِ الْأَرْبَعَةِ مِنْ أَبِي دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيِّ

وَالنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ﴾

﴿امام ابو داود، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ ؓ تک

”سنن اربعہ“ کی متصل آسانید﴾

أروى السنن الأربعة للإمام أبي داود والتّرمذيّ والنّسائي وابن
 ماجه ؓ من ثلاثين سندًا متصلًا وطريقًا موصلًا إليهم، ومنها: أروى
 عن الشيخ حسين بن أحمد عسيران عن الإمام يوسف بن إسماعيل
 النبهاني ﴿ح﴾ و أروى عن والدي الدكتور فريد الدين القادري عن
 الشيخ محمد المكي بن محمد الكتّاني عن والده الإمام محمد بن
 جعفر الكتّاني عن الإمام يوسف بن إسماعيل النبهاني ﴿﴾ عن الشيخ
 إبراهيم بن حسن السقا المصري عن الشيخ محمد بن محمود
 الجزائري عن الشيخ علي بن عبد القادر بن الأمين الجزائري عن
 الشيخ الشهاب أحمد بن محمد الجوهرى عن الإمام عبد الله بن
 سالم المحدث البصري عن الشيخ محمد بن علاء الدين البابلي عن
 الشيخ عيسى بن محمد المغربي عن الشيخ سالم بن محمد
 السنهوري عن الشيخ النجم محمد بن أحمد الغيطي عن شيخ
 الإسلام القاضي زكريا بن محمد الأنصاري عن الإمام الحافظ
 الشهاب أحمد بن حجر العسقلاني بأسانيدہ إلى الإمام أبي داود

سليمان بن الأشعث السجستاني (٢٠٢-٢٧٥هـ) والإمام أبي عيسى
 محمد بن عيسى الترمذي (٢١٠-٢٧٩هـ) والإمام أبي عبد الرحمن
 أحمد بن شعيب النسائي (٢١٥-٣٠٣هـ) والإمام ابن ماجه القزويني
 (٢٠٩-٢٧٣هـ) قدس الله سرهم العزيز.

﴿ ح ﴾ أروي عن أبي البركات السيّد أحمد القادري عن إمام
 الهند الشاه أحمد رضا خان البريلوي ﴿ ح ﴾ عن السيّد أحمد سعيد
 الكاظمي الأمروهي عن الشيخ مصطفى رضا خان البريلوي عن إمام
 الهند الشاه أحمد رضا خان البريلوي ﴿ ح ﴾ عن الشاه آل رسول أحمد
 المارهوري عن الشاه عبد العزيز المحدث الدهلوي عن محدث
 الهند الشاه أحمد ولي الله الدهلوي عن الشيخ أبي طاهر محمد بن
 إبراهيم الكوراني المدني عن أبيه البرهان إبراهيم بن حسن الكوراني
 المدني عن الشيخ أحمد بن محمد القشاشي المالكي المدني عن
 أحمد بن علي الشناوي المصري المدني عن شمس الدين محمد بن
 أحمد الرملي الشافعي عن شيخ الإسلام القاضي زكريا بن محمد
 الأنصاري عن الإمام الحافظ الشهاب أحمد بن حجر العسقلاني
 بأسانيد إلى الإمام أبي داود سليمان بن الأشعث السجستاني والإمام
 أبي عيسى محمد بن عيسى الترمذي والإمام أبي عبد الرحمن أحمد
 بن شعيب النسائي والإمام ابن ماجه القزويني قدس الله سرهم العزيز.

﴿ إسنادي للشفاء إلى الإمام القاضي عياض رضي الله عنه ﴾﴿ قاضي عياض مالكي رضي الله عنه تك "الشفاء" كي متصل أسانيد ﴾

أروي الشفاء للقاضي عياض رضي الله عنه من ستة الأسانيد المتصلة والطرق الموصلة إليه، و أحد منها: أروي عن والدي الشيخ الدكتور فريد الدين القادري عن الشيخ محمد عبد الشكور المهاجر المدني عن الشيخ أحمد علي المحدث السهارنفوري عن الشيخ محمد إسحاق الدهلوي المكي عن الشاه عبد العزيز المحدث الدهلوي عن أبيه محدث الهند الشاه أحمد ولي الله الدهلوي عن الشيخ أبي طاهر محمد بن إبراهيم الكوراني المدني عن أبيه البرهان إبراهيم بن حسن الكوراني المدني ﴿ ح ﴾ أروي عن الشيخ حسين بن أحمد عسيران عن الإمام يوسف بن إسماعيل النبھاني عن محمد أبي الخير عابدين عن محمد بن عمر ابن عابدين الشامي (صاحب رد المحتار) عن الشيخ محمد شاكر العقاد عن الشيخ محمد التافلاتي عن الشيخ محمد الحفني عن الشيخ محمد البديري عن الشيخ إبراهيم بن حسن الكوراني عن الشيخ أحمد بن محمد القشاشي المالكي المدني عن الشيخ شمس الدين محمد بن أحمد الرملي عن الشيخ القاضي زكريا بن محمد الأنصاري عن الشيخ محمد بن علي القاياتي عن السراج عمر بن علي بن الملقن الأنصاري عن النجم أبي الفتح

يوسف بن محمد الدلاصي عن الشيخ يحيى بن أحمد بن محمد
اللواتي عن أبي الحسن يحيى بن محمد الأنصاري الشهير بابن
الصانع عن الإمام القاضي أبي الفضل عياض بن موسى اليحصبي
الأندلسي المالكي (٤٧٦-٥٤٤هـ) قدس الله سره العزيز.

﴿إِسْنَادِي إِلَى سَيِّدِنَا الْغَوْثِ الْأَعْظَمِ أَبِي مُحَمَّدٍ
مَحْيٍ الدِّينِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِعِلْمِ
التَّصَوُّفِ وَالطَّرِيقَةِ وَالْمَعْرِفَةِ﴾

﴿عِلْمِ تَصَوُّفٍ أَوْ طَرِيقَةٍ وَمَعْرِفَةٍ مِنْ حَضُورِ سَيِّدِنَا غَوْثِ الْأَعْظَمِ
أَبِي مُحَمَّدٍ الدِّينِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَكَ مَتَّصِلِ أَسَانِيدِ﴾

أروى عن سيّدنا الغوث الأعظم أبي محمد محي الدين الشيخ
عبد القادر الجيلاني رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ من عدة الأسانيد المتصلة والطرق الموصلة
إليه، ومنها: أروى عن شَيْخِي وَسَيِّدِي طَاهِرِ عِلَاءِ الدِّينِ الْآفَنْدِيِّ
الجيلاني البغدادي عن النقيب الشيخ السيّد محمود حسام الدين
الجيلاني البغدادي عن شيخه قطب العارفين السيّد عبد الرحمن
المحض النقيب البغدادي عن أبيه وشيخه إمام الأولياء السيّد علي بن
سلمان النقيب البغدادي عن شيخه السيّد عبد القادر الجيلاني عن
شيخه السيّد أبي بكر الجيلاني عن شيخه السيّد إسماعيل الجيلاني
عن شيخه السيّد عبد الوهاب الجيلاني عن شيخه السيّد نور الدين
الجيلاني عن شيخه السيّد محمد درويش الجيلاني عن شيخه السيّد
حسام الدين الجيلاني عن شيخه السيّد أبي بكر الجيلاني عن شيخه
السيّد يحيى الجيلاني عن شيخه السيّد نور الدين الجيلاني عن شيخه
السيّد ولي الدين الجيلاني عن شيخه السيّد زين الدين الجيلاني عن

شيخه السيّد شرف الدين الجيلاني عن شيخه السيّد شمس الدين
 الجيلاني عن شيخه السيّد محمد الهتاك الجيلاني عن شيخه السيّد
 عبد العزيز بن الشيخ عبد القادر الجيلاني عن شيخه سيّدنا الفوّه
 الأعظم الشيخ أبي محمد محي الدين عبد القادر الحسيني الحسيني
 الجيلاني (٤٧٠-٥٦١هـ) عن شيخه السيّد أبي سعيد المبارك
 المخرمي عن شيخه أبي الحسن علي بن محمد القرشي الهنكاري
 عن شيخه أبي الفرج الطرطوسي عن شيخه أبي الفضل عبد الواحد
 التميمي عن شيخه أبي بكر الشبلي عن شيخه أبي القاسم الجنيد
 البغدادي عن شيخه السري السقطي عن شيخه معروف الكرخي عن
 شيخه سيّدنا الإمام أبي الحسن علي بن موسى الرضا عن شيخه سيّدنا
 الإمام موسى الكاظم عن شيخه سيّدنا الإمام جعفر الصادق عن شيخه
 سيّدنا الإمام محمد الباقر عن شيخه سيّدنا الإمام زين العابدين علي
 الأوسط عن شيخه سيّدنا الإمام الحسين بن علي المرتضى عن شيخه
 سيّدنا الإمام أمير المؤمنين علي بن أبي طالب عليه السلام و أخذ الشيخ
 معروف الكرخي أيضاً عن شيخه الإمام داود الطائي عن شيخه حبيب
 العجمي عن شيخه الإمام حسن البصري عن شيخه الإمام سيّدنا علي
 بن أبي طالب عليه السلام قال: حدثني حبيبي وقرّة عيني رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال:
 حدثني جبرئيل عليه السلام قال: سمعت ربّ العزة عزّ وجلّ يقول: لا إله إلا الله
 حصني فمن قالها دخل حصني ومن دخل حصني أمن من عداي. (١)

(١) الديلمي، الفردوس بمأثور الخطاب

﴿إسنادي إلى الشيخ الأكبر محي الدين محمد بن

علي بن العربي الطائي الحاتمي رحمته الله﴾

﴿الشيخ الأكبر محي الدين محمد بن علي بن العربي رحمته الله تك متصل أسانيد﴾

أروي عن الشيخ الأكبر محي الدين محمد بن علي بن العربي رحمته الله
من ثلاثة الأسانيد المتصلة والطرق الموصلة إليه، و أحد منها:
أروي عن الشيخ حسين بن أحمد عسيران عن الشيخ السيد أحمد
بن محمد السنوسي عن والده الشيخ السيد محمد بن محمد
السنوسي عن والده قدوة العارفين الشيخ محمد بن علي السنوسي
الطرابلسي عن الشيخ المعمر السيد الشريف عبد العزيز الحفيد
الحبشي^(١) عن الشيخ الأكبر محي الدين محمد بن علي بن
العربي الطائي الحاتمي رحمته الله (٥٦٠-٥٦٣٨).

(١) إنه عاش من العمر ٥٢٠ سنة وفي رواية أخرى التي ذكرها الشيخ
المحدث عبد الحي الكتاني وحققها في كتابه "فهرس الفهارس
والأثبات" كانت ولادة الشيخ السيد عبد العزيز الحفيد الحبشي في
اليوم الثالث ربيع الأول عام ٥٨١ هـ وهو عاش سبعمائة سنة إلا خمس
سنين (٦٩٥ هـ) وأخذ في بغداد عن الشيخ السيد عبد الرزاق ابن الفوث
الأعظم سيدنا الشيخ عبد القادر الجيلاني رحمته الله مباشرة وأخذ أيضا في
دمشق عن الشيخ الأكبر محي الدين ابن عربي مباشرة وأخذ في مصر عن
الإمام ابن حجر العسقلاني مباشرة. (☆)

☆ عبد الحي الكتاني، فهرس الفهارس والأثبات، ٢: ٩٢٨

فَإِنِّي قَدْ أُوصِي كُلَّ مَنْ اقْتَرَأَ وَاکْتَسَبَ مِنْ هَذَا الْكِتَابِ بِصَلَاحِ
 النِّيَّةِ وَحِفْظِ الحُرْمَةِ وَضَبْطِ العَمَلِ وَحُسْنِ الأَدَبِ، فَلْيَتَمَسَّكْ
 بِالإِخْلَاصِ وَالتَّقْوَى وَصَفَاءِ السِّيَرَةِ وَجَلَاءِ السَّرِيرَةِ وَلْيَجْتَهِدْ فِي
 تَصْحِيحِ التَّوْبَةِ وَتَحْقِيقِ الأُوبَةِ وَلزُومِ البَابِ وَالسَّعْيِ فِي كَشْفِ
 الحِجَابِ فَإِنِّي أُوصِيهِ لِيَكُونَ لَهُ شَهَادَةٌ وَتَذْكَرَةٌ وَنَصِيحَةٌ لِتَبْلِيغِ أَحْكَامِ
 الدِّينِ وَإِعْلَاءِ الحَقِّ المُبِينِ وَأَدْعُو اللهَ لَهُ بِجَمِيعِ مَا يُحِبُّهُ وَيَرْضَاهُ
 وَالْقِنَةَ بِالِإِخْلَاصِ فِي عَقِيدَةِ التَّوْحِيدِ وَالرُّسُوحِ فِي مَحَبَّةِ الرَّسُولِ ﷺ
 وَتَعْظِيمِهِ ﷺ وَاتِّبَاعِ سُنَّتِهِ ﷺ وَنُصْرَةَ دِينِهِ ﷺ وَحُبِّ أَهْلِ البَيْتِ
 الأَطْهَارِ وَإِكْرَامِ الصَّحَابَةِ الأَخْيَارِ وَمُحَابَّةِ الأَوْلِيَاءِ وَمُجَالَسَةِ الصَّالِحِينَ
 وَأَنْصَحُهُ بِحِمَايَةِ السُّنَّةِ وَالجَمَاعَةِ وَهِيَ السَّوَادُ الأَعْظَمُ وَمُجَانِبَةِ أَهْلِ
 البِدْعَةِ وَالفُجْوَايَةِ وَالتَّمَسُّكِ بِمِنْهَاجِ القُرْآنِ وَاللهِ المُسْتَعَانُ وَعَلَيْهِ
 التَّكْلَانُ.

فَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى تَوْفِيقِهِ وَخِدْمَةِ سُنَّةِ حَبِيبِهِ ﷺ وَالصَّلَاةُ
 وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الأَمِيِّ الحَبِيبِ المُصْطَفَى
 وَعَلَى آلِهِ المُرْتَضَى وَصَحْبِهِ المُجْتَبَى وَتَبِعِهِ المُتَّقَى الَّذِينَ شَرَّفَهُمُ اللهُ
 بِالفَضْلِ وَالإِصْطِفَاءِ وَعَلَيْنَا مَعَهُمُ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

الراجي إلى الربّ الغفور العلي
والفقير إلى حضرة النبي المصطفى ﷺ
خادم العلم والحديث

الدكتور محمد طاهر القادري
ابن المحدّث المُسنّد الدكتور فريد الدين القادري
(باكستان)

١ ربيع الأول ١٤٢٨ هـ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَالَّذِينَ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ
وَأَسْلَمُوا لِرَبِّهِمْ
وَأَقْرَبُوا بِرَبِّهِمْ
أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقِينَ
وَالَّذِينَ آمَنُوا
وَأَسْلَمُوا لِرَبِّهِمْ
وَأَقْرَبُوا بِرَبِّهِمْ
أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقِينَ
وَالَّذِينَ آمَنُوا
وَأَسْلَمُوا لِرَبِّهِمْ
وَأَقْرَبُوا بِرَبِّهِمْ
أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقِينَ

✪ اور جو کوئی اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے تو یہی لوگ (روزِ قیامت) اُن (ہستیوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے (خاص) انعام فرمایا ہے جو کہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں، اور یہ بہت اچھے ساتھی ہیں ۰ ✪

(القرآن، النساء، ۴: ۶۹)

الْبَابُ الْأَوَّلُ:

مَنَاقِبُ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

﴿ انبیاءِ کرام علیہم السلام کے مناقب ﴾

۱- فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ إِمَامِ الْأَنْبِيَاءِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ

﴿ امام الانبياء سيدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے مناقب کا بیان ﴾

۲- فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أَبِي الْبَشَرِ آدَمَ ﷺ

﴿ ابوالبشر حضرت آدم ﷺ کے مناقب کا بیان ﴾

۳- فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ إِدْرِيسَ ﷺ

﴿ حضرت ادريس ﷺ کے مناقب کا بیان ﴾

۴- فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ نُوحٍ ﷺ

﴿ حضرت نوح ﷺ کے مناقب کا بیان ﴾

۵- فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ هُودٍ ﷺ

﴿ حضرت هود ﷺ کے مناقب کا بیان ﴾

۶- فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ ﷺ

﴿ حضرت ابراهيم خليل الله ﷺ کے مناقب کا بیان ﴾

۷- فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ إِسْمَاعِيلَ ذَبِيحِ اللَّهِ ﷺ

﴿ حضرت اسماعيل ذبح الله ﷺ کے مناقب کا بیان ﴾

۸- فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ إِسْحَاقَ ﷺ

﴿ حضرت اسحاق ﷺ کے مناقب کا بیان ﴾

۹۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ لُوطٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿ حضرت لوط علیہ السلام کے مناقب کا بیان ﴾

۱۰۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿ حضرت یوسف علیہ السلام کے مناقب کا بیان ﴾

۱۱۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿ حضرت ایوب علیہ السلام کے مناقب کا بیان ﴾

۱۲۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ يُونُسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿ حضرت یونس علیہ السلام کے مناقب کا بیان ﴾

۱۳۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ شُعَيْبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿ حضرت شعیب علیہ السلام کے مناقب ﴾

۱۴۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ مُوسَى كَلِيمِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے مناقب کا بیان ﴾

۱۵۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ هَارُونَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿ حضرت ہارون علیہ السلام کے مناقب کا بیان ﴾

۱۶۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿ حضرت داود علیہ السلام کے مناقب کا بیان ﴾

۱۷۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿ حضرت سلیمان علیہ السلام کے مناقب کا بیان ﴾

۱۸۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ يَحْيَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے مناقب کا بیان ﴾

۱۹۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ عِيسَى رُوحِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿ حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے مناقب کا بیان ﴾

۲۰۔ فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

﴿ انبیاء کرام علیہم السلام کے جامع مناقب کا بیان ﴾

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ إِمَامِ الْأَنْبِيَاءِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ

﴿ إِمَامِ الْأَنْبِيَاءِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ مِصْطَفَى ﷺ كِ مَنَاقِبِ كَا بِيَانِ ﴾

۱/۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمَنْبَرِي عَلَى حَوْضِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۲- عَنْ مُعَاوِيَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي.

الحديث رقم ۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجمعة، باب: فضل ما بين القبر والمنبر، ۱/۳۹۹، الرقم: ۱۱۳۸، وفي كتاب: الحج، باب: كراهية النبي ﷺ أن تعرى المدينة، ۲/۶۶۷، الرقم: ۱۷۸۹، وفي كتاب: الرقاق، باب: في الحوض، ۵/۲۴۰۸، الرقم: ۶۲۱۶، وفي كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: ذكر النبي ﷺ، وفي باب: حض على اتفاق أهل العلم وما اجتمع عليه الحرمان مكة والمدينة، ۶/۲۶۷۲، الرقم: ۶۹۰۴، ومسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: ما بين القبر والمنبر روضة من رياض الجنة، ۲/۱۱۰، ۱۱۱، الرقم: ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في فضل المدينة، ۵۰/۷۱۸-۷۱۹، الرقم: ۳۹۱۵-۳۹۱۶، والنسائي في السنن، كتاب: المساجد، باب: فضل مسجد النبي ﷺ والصلاة فيه، ۲/۳۵، الرقم: ۶۹۵، والنسائي في السنن الكبرى، ۱/۲۵۷، الرقم: ۷۷۴، ۲/۳۵، الرقم: ۶۹۵، ومالك في الموطأ، ۱/۱۹۷، الرقم: ۴۶۳-۴۶۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۳۶، الرقم: ۷۲۲۲.

الحديث رقم ۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: العلم، باب: من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين، ۱/۳۹، الرقم: ۷۱، وفي كتاب: فرض الخمس، باب: قول —

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

”حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرمادیتا ہے، اور بے شک تقسیم کرنے والا میں ہی ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

۳/۳۔ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لِي خَمْسَةٌ
أَسْمَاءٍ: أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاجِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِي الْكُفْرَ وَأَنَا

..... اللہ تعالیٰ: فَإِنَّ لِلَّهِ خَمْسَةَ وَلِلرَّسُولِ، ۳/۱۱۳۴، الرقم: ۲۹۴۸، وفي كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: قول النبي صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق وهم أهل العلم، ۶/۲۶۶۷، الرقم: ۶۸۸۲، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: النهي عن المسألة، ۲/۷۱۸، الرقم: ۱۰۳۷، وبعضه في كتاب: الإمارة، باب: قوله: لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خالفهم، ۳/۱۵۲۴، الرقم: ۱۰۳۷، والترمذي عن ابن عباس رضي الله عنهما وحسنه في السنن، كتاب: العلم عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: إذا أراد الله بعبد خيرا فقهه في الدين، ۵/۲۸، الرقم: ۲۶۴۵، وابن ماجه عن معاوية وأبي هريرة رضي الله عنهما، في السنن، المقدمة، باب: فضل العلماء والحث على طلب العلم، ۱/۸۰، الرقم: ۲۲۰. ۲۲۱، والنسائي في السنن الكبرى، كتاب: العلم، باب: فضل العلم، ۳/۴۲۵، الرقم: ۵۸۳۹، ومالك بعضه في الموطأ، ۲/۹۰۰، الرقم: ۱۵۹۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۳۴، الرقم: ۷۹۳، والدارمي في السنن، ۱/۸۵، الرقم: ۲۲۴-۲۲۵.

الحديث رقم ۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: ما جاء في أسماء رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، ۳/۱۲۹۹، الرقم: ۳۳۳۹، وفي كتاب: التفسير، باب: تفسير سورة الصف، ۴/۱۸۵۸، الرقم: ۴۶۱۴، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: في أسمائه صلی اللہ علیہ وسلم، ۴/۸۲۸، الرقم: ۲۳۵۴، والترمذي في السنن، كتاب: الأدب عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: ما جاء في أسماء النبي صلی اللہ علیہ وسلم، ۵/۱۳۵، الرقم: ۲۸۴۰، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. والنسائي في السنن الكبرى، ۶/۴۸۹، الرقم: ۱۱۵۹۰، ومالك في الموطأ، كتاب: أسماء النبي صلی اللہ علیہ وسلم، باب: أسماء النبي صلی اللہ علیہ وسلم، ۲/۱۰۰۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۸۰، الرقم: ۸۴.

الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشِرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پانچ نام ہیں میں محمد اور احمد ہوں اور میں ماحی (مٹانے والا) ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے سے کفر کو محو کر دے گا اور میں حاشر ہوں۔ سب لوگ میری پیروی میں ہی (روزِ حشر) جمع کیے جائیں گے اور میں عاقب ہوں (یعنی سب سے آخر میں آنے والا ہوں)۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤ / ٤ - عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية للبخاري: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، وَذَكَرَ نَحْوَهُ. (١)

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اس کے والد (یعنی والدین)، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

..... والدارمی فی السنن، ٤٠٩/٢، الرقم: ٢٧٧٥، وابن حبان فی الصحيح، ٢١٩/١٤، الرقم: ٦٣١٣، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٤٤/٤، الرقم: ٣٥٧٠، وفي المعجم الكبير، ١٢٠/٢، الرقم: ١٥٢٩-١٥٢٠، وأبو يعلى فی المسند، ٣٨٨/١٣، الرقم: ٧٣٩٥، والبيهقي فی شعب الإيمان، ١٤٠/٢، الرقم: ١٣٩٧، وابن سعد فی الطبقات الكبرى، ١٠٥/١، والهيثمي فی مجمع الزوائد، ٢٨٤/٨.

الحديث رقم ٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: حُبُّ الرَّسُولِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْإِيمَانِ، ١٤/١، الرقم: ١٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: وجوب محبة رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم أكثر من الأهل والولد والوالد والناس أجمعين، ٦٧/١، الرقم: ٤٤.

(١) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: حُبُّ الرَّسُولِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْإِيمَانِ، ١٤/١، الرقم: ١٤.

”اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اس کے بعد مذکورہ الفاظ حدیث ہیں۔“

۵/۵. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أُتِيْتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوَضَعَتْ فِي يَدِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جامع کلمات کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور جب میں سویا ہوا تھا اس وقت میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے لیے لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں تھما دی گئیں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۶/۶. عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ، إِلَّا حَدَّثَ بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

الحديث رقم ۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: قول النبي صلی اللہ علیہ وسلم: بعثت بجوامع الكلم، ۶/۲۶۵۴، الرقم: ۶۸۴۵، وفي كتاب: الجهاد، باب: قول النبي صلی اللہ علیہ وسلم: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مسيرة شهر، ۳/۱۰۸۷، الرقم: ۲۸۱۵، وفي كتاب: التعبير، باب: المفاتيح في اليد، ۶/۲۵۷۳، الرقم: ۶۶۱۱، ومسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، ۱/۳۷۱، الرقم: ۵۲۳، والنسائي في السنن، كتاب: الجهاد، باب: وجوب الجهاد، ۶/۴۰۳، الرقم: ۳۰۸۹-۳۰۸۷، وفي السنن الكبرى، ۳/۳، الرقم: ۴۲۹۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۶۴، الرقم: ۴۵۵، ۷۵۷۵، ۹۸۶۷، وابن حبان في الصحيح، ۱۴/۲۷۷، الرقم: ۶۳۶۳، وأبو عوانة في المسند، ۱/۳۳۰، الرقم: ۱۱۷۰، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱/۱۶۱، الرقم: ۱۳۹.

الحديث رقم ۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: القدر، باب: وكان أمر الله قدرا مقدورا، ۶/۲۴۳۵، الرقم: ۶۲۳۰، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفتن —

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان ایک مقام پر کھڑے ہو کر خطاب فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس دن کھڑے ہونے سے لے کر قیامت تک کی کوئی ایسی چیز نہ چھوڑی، جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان نہ فرما دیا ہو۔ جس نے اسے یاد رکھا یاد رکھا اور جو اسے بھول گیا سو بھول گیا۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

٧/٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلِ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبْنَةٍ مِنْ زَاوِيَةِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ: هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبْنَةُ قَالَ: فَأَنَا اللَّبْنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مثال اور گزشتہ انبیائے کرام کی مثال ایسی ہے، جیسے کسی نے ایک بہت خوبصورت مکان بنایا اور اسے خوب آراستہ کیا، لیکن ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ آ کر اس مکان کو دیکھنے لگے اور اس پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے بولے: یہاں اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی؟ حضور نبی

..... وَأَشْرَاطُ السَّاعَةِ، بَاب: أَخْبَارِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيمَا يَكُونُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ، ٤/٢٢١٧، الرَّقْم: ٢٨٩١، وَالتَّرْمِذِيُّ مِثْلَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رضی اللہ عنہ فِي السَّنَنِ، كِتَاب: الْفِتْنِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، بَاب: مَا جَاءَ أَخْبَرَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم أَصْحَابَهُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، ٤/٤٨٣، الرَّقْم: ٢١٩١، وَأَبُو دَاوُدَ فِي السَّنَنِ، كِتَاب: الْفِتْنِ وَالْمَلَا حِم، بَاب: ذَكَرَ الْفِتْنَ وَدَلَالَتَهَا، ٤/٩٤، الرَّقْم: ٤٢٤٠، وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمَسْنَدِ، ٥/٣٨٥، الرَّقْم: ٢٣٣٢٢، وَالبَزَارُ فِي الْمَسْنَدِ، ٧/٢٣١، الرَّقْم: ٨٤٩٩، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، وَالتَّطَبَّرَانِي مِثْلَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رضی اللہ عنہ فِي مَسْنَدِ الشَّامِيِّينَ، ٢/٢٤٧، الرَّقْم: ١٢٧٨، وَالتَّحْطِيبُ التَّبْرِيذِيُّ فِي مَشْكُوتِ الْمَصَابِيحِ، ٢/٢٧٨، الرَّقْم: ٥٣٧٩. الْحَدِيثُ رَقْم ٧: أَخْرَجَهُ الْبَخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ، كِتَاب: الْمَنَاقِبِ، بَاب: خَاتَمِ النَّبِيِّينَ صلی اللہ علیہ وسلم، ٣/١٣٠٠، الرَّقْم: ٣٣٤١-٣٣٤٢، وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ، كِتَاب: الْفَضَائِلِ، بَاب: ذَكَرَ كَوْنَهُ صلی اللہ علیہ وسلم خَاتَمِ النَّبِيِّينَ، ٤/١٧٩١، الرَّقْم: ٢٢٨٦، وَالنَّسَائِيُّ فِي السَّنَنِ الْكُبْرَى، ٦/٤٣٦، الرَّقْم: ١١٤٢٢، وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمَسْنَدِ، ٢/٣٩٨، الرَّقْم: ٩١٥٦، وَابْنُ حَبَانَ فِي الصَّحِيحِ، ١٤/٣١٥، الرَّقْم: ٦٤٠٥.

اکرم ﷺ نے فرمایا: سو میں وہی اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں (یعنی میرے بعد باب نبوت بند ہو گیا ہے)۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۸ / ۸۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ، قَالُوا: إِنَّكَ تَوَاصِلُ، قَالَ: إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے صوم وصال (سحری و افطاری کے بغیر مسلسل روزے رکھنے) سے منع فرمایا۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں ہرگز تمہاری مثل نہیں ہوں، مجھے تو (اپنے رب کے ہاں) کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

۹ / ۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ فَقَالَ

الحديث رقم ۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصوم، باب: الوصال ومن قال: ليس في الليل صياماً، ۶۹۳/۲، الرقم: ۱۸۶۱، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصيام، باب: النهي عن الوصال في الصوم، ۷۷۴/۲، الرقم: ۱۱۰۲، وأبوداود في السنن، كتاب: الصوم، باب: في الوصال، ۳۰۶/۲، الرقم: ۲۳۶۰، والنسائي في السنن الكبرى، ۲۴۱/۲، الرقم: ۳۲۶۳، ومالك في الموطأ، ۳۰۰/۱، الرقم: ۶۶۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۰۲/۲، الرقم: ۵۷۹۵، وابن حبان في الصحيح، ۳۴۱/۸، الرقم: ۳۵۷۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۳۰/۲، الرقم: ۹۵۸۷، وعبد الرزاق في المصنف، ۲۶۸/۴، الرقم: ۷۷۵۵، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۸۲/۴، الرقم: ۸۱۵۷.

الحديث رقم ۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الحدود، باب: حكم التعزير والأدب، ۲۵۱۲/۶، رقم: ۶۴۵۹، وفي كتاب: التمني، باب ما يجوز من اللو، ۲۶۴۶/۶، رقم: ۶۸۱۵، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصيام، باب: النهي عن الوصال في الصوم، ۷۷۴/۲، الرقم: ۱۱۰۳، والنسائي في السنن الكبرى، ۲۴۲/۲، رقم: ۳۲۶۴، والدارمي في السنن، كتاب: الصوم، باب: النهي عن الوصال في الصوم، ۱۵/۲، رقم: ۱۷۰۶، والطبراني في المعجم الأوسط، ۶۸/۲، رقم: ۱۲۷۴، والدارقطني في العلل الواردة في الأحاديث النبوية، ۲۳۲/۹.

لَهُ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ: فَإِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. تُوَاصِلُ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّكُمْ مِثْلِي؟ إِنِّي أَبِيْتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي..... الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صوم وصال سے منع فرمایا تو بعض صحابہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ خود تو صوم وصال رکھتے ہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کون میری مثل ہو سکتا ہے؟ میں تو اس حال میں رات بسر کرتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

۱۰/۱۰۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً، فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.
”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ اہل مکہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے انہیں دو مرتبہ چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں۔

۱۱/۱۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ

الحديث رقم ۱۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: سؤال المشركين أن يريهم النبي ﷺ آية، فأراهم انشقاق القمر، ۳/ ۱۳۳۰، الرقم: ۳۴۳۷. ۳۴۳۹، ومسلم في الصحيح، كتاب: صفات المنافقين وأحكامهم، باب: انشقاق القمر، ۴/ ۲۱۵۸. ۲۱۵۹، الرقم: ۲۸۰۰. ۲۸۰۱، والترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: من سورة القمر، ۵/ ۳۹۸، الرقم: ۳۲۸۹. ۳۲۸۵، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/ ۴۷۶، الرقم: ۱۵۵۲. ۱۵۵۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۲۰۷، الرقم: ۱۳۱۷۷، ۱۳۳۲۷، وابن حبان في الصحيح، ۴/ ۴۲۰، الرقم: ۶۴۹۵، والحاكم في المستدرک، ۲/ ۵۱۳، الرقم: ۳۷۵۸. ۳۷۶۱، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

الحديث رقم ۱۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: صفة الصلاة، باب: رفع —

عَلَىٰ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّىٰ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، رَأَيْتَ تَنَاوَلُ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ، ثُمَّ رَأَيْتَ تَنَاوَلُ مَا أَخَذْتَهُ لِأَكَلْتُمْ مِنْهُ، مَا بَقِيَ الدُّنْيَا. فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنُقُودًا، وَلَوْ أَخَذْتَهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ، مَا بَقِيَ الدُّنْيَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضور نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہوا اور آپ ﷺ نے نماز کسوف پڑھائی۔ صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے کوئی چیز پکڑی پھر ہم نے دیکھا کہ آپ کسی قدر پیچھے ہٹ گئے؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے جنت نظر آئی تھی، میں نے اس میں سے ایک خوشہ پکڑ لیا، اگر اسے توڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک اس سے کھاتے رہتے (اور وہ ختم نہ ہوتا)۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۲/۱۲۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

..... البصر إلى الإمام في الصلاة، ۱/۲۶۱، الرقم: ۷۱۵، وفي كتاب: الكسوف، باب: صلاة الكسوف جماعة، ۱/۳۵۷، الرقم: ۱۰۰۴، وفي كتاب: النكاح، باب: كفران العشير، ۵/۱۹۹۴، الرقم: ۴۹۰۱، ومسلم في الصحيح، كتاب: الكسوف، باب: ما عرض على النبي ﷺ في صلاة الكسوف من أمر الجنة والنار، ۲/۶۲۷، الرقم: ۹۰۴، والنسائي في السنن، كتاب: الكسوف، باب: قدر قراءة في صلاة الكسوف، ۳/۱۴۷، الرقم: ۱۴۹۳، وفي السنن الكبرى، ۱/۵۷۸، الرقم: ۱۸۷۸، ومالك في الموطأ، ۱/۱۸۶، الرقم: ۴۴۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۲۹۸، الرقم: ۲۷۱۱، ۳۳۷۴، وابن حبان في الصحيح، ۷/۷۳، الرقم: ۲۸۳۲، ۲۸۵۳، وعبد الرزاق في المصنف، ۳/۹۸، الرقم: ۴۹۲۵، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳/۳۲۱، الرقم: ۶۰۹۶، والشافعي في السنن المأثورة، ۱/۱۴۰، الرقم: ۴۷۔

الحديث رقم ۱۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ، [آل عمران، ۳: ۱۲۲]، ۴/۱۴۸۹، الرقم: ۳۸۲۸، وفي كتاب: اللباس، باب: الثياب البيض، ۵/۲۱۹۲، الرقم: ۵۴۸۸، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: في قتال جبريل وميكائيل

يَوْمَ أَحَدٍ، وَمَعَهُ رَجُلَانِ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ، عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيْضٌ، كَأَشَدِّ
الْقِتَالِ، مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ يَعْنِي جَبْرِئِيلَ وَمِيكَائِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ.
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جنگ احد کے روز میں نے
حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو ایسے حضرات کو دیکھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے لڑ رہے
تھے انہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے بڑی بہادری سے برسرا پر کار تھے میں نے انہیں اس
سے پہلے دیکھا تھا نہ بعد میں یعنی وہ جبرائیل و میکائیل علیہما السلام تھے۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۳/۱۳۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: فَرَضَ
اللَّهُ سُبْحَانَهُ عَلَيَّ أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً، فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ، حَتَّى مَرَرْتُ عَلَيَّ

..... عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم يوم أحد، ۱۸۰۲/۴، الرقم: ۲۳۰۶، وأحمد بن حنبل في المسند،
۱/۱۷۱، الرقم: ۱۴۶۸، والشاشي في المسند، ۱/۱۸۵، الرقم: ۱۳۳، وأبونعيم في
دلائل النبوة، ۱/۵۱، الرقم: ۳۴، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح،
۲/۳۸۲، الرقم: ۷۵۷۵، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۱/۱۰۷۔
الحديث رقم ۱۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: كيف فرضت
الصلاة في الإسراء، ۱/۱۳۶، الرقم: ۳۴۲، وفي كتاب: الأنبياء، باب: ذكر إدريس
وهو جد أبي نوح ويقال جد نوح عليهما السلام، ۳/۱۲۱۷، الرقم: ۳۱۶۴، ومسلم في
الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الإسراء برسول الله صلی اللہ علیہ وسلم إلى السماوات وفرض
الصلوات، ۱/۱۴۸، الرقم: ۱۶۳، والنسائي في السنن، كتاب: الصلاة، باب: فرض
الصلاة، ۱/۲۲۱، الرقم: ۴۴۹، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة
فيها، باب: ما جاء في فرض الصلوات الخمس والمحافظة عليها، ۱/۴۴۸، الرقم:
۱۳۹۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۱۴۳، الرقم: ۲۱۳۲۶، وابن حبان في
الصحيح، ۱۶/۴۲۱، الرقم: ۷۴۰۶، وابن منده في الإيمان، ۲/۷۲۱، الرقم: ۷۱۴،
وأبو عوانة في المسند، ۱/۱۱۹، الرقم: ۳۵۴، والبيهقي في السنن الصغرى،
۱/۱۹۱، الرقم: ۲۵۷۔

مُوسَى، فَقَالَ: مَا فَرَضَ اللَّهُ لَكَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: فَرَضَ خَمْسِينَ صَلَاةً، قَالَ: فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ، فَارْجِعْ فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَارْجَعْتُ إِلَى مُوسَى، قُلْتُ: وَضَعَ شَطْرَهَا، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبِّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ، فَارْجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَارْجَعْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ، فَارْجَعْتُهُ، فَقَالَ: هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ، لَا يُبَدِّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ، فَارْجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبِّكَ، فَقُلْتُ: اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتَّى انْتَهَى بِي إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أُدْرِي مَا هِيَ، ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا فِيهَا حَبَائِلُ اللَّوْلُؤِ، وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (شبِ معراج) اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں تو میں ان (نمازوں) کے ساتھ واپس آیا یہاں تک کہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے سوال کیا: اللہ تعالیٰ نے آپ پر آپ کی امت کے لئے کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے پچاس نمازیں فرض کی ہیں۔ انہوں نے کہا: اپنے رب کی طرف واپس جائیے کیونکہ آپ کی امت اس (کی ادائیگی) کی طاقت نہیں رکھتی۔ پس انہوں نے مجھے واپس لوٹا دیا۔ (میری درخواست پر) اللہ تعالیٰ نے ان کا ایک حصہ کم کر دیا۔ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف واپس گیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک حصہ کم کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا: اپنے رب کی طرف (پھر) جائیے کیونکہ آپ کی امت میں ان کی (ادائیگی کی) طاقت نہیں ہے۔ پس میں واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کا ایک حصہ اور کم کر دیا۔ میں ان کی طرف آیا تو انہوں نے پھر کہا: اپنے رب کی طرف جائیے کیونکہ آپ کی امت میں ان کی طاقت بھی نہیں ہے۔ میں واپس لوٹا تو (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: یہ (ہیں تو) پانچ (نمازیں) مگر (ثواب کے اعتبار سے) پچاس (کے برابر) ہیں۔ میرے نزدیک بات تبدیل نہیں ہوا کرتی۔ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: اپنے رب کی طرف جائیے (اور مزید کمی کے لئے درخواست کیجئے) میں نے کہا: مجھے اب

اپنے رب سے حیا آتی ہے۔ پھر (جبرائیل علیہ السلام) مجھے لے کر چلے یہاں تک کہ سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے جسے مختلف رنگوں نے ڈھانپ رکھا تھا، نہیں معلوم کہ وہ کیا ہیں؟ پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا جس میں موتیوں کے ہار ہیں اور اس کی مٹی مشک ہے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۴/۱۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي دَعْوَةٍ فَرَفَعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً وَقَالَ: أَنَا سَيِّدُ الْقَوْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَدْرُونَ بِمَ يَجْمَعُ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَيُبْصِرُهُمُ النَّاطِرُ وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَتَدْنُو مِنْهُمْ الشَّمْسُ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ: أَلَا تَرَوْنَ إِلَيَّ مَا أَنْتُمْ فِيهِ إِلَيَّ مَا بَلَّغَكُمْ أَلَا تَنْظُرُونَ إِلَيَّ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَيَّ رَبِّكُمْ؟ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ: أَبُوكُمْ آدَمُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُونَ: يَا آدَمُ، أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ وَأَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَيَّ رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ وَمَا بَلَّغْنَا؟ فَيَقُولُ: رَبِّي غَضِبَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَنَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ نَفْسِي نَفْسِي

الحديث رقم ۱۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: قول الله تعالى: إنا أرسلنا نوحا إلى قومه، ۱۲۱۵/۳، الرقم: ۳۱۶۲، وفي كتاب: التفسير، باب: ذرية من حملنا مع نوح إنه كان عبدا شكورا، ۱۷۴۵/۴، الرقم: ۴۴۳۵، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ۱۸۴/۱، الرقم: ۱۹۴، والترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: ما جاء في الشفاعة، ۶۲۲/۴، الرقم: ۲۴۳۴، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴۳۵/۲، الرقم: ۹۶۲۱، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۰۷/۶، الرقم: ۳۱۶۷۴، وابن منده في الإيمان، ۸۴۷/۲، الرقم: ۸۷۹، وأبو عوانة في المسند، ۱۴۷/۱، الرقم: ۴۳۷، وابن أبي عاصم في السنة، ۳۷۹/۲، الرقم: ۸۱۱، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲۳۹/۴، الرقم: ۵۵۱۰۔

اذْهَبُوا إِلَىٰ غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَىٰ نُوحٍ فَيَاثُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ: يَا نُوحُ، أَنْتَ
 أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَىٰ أَهْلِ الْأَرْضِ وَسَمَّاكَ اللهُ عَبْدًا شَكُورًا أَمَا تَرَىٰ إِلَىٰ مَا
 نَحْنُ فِيهِ إِلَّا تَرَىٰ إِلَىٰ مَا بَلَّغْنَا إِلَّا تَشْفَعُ لَنَا إِلَىٰ رَبِّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّي
 غَضِبَ الْيَوْمَ غَضِبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ نَفْسِي
 نَفْسِي انْتُوا النَّبِيَّ ﷺ فَيَاثُونِي فَأَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَيَقَالُ: يَا مُحَمَّدُ
 ارْفَعْ رَأْسَكَ وَاشْفَعْ تُشْفَعُ وَاسَلْ تُعْطَىٰ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دعوت میں ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ ﷺ کی خدمت میں بکری کی دستی کا گوشت پیش کیا گیا یہ آپ ﷺ کو بہت مرغوب تھا۔ آپ ﷺ اس میں سے کاٹ کاٹ کر تناول فرمانے لگے اور فرمایا: میں قیامت کے روز تمام انسانوں کا سردار ہوں۔ تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ سب اگلوں پچھلوں کو ایک چٹیل میدان میں جمع کیوں فرمائے گا تاکہ دیکھنے والا سب کو دیکھ سکے اور پکارنے والا اپنی آواز (بیک وقت سب کو) سنا سکے اور سورج ان کے بالکل نزدیک آجائے گا۔ اس وقت بعض لوگ کہیں گے: کیا تم دیکھتے نہیں کہ کس حال میں ہو، کس مصیبت میں پھنس گئے ہو؟ ایسے شخص کو تلاش کیوں نہیں کرتے جو تمہارے رب کے حضور تمہاری شفاعت کرے؟ بعض لوگ کہیں گے: تم سب کے باپ تو حضرت آدم ﷺ ہیں۔ پس وہ ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: اے سیدنا آدم! آپ ابو البشر ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور آپ میں اپنی روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا اور انہوں نے آپ کو سجدہ کیا اور آپ کو جنت میں سکونت بخشی، کیا آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں گے؟ کیا آپ دیکھتے نہیں ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں؟ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ وہ فرمائیں گے: میرے رب نے آج ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ ایسا غضب پہلے فرمایا، نہ آئندہ فرمائے گا۔ مجھے اس نے ایک درخت (کا میوہ کھانے) سے منع فرمایا تھا تو مجھ سے اس کے حکم میں لغزش ہوئی لہذا مجھے اپنی جان کی فکر ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ تم حضرت نوح ﷺ کے پاس چلے جاؤ۔ لوگ حضرت نوح ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: اے سیدنا نوح! آپ اہل زمین کے سب سے پہلے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام ”عبدًا شکورًا“

(یعنی شکر گزار بندہ) رکھا۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں ہیں؟ کیا آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ کیا آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں گے؟ وہ فرمائیں گے: میرے رب نے آج غضب کا وہ اظہار فرمایا ہے کہ نہ پہلے ایسا اظہار فرمایا تھا اور نہ آئندہ ایسا اظہار فرمائے گا۔ مجھے خود اپنی فکر ہے، مجھے اپنی جان کی پڑی ہے۔ (باقی حدیث مختصر کر کے فرمایا:) سو تم حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس جاؤ۔ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں عرش کے نیچے سجدہ کروں گا اور (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) فرمایا جائے گا: یا محمد! اپنا سراٹھائیں اور شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، مانگیں آپ کو عطا کیا جائے گا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

۱۵/۱۵۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ، وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ، فَيَقُولَانِ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ لِمُحَمَّدٍ ﷺ، فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ. فَيَقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ، قَدْ أَبْدَلَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ، فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا. قَالَ: وَأَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي! كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ! فَيُقَالُ: لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ، وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقٍ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً، فَيَصِيحُ صَيْحَةً

الحديث رقم ۱۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء في عذاب القبر، ۱/ ۴۶۲، الرقم: ۱۳۰۸، وفي كتاب: الجنائز، باب: الميت يسمع خفق النعال، ۱/ ۴۴۸، الرقم: ۱۶۷۳، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب: التي يصرف بها في الدنيا أهل الجنة وأهل النار، ۴/ ۲۲۰۰، الرقم: ۲۸۷۰، وأبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في المسألة في القبر وعذاب القبر، ۴/ ۲۳۸، الرقم: ۴۷۵۲، والنسائي في السنن كتاب: الجنائز، باب: المسألة في القبر، ۴/ ۹۷، الرقم: ۲۰۵۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۱۲۶، الرقم: ۱۲۲۹۳۔

يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندے کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس لوٹتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سن رہا ہوتا ہے۔ دریں اثناء اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھا کر کہتے ہیں: تو اس شخص یعنی (سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق (دنیا میں) کیا کہا کرتا تھا؟ اگر مومن ہو تو کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس سے کہا جائے گا: (اگر تو ایمان نہ لاتا تو جہنم میں تیرا ٹھکانہ ہوتا) جہنم میں اپنے اس ٹھکانے کی طرف دیکھ کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے اس کے بدلے جنت میں ٹھکانہ دے دیا ہے۔ پس وہ دونوں کو دیکھتا ہوگا اور اگر منافق یا کافر ہو تو اس سے پوچھا جائے گا تو اس شخص (یعنی سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق (دنیا میں) کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ مجھے تو معلوم نہیں، میں وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے۔ اس سے کہا جائے گا تو نے نہ جانا اور نہ پڑھا۔ اسے لوہے کے گرز سے مارا جائے گا تو وہ (شدت تکلیف) سے چیختا چلاتا ہے جسے سوائے جنات اور انسانوں کے سب قریب والے سنتے ہیں۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

۱۶/۱۶. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُو يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَبْلُغَ الْعِرْقَ نِصْفَ الْأُذُنِ، فَيَنَاهُمُ كَذَلِكَ اسْتِغَاثُوا بِآدَمَ، ثُمَّ بِمُوسَى، ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز سورج لوگوں کے بہت قریب آ جائے گا یہاں تک کہ پسینہ نصف کانوں تک

الحديث رقم ۱۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: مَنْ سَأَلَ النَّاسَ تَكْتُرًا، ۵۳۶/۲، الرقم: ۱۴۰۵، وابن منده في كتاب الإيمان، ۸۵۴/۲، الرقم: ۸۸۴، والطبرانی في المعجم الأوسط، ۳۰/۸، الرقم: ۸۷۲۵، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲۶۹/۳، الرقم: ۳۵۰۹، والديلمي في مسند الفردوس، ۳۷۷/۲، الرقم: ۳۶۷۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳۷۱/۱۰، ووثقه.

پہنچ جائے گا لوگ اس حالت میں (پہلے) حضرت آدم عليه السلام سے مدد مانگنے جائیں گے، پھر حضرت موسیٰ عليه السلام سے، پھر بالآخر (ہر ایک کے انکار پر) حضرت محمد صلي الله عليه وسلم سے مدد مانگیں گے۔“ اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱۷/۱۷. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صلي الله عليه وسلم، يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا أَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ، فَإِنَّ لِي غُلَامًا نَجَّارًا. قَالَ: إِنْ شِئْتَ قَالَ: فَعَمِلْتُ لَهُ الْمِنْبَرَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، قَعَدَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وسلم عَلَى الْمِنْبَرِ الَّذِي صُنِعَ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا، حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وسلم حَتَّى أَخَذَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ، فَجَعَلَتْ تَبْنُ أَنْبِنَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ، حَتَّى اسْتَقَرَّتْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک انصاری عورت نے حضور نبی اکرم صلي الله عليه وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے (خطبہ کے) لئے کوئی

الحديث رقم ۱۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: البيوع، باب: النجار، ۳۷۸/۲، الرقم: ۱۹۸۹، وفي كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ۱۳۱۴/۳، الرقم: ۳۳۹۱-۳۳۹۲، وفي كتاب: المساجد، باب: الاستعانة بالنجار والصناع في أعواد المنبر والمسجد، ۱/۱۷۲، الرقم: ۴۳۸، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلي الله عليه وسلم، باب: (۶)، ۵/۵۹۴، الرقم: ۳۶۲۷، والنسائي في السنن، كتاب: الجمعة، باب: مقام الإمام في الخطبة، ۳/۱۰۲، الرقم: ۱۳۹۶، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاه في بدء شأن المنبر، ۱/۴۵۴، الرقم: ۱۴۱۴-۱۴۱۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۲۲۶، والدارمي نحوه في السنن، ۱/۲۳، الرقم: ۴۲، و ابن خزيمة في الصحيح، ۳/۱۳۹، الرقم: ۱۷۷۶-۱۷۷۷، وعبد الرزاق في المصنف، ۳/۱۸۶، الرقم: ۵۲۵۳، وابن حبان في الصحيح ۱۴/۴۳، الرقم: ۶۵۰۶، وأبو يعلى في المسند، ۶/۱۱۴، الرقم: ۳۳۸۴.

چیز بیٹھنے کو نہ بنوا دوں؟ کیونکہ میرا غلام بڑھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو (بنو دو)۔ اس عورت نے آپ ﷺ کے لئے منبر بنوا دیا۔ جمعہ کا دن آیا تو حضور نبی اکرم ﷺ اسی منبر پر تشریف فرما ہوئے جو تیار کیا گیا تھا لیکن (حضور نبی اکرم ﷺ کے منبر پر تشریف رکھنے کی وجہ سے) کھجور کا وہ تنا جس سے ٹیک لگا کر آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے تھے (ہجرو فراق رسول ﷺ میں) چلا (کر رو) پڑا یہاں تک کہ پھٹنے کے قریب ہو گیا۔ یہ دیکھ کر حضور نبی اکرم ﷺ منبر سے اتر آئے اور کھجور کے ستون کو گلے سے لگا لیا۔ ستون اس بچہ کی طرح رونے لگا، جسے تھپکی دے کر چپ کرایا جاتا ہے، یہاں تک کہ اسے سکون آ گیا۔“

اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸/۱۸۔ عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: إِنَّ النَّاسَ يَصِيرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُثًّا، كُلُّ أُمَّةٍ تَتَّبِعُ نَبِيَّهَا يَقُولُونَ: يَا فُلَانُ اشْفَعْ، يَا فُلَانُ اشْفَعْ، حَتَّى تَنْتَهِيَ الشَّفَاعَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَلِكَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللَّهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت آدم بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: روز قیامت سب لوگ گروہ درگروہ ہو جائیں گے۔ ہر امت اپنے اپنے نبی کے پیچھے ہوگی اور عرض کرے گی: اے فلاں! شفاعت فرمائیے، اے فلاں! شفاعت کیجئے۔ یہاں تک کہ شفاعت کی بات حضور نبی اکرم ﷺ پر آ کر ختم ہوگی۔ پس اس روز شفاعت کے لئے اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔“

اسے امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۱۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: تفسير القرآن، باب: قوله: عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا، ۴/۱۷۴۸، الرقم: ۴۴۴۱، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/۳۸۱، الرقم: ۲۹۵، وابن منده في الإيمان، ۲/۸۷۱، الرقم:

۱۹/۱۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا
وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، أَقْرَبُ وَإِنْ شِئْتُمْ: ﴿النَّبِيُّ أَوْلَى
بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ﴾ [الأحزاب، ۳۳: ۶] فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ تَرَكَ مَالًا
فَلِيرِثُهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوا، فَإِنْ تَرَكَ دِينًا، أَوْ ضِيَاعًا فَلْيَأْتِنِي وَأَنَا مَوْلَاهُ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: کوئی مومن ایسا نہیں کہ دنیا و آخرت میں جس کی جان کا میں اس سے بھی زیادہ مالک نہ ہوں۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ”نبی مکرم صلى الله عليه وسلم مومنوں کے لئے ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔“ [الأحزاب، ۳۳: ۶] سو جو مسلمان مال چھوڑ کر مرے تو جو بھی اس کا خاندان ہوگا وہی اس کا وارث ہوگا لیکن اگر قرض یا بچے چھوڑ کر مرے تو وہ بچے میرے پاس آئیں میں ان کا سرپرست ہوں (اور میرے بعد میرا نظام حکومت یہ دونوں ذمہ داریاں نبھائے گا)۔“

اسے امام بخاری اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

۲۰/۲۰۔ عَنْ عُمَرَ رضي الله عنه يَقُولُ: قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مَقَامًا، فَأَخْبَرَنَا
عَنْ بَدَأِ الْخَلْقِ حَتَّى دَخَلَ أَهْلَ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلَ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ،
حَفِظَ ذَلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت عمر رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم ایک روز ہمارے درمیان قیام فرما ہوئے اور آپ صلى الله عليه وسلم نے مخلوقات کی ابتدا سے لے کر جنتوں کے جنت میں داخل ہو

الحديث رقم ۱۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التفسير / الأحزاب، باب:
النبي أولى بالمؤمنين من أنفسهم، ۱۷۹۵/۴، الرقم: ۴۵۰۳، والدارمي في
السنن، ۳۴۱/۲، الرقم: ۲۵۹۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۳۸/۶، الرقم:
۱۲۱۴۸.

الحديث رقم ۲۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: ما جاء في قول
الله تعالى: وهو الذي يبدأ الخلق ثم يعيده وهو أهون عليه، ۱۱۶۶/۳، الرقم: ۳۰۲۰.

جانے اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہو جانے تک ہمیں سب کچھ بتا دیا۔ جس نے اسے یاد رکھا، یاد رکھا اور جو اسے بھول گیا سو بھول گیا۔“
اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۲۱/۲۱۔ عَنِ الْمِسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا: إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَيْنَيْهِ قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا تَنَحَّمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَذَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَإِذَا أَمَرَهُمْ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ، وَإِذَا تَوَضَّأُوا كَادُوا يَقْتَلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ وَإِذَا تَكَلَّمُوا خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحَدُّونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ. فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَيُّ قَوْمٍ وَاللَّهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوكِ، وَفَدْتُ عَلَى قَيْصَرَ وَكِسْرَى وَالنَّجَاشِيِّ وَاللَّهِ إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعْظِمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعْظِمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُحَمَّدًا. وَاللَّهِ، إِنْ تَنَحَّمُ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَذَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَإِذَا أَمَرَهُمْ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ وَإِذَا تَوَضَّأُوا كَادُوا يَقْتَلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ، وَإِذَا تَكَلَّمُوا خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحَدُّونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ..... الحديث.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، عروہ بن مسعود (جب بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں کفار کا وکیل بن کر آیا تو) صحابہ کرام ﷺ (کے معمولاتِ تعظیم

الحديث رقم ۲۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الشروط، باب: الشروط في الجهاد والمصالحة مع أهل الحرب وكتابة، ۲/۹۷۴، الرقم: ۲۵۸۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۳۲۹، وابن حبان في الصحيح، ۱۱/۲۱۶، الرقم: ۴۸۷۲، والطبرانی في المعجم الكبير، ۲۰/۹، الرقم: ۱۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۲۰/۹.

مصطفیٰ ﷺ) کو دیکھتا رہا کہ جب بھی آپ ﷺ اپنا لعاب دہن پھینکتے تو کوئی نہ کوئی صحابی اسے اپنے ہاتھ پر لے لیتا تھا جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا تھا۔ جب آپ ﷺ کسی بات کا حکم دیتے ہیں تو اس کی فوراً تعمیل کی جاتی تھی۔ جب آپ ﷺ وضو فرماتے ہیں تو لوگ آپ ﷺ کے استعمال شدہ پانی کو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑتے تھے۔ (اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے ہر ایک کی کوشش ہوتی تھی کہ یہ پانی میں حاصل کروں) جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے ہیں تو صحابہ کرام اپنی آوازوں کو آپ ﷺ کے سامنے پست رکھتے تھے اور انتہائی تعظیم کے باعث آپ ﷺ کی طرف نظر جما کر بھی نہیں دیکھتے تھے۔ اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اور ان سے کہنے لگا: اے قوم! اللہ رب العزت کی قسم! میں (بڑے بڑے عظیم الشان) بادشاہوں کے درباروں میں وفد لے کر گیا ہوں، میں قیصر و کسری اور نجاشی جیسے بادشاہوں کے درباروں میں حاضر ہوا ہوں۔ لیکن خدا کی قسم! میں نے کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا کہ اس کے درباری اس کی اس طرح تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد ﷺ کے صحابہ کرام محمد ﷺ کی تعظیم کرتے ہیں۔ خدا کی قسم! جب وہ تھوکتے ہیں تو ان کا لعاب دہن کسی نہ کسی شخص کی ہتھیلی پر ہی گرتا ہے، جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے۔ جب وہ کوئی حکم دیتے ہیں تو فوراً ان کی حکم کی تعمیل ہوتی ہے، جب وہ وضو فرماتے ہیں تو یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ لوگ وضو کا استعمال شدہ پانی حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے مرنے پر آمادہ ہو جائیں گے وہ ان کی بارگاہ میں اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں، اور غایت تعظیم کے باعث وہ ان کی طرف آنکھ بھر کر دیکھ نہیں سکتے۔“ اسے امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۲ / ۲۲ . عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ

الحديث رقم ۲۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ۳ / ۱۳۱۰، الرقم: ۳۳۸۳، وفي كتاب: المغازی، باب: غزوة الحديبية، ۴ / ۱۵۲۶، الرقم: ۳۹۲۳-۳۹۲۱، وفي كتاب: الأشربة، باب: شرب البركة والماء المبارك، ۵ / ۲۱۳۵، الرقم: ۵۳۱۶، وفي كتاب: التفسير / الفتح، باب: إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ: (۱۸)، ۴ / ۱۸۳۱، الرقم: ۴۵۶۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳ / ۳۲۹، الرقم: ۱۴۵۶۲، وابن خزيمة في الصحيح، ۱ / ۶۵، الرقم: ۱۲۵، وابن حبان في الصحيح، ۱۴ / ۴۸۰، الرقم: ۶۵۴۲، والدارمي في السنن، ۱ / ۲۱، الرقم: ۲۷، وأبو يعلى في المسند، ۴ / ۸۲، الرقم: ۲۱۰۷، والبيهقي في الاعتقاد، ۱ / ۲۷۲، وابن جعد في المسند، ۱ / ۲۹، الرقم: ۸۲.

الْحَدِيثِيَّةِ، وَالنَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ، فَجَهَشَ النَّاسُ نَحْوَهُ، فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ قَالُوا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرِّكْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُورُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ، فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَّانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پانی کی ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی آپ ﷺ نے اس سے وضو فرمایا: لوگ آپ ﷺ کی طرف جھپٹے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس وضو کے لئے پانی ہے نہ پینے کے لئے۔ صرف یہی پانی ہے جو آپ کے سامنے رکھا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (یہ سن کر) دست مبارک چھاگل کے اندر رکھا تو فوراً چشموں کی طرح پانی انگلیوں کے درمیان سے جوش مار کر نکلنے لگا چنانچہ ہم سب نے پانی پیا اور وضو بھی کر لیا۔ (سالم راوی کہتے ہیں) میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس وقت آپ کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی سب کے لئے کافی ہو جاتا، جبکہ ہم تو پندرہ سو تھے۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۳/۲۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى

الحديث رقم ۲۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الصلاة على النبي ﷺ بهذا التشهد، ۳۰۶/۱، الرقم: ۴۰۸، والترمذي في السنن، كتاب: الوتر عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في فضل الصلاة على النبي ﷺ، ۳۵۳/۲، الرقم: ۳۵۴، والنسائي في السنن، كتاب: السهو، باب: الفضل في الصلاة على النبي ﷺ، ۵۰/۳، الرقم: ۱۲۹۶، وفي السنن الكبرى، ۳۸۴/۱، الرقم: ۱۲۱۹، والدارمي في السنن، ۴۰۸/۲، الرقم: ۲۷۷۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۷۵/۲، الرقم: ۸۸۶۹، وابن حبان في الصحيح، ۱۸۷/۳، الرقم: ۹۰۶، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲۵۳/۲، الرقم: ۸۷۰۲، —

عَلِيٍّ وَاحِدَةً، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ: وَكَتَبَ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود (رحمت) بھیجتا ہے۔“

اسے امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

اور امام ترمذی نے ان الفاظ کا اضافہ کیا: ”اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں بھی اس (درود پڑھنے) کے بدلے میں لکھ دیتا ہے۔“

امام ترمذی نے فرمایا کہ حدیث ابو ہریرہ رضي الله عنه حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۴ / ۲۴ - عَنْ عَمْرِو بْنِ أُخْطَبٍ رضي الله عنه قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْفَجْرَ. وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ، فَنَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ

..... والطبرانی فی المعجم الصغير، ۱۲۶/۲، الرقم: ۸۹۹، وأبو يعلى بإسناده فی المسند، ۳۸۰/۱۱، الرقم: ۶۴۹۵، والبيهقي فی شعب الإيمان، ۲/۲۱۱، الرقم: ۱۵۵۹، وأبو عوانة فی المسند، ۱/۵۴۶، الرقم: ۲۰۴۰، والمقدسي فی الأحاديث المختارة، ۴/۳۹۵، الرقم: ۱۵۶۷، والمنذري فی الترغيب والترهيب، ۲/۳۲۳، الرقم: ۲۵۵۸، ۲۵۵۹، والهيثمي فی مجمع الزوائد، ۱۰/۱۶۳، وفي موارد الظمان، ۱/۵۹۴، الرقم: ۲۳۹۰.

الحديث رقم ۲۴: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الفتن وأشراط الساعة، باب: إخبار النبي صلی اللہ علیہ وسلم فيما يكون إلى قيام الساعة، ۴/۲۲۱۷، الرقم: ۲۸۹۲، والترمذي فی السنن، كتاب: الفتن عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: ما جاء ما أخبر النبي صلی اللہ علیہ وسلم أصحابه بما هو كائن إلى يوم القيامة، ۴/۴۸۳، الرقم: ۲۱۹۱، وابن حبان فی الصحيح، ۱۵/۹، الرقم: ۶۶۳۸، والحاكم فی المستدرک، ۴/۵۳۳، الرقم: ۸۴۹۸، وأبو يعلى فی المسند، ۱۲/۲۳۷، الرقم: ۲۸۴۴، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۱۷/۲۸، الرقم: ۴۶، والشيباني فی الأحاد والمثاني، ۴/۱۹۹، الرقم: ۲۱۸۳.

صَعِدَ الْمِنْبَرَ. فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ. فَخَطَبَنَا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَأُخْبِرْنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ قَالَ: فَأَعْلَمْنَا أَحْفَظْنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

”حضرت عمرو بن الخطاب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں ہماری امامت فرمائی اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ہمیں خطاب فرمایا یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہو گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیچے تشریف لے آئے نماز پڑھائی بعد ازاں پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہمیں خطاب فرمایا حتیٰ کہ عصر کا وقت ہو گیا پھر منبر سے نیچے تشریف لائے اور نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہر اس بات کی خبر دے دی جو جو آج تک وقوع پذیر ہو چکی تھی اور جو قیامت تک ہونے والی تھی۔ حضرت عمرو بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم میں زیادہ جاننے والا وہی ہے جو سب سے زیادہ حافظ والا تھا۔“ اسے امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۲۵ / ۲۵ - عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

الحديث رقم ۲۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: فضل نسب النبي صلی اللہ علیہ وسلم، ۴ / ۱۷۸۲، الرقم: ۲۲۷۶، والترمذی فی السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: باب: ما جاء فی فضل النبي صلی اللہ علیہ وسلم، ۵ / ۵۸۳، الرقم: ۳۶۰۵، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۴ / ۱۰۷، وابن حبان فی الصحيح، ۱۴ / ۱۳۵، الرقم: ۶۲۴۲، وابن أبي شيبة فی المصنف، ۶ / ۳۱۷، الرقم: ۳۱۷۳۱، والبيهقي فی السنن الكبرى، ۶ / ۳۶۵، الرقم: ۱۲۸۵۲، ۳۵۴۲، وفي شعب الإيمان، ۲ / ۱۳۹، الرقم: ۱۳۹۱، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۲۲ / ۶۶، الرقم: ۱۶۱، وأبو يعلى فی المسند، ۱۳ / ۴۶۹، الرقم: ۷۴۸۵، واللالكائي فی اعتقاد أهل السنة، ۴ / ۷۵۱، الرقم: ۱۴۰۰.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل علیہ السلام سے بنی کنانہ کو اور اولاد کنانہ میں سے قریش کو اور قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھے شرفِ انتخاب بخشا اور پسندیدہ قرار دیا۔“

اسے امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے، نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۶/۲۶. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفِّعٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا، اور سب سے پہلا شخص میں ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی، اور سب سے پہلا شفاعت کرنے والا بھی میں ہوں گا اور سب سے پہلا شخص بھی میں ہی ہوں گا جس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔“

اسے امام مسلم، ابو داؤد، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۲۶: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: تفضيل نبينا صلی اللہ علیہ وسلم على جميع الخلاق، ۴/۱۷۸۲، الرقم: ۲۲۷۸، وأبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في التخيير بين الأنبياء عليهم الصلاة والسلام، ۴/۲۱۸، الرقم: ۴۶۷۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۵۴۰، الرقم: ۱۰۹۸۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۲۵۷، الرقم: ۳۵۸۴۹، وابن حبان عن عبد الله رضی اللہ عنہ في الصحيح، ۱۴/۳۹۸، الرقم: ۶۴۷۸، وأبو يعلى عن عبد الله بن سلام رضی اللہ عنہ في المسند، ۱۳/۴۸۰، الرقم: ۷۴۹۳، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/۳۶۹، الرقم: ۷۹۲، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ۴/۷۸۸، الرقم: ۱۴۵۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۹/۴، وفي شعب الإيمان، ۲/۱۷۹، الرقم: ۱۴۸۶.

۲۷/۲۷. عَنْ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ:
إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى اللَّهِ أَنْ يَكُونَ لِي مِنْكُمْ خَلِيلٌ، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ اتَّخَذَنِي
خَلِيلًا كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَهَ.

وَزَادَ ابْنُ مَاجَهَ: فَمَنْزِلِي وَمَنْزِلُ إِبْرَاهِيمَ فِي الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
تُجَاهَيْنِ.

”حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا،
آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے سامنے اس چیز سے بری ہوتا ہوں کہ تم میں سے کسی کو
اپنا خلیل بناؤں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنا لیا ہے جیسا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا
تھا۔“ اس حدیث کو امام مسلم اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

امام ابن ماجہ نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں قیامت
کے روز میری منزل اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی منزل آمنے سامنے ہوگی۔“

۲۸/۲۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَقَدْ

الحديث رقم ۲۷: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب:
النهي عن بناء المسجد على القبور، ۱/۳۷۷، الرقم: ۵۳۲، وابن ماجه في السنن،
المقدمة، باب: فضل العباس بن عبدالمطلب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ۱/۵۰، الرقم: ۱۴۱، وابن
حبان في الصحيح، ۱۴/۳۳۴، الرقم: ۶۴۲۵، وأبو عوانة في المسند، ۱/۳۳۵،
الرقم: ۱۱۹۲، والحاكم في المستدرک، ۲/۵۹۹، الرقم: ۴۰۱۸، وقال: هذا حديث
صحيح، وأبونعيم في المسند المستخرج، ۲/۱۳۳، والطبراني في المعجم
الأوسط، ۴/۳۳۴، الرقم: ۴۳۵۷، وفي المعجم الكبير، ۲/۱۶۸، الرقم: ۱۶۸۶،
۸/۲۰۱، الرقم: ۷۸۱۶، وفي مسند الشاميين، ۲/۷۱، الرقم: ۹۳۶، والديلمي
في مسند الفردوس، ۱/۱۰۱۷۷، الرقم: ۶۶۰.

الحديث رقم ۲۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: نكر المسيح ابن مريم
والمسيح الدجال، ۱/۱۵۶، الرقم: ۱۷۲، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/۴۵۵،
الرقم: ۱۱۴۸۰، وأبو عوانة في المسند، ۱/۱۱۶، الرقم: ۳۵۰، وأبو نعيم في المسند
المستخرج، ۱/۲۳۹، الرقم: ۴۳۳، والعسقلاني في فتح الباري، ۶/۴۸۷.

رَأَيْتَنِي فِي الْحَجْرِ، وَقَرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَائِي، فَسَأَلْتَنِي عَنْ أَشْيَاءٍ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا، فَكَرِبْتُ كُرْبَةً مَا كَرِبْتُ مِثْلَهُ قَطُّ، قَالَ: فَرَفَعَهُ اللَّهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ. مَا يَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ بِهِ. وَقَدْ رَأَيْتَنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَإِذَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ يُصَلِّي، فَإِذَا رَجُلٌ ضَرَبَ جَعْدًا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَاءَةَ. وَإِذَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَائِمٌ يُصَلِّي، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةَ بَنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ. وَإِذَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ يُصَلِّي، أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ (يَعْنِي نَفْسَهُ) فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَعْتُ مِنَ الصَّلَاةِ، قَالَ قَائِلٌ: يَا مُحَمَّدُ، هَذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ. فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے خود کو حطیم کعبہ میں پایا اور قریش مجھ سے سفر معراج کے بارے میں سوالات کر رہے تھے۔ انہوں نے مجھ سے بیت المقدس کی کچھ چیزیں پوچھیں جنہیں میں نے (یادداشت میں) محفوظ نہیں رکھا تھا جس کی وجہ سے میں اتنا پریشان ہوا کہ اس سے پہلے اتنا کبھی پریشان نہیں ہوا تھا، تب اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اٹھا کر میرے سامنے رکھ دیا۔ وہ مجھ سے بیت المقدس کے متعلق جو بھی چیز پوچھتے ہیں (دیکھ دیکھ کر) انہیں بتا دیتا اور میں نے خود کو گروہ انبیائے کرام علیہم السلام میں پایا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے، اور وہ قبیلہ شَنْوَاءَةَ کے لوگوں کی طرح گھنگریالے بالوں والے تھے اور پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے اور عروہ بن مسعود ثقفی ان سے بہت مشابہ ہیں، اور پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے اور تمہارے آقا (یعنی خود حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) ان کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ ہیں پھر نماز کا وقت آیا، اور میں نے ان سب انبیائے کرام علیہم السلام کی امامت کرائی۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھے ایک کہنے والے نے کہا: یہ مالک ہیں جو جہنم کے داروغہ ہیں، انہیں سلام کیجئے۔ پس میں ان کی طرف متوجہ ہوا تو انہوں نے (مجھ سے) پہلے مجھے سلام کیا۔“ اسے امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۲۹ / ۲۹ . عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ (وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ: الرَّجُلُ) حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے گھر والوں، اس کے مال اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔“ اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۳۰ / ۳۰ . عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً. فَقَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَالْمُقَفِّي وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمارے لئے اپنے کئی نام بیان کئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور مقفی (بعد میں آنے والا) اور حاشر ہوں اور نبی التوبہ، نبی الرحمہ ہوں۔“

الحديث رقم ۲۹: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: وجوب محبة رسول الله ﷺ أكثر من الأهل والولد والوالد والناس أجمعين وإطلاق عدم الإيمان على من لم يحبه هذه المحبة، ۱/ ۶۷، الرقم: ۴۴، وأحمد بن حنبل مثله في المسند، ۵/ ۱۶۲، الرقم: ۲۱۴۸۰، وأبو يعلى في المسند، ۷/ ۶، الرقم: ۳۸۹۵، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/ ۱۲۹، الرقم: ۱۳۷۵، وابن حبان في العظمة، ۵/ ۱۷۸۰، الرقم: ۲۸۲۴، والديلمي في مسند الفردوس، ۴/ ۵۳، الرقم: ۶۱۶۹، وابن منصور في كتاب السنن، ۲/ ۲۰۴، الرقم: ۲۴۴۳.

الحديث رقم ۳۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: في أسمائه ﷺ، ۴/ ۱۸۲۸، الرقم: ۲۳۵۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/ ۳۹۵، ۴۰۴، ۴۰۷، والحاكم في المستدرک، ۲/ ۶۵۹، الرقم: ۴۱۸۵، ۴۱۸۶، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ، وابن أبي شيبه في المصنف، ۶/ ۳۱۱، الرقم: ۳۱۶۹۲. ۳۱۶۹۳، والطبرانی في المعجم الأوسط، ۴/ ۳۲۷، الرقم: ۴۳۳۸، ۴۴۱۷، وابن جعد في المسند، ۱/ ۴۷۹، الرقم: ۳۳۲۲.

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۳۱/۳۱۔ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ، وَخَطِيبَهُمْ، وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ.

”حضرت ابی بن کعب رضي الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میں انبیاء کرام علیہم السلام کا امام، خطیب اور شفیع ہوں گا اور اس پر (مجھے) فخر نہیں۔“
اسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حاکم نے بھی فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

۳۲/۳۲۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَنْتَظِرُونَ قَالِ فَخَرَجَ، حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُونَ فَسَمِعَ حَدِيثَهُمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَجَبًا إِنَّ اللَّهَ ﻋَظِيمٌ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهِ خَلِيلًا، اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، وَقَالَ آخَرُ: مَاذَا بَاعَجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوسَى: كَلِمَةُ تَكْلِيمًا، وَقَالَ آخَرُ: فَعَيْسَى كَلِمَةُ اللَّهِ وَرُوحُهُ،

الحديث رقم ۳۱: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ،

باب: في فضل النبي ﷺ، ۵/۵۸۶، الرقم: ۳۶۱۳، وابن ماجه في السنن، كتاب:

الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ۲/۱۴۴۳، الرقم: ۴۳۱۴، وأحمد بن حنبل في المسند،

۵/۱۳۷، ۱۳۸، الرقم: ۲۱۲۸۳، ۲۱۲۹، والحاكم في المستدرک، ۱/۱۴۳، الرقم:

۲۴۰، ۶۹۶۹، وعبد بن حميد في المسند، ۱/۹۰، الرقم: ۱۷۱، والمقدسي في

الأحاديث المختارة، ۳/۳۸۵، الرقم: ۱۱۷۹، والمزي في تهذيب الكمال، ۳/۱۱۸.

الحديث رقم ۳۲: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ،

باب: في فضل النبي ﷺ، ۵/۵۸۷، الرقم: ۳۶۱۶، والدارمي في السنن، باب:

(۸)، ما أعطى النبي ﷺ من الفضل، ۱/۳۹، ۴۲، الرقم: ۴۷، ۵۴.

وَقَالَ آخِرُ: آدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَلَّمَ
 وَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبْتُكُمْ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللهِ وَهُوَ
 كَذَلِكَ وَمُوسَى نَجِيُّ اللهِ وَهُوَ كَذَلِكَ، وَعِيسَى رُوحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ
 وَهُوَ كَذَلِكَ، وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ وَهُوَ كَذَلِكَ، أَلَا وَأَنَا حَبِيبُ اللهِ وَلَا
 فَخْرَ، وَأَنَا حَامِلُ لِيَوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحْرِكُ حِلْقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللهُ لِي
 فَيَدْخُلْنِيهَا وَمَعِيَ فَقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِينَ
 وَالْآخِرِينَ عَلَى اللهِ وَلَا فَخْرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ چند صحابہ کرام ؓ حضور نبی
 اکرم ﷺ کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے
 جب ان کے قریب پہنچے تو انہیں کچھ گفتگو کرتے ہوئے سنا۔ ان میں سے بعض نے کہا: کیا
 خوب! اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا۔ دوسرے نے کہا:
 یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے سے زیادہ بڑی بات تو نہیں۔ ایک نے
 کہا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں۔ کسی نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم
 علیہ السلام کو چن لیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے سلام کیا اور فرمایا: میں نے
 تمہاری گفتگو اور تمہارا اظہار تعجب سنا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں۔ بیشک وہ ایسے ہی
 ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نجی اللہ ہیں۔ بیشک وہ اسی طرح ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور
 کلمۃ اللہ ہیں۔ واقعی وہ اسی طرح ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا۔ وہ بھی یقیناً
 ایسے ہی (شرف والے) ہیں۔ سن لو! میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔
 میں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ قیامت کے دن
 سب سے پہلا شفاعت کرنے والا بھی میں ہی ہوں اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول
 کی جائے گی اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ سب سے پہلے جنت کا کنڈا کھٹکانے والا بھی میں
 ہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے لئے اسے کھولے گا اور مجھے اس میں داخل فرمائے گا۔ میرے ساتھ

فقير وغریب مومن ہوں گے اور مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔ میں اولین و آخرین میں اللہ تعالیٰ کے حضور سب سے زیادہ عزت والا ہوں لیکن مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔“
اسے امام ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

۳۳/۳۳۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَا أَوْلَهُمْ خُرُوجًا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوا، وَأَنَا خَطِيبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوا، وَأَنَا مُشَفِّعُهُمْ إِذَا حُبِسُوا، وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيَسُوا. الْكِرَامَةُ، وَالْمَفَاتِيحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي، يَطُوفُ عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضُ مَكْنُونٍ، أَوْ لَوْلُوٌّ مَنُتَوَّرٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے میں (اپنی قبر انور) سے نکلوں گا اور جب لوگ وفد بن کر جائیں گے تو میں ہی ان کا قائد ہوں گا اور جب وہ خاموش ہوں گے تو میں ہی ان کا خطیب ہوں گا۔ میں ہی ان کی شفاعت کرنے والا ہوں جب وہ روک دیئے جائیں گے، اور میں ہی انہیں خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ مایوس ہو جائیں گے۔ بزرگی اور جنت کی چابیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ میں اپنے رب کے ہاں اولادِ آدم میں سب سے زیادہ مکرم ہوں میرے اردگرد اس روز ہزار خادم پھریں گے گویا کہ وہ پوشیدہ حسن ہیں یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔“
اسے امام ترمذی اور دارمی نے روایت کیا، الفاظ دارمی کے ہیں۔

۳۴/۳۴۔ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى

الحديث رقم ۳۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل النبي ﷺ، ۵/۵۸۵، الرقم: ۳۶۱۰، والدارمي في السنن، (۸) باب: ما أعطى النبي ﷺ من الفضل، ۱/۳۹، الرقم: ۴۸، والديلمي في مسند الفردوس، ۱/۴۷، الرقم: ۱۱۷، والخلال في السنة، ۱/۲۰۸، الرقم: ۲۳۵، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ۱/۲۳۵.

الحديث رقم ۳۴: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جله في نبوة النبي ﷺ، ۵/۵۹۰، الرقم: ۳۶۲۰، وابن أبي شيبه في المصنف، ۶/۳۱۷، الرقم: ۳۱۷۳۳، وابن حبان في الثقات، ۱/۴۲، والأصبهاني في دلائل النبوة، ۱/۴۵، الرقم: ۱۹، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ۱/۵۱۹.

الشَّامِ، وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَشْيَاحٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوا، فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ، وَكَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ يَمْرُونُ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ، قَالَ: فَهَمْ يَحُلُّونَ رِحَالَهُمْ، فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ، حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ، هَذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ، يَبْعَثُهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ، فَقَالَ لَهُ أَشْيَاحٌ مِنْ قُرَيْشٍ: مَا عِلْمُكَ؟ فَقَالَ: إِنَّكُمْ حِينَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقْبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا، وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيِّ، وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التَّفَاحَةِ، ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا، فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ، وَكَانَ هُوَ فِي رِعْيَةِ الْإِبِلِ، قَالَ: أُرْسِلُوا إِلَيْهِ، فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ. فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوهُ إِلَى فِيءِ الشَّجَرَةِ، فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فِيءِ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ، فَقَالَ: انظُرُوا إِلَى فِيءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ. قَالَ: أَنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ؟ قَالُوا: أَبُو طَالِبٍ. فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتَّى رَدَّهُ أَبُو طَالِبٍ، وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ بِأَلَا، وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكَ وَالزَّيْتِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابو طالب روسائے قریش کے ہمراہ شام کے سفر پر روانہ ہوئے تو حضور نبی اکرم ﷺ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ جب راہب کے پاس پہنچے وہ سواریوں سے اترے اور انہوں نے اپنے کجاوے کھول دیئے۔ راہب ان کی طرف آنکلا حالانکہ (روسائے قریش) اس سے قبل بھی اس کے پاس سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ ان کے پاس نہیں آتا تھا اور نہ ہی ان کی طرف کوئی توجہ کرتا تھا۔ حضرت ابو موسیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ لوگ ابھی کجاوے کھول ہی رہے تھے کہ وہ راہب ان کے درمیان چلنے لگا یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب پہنچا اور آپ ﷺ کا دستِ اقدس پکڑ کر کہا: یہ

تمام جہانوں کے سردار اور رب العالمین کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمائے گا۔ روسائے قریش نے اس سے پوچھا آپ کیسے جانتے ہیں؟ اس نے کہا: جب تم لوگ گھاٹی سے نمودار ہوئے تو کوئی پتھر اور درخت ایسا نہیں تھا جو سجدہ میں نہ گر پڑا ہو۔ اور وہ صرف نبی ہی کو سجدہ کرتے ہیں نیز میں انہیں مہربوت سے بھی پہچانتا ہوں جو ان کے کاندھے کی ہڈی کے نیچے سب کی مثل ہے۔ پھر وہ واپس چلا گیا اور اس نے ان لوگوں کے لئے کھانا تیار کیا۔ جب وہ کھانا لے آیا تو آپ ﷺ اونٹوں کی چراگاہ میں تھے۔ راہب نے کہا انہیں بلا لو۔ آپ ﷺ تشریف لائے تو آپ کے سر انور پر بادل سایہ فگن تھا اور جب آپ لوگوں کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ تمام لوگ (پہلے سے ہی) درخت کے سایہ میں پہنچ چکے ہیں لیکن جیسے ہی آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے تو سایہ آپ ﷺ کی طرف جھک گیا۔ راہب نے کہا: درخت کے سائے کو دیکھو وہ آپ ﷺ پر جھک گیا ہے۔ پھر راہب نے کہا: میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ ان کا سر پرست کون ہے؟ انہوں نے کہا ابوطالب! چنانچہ وہ حضرت ابوطالب کو مسلسل واسطہ دیتا رہا یہاں تک کہ حضرت ابوطالب نے آپ ﷺ کو واپس (مکہ مکرمہ) بھجوا دیا۔ حضرت ابو بکر ؓ نے آپ کے ہمراہ حضرت بلال ؓ کو بھیجا اور راہب نے آپ ﷺ کے ساتھ زادِ راہ کے طور پر یک اور زیتون پیش کیا۔“

اسے امام ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۳۵/۳۵ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ؓ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ، فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا، فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

الحديث رقم ۳۵: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: (۶)، ۵/۵۹۳، الرقم: ۳۶۲۶، والدارمی فی السنن، (۴) باب: ما أكرم الله به نبيه من إيمان الشجر به والبهايم والجن، ۱/۳۱، الرقم: ۲۱، والحاكم فی المستدرک، ۲/۶۷۷، الرقم: ۴۲۳۸، والمقدسی فی الأحادیث المختارة، ۲/۱۳۴، الرقم: ۵۰۲، والمنذری فی الترغیب والترہیب، ۲/۱۵۰، الرقم: ۱۸۸۰، والمزی فی تہذیب الکمال، ۱۴/۱۷۵، الرقم: ۳۱۰۳، والجرجانی فی تاریخ جرجان، ۱/۳۲۹، الرقم: ۶۰۰.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مکہ مکرمہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ ہم مکہ مکرمہ کی ایک طرف چلے تو جو پہاڑ اور درخت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آتا (وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے) عرض کرتا: ﴿السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ﴾۔“
اسے امام ترمذی، داری اور حاکم نے روایت کیا ہے، نیز امام ترمذی اور حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن اور صحیح الاسناد ہے۔

۳۶/۳۶. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم أَتَى بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ أُسْرِي بِهِ مُلْجَمًا مُسْرَجًا، فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ جَبْرِيلُ: أِبْمَحَمَّدٍ تَفْعَلُ هَذَا؟ قَالَ: فَمَا رَكِبَكَ أَحَدٌ أَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ مِنْهُ. قَالَ: فَارْفَضَ عَرَقًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو يَعْلَى وَابْنُ حَبَّانَ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شب معراج براق لایا گیا جس پر زین کسی ہوئی تھی اور لگام ڈالی ہوئی تھی۔ (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری بننے کی خوشی میں) اس براق کے رقص کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس پر سوار ہونا مشکل ہو گیا تو حضرت جبریل علیہ السلام نے اسے کہا: کیا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس طرح کر رہا ہے؟ حالانکہ آج تک تجھ پر کوئی ایسا شخص سوار نہیں ہوا جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا معزز و محترم ہو۔ یہ سن کر وہ براق شرم سے پسینہ پسینہ ہو گیا۔“
اسے امام ترمذی، ابو یعلیٰ، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا، نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

الحديث رقم ۳۶: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: ومن سورة بني اسرائيل، ۳۰۱/۵، الرقم: ۳۱۳۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۶۴/۳، الرقم: ۱۲۶۹۴، وابن حبان في الصحيح، ۲۳۴/۱، وأبو يعلى في المسند، ۴۵۹/۵، الرقم: ۳۱۸۴، وعبد بن حميد في المسند، ۳۵۷/۱، الرقم: ۱۱۸۵، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۲۳/۷، الرقم: ۲۴۰۴، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۴۳۵/۳، الرقم: ۱۵۷۴، والعسقلاني في فتح الباري، ۲۰۶/۷.

۳۷/۳۷ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: أَنَا سَيِّدُ
 وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَبِيَدِي لِيَوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، وَمَا مِنْ
 نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِيَوَائِي، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ
 الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ، قَالَ: فَيَفْزَعُ النَّاسُ ثَلَاثَ فِرْعَانَ فَيَأْتُونَ آدَمَ
 فذكر الحديث إلى أن قال: فَيَأْتُونَنِي فَأَنْطَلِقُ مَعَهُمْ، قَالَ ابْنُ جُدْعَانَ:
 قَالَ أَنَسٌ رضي الله عنه: فَكَانِي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: فَأَخَذُ بِحَلْقَةِ بَابِ
 الْجَنَّةِ فَأَقْعُقُهَا فَيَقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَيُقَالُ: مُحَمَّدٌ فَيَفْتَحُونَ لِي وَيُرْحَبُونَ بِي
 فَيَقُولُونَ: مَرْحَبًا فَأَخْرَجْتُ سَاجِدًا فَيُلْهِمُنِي اللَّهُ مِنَ الثَّنَاءِ وَالْحَمْدِ فَيُقَالُ لِي:
 ارْفَعْ رَأْسَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعَ وَقُلْ يُسْمَعُ لِقَوْلِكَ وَهُوَ الْمَقَامُ
 الْمَحْمُودُ الَّذِي قَالَ اللَّهُ: ﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾
 [الإسراء، ۱۷: ۷۹]. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وروی ابن ماجہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: أنا سید ولد آدم
 ولا فخر، وأنا أول من تنشق الأرض عنه يوم القيامة ولا فخر، وأنا أول
 شافع، وأول مشفع ولا فخر، ولواء الحمد بيدي يوم القيامة ولا فخر.
 ”حضرت ابو سعید خدری رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں

الحديث رقم ۳۷: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول
 الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: ومن سورة بني إسرائيل، ۳۰۸/۵، الرقم: ۳۱۴۸، وابن ماجه
 في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ۱۴۴۰/۲، الرقم: ۴۳۰۸، وأحمد
 بن حنبل في المسند، ۲/۳، الرقم: ۱۱۰۰۰، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة،
 ۷۸۸/۴، الرقم: ۱۴۵۵، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲۳۸/۴، الرقم:

روزِ قیامت (تمام) اولادِ آدم کا قائد ہوں گا اور مجھے (اس پر) فخر نہیں، حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہو گا اور کوئی فخر نہیں۔ حضرت آدم عليه السلام اور دیگر تمام انبیاء کرام اس دن میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ اور میں پہلا شخص ہوں گا جس سے زمین شق ہوگی اور کوئی فخر نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ تین بار خوفزدہ ہوں گے پھر وہ حضرت آدم عليه السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کریں گے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی یہاں تک کہ فرمایا: پھر لوگ میرے پاس آئیں گے (اور) میں ان کے ساتھ (ان کی شفاعت کے لئے) چلوں گا۔ ابن جدعان (راوی) کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گویا کہ میں اب بھی حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں جنت کے دروازے کی زنجیر کھٹکھاؤں گا، پوچھا جائے گا: کون؟ جواب دیا جائے گا: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ۔ چنانچہ وہ میرے لیے دروازہ کھولیں گے اور مرحبا کہیں گے۔ میں (بارگاہِ الہی میں) سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد و ثناء کا کچھ حصہ الہام فرمائے گا۔ مجھے کہا جائے گا: سر اٹھائیے، مانگیں عطا کیا جائے گا۔ شفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی، اور کہئے آپ کی بات سنی جائے گی۔ (آپ ﷺ نے فرمایا:) یہی وہ مقام محمود ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”یقیناً آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔“

اسے امام ترمذی نے روایت کیا نیز فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اور امام ابن ماجہ نے بھی ان سے ہی روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور اس پر بھی فخر نہیں، قیامت کے روز سب سے پہلے میری زمین شق ہوگی اس پر بھی فخر نہیں، سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔ اس پر بھی فخر نہیں اور حمدِ باری تعالیٰ کا جھنڈا قیامت کے دن میرے ہی ہاتھ میں ہوگا اور اس پر بھی فخر نہیں۔“

۳۸ / ۳۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَتَانِي رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ. قَالَ:

الحدیث رقم ۳۸: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: تفسیر القرآن عن رسول اللہ ﷺ، باب: ومن سورة ص، ۵ / ۳۶۶-۳۶۸، الرقم: ۳۲۳۳-۳۲۳۵، والدارمی فی السنن، کتاب الرؤیا، باب: فی رؤية الرب تعالیٰ فی النوم، ۲ / ۱۷۰، الرقم: ۲۱۴۹، —

فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: رَبِّي لَا أُدْرِي، فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتْفَيَّ،
حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّْ، فَعَلِمْتُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو يَعْلَى.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

وفي رواية عنه: قَالَ: فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
وَتَلَا: ﴿وَكَذَلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ
مِنَ الْمُؤَقِّنِينَ﴾ [الأنعام، ٦: ٤٥]. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

وفي رواية: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضي الله عنه قَالَ: فَتَجَلَّى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالتُّبْرَانِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وفي رواية: عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: فَعَلِمْتُ فِي مَقَامِي ذَلِكَ مَا
سَأَلَنِي عَنْهُ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. رَوَاهُ التُّبْرَانِيُّ وَالرُّوْيَانِيُّ.

..... وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٦٨، الرقم: ٣٤٨٤، ٤/٦٦، ٥/٢٤٣، الرقم:
٢٢١٦٢، ٢٣٢٥٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢٩٠، الرقم: ٨١١٧،
٢٠/١٠٩، ١٤١، الرقم: ٢١٦، ٦٩٠، والرويانى في المسند، ١/٤٢٩، الرقم:
٦٥٦، ٢/٢٩٩، الرقم: ١٢٤١، وأبو يعلى في المسند، ٤/٤٧٥، الرقم: ٢٦٠٨، و
ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٣، الرقم: ٣١٧٠٦، والشيباني في الأحاد
والمثنى، ٥/٤٩، الرقم: ٢٥٨٥، وعبد بن حميد في المسند، ١/٢٢٨، الرقم:
٦٨٢، وابن أبي عاصم في السنة ١/٢٠٣، الرقم: ٤٦٥، إِسْنَادُهُ حَسَنٌ، وَرِجَالُهُ
ثِقَاتٌ. وعبد الله بن أحمد في السنة، ٢/٤٨٩، الرقم: ١١٢١، والحكيم الترمذى
في نواذر الأصول، ٣/١٢٠، والمنذرى في الترغيب والترهيب، ١/١٥٩،
الرقم: ٥٩١، ٦٥٢، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٤/٣٢٣، وابن النجاد في الرد
على من يقول القرآن مخلوق، ١/٥٨٥٦، الرقم: ٧٨٠٧٦، والهيثمي في مجمع
الزوائد، ٧/١٧٦٠١٧٨.

وفي رواية: فَعَلِمْتُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَبَصَرْتُهُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

وفي رواية: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: فَمَا سَأَلَنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا

عَلِمْتُهُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

إِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (معراج کی رات) میرا رب میرے پاس (اپنی شان کے لائق) نہایت حسین صورت میں آیا اور فرمایا: یا محمد! میں نے عرض کیا: میرے پروردگار! میں حاضر ہوں بار بار حاضر ہوں۔ فرمایا: عالم بالا کے فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! میں نہیں جانتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا اور میں نے اپنے سینے میں اس کی ٹھنڈک محسوس کی۔ اور میں وہ سب کچھ جان گیا جو کچھ مشرق و مغرب کے درمیان ہے۔“

اسے امام ترمذی اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے، نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث

حسن ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ایک اور روایت کے الفاظ کچھ یوں ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور میں جان گیا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”اور اسی طرح ہم ابراہیم علیہ السلام کو آسمانوں اور زمین کی تمام بادشاہتیں (یعنی عجائباتِ خلق) دکھا رہے ہیں اور (یہ) اس لئے کہ وہ عین الیقین والوں میں سے ہو جائے۔“ [الانعام، ۶: ۷۵]۔

اسے امام ترمذی، احمد اور دارمی نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ دارمی کے ہیں۔

”اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اور مجھ پر ہر شے کی حقیقت ظاہر کر دی گئی جس سے میں نے (سب کچھ) جان لیا۔“

اسے امام ترمذی، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے، نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ

حدیث حسن صحیح ہے۔

”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس مجھ سے دنیا و آخرت کے بارے میں کیئے جانے والے سوالات کے جوابات میں نے اسی مقام پر جان لئے۔“ اسے امام طبرانی اور رویانی نے روایت کیا ہے۔

”اور ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور میں نے دنیا و آخرت کی ہر ایک شے کی حقیقت جان بھی لی اور دیکھ بھی لی۔“ اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

”اور حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی الفاظ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس مجھ سے جب بھی کسی چیز کے متعلق سوال کیا گیا تو میں نے اسے جان لیا۔ پس اس کے بعد کبھی ایسا نہیں ہوا کہ مجھ سے کسی شے کے متعلق سوال کیا گیا ہو اور میں اسے جانتا نہ ہوں۔“

اسے امام ابن ابی شیبہ اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد حسن ہیں اور رجال ثقات ہیں۔

۳۹/۳۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَتَى وَجَبَتْ لَكَ النَّبُوءَةُ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ.

الحدیث رقم ۳۹: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: في فضل النبي صلی اللہ علیہ وسلم، ۵/۵۸۵، الرقم: ۳۶۰۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۶۶، ۵/۳۷۹، الرقم: ۲۳۶۲۰، والحاكم في المستدرک، ۲/۶۶۶-۶۶۵، الرقم: ۴۲۰۹-۴۲۱۰، وابن أبي شيبه في المصنف، ۷/۳۶۹، الرقم: ۳۶۵۵۳، والطبراني في المعجم الأوسط، ۴/۲۷۲، الرقم: ۴۱۷۵، وفي المعجم الكبير، ۱۲/۱۱۹، الرقم: ۱۲۵۷۱، ۱۲/۱۲۶۴۶، الرقم: ۳۵۳/۲۰، الرقم: ۸۳۳، وأبو نعیم في حلیة الأولیاء، ۷/۱۲۲، ۹/۵۳، وفي دلائل النبوة، ۱/۱۷، والبخاري في التاريخ الكبير، ۷/۳۷۴، الرقم: ۱۶۰۶، والخلال في السنة، ۱/۱۸۸، الرقم: ۲۰۰، إسناده صحيح، وابن أبي عاصم في السنة، ۱/۱۷۹، الرقم: ۴۱۱، إسناده صحيح، والشيباني في الأحاد والمثاني، ۵/۳۴۷، الرقم: ۲۹۱۸، وعبد الله بن أحمد في السنة، ۲/۳۹۸، الرقم: ۸۶۴، إسناده صحيح، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱/۱۴۸، ۷/۶۰، وابن حبان في الثقات، ۱/۴۷، وابن قانع —

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَقَالَ الهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

وفي رواية: عَنْ مَيْسَرَةَ الْفَجْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم:

مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيرِ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ إِسْنَادًا.

وفي رواية: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،

مَتَى كُتِبْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ.

..... في معجم الصحابة، ١٢٧/٢، الرقم: ٥٩١، ١٢٩/٣، ١١٠٣، وابن خياط في الطبقات، ١٢٥، ٥٩/١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١٤٣، ١٤٢/٩، الرقم: ١٢٤، ١٢٣، وأبوالمحاسن في معاصر المختصر، ١٠/١، وفي الإكمال، ٤٢٨/١، الرقم: ٨٩٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٢٨٤/٣، الرقم: ٤٨٤٥، وابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، ٣٨٢/٢٦، ٤٨٩، ٤٨٨/٤٥، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٧٥٣/٤، الرقم: ١٤٠٣، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٧٠/٣، الرقم: ١٠٣٢، ٨٢/٥، الرقم: ٢٤٧٢، ١٤٦/١٠، الرقم: ٥٢٩٢، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ٢٤٤/٢، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ١٤٧/٥، الرقم: ٢٩٠، وفي الإصابة، ٢٣٩/٦، وفي تعجيل المنفعة، ٥٤٢/١، الرقم: ١٥١٨، وابن عبد البر في الاستيعاب، ١٤٨٨/٤، الرقم: ٢٥٨٢، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٣٨٤/٧، ١١٠/١١، وقال: هذا حديث صالح السند، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١٨٠٨، ٧/١، وفي الحاوي للفتاوى، ١٠٠/٢، وابن كثير في البداية والنهاية، ٣٠٧/٢، ٣٢١، ٣٢٠، والجرجاني في تاريخ جرجان، ٣٩٢/١، الرقم: ٦٥٣، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ٦٠/١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٢٣/٨، وقال: رواه الطبراني والبخاري، وذكره الألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة، ٤٧١/٤، الرقم:

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.
إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَرِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ رِجَالُ الصَّحِيحِ.
وَقَالَ الذَّهَبِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ صَالِحُ السَّنَدِ.

وفي رواية عنه: قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَتَى أُخِذَ مِيثَاقُكَ؟
قَالَ: وَآدَمَ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

وفي رواية: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ رَجُلٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا
رَسُولَ اللَّهِ، مَتَى جُعِلْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: وَآدَمَ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

وفي رواية: عَنْ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَتَى جُعِلْتَ نَبِيًّا؟
قَالَ: وَآدَمَ مُنْجِدِلٍ فِي الطِّينِ.

رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ كَمَا ذَكَرَ السُّيُوطِيُّ وَابْنُ كَثِيرٍ.

وفي رواية: عَنْ عَامِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم: مَتَى
اسْتُنِبْتُ؟ فَقَالَ: وَآدَمَ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ حِينَ أُخِذَ مِنِّي الْمِيثَاقُ.
رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه روایت فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضي الله عنهم نے عرض کیا: یا رسول
اللہ! آپ کے لئے نبوت کب واجب ہوئی؟ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: (میں اس وقت
بھی نبی تھا) جبکہ حضرت آدم عليه السلام کی تخلیق ابھی روح اور جسم کے درمیانی مرحلہ میں تھی (یعنی
روح اور جسم کا باہمی تعلق بھی ابھی قائم نہ ہوا تھا)۔“

اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث
حسن ہے اور امام بیہقی نے فرمایا کہ اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے
رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

”حضرت میسرہ فجر رضي الله عنه روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم سے

پوچھا: (یا رسول اللہ!) آپ کب نبوت سے سرفراز کیے گئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا) جب حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور مٹی کے مرحلہ میں تھی۔“

اسے امام حاکم، طبرانی اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا: (یا رسول اللہ!) آپ کے لئے کب نبوت فرض کی گئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ) حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور مٹی کے مرحلہ میں تھی۔“

اسے امام احمد، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے الفاظ طبرانی کے ہیں نیز اس حدیث کی سند صحیح اور تمام کے تمام رجال ثقات اور صحیح حدیث کے رجال ہیں۔ امام ذہبی نے بھی فرمایا کہ یہ حدیث صالح السند ہے۔

”اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ سے میثاق (یعنی وعدہ نبوت) کب لیا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا) جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور جسم کے درمیانی مرحلہ میں تھی۔“ اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

”اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ نے ایک صحابی سے روایت کی کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کب نبی بنائے گئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا) جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور جسم کے درمیانی مرحلہ میں تھی۔“

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

”ایک اور روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو کب نبی بنایا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا) جب حضرت آدم علیہ السلام (کا جسم ابھی) مٹی میں گندھا ہوا تھا۔“

امام سیوطی اور ابن کثیر نے فرمایا کہ اسے امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

”اور ایک روایت میں حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ کب شرف نبوت سے سرفراز کیے

گئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب مجھ سے میثاقِ نبوت لیا گیا تھا اس وقت حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیانی مرحلہ میں تھے۔“ اسے امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۴۰ / ۴۰ . عَنْ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ الْعَبَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَأَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: مَنْ أَنَا؟ قَالُوا: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ بِيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ نَسَبًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ اس وقت (کافروں سے کچھ ناشائستہ کلمات) سکر (غصہ کی حالت میں تھے پس واقعہ پر مطلع ہو کر) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: میں کون ہوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آپ پر سلامتی ہو آپ رسولِ خدا ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں۔ خدا نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے بہترین خلق (یعنی انسانوں) میں پیدا کیا، پھر مخلوق کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا (یعنی عرب و عجم) تو مجھے بہترین طبقہ (یعنی عرب) میں داخل کیا۔ پھر ان کے مختلف قبائل بنائے تو مجھے بہترین قبیلہ (یعنی قریش) میں داخل فرمایا، پھر ان کے گھرانے بنائے تو مجھے

الحديث رقم ۴۰: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: (۹۹)، ۵/۵۴۳، الرقم: ۳۵۳۲، وفي كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل النبي ﷺ، ۵/۵۸۴، الرقم: ۳۶۰۷-۳۶۰۸، وأحمد بن حنبل في المسند ۱/۲۱۰، الرقم: ۱۷۸۸، والبيهقي في دلائل النبوة، ۱/۱۴۹، والديلمي في مسند الفردوس، ۱/۴۱، الرقم: ۹۵، والحسيني في البيان والتعريف، ۱/۱۷۸، الرقم: ۴۶۶، والهندي في كنز العمال، ۱۱/۴۱۵، الرقم: ۳۱۹۵۰.

بہترین گھرانہ (یعنی بنو ہاشم) میں داخل کیا اور بہترین نسب والا بنایا، (اس لئے میں ذاتی شرف اور حسب و نسب کے لحاظ سے تمام مخلوق سے افضل ہوں)۔“

اسے امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے، نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۴۱ / ۴۱ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأُكْسَى حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ أَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُومُ ذَلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابوہریرہ رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: سب سے پہلا شخص میں ہوں جس کی زمین (یعنی قبر) شق ہوگی، پھر مجھے ہی جنت کے جوڑوں میں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا، پھر میں عرش کی دائیں جانب کھڑا ہوں گا، اس مقام پر مخلوقات میں سے میرے سوا کوئی نہیں کھڑا ہوگا۔“

اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۴۲ / ۴۲ - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ

الحديث رقم ۴۱: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب: في فضل النبي صلى الله عليه وسلم، ۵/ ۵۸۵، الرقم: ۳۶۱۱، والمباركفوري في تحفة الأحوذى، ۷/ ۹۲، والمنأوي في فيض القدير، ۳/ ۴۱۔

الحديث رقم ۴۲: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب: في آيات إثبات نبوة النبي صلى الله عليه وسلم وما قد خصه الله ﷻ، ۵/ ۵۹۴، الرقم: ۳۶۲۸، والحاكم في المستدرک، ۲/ ۶۷۶، الرقم: ۴۲۳۷، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۲/ ۱۱۰، الرقم: ۱۲۶۲۲، والبخاري في التاريخ الكبير، ۳/ ۳، الرقم: ۶، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۹/ ۵۳۸، ۵۳۹، الرقم: ۵۲۷، والبيهقي في الاعتقاد، ۱/ ۴۸۔

اللَّهُ ﷺ فَقَالَ: بِمَ أَعْرِفُ أَنَّكَ نَبِيٌّ؟ قَالَ: إِنَّ دَعْوَتُ هَذَا الْعِدْقِ مِنْ هَذِهِ النَّخْلَةِ، أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتَّى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ارْجِعْ. فَعَادَ، فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھے کیسے علم ہوگا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کھجور کے اس درخت پر لگے ہوئے اس کے گچھے کو بلاؤں تو کیا تو گواہی دے گا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ پھر آپ ﷺ نے اسے بلایا تو وہ درخت سے اترنے لگا یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے قدموں میں آگرا۔ پھر آپ ﷺ نے اسے فرمایا: واپس چلے جاؤ۔ تو وہ واپس چلا گیا۔ اس اعرابی نے (نباتات کی محبت و اطاعت رسول کا یہ منظر) دیکھ کر اسلام قبول کر لیا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۳/۴۳۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ بِمَكَّةَ حَجْرًا كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ لِيَالِي بُعِثْتُ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

الحديث رقم ۴۳: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب: فی آیات إثبات نبوة النبي ﷺ وما قد خصه الله ﷻ، الرقم: ۵۹۲/۵، الرقم: ۳۶۲۴، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱۰۵/۵، الرقم: ۲۱۰۴۳، وأبو یعلی فی المسند، ۴۵۹/۱۳، الرقم: ۷۴۶۹، والطیالسی فی المسند، ۱۰۶/۱، الرقم: ۷۸۱، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۲/۲۴۵، الرقم: ۲۰۲۸، والبیہقی فی دلائل النبوة، ۱۰۳/۲، وابن حیان فی العظمة، ۱۷۱۰/۵.

”حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مکہ مکرمہ میں ایک پتھر ہے جو مجھے بعثت کی راتوں میں سلام کیا کرتا تھا۔ میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۴۴ / ۴۴ . عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ، وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.
وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اس کے دس گناہ معاف کیے جاتے ہیں اور اس کے لئے دس درجات بلند کیے جاتے ہیں۔“

اس حدیث کو امام نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے، اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۴۵ / ۴۵ . عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ يَهُودِيَّةً مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ

الحديث رقم ۴۴: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: السهو، باب: الفضل في الصلاة على النبي صلی اللہ علیہ وسلم، ۵۰ / ۴، الرقم: ۱۲۹۷، وفي السنن الكبرى، ۳۸۵ / ۱، الرقم: ۱۲۲۰ / ۱۰۱۹۴، وفي عمل اليوم والليلة، ۲۹۶ / ۱، الرقم: ۳۶۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۰۲ / ۳، الرقم: ۱۲۰۱۷، والبخاري في الأدب المفرد، ۲۲۴ / ۱، الرقم: ۶۴۳، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲۵۳ / ۲، والرقم: ۸۷۰۳، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲۱۰ / ۲، الرقم: ۱۵۵۴، والحكم في المستدرک، ۷۳۵ / ۱، الرقم: ۲۰۱۸.

الحديث رقم ۴۵: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الديات، باب: فيمن سقى رجلاً سماً أو أطعمه فمات أبقاظ منه، ۱۷ / ۴، الرقم: ۴۵۱۰، والدارمي في السنن، ۴۶ / ۱، الرقم: ۶۸، والبيهقي في السنن، الكبرى، ۴۶ / ۸.

سَمَّتْ شَاةَ مَضَلِيَّةٍ ثُمَّ أَهْدَتْهَا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 الذَّرَاعَ فَأَكَلَ مِنْهَا وَأَكَلَ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِهِ مَعَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ: اِرْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ، وَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَهُودِيَّةِ فَدَعَاَهَا
 فَقَالَ لَهَا: أَسَمَّتِ هَذِهِ الشَّاةَ؟ قَالَتِ الْيَهُودِيَّةُ: مَنْ أَخْبَرَكَ؟ قَالَ:
 أَخْبَرْتَنِي هَذِهِ فِي يَدِي لِلذَّرَاعِ. قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: فَمَا أَرَدْتِ إِلَى
 ذَلِكَ؟ قَالَتْ: إِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَنْ يَضُرَّهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا اسْتَرَحْنَا مِنْهُ،
 فَعَفَا عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يُعَاقِبْهَا الحديث.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اہل خیبر میں سے ایک
 یہودی عورت نے بکری کے بھنے ہوئے گوشت میں زہر ملایا پھر وہ (زہر آلود گوشت) حضور نبی
 اکرم ﷺ کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس گوشت سے ران لی
 اور اس سے کھانے لگے اور بعض صحابہ کرام بھی ساتھ ہی کھانے لگے۔ اچانک حضور نبی
 اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اپنے ہاتھ روک لو اور آپ ﷺ نے اس عورت کی طرف ایک
 آدمی بھیج دیا جو اسے بلا کر لایا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تم نے اس گوشت میں زہر
 ملایا ہے؟ یہودی عورت نے کہا: آپ کو کس نے بتایا ہے؟ فرمایا: مجھے اس دستی (بکری کی ران)
 نے بتایا ہے جو میرے ہاتھ میں ہے۔ عورت نے کہا: ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا اس فعل
 سے کیا مقصد تھا؟ اس نے کہا: (میں نے سوچا) اگر آپ نبی ہیں تو زہر ہرگز آپ کو کوئی نقصان
 نہیں دے گا اور اگر نبی نہیں ہیں تو ہمیں آپ سے نجات مل جائے گی رسول اللہ ﷺ نے
 اسے معاف فرمادیا اور کوئی سزا نہیں دی۔“ اسے امام ابو داؤد اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

۴۶ / ۴۶ - عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَكْثَرُ وَا

الحديث رقم ۴۶: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الجنائز، باب: ذكر وفاته
 ودفنه ﷺ، ۱/۵۲۴، الرقم: ۱۶۳۷، والمنذرى في الترغيب والترهيب،
 ۲/۳۲۸، الرقم: ۲۵۸۲.

الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ مَشْهُودٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَإِنْ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا عَرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ: قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيَّ الْأَرْضَ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللَّهِ حَيٌّ يُرْزَقُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

”حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا کرو، یہ یوم مشہود (یعنی میری بارگاہ میں فرشتوں کی خصوصی حاضری کا دن) ہے، اس دن فرشتے (خصوصی طور پر کثرت سے میری بارگاہ میں) حاضر ہوتے ہیں، کوئی شخص جب بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کے فارغ ہونے تک اس کا درود مجھے پیش کر دیا جاتا ہے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اور آپ کے وصال کے بعد (کیا ہوگا)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں موت کے بعد بھی (یہی عمل جاری رہے گا) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے۔ پس اللہ عز وجل کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اسے رزق بھی دیا جاتا ہے۔“

اسے امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۴۷/۴۷. عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: خَيْرٌ بَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَبَيْنَ أَنْ يُدْخَلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ. فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ لِأَنَّهَا أَعْمُ وَأَكْفَى أَتْرُونَهَا لِلْمُتَّقِينَ؟ لَا. وَلَكِنَّهَا لِلْمُذْنِبِينَ، الْخَطَائِينَ الْمُتَلَوِّثِينَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ اختیار دیا گیا کہ خواہ میں قیامت کے روز شفاعت کروں یا میری آدمی امت کو (بلا حساب و

الحديث رقم ۴۷: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة،

۱۴۴۱/۲، الرقم: ۴۳۱۱، وأحمد بن حنبل عن ابن عمر رضي الله عنهما في المسند،

۷۵/۲، الرقم: ۵۴۵۲، والبيهقي في الاعتقاد، ۲۰۲/۱، والهيثمي في مجمع

الزوائد، ۳۷۸/۱۰.

کتاب) جنت میں داخل کر دیا جائے تو میں نے اس میں سے شفاعت کو اختیار کیا ہے کیونکہ وہ عام اور (پوری امت کے لئے) کافی ہوگی اور تم شاید یہ خیال کرو کہ وہ پرہیزگاروں کے لئے ہوگی؟ نہیں بلکہ وہ گناہگاروں، خطاکاروں اور برائیوں میں مبتلا ہونے والوں کے لئے ہوگی۔“

اسے امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۴۸/۴۸ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ لِآلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَحُشٌّ. فَإِذَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَعِبَ وَاشْتَدَّ وَأَقْبَلَ وَأَذْبَرَ. فَإِذَا أَحَسَّ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَدْ دَخَلَ، رَبَضَ فَلَمْ يَتَرَمَّرْ، مَا دَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْبَيْتِ، كَرَاهِيَةَ أَنْ يُؤْذِيَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی آل (اہل بیت) کے لئے ایک نیل رکھا گیا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لاتے تو وہ کھیلتا کودتا اور (خوشی سے) جوش میں آجاتا اور (حالتِ وجد میں) کبھی آگے بڑھتا اور کبھی پیچھے آتا۔ اور جب وہ یہ محسوس کرتا کہ حضور نبی اکرم ﷺ اندر تشریف لے گئے ہیں تو پھر ساکت کھڑا ہو جاتا اور کوئی حرکت نہ کرتا جب تک کہ آپ ﷺ گھر میں موجود رہتے اس ڈر سے کہ کہیں آپ ﷺ کو تکلیف نہ ہو۔“ اس حدیث کو امام احمد اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۴۹/۴۹ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ أَهْلُ بَيْتِ مِنَ الْأَنْصَارِ لَهُمْ جَمَلٌ

الحدیث رقم ۴۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۱۲/۶، ۱۵۰، الرقم: ۲۴۸۶۲، ۲۵۲۱۰، وأبو يعلى في المسند، ۱۲۱/۸، الرقم: ۴۶۶۰، وابن راهويه في المسند، ۶۱۷/۳، الرقم: ۱۱۹۲، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ۱۹۵/۴، والبيهقي في دلائل النبوة، ۳۱/۶، وابن عبد البر في التمهيد، ۳۱۴/۶، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳/۹.

الحدیث رقم ۴۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۵۸/۳، الرقم: ۱۲۶۳۵، والدارمي في السنن، باب: (۴)، ما أكرم الله به نبيه من إيمان الشجر به والبهائم والجن، ۲۲/۱، الرقم: ۱۷، والطبراني في المعجم الأوسط، ۸۱/۹، الرقم: ۹۱۸۹، وعبد بن حميد في المسند، ۳۲۰/۱، الرقم: ۱۰۵۳، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۲۶۵/۵، الرقم: ۱۸۹۵، والمنذرى في الترغيب والترهيب، —

يَسْنُونَ عَلَيْهِ، وَإِنَّ الْجَمَلَ اسْتُصِيبَ عَلَيْهِمْ فَمَنَعَهُمْ ظَهْرَهُ، وَإِنَّ
الْأَنْصَارَ جَاؤُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: إِنَّهُ كَانَ لَنَا جَمَلٌ نُسِي عَلَيْهِ
وَإِنَّهُ اسْتُصِيبَ عَلَيْنَا وَمَنَعَنَا ظَهْرَهُ، وَقَدْ عَطَشَ الزَّرْعُ وَالنَّخْلُ، فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: قُومُوا فَقَامُوا فَدَخَلَ الْحَائِطَ وَالْجَمَلُ فِي
نَاحِيَةٍ، فَمَشَى النَّبِيُّ ﷺ نَحْوَهُ. فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، إِنَّهُ قَدْ صَارَ
مِثْلَ الْكَلْبِ، وَإِنَّا نَخَافُ عَلَيْكَ صَوْلَتَهُ، فَقَالَ: لَيْسَ عَلَيَّ مِنْهُ بَأْسٌ،
فَلَمَّا نَظَرَ الْجَمَلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَقْبَلَ نَحْوَهُ حَتَّى خَرَّ سَاجِدًا بَيْنَ
يَدَيْهِ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِنَاصِيَتِهِ أَذَلَّ مَا كَانَتْ قَطُّ حَتَّى أَدْخَلَهُ فِي
الْعَمَلِ، فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذِهِ بَهِيمَةٌ لَا تَعْقِلُ تَسْجُدُ
لَكَ وَنَحْنُ نَعْقِلُ فَنَحْنُ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَكَ؟ وَفِي رَوَايَةٍ: قَالُوا: يَا
رَسُولَ اللَّهِ، نَحْنُ أَحَقُّ بِالسُّجُودِ لَكَ مِنَ الْبَهَائِمِ. فَقَالَ: لَا يَصْلُحُ
لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ وَلَوْ صَلَحَ لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ لِأَمْرٍ الْمَرْأَةَ
أَنْ تَسْجُدَ لِرُؤُوسِهَا مِنْ عِظْمِ حَقِّهِ عَلَيْهَا..... الحديث.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَنَحْوُهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

”حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری گھرانے میں ایک اونٹ تھا جس پر وہ پانی بھرا کرتے تھے، وہ ان کے قابو میں نہ رہا اور انہیں اپنی پشت پر پانی لادنے سے روک دیا۔ انصار صحابہ کرام ؓ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ہمارا ایک اونٹ تھا ہم اس سے کھیتی باڑی کے لئے پانی لانے کا کام لیتے تھے اور وہ ہمارے قابو میں نہیں رہا اور اب وہ خود سے کوئی کام نہیں لینے دیتا، ہمارے کھیت کھلیان اور باغ پانی کی قلت سے سوکھ گئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: اٹھو پس وہ سارے

..... ۳۵/۳، الرقم: ۲۹۷۷، والحسينى فى البيان والتعريف، ۱۷۱/۲، والهيثمى فى

مجمع الزوائد، ۹، ۴/۹، والمناوى فى فيض القدير، ۵/۳۲۹.

اٹھ کھڑے ہوئے (اور اس انصاری کے گھر تشریف لے گئے)۔ آپ ﷺ احاطہ میں داخل ہوئے تو اونٹ ایک کونے میں تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ اونٹ کی طرف چل پڑے تو انصار کہنے لگے: یا رسول اللہ! یہ اونٹ کتے کی طرح باؤلا ہو چکا ہے اور ہمیں اس کی طرف سے آپ پر حملے کا خطرہ ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اس سے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ اونٹ نے جیسے ہی حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ کی طرف بڑھا یہاں تک (قریب آ کر) آپ ﷺ کے سامنے سجدے میں گر پڑا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے پیشانی سے پکڑا اور حسب سابق دوبارہ کام پر لگا دیا۔ یہ دیکھ کر حضور نبی اکرم ﷺ سے صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تو بے عقل جانور ہوتے ہوئے بھی آپ کو سجدہ کر رہا ہے اور ہم تو عقلمند ہیں اس سے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں اور ایک روایت میں ہے کہ عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم جانوروں سے زیادہ آپ کو سجدہ کرنے کے حقدار ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی فرد بشر کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی بشر کو سجدہ کرے اور اگر کسی بشر کا بشر کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو اس کی قدر و منزلت کی وجہ سے سجدہ کرے۔“

اس حدیث کو امام احمد، اسی طرح دارمی اور طبرانی نے اسناد حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۵۰/۵۰. عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فُخْرَ، وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فُخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفِّعٍ وَلَا فُخْرَ.
رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں رسولوں کا قائد ہوں اور یہ (مجھے اس پر) فخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور (مجھے اس پر) کوئی فخر نہیں ہے۔ میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور میں ہی وہ پہلا (شخص) ہوں جس کی شفاعت قبول ہوگی ہے اور (مجھے اس پر) کوئی فخر نہیں ہے۔“

اسے امام دارمی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۵۰: أخرجه الدارمي في السنن، باب: (۸) ما أعطي النبي ﷺ من الفضل، ۴۰/۱، الرقم: ۴۹، والطبراني في المعجم الأوسط، ۶۱/۱، الرقم: ۱۷۰، والبيهقي في كتاب الاعتقاد، ۱۹۲/۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۵۴/۸، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۲۲۳/۱۰، والمناوي في فيض القدير، ۴۳/۳.

۵۱/۵۱۔ عَنْ نَبِيِّهِ بْنِ وَهَبٍ رضي الله عنه أَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَذَكَرُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ كَعْبٌ: مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى يَحْفُوا بِقَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ يَضْرِبُونَ بِأَجْنِحَتِهِمْ، وَيُصَلُّونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، حَتَّى إِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوا مِثْلَ ذَلِكَ، حَتَّى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَرْفُونَهُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ.

”حضرت نبیہ بن وہب رضي الله عنه سے مروی ہے کہ حضرت کعب احبار رضي الله عنه حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کا ذکر کیا۔ حضرت کعب رضي الله عنه نے کہا: جب بھی دن نکلتا ہے ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر اقدس کو گھیر لیتے ہیں اور قبر اقدس پر اپنے پر مارتے ہیں (یعنی اپنے پروں سے جھاڑو دیتے ہیں۔) اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود (وسلام) بھیجتے ہیں اور شام ہوتے ہی آسمانوں پر چلے جاتے ہیں اور اتنے ہی مزید اترتے ہیں اور وہ بھی دن والے فرشتوں کی طرح کا عمل دہراتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک (روزِ قیامت) شق ہوگی تو آپ ﷺ ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں (میدانِ حشر میں) تشریف لائیں گے۔“

اسے امام دارمی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۵۲/۵۲۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: نَحْنُ الْأَخِرُونَ، وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنِّي قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ:

الحديث رقم ۵۱: أخرجه الدارمي في السنن، (۵) باب: ما أكرم الله تعالى نبیه بعد موته، ۵۷/۱، الرقم: ۹۴، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳/۴۹۲، الرقم: ۴۱۷۰، وابن حبان في العظمة، ۳/۱۰۱۸، الرقم: ۵۳۷، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۵/۳۹۰، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، في قول الله تعالى: هو الذي يصلي عليكم وملائكته... الخ ۳/۵۱۸۔

الحديث رقم ۵۲: أخرجه الدارمي في السنن باب: (۸) ما أعطي النبي ﷺ من الفضل، ۱/۴۲، الرقم: ۵۴، والباركفوري في تحفة الأحوذى، ۶/۳۲۳۔

إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللَّهِ، وَمُوسَى صَفِيُّ اللَّهِ، وَأَنَا حَبِيبُ اللَّهِ، وَمَعِيَ لِيَوَاءُ
الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّ اللَّهَ عَجَبٌ وَعَدَنِي فِي أُمَّتِي، وَأَجَارَهُمْ مِنْ ثَلَاثٍ:
لَا يَعْثُمُهُمْ بِسَنَةِ، وَلَا يَسْتَأْصِلُهُمْ عَدُوٌّ، وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلَى ضَلَالَةٍ.
رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

”حضرت عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم
آخر میں آنے والے اور قیامت کے دن سب سے سبقت لے جانے والے ہیں۔ میں بغیر کسی
فخر کے یہ بات کہتا ہوں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام صفی اللہ
ہیں اور میں حبیب اللہ ہوں۔ قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے
مجھ سے میری امت کے متعلق وعدہ کر رکھا ہے اور تین باتوں سے اسے (امت کو) بچایا ہے۔
ایسا قحط ان پر نہیں آئے گا جو پوری امت کا احاطہ کر لے اور کوئی دشمن اسے جڑ سے نہیں اکھاڑ
سکے گا اور (اللہ تعالیٰ) انہیں گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا۔“ اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۵۳/۵۳. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ
بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، أَخْبِرْنِي عَنْ أَوَّلِ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَبْلَ الْأَشْيَاءِ؟
قَالَ: يَا جَابِرُ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُورَ نَبِيِّكَ مِنْ نُورِهِ،
فَجَعَلَ ذَلِكَ النُّورَ يَدُورُ بِالْقُدْرَةِ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، وَلَمْ يَكُنْ فِي
ذَلِكَ الْوَقْتِ لَوْحٌ وَلَا قَلَمٌ، وَلَا جَنَّةٌ وَلَا نَارٌ، وَلَا مَلَكٌ وَلَا سَمَاءٌ، وَلَا
أَرْضٌ وَلَا شَمْسٌ وَلَا قَمَرٌ، وَلَا جَنِّيٌّ، وَلَا إِنْسِيٌّ، فَلَمَّا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ

الحديث رقم ۵۳: أخرجه عبد الرزاق في المصنف (الجزء المفقود من الجزء الأول
من المصنف)، ۶۳/۱، الرقم: ۶۳، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ۷۱/۱،
وقال: أخرجه عبد الرزاق بسنده، والزرقاني في شرح المواهب اللدنية،
۸۹-۹۱، والعجلوني في كشف الخفاء، ۳۱۱/۱، الرقم: ۸۲۷، وقال: رواه
عبد الرزاق بسنده عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما، والعيدروسى في تاريخ النور
السافر، ۸/۱، وقال: رواه عبد الرزاق بسنده، والحلبى في السيرة، ۵۰/۱،
والتهانوي في نشر الطيب، ۱۳/۱.

يَخْلُقُ الْخَلْقَ قَسَمَ ذَلِكَ النُّورَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ: فَخَلَقَ مِنَ الْجُزْءِ الْأَوَّلِ الْقَلَمَ؛ وَمِنَ الثَّانِي: اللُّوحَ وَمِنَ الثَّلَاثِ: الْعَرْشَ، ثُمَّ قَسَمَ الْجُزْءَ الرَّابِعَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ فَخَلَقَ مِنَ الْأَوَّلِ: حَمَلَةَ الْعَرْشِ، وَمِنَ الثَّانِي: الْكُرْسِيَّ وَمِنَ الثَّلَاثِ: بَاقِيَ الْمَلَائِكَةِ، ثُمَّ قَسَمَ الْجُزْءَ الرَّابِعَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ، فَخَلَقَ مِنَ الْأَوَّلِ: السَّمَوَاتِ، وَمِنَ الثَّانِي: الْأَرْضَيْنِ وَمِنَ الثَّلَاثِ: الْجَنَّةَ وَالنَّارَ..... الحديث. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس چیز کو پیدا کیا؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جابر! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق (کو پیدا کرنے) سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور (کے فیض) سے پیدا فرمایا، یہ نور اللہ تعالیٰ کی مشیت سے جہاں اس نے چاہا سیر کرتا رہا۔ اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم، نہ جنت تھی نہ دوزخ، نہ (کوئی) فرشتہ تھا نہ آسمان تھا نہ زمین، نہ سورج تھا نہ چاند، نہ جن تھے اور نہ انسان، جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ مخلوق کو پیدا کرے تو اس نے اس نور کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا۔ پہلے حصہ سے قلم بنایا، دوسرے حصہ سے لوح اور تیسرے حصہ سے عرش بنایا۔ پھر چوتھے حصہ کو (مزید) چار حصوں میں تقسیم کیا تو پہلے حصہ سے عرش اٹھانے والے فرشتے بنائے اور دوسرے حصہ سے کرسی اور تیسرے حصہ سے باقی فرشتے پیدا کئے۔ پھر چوتھے حصہ کو مزید چار حصوں میں تقسیم کیا تو پہلے حصہ سے آسمان بنائے، دوسرے حصہ سے زمین اور تیسرے حصہ سے جنت اور دوزخ بنائی..... یہ طویل حدیث ہے۔“

اسے امام عبدالرزاق نے روایت کیا ہے۔

۵۴ / ۵۴ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ خَمْسَةٌ، وَمُحَمَّدٌ ﷺ

الحديث رقم ۵۴: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۲/۵۹۵، الرقم: ۴۰۰۷، والديلمي في مسند الفردوس، ۲/۱۷۷، الرقم: ۲۸۸۴، وابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، ۶۲/۲۷۲.

سَيِّدُ الْخَمْسَةِ: نُوحٌ، وَإِبْرَاهِيمُ، وَمُوسَى، وَعِيسَى صلوات الله وسلامه عليهم.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالذَّيْلَمِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ نَحْوَهُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَإِنْ كَانَ مَوْقُوفًا عَلَى أَبِي

هُرَيْرَةَ رضي الله عنه.

”حضرت ابوہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ انبیاء کرام کے سردار پانچ انبیاء کرام علیہم السلام ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان پانچوں کے بھی سردار ہیں (اور وہ سردار انبیاء کرام یہ ہیں:) حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور ذیلی نے روایت کیا اور ابن عساکر نے اسی سے ملتی جلتی حدیث روایت کی ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے اگرچہ یہ حضرت ابوہریرہ رضي الله عنه پر موقوف ہے۔

۵۵/۵۵. عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، أَنَّهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخْبِرْنَا عَنْ نَفْسِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَنَا، دَعْوَةُ إِبْرَاهِيمَ، وَبَشَرُ بِي عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ، وَرَأَتْ أُمِّي حِينَ وَضَعْتَنِي خَرَجَ مِنْهَا نُورٌ أَضَاءَتْ لَهُ قُصُورُ الشَّامِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَأَقْرَهُ الذَّهَبِيُّ.

”حضرت خالد بن معدان حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضي الله عنهم سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں اپنی ذات کی (حقیقت) کے بارے میں

الحديث رقم ۵۵: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۵۶/۲، الرقم: ۴۱۷۴، وابن سعد في الطبقات، ۱/۱۵۰، والبيهقي في دلائل النبوة، ۱/۸۳، وابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، ۱/۱۷۰، ۳/۳۹۳، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ۲/۱۳۱، والطبري في جامع البيان، ۱/۵۵۶، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۴/۳۶۱، والسمرقندي في تفسيره، ۳/۴۲۱، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ۱/۴۵۸، وابن إسحاق في السيرة النبوية، ۱/۲۸، وابن هشام في السيرة النبوية، ۱/۳۰۲، والجلبي في السيرة الحلبية، ۱/۷۷.

بتائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام نے میری ہی بشارت دی تھی اور میری ولادت کے وقت میری والدہ محترمہ نے اپنے بدن سے ایسا نور نکلتے ہوئے دیکھا جس سے ان پر شام کے محلات تک روشن ہو گئے تھے۔“

اس حدیث کو امام حاکم، ابن سعد، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے اور امام ذہبی نے ان کی تائید کی ہے۔

۵۶/۵۶. عَنِ الْعَرَبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

إِنِّي عِنْدَ اللَّهِ فِي أُمَّ الْكِتَابِ لَخَاتِمِ النَّبِيِّينَ، وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجِدِلٌ فِي طِينَتِهِ،

وَسَأَحْدِثُكُمْ تَأْوِيلَ ذَلِكَ: دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ، دَعَا: ﴿وَابْعَثْ فِيهِمْ

رَسُولًا مِنْهُمْ﴾ [البقرة، ۲: ۱۲۹]، وَبِشَارَةِ عَيْسَى بْنِ مَرْيَمَ قَوْلُهُ:

﴿وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾، [الصف، ۶۱: ۶].

وَرُؤْيَا أُمِّي رَأَتْ فِي مَنْامِهَا أَنَّهَا وَضَعَتْ نُورًا أَضَاءَتْ مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانٍ وَالطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو نَعِيمٍ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ سَعْدٍ.

”حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں اللہ تعالیٰ کے ہاں لوح محفوظ میں اس وقت بھی خاتم الانبیاء

تھا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے۔ میں تمہیں ان کی تاویل بتاتا

ہوں کہ جب میرے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی: ”اے ہمارے رب! ان میں،

الحديث رقم ۵۶: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۳۱۲/۱۴، الرقم: ۶۴۰۴،

والطبراني في المعجم الكبير، ۲۵۳/۱۸، الرقم: ۶۳۱، وأبو نعيم في حلية الأولياء،

۴۰/۶، وفي دلائل النبوة، ۱۷/۱، والحكم في المستدرک، ۶۵۶/۲، الرقم:

۴۱۷۴، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱۴۹/۱، والعسقلاني في فتح الباري،

۵۸۳/۶، والطبري في جامع البيان، ۵۸۳/۶، وابن كثير في تفسير القرآن

العظيم، ۱۸۵/۱، وفي البداية والنهاية، ۳۲۱/۲، والهيثمي في موارد الظمان،

۵۱۲/۱، الرقم: ۲۰۹۳، وفي مجمع الزوائد، ۲۲۳/۸، وقال: واحد أسانيد أحمد

رجالہ رجال الصحیح غیر سعید بن سوید وقد وثقه ابن حبان۔

انہی میں سے (وہ آخری اور برگزیدہ) رسول (ﷺ) مبعوث فرما۔“ اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی بشارت کے بارے میں بھی جبکہ انہوں نے کہا: ”اور اُس رسول (معظم ﷺ) کی (آمد آمد کی) بشارت سنانے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لا رہے ہیں جن کا نام (آسمانوں میں اس وقت) احمد (ﷺ) ہے۔“ اور میری والدہ محترمہ کے خواب کے بارے میں جبکہ انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا کہ انہوں نے ایک ایسے نور کو جنم دیا جس سے شام کے محلات بھی روشن ہو گئے۔“

اس حدیث کو امام ابن حبان، طبرانی، ابو نعیم، حاکم اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۵۷/۵۷. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَلْبُ مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا فَلَمْ أَجِدْ رَجُلًا أَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَلَمْ أَرِ بَيْتًا أَفْضَلَ مِنْ بَيْتِ بَنِي هَاشِمٍ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَاللَّالِكَايِيُّ.

”ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: میں نے تمام زمین کے اطراف و اکناف اور گوشہ گوشہ کو چھان مارا، مگر نہ تو میں نے محمد مصطفیٰ ﷺ سے بہتر کسی کو پایا اور نہ ہی میں نے بنو ہاشم کے گھر سے بڑھ کر بہتر کوئی گھر دیکھا۔“ اسے امام طبرانی اور لالکائی نے روایت کیا ہے۔

۵۸/۵۸. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مِائَةً وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِائَةً كَتَبَ اللَّهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ بَرَاءَةً مِنَ النِّفَاقِ

الحديث رقم ۵۷: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۶/۲۳۷، الرقم: ۶۲۸۵، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ۴/۷۵۲، الرقم: ۱۴۰۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۱۷.

الحديث رقم ۵۸: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۷/۱۸۸، الرقم: ۷۲۳۵، وفي المعجم الصغير، ۲/۱۲۶، الرقم: ۸۹۹، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۳۲۳، الرقم: ۲۵۶۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۱۶۳.

وَبَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَأَسْكَنَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الشُّهَدَاءِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.
وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتوں کا نزول فرماتا ہے اور جو شخص مجھ پر دس مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو شخص مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (ماتھے پر) منافقت اور آگ (دونوں) سے ہمیشہ کے لئے آزادی لکھ دیتا ہے اور روز قیامت اس کا قیام شہداء کے ساتھ ہوگا۔“
اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقات ہیں۔

۵۹/۵۹. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ زَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي.
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالِدَارِقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی گویا اس نے میری حیات میں میری زیارت کی۔“ اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۶۰/۶۰. عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَرَجْتُ مِنْ نِكَاحٍ وَلَمْ

الحدیث رقم ۹۹: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۱۲/۴۰۶، الرقم: ۱۳۴۹۶،
والدارقطني عن حاطب رضی اللہ عنہ في السنن، ۲/۲۷۸، الرقم: ۱۹۳، والبيهقي في شعب
الإيمان، ۳/۴۸۹، الرقم: ۴۱۵۴، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۴/۲.
الحدیث رقم ۶۰: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۵/۸۰، الرقم: ۴۷۲۸، وابن
أبي شيبه في المصنف، ۶/۳۰۳، الرقم: ۳۱۶۴۱، والبيهقي عن ابن عباس رضی اللہ
عنها في السنن الكبرى، ۷/۱۹۰، والديلمي في مسند الفردوس، ۲/۱۹۰، الرقم:
۲۹۴۹، والحسيني في البيان والتعريف، ۱/۲۹۴، الرقم: ۷۸۴، والهندي في
كنز العمال، ۱۱/۴۰۲، الرقم: ۳۱۸۷۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۱۴۔

أَخْرَجَ مِنْ سِفَاحٍ، مِنْ لَدُنْ آدَمَ إِلَى أَنْ وَلَدَنِي أَبِي وَأُمِّي.
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نکاح کے ساتھ متولد ہوا نہ کہ غیر شرعی طریقہ پر اور میرا (یہ نسبتی تقدس) حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر حضرت عبداللہ اور حضرت آمنہ رضی اللہ عنہما کے مجھے جننے تک برقرار رہا (اور زمانہ جاہلیت کی بدکرداریوں اور آوارگیوں کی ذرا بھر بھی ملاوٹ میری نسبت میں نہیں پائی گئی)۔“
اسے امام طبرانی، ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۶۱/۶۱ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ قَوْمٌ قَدْ صَادُوا ظَبِيَّةً فَشَدُّوْهَا إِلَى عَمُودِ الْفُسْطَاطِ. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي وَضَعْتُ وَلِي خَشْفَانٍ. فَاسْتَأْذِنُ لِي أَنْ أَرْضِعَهُمَا ثُمَّ أَعُوذُ إِلَيْهِمْ. فَقَالَ: أَيْنَ صَاحِبُ هَذِهِ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ: نَحْنُ، يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خُلُّوا عَنْهَا حَتَّى تَأْتِيَ خَشْفَيْهَا تُرْضِعُهُمَا وَتَأْتِيَ إِلَيْكُمْ. قَالُوا: وَمَنْ لَنَا بِذَلِكَ، يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَنَا. فَأَطْلَقُوهَا فَذَهَبَتْ فَأَرْضَعَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَيْهِمْ فَأَوْثَقُوهَا. فَمَرَّ بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: أَيْنَ أَصْحَابُ هَذِهِ؟ قَالُوا: هُوَ ذَا نَحْنُ، يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: تَبِيعُونَهَا؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هِيَ لَكَ. فَخَلُّوا عَنْهَا فَأَطْلَقُوهَا فَذَهَبَتْ.
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو نَعِيمٍ.

”حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک گروہ کے پاس سے گزرے۔ انہوں نے ایک ہرنی کو شکار کر کے ایک بانس کے ساتھ باندھ

الحديث رقم ۶۱: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۳۵۸/۶، الرقم: ۵۵۴۷،
وأبو نعيم في دلائل النبوة، ۳۷۶، الرقم: ۲۷۴، و ابن كثير في شمائل الرسول،
۳۴۷.

رکھا تھا۔ اس ہرنی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے دو چھوٹے بچے ہیں جنہیں میں نے حال ہی میں جنا ہے۔ پس آپ ﷺ مجھے ان سے اجازت دلوادیں کہ میں اپنے بچوں کو دودھ پلا کر واپس آ جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا مالک کہاں ہے؟ اس گروہ نے کہا: یا رسول اللہ، ہم اس کے مالک ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ اپنے بچوں کو دودھ پلا کر تمہارے پاس واپس آ جائے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کی واپسی کی ہمیں کون ضمانت دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں۔ انہوں نے ہرنی کو چھوڑ دیا پس وہ گئی اور اپنے بچوں کو دودھ پلا کر واپس لوٹ آئی۔ انہوں نے اسے پھر باندھ دیا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ دوبارہ ان لوگوں کے پاس سے گزرے اور ان سے پوچھا: اس کا مالک کہاں ہے؟ اس گروہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ ہم ہی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس ہرنی کو مجھے فروخت کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ آپ ہی کی ہے۔ پس انہوں نے اسے کھول کر آزاد کر دیا اور وہ چلی گئی۔“

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۶۲/۶۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خِيَارُ وِلْدِ آدَمَ خَمْسَةٌ: نُوحٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَعِيسَى وَمُوسَى وَمُحَمَّدٌ ﷺ، وَخَيْرُهُمْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَسَلَّمَ.

رَوَاهُ الْبَزَّازُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ وَالْخَلَّالُ.
وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: تمام اولادِ آدم میں سے بہتر (یہ) پانچ ہستیاں ہیں: حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام،

الحدیث رقم ۶۲: أخرجه البزار في المسند (كشف الأستار)، ۲۵۵/۸، برقم: ۲۳۶۸،
والخلال في السنة، ۲۶۴/۱، الرقم: ۳۲۴، إسناده حسن، والمنوي في فيض
القدير، ۴۶۴/۳، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۴۷۰/۳، والسيوطي في الدر
المنثور، ۵۷۰/۶، والآلوسي في روح المعاني، ۱۵۴/۲۱، والهيثمي في مجمع
الزوائد، ۲۵۵/۸.

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور ان سب میں سے افضل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔“

اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں جیسا کہ امام بیہقی اور خلال نے فرمایا ہے اور اس کی اسناد حسن ہیں۔

۶۳/۶۳ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نَزَلَ آدَمُ بِالْهِنْدِ وَاسْتَوْحَشَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ فَنَادَى بِالْأَذَانِ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَرَّتَيْنِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ مَرَّتَيْنِ، قَالَ آدَمُ: مَنْ مُحَمَّدٌ؟ قَالَ: آخِرُ وَلَدِكَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ.
رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام ہند میں نازل ہوئے اور (نازل ہونے کے بعد) آپ نے وحشت محسوس کی تو (ان کی وحشت دور کرنے کے لئے) جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور اذان دی: اللہ اکبر، اللہ اکبر، أشهد أن لا إله إلا الله دو مرتبہ کہا، أشهد أن محمدا رسول الله دو مرتبہ کہا تو حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: محمد (ﷺ) کون ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: آپ کی اولاد میں سے آخری نبی ﷺ۔“

اس حدیث کو امام ابو نعیم، ابن عساکر اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۶۳: أخرجه أبو نعیم فی حلیة الأولیاء، ۱۰۷/۵، والدیلمی فی مسند الفردوس، ۲۷۱/۴، الرقم: ۶۷۹۸، وابن عساکر فی تاریخ دمشق الکبیر، ۷/۷.
-۴۳۷

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أَبِي الْبَشْرِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿ ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام کے مناقب کا بیان ﴾

۶۴ / ۶۴ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُهْبِطَ، وَفِيهِ تَبَّ عَلَيْهِ وَفِيهِ قُبِضَ، وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ..... الْحَدِيثُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوا جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم عليه السلام پیدا ہوئے اور اسی دن انہیں زمین پر اتارا گیا، اور اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی، اور اسی دن ان کی روح قبض کی گئی اور اسی دن قیامت پنا ہوگی.....“

اس حدیث کو امام نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۶۵ / ۶۵ - عَنْ أَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

الحدیث رقم ۶۴: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الجمعة، باب: ذكر الساعة التي يستجاب فيها الدعاء يوم الجمعة، ۳/ ۱۱۳-۱۱۴، الرقم: ۱۴۳۰، والحكم في المستدرک، ۲/ ۵۹۳، الرقم: ۳۹۹۹، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ۱/ ۷۵. الحدیث رقم ۶۵: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: في فضل الجمعة، ۱/ ۳۴۴، الرقم: ۱۰۸۴، والشافعي في المسند، ۱/ ۷۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۴۳۰، ۵/ ۲۸۴، الرقم: ۲۲۵۱۰، وابن أبي شيبة في المصنف، ۱/ ۴۷۷، الرقم: ۵۵۱۶، والبزار عن سعد بن عبادة رضي الله عنه في المسند، ۹/ ۱۹۱، الرقم: ۳۷۳۸، وعبد بن حميد في المسند، ۱/ ۱۲۷، الرقم: ۳۰۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۵/ ۳۳، الرقم: ۴۵۱۱، ۶/ ۱۹، الرقم: ۵۳۷۶، والبخاري في التاريخ الكبير، ۴/ ۴۴، الرقم: ۱۹۱۱، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/ ۳۶۶، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳/ ۹۱، الرقم: ۲۹۷۳-۲۹۷۴.

إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْأَيَّامِ، وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَهُوَ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ يَوْمِ الْأَضْحَى، وَيَوْمِ الْفِطْرِ، فِيهِ خَمْسُ خِلَالَ: خَلَقَ اللَّهُ فِيهِ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ، وَفِيهِ تَوَفَّى اللَّهُ آدَمَ، وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ اللَّهُ فِيهَا الْعَبْدُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا، وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَلِكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ وَلَا رِيَّاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ إِلَّا وَهْنٌ يُشْفِقْنَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيرِ.

”حضرت ابولبابہ بن عبدالمذہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور باقی دنوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے ہاں عظمت والا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی عظمت عید الاضحیٰ اور عید الفطر سے بھی بڑھ کر ہے (کیونکہ) اس دن میں پانچ خصلتیں پائی جاتی ہیں: اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور اسی دن انہیں وفات دی اور اس دن میں ایک ساعت ایسی ہوتی ہے جس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی سوال کرے وہ اسے عطا فرماتا ہے جب تک کہ وہ کسی حرام چیز کا سوال نہیں کرتا، اور اسی دن قیامت پیا ہوگی۔ کوئی مقرب فرشتہ، آسمان، زمین، ہوا، پہاڑ اور سمندر ایسا نہیں جو جمعہ کے دن سے نہ ڈرتا ہو (کیونکہ اس دن قیامت پیا ہوگی)۔“

اسے امام ابن ماجہ، شافعی، احمد اور بخاری نے ”التاریخ الکبیر“ میں بیان کیا ہے۔

۶۶/۶۶ - عَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ رَفَعَهُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَمَّا أَخْرَجَ آدَمَ مِنَ الْجَنَّةِ زَوَّدَهُ مِنْ ثَمَارِ الْجَنَّةِ وَعَلَّمَهُ صُنْعَةَ كُلِّ شَيْءٍ فِثْمَارِكُمْ هَذِهِ مِنْ ثَمَارِ الْجَنَّةِ غَيْرَ أَنَّ هَذِهِ تَغْيَرُ وَتِلْكَ لَا تَغْيَرُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرِيُّ وَالْبَزَّازُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

الحديث رقم ۶۶: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۵۹۲/۲، الرقم: ۳۹۹۶، والطبري في جامع البيان، ۱/۱۷۵، وفي تاريخ الأمم والملوك، ۱/۸۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۱۹۷، وقال: رواه البزار والطبراني، ورجالہ ثقات، وفي كشف الأستار، الرقم: ۲۳۴۴.

”حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے نکالا تو انہیں جنت کے پھل عطا فرمائے اور ہر چیز کی کارنگری سکھائی (اور فرمایا:) تمہارے یہ (دنیاوی) پھل جنت کے پھلوں میں سے ہیں سوائے یہ کہ یہ (دنیاوی) پھل (ذائقہ میں) بدلتے رہتے ہیں لیکن جنت کے پھل (ذائقہ میں) تبدیل نہیں ہوتے۔“

اس حدیث کو امام حاکم، طبری، بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے جیسا کہ امام بیہقی نے فرمایا کہ اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

۶۷/۶۷۔ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أُنَبِيُّ كَانَ آدَمُ؟ قَالَ: نَعَمْ مُعَلِّمٌ مُكَلِّمٌ، قَالَ: كَمْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ نُوحٍ؟ قَالَ: عَشْرُ قُرُونٍ. قَالَ: كَمْ بَيْنَ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ؟ قَالَ: عَشْرُ قُرُونٍ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَمْ كَانَتِ الرُّسُلُ؟ قَالَ: ثَلَاثٌ مِائَةٌ وَخَمْسٌ عَشْرَةٌ جَمًّا غَفِيرًا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ، کیا حضرت آدم علیہ السلام نبی اللہ تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں اور انہیں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) سکھایا گیا اور اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام فرمایا۔ اس شخص نے عرض کیا: حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے درمیان کتنا عرصہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس صدیاں۔ اس شخص نے عرض کیا: حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان کتنا عرصہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس صدیاں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کل کتنے رسل عظام تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین سو پندرہ کا ایک جم غفیر تھا۔“

الحديث رقم ۶۷: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۲/۲۸۸، الرقم: ۳۰۳۹،

والطبراني في المعجم الأوسط، ۱/۱۲۸، الرقم: ۴۰۳، وفي المعجم الكبير،

۸/۱۱۸، الرقم: ۷۵۴۵، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۱/۱۹۶، ۸/۲۱۰، وقال

رواه الطبراني، ورجالہ رجال الصحیح، غير أحمد بن خلیل الحلبي وهو ثقة.

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا اور اس کے رجال صحیح حدیث کے راویوں میں سے ہیں، اور امام حاکم نے بھی فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۶۸/۶۸۔ عَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه يَرْفَعُهُ قَالَ: لَوْ كَانَ بُكَاءُ دَاوُدَ عليه السلام وَبُكَاءُ جَمِيعِ أَهْلِ الْأَرْضِ جَمِيعًا يُعَدُّلُ بِبُكَاءِ آدَمَ عليه السلام مَا عَدَلَهُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَأَبُو نَعِيمٍ.

”حضرت بریدہ رضي الله عنه مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ اگر حضرت داؤد عليه السلام اور تمام اہل زمین کی (خوف الہی سے) آہ و بکاہ کا موازنہ حضرت آدم عليه السلام کی آہ و بکاہ کے ساتھ کیا جائے تو ان سب کی آہ و بکاہ حضرت آدم عليه السلام کی آہ و بکاہ کے برابر نہیں ہو سکتی۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور ان کی سند کے رجال ثقہ ہیں اور اسے امام ابو نعیم نے بھی روایت کیا ہے۔

۶۹/۶۹۔ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: إِنَّ آدَمَ غَسَلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفَّنُوهُ وَأَلْحَدُوا لَهُ وَدَفَنُوهُ، وَقَالُوا: هَذِهِ سُنَّتُكُمْ يَا بَنِي آدَمَ فِي مَوْتَاكُمْ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادَيْنِ.

وفي رواية عنه: قَالَ: لَمَّا تُوْفِيَ آدَمُ غَسَلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ بِالْمَاءِ وَتُرًا وَلَحَدَتْ لَهُ، وَقَالَتْ: هَذِهِ سُنَّةُ آدَمَ وَوَلَدِهِ.

”حضرت ابی بن کعب رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: بے شک حضرت آدم عليه السلام کو (بعد از وصال) فرشتوں نے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دیا اور انہیں کفن پہنایا اور ان کے لئے لحد تیار کی اور (پھر) انہیں دفن کر دیا اور فرشتوں نے یہ

الحديث رقم ۶۸: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۱/۵۱، الرقم: ۱۴۳، وأبو

نعيم في حلية الأولياء، ۷/۲۵۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۱۹۸، وقال:

رواه الطبراني ورجالہ ثقات، والمنائي في فيض القدير، ۵/۳۰۸.

الحديث رقم ۶۹: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۹/۱۰۵، الرقم: ۹۲۵۹،

والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۱۹۹.

کہا: اے اولادِ آدم! یہ تمہارے مُردوں (کی تدفین) میں تمہاری سنت ہوگی۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے دو سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں آپ ہی سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جب

حضرت آدم علیہ السلام وصال فرمائے تو فرشتوں نے انہیں طاق بار غسل دیا اور ان کے لئے لحد تیار

کی اور کہا کہ یہ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کی سنت ہے۔“

فَصُلِّ فِي مَنَاقِبِ إِدْرِيسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿ حضرت ادريس عليه السلام کے مناقب کا بیان ﴾

۷۰ / ۷۰. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ إِدْرِيسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ صَدِيقًا لِمَلِكِ الْمَوْتِ، فَسَأَلَهُ أَنْ يُرِيَهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، فَصَعِدَ بِإِدْرِيسَ، فَأَرَاهُ النَّارَ، فَفَزِعَ مِنْهَا وَكَادَ يُغْشَى عَلَيْهِ، فَالْتَفَّ عَلَيْهِ مَلِكُ الْمَوْتِ بِجَنَاحِهِ، فَقَالَ مَلِكُ الْمَوْتِ: أَلَيْسَ قَدْ رَأَيْتَهَا؟ قَالَ: بَلَى، وَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ قَطُّ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِ حَتَّى أَرَاهُ الْجَنَّةَ فَدَخَلَهَا، فَقَالَ مَلِكُ الْمَوْتِ: انْطَلِقْ فَقَدْ رَأَيْتَهَا، قَالَ: إِلَى أَيْنَ؟ قَالَ مَلِكُ الْمَوْتِ: حَيْثُ كُنْتُ، قَالَ إِدْرِيسُ: لَا، وَاللَّهِ لَا أَخْرُجُ مِنْهَا بَعْدَ أَنْ دَخَلْتُهَا، فَقِيلَ لِمَلِكِ الْمَوْتِ: أَلَيْسَ أَنْتَ أَدْخَلْتَهُ إِيَّاهَا؟ وَإِنَّهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ دَخَلَهَا أَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک حضرت ادريس عليه السلام ملک الموت (حضرت عزرائیل عليه السلام) کے دوست تھے، پس انہوں نے عزرائیل عليه السلام سے کہا کہ وہ انہیں جنت اور دوزخ کی سیر کرائیں، سو ملک الموت حضرت ادريس عليه السلام کو لے کر (کائنات سماوی کی طرف) بلند ہوئے اور انہیں دوزخ دکھائی، وہ اس سے خوفزدہ ہو گئے اور قریب تھا کہ وہ بے ہوش ہو جاتے، کہ ملک الموت نے انہیں اپنے پروں کی لپیٹ میں لے لیا۔ ملک الموت نے کہا: کیا آپ نے اسے دیکھا نہیں ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں، میں نے آج کے (خوفناک) دن جیسا دن کبھی نہیں دیکھا۔ پھر وہ انہیں لے

الحديث رقم ۷۰: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۲۰۱/۷، الرقم: ۷۲۶۹،
والديلمي في مسند الفردوس، ۲۲۴/۱، الرقم: ۸۶۲، والهيثمي في مجمع
الزوائد، ۲۰۰/۸.

کر چلا یہاں تک کہ اس نے حضرت ادریس علیہ السلام کو جنت دکھائی، وہ اس میں داخل ہو گئے، پھر ملک الموت نے کہا: اب چلیں؟ آپ نے اسے دیکھ لیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: کہاں جانا ہے؟ ملک الموت نے کہا: جہاں آپ (دنیا میں) تھے۔ حضرت ادریس علیہ السلام نے کہا: نہیں، خدا کی قسم، میں اس میں داخل ہونے کے بعد اس سے کبھی نہیں نکلوں گا، تو ملک الموت سے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) کہا گیا: کیا تو نے انہیں اس جنت میں داخل نہیں کیا؟ اور یہ ایسی چیز ہے کہ جو اس میں ایک بار داخل ہو جاتا ہے پھر وہ وہاں سے نہیں نکلتا۔“

اس حدیث کو امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿ حضرت نوح علیہ السلام کے مناقب کا بیان ﴾

۷۱/۷۱ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ (فِي حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ: قَالَ) فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ: يَا نُوحُ، إِنَّكَ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ. وَقَدْ سَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابوہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہما، حضور نبی اکرم ﷺ سے مروی (طویل حدیث شفاعت میں بیان کرتے ہیں فرمایا) کہ تمام لوگ (روزِ قیامت) حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: اے نوح! بیشک آپ اہل زمین کی طرف سب سے پہلے رسول ہیں اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے آپ کو عبداً شکوراً (شکرگزار بندے) کا لقب عطا کیا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۷۲/۷۲ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ

الحديث رقم ۷۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: تفسير القرآن، باب: ذرية من حملنا مع نوح إنه كان عبداً شكوراً، ۴/ ۱۷۴۵-۱۷۴۶، الرقم: ۴۴۳۵، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ۱/ ۱۸۴-۱۸۵، الرقم: ۱۹۴، والترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في الشفاعة، ۴/ ۶۲۲، الرقم: ۲۴۳۴، وقال: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/ ۳۷۸، الرقم: ۱۱۲۸۶، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/ ۳۰۸، الرقم: ۳۱۶۷۵، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/ ۳۸۰، الرقم: ۸۱۱، والهناد في الزهد، ۱/ ۱۴۰، الرقم: ۱۸۳، وأبو عوانة في المسند، ۱/ ۱۴۷، الرقم: ۴۳۷، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۴/ ۲۳۹، الرقم: ۵۵۱۰.

الحديث رقم ۷۲: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الصيام، باب: ما جاء في صيام نوح عليه السلام، ۱/ ۵۴۷، الرقم: ۱۷۱۴، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳/ ۳۸۸، الرقم: ۳۸۴۶، والديلمي في مسند الفردوس، ۲/ ۳۹۷، الرقم: ۳۷۶۰، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/ ۷۵، الرقم: ۱۵۵۴، وقال: رواه الطبراني في الكبير، وابن كثير في قصص الأنبياء، ۱/ ۹۲، وقال: رواه الطبراني، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳/ ۱۹۵، وقال: رواه الطبراني في الكبير، والمزي في تهذيب الكمال، ۳۲/ ۱۲۱.

اللہ ﷺ یقول: صَامَ نُوحٌ الدَّهْرَ إِلَّا يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

وفي رواية عنه يقول: صَامَ نُوحٌ الدَّهْرَ إِلَّا يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى،
وَصَامَ دَاوُدُ نِصْفَ الدَّهْرِ وَصَامَ إِبْرَاهِيمُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، صَامَ
الدَّهْرَ وَأَفْطَرَ الدَّهْرَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے عید الفطر اور عید قربان کے دنوں کے علاوہ باقی تمام عمر روزہ رکھا۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت نوح علیہ السلام نے تمام عمر روزہ رکھا سوائے عید الفطر اور عید قربان کے دن کے اور حضرت داود علیہ السلام نے آدھی عمر کا روزہ رکھا (یعنی ایک دن روزہ رکھا اور ایک دن افطار کیا) اور حضرت ابراہیم علیہ السلام ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھتے۔ ایک زمانہ آپ علیہ السلام نے روزہ رکھا اور ایک زمانہ افطار کیا۔“

اس حدیث کو امام بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۷۳ / ۷۳ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَمَعَ رَبُّنَا ﷻ لِنُوحٍ عِلْمَ كُلِّهِمْ وَأَيْدَهُ

بِرُوحٍ مِنْهُ فَدَعَا قَوْمَهُ سِرًّا وَعَلَانِيَةً تِسْعَ مِائَةٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً كُلَّمَا مَضَى
قَرْنٌ أَتْبَعَهُ قَرْنٌ فَزَادَهُمْ كُفْرًا وَطُغْيَانًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے رب ﷻ نے حضرت نوح علیہ السلام کے لئے سابقہ تمام لوگوں کا علم جمع فرما دیا اور انہیں اپنی مدد و نصرت سے نوازا، پس انہوں نے اپنی قوم کو مخفی اور اعلانیہ طور پر ساڑھے نو سو سال تک دعوتِ حق دی۔ پس ساڑھے نو سو سالوں میں

الحديث رقم ۷۳: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۵۹۷/۲، الرقم: ۴۰۱۱، وابن

حيان في العظمة، ۱۶۰۵/۵.

ایک کے بعد دوسری صدی گزرتی گئی لیکن ان کی قوم کے لوگ (بجائے دعوتِ حق کو قبول کرنے کے) کفر اور سرکشی میں بڑھتے گئے۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح
الاسناد ہے۔

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ هُودِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿ حضرت ہود علیہ السلام کے مناقب کا بیان ﴾

۷۴/۷۴. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّهُ لَمْ تُهْلَكْ أُمَّةٌ إِلَّا لِحَقِّ نَبِيِّهَا بِمَكَّةَ فَيَعْبُدُ فِيهَا حَتَّى يَمُوتَ وَأَنَّ قَبْرَ هُودِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَيْنَ الْحَجَرِ وَزَمْزَمَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت عبدالرحمن بن سابط رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو بھی قوم ہلاک کی جاتی ہے وہ مکہ میں اپنے نبی کے حق (میں کوتاہی) کی خاطر ہلاک کی جاتی ہے۔ پس وہ نبی اس (مکہ) میں عبادت کرتا ہے تا آنکہ اس کے وصال کی گھڑی آن پہنچے اور بے شک حضرت ہود علیہ السلام کی قبر مبارک حجر اسود اور چشمہ زمزم کے درمیان ہے۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۷۵/۷۵. عَنْ كَعْبِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ هُودَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَشْبَهَ النَّاسِ بِآدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت ہود علیہ السلام تمام لوگوں سے بڑھ کر حضرت آدم علیہ السلام کے مشابہ تھے۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۷۶/۷۶. عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ لِرَجُلٍ مِنْ حَضْرَمَوْتٍ: هَلْ رَأَيْتَ كَثِيْبًا أَحْمَرَ يُخَالِطُهُ مَدْرَةٌ حَمْرَاءُ وَسِدْرٌ كَثِيرٌ بِنَاحِيَةِ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: وَاللَّهِ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّكَ لَتَنْعَتُهُ نَعْتَ رَجُلٍ قَدْ رَأَاهُ. قَالَ: لَا، وَلَكِنْ حَدَّثْتُ عَنْهُ.

الحدیث رقم ۷۴: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۲/۶۱۵، الرقم: ۴۰۶۱.

الحدیث رقم ۷۵: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۲/۶۱۶، الرقم: ۴۰۶۴.

الحدیث رقم ۷۶: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۲/۶۱۵، الرقم: ۴۰۶۲، والطبري

في جامع البيان، ۸/۲۱۷، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۲/۲۲۵.

قَالَ الْحَضْرَمِيُّ: وَمَا شَأْنُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: فِيهِ قَبْرُ هُوْدِ عَلَيْهِ السَّلَامُ.
رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرِيُّ.

”حضرت ابو طفیل عامر بن واثلہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب ؑ کو حضرموت کے ایک آدمی سے کہتے ہوئے سنا کہ کیا تو نے وہاں سرخ رنگ کا ٹیلہ دیکھا ہے جس میں سرخ مٹی کے ڈھیلے اور بہت زیادہ بیری کے درخت ہوں اور یہ فلاں فلاں جگہ پر ہے؟ اس آدمی نے کہا: اللہ کی قسم، اے امیر المؤمنین! بے شک آپ اس ٹیلے کی نشانیاں اس شخص کی طرح بیان کر رہے ہیں جس نے اسے دیکھا ہو۔ آپ نے فرمایا: نہیں (میں نے اسے نہیں دیکھا) بلکہ میں تو فقط اس کے بارے میں بات کر رہا ہوں۔ اس حضرمی شخص نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! اس جگہ کا کیا معاملہ ہے؟ حضرت علی ؑ نے فرمایا: اس میں حضرت ہود ؑ کی قبر ہے۔“ اس حدیث کو امام حاکم اور طبری نے روایت کیا ہے۔

فصل فی مناقب ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

﴿ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے مناقب کا بیان ﴾

۷۷/۷۷۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: خطب رسول اللہ ﷺ فقال: يا أيها الناس إنكم محشورون إلى الله حفاة غرلا ثم قال: ﴿ كما بدأنا أول خلق نعيده وعدا علينا إنا كنا فاعلين ﴾ [الأنبياء، ۲۱: ۱۰۳]، ثم قال: ألا وإن أول الخلاق يكسى يوم القيامة إبراهيم..... الحديث. متفق عليه واللفظ للبخاري.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! تم روزِ حشر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں حاضر کیے جاؤ گے کہ برہنہ پا، ننگے جسم اور بغیر ختنہ کے ہو گے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”جس طرح ہم نے (کائنات کو) پہلی بار پیدا کیا تھا، ہم (اس کے ختم ہو جانے کے بعد) اسی عملِ تخلیق کو دہرائیں گے۔“ [الأنبياء، ۲۱: ۱۰۳] پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ساری مخلوق میں سب سے پہلے جنہیں لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

الحديث رقم ۷۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: تفسير القرآن، باب: وكنتم عليهم شهيدا ما دمت فيهم، ۴/ ۱۶۹۱، الرقم: ۴۳۴۹، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، ۴/ ۲۱۹۴، الرقم: ۲۸۶۰، والترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في شأن الحشر، ۴/ ۶۱۵، الرقم: ۲۴۲۳، وقال: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: البعث، ۴/ ۱۱۴، الرقم: ۲۰۸۱-۲۰۸۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/ ۲۲۳، الرقم: ۱۹۵۰، وابن حبان في الصحيح، ۱۶/ ۳۲۳، الرقم: ۷۳۲۸، والدارمي في السنن، ۲/ ۴۱۹، الرقم: ۲۸۰۰۔

۷۸/۷۸ - عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ
الْوَزْغِ وَقَالَ: وَكَانَ يَنْفُخُ عَلَيَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے چھپکلی کو مارنے کا حکم دیا ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خلاف (نمرود کی) جلائی گئی آگ میں (اسے مزید بھڑکانے کے لئے) پھونکیں مارتی تھی۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۷۹/۷۹ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ذَاكَ
إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وفي رواية لابن عساكر: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا خَيْرَ النَّاسِ
قَالَ: ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَا عَبْدَ النَّاسِ، قَالَ: ذَاكَ دَاوُدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کی

الحدیث رقم ۷۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: قول الله تعالى: واتخذ الله إبراهيم خليلاً، ۱۲۲۶/۳، الرقم: ۳۱۸۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۰۰/۶، الرقم: ۲۵۶۸۴، وابن راهويه في المسند، ۵۳۰/۲، الرقم: ۱۱۱۳، وعبد بن حميد في المسند، ۴۵۰/۱، الرقم: ۱۵۵۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳۱۶/۸، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳۸۰/۳، الرقم: ۴۵۱۶.

الحدیث رقم ۷۹: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: من فضائل إبراهيم الخليل عليه السلام، ۱۸۳۹/۴، الرقم: ۲۳۶۹، وأبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في التخيير بين الأنبياء عليهم السلام، ۲۱۸/۴، الرقم: ۴۶۷۲، والنسائي في السنن الكبرى، ۵۲۰/۶، الرقم: ۱۱۶۹۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۷۸/۳، الرقم: ۱۸۴، الرقم: ۱۲۸۴۹، ۱۲۹۳۰، ۱۲۹۳۱، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۲۹/۶، الرقم: ۳۱۸۱۶، وأبو يعلى في شعب الإيمان، ۱۸۳/۲، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۲۲۰/۶، ۸۶/۷.

خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا خیر البریة! (اے مخلوق میں سب سے زیادہ بہتر) آپ ﷺ نے فرمایا: وہ (تو) حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں (یعنی یہ ان کا لقب بھی ہے)۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ابو داؤد، نسائی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

اور ابن عساکر کی روایت میں ہے: ”ایک آدمی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا خیر الناس! (اے لوگوں میں سب سے زیادہ بہتر)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں (یعنی یہ ان کا بھی لقب ہے)۔ پھر اس آدمی نے عرض کیا: یا عبد الناس! (یعنی اے سب لوگوں سے بڑھ کر عبادت گزار)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ حضرت داؤد علیہ السلام ہیں (یعنی یہ ان کا بھی لقب ہے)۔“

۸۰ / ۸۰۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وَوَلَاةً مِنَ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ وَلِيَّيَّ أَبِي وَخَلِيلُ رَبِّي (وفي رواية للحاكم: وَأَنَّ وَلِيَّيَّ، وَخَلِيلِي، أَبِي إِبْرَاهِيمَ) ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لِلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ﴾، [آل عمران، ۳: ۶۸].

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالْبَزَارُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا أَصْحَحُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک ہر نبی کے انبیاء کرام میں سے دوست ہوتے ہیں اور بے شک میرے دوست، میرے والد اور میرے رب کے دوست (یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام) ہیں (اور امام حاکم کی روایت میں ہے: اور بے شک میرے دوست اور میرے خلیل میرے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام

الحديث رقم ۸۰: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة آل عمران، ۲۲۳/۵، الرقم: ۲۹۹۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۴۰۰، ۴۲۹، الرقم: ۳۸۰۰، ۴۰۸۸، والحكم في المستدرک، ۲/۳۲۰، ۶۰۳، الرقم: ۳۱۵۱، ۴۰۳۰-۴۰۳۱، والبزار في المسند، ۵/۳۴۵، ۳۵۱، الرقم: ۱۹۷۳، ۱۹۸۱، وابن منصور في السنن، ۳/۱۰۴۷، الرقم: ۵۰۱، سندہ صحیح۔

ہیں) پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ”بیشک سب لوگوں سے بڑھ کر ابراہیم (علیہ السلام) کے قریب (اور حقدار) تو وہی لوگ ہیں جنہوں نے ان (کے دین) کی پیروی کی ہے اور (وہ) یہی نبی (ﷺ) اور (ان پر) ایمان لانے والے ہیں، اور اللہ ایمان والوں کا مددگار ہے۔“ [آل عمران، ۳: ۶۸].

اس حدیث کو امام ترمذی، حاکم اور بزار نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ترین ہے اور امام حاکم نے بھی فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۸۱ / ۸۱ - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا بَنَى إِبْرَاهِيمُ الْبَيْتَ أَوْصَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ أَدِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ قَالَ: فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ قَدْ اتَّخَذَ بَيْتًا وَأَمْرَكُمْ أَنْ تَحْجُّوهُ فَاسْتَجَابَ لَهُ مَا سَمِعَهُ مِنْ حَجْرٍ، أَوْ شَجَرٍ، أَوْ أَكْمَةٍ، أَوْ تُرَابٍ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ.
رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر مکمل کر لی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ لوگوں میں حج کی ندا دیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پکارا: جان لو! بے شک تمہارے رب نے ایک گھر بنایا ہے اور تمہیں یہ حکم دیا ہے کہ تم اس کی زیارت (حج) کرو۔ پس ان کی ندا پر پتھروں، درختوں، ٹیلوں اور مٹی میں سے جس جس نے اس ندا کو سنا اس نے جواب دیا: ﴿لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ﴾ اے اللہ ہم حاضر ہیں ہم حاضر ہیں۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

الحديث رقم ۸۱: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۰۱ / ۲، الرقم: ۴۰۲۶، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۷۶ / ۵، الرقم: ۹۶۱۳، وفي شعب الإيمان، ۴۳۹ / ۳، الرقم: ۳۹۹۸، والطبري في جامع البيان، ۱۴۴ / ۱۷، وفي تاريخ الأمم والملوك، ۱۰۶ / ۱، والزليعي في نصب الرأية، ۲۲ / ۳.

۸۲/۸۲۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: الْإِسْلَامُ ثَلَاثُونَ سَهْمًا وَمَا ابْتُلِيَ بِهَذَا الدِّينِ أَحَدٌ فَأَقَامَهُ إِلَّا إِبْرَاهِيمَ عليه السلام قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى﴾ [النجم، ۵۳: ۳۷] فَكَتَبَ اللَّهُ لَهُ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ مُخْتَصَرًا.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اسلام کے تیس حصے ہیں اور کوئی شخص ایسا نہیں جسے اس دین کے ذریعے آزمایا گیا اور وہ اس آزمائش پر پورا اترتا ہو سوائے حضرت ابراہیم عليه السلام کے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور حضرت ابراہیم عليه السلام جنہوں نے (اللہ کے ہر امر کو) تمام وکمال پورا کیا۔“ [النجم، ۵۳: ۳۷] پس (اسی وجہ سے) اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے آگ سے نجات مقدر کر دی۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا اور ابن ابی شیبہ نے بھی مختصراً روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

۸۳/۸۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَيَقُولُونَ: يَا إِبْرَاهِيمُ، أَنْتَ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ، قَدْ سَمِعَ بِخُلَّتِكَ أَهْلُ السَّمَاوَاتِ وَأَهْلُ الْأَرْضِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (روزِ حشر) لوگ کہیں گے: اے ابراہیم! آپ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں اور آپ کی دوستی کا آسمان والوں

الحدیث رقم ۸۲: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۰۲/۲، الرقم: ۴۰۲۷، وابن أبي شيبه في المصنف، ۳۳۱/۶، الرقم: ۳۱۸۲۹، والطبري في جامع البيان، ۵۲۴/۱، وفي تاريخ الأمم والملوك، ۱/۱۶۸، وابن عسکر في تاريخ دمشق الكبير، ۱۹۴/۶.

الحدیث رقم ۸۳: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۵۹۹/۲، الرقم: ۴۰۱۷، والعسقلاني في فتح الباري، ۳۹۵/۶، الرقم: ۳۱۸۱.

اور زمین والوں نے بھی خوب چرچا سن رکھا ہے۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۸۴/۸۴۔ عَنْ سَمُرَةَ   قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُلُّ اثْنَيْنِ مِنْهُمْ خَلِيلَانِ دُونَ سَائِرِهِمْ قَالَ: فَخَلِيلِي مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ خَلِيلُ اللَّهِ إِبْرَاهِيمَ  . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت سمرہ   بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک انبیاء کرام علیہم السلام میں سے ہر دو نبی دوسرے تمام لوگوں کے علاوہ روز قیامت آپس میں دوست ہوں گے، آپ ﷺ نے فرمایا: پس اس دن ان میں سے میرا دوست وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ کا بھی دوست ہے یعنی حضرت ابراہیم  ۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۸۵/۸۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ   أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ قَصْرًا مِنْ دُرٍّ لَا صَدْعَ فِيهِ وَلَا وَهْنٌ أَعَدَّهُ اللَّهُ لِخَلِيلِهِ إِبْرَاهِيمَ  .

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْبَزَّازُ بِنَحْوِهِ وَرِجَالُهُمَا رِجَالُ الصَّحِيحِ كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ   سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک جنت میں موتیوں سے بنا ہوا ایک محل ہے جس میں نہ تو کوئی شکاف ہے اور نہ ہی کسی قسم کی کوئی کمزوری، اس گھر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل حضرت ابراہیم   کے لئے تیار کیا ہے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام بزاز نے بھی اس سے ملتی جلتی روایت بیان کی ہے اور ان دونوں کے رجال رجال صحیح ہیں جیسا کہ امام ہیثمی نے بیان کیا ہے۔

الحدیث رقم ۸۴: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۵۸/۷، الرقم: ۷۰۵۲،
والذهبي في ميزان الاعتدال، ۳۹۷/۶، والعسقلاني في لسان الميزان، ۱۵/۶،
والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۰۱/۸.

الحدیث رقم ۸۵: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۳۲۹/۶، الرقم: ۶۵۴۳،
والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۰۱/۸، وقال: ورواه البزار بنحوه، وابن كثير في
قصص الأنبياء، ۱۷۹/۱.

فصل فی مناقبِ إسماعیل ذبیحِ اللہ علیہ السلام

﴿ حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کے مناقب کا بیان ﴾

۸۶/۸۶. عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: كان النبي ﷺ يُعوذُ
الحسن والحسين ويقول: إن أباكما يُعوذُ بها إسماعيل وإسحاق:
﴿أعوذُ بكلماتِ اللہ التامةِ مِنْ كُلِّ شيطانٍ وهامةٍ وَمِنْ كُلِّ عینٍ
ولامةٍ﴾. رواه البخاري والترمذي وأبو داود والنسائي وابن ماجه.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ امام
حسن اور امام حسین علیہما السلام کے لئے (خصوصی طور پر) کلماتِ تعوذ کے ساتھ دم کرتے اور
فرماتے: تمہارے جد امجد (حضرت ابراہیم علیہ السلام) اپنے دونوں صاحبزادوں حضرت اسماعیل
اور حضرت اسحاق علیہما السلام کو ان ہی کلماتِ تعوذ کے ساتھ دم کیا کرتے تھے: ﴿اعوذُ بِكَلِمَاتِ
اللہِ التامةِ مِنْ كُلِّ شيطانٍ وهامةٍ وَمِنْ كُلِّ عینٍ ولامةٍ﴾ ”مس اللہ تعالیٰ کے کمال کلمات
کے ذریعے ہر (دوسرے اندازی کرنے والے) شیطان اور بلا سے اور ہر نظر بد سے پناہ مانگتا
ہوں۔“ اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۸۷/۸۷. عن كعب بن عجرة قال: كان إسماعيل بن إبراهيم نبي الله

الحدیث رقم ۸۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: قول الله تعالى:
واتخذ الله إبراهيم خليلاً، ۱۲۳۳/۳، الرقم: ۳۱۹۱، والترمذي في السنن، كتاب:
الطب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في الرقية من العين، ۳۹۶/۴، الرقم:
۲۰۶۰، وقال: هذا حديث حسن، وأبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في
القرآن، ۲۳۵/۴، الرقم: ۴۷۳۷، وابن ماجه في السنن، كتاب: الطب، باب: ما عوذ
به النبي ﷺ وما عوذ به، ۱۱۶۴/۲، الرقم: ۳۵۲۵، والنسائي في السنن الكبرى،
۲۵۰/۶، الرقم: ۱۰۸۴۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۷۰/۱، الرقم: ۲۴۳۴،
وابن أبي شيبة في المصنف، ۴۷/۵، الرقم: ۲۳۵۷۷.
الحدیث رقم ۸۷: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۰۳/۲، الرقم: ۴۰۳۳.

الَّذِي سَمَّاهُ اللَّهُ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَجُلًا فِيهِ حِدَّةٌ. يُجَاهِدُ أَعْدَاءَ اللَّهِ وَيُعْطِيهِ اللَّهُ النَّصْرَ عَلَيْهِمْ وَالظَّفَرَ، وَكَانَ شَدِيدَ الْحَرْبِ عَلَى الْكُفَّارِ لَا يَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَائِمَةً. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام اللہ تعالیٰ کے وہ نبی تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے صادق الوعد (یعنی وعدے کے سچے) کا نام دیا اور وہ ایسے شخص تھے جن میں (حق کے معاملہ میں) سختی پائی جاتی تھی۔ وہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے خلاف جہاد کرتے اور اللہ تعالیٰ انہیں ان پر فتح و نصرت عطا فرماتا اور وہ کفار کے خلاف بہت زیادہ جھلکرنے والے تھے اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کیا کرتے تھے۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا۔

۸۸/۸۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: الذَّبِيحُ إِسْمَاعِيلُ.

وفي رواية: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: ﴿وَفَدَيْنَاهُ بِذَبْحٍ عَظِيمٍ﴾ [الصافات، ۳۷: ۱۰۷]، قَالَ: إِسْمَاعِيلُ ثُمَّ ذَبَحَ إِبْرَاهِيمُ الْكَبِشَ.

وفي رواية: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: الْمَفْدِيُّ إِسْمَاعِيلُ وَزَعَمَتِ الْيَهُودُ أَنَّهُ إِسْحَاقُ وَكَذَبَتِ الْيَهُودُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ذبح اللہ حضرت اسماعیل رضی اللہ عنہ ہیں۔“

الحديث رقم ۸۸: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۰۵-۶۰۴/۲، الرقم: ۴۰۳۴. ۴۰۳۵، ۴۰۳۷، ۴۰۳۸، والطبري في جامع البيان، ۲۳/۸۳، ۸۵، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ۱۵/۱۰۱، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۴/۱۹، والعسقلاني في فتح الباري، ۱۲/۳۷۸-۳۷۹، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ۱/۱۶۰.

اور ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آ یہ مبارکہ: ﴿وَلَقَدْ يَنَافُ بِذِيحٍ عَظِيمٍ﴾ [الصافات، ۳۷: ۱۰۷] کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ ذبح عظیم سے مراد حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے (ان کی جگہ جنتی) مینڈھے کو ذبح کیا۔

اور ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جس کا فدیہ دیا گیا وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں اور یہود کا یہ گمان ہے کہ وہ حضرت اسحاق علیہ السلام ہیں اور یہود جھوٹے ہیں۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور طبری نے روایت کیا ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۸۹/۸۹۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَوَّلُ مَنْ نَطَقَ بِالْعَرَبِيَّةِ وَوَضَعَ الْكِتَابَ عَلَى لَفْظِهِ وَمَنْطِقِهِ ثُمَّ جَعَلَ كِتَابًا وَاحِدًا مِثْلُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْمَوْصُولِ حَتَّى فَرَّقَ بَيْنَهُ وَلَدَهُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سب سے پہلے جس شخص نے عربی زبان بولی اور اپنے الفاظ اور منطق (بول چال) پر کتاب کو وضع کیا پھر کتاب کو اس طرح ایک کیا کہ وہ آپس میں ملی ہوئی ہو جیسا بسم اللہ الرحمن الرحیم کی کتابت، یہاں تک کہ اس کتابت کو جدا جدا کیا، (ان تمام امور کو سرانجام دینے والے) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لخت جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

الحديث رقم ۸۹: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۰۲/۲، الرقم: ۴۰۲۹، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲۳۳/۲، الرقم: ۱۶۱۷، والعسقلاني في فتح الباري، ۴۰۳/۶.

فصل في مناقب إسحاق عليه السلام

﴿ حضرت اسحاق علیہ السلام کے مناقب کا بیان ﴾

۹۰/۹۰. عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الَّذِي جَعَلَهُ اللَّهُ نُورًا وَضِيَاءً وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَوَالِدَيْهِ، فَكَانَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ وَجْهًا وَأَكْثَرُهُ جَمَالًا وَأَحْسَنُهُ مَنْطِقًا فَكَانَ أَبْيَضَ جَعْدَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ مُشَبَّهًا بِإِبْرَاهِيمَ خَلْقًا وَخُلُقًا وَوُلِدَ لِإِسْحَاقَ يَعْقُوبُ وَعَيْصُ فَكَانَ يَعْقُوبُ أَحْسَنُهُمَا وَأَنْطَقُهُمَا وَأَكْثَرُهُمَا جَمَالًا وَظَرْفًا الحديث. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت کعب الاحبار رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسحاق بن ابراہیم علیہما السلام کو اللہ تعالیٰ نے نور، روشنی اور اپنے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنایا۔ پس آپ عليه السلام تمام لوگوں سے بڑھ کر خوبصورت چہرے والے تھے اور بہت زیادہ جمال والے اور خوبصورت گفتگو والے تھے۔ آپ عليه السلام سفید رنگت والے، سر اور داڑھی کے گھنگھریالے بالوں والے تھے۔ آپ ظاہری نقوش میں اور حسن خلق میں حضرت ابراہیم عليه السلام سے مشابہ تھے۔ حضرت اسحاق عليه السلام کے ہاں حضرت یعقوب عليه السلام اور حضرت عیص عليه السلام پیدا ہوئے پس ان دونوں میں سے حضرت یعقوب عليه السلام زیادہ حسین، زیادہ فصیح و بلیغ اور زیادہ حسن و جمال اور دانائی والے تھے۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۹۱/۹۱. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: ﴿وَبَشَرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ﴾ [الصافات، ۳۷: ۱۱۲]، قَالَ: بُشِرَى نُبُوءَةَ بُشْرٍ بِهِ مَرَّتَيْنِ حِينَ وُلِدَ وَحِينَ

الحديث رقم ۹۰: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۰۷/۲، الرقم: ۴۰۴۳.
الحديث رقم ۹۱: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۰۷/۲، الرقم: ۴۰۴۴، والطبري في جامع البيان، ۸۹/۲۳، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ۱۱۲/۱۵، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۲۰/۴.

نُبِيَّءَ . رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالتُّبْرِيُّ .

وَقَالَ الْحَاكِمُ : صَحِيحُ الْإِسْنَادِ .

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آیت مبارکہ ﴿وَبَشِّرْنَاہُ یٰسْحٰقُ﴾ [الصافات، ۳۷: ۱۱۲] کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ اس خوشخبری سے مراد نبوت کی خوشخبری ہے جو انہیں دو مرتبہ دی گئی۔ (پہلی) جب آپ کی ولادت ہوئی اور (دوسری) جب آپ کو منصب نبوت عطا ہوا۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور طبری نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ لُوطٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿ حضرت لوط علیہ السلام کے مناقب کا بیان ﴾

۹۲/۹۲ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ صَلَّى: ﴿أَوْ آوِيَ إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ﴾ [هود، ۱۱: ۸۰]، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: رَحِمَ اللَّهُ لُوطًا كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَمَا بَعَثَ اللَّهُ بَعْدَهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي ثُرْوَةٍ مِنْ قَوْمِهِ.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس فرمان عالی شان: ”یا میں (آج) کسی مضبوط قلعہ میں پناہ لے سکتا۔“ [هود، ۱۱: ۸۰] کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے آپ علیہ السلام مضبوط قلعہ میں پناہ لینے کی بات کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کے بعد کسی نبی کو نہیں بھیجا مگر اس کی قوم کی کثیر تعداد میں (یعنی با اثر قبیلہ میں)۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور بخاری نے الادب المفرد میں اور ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ الفاظ امام حاکم کے ہیں۔

۹۳/۹۳ - عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لُوطٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيًّا اللَّهُ وَكَانَ

الحديث رقم ۹۲: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة يوسف، ۹۲۳/۵، الرقم: ۳۱۱۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۳۲/۲، الرقم: ۳۸۴، الرقم: ۸۳۷۳، ۸۹۷۵، والبخاري في الأدب المفرد، ۲۱۲/۱، الرقم: ۶۰۵، وابن حبان في الصحيح، ۸۷-۸۶/۱۴، الرقم: ۶۲۰۷-۶۲۰۶، والحاكم في المستدرک، ۶۱۲، ۶۱۱/۲، الرقم: ۴۰۵۵-۴۰۵۴، والديلمي في مسند الفردوس، ۲۶۳/۵، الرقم: ۸۱۳۳، والطبري في جامع البيان، ۸۸/۱۲، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ۷۸/۹، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۴۵۵/۲.

الحديث رقم ۹۳: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۱۲/۲، الرقم: ۴۰۵۷.

ابنِ أَخِي إِبْرَاهِيمَ وَكَانَ رَجُلًا أبيضَ حُسنِ الوَجْهِ دَقِيقَ الأنْفِ صَغِيرَ الأُذُنِ طَوِيلَ الأصَابِعِ جَيِّدَ الثَّنَايَا أَحْسَنَ النَّاسِ مَضْحَكًا إِذَا ضَحَكَ وَأَحْسَنَهُ وَأَرَزَنَهُ وَأَحْكَمَهُ وَأَقْلَهُ أَذَى لِقَوْمِهِ وَهُوَ حِينَ بَلَغَهُ عَن قَوْمِهِ مَا بَلَغَهُ مِنَ الأَذَى العَظِيمِ الَّذِي أَرَادُوهُ عَلَيهِ حَيْثُ يَقُولُ: ﴿لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ﴾ [هود، ۸۰: ۱۱]. رَوَاهُ الحَاكِمُ.

”حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت لوط رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے نبی تھے اور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے بھائی کے بیٹے (یعنی بھتیجے) تھے اور آپ رضی اللہ عنہ سفید رنگت والے، خوبصورت چہرے والے، پتلی ناک والے، چھوٹے کانوں والے، لمبی انگلیوں والے، خوبصورت دانتوں والے تھے۔ جب ہنتے تھے تو تمام لوگوں سے بڑھ کر خوبصورت لگتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے زیادہ حسین، وقار والے اور حکمت والے اور سب سے کم اپنی قوم کو تکلیف دینے والے تھے اور جب آپ رضی اللہ عنہ کو اپنی قوم کی طرف سے تکلیف پہنچی جو بھی پہنچی جس کا آپ کی قوم نے آپ کے لئے ارادہ کیا تھا جیسا کہ آپ نے فرمایا: (کاش مجھ میں تمہارے مقابلہ کی ہمت ہوتی یا میں (آج) کسی مضبوط قلعہ میں پناہ لے سکتا۔ [هود، ۸۰: ۱۱]۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

فصل في مناقب يوسف العليّة

﴿ حضرت يوسف العليّة کے مناقب کا بیان ﴾

۹۴ / ۹۴. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَتَقَاهُمْ. فَقَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ. قَالَ: فَيُوسُفُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ. قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ: فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونَ خِيَارَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَهُوْا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ کریم کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ان میں سب سے زیادہ متقی ہے۔ صحابہ کرام رضي الله عنهم نے عرض کیا: ہم اس کے متعلق آپ سے نہیں پوچھ رہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر سب سے کریم اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت یوسف العليّة ہیں جو نبی اللہ کے بیٹے اور خلیل اللہ کے پوتے ہیں۔ صحابہ کرام رضي الله عنهم نے عرض کیا: ہم اس کے بارے میں بھی آپ سے نہیں پوچھ رہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم قبائل عرب کے متعلق مجھ سے پوچھ رہے ہو؟ جو لوگ زمانہ جاہلیت میں افضل تھے وہ لوگ اسلام میں بھی افضل ہیں جبکہ وہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کر لیں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

الحديث رقم ۹۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: قول الله تعالى: واتخذ الله إبراهيم خليلاً، ۱۲۲۴/۳، الرقم: ۳۱۷۵، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: من فضائل يوسف العليّة، ۱۸۴۶/۴، الرقم: ۲۳۷۸، والنسائي في السنن الكبرى، ۳۶۷/۶، الرقم: ۱۱۲۴۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴۳۱/۲، الرقم: ۹۵۶۴، والدارمي في السنن، ۸۴/۱، الرقم: ۲۲۳، وأبو يعلى في المسند، ۴۳۸/۱۱، الرقم: ۶۵۶۲، والحكم في المستدرک، ۶۲۳/۲، الرقم: ۴۰۸۳، وقال: هذا حديث صحيح، والبخاري في الأدب المفرد، ۵۸/۱، الرقم: ۱۲۹.

۹۵/۹۵. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم: إِنَّ الْكَرِيمَ بْنَ الْكَرِيمِ ابْنَ الْكَرِيمِ ابْنَ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ. وَقَالَ الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم: أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَنُهُ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: معزز ابن معزز ابن معزز ابن معزز تو صرف یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم (علی نبینا وعلیہم الصلوٰت والتسلیمات) ہیں اور حضرت براء رضي الله عنه حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: میں حضرت عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔“

اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

۹۶/۹۶. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: أُعْطِيَ يُوسُفُ عليه السلام شَطْرَ الْحُسَيْنِ. وَفِي رِوَايَةٍ: أُعْطِيَ يُوسُفُ وَأُمُّهُ شَطْرَ

الحديث رقم ۹۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: من انتسب إلى آباءه في الإسلام والجاهلية، ۱۲۹۸/۳، وعن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما، في كتاب: تفسير القرآن، باب: قوله: ويتم نعمته عليك وعلى آل يعقوب، ۱۷۲۸/۴، الرقم: ۴۴۱۱، والترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب: ومن سورة يوسف، ۲۹۳/۵، الرقم: ۳۱۱۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۹۶/۲، الرقم: ۵۷۱۲، ۸۳۷۳، ۹۳۶۹، وابن حبان في الصحيح، ۹۲/۱۳، الرقم: ۵۷۷۶، والطبراني في المعجم الأوسط، ۱۱۶/۳، الرقم: ۲۶۵۷، وأبو يعلى في المسند، ۳۳۸/۱، الرقم: ۵۹۳۲، والبخاري في الأدب المفرد، ۳۰۸/۱، الرقم: ۸۹۶.

الحديث رقم ۹۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۸۶/۳، الرقم: ۱۴۰۸۲، والحكم في المستدرک، ۶۲۲/۲، الرقم: ۴۰۸۲، وابن أبي شيبة في المصنف، ۴۲/۴، ۳۴۷/۶، الرقم: ۳۱۹۲۰، ۳۱۹۲۱، وأبو يعلى في المسند، ۱۰۷/۶، الرقم: ۳۳۷۳، والطبري في جامع البيان، ۲۰۷/۱۲، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۴۷۸-۴۷۷/۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۰۳/۸، وقال: رجاله رجال الصحيح، والعجلوني في كشف الخفاء، ۱۶۱/۱، الرقم: ۴۱۶، وسنده صحيح.

الْحُسَيْنِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ وَأَبُو يَعْلَى.

وفي رواية: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أُعْطِيَ يُوسُفُ الطَّيِّبُ وَأُمُّهُ ثُلُثُ حُسْنِ الْخَلْقِ. وفي رواية: ثُلُثُ الْحُسَيْنِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت یوسف الطیب کو کل حسن کا آدھا حصہ عطا ہوا۔“ اور ایک روایت میں ہے کہ انہیں اور ان کی والدہ محترمہ کو کل حسن کا آدھا حصہ عطا ہوا۔“

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ، حاکم اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں حضرت عبداللہ ﷺ بیان کرتے ہیں: ”حضرت یوسف الطیب اور آپ کی والدہ ماجدہ کو کل مخلوق کا ایک تہائی حسن نصیب ہوا، اور ایک روایت میں ہے کہ کل حسن کا ایک تہائی حصہ نصیب ہوا۔“ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۹۷/۹۷. عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ يَصِفُ يُوسُفَ الطَّيِّبَ حِينَ رَأَاهُ فِي السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا صُورَتُهُ كَصُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا أَخُوكَ يُوسُفُ. قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: وَكَانَ اللَّهُ قَدْ أُعْطِيَ يُوسُفَ مِنَ الْحُسْنِ وَالْهَيْبَةِ مَا لَمْ يُعْطِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ حَتَّى كَانَ يُقَالُ وَاللَّهِ، أَعْلَمُ أَنَّهُ أُعْطِيَ نِصْفَ الْحُسْنِ وَقِسْمَ النِّصْفِ الْآخَرَ بَيْنَ النَّاسِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت ابوسعید خدری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، اس وقت آپ حضرت یوسف الطیب کا وصف بیان کر رہے تھے جب آپ ﷺ نے انہیں (معراج کی رات) تیسرے آسمان پر دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں

الحدیث رقم ۹۷: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۲۳/۲، الرقم: ۴۰۸۷، وابن قتیبة فی تأویل مختلف الحدیث، ۳۲۱/۱.

نے ایسا شخص دیکھا جس کی صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح تھی۔ پس میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یہ آپ کے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔ ابن اسحاق کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو وہ حسن و ہبت عطا کر رکھی تھی جو عالمین میں سے آپ سے پہلے اور نہ آپ کے بعد کسی کو عطا کی گئی۔ یہاں تک کہ کہا جاتا تھا کہ اللہ کی قسم! میں یہ جانتا ہوں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو پورے حسن کا آدھا حصہ اور دوسرا آدھا حصہ (تمام) لوگوں کو عطا ہوا۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا۔

۹۸/۹۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أُعْطِيَ يُوسُفُ وَأُمُّهُ ثُلُثِي الْحُسْنِ مِنْ حُسْنِ النَّاسِ فِي الْوَجْهِ وَالْبَيَاضِ وَغَيْرِ ذَلِكَ وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا أَتَتْهُ غَطَّى وَجْهَهُ مَخَافَةَ أَنْ تَفْتِنَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت عبداللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام اور آپ کی والدہ محترمہ کو لوگوں کے حسن میں سے دو تہائی حسن چہرہ اور سفیدی اور اس کے علاوہ دوسری چیزوں میں عطا ہوا اور جب کوئی عورت آپ کے پاس آتی تو آپ علیہ السلام اپنے چہرے کو ڈھانپ لیتے مبادا وہ عورت کسی فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال، صحیح حدیث کے

رجال ہیں۔

الحدیث رقم ۹۸: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۰۶/۹، الرقم: ۸۵۵۷،
والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ۲۹۷/۱، وابن كثير في تفسير القرآن
العظيم، ۴۷۸/۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۰۳/۸، وقال: رواه الطبراني
موقوفاً، ورجالہ رجال الصحیح۔

فصل في مناقب أيوب عليه السلام

﴿ حضرت ایوب علیہ السلام کے مناقب کا بیان ﴾

۹۹/۹۹. عَنْ كَعْبٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ أَيُّوبُ بْنُ أُمُوصَ عليه السلام نَبِيَّ اللَّهِ الصَّابِرِ الَّذِي جَلَبَ عَلَيْهِ إِبْلِيسُ إِلَيْهِ سَبِيلًا فَأَلْقَى اللَّهُ عَلَى أَيُّوبَ السَّكِينَةَ وَالصَّبْرَ عَلَى بَلَائِهِ الَّذِي ابْتَلَاهُ فَسَمَّاهُ اللَّهُ: ﴿نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ﴾ [ص، ۳۸: ۳۰]، وَكَانَ أَيُّوبُ رَجُلًا طَوِيلًا جَعَدَ الشَّعْرَ وَاسِعَ الْعَيْنَيْنِ حُسْنَ الْخَلْقِ وَكَانَ عَلَى جَبِينِهِ مَكْتُوبٌ الْمُبْتَلَى الصَّابِرُ، وَكَانَ قَصِيرَ الْعُنُقِ عَرِيضَ الصَّدْرِ غَلِيظَ السَّاقَيْنِ وَالسَّاعِدَيْنِ وَكَانَ يُعْطَى الْأَرَامِلَ وَيَكْسُوهُمْ جَاهِدًا نَاصِحًا لِلَّهِ عز وجل. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت کعب رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضرت ایوب بن اموص عليه السلام اللہ تعالیٰ کے صابر نبی تھے جن کو شیطان نے ایذا دینے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ عليه السلام کی اس آزمائش پر جس میں اس نے آپ کو مبتلا کیا آپ پر سکون اور صبر نازل کیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے فرمایا: ”کیا خوب بندہ تھا، بے شک وہ (ہماری طرف) بہت رجوع کرنے والا تھا۔“ [ص، ۳۸: ۳۰] اور آپ دراز قد، گھنگریالے بال، چوڑی آنکھوں، خوبصورت خلقت والے تھے اور آپ کی پیشانی پر ”آزمودہ صابر“ لکھا ہوا تھا اور آپ چھوٹی گردن، چوڑے سینے، سخت بازوؤں اور پنڈلیوں والے تھے۔ آپ محتاجوں کو عطا کرنے اور انہیں کپڑے پہنانے والے اور اللہ تعالیٰ کی خاطر جہاد اور نصیحت کرنے والے تھے۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۰۰/۱۰۰. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً أَيُّوبَ عليه السلام قَالَتْ لَهُ:

الحدیث رقم ۹۹: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۳۴/۲، الرقم: ۴۱۱۳.
الحدیث رقم ۱۰۰: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۳۵/۲، الرقم: ۴۱۱۴،
والبيهقي في شعب الإيمان، ۱۴۷/۷، الرقم: ۹۷۹۴.

وَاللّٰهُ قَدْ نَزَلَ بِبِي الْجَهْدِ وَالْفَاقَةَ مَا أَنْ بَعَثَ قَوْمِي بِرَغِيْفٍ فَأَطَعْمُكَ
فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُشْفِيَكَ. قَالَ: وَيَحْكُ كُنَّا فِي النِّعْمَاءِ سَبْعِينَ عَامًا
فَنَحْنُ فِي الْبَلَاءِ سَبْعَ سِنِينَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ایوب ؑ کی بیوی نے آپ سے عرض کیا: اللہ کی قسم! بے شک بھوک اور فاقہ نے ہمارے ہاں گھر کر لیا ہے اور میری قوم نے ایک روٹی تک نہیں بھیجی کہ میں آپ کو کھلاتی۔ پس اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ آپ کو شفا عطا کرے۔ حضرت ایوب ؑ نے فرمایا: تمہارا بھلا ہو۔ ہم ستر سال تک ہر آسائش زندگی میں تھے۔ اب ہم صرف سات سال سے آزمائش میں ہیں۔ (پس ہمیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے)۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۱/۱۰۱۔ عَنْ قَتَادَةَ ؓ قَالَ: ابْتُلِيَ أَيُّوبُ سَبْعَ سِنِينَ مُلْقَى عَلَي
كُنَاسَةِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت قتادہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ سات سال تک حضرت ایوب ؑ آزمائش میں بتلابیت المقدس کی مٹی پر لیٹے رہے۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ يُونُسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿ حضرت یونس علیہ السلام کے مناقب کا بیان ﴾

۱۰۲/۱۰۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية لهما: قَالَ: مَنْ قَالَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ.
”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: کسی شخص کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ یہ کہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔
اور متفق علیہ روایت میں ہی ہے کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: ”جو شخص یہ کہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں تو وہ جھوٹا ہے۔“

۱۰۳/۱۰۳. عَنْ سَعْدِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: دَعْوَةُ ذِي

الحديث رقم ۱۰۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: قول الله تعالى: وإن يونس لمن المرسلين، ۱۲۵۵/۳، الرقم: ۳۲۳۴، وفي كتاب: تفسير القرآن، باب: قوله: إنا أوحينا إليك كما أوحينا إلى نوح، ۱۶۸۱/۴، الرقم: ۴۳۲۷-۴۳۲۸، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: في نكر يونس، ۱۸۴۶/۴، الرقم: ۲۳۷۶، والترمذي في السنن، كتاب: الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب: ماجاء في كراهية الصلاة بعد العصر وبعد الفجر، ۱/۳۴۳-۳۴۴، الرقم: ۱۸۳، وفي كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب: ومن سورة الزمر، ۳۷۳/۵، الرقم: ۳۲۴۵، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر البعث، ۱۴۲۸/۲، الرقم: ۴۲۷۴، والنسائي في السنن الكبرى، ۳۴۱/۶، الرقم: ۱۱۱۶۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۴۰۵، الرقم: ۹۲۴۴.
الحديث رقم ۱۰۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب: ما جاء في عقد التسبيح باليد، ۵/۵۲۹، الرقم: ۳۵۰۵، والنسائي في السنن الكبرى، ۱۶۸/۶، الرقم: ۱۰۴۹۲-۱۰۴۹۰، وفي عمل اليوم والليلة، ۱/۴۱۶، الرقم: ۶۵۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۷۰، الرقم: ۱۴۶۲، وأبو يعلى في المسند، ۲/۱۱۰، الرقم: ۷۷۲، والبزار في المسند، ۳/۳۶۳، الرقم: ۱۱۶۳، ۴/۲۵، الرقم: ۱۱۸۶، والحاكم في المستدرک، ۲/۶۳۷، الرقم: ۴۱۲۱، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱/۴۳۲، الرقم: ۶۲۰.

النُّونِ إِذْ دَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾، [الانبیاء، ۲۱: ۸۷]، فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذوالنون (حضرت یونس علیہ السلام) کی وہ دعا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مچھلی کے پیٹ میں کی تھی یہ ہے: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ [الانبیاء، ۲۱: ۸۷] ”اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے، بے شک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھا۔“ پس بے شک جو بھی مسلمان جب بھی کسی چیز کے بارے میں یہ دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی یہ دعا قبول فرماتا ہے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۴ / ۱۰۴ - عَنْ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَكَانَ يُونُسُ بْنُ مَتَّى الَّذِي سَمَّاهُ اللَّهُ ذَالنُّونِ فَقَالَ: ﴿وَذَالنُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾، [الانبیاء، ۲۱: ۸۷]، فَاسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ فَجَاءَهُ مِنَ الْغَمِّ مِنْ ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ: ظُلْمَةُ اللَّيْلِ، وَظُلْمَةُ الْبَحْرِ، وَظُلْمَةُ بَطْنِ الْحُوتِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت یونس بن متی رضی اللہ عنہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ذوالنون (مچھلی والے) کا نام دیا اور فرمایا: ”اور ذوالنون (مچھلی کے پیٹ والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کو بھی یاد

الحدیث رقم ۱۰۴: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۲/۶۳۷، الرقم: ۴۱۲۰، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۳۹، الرقم: ۳۱۸۶۹، والطبري في جامع البيان، ۱۷/۸۰، وفي تاريخ الأمم والملوك، ۱/۳۷۷، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ۱۱/۳۳۳، ۱۵/۱۳۱، والسيوطي في الجلالين، ۱/۴۲۹، الرقم: ۸۷.

فرمائیے) جب وہ (اپنی قوم پر) غضبناک ہو کر چل دیئے۔ پس انہوں نے یہ خیال کر لیا کہ ہم ان پر (اس سفر میں) کوئی تنگی نہیں کریں گے۔ پھر انہوں نے تاریکیوں میں (پھنس کر) پکارا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تیری ذات پاک ہے۔ بے شک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھا۔“ [الأنبياء، ۲۱: ۸۷] پس اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور انہیں تین تاریکیوں کے غم سے نجات دلائی۔ (اور تین تاریکیاں یہ تھیں:) رات کی تاریکی اور سمندر کی تاریکی اور مچھلی کے پیٹ کی تاریکی۔“ اس حدیث کو امام حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ شُعَيْبِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿ حضرت شعیب علیہ السلام کے مناقب کا بیان ﴾

۱۰۵/۱۰۵۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا ذَكَرَ شُعَيْبًا عليه السلام قَالَ: ذَاكَ خَطِيبُ الْأَنْبِيَاءِ لِمُرَاجَعَتِهِ قَوْمَهُ.
رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْحَكِيمُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبْرِيُّ.

”محمد بن اسحاق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب حضرت شعیب عليه السلام کا تذکرہ کرتے تو فرماتے: شعیب عليه السلام اپنی قوم کی طرف تبلیغ کی خاطر (بار بار) رجوع کرنے کی بناء پر تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے خطیب تھے۔“
اس حدیث کو امام حاکم، حکیم ترمذی اور طبری نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۱۰۵: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۲۰/۲، الرقم: ۴۰۷۱،
والحکیم الترمذی فی نوادر الأصول، ۶۰/۴، والطبری فی جامع البیان، ۴/۹،
وفی التاریخ، ۱۹۸/۱، والقرطبی فی الجامع لأحكام القرآن، ۹۰/۹.

فَصَلِّ فِي مَنَاقِبِ مُوسَى كَلِيمِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے مناقب کا بیان ﴾

١٠٦ / ١٠٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَجَدَهُمْ يَصُومُونَ يَوْمًا يَعْنِي عَاشُورَاءَ؟ فَقَالُوا: هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ وَهُوَ يَوْمٌ نَجَّى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَأَغْرَقَ آلَ فِرْعَوْنَ فَصَامَ مُوسَى شُكْرًا لِلَّهِ. فَقَالَ: أَنَا أَوْلَى بِمُوسَى مِنْهُمْ فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی جب مدینہ منورہ میں تشریف آوری ہوئی تو ان لوگوں کو آپ ﷺ نے عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ (آپ ﷺ کے دریافت کرنے پر) یہودی کہنے لگے: یہ بڑی عظمت والا دن ہے۔ اس روز اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو (فرعون کے لشکر سے) بچایا اور آل فرعون کو غرق کیا تو شکرگزاری کے طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس دن روزہ رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں یہودیوں کی نسبت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہوں۔ پس آپ ﷺ نے خود روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

الحديث رقم ١٠٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: قول الله تعالى: وهل أتاك حديث موسى [طه، ٢٠: ٩]، ٣/١٢٤٤، الرقم: ٣٢١٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصيام، باب: صوم يوم عاشوراء، ٢/٧٩٦، الرقم: ١١٣٠، وأبوداود في السنن، كتاب: الصوم، باب: في صوم يوم عاشوراء، ٢/٣٢٦، الرقم: ٢٤٤٤، وابن ماجه في السنن، كتاب: الصيام، باب: صيام يوم عاشوراء، ١/٥٥٢، الرقم: ١٧٣٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/١٥٧.١٥٦، الرقم: ٢٨٣٦.٢٨٣٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٣١١، الرقم: ٩٣٥٩، وعبد الرزاق في المصنف، ٤/٢٨٨، الرقم: ٧٨٤٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٢٤، الرقم: ١٢٣٦٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٢٨٦، الرقم: ٨١٨٠، وفي شعب الإيمان، ٣/٣٦١، الرقم: ٣٧٧٦.

۱۰۷/۱۰۷. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عليه السلام، فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ فَفَقَأَ عَيْنَهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ: أُرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ فَرَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ عَيْنَهُ فَقَالَ: ارْجِعْ فَقُلْ لَهُ: يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ بِهِ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ: أَيُّ رَبِّ، ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ الْمَوْتُ. قَالَ: فَالآنَ. فَسَأَلَ اللَّهُ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمِيَّةً بِحَجَرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: فَلَوْ كُنْتُ ثُمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ عليه السلام کے پاس ملک الموت (حضرت عزرائیل عليه السلام) کو بھیجا گیا، جب ان کے پاس ملک الموت آیا تو انہوں نے ملک الموت کو ایک تھپڑ مارا اور ان کی آنکھ پھوڑ دی۔ پس ملک الموت نے اپنے رب کے پاس جا کر عرض کیا: اے میرے رب! تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا ہے جو مرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ لوٹا دی اور فرمایا: ان کے پاس دوبارہ جاؤ اور ان سے کہو کہ ایک بیل کی پشت پر اپنا ہاتھ رکھ دیں۔ پس جتنے بال ان کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے اتنے سال ان کی عمر بڑھا دی جائے گی۔ حضرت موسیٰ عليه السلام نے عرض کیا: اے رب! پھر کیا ہوگا؟ فرمایا: پھر موت ہے، کہا: تو اب ہی سہی، پھر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی: اے اللہ! مجھے ارض مقدسہ سے ایک پتھر پھینکے جانے کے فاصلہ پر کر دے (تاکہ میری روح اس مقدس مقام پر

الحديث رقم ۱۰۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: من أحب الدفن في الأرض المقدسة أو نحوها، ۱/۴۴۹، الرقم: ۱۲۷۴، في كتاب: الأنبياء، باب: وفاة موسى عليه السلام وذكره بعد، ۳/۱۲۵۰، الرقم: ۳۲۲۶، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: من فضائل موسى عليه السلام، ۴/۱۸۴۲، الرقم: ۲۳۷۲، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: نوع آخر، ۴/۱۱۸-۱۱۹، الرقم: ۲۰۸۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۶۹، الرقم: ۷۶۳۴، وابن حبان في الصحيح، ۱۴/۱۱۲، الرقم: ۶۲۲۳، وابن رشد في الجامع، ۱۱/۲۷۴، وابن أبي عاصم في السنة، ۱/۲۶۶، الرقم: ۵۹۹.

قبض ہو اور میری تدفین بھی اس مقدس مقام پر ہو۔ پس ان کی دعا قبول ہوگئی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میں اس جگہ ہوتا تو تمہیں سرخ ٹیلے کے نزدیک راستہ کی ایک جانب ان کی قبر دکھاتا۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۰۸/۱۰۸۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَتَيْتُ،
(وَفِي رِوَايَةٍ هَذَابٍ) مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى لَيْلَةَ أُسْرِي بِي عِنْدَ الْكَثِيبِ
الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت انس رضي الله عنه سے مروی روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں آیا (اور) حضرت ہذاب کی ایک روایت میں ہے کہ (شب معراج سرخ ٹیلے کے پاس حضرت موسیٰ عليه السلام کے قریب سے میرا گزر ہوا) (تو میں نے دیکھا کہ) حضرت موسیٰ عليه السلام اپنی قبر میں کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے۔“ اسے امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۹/۱۰۹۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: حَجَّ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ
عليه السلام فِي خَمْسِينَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَعَلَيْهِ عِبَاءُ تَانِ قِطْوَانِيَّتَانِ وَهُوَ
يُلَبِّي: اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ تَعْبُدًا وَرِقًا لَبَّيْكَ، أَنَا أَعْبُدُكَ، أَنَا

الحديث رقم ۱۰۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: من فضائل
موسى عليه السلام، ۴/۱۸۴۵، الرقم: ۲۳۷۵، والنسائي في السنن، كتاب: قيام الليل
وتطوع النهار، باب: ذكر صلاة نبي الله موسى عليه السلام، ۳/۲۱۵، الرقم: ۱۶۱۔
۱۶۳۲، وفي السنن الكبرى، ۱/۴۱۹، الرقم: ۱۳۲۸، وابن حبان في الصحيح،
۱/۲۴۲، الرقم: ۵۰، والطبراني في المعجم الأوسط، ۸/۱۳، الرقم: ۷۸۰۶، وأحمد
بن حنبل في المسند، ۳/۱۴۸، الرقم: ۱۲۵۲۶۔۱۳۶۱۸، وابن أبي شيبة في
المصنف، ۷/۳۳۵، الرقم: ۳۶۵۷۵، وأبو يعلى في المسند، ۶/۷۱، الرقم: ۳۳۲۵۔

الحديث رقم ۱۰۹: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ۵/۱۷۷، الرقم: ۹۶۱۹،
والطبراني في المعجم الكبير، ۱۷/۱۶، الرقم: ۱۲، وابن أبي عاصم في كتاب
الزهد، ۱/۸۷، وابن عدي في الكامل، ۶/۵۶، والفاكهي في أخبار مكة،
۴/۲۶۸۔۲۶۹، الرقم: ۲۶۰۱، والذهبي في ميزان الاعتدال، ۵/۴۹۴، وابن
عساکر في تاريخ دمشق الكبير، ۶۱/۱۶۷، والهيتمي في مجمع الزوائد، ۶/۶۸۔

لَدَيْكَ، لَدَيْكَ يَا كَشَافَ الْكُرْبِ قَالَ: فَجَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ بِنَحْوِهِ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ بن عمران رضی اللہ عنہ نے بنی اسرائیل کے پچاس ہزار لوگوں کی معیت میں حج کیا اور آپ پر دو قطوانی عبائیں تھیں اور وہ تلبیہ کہہ رہے تھے: اے اللہ! ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں، ہم تیری عبادت اور غلامی کیلئے حاضر ہیں۔ میں تیری عبادت کرتا ہوں، تیرے پاس ہوں، تیرے پاس اے مصائب کو دور کرنے والے۔ آپ بیان کرتے ہیں: پہاڑوں نے آپ کی اس لہیک کا جواب دیا یعنی انہوں نے بھی تلبیہ پڑھی۔“

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے اور اسی طرح کی حدیث امام طبرانی اور ابن عاصم نے بھی روایت کی ہے۔

۱۱۰/۱۱۰۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ صَفِيُّ اللَّهِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرِيُّ.
وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت موسیٰ بن عمران رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے منتخب نبی تھے۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور طبری نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۱۱/۱۱۱۔ عَنْ أَبِي الْخُوَيْرِثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَكَتَ مُوسَى رضی اللہ عنہ بَعْدَ أَنْ كَلَّمَهُ اللَّهُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا لَا يَرَاهُ أَحَدٌ إِلَّا مَاتَ

الحديث رقم ۱۱۰: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۲۹/۲، الرقم: ۴۱۰۰، والطبري في جامع البيان، ۱۰۵/۲، والمنائي في فيض القدير، ۲۴۷/۶.
الحديث رقم ۱۱۱: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۲۹/۲، الرقم: ۴۱۰۱، وعبد الله بن أحمد في السنة، ۲۷۸/۲، الرقم: ۱۰۹۷، وابن معين في التاريخ (رواية الدوري)، ۱۸۳/۳، الرقم: ۸۲۴، والذهبي في ميزان الاعتدال، ۳۱۹/۴، ۱۵/۷.

مِنْ نُورِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ.

”حضرت ابو حوریرہ عبد الرحمن بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کے بعد چالیس دن تک ایک جگہ ٹھہرے رہے جو بھی آپ کو دیکھتا وہ اللہ رب العالمین کے نور کی تاب نہ لا کر فوت ہو جاتا۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور عبد اللہ بن احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۱۲/۱۱۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَمَّا كَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى، كَانَ يُبْصِرُ دَبِيبَ النَّمْلِ عَلَى الصَّفَا فِي اللَّيْلَةِ الظُّلْمَاءِ مِنْ مَسِيرَةِ عَشْرَةِ فَرَاسِخَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہمکلام ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تاریک رات میں دس فرسخ (تیس میل) کی مسافت سے واضح طور پر چیونٹی کے ریگنے کو دیکھ لیتے تھے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۱۱۳/۱۱۳. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: كَانِي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى ابْنِ عِمْرَانَ فِي هَذَا الْوَادِي مُحْرَمًا بَيْنَ قَطَوَانِيَّتَيْنِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَأَبُو نَعِيمٍ.

الحديث رقم ۱۱۲: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ۱/۶۵، الرقم: ۷۷،

والديلمي في مسند الفردوس، ۳/۴۲۴، الرقم: ۵۳۰۱، وابن كثير في تفسير

القرآن العظيم، ۲/۲۴۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۰۳.

الحديث رقم ۱۱۳: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۰/۱۴۲، الرقم:

۱۰۲۵۵، وفي المعجم الأوسط، ۶/۳۰۸، الرقم: ۶۴۸۷، وأبو يعلى في المسند،

۹/۲۷، الرقم: ۵۰۹۳، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۴/۱۸۹، والمنذري في

الترغيب والترهيب، ۲/۱۱۸، الرقم: ۱۷۴۰، والهيثمي في مجمع الزوائد،

۲/۲۲۱، ۸/۲۰۴.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گویا میں حضرت موسیٰ بن عمران رضی اللہ عنہما کو اس وادی میں دو قطوانی چادروں میں حالتِ احرام میں دیکھ رہا ہوں۔“ اس حدیث کو امام طبرانی، ابویعلیٰ اور ابو نعیم نے اسناد حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

فَصَلِّ فِي مَنَاقِبِ هَارُونَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿ حضرت ہارون علیہ السلام کے مناقب کا بیان ﴾

۱۱۴/۱۱۴. عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنْبِهٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ هَارُونَ بْنُ عِمْرَانَ فَصِيحَ اللِّسَانِ بَيْنَ الْمَنَطِقِ يَتَكَلَّمُ فِي تُوْدَةٍ وَيَقُولُ بِعِلْمٍ وَحِلْمٍ، وَكَانَ أَطْوَلَ مِنْ مُوسَى طَوْلًا وَأَكْبَرَهُمَا فِي السِّنِّ وَكَانَ أَكْثَرَهُمَا لَحْمًا وَأَبْيَضَهُمَا جِسْمًا وَأَعْظَمَهُمَا الْوَأْحَا، وَكَانَ مُوسَى رَجُلًا جَعْدًا آدَمَ طَوَالًا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَاءَ وَلَمْ يَبْعَثِ اللهُ نَبِيًّا إِلَّا وَقَدْ كَانَتْ عَلَيْهِ شَامَةٌ النُّبُوَّةِ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَبِيًّا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ شَامَةَ النُّبُوَّةِ كَانَتْ بَيْنَ كَتْفَيْهِ، وَقَدْ سُئِلَ نَبِيًّا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: هَذِهِ الشَّامَةُ الَّتِي بَيْنَ كَتْفَيْ شَامَةَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي لِأَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا رَسُولٌ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ہارون بن عمران علیہ السلام فصیح اللسان اور واضح کلام فرمانے والے تھے۔ آپ پرسکون لہجہ میں بات کرتے تھے اور علم و حلم سے بات کرتے تھے اور قد میں آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لمبے تھے اور عمر میں بھی ان سے بڑے تھے اور ان سے زیادہ پرگوشت اور سفید جسم والے تھے اور آپ کے جسم کی ہڈیاں بھی ان کے جسم کی ہڈیوں سے بڑی تھیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام گھنگریالے بالوں والے، گندم گوں اور لمبے قد کے مالک تھے گویا کہ آپ قبیلہ شنوءہ کے کوئی شخص ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو بھی نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس کے دائیں ہاتھ میں مہر نبوت ہوتی تھی سوائے ہمارے نبی مکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے۔ پس آپ کی مہر نبوت آپ کے مبارک شانوں کے درمیان تھی۔ حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے اس

الحديث رقم ۱۱۴: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۲/۶۳۱، الرقم: ۴۱۰۵.

بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جو مہر میرے شانوں کے درمیان ہے یہ (میری اور) مجھ سے پہلے مبعوث ہونے والے انبیاء کرام علیہم السلام کی مہر ہے کیونکہ اب میرے بعد نہ کوئی نبی ہے نہ رسول ہے (اس لئے میرے بعد کسی کے لئے بھی ایسی مہر نہیں ہوگی)۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا۔

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿ حضرت داود علیہ السلام کے مناقب کا بیان ﴾

۱۱۵/۱۱۵. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو حضرت داود علیہ السلام کا روزہ سب روزوں سے زیادہ پسند ہے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن نہیں رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کو حضرت داود علیہ السلام کی نفل نماز تمام (نفل) نمازوں سے زیادہ پسند ہے۔ وہ پہلے نصف رات تک سوتے پھر تہائی رات قیام کرتے پھر باقی چھٹا حصہ سوتے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۱۶/۱۱۶. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَانَ مِنْ

الحديث رقم ۱۱۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: أحب الصلاة إلى الله صلاة داود، ۱۲۵۷/۳، الرقم: ۳۲۳۸، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصيام، باب: النهي عن صوم الدهر لمن تضرر به أو فوت به حقا، ۸۱۶/۲، الرقم: ۱۱۵۹، وأبو داود في السنن، كتاب: الصوم، باب: في صوم يوم وفطر يوم، ۳۲۷/۲، الرقم: ۲۴۴۸، والنسائي في السنن، كتاب: قيام الليل وتطوع النهار، باب: ذكر صلاة نبي الله داود عليه السلام بالليل، ۲۱۴/۳، الرقم: ۱۶۳۰، وفي كتاب: الصوم، باب: صوم نبي الله داود عليه السلام، ۱۹۸/۴، الرقم: ۲۳۴۴، وابن ماجه في السنن، كتاب: الصيام، باب: ما جاء في صيام داود عليه السلام، ۵۴۶/۱، الرقم: ۱۷۱۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۶۰/۲، الرقم: ۶۴۹۱، والبزار في المسند، ۳۵۶/۶، الرقم: ۲۳۶۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳/۳، الرقم: ۴۴۳۲، وفي السنن الصغرى، ۴۷۷/۱، الرقم: ۸۳۸.

الحديث رقم ۱۱۶: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في عقد التسبيح باليد، ۵۲۲/۵، الرقم: ۳۴۹۰، والحاكم

دُعَاءِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ، اِنِّيْ اَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ
وَالْعَمَلَ الَّذِي يَبْلُغُنِي حُبَّكَ، اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِي
وَاَهْلِي وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ. قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ عَلَيْهِ
يُحَدِّثُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ اَعْبَدَ الْبَشَرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ اَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ.

وفي رواية للمروزي: اِنَّ اَخِي دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ اَعْبَدَ الْبَشَرَ كَانَ

يَقُوْمُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَصُوْمُ نِصْفَ الدَّهْرِ.

”حضرت ابودرداء رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت داود عليه السلام کی دعا یہ تھی، آپ فرمایا کرتے تھے: ”اے اللہ، بے شک میں تجھ سے تیری محبت اور تجھ سے محبت کرنے والے کی محبت اور اس عمل کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے (یعنی ایسا عمل جس سے میں تیرا محبوب بن جاؤں)۔ اے اللہ، تو اپنی محبت کو میرے نزدیک میرے نفس، میرے اہل و عیال اور ٹھنڈے پانی سے بڑھ کر محبوب بنا دے۔“ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب حضرت داود عليه السلام کا ذکر کرتے تھے تو آپ عليه السلام کے بارے میں بیان فرماتے تھے: آپ عليه السلام (اپنے دور میں) تمام انسانوں سے بڑھ کر عبادت گزار تھے۔“

اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی اور حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن اور صحیح الإسناد ہے۔

اور امام مروزی کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک میرے بھائی داود عليه السلام (اپنے دور میں) تمام انسانوں سے بڑھ کر عبادت گزار تھے، آپ آدمی رات تک قیام کیا کرتے اور آپ نے اپنی عمر کا آدھا حصہ روزے کی حالت میں گزارا۔“

..... في المستدرک، ۲/ ۴۷۰، الرقم: ۳۶۲۱، وابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، ۱۷/ ۸۶، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ۱/ ۱۱۰، الرقم: ۲۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/ ۲۰۶، وقال: رواه البزار وإسناده حسن، والمبارکفوري في تحفة الأحوذی، ۹/ ۳۲۵، والمنائوي في فيض القدير، ۴/ ۵۴۴.

۱۱۷/۱۱۷. عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنْبِهٍ رضي الله عنه قَالَ: وَكَانَ نَبِيُّ اللَّهِ دَاوُدُ بْنُ إِيشَا..... بِنِ يَعْقُوبَ، بِنِ إِسْحَاقَ، بِنِ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَكَانَ رَجُلًا قَصِيرًا أَرْزَقَ، قَلِيلَ الشَّعْرِ، طَاهِرَ الْقَلْبِ، فَقِيهَا.
رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالتَّطَبَّرِيُّ.

”حضرت وہب بن منبہ رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داود عليه السلام بن ایسا..... بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم الخلیل علیہم السلام درمیانے قد کے مالک، مختصر نیلے بالوں والے، پاکیزہ دل اور بہت سمجھ بوجھ والے تھے۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور طبری نے روایت کیا۔

۱۱۸/۱۱۸. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: اخْتَارَ اللَّهُ لِنُبُوَّتِهِ وَانْتَخَبَ لِرِسَالَتِهِ دَاوُدَ بْنَ إِيشَا فَجَمَعَ اللَّهُ لَهُ ذَلِكَ النُّورَ وَالْحِكْمَةَ وَزَادَهُ الزُّبُورَ مِنْ عِنْدِهِ، فَمَلَكَ دَاوُدُ بْنُ إِيشَا سَبْعِينَ سَنَةً فَأَنْصَفَ النَّاسَ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَقَضَى بِالْفَصْلِ بَيْنَهُمُ بِالَّذِي عَلَّمَهُ اللَّهُ وَأَعْطَاهُ مِنْ حِكْمَتِهِ وَأَمَرَ رَبُّنَا الْجِبَالَ فَاطَاعَتْهُ وَالْآنَ لَهُ الْحَدِيدُ بِإِذْنِ اللَّهِ وَأَمَرَ رَبُّنَا الْمَلَائِكَةَ بِأَنْ تَحْمِلَ لَهُ التَّابُوتَ فَلَمْ يَزَلْ دَاوُدُ يُدَبِّرُ بَعْلِمَ اللَّهِ وَنُورَهُ قَاضِيًا بِحَلَالِهِ، نَاهِيًا عَنِ حَرَامِهِ حَتَّى إِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَقْبِضَهُ إِلَيْهِ أَوْحَى إِلَيْهِ أَنْ اسْتَوْدِعْ نُورَ اللَّهِ وَحِكْمَتَهُ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ إِلَى ابْنِكَ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ فَفَعَلَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ حَيَّانَ.

”حضرت محمد بن جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی

الحدیث رقم ۱۱۷: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۴۰/۲، الرقم: ۴۱۳۰،

والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ۲۶۱/۱.

الحدیث رقم ۱۱۸: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۴۲/۲، الرقم: ۴۱۳۵، وابن

حيان في العظمة، ۱۶۱۰/۵.

نبوت اور رسالت کے لئے حضرت داود بن ایسا اللہ علیہ السلام کا انتخاب فرمایا اور ان کے نور و حکمت کو جمع فرمایا اور اپنی طرف سے انہیں زبور عطا فرمائی۔ سو حضرت داود بن ایسا اللہ علیہ السلام نے ستر سال تک حکومت کی۔ انہوں نے لوگوں کے درمیان عدل و انصاف سے فیصلہ فرمایا اور انہوں نے یہ فیصلے اس علم کے ذریعے فرمائے جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمایا تھا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی حکمت میں سے حصہ وافر عطا فرمایا اور ہمارے رب کریم نے پہاڑوں کو حکم دیا کہ وہ ان کی اطاعت بجالائیں اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے لوہے کو اپنے لیے نرم کیا۔ اور ہمارے رب نے ملائکہ کو حکم دیا کہ وہ ان کا تابوت اٹھائیں۔ پس حضرت داود اللہ علیہ السلام ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے (عطا کردہ) علم اور نور کے ذریعے تدبیر کرتے رہے، حلال کا حکم دیتے ہوئے اور حرام سے منع کرتے ہوئے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان کی روح قبض کر لے تو ان کی طرف وحی فرمائی کہ وہ اللہ تعالیٰ کا نور اور اس کی ظاہری و مخفی حکمت اپنے بیٹے سلیمان بن داود علیہما السلام کو ودیعت کر دیں۔ پس انہوں نے ایسا ہی کیا۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿ حضرت سليمان عليه السلام کے مناقب کا بیان ﴾

١١٩ / ١١٩ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا بَنَى بَيْتَ الْمُقَدَّسِ سَأَلَ اللَّهَ ﷻ خِلَالَ ثَلَاثَةِ: سَأَلَ اللَّهَ ﷻ حُكْمًا يُصَادِفُ حُكْمَهُ فَأُوتِيَهُ، وَسَأَلَ اللَّهَ ﷻ مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ فَأُوتِيَهُ، وَسَأَلَ اللَّهَ ﷻ حِينَ فَرَّغَ مِنْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ أَنْ لَا يَأْتِيَهُ أَحَدٌ لَا يَنْهَرُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ فِيهِ أَنْ يُخْرِجَهُ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ.

وابن ماجه إلا قال: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَمَّا اثْنَتَانِ فَقَدْ أُعْطِيَهُمَا وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدْ أُعْطِيَ الثَّلَاثَةَ.

”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب حضرت سلیمان بن داود علیہما السلام نے بیت المقدس کی تعمیر کی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے تین باتوں کی دعا کی: (پہلی یہ کہ) اللہ تعالیٰ انہیں ایسی حکومت عطا فرمائے جو اللہ تعالیٰ کی بادشاہت کے مطابق ہو۔ پس انہیں ایسی ہی حکومت عطا فرمادی گئی۔ (دوسری یہ کہ) اللہ تعالیٰ

الحديث رقم ١١٩: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: المساجد، باب: فضل المسجد الأقصى والصلاة فيه، ٣٤/٢، الرقم: ٦٩٣، وفي السنن الكبرى، ٢٥٦/١، الرقم: ٧٧٢، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء في الصلاة في مسجد بيت المقدس، ٤٥٢/١، الرقم: ١٤٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٧٦/٢، الرقم: ٦٦٤٤، وابن خزيمة في الصحيح، ٢٨٨/٢، الرقم: ١٣٣٤، والحاكم في المستدرک، ٤٧١/٢، الرقم: ٣٦٢٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ١٥/٩، الرقم: ٨٩٨٩، وفي مسند الشاميين، ١٩١/١، الرقم: ٣٣٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤٩٤/٣، الرقم: ٤١٧٥.

انہیں ایسی سلطنت عنایت فرمائے جو ان کے بعد کسی کو نہ ملے۔ پس انہیں ایسی ہی سلطنت عطا فرمادی گئی۔ (تیسری) جب وہ مسجد (اقصیٰ) بنانے کے بعد فارغ ہوئے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی: اے اللہ! جو شخص اس مسجد میں نماز پڑھنے آئے تو اسے گناہوں سے ایسے پاک فرمادے جیسے وہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدائش کے وقت گناہوں سے پاک تھا۔“

اس حدیث کو امام نسائی، احمد، ابن خزیمہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

امام ابن ماجہ نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو چیزیں انہیں عطا ہوئیں اور میں امید کرتا ہوں کہ انہیں تیسری بھی عطا ہوئی ہوگی۔“

۱۲۰ / ۱۲۰۔ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَمْ يُعَمِّرِ اللَّهُ مَلِكًا فِي أُمَّةٍ نَبِيٍّ مَضَى قَبْلَهُ مَا بَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ مِنَ الْعُمُرِ فِي أُمَّتِهِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وفي رواية: عَنْ الشَّعْبِيِّ قَالَ: أَرَّخَ بَنُو إِسْحَاقَ مِنْ مَبْعَثِ مُوسَى إِلَى مُلْكِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ: ﴿وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ﴾، [النمل، ۲۷: ۱۶]، قَالَ: أَخَذَتْ إِلَيْهِ النُّبُوَّةُ وَالرِّسَالَةُ أَنْ يَهَبَ لَهُ مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ فَسَخَّرَ لَهُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ وَالطَّيْرَ وَالرِّيحَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرِيُّ.

”حضرت علیؑ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے پہلے جو بھی نبی گزرا اس کی امت میں سے کسی بادشاہ کو اتنی عمر عطا نہ فرمائی جتنی اس نبی کی امت میں اس نبی (حضرت سلیمان علیہ السلام) کو عطا فرمائی۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں حضرت شعبی بیان کرتے ہیں کہ بنو اسحاق نے حضرت موسیٰ علیہ السلام

الحديث رقم ۱۲۰: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۴۳-۶۴۴، الرقم: ۴۱۳۷،
۴۱۴۰، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ۲۲۱/۴، والذهبي في ميزان
الاعتدال، ۲۸۹/۲.

کی بعثت سے لے کر حضرت سلیمان بن داود علیہما السلام کی بادشاہت تک تاریخ رقم کی اور فرمایا: ”اور سلیمان علیہ السلام، داود علیہ السلام کے جانشین ہوئے۔“ آپ بیان کرتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو نبوت و رسالت ملی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسی بادشاہت عطا کی جو آپ کے بعد کسی اور کو عطا نہ ہوئی سو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے جنات، انسان، پرندے اور ہوا مسخر کر دیئے۔“ اس حدیث کو امام حاکم اور طبری نے روایت کیا ہے۔

۱۲۱/۱۲۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أُعْطِيَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ مُلْكَ مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا فَمَلَكَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ سَبْعِمِائَةَ سَنَةٍ وَسِتَّةَ أَشْهُرٍ مَلَكَ أَهْلَ الدُّنْيَا كُلَّهُمْ مِنَ الْجِنِّ، وَالْإِنْسِ وَالشَّيَاطِينِ، وَالذَّوَابِّ، وَالطَّيْرِ، وَالسَّبَاعِ وَأُعْطِيَ عِلْمَ كُلِّ شَيْءٍ وَمَنْطِقَ كُلِّ شَيْءٍ، وَفِي زَمَانِهِ صُنِعَتِ الصَّنَائِعُ الْمُعْجَبَةُ الَّتِي مَا سَمِعَ بِهَا النَّاسُ وَسُخِّرَتْ لَهُ فَلَمْ يَزَلْ مُدَبِّرًا بِأَمْرِ اللَّهِ وَنُورِهِ، وَحِكْمَتِهِ حَتَّى إِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَقْبِضَهُ أَوْحَى إِلَيْهِ أَنْ اسْتَوْدِعْ عِلْمَ اللَّهِ وَحِكْمَتَهُ أَخَاهُ وَوَلَدَ دَاوُدَ وَكَانُوا أَرْبَعًا مِائَةً وَثَمَانِينَ رَجُلًا بِلا رِسَالَةٍ.
رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ حَيَّانَ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

”حضرت محمد بن جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن داود علیہ السلام کو زمین کے مشرق و مغرب کی حکومت عطا ہوئی پس حضرت سلیمان بن داود علیہ السلام نے سات سو سال اور چھ ماہ تک حکومت کی اور آپ کی حکومت تمام اہل دنیا پر تھی جن میں تمام جن و انس، شیاطین، چوپائے اور درندے شامل تھے اور آپ کو ہر چیز کا علم اور ہر چیز کی زبان عطا ہوئی اور آپ کے زمانے میں بہت خوب ایجادات ہوئیں جن کے بارے میں لوگوں نے پہلے کبھی سنا بھی نہیں تھا اور یہ ساری چیزیں آپ کے لئے مسخر کر دی گئیں تھیں۔ پس آپ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے امر اور اس کے نور اور حکمت کے ذریعے ان کی تدبیر کرتے رہے یہاں تک کہ

الحدیث رقم ۱۲۱: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۴۳/۲، الرقم: ۴۱۳۹، وابن حیان في العظمة، ۱۶۱۱/۵، وابن عساکر في تاریخ دمشق الكبير، ۲۶۳/۲۲۔

جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی روح کو قبض کرنے کا ارادہ فرمایا تو آپ کی طرف وحی بھیجی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علم و حکمت کو اپنے بھائی اور حضرت داود علیہ السلام کے بیٹے کو ودیعت کر دیں اور ان میں چار سو اسی آدمی ایسے تھے جن کو رسالت عطا نہیں ہوئی تھی (یعنی یہ شرف ان میں سے صرف حضرت سلیمان علیہ السلام کو حاصل ہوا۔)

اس حدیث کو امام حاکم، ابن حبان اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۱۲۲/۱۲۲۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَلَّغْنَا أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ كَانَ عَسْكَرُهُ مِائَةَ فَرَسٍ: خَمْسَةٌ وَعِشْرُونَ مِنْهَا لِلْإِنْسِ، وَخَمْسَةٌ وَعِشْرُونَ لِلْجِنِّ، وَخَمْسَةٌ وَعِشْرُونَ لِلْوَحْشِ، وَخَمْسَةٌ وَعِشْرُونَ لِلطَّيْرِ، وَكَانَ لَهُ أَلْفُ بَيْتٍ مِنْ قَوَارِيرَ عَلَى الْخَشَبِ مِنْهَا: ثَلَاثُ مِائَةِ صَرِيحَةٍ، وَسَبْعُ مِائَةِ سَرِيَّةٍ، فَأَمَرَ الرِّيحَ الْعَاصِفَ فَرَفَعْتُهُ فَأَمَرَ الرِّيحَ فَسَارَتْ بِهِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَسِيرُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ: إِنِّي قَدْ زِدْتُ فِي مُلْكِكَ أَنْ لَا يَتَكَلَّمُ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ بِشَيْءٍ إِلَّا جَاءَتْ الرِّيحُ فَأَخْبَرْتُكَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت محمد بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں یہ بات معلوم ہوئی کہ حضرت سلیمان بن داود علیہ السلام کا لشکر سو فرسخ (یعنی تین سو میل) پر پھیلا ہوا تھا، ان میں سے پچیس فرسخ انسانوں کے لئے، پچیس جنوں کے لئے، پچیس وحشی جانوروں کے لئے اور پچیس پرندوں کے لئے تھے اور آپ کے ایک ہزار گھرتے جو لکڑی کے بنے ہوئے تھے اور ان پر شیشے کا کام ہوا تھا اور ان میں تین سو گھر ظاہر تھے اور تین سو مخفی تھے آپ ﷺ آندھی کو حکم دیتے تو وہ آپ ﷺ کو اٹھا لیتی، ہوا کو حکم دیتے تو آپ کو ساتھ لے کر چلتی اور اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کی طرف وحی فرماتا در انحالیکہ آپ زمین و آسمان کے درمیان چل رہے ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

الحدیث رقم ۱۲۲: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۴۴/۲، الرقم: ۴۱۴۱، والطبري في جامع البيان، ۱۹/۱۴۱، وفي تاريخ الأمم والملوك، ۲۸۸/۱، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ۱۳/۱۶۷.

(اے سلیمان!) میں نے تمہاری بادشاہت میں یہ اضافہ کر دیا ہے کہ مخلوقات میں سے جو کوئی بھی جو بات کرے گا ہوا تجھے اس کے بارے میں بتا دے گی۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۲۳/۱۲۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يُوَضَّعُ لَهُ سِتُّ مِائَةِ أَلْفِ كُرْسِيِّ، ثُمَّ يَجِيءُ أَشْرَافُ الْإِنْسِ فَيَجْلِسُونَ مِمَّا يَلِيهِ، ثُمَّ يَجِيءُ أَشْرَافُ الْجِنِّ فَيَجْلِسُونَ مِمَّا يَلِي أَشْرَافَ الْإِنْسِ ثُمَّ يَدْعُو الطَّيْرَ فَتُظِلُّهُمْ، ثُمَّ يَدْعُو الرِّيحَ فَتَحْمِلُهُمْ قَالَ: فَيَسِيرُ فِي الْغَدَاةِ الْوَاحِدَةِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن داود علیہما السلام کے لئے چھ لاکھ کرسیوں کا ایک تخت بچھایا جاتا تھا پھر انسانوں میں سے بزرگ مرتبہ لوگ آتے اور وہ ان کے ساتھ والی کرسیوں پر بیٹھ جاتے پھر جنات میں سے بزرگ جن آتے اور وہ بزرگ لوگوں کے ساتھ والی کرسیوں پر بیٹھ جاتے پھر آپ ﷺ پرندوں کو حکم فرماتے تو وہ ان سب پر سایہ فگن ہو جاتے پھر آپ ہوا کو حکم فرماتے تو وہ ان سب کو اٹھالے جاتی اس طرح وہ ایک صبح میں ایک ماہ کی مسافت طے کر لیتے۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۱۲۳: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۲/۴۰۰، ۶۴۴، الرقم: ۳۵۲۵،

۴۱۴۲، والطبري في جامع البيان، ۱۹/۱۴۴، وابن عساکر في تاريخ دمشق

الكبير، ۲۲/۲۶۶-۲۶۷.

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ يَحْيَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے مناقب کا بیان ﴾

۱۲۴/۱۲۴۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا سَيِّدًا، وَحُصُورًا وَكَانَ لَا يَقْرُبُ النِّسَاءَ وَلَا يَشْتَهِيَهُنَّ وَكَانَ شَابًّا حُسْنَ الْوَجْهِ وَالصُّورَةِ لَيِّنَ الْجَنَاحِ، قَلِيلَ الشَّعْرِ، قَصِيرَ الْأَصَابِعِ، طَوِيلَ الْأَنْفِ، أَقْرَنَ الْحَاجِبِينَ، دَقِيقَ الصَّوْتِ، كَثِيرَ الْعِبَادَةِ، قَوِيًّا فِي طَاعَةِ اللَّهِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت کعب بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام سردار اور پاکدامن تھے اور وہ عورتوں کے قریب تک نہ جاتے تھے اور نہ ہی عورتوں کی خواہش رکھتے تھے اور آپ خوبصورت شکل و صورت والے نوجوان تھے جو جھکے ہوئے کندھوں والے (یعنی نہایت متواضع)، کم بالوں، چھوٹی انگلیوں، اونچی ناک اور لمبی ہوئی پلکوں والے، باریک آواز والے، بہت زیادہ عبادت گزار اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں پختہ تھے۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۲۵/۱۲۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كُلُّ بَنِي آدَمَ يَلْقَى اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِذَنْبٍ، وَقَدْ يُعَذِّبُهُ إِنْ شَاءَ أَوْ يَرْحَمُهُ، إِلَّا

الحدیث رقم ۱۲۴: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۴۷/۲، الرقم: ۴۱۵۰، والنووي في تهذيب الأسماء، ۴۴۹/۲.

الحدیث رقم ۱۲۵: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۳۳۳/۶، الرقم: ۶۵۵۶،

وابن عدي في الكامل، ۲۳۴/۲، الرقم: ۴۱۲، والخطيب البغدادي في موضع

أوهام الجمع والتفريق، ۸۰/۲، والعسقلاني في لسان الميزان، ۱۷۷/۲،

والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ۷۹/۴، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم،

۳۶۲/۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۰۹/۸.

يَحْيَىٰ بَنُ زَكَرِيَّا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَإِنَّهُ كَانَ سَيِّدًا، وَحُضُورًا، وَنَبِيًّا مِنْ الصَّالِحِينَ، وَأَهْوَى النَّبِيُّ ﷺ إِلَى قَدَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَأَخَذَهَا وَقَالَ: ذَكَرَهُ مِثْلَ هَذِهِ الْقَدَاةِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ عَدِيٍّ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمام بنی آدم روز قیامت اپنے اپنے گناہوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوں گے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو انہیں عذاب دے گا یا ان پر رحم فرمائے گا، سوائے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے۔ پس بے شک آپ ﷺ سردار، پاکیزہ و بلند کردار اور ایک صالح نبی تھے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے جھک کر ایک تنکا پکڑا اور فرمایا: کہ آپ ﷺ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام (کے مناقب) کا فقط اس تنکے کے برابر ذکر کیا ہے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابن عدی نے روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ عِيسَى رُوحِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿ حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے مناقب کا بیان ﴾

۱۲۶/۱۲۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: مَا مِنْ بَنِي آدَمَ مَوْلُودٌ إِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِينَ يُوَلَّدُ فَيَسْتَهْلُ صَارِحًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: آپ صلى الله عليه وسلم فرما رہے تھے: بنی آدم میں سے کوئی مولود (یعنی بچہ) ایسا نہیں ہے جسے پیدائش کے وقت شیطان مس نہ کرے۔ پس وہ بچہ اس شیطان کے مس کرنے کی وجہ سے چیخنا چلانا شروع کر دیتا ہے سوائے حضرت مریم اور ان کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے (کہ انہیں شیطان نے مس نہیں کیا۔)“ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

۱۲۷/۱۲۷۔ عَنْ عُبَادَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا

الْحَدِيثُ رَقْم ۱۲۶: أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ، كِتَاب: الْأَنْبِيَاءِ، بَاب: قَوْلِ اللَّهِ

تَعَالَى: وَانْكَرَ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ، ۳/۱۲۶۵، الرَّقْم: ۳۲۴۸، وَفِي كِتَاب: تَفْسِيرِ

الْقُرْآنِ، بَاب: وَإِنِّي أَعْيِذُهَا بِكَ وَذَرِيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، ۴/۱۶۵۵، الرَّقْم:

۴۲۷۴، وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ، كِتَاب: الْفَضَائِلِ، بَاب: فَضَائِلُ عِيسَى صلى الله عليه وسلم،

۴/۱۸۳۸، الرَّقْم: ۲۳۶۶، وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمُسْنَدِ، ۲/۲۳۳، ۲۷۴، الرَّقْم:

۷۱۸۲، ۷۶۹۴، وَابْنُ حِبَّانَ فِي الصَّحِيحِ، ۱۴/۱۲۹، الرَّقْم: ۶۲۳۵، وَابْنُ أَبِي

شَيْبَةَ فِي الْمَصْنَفِ، ۶/۲۸۸، الرَّقْم: ۳۱۴۹۶، وَأَبُو يَعْلَى فِي الْمُسْنَدِ، ۱۰/۳۷۶،

الرَّقْم: ۵۹۷۱، وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الْأَوْسَطِ، ۷/۳۸، الرَّقْم: ۶۷۸۴۔

الْحَدِيثُ رَقْم ۱۲۷: أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ، كِتَاب: الْأَنْبِيَاءِ، بَاب: قَوْلِهِ: يَا

أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ، ۳/۱۲۶۷، الرَّقْم: ۳۲۵۲، وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ،

كِتَاب: الْإِيمَانِ، بَاب: الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعاً،

۱/۵۷، الرَّقْم: ۲۸، وَالنَّسَائِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى، ۶/۲۷۷-۲۷۸، الرَّقْم:

۱۰۹۶۹-۱۰۹۷۰، ۱۱۱۳۲، وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمُسْنَدِ، ۵/۳۱۳، الرَّقْم: ←

اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنَّ عِيسَى
عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ، وَرُوحٌ مِنْهُ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ،
وَالنَّارُ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو
اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ ایک ہے اس کا
کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور بے شک
حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اللہ تعالیٰ کے بندے، اس کے رسول اور اس کا ایک کلمہ ہیں جو اس نے
مریم علیہا السلام کی طرف اِلْقَاءِ کیا اور آپ روح اللہ ہیں اور جنت اور دوزخ حق ہیں تو اللہ تعالیٰ
اسے جنت میں داخل کرے گا خواہ اس شخص کا عمل کچھ بھی ہو۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۲۸/۱۲۸۔ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم:
إِذَا أَدَّبَ الرَّجُلُ أُمَّتَهُ فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا
فَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا آمَنَ بِعِيسَى ثُمَّ آمَنَ بِبِي فَلَهُ أَجْرَانِ

..... ۲۲۷۲۷، وابن حبان في الصحيح، ۱/۴۳۷، الرقم: ۲۰۷، والبزار في المسند،
۷/۱۳۰، الرقم: ۲۶۸۲، وابن منده في الإيمان، ۱/۵۱۰، الرقم: ۴۰۴۔
الحديث رقم ۱۲۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: قوله تعالى:
وانكر في الكتاب مريم، ۳/۱۲۷۱، الرقم: ۳۲۶۲، وفي كتاب: العلم، باب: تعليم
الرجل أمته وأهله، ۱/۴۸، الرقم: ۹۷، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب:
وجوب الإيمان برسالة نبينا محمد صلی اللہ علیہ وسلم إلى جميع الناس ونسخ الملة بملته،
۱/۱۳۴، الرقم: ۱۵۴، والترمذي في السنن، كتاب: النكاح عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم،
باب: ماجاء في الفضل في ذلك، ۳/۴۲۴، الرقم: ۱۱۱۶، والنسائي في السنن،
كتاب: النكاح، باب: عتق الرجل جاريته ثم يتزوجها، ۶/۱۱۵، الرقم: ۳۳۴۴،
وابن في السنن، كتاب: النكاح، باب: الرجل يعتق أمته ثم يتزوجها، ۱/۶۲۹،
الرقم: ۱۹۵۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۳۹۵، ۴۰۲، ۴۱۴، وابن منده
في الإيمان، ۱/۵۰۴، الرقم: ۳۹۵، وابن حبان في الصحيح، ۹/۳۶۰، الرقم:
۴۰۵۳، والبخاري في الأدب المفرد، ۱/۸۰، الرقم: ۲۰۳۔

(وفي رواية: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ)
وَالْعَبْدُ إِذَا اتَّقَى رَبَّهُ وَأَطَاعَ مَوْلِيَهُ فَلَهُ أَجْرَانِ.
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

”حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنی کنیز کو اچھا ادب سکھائے اور اسے بہترین تعلیم دے، پھر آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے تو اسے دگنا ثواب ملے گا (اسی طرح) جو آدمی (پہلے) حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لایا تھا اور اب مجھ پر ایمان لے آئے تو اسے بھی دگنا ثواب ملے گا (اور ایک روایت میں ہے کہ اہل کتاب میں سے وہ آدمی جو اپنے نبی پر ایمان لایا پھر مجھ پر ایمان لایا) اور جو غلام اپنے آقا سے ڈرے اور اپنے آقا کا حکم مانے تو اس کے لئے بھی دگنا ثواب ہے۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

۱۲۹/۱۲۹. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْلَةٌ أُسْرِي بِهَا لَقِيتُ مُوسَى قَالَ: فَنَعْتَهُ فَإِذَا رَجُلٌ حَسْبْتُهُ. قَالَ: مُضْطَرِبٌ رَجُلٌ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَاءَةَ قَالَ: وَلَقِيتُ عِيسَى فَنَعْتَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَّامَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شبِ معراج

الحدیث رقم ۱۲۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: قول الله تعالى: وانكر في الكتاب مريم، ۱۲۶۹/۳، الرقم: ۳۲۵۴، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الإسراء برسول الله ﷺ إلى السماوات، ۱/۱۵۴، الرقم: ۱۶۸، والترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة بنى إسرائيل، ۳۰۰/۵، الرقم: ۳۱۳۰، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وابن حبان في الصحيح، ۲۴۷/۱، الرقم: ۵۱، وعبد الرزاق في المصنف، ۳۲۹/۵، وابن منده في الإيمان، ۷۴۰/۲، الرقم: ۷۲۸، وأبو عوانة في المسند، ۱۱۶/۱، الرقم: ۳۴۷.

میری حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وصف یوں بیان فرمایا: وہ دبے پتلے، دراز قد، سیدھے بالوں والے ایسے آدمی ہیں جیسے قبیلہ شنوءہ کے لوگ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میری حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی ملاقات ہوئی پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کا حلیہ بیان فرمایا کہ یہ درمیانہ قد، سرخ رنگ والے اور ایسے تروتازہ ہیں گویا ابھی حمام سے (نہا کر) نکلے ہیں اور میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بھی ملا میں ان کی ساری اولاد میں ان سے زیادہ مشابہ ہوں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۳۰ / ۱۳۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کا اس وقت (خوشی سے) کیا حال ہو گا جب تم میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہو گا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۳۱ / ۱۳۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَالَّذِي

الحديث رقم ۱۳۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: نزول عيسى بن مريم عليهما السلام، ۱۲۷۲/۳، الرقم: ۳۲۶۵، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: نزول عيسى بن مريم حاكما بشريعة نبينا محمد ﷺ، ۱/۱۳۶، الرقم: ۱۵۵، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/۲۱۳، الرقم: ۶۸۰۲، والعسقلاني في فتح الباري، ۶/۴۹۳۔

الحديث رقم ۱۳۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: نزول عيسى ابن مريم، ۱۲۷۲/۳، الرقم: ۳۲۶۴، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: نزول عيسى ابن مريم حاكما بشريعة نبينا محمد ﷺ، ۱/۱۳۶، الرقم: ۱۵۵، والترمذي في السنن، كتاب: الفتن عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في نزول عيسى بن مريم عليهما السلام، ۴/۵۰۶، الرقم: ۲۲۳۳، وقال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح، وابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: فتنة الدجال وخروج عيسى بن مريم، ۲/۱۳۶۳، الرقم: ۴۰۷۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۵۳۸، الرقم: ۱۰۹۵۷، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/۲۳۰، الرقم: ۶۸۱۸۔

نَفْسِي بِيَدِهِ لِيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ
الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخَنزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالَ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ
أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس
ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! عنقریب تم میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام
نازل ہوں گے، وہ عدل کے ساتھ فیصلے فرمانے والے ہوں گے، صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو
قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال اتنا بڑھ جائے گا کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا،
یہاں تک کہ (بارگاہ الہی میں) ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

۱۳۲ / ۱۳۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ:
أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ وَالْأَنْبِيَاءِ أَوْلَادُ عِلَاتٍ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ.
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية عنه: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى بْنِ
مَرْيَمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْأَنْبِيَاءِ إِخْوَةٌ لِعَلَاتٍ أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ
وَاحِدٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے

الحديث رقم ۱۳۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: قول الله
تعالى: واذكر في الكتاب مريم، ۳/ ۱۲۷۰، الرقم: ۳۲۵۸-۳۲۵۹، ومسلم في
الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: فضائل عيسى عليه السلام، ۴/ ۱۸۳۷، الرقم: ۲۳۶۵،
وأبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في التخيير بين الأنبياء عليهم لصلاة والسلام،
۴/ ۲۱۸، الرقم: ۴۶۷۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۴۶۳، الرقم: ۹۹۷۵.
۹۹۷۶، وابن حبان في الصحيح، ۱۴/ ۷۴، الرقم: ۳۱۶، ۶۱۹۴، ۶۴۰۶.

ہوئے سنا: میں سب لوگوں سے زیادہ ابن مریم (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے قریب ہوں اور سارے انبیاءِ علّاتی اولاد (جن کا باپ ایک ہو اور مائیں مختلف ہوں) کی طرح ہیں۔ میرے اور ان (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں دنیا و آخرت میں تمام لوگوں سے بڑھ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قریب ہوں اور تمام انبیاءِ علّاتی بھائی (ایک باپ کی اولاد) ہیں۔ ان کی مائیں مختلف لیکن سب کا دین ایک ہے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۳۳/۱۳۳۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ: فَيَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ: تَعَالُ صَلِّ لَنَا. فَيَقُولُ لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أَمْرَاءُ تَكْرِمَةَ اللَّهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: میری امت میں سے ایک جماعت قیام حق کے لیے قیامت تک کامیاب جنگ کرتی رہے گی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس جب حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آسمان سے اتریں گے تو مسلمانوں کا امیر ان سے عرض کرے گا: تشریف لائیں ہمیں نماز پڑھائیں۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: (اس وقت) میں امامت نہیں کراؤں گا۔ تم

الحديث رقم ۱۳۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: نزول عيسى بن مريم حاكماً بشريعة نبينا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/۱۳۷، الرقم: ۱۵۶، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/۲۳۱، الرقم: ۶۸۱۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۴۵، الرقم: ۱۴۷۶۲-۱۵۱۶۷، وابن الجارود في المنتقى، ۱/۲۵۷، الرقم: ۱۰۳۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۹/۱۸۰، وأبو عوانة في المسند، ۱/۹۹، الرقم: ۳۱۷، وابن منده في الإيمان، ۱/۵۱۷، الرقم: ۵۱۸، الرقم: ۴۱۸، والعظيم آبادي في عون المعبود، ۱۱/۳۰۹، والمناوي في فيض القدير، ۶/۳۹۵.

ایک دوسرے پر امیر ہو (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اس وقت امامت سے انکار فرمادیں گے) اس فضیلت و بزرگی کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عطا کی ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۳۴ / ۱۳۴. عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ: عِيسَى عليه السلام وَصَاحِبُ يُوسُفَ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ہلال بن یساف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: پنگھوڑے میں تین (بچوں) کے علاوہ کسی نے کلام نہیں کیا (اور وہ تین یہ ہیں): حضرت عیسیٰ عليه السلام اور حضرت یوسف عليه السلام کی گواہی دینے والا بچہ اور صاحب جریج۔“

اسے امام بخاری، مسلم، احمد، ابن حبان، ابن ابی شیبہ اور حاکم نے روایت کیا ہے، الفاظ حاکم کے ہیں نیز انہوں نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۳۵ / ۱۳۵. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم: أَنَّهُ قَالَ: إِنِّي لَأَرْجُو

الحديث رقم ۱۳۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: قول الله تعالى: واذكر في الكتاب مريم، ۱۲۶۸/۳، الرقم: ۳۲۵۳، ومسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: تقديم بر الوالدين على التطوع بالصلاة وغيرها، ۱۹۷۶/۴، الرقم: ۲۵۵۰، وأحمد بن حنبل في السند، ۳۰۸.۳۰۷/۲، الرقم: ۸۰۵۸، ۸: ۵۷، وابن حبان في الصحيح، ۴۱۱/۱۴، الرقم: ۶۴۸۹، والحاكم في المستدرک، ۲/۶۵۰، الرقم: ۴۱۶۱، وابن أبي شيبه في المصنف، ۳۳۹/۶، الرقم: ۳۱۸۷۳، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۸/۲۲۴، الرقم: ۵۵۸، والبيهقي في شعب الإيمان، ۶/۱۹۳-۱۹۴، الرقم: ۷۸۷۹.

الحديث رقم ۱۳۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۹۸-۲۹۹، الرقم: ۷۹۵۷، ۷۹۵۸، ۷۹۶۵، وابن الجعد في المسند، ۱/۱۷۵، الرقم: ۱۱۲۴، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۸/۵، ۲۰۵، وقال: رواه أحمد بإسناد ورجالهما رجال الصحيح، والعظيم آبادي في عون المعبود، ۱۱/۳۱۰.

إِنْ طَالَ بِي عُمُرٌ أَنْ أَلْقَى عَيْسَى بِنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنْ عَجَلَ بِي مَوْتُ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيُقِرَّهُ مِنِّي السَّلَامَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ مَرْفُوعًا، وَمَوْقُوفًا، وَرِجَالُهُمَا رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ اگر میری عمر طویل ہوئی تو میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے ملاقات کروں گا۔ اور اگر میرا وصال جلد ہو گیا تو تم میں سے جو شخص انہیں ملے تو وہ انہیں میری طرف سے سلام کہے۔“

اس حدیث کو امام احمد نے مرفوعاً اور موقوفاً روایت کیا ہے اور دونوں روایات کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۱۳۶/۱۳۶۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَيَأْتُونَ عَيْسَى بِالشَّفَاعَةِ فَيَقُولُ: هَلْ تَعْلَمُونَ أَحَدًا هُوَ كَلِمَةُ اللَّهِ وَرُوحُهُ وَيُبْرِيءُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَيُحْيِي الْمَوْتَى غَيْرِي؟ فَيَقُولُونَ: لَا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (روزِ قیامت) لوگ شفاعت کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے: کیا تم میرے علاوہ کسی ایسے شخص کو جانتے ہو جو ”کلمۃ اللہ“ اور ”روح اللہ“ ہے اور جو مادرزاد کوڑھی اور برص کے مریضوں کو صحیح اور مردوں کو زندہ کر دیتا ہے؟ تو لوگ کہیں گے: نہیں۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۱۳۷/۱۳۷۔ عَنِ عَطَاءِ مَوْلَى أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا

الحديث رقم ۱۳۶: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۲/۶۵۰، الرقم: ۴۱۵۹.

الحديث رقم ۱۳۷: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۲/۶۵۱، الرقم: ۴۱۶۲، وابن

عساکر في تاريخ دمشق الكبير، ۴۷/۴۹۳-۴۹۴، والعظيم آبادی في عون

المعبود، ۱۱/۳۱۰، والمناعي في فيض القدير، ۵/۳۹۹.

هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِيَهْبُطَنَّ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ حَكْمًا
عَدْلًا وَإِمَامًا مُقْسِطًا وَلَيْسُلُكَنَّ فَجًّا حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ بَنِيْتَهُمَا وَلِيَأْتِيَنَّ
قَبْرِي حَتَّى يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَلَا رُدَّنَّ عَلَيْهِ. يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: أَيُّ بَنِي أَخِي
إِنْ رَأَيْتُمُوهُ فَقُولُوا: أَبُو هُرَيْرَةَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے غلام حضرت عطاء رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ میں نے
حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا،
آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام عدل کے ساتھ فیصلے فرمانے والے
اور منصف امام کی صورت میں نازل ہوں گے اور یقیناً وہ حج یا عمرہ کی غرض سے یا ان دونوں
کی غرض سے مکہ کے طریق پر چلیں گے اور یقیناً وہ میری قبر پر آئیں گے تاکہ مجھے سلام عرض
کر سکیں اور یقیناً میں ان کے سلام کا جواب دوں گا۔ حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه فرماتے ہیں: اے
میرے بھتیجیو! اگر تم انہیں (حضرت عیسیٰ عليه السلام کو) دیکھو تو عرض کرنا: ابو ہریرہ آپ کی خدمت
میں سلام عرض کرتا ہے۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور ابن عساکر نے روایت کیا اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ
حدیث صحیح الإسناد ہے۔

۱۳۸ / ۱۳۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا إِنَّ
عَيْسَى بَنَ مَرْيَمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ وَلَا رَسُولٌ إِلَّا أَنَّهُ خَلِيفَتِي مِنْ
بَعْدِي يَقْتُلُ الدَّجَالَ، وَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَتَضَعُ الْحَرْبُ
أَوْزَارَهَا. أَلَا مَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

الحدیث رقم ۱۳۸: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ۲ / ۳۰، الرقم: ۷۲۵،
والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۱۱ / ۱۷۲، الرقم: ۵۸۷۲، وابن كثير في
تفسير القرآن العظيم، ۴ / ۸۴، والهيتمي في مجمع الزوائد، ۸ / ۲۰۵.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْخَطِيبُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار! بے شک میرے اور حضرت عیسیٰ الطیسی کے درمیان نہ کوئی نبی ہے اور نہ رسول۔ غور سے سنو! بے شک وہ (حضرت عیسیٰ الطیسی) میرے بعد میرے نائب ہوں گے جو دجال کو قتل کریں گے اور صلیب کو توڑیں گے اور جزیہ کو ختم کریں گے (یعنی لوگوں میں دین کی اتنی تبلیغ و اشاعت کریں گے کوئی بھی ذمی باقی نہیں رہے گا کہ جس پر جزیہ واجب ہو) اور جنگ ختم ہو جائے گی۔ سنو! تم میں سے جو بھی انہیں ملے تو انہیں سلام عرض کرے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

﴿ انبیاء کرام علیہم السلام کے جامع مناقب کا بیان ﴾

۱۳۹ / ۱۳۹۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام کے درمیان (بعض کو بعض پر) فضیلت مت دو۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۴۰ / ۱۴۰۔ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: إِنَّ رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ﴾ [الصفّات، ۳۷: ۱۰۲].

الحديث رقم ۱۳۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الديات، باب: إذا لطم المسلم يهوديا عند الغضب، ۶/۲۵۳۴، الرقم: ۶۵۱۸، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: من فضائل موسى عليه السلام، ۴/۱۸۴۵، الرقم: ۲۳۷۴، وأبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في التخيير بين الأنبياء عليهم الصلاة والسلام، ۴/۲۱۷، الرقم: ۴۶۶۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۱، الرقم: ۳۳، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۲۶، الرقم: ۳۱۷۹۸، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ۴/۳۱۵، وأبو يعلى في المسند، ۲/۵۱۷، الرقم: ۱۳۶۸، والطبراني في المعجم الأوسط، ۱/۸۸، الرقم: ۲۶۰.

الحديث رقم ۱۴۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الوضوء، باب: التخفيف في الوضوء، ۱/۶۴، الرقم: ۱۳۸، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: في مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، ۵/۶۰۲، الرقم: ۳۶۸۹، والحاكم في المستدرک، ۲/۴۶۸، الرقم: ۳۶۱۳، ۴/۴۳۸، الرقم: ۸۱۹۷، وابن أبي عاصم في السنة، ۱/۲۰۲، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱/۱۲۲، الرقم: ۵۹۶، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۲/۶، الرقم: ۱۲۳۰۲.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے خواب بھی وحی ہوتے ہیں پھر یہ آیت پڑھی: ”پس خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔“
[الصافات، ۳۷: ۱۰۲]۔

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا نیز امام ترمذی اور حاکم نے بھی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۴۱ / ۱۴۱ - عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ فَيُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَإِنْ كَانَ دِينُهُ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ. وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَتْرُكَهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ مَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَالبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ الْبَابِ مُخْتَصَرًا.

وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

الحديث رقم ۱۴۱: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: ماجاه في الصبر على البلاء، ۶۰۱ / ۴، الرقم: ۲۳۹۸، وفي الصحيح، كتاب: المرضى، باب: أشد الناس بلاء الأنبياء ثم الأمثل فالأمثل، ۲۱۳۹ / ۵، والنسائي في السنن الكبرى، ۳۵۵ / ۴، ۳۷۹، الرقم: ۷۴۹۶، ۷۶۱۳، وابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: الصبر على البلاء، ۱۳۳۴ / ۲، الرقم: ۴۰۲۳-۴۰۲۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۶۹ / ۶، الرقم: ۲۷۱۲۴، وابن حبان في الصحيح، ۱۶۰ / ۷، الرقم: ۲۹۰۰، ۲۹۲۱، والدارمي في السنن، ۴۱۲ / ۲، الرقم: ۲۷۸۳، والحاكم في المستدرک، ۹۹ / ۱، الرقم: ۱۲۰، ۴۴۸ / ۳، الرقم: ۵۴۶۳، ۴۴۸ / ۴، الرقم: ۸۲۳۱، وأبو يعلى في المسند، ۳۱۲ / ۲، الرقم: ۱۰۴۵، والشاشي في المسند، ۱۳۰ / ۱، الرقم: ۶۷، والأزدي في مسند الربيع، ۳۷۷ / ۱، الرقم: ۹۹۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳۷۲ / ۳، الرقم: ۶۳۲۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۴ / ۲۴، الرقم: ۶۲۷، ۶۲۹.

وفي رواية أحمد: قَالَ: إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ بَلَاءَ الْأَنْبِيَاءِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ.

وفي رواية للحاكم: قَالَ: الْأَنْبِيَاءُ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: الْعُلَمَاءُ: قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ الصَّالِحُونَ.

”حضرت سعد رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ، لوگوں میں سب سے زیادہ سخت آزمائش کس کی ہوتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام کی، پھر درجہ بدرجہ مقربین کی۔ آدمی کی آزمائش اس کے دین کے مطابق ہوتی ہے۔ اگر دین میں مضبوط ہو تو سخت آزمائش ہوتی ہے۔ اگر دین میں کمزور ہو تو حسب دین آزمائش کی جاتی ہے۔ بندے کے ساتھ یہ آزمائشیں ہمیشہ رہتی ہیں یہاں تک کہ وہ زمین پر اس طرح چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام بخاری نے ترجمۃ الباب میں مختصراً روایت کیا ہے۔ امام ابو عیسیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

اور امام احمد کی ایک روایت میں ہے کہ لوگوں میں سب سے زیادہ سخت آزمائش جانے والے انبیاء کرام علیہم السلام ہوتے ہیں پھر جوان سے قریب ہوتے ہیں پھر جوان سے قریب ہوتے ہیں۔

اور امام حاکم کی ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ سخت آزمائش جانے والے انبیاء کرام علیہم السلام ہوتے ہیں پھر علماء اور پھر صالحین۔“

۱۴۲/۱۴۲۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَسَمَ رُؤْيَتَهُ وَكَلَامَهُ بَيْنَ

الحدیث رقم ۱۴۲: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب: ومن سورة والنجم، ۳۹۴/۵، الرقم: ۳۲۷۸، والحکم فی المستدرک، ۶۲۹/۲، الرقم: ۴۰۹۹، وعبد اللہ بن أحمد فی السنۃ، ۲۸۶/۱، الرقم: ۵۴۸، ورجالہ ثقات، وابن راہویہ فی المسند، ۷۹۰/۳، الرقم: ۱۴۲۱، وابن النجاد فی الرد علی من یقول القرآن مخلوق، ۳۷/۱، الرقم: ۱۷۔

مُحَمَّدٍ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ. فَكَلَّمَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّتَيْنِ وَرَأَاهُ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی رویت (دیدار) اور اپنے کلام کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان تقسیم فرمایا۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ دو مرتبہ کلام فرمایا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دو مرتبہ دیکھا۔“ اس حدیث کو امام ترمذی، حاکم اور طبری نے روایت کیا ہے۔

۱۴۳ / ۱۴۳. عَنْ أُوسِ بْنِ أُوسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ قُبِضَ وَفِيهِ النَّفْحَةُ، وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثَرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ، فَإِنَّ صَلَاتِكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ، قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ؟ يَقُولُونَ: بَلِيَّتَ قَالَ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيَّ الْأَرْضِ الْأَنْبِيَاءِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ.

”حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک تمہارے دنوں میں سے جمعہ کا دن سب سے بہتر ہے اس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن انہوں نے وفات پائی اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن سخت آواز ظاہر ہو گی۔ پس اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھے پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے پیش کیا جائے گا؟ جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد مبارک خاک میں مل چکا ہوگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

الحدیث رقم ۱۴۳: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: فضل يوم الجمعة وليلة الجمعة، ۲۷۵/۱، الرقم: ۱۰۴۷، وفي كتاب: الصلاة، باب: في الاستغفار، ۸۸/۲، الرقم: ۱۵۳۱، والنسائي في السنن، كتاب: الجمعة، باب: بإكثار الصلاة على النبي صلی اللہ علیہ وسلم يوم الجمعة، ۹۱/۳، الرقم: ۱۳۷۴، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة، باب: في فضل الجمعة، ۳۴۵/۱، الرقم: ۱۰۸۵.

فرمایا: (نہیں، ایسا نہیں ہے) بیشک اللہ ﷻ نے زمین پر انبیائے کرام کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے۔“ اسے امام ابو داؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱۴۴ / ۱۴۴ - عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ: قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَمْ الْأَنْبِيَاءُ؟ قَالَ: مِائَةٌ أَلْفٍ وَعِشْرُونَ أَلْفًا قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَمْ الرُّسُلُ مِنْ ذَلِكَ؟ قَالَ: ثَلَاثٌ مِائَةٌ وَثَلَاثَةٌ عَشَرَ جَمًّا غَفِيرًا. قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ كَانَ أَوَّلَهُمْ قَالَ: آدَمُ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنْبِيُّ مُرْسَلٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، خَلَقَهُ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ وَكَلَّمَهُ قَبْلًا ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ، أَرْبَعَةٌ سَرِيَانِيُونَ: آدَمُ، وَشِيثُ، وَأَخْنُوخُ. وَهُوَ إِدْرِيْسُ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ خَطَّ بِالْقَلَمِ. وَنُوحٌ، وَأَرْبَعَةٌ مِنَ الْعَرَبِ: هُوْدٌ، وَشُعَيْبٌ، وَصَالِحٌ، وَنَبِيْكَ مُحَمَّدٌ (ﷺ)..... الحديث.

رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ وَأَبُو نَعِيْمٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

”حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ، انبیاء کرام علیہم السلام کتنے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک لاکھ بیس ہزار۔ میں نے عرض کیا: ان میں سے رسول کتنے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تین سو تیرہ (افراد) کا ایک جم غفیر ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ، ان میں سے سب سے پہلے نبی کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا وہ نبی مرسل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور ان میں اپنی روح پھونکی اور اس سے پہلے ان سے کلام فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابازر، چار نبی سریانی تھے، آدم علیہ السلام، شیت علیہ السلام، اخنوخ یعنی ادریس علیہ السلام اور یہ وہ پہلے نبی ہیں جنہوں نے قلم کے

الحديث رقم ۱۴۴: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۷۷.۷۶/۲، الرقم: ۳۶۱، وفي الثقات، ۱۱۹/۲، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۱۶۷، وابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، ۲۳/۲۷۵، ۲۷۷، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۱/۵۸۶.۵۸۷، والهيتمي في موارد الظمان، ۱/۵۳.

ساتھ لکھا اور نوح عليه السلام، اور چار نبی عربی ہیں: حضرت ہود عليه السلام، حضرت شعیب عليه السلام، حضرت صالح عليه السلام اور تمہارے نبی محمد مصطفیٰ صلى الله عليه وسلم..... الحدیث۔“

اس حدیث کو امام ابن حبان، ابو نعیم اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۱۴۵/۱۴۵۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ عَلَيْكَ: ﴿وَإِذْ كُرِّ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا﴾ [مریم، ۱۹: ۴۱]، قَالَ: كَانَ الْأَنْبِيَاءُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِلَّا عَشْرَةً: نُوحٌ، وَصَالِحٌ، وَهُودٌ، وَلُوطٌ، وَشُعَيْبٌ، وَإِبْرَاهِيمُ، وَإِسْمَاعِيلُ، وَإِسْحَاقُ، وَيَعْقُوبُ وَمُحَمَّدٌ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَنْ لَهُ اسْمَانِ إِلَّا إِسْرَائِيلُ وَعِيسَى فِإِسْرَائِيلُ يَعْقُوبُ وَعِيسَى الْمَسِيحُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَالْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ”اور اس کتاب میں ابراہیم کا ذکر کر بے شک وہ سچے اور نبی تھے۔“ [مریم، ۱۹: ۴۱] کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ سارے کے سارے انبیاء کرام علیہم السلام بنی اسرائیل میں سے تھے سوائے دس انبیاء کرام علیہم السلام کے اور وہ یہ ہیں: حضرت نوح، حضرت صالح، حضرت ہود، حضرت لوط، حضرت شعیب، حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب علیہم السلام اور سیدنا محمد مصطفیٰ صلى الله عليه وسلم۔ انبیاء کرام علیہم السلام میں سے سوائے حضرت اسرائیل اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے کسی کے دو نام نہیں تھے۔ پس اسرائیل عليه السلام کا دوسرا نام یعقوب اور عیسیٰ عليه السلام کا دوسرا نام مسیح تھا۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے ثقات رجال کے ساتھ روایت کیا اور بیہقی نے

الحدیث رقم ۱۴۵: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۲/۴۰۵، الرقم: ۳۴۱۵، والطبرانی في المعجم الكبير، ۱۱/۲۷۶، الرقم: ۱۱۷۲۳، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱/۱۵۰، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۱/۱۸۸، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۸/۲۱۰.

بھی اسے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۴۶/۱۴۶۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا رَأَى الصُّورَ فِي الْبَيْتِ لَمْ يَدْخُلْ حَتَّى أَمَرَ بِهَا فَمُحِثٌ، وَرَأَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامَ بِأَيْدِيهِمَا الْأَزْلَامُ فَقَالَ: قَاتَلَهُمُ اللَّهُ وَاللَّهِ، إِنْ اسْتَقْسَمَا بِالْأَزْلَامِ قَطُّ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جب خانہ کعبہ میں (دیواروں پر بنی) تصویریں دیکھیں تو اس میں داخل نہ ہوئے یہاں تک کہ ان تصویروں کو آپ ﷺ کے حکم سے وہاں سے ہٹا دیا گیا اور آپ ﷺ نے حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کو (تصویر میں) دیکھا کہ آپ کے ہاتھوں میں جوئے کے تیر ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان (مشرکین) کو اللہ تعالیٰ ہلاک کرے۔ اللہ رب العزت کی قسم! ان دونوں (حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام) نے کبھی بھی جوئے کے تیروں کے ذریعے تقسیم نہیں چاہی۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۴۷/۱۴۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَوَجَدَ إِسْمَاعِيلَ يُصَلِّحُ لَهُ بَيْتًا مِنْ وَرَاءِ زَمْرَمَ فَقَالَ لَهُ إِبْرَاهِيمُ: يَا إِسْمَاعِيلُ،

الحديث رقم ۱۴۶: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۵۹۹/۲، الرقم: ۴۰۱۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۳۱۴/۱۱، الرقم: ۱۱۸۴۵، وابن رشد في الجامع، ۳۹۸/۱۰، والعظيم آبادي في عون المعبود، ۱۴۱/۱۱، والشوكاني في نيل الأوطار، ۹۸/۲۔

الحديث رقم ۱۴۷: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۰۱/۲، الرقم: ۴۰۲۵، والطبري في جامع البيان، ۵۵۰/۱، وفي تاريخ الأمم والملوك، ۱۵۶/۱۔

إِنَّ رَبَّكَ قَدْ أَمَرَنِي بِنَاءِ الْبَيْتِ. فَقَالَ لَهُ إِسْمَاعِيلُ: فَأَطَعُ رَبَّكَ فِيمَا أَمَرَكَ. قَالَ فَأَعِنِّي عَلَيْهِ. قَالَ: فَقَامَ مَعَهُ فَجَعَلَ إِبْرَاهِيمُ بَيْنَهُ وَإِسْمَاعِيلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُولَانِ: ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾، [البقرة، ۲: ۱۲۷]. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کو آب زمزم کے اس پار اپنے گھر کی مرمت کرتے ہوئے پایا۔ پس حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: اے اسماعیل! بے شک تمہارے رب نے مجھے بیت اللہ کی تعمیر کا حکم دیا ہے۔ یہ سن کر حضرت اسماعیل علیہ السلام نے عرض کیا: آپ اپنے رب کے حکم کی اطاعت کیجئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: تم اس کام میں میری مدد کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام آپ کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے سو حضرت ابراہیم علیہ السلام گھر بناتے جاتے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام آپ کو پتھر پکڑاتے جاتے اور دونوں یہ کہتے جاتے: ”اے ہمارے رب ہم سے (ہمارا یہ عمل) قبول فرما، بے شک تو سننے والا اور جاننے والا ہے۔“ [البقرة، ۲: ۱۲۷]۔

اس حدیث کو امام حاکم اور طبری نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۴۸ / ۱۴۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى مُوسَى بِالْكَلَامِ وَإِبْرَاهِيمَ بِالْخُلَّةِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے ساتھ ہم کلام ہونے اور حضرت

الحديث رقم ۱۴۸: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۲/۶۲۹، الرقم: ۴۰۹۸، والسيوطي في الجلالين، ۱/۳۷۱.

ابراہیم علیہ السلام کو اپنی دوستی کے لئے چنا۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۴۹ / ۱۴۹۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: كَانَ إِيَّاسُ نَبِيُّ اللَّهِ صَاحِبَ جِبَالٍ بَرِيَّةٍ يَخْلُو فِيهَا يَعْبُدُ رَبَّهُ وَكَانَ ضَخَمَ الرَّأْسِ خَمِيصَ الْبَطْنِ دَقِيقَ السَّاقَيْنِ وَكَانَ فِي رَأْسِهِ شَامَةٌ حَمْرَاءُ وَإِنَّمَا رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَى أَرْضِ الشَّامِ وَلَمْ يَصْعَدْ بِهِ السَّمَاءَ فَأُورِثَ الْيَسْعُ مِنْ بَعْدِهِ النَّبُوءَةَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت کعب بن کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ایاس علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی اور بریہ پہاڑوں کے مالک تھے جن میں آپ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے خلوت اختیار کیا کرتے تھے آپ بڑے سر مبارک والے، خالی پیٹ والے، تپلی پنڈلیوں والے تھے اور آپ کے سر میں سرخ رنگ کا ایک نشان تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ارض شام کی طرف اٹھا کر لے گیا اور آپ کو آسمان کی طرف نہیں اٹھایا اور آپ کے بعد حضرت یسع علیہ السلام کو نبوت عطا فرمائی۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۵۰ / ۱۵۰۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى عَلَى وَادِي الْأَزْرَقِ فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: وَادِي الْأَزْرَقِ. فَقَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ مَهْبُطًا لَهُ خَوَارٍ إِلَى اللَّهِ بِالتَّكْبِيرِ. ثُمَّ أَتَى عَلَى ثَنِيَّةٍ فَقَالَ: مَا هَذِهِ الثَّنِيَّةُ؟ قَالُوا: ثَنِيَّةٌ كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ بْنِ مَتَّى عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَعْدَةً خِطَامُهَا لَيْفٌ وَهُوَ يُلَبِّي

الحديث رقم ۱۴۹: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۲/۶۳۷، الرقم: ۴۱۱۹۔

الحديث رقم ۱۵۰: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۱۴/۱۰۳، الرقم: ۶۲۱۹، والحكم

في المستدرک، ۲/۳۷۳، ۶۳۸، الرقم: ۳۳۱۳، ۴۱۲۳، والطبراني في المعجم الكبير،

۱۲/۱۵۹، الرقم: ۱۲۷۵۶، وأبونعيم في حلية الأولياء، ۲/۲۲۳، ۳/۹۶، والبيهقي

في شعب الإيمان، ۳/۴۴۰، الرقم: ۴۰۰۴۔

وَعَلَيْهِ جَبَّةٌ صُوفٍ.

رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ وَأَبُو نَعِيمٍ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.
وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ وادی ازرق کی طرف تشریف لائے اور فرمایا: یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یہ وادی ازرق ہے۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: گویا کہ میں موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ اس وادی میں اتر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کر رہے ہیں۔ پھر آپ ﷺ ایک پہاڑی راستے کی طرف تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کون سا پہاڑی راستہ ہے؟ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یہ فلاں فلاں پہاڑی راستہ ہے۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: گویا میں حضرت یونس بن متی علیہ السلام کو سرخ گنگریا لے بالوں والی اونٹنی پر بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ اس اونٹنی کی لگام کھجور کی چھال کی ہے اور آپ تلبیہ کہہ رہے ہیں اور آپ نے اون کا جبہ زیب تن کیا ہوا ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن حبان، حاکم، طبرانی، ابونعیم اور بیہقی نے روایت کیا اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور مذکورہ الفاظ بھی حاکم کے ہیں۔

۱۵۱/۱۵۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: لَقَدْ سَلَكَ فَجَّ الرُّوحَاءِ سَبْعُونَ نَبِيًّا حُجَّاجًا عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصُّوفِ وَلَقَدْ صَلَّى فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ سَبْعُونَ نَبِيًّا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وفي رواية: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

الحديث رقم ۱۵۱: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۵۳/۲، الرقم: ۴۱۶۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۷۷/۵، الرقم: ۹۶۱۸، والطبراني في المعجم الكبير، ۴۷۴/۱۲، الرقم: ۱۳۵۲۵، والفاکهي في أخبار مكة، ۲۶۶/۴، الرقم: ۲۵۹۴، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۹۷/۳، وقال: رواه البزار ورجاله ثقات، والمنائوي في فيض القدير، ۴۵۹/۴.

فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ قَبْرُ سَبْعِينَ نَبِيًّا .

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْفَاكِهِيُّ وَالْبَزَارُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ .

وفي رواية عنه: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ

الْخَيْفِ سَبْعُونَ نَبِيًّا مِنْهُمْ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ عِبَاءَتَانِ

قَطْوَانِيَّتَانِ وَهُوَ مُحْرَمٌ عَلَى بَعِيرٍ مِنْ إِبِلِ شَنُوَّةَ مَخْطُومٌ بِخُطَامِ لَيْفٍ لَهُ

ضِفْرَانٍ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَأَبُونُعَيْمٍ وَالْفَاكِهِيُّ . (۱)

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ روحاء کے راستے پر ستر

انبیاء کرام علیہم السلام حج کی غرض سے گزرے ہیں جو اون کے کپڑے زیب تن کیے ہوئے تھے

اور مسجد خیف میں ستر انبیاء علیہم السلام نے نماز ادا کی۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسجد

خیف میں ستر انبیاء کرام علیہم السلام کے مزارات ہیں۔“

اسے امام طبرانی، فاکہی اور بزار نے روایت کیا نیز اس کے رجال ثقہ ہیں۔

”اور آپ ہی سے مروی ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسجد

خیف میں ستر انبیاء کرام علیہم السلام نے نماز ادا کی جن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی شامل تھے،

گویا میں ان کی طرف دیکھ رہا ہوں اور ان پر دو قطوانی چادریں تھیں اور وہ حالت احرام میں

قبیلہ شنوہ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ پر سوار تھے جس کی نکیل کھجور کی چھال کی تھی جس کی

(۱) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۱/۴۵۲، الرقم: ۱۲۲۸۳، وأبونعيم في

حلية الأولياء، ۲/۱۰، وابن عدي في الكامل، ۶/۵۸، والفاكهي في أخبار مكة،

۴/۲۶۶، الرقم: ۲۵۹۳، والذهبي في ميزان الاعتدال، ۵/۴۹۴، والديلمي في

مسند الفردوس، ۲/۳۹۲، الرقم: ۳۷۴۰، والمقدسي في الأحاديث المختارة،

۱۰/۲۹۲، الرقم: ۳۱۹، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۱۱۷، الرقم:

۱۷۳۶، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۶۱/۱۶۷، والهيثمي في مجمع

الزوائد، ۳/۲۲۱، ۲۹۷، وقال: رواه البزار ورجالہ ثقات۔

دوریاں تھیں۔“ اس حدیث کو امام طبرانی، ابو نعیم اور فاکہی نے روایت کیا ہے۔

۱۵۲/۱۵۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم:
الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءُ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَابْنُ عَدِيٍّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ ابْنُ عَدِيٍّ: وَأَرْجُو أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ.

والعسقلاني في الفتح وقال: قد جمع البيهقي كتاباً لطيفاً في حياة الأنبياء في قبورهم أورد فيه حديث أنس رضي الله عنه: الأنبياء أحياء في قبورهم يصلون. أخرجه من طريق يحيى بن أبي كثير وهو من رجال الصحيح عن المستلم بن سعيد وقد وثقه أحمد وابن حبان عن الحجاج الأسود وهو ابن أبي زياد البصري وقد وثقه أحمد وابن معين عن ثابت عنه وأخرجه أيضاً أبو يعلى في مسنده من هذا الوجه وأخرجه البزار وصححه البيهقي.

”حضرت انس بن مالک رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء

الحديث رقم ۱۵۲: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۱۴۷/۶، الرقم: ۳۴۲۵، وابن عدي في الكامل، ۳۲۷/۲، الرقم: ۴۶۰، وقال: هذا أحاديث غرائب حسان وأرجو أنه لا بأس به، والدلمي في مسند الفردوس، ۱/۱۱۹، الرقم: ۴۰۳، والعسقلاني في فتح الباري، ۶/۴۸۷، وفي لسان الميزان، ۲/۱۷۵، ۲۴۶، الرقم: ۷۸۷، ۱۰۳۳، وقال: رواه البيهقي، وقال: ابن عدي: أرجو أنه لا بأس به، والذهبي في ميزان الاعتدال، ۲/۲۰۰، ۲۷۰، وقال: رواه البيهقي، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۱۱، وقال: رواه أبو يعلى والبزار، ورجال أبي يعلى ثقات، والسيوطي في شرح على سنن النسائي، ۴/۱۱۰، والعظيم آبادي في عون المعبود، ۶/۱۹، وقال: وألفت عن ذلك تأليفا سميته: انتباه الأذكيا بحياة الأنبياء، والمناوي في فيض القدير، ۳/۱۸۴، والشوكاني في نيل الأوطار، ۵/۱۷۸، وقال: فقد صححه البيهقي وألف في ذلك جزءاً، والزرقاني في شرح على موطأ الإمام مالك، ۴/۳۵۷، وقال: وجمع البيهقي كتاباً لطيفاً في حياة الأنبياء وروى فيه بإسناد صحيح عن أنس رضي الله عنه مرفوعاً.

کرام علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔“

اس حدیث کو امام ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں اور اس حدیث کو امام ابن عدی اور بیہقی نے بھی روایت کیا ہے اور امام ابن عدی نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند میں کوئی نقص نہیں ہے۔

امام عسقلانی ”فتح الباری“ میں بیان کرتے ہیں کہ امام بیہقی نے انبیاء کرام علیہم السلام کے اپنی قبروں میں زندہ ہونے کے بارے میں ایک خوبصورت کتاب لکھی ہے جس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بھی وارد کی ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہوتے ہیں اور صلاۃ بھی ادا کرتے ہیں۔ یہ حدیث انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر کے طریق سے روایت کی ہے اور وہ صحیح حدیث کے رواۃ میں سے ہیں انہوں نے مستلم بن سعید سے روایت کی اور امام احمد بن حنبل نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے اور ابن حبان نے یہ حدیث حجاج اسود سے روایت کی ہے اور وہ ابن ابی زیاد البصری ہیں اور انہیں بھی امام احمد نے ثقہ قرار دیا ہے۔ اور ابن معین نے حضرت ثابت سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ اور امام ابویعلیٰ نے بھی اپنی مسند میں اسی طریق سے یہ حدیث روایت کی ہے اور امام بزار نے بھی اس کی تخریج کی ہے اور امام بیہقی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

الْبَابُ الثَّانِي:

مَنَاقِبُ أَهْلِ الْبَيْتِ وَقَرَابَةِ الرَّسُولِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

﴿حضور ﷺ کے اہل بیت اور اہل قرابت کے مناقب﴾

۱۔ فَضْلٌ فِي وَصِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَهْلِ بَيْتِهِ

﴿حضور ﷺ کی اپنے اہل بیت کے بارے میں وصیت کا بیان﴾

۲۔ فَضْلٌ فِي حَثِّ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى حُبِّهِمْ

﴿حضور ﷺ کا لوگوں کو محبتِ اہل بیت کی ترغیب دینے کا بیان﴾

۳۔ فَضْلٌ فِي مَشْرُوعِيَّةِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ تَبَعًا لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کی اتباع میں آپ ﷺ کے اہل بیت پر درود بھیجنے

کا بیان﴾

۴۔ فَضْلٌ فِي بَشَارَةِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ وَجَزَائِهِ ﷺ

لِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْهِمْ

﴿حضور ﷺ کا اہل بیت کو جنت کی بشارت دینے اور ان سے

حسن سلوک کرنے والوں کو خود جزاء دینے کا بیان﴾

۵۔ فَضْلٌ فِي أَنَّهُمْ أَمَانٌ وَنَجَاةٌ لِأُمَّتِهِ ﷺ

﴿حضور ﷺ کی امت کے لئے اہل بیتِ اطہار کا باعثِ امان

اور باعثِ نجات ہونے کا بیان﴾

۶۔ فَضْلٌ فِي تَحْذِيرِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ بُغْضِهِمْ وَعَدَاوَتِهِمْ

﴿حضور ﷺ کا اہل بیت سے بغض و عداوت رکھنے سے ڈرانے

کا بیان﴾

۷۔ فَصَلِّ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ أَهْلِ الْبَيْتِ وَالْقَرَابَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

﴿حضور ﷺ کے اہل بیت اور اہل قرابت کے جامع مناقب کا

بیان﴾

فَصْلٌ فِي وَصِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَهْلِ بَيْتِهِ

﴿ حضور ﷺ کی اپنے اہل بیت کے بارے میں وصیت کا بیان ﴾

۱/۱۵۳. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَلَا إِنَّ عَيْبَتِي
الَّتِي آوَى إِلَيْهَا أَهْلُ بَيْتِي، وَإِنَّ كَرَشِي الْأَنْصَارُ. فَاعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ
وَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.
وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! میرا جامہ دان جس سے میں آرام پاتا ہوں میرے اہل بیت ہیں اور میری جماعت انصار ہیں۔ ان کے بُروں کو معاف کر دو اور ان کے نیکوکاروں کی (اچھائی کو) قبول کرو۔“
اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲/۱۵۴. عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي
تَارِكٌ فِيكُمْ خَلِيفَتَيْنِ: كِتَابَ اللَّهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ. أَوْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِترَتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ
يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

الحديث رقم ۱: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ،
باب: في فضل الأنصار وقریش، ۷۱۴/۵، الرقم: ۳۹۰۴، وابن أبي شيبه في
المصنف، ۳۹۹/۶، الرقم: ۳۲۳۵۷، والشيباني في الأحاد والمثاني، ۳۳۲/۳،
الرقم: ۱۷۱۶، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۲۵۲/۲.
الحديث رقم ۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۸۱/۵، الرقم: ۲۱۶۱۸،
والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۶۲/۹.

”حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک میں تم میں دو نائب چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب جو کہ آسمان و زمین کے درمیان پھیلی ہوئی رسی (کی طرح) ہے اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت اور یہ کہ یہ دونوں اس وقت تک ہرگز جدا نہیں ہوں گے جب تک یہ میرے پاس حوض کوثر پر نہیں پہنچ جاتے۔“

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۵۵/۳. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: افْتَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَكَّةَ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الطَّائِفِ فَحَاصَرَهُمْ ثَمَانِيَةَ أَوْ سَبْعَةَ، ثُمَّ أَوْغَلَ غَدْوَةً أَوْ رَوْحَةً ثُمَّ نَزَلَ ثُمَّ هَجَرَ. ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي لَكُمْ فَرَطٌ وَإِنِّي أَوْصِيكُمْ بِعِترَتِي خَيْرًا، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمْ الْحَوْضُ الْحَدِيثُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا پھر طائف کا رخ کیا اور اس کا آٹھ یا سات دن محاصرہ کئے رکھا پھر صبح یا شام کے وقت اس میں داخل ہو گئے پھر پڑاؤ کیا پھر ہجرت فرمائی اور فرمایا: اے لوگو! بے شک میں تمہارے لئے تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا اور بے شک میں تمہیں اپنی عترت کے ساتھ نیکی کی وصیت کرتا ہوں اور بے شک تمہارا ٹھکانہ حوض ہوگا..... الحدیث۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۵۶/۴. . عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَصِلُوا إِلَيْنِ إِذْ اتَّبَعْتُمُوهُمَا، وَهُمَا: كِتَابُ اللَّهِ، وَأَهْلُ بَيْتِي عِترَتِي. ثُمَّ قَالَ: أَتَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالُوا: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ كُنْتُ

الحدیث رقم ۳: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۲/۱۳۱، الرقم: ۲۵۵۹۔

الحدیث رقم ۴: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳/۱۱۸، الرقم: ۴۵۷۷۔

مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيحٌ.

”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جانے والا ہوں اور اگر تم ان کی اتباع کرو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ دو چیزیں کتاب اللہ اور میرے اہل بیت ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو میں مومنین کی جانوں سے بڑھ کر انہیں عزیز ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا تین مرتبہ فرمایا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہاں، یا رسول اللہ! تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولی ہوں علی بھی اس کا مولی ہے۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۵۷/۵. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾ [الشورى، ۲۳: ۲۳]، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ قَرَابَتِكَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب یہ آیت: ”فرمادیجئے: میں اس تبلیغ رسالت پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا مگر (اپنی اور اللہ کی) قرابت و قربت سے محبت (چاہتا ہوں)۔“ [الشوری، ۲۳: ۲۳] نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے قرابت دار کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی، فاطمہ اور ان کے دو بیٹے (حسن و حسین)۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۵۸/۶. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رضی اللہ عنہ فِي رَوَايَةٍ طَوِيلَةٍ: قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: انظروا كيف تخلفوني في الثقلين. فنأدى مناد: وما الثقلان يا رسول الله، قال: كتاب الله طرقت بيد الله وطرقت بأيديكم

الحدیث رقم ۵: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۴۷/۳، الرقم: ۲۶۴۱، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۱۶۸/۹.

الحدیث رقم ۶: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۶۶/۵، الرقم: ۴۹۷۱.

فَاسْتَمْسِكُوا بِهِ لَا تَصِلُوا، وَالْآخِرُ عِتْرَتِي وَإِنَّ اللَّطِيفَ الْخَبِيرَ نَبَّأَنِي
 أَنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ، سَأَلْتُ رَبِّي ذَلِكَ لَهُمَا، فَلَا
 تَقَدِّمُوهُمَا فَتَهْلِكُوا، وَلَا تَقْصُرُوا عَنْهُمَا فَتَهْلِكُوا، وَلَا تَعْلَمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ
 أَعْلَمُ مِنْكُمْ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ أَوْلَى بِهِ مِنْ نَفْسِي فَعَلِيٌّ
 وَلِيُّهُ. اَللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ

”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس یہ دیکھو کہ تم دو بھاری چیزوں میں مجھے کیسے باقی رکھتے ہو۔ پس ایک
 نداء دینے والے نے ندا دی کہ یا رسول اللہ! وہ دو بھاری چیزیں کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب جس کا ایک کنارہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں اور دوسرا کنارہ تمہارے
 ہاتھوں میں ہے پس اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رہو تو کبھی بھی گمراہ نہیں ہو گے اور دوسری
 چیز میری عترت ہے اور بے شک اس لطیف خبیر رب تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونوں
 چیزیں کبھی بھی جدا نہیں ہوں گی یہاں تک کہ یہ میرے پاس حوض پر حاضر ہوں گی اور ایسا ان
 کے لئے میں نے اپنے رب سے مانگا ہے۔ پس تم لوگ ان پر پیش قدمی نہ کرو کہ ہلاک ہو جاؤ
 اور نہ ہی ان سے پیچھے رہو کہ ہلاک ہو جاؤ اور نہ ان کو سکھاؤ کیونکہ یہ تم سے زیادہ جانتے ہیں
 پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: پس میں جس کی جان سے بڑھ کر
 اسے عزیز ہوں تو یہ علی اس کا مولیٰ ہے اے اللہ! جو علی کو اپنا دوست رکھتا ہے تو اسے اپنا دوست
 رکھ اور جو علی سے عداوت رکھتا ہے تو اس سے عداوت رکھ۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۵۹/۷. عَنْ مُصْعَبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيهِ
 قَالَ: لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَكَّةَ انْصَرَفَ إِلَى الطَّائِفِ فَحَاصَرَهَا سَبْعَ
 عَشْرَةَ، أَوْتِسَعَ عَشْرَةَ، ثُمَّ قَامَ خَطِيبًا فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ. ثُمَّ

الحديث رقم ۷: أخرجه البزار في المسند، ۲۵۸/۳، ۲۵۹، الرقم: ۱۰۵۰، والهيثمي
 في مجمع الزوائد، ۹/۱۶۳.

قَالَ: أَوْصِيكُمْ بِعِزَّتِي خَيْرًا، وَأَنْ مَوْعِدَكُمْ الْحَوْضُ. وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ، لَتُقِيمَنَّ الصَّلَاةَ وَلَتُؤْتِنَنَّ الزَّكَاةَ، أَوْ لَا بُعْثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا مِنِّي.
أَوْ كَنَفْسِي يَضْرِبُ أَعْنَاقَكُمْ. ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رضي الله عنه فَقَالَ: بِهَذَا.
رَوَاهُ الْبَزَارُ.

”حضرت مصعب بن عبدالرحمن بن عوف رضي الله عنه اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے بعد طائف کی طرف روانہ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سترہ دن یا انیس دن طائف کا محاصرہ کئے رکھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطاب کے لئے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا: میں اپنی عترت کے بارے میں تمہیں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں اور بے شک تمہارا ٹھکانہ حوض کوثر ہوگا اور تم ضرور بالضرور نماز قائم کرو گے اور ضرور بالضرور زکاۃ ادا کرو گے یا میں تمہاری طرف ایک ایسے آدمی کو بھیجوں گا جو مجھ میں سے ہے یا میری طرح کا ہے اور جو تمہاری گردنیں مارے گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضي الله عنه کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اُس آدمی سے میری مراد یہ (علی) ہے۔“

اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے۔

فَصَلِّ فِي حَتِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حُبِّهِمْ

﴿حضور ﷺ کا لوگوں کو محبتِ اہل بیت کی ترغیب دینے کا بیان﴾

۱۶۰/۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَحِبُّوا اللَّهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ مِنْ نِعَمِهِ، وَأَحِبُّونِي بِحُبِّ اللَّهِ وَعَبَّادِي. وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے محبت کرو ان نعمتوں کی وجہ سے جو اس نے تمہیں عطا فرمائیں اور مجھ سے اللہ تعالیٰ کی محبت کے سبب محبت کرو اور میرے اہل بیت سے میری محبت کی خاطر محبت کرو۔“
اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۱/۹۔ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَلْقَى النَّفَرَ مِنْ قُرَيْشٍ، وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ فَيَقْطَعُونَ حَدِيثَهُمْ، فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَحَدَّثُونَ فَإِذَا رَأَوْا الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي قَطَعُوا حَدِيثَهُمْ وَاللَّهِ، لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّهُمُ اللَّهُ

الحديث رقم ۸: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب أهل البيت النبي ﷺ، ۵/۶۶۴، الرقم: ۳۷۸۹، والحاكم فی المستدرک،

۳/۱۶۲، الرقم: ۴۷۱۶، والبيهقي فی شعب الإيمان، ۱/۳۶۶، الرقم: ۴۰۸.

الحديث رقم ۹: أخرجه ابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فضل العباس بن عبد

المطلب رضي الله عنهما، ۱/۵۰، الرقم: ۱۴۰، والحاكم فی المستدرک، ۴/۸۵، الرقم:

۶۹۶۰، والمقدسي فی الأحاديث المختارة، ۸/۳۸۲، الرقم: ۴۷۲، والديلمی فی

مسند الفردوس، ۴/۱۱۳، الرقم: ۶۳۵۰، والسيوطی فی شرحه سنن ابن ماجه،

۱/۱۳، الرقم: ۱۴۰.

وَلِقَرَابَتِهِمْ مِنِّي. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ہم جب قریش کی جماعت سے ملتے اور وہ باہم گفتگو کر رہے ہوتے تو گفتگو روک دیتے ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں اس امر کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جب میرے اہل بیت سے کسی کو دیکھتے ہیں تو گفتگو روک دیتے ہیں؟ اللہ رب العزت کی قسم! کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوگا جب تک میرے اہل بیت سے اللہ تعالیٰ کے لیے اور میری قرابت داری کی وجہ سے محبت نہ کرے۔“

اسے امام ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۶۲ / ۱۰. عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ قُرَيْشًا إِذَا لَقِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَقَوْهُمْ بِبَشَرِ حَسَنِ، وَإِذَا لَقَوْنَا لَقُونَا بِوَجْهِهِ لَا نَعْرِفُهَا. قَالَ: فَغَضِبَ النَّبِيُّ ﷺ غَضَبًا شَدِيدًا، وَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِقَرَابَتِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَزَّازُ.

وفي رواية: قَالَ: وَاللَّهِ، لَا يَدْخُلُ قَلْبَ امْرِئٍ إِيمَانٌ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ وَلِقَرَابَتِي.

”حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! قریش جب آپس میں ملتے ہیں تو حسین مسکراتے چہروں سے ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں تو ایسے چہروں سے ملتے ہیں جنہیں ہم نہیں جانتے (یعنی جذبات سے عاری چہروں کے ساتھ) حضرت عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضور نبی

الحديث رقم ۱۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۰۷/۱، الرقم: ۱۷۷۲،
 ۱۷۷۷، ۱۷۶۵۶، ۱۷۶۵۷، ۱۷۶۵۸، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/۵۱ الرقم:
 ۸۱۷۶، والحاكم في المستدرک، ۳/۳۷۶، الرقم: ۵۴۳۳، ۲۹۶۰، والبزار في
 المسند، ۶/۱۳۱، الرقم: ۲۱۷۵، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/۱۸۸، الرقم:
 ۱۵۰۱، والديلمي في مسند الفردوس، ۴/۳۶۱، الرقم: ۷۰۳۷.

اکرم ﷺ یہ سن کر شدید جلال میں آگئے اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! کسی بھی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور میری قرابت داری کی خاطر تم سے محبت نہ کرے۔“

اسے امام احمد، نسائی، حاکم اور بزار نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”خدا کی قسم! کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہ ہوگا جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ اور میری قرابت کی وجہ سے تم سے محبت نہ کرے۔“

۱۱/۱۶۳۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ عَلَى هَذَا الْمَنْبَرِ: مَا بَالُ رِجَالٍ يَقُولُونَ: إِنَّ رَحِمَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا تَنْفَعُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَلَى وَاللَّهِ، إِنَّ رَحِمِي مَوْصُولَةٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَأَنِّي أَيُّهَا النَّاسُ، فَرَطٌ لَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ فَإِذَا جِئْتُمْ قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَا فُلَانٌ بِنُ فُلَانٍ وَقَالَ: يَتَحَقَّقُ أَنَا فُلَانٌ بِنُ فُلَانٍ وَقَالَ لَهُمْ: أَمَّا النَّسَبُ فَقَدْ عَرَفْتُهُ وَلَكِنَّكُمْ أَحَدْتُمْ بَعْدِي وَارْتَدَدْتُمْ الْقَهْقَرِيَّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا: ان لوگوں کا کیا ہوگا جو یہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے نسبی تعلق قیامت کے روز ان کی قوم کو کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ کیوں نہیں! اللہ کی قسم بے شک میرا نسبی تعلق دنیا و آخرت میں باہم ملا ہوا ہے (یعنی نفع دینے والا ہے) اور اے لوگو! بے شک (قیامت کے روز) میں تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا پس جب تم آؤ گے تو ایک آدمی کہے گا: یا رسول اللہ! میں فلاں بن فلاں ہوں پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کا فلاں بن

الحديث رقم ۱۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۸/۳، الرقم: ۱۱۱۵۴،
والحاكم في المستدرک، ۸۴/۴، الرقم: ۶۹۵۸، وأبو يعلى في المسند، ۴۳۳/۲،
الرقم: ۱۲۳۸، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۱۰/۳۶۴.

فلاں کہنا پایہ ثبوت کو پہنچے گا اور رہا نسب تو تحقیق اس کی پہچان میں نے تمہیں کرا دی ہے لیکن میرے بعد تم احداث کرو گے اور اٹھے پاؤں پھر جاؤ گے۔“

اس حدیث کو امام احمد اور حاکم اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۱۶۴/۱۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: خَيْرُكُمْ، خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي مِنْ بَعْدِي. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو میرے بعد میرے اہل بیت کے لئے بہترین ہے۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور ابو یعلیٰ نے بیان کیا ہے۔

۱۶۵/۱۳۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ وَأَهْلِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَعِزَّتِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ عِزَّتِهِ. وَذَاتِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ ذَاتِهِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی جان سے بھی محبوب تر نہ ہو جاؤں اور میرے اہل بیت اسے اس کے اہل خانہ

الحدیث رقم ۱۲: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳/۳۵۲، الرقم: ۵۳۵۹، وأبو یعلیٰ فی المسند، ۱۰/۳۳۰، الرقم: ۵۹۲۴، وابن أبی عاصم فی السنة، ۲/۶۱۶، الرقم: ۱۴۱۴، والدیلمی فی مسند الفردوس، ۲/۱۷۰، الرقم: ۲۸۵۱، والخطیب البغدادی فی تاریخ بغداد، ۷/۲۷۶، الرقم: ۳۷۶۵، والمناوی فی فیض القدير، ۳/۴۹۷، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۹/۱۷۴.

الحدیث رقم ۱۳: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ۷/۷۵، الرقم: ۶۴۱۶، وفی المعجم الأوسط، ۶/۵۹، الرقم: ۵۷۹۰، والبیہقی فی شعب الإيمان، ۲/۱۸۹، الرقم: ۱۵۰۵، والدیلمی فی مسند الفردوس، ۵/۱۵۴، الرقم: ۷۷۹۵، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۱/۸۸.

سے محبوب تر نہ ہو جائیں اور میری اولاد اسے اپنی اولاد سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جائے اور میری ذات اسے اپنی ذات سے محبوب تر نہ ہو جائے۔“
اسے امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۶۶ / ۱۴ . عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:
الزُّمُومَا مَوَدَّتْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَإِنَّهُ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ ﷻ وَهُوَ يَوَدُّنَا دَخَلَ الْجَنَّةَ
بِشَفَاعَتِنَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يَنْفَعُ عَبْدًا عَمَلُهُ إِلَّا بِمَعْرِفَةِ حَقِّنَا.
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
ہم اہل بیت کی محبت کو لازم پکڑو پس بے شک وہ شخص جو اس حال میں اللہ تعالیٰ سے ملا کہ وہ
ہمیں محبت کرتا تھا تو وہ ہماری شفاعت کے صدقے جنت میں داخل ہوگا اور اس ذات کی قسم
جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! کسی شخص کو اس کا عمل فائدہ نہیں دے گا مگر ہمارے
حق کی معرفت کے سبب کے ساتھ۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

۱۶۷ / ۱۵ . عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ لِأَلِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ خَادِمٌ تَخْدُمُهُمْ يُقَالُ لَهَا: بَرِيرَةُ، فَلَقِيَهَا رَجُلٌ فَقَالَ: يَا بَرِيرَةُ،
عَطِي شُعَيْفَاتِكِ، فَإِنَّ مُحَمَّدًا لَنْ يُغْنِيَ عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا قَالَ:
فَأَخْبَرَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَخَرَجَ يَجْرُ رِدَاءَهُ مُحْمَرَةً وَجَنَّتَاهُ، وَكُنَّا مَعْشَرَ
الْأَنْصَارِ، نَعْرِفُ غَضَبَهُ بِجَرِّ رِدَائِهِ وَحُمْرَةِ وَجَنَّتِيهِ. فَأَخَذْنَا السِّلَاحَ، ثُمَّ
اتَّبَعْنَا فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مُرْنَا بِمَا شِئْتَ، فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَوْ

الحدیث رقم ۱۴: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۳۶۰ / ۲، الرقم: ۲۲۳۰،

والهبتی فی مجمع الزوائد، ۱۷۲ / ۹.

الحدیث رقم ۱۵: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۲۰۳ / ۵، الرقم: ۵۰۸۲،

والهبتی فی مجمع الزوائد، ۳۷۶ / ۱۰.

أَمَرْتَنَا بِأُمَّهَاتِنَا وَأَبَائِنَا وَأَوْلَادِنَا، لَأَمْضِينَا قَوْلَكَ فِيهِمْ، فَصَعِدَ ﷺ
 الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ ﷻ وَأَثْنَى عَلَيْهِ. وَقَالَ: مَنْ أَنَا؟ فَقُلْنَا: أَنْتَ رَسُولُ
 اللَّهِ. قَالَ: نَعَمْ، وَلَكِنْ مَنْ أَنَا؟ فَقُلْنَا: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
 بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ. قَالَ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ، وَأَوَّلُ مَنْ
 تَنَسَّقُ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ، وَأَوَّلُ مَنْ يُنْفَضُ التُّرَابُ عَنْ رَأْسِهِ وَلَا
 فَخْرَ، وَأَوَّلُ دَاخِلِ الْجَنَّةِ وَلَا فَخْرَ، مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَزْعَمُونَ أَنَّ رَحِمِي لَا
 تَنْفَعُ. لَيْسَ كَمَا زَعَمُوا، إِنِّي لِأَشْفَعُ وَأُشْفَعُ، حَتَّىٰ أَنْ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ
 لِيُشْفَعَ فَيُشْفَعَ، حَتَّىٰ إِنَّ إبْلِيسَ لَيَتَطَاوَلُ طَمَعًا فِي الشَّفَاعَةِ.
 رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آل رسول اللہ ﷺ کی
 ایک خادمہ تھی جو ان کی خدمت بجالاتی انہیں ”بریرہ“ کہا جاتا تھا پس انہیں ایک آدمی ملا اور
 کہا: اے بریرہ اپنی چوٹی کو ڈھانپ کر رکھا کرو بے شک محمد ﷺ تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف
 سے کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ راوی بیان کرتے ہیں تو اس (خادمہ) نے حضور نبی اکرم ﷺ
 کو اس واقعہ کی خبر دی پس آپ ﷺ اپنی چادر مبارک گھسیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے
 درآنحالیکہ آپ ﷺ کے دونوں رخسار مبالگ سرخ تھے اور ہم (انصار کا گروہ) حضور نبی
 اکرم ﷺ کے غصہ کو آپ ﷺ کے چادر کے گھسیٹنے اور رخساروں کے سرخ ہونے سے پہچان
 لیتے تھے پس ہم نے اسلحہ اٹھایا اور حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض
 کیا: یا رسول اللہ! آپ جو چاہتے ہیں ہمیں حکم دیں پس اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ
 کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! اگر آپ ہمیں ہماری ماؤں، باپوں اور اولاد کے بارے میں
 بھی کوئی حکم فرمائیں گے تو ہم ان میں بھی آپ ﷺ کے قول کو نافذ کر دیں گے پس
 آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا: میں کون ہوں؟
 ہم نے عرض کیا: آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں لیکن میں کون ہوں؟
 ہم نے عرض کیا: آپ محمد بن عبد اللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف ہیں۔ آپ ﷺ

نے فرمایا: میں تمام اولادِ آدم علیہ السلام کا سردار ہوں لیکن کوئی فخر نہیں، میں وہ پہلا شخص ہوں جس کی قبر شق ہوگی لیکن کوئی فخر نہیں اور میں وہ پہلا شخص ہوں جس کے سر سے مٹی جھاڑی جائے گی لیکن کوئی فخر نہیں اور میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والا ہوں لیکن کوئی فخر نہیں ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو یہ گمان کرتے ہیں کہ میرا رحم (نسب و تعلق) فائدہ نہیں دے گا ایسا نہیں ہے جیسا وہ گمان کرتے ہیں۔ بے شک میں شفاعت کروں گا اور میری شفاعت قبول بھی ہوگی یہاں تک کہ جس کی میں شفاعت کروں گا وہ بھی یقیناً دوسروں کی شفاعت کرے گا اور اس کی بھی شفاعت قبول ہوگی یہاں تک کہ ابلیس بھی اپنی گردن کو شفاعت میں طمع کی خاطر بلند کرے گا (کہ کسی طور اس کی شفاعت بھی کوئی کر دے)۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

۱۶/۱۶۸۔ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِعَلِيِّ رضی اللہ عنہ: أَنْتَ وَشِيعَتُكَ تَرِدُونَ عَلَيَّ الْحَوْضَ رُؤَاءَ مُرَوِّئِينَ، مُبَيَّضَةً وَجُوهَكُمْ. وَإِنْ عَدْوَك يَرِدُونَ عَلَيَّ ظُمَاءً مُقْبَحِينَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی! تم اور تمہارے چاہنے والے (قیامت کے روز) میرے پاس حوض کوثر پر چہرے کی شادابی کے ساتھ اور سیراب ہو کر آئیں گے اور ان کے چہرے (نور کی وجہ سے) سفید ہوں گے اور بے شک تمہارے دشمن (قیامت کے روز) حوض کوثر پر میرے پاس بد نما چہروں کے ساتھ اور سخت پیاس کی حالت میں آئیں گے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۷/۱۶۹۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ

الحدیث رقم ۱۶: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱/۳۱۹، الرقم: ۹۴۸،
والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۳۱۔

الحدیث رقم ۱۷: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۱/۳۴۶، الرقم: ۱۳۸۵،
والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۱۲/۳۳۱، والمناوي في فيض القدير،
۳/۴۳۲۔

اللَّهُ ﷺ: إِنَّمَا سَمَّيْتُ بِنْتِي فَاطِمَةَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَطَمَهَا وَفَطَمَ مُحَبِّبَهَا عَنِ النَّارِ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ رضی اللہ عنہا رکھا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس کے چاہنے والے (غلاموں) کو آگ سے چھڑا (اور بچا) لیا ہے۔“
اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۱۷۰/۱۸۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ يَوْمًا، خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ وَمَنْ مَاتَ عَلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اہل بیتِ مصطفیٰ ﷺ کی ایک دن کی محبت پورے سال کی عبادت سے بہتر ہے اور جو اسی محبت پر فوت ہوا تو وہ جنت میں داخل ہو گیا۔“
اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۱۷۱/۱۹۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا. خَمْسٌ مِنْ أُوتِيَهُنَّ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى تَرْكِ عَمَلِ الْآخِرَةِ زَوْجَةً صَالِحَةً وَبَنُونَ أَبْرَارًا وَحَسَنُ مُخَالَطَةِ النَّاسِ وَمَعِيشَةٌ فِي بَلَدِهِ وَحُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر کسی کو نصیب ہو جائیں تو وہ آخرت کے عمل کا تارک نہیں ہو سکتا (اور وہ پانچ چیزیں یہ ہیں): نیک بیوی، نیک اولاد، لوگوں کے ساتھ حسن معاشرت، اپنے ملک میں روزگار اور آلِ محمد ﷺ کی محبت۔“ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۱۸: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۲/۱۴۲، الرقم: ۲۷۲۱.

الحدیث رقم ۱۹: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۲/۱۹۶، الرقم: ۲۹۷۴.

۱۷۲ / ۲۰۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَفَعَهُ: أَنَا شَجَرَةٌ، وَفَاطِمَةُ حَمْلُهَا، وَعَلِيٌّ لِقَاحُهَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ثَمَرُهَا، وَالْمُحِبُّونَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَقَّتْهَا، هُمْ فِي الْجَنَّةِ حَقًّا حَقًّا. رَوَاهُ الدَّبْلَمِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں درخت ہوں اور فاطمہ اس کے پھل کی ابتدائی حالت ہے اور علی اس کے پھول کو منتقل کرنے والا ہے اور حسن اور حسین اس درخت کا پھل ہیں اور اہل بیت سے محبت کرنے والے اس درخت کے اوراق ہیں وہ یقیناً یقیناً جنت میں ہیں۔“

اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۱۷۳ / ۲۱۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَفَعَهُ: أَرْبَعَةٌ أَنَا لَهُمْ شَفِيعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الْمَكْرَمُ ذُرِّيَّتِي، وَالْقَاضِي لَهُمْ حَوَائِجَهُمْ، وَالسَّاعِي لَهُمْ فِي أُمُورِهِمْ عِنْدَ مَا اضْطَرُّوا إِلَيْهِ، وَالْمُحِبُّ لَهُمْ بِقَلْبِهِ وَلِسَانِهِ. رَوَاهُ الْمُتَّقِيُّ الْهِنْدِيُّ.

”حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: چار شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے روز جن کے لئے میں شفاعت کرنے والا ہوں گا (اور وہ یہ ہیں): میری اولاد کی عزت و تکریم کرنے والا، اور ان کی حاجات کو پورا کرنے والا، اور ان کے معاملات کے لئے تگ و دو کرنے والا جب وہ مجبور ہو کر اس کے پاس آئیں اور دل و جان سے ان سے محبت کرنے والا۔“

اس حدیث کو امام متقی ہندی نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۲۰: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۱/۵۲، الرقم: ۱۳۵۔
الحدیث رقم ۲۱: أخرجه الهندي في كنز العمال، ۱۲/۱۰۰، الرقم: ۳۴۱۸۰۔

فصل في مشروعية الصلاة عليهم تبعاً للنبي ﷺ

﴿حضور ﷺ کی اتباع میں آپ ﷺ کے اہل بیت پر درود بھیجنے کا بیان﴾

۱۷۴/۲۲. عَنْ أَبِي حَمِيدٍ السَّاعِدِيِّ رضي الله عنه أَنَّهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قُولُوا: اللَّهُمَّ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ. وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو حمید ساعدی رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضي الله عنهم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (یوں) کہو: اے اللہ تو درود بھیج۔ محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات اور آپ ﷺ کی ذریتِ طاہرہ پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم عليه السلام کی آل پر اور برکت عطا فرما محمد ﷺ کو اور آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات کو اور آپ ﷺ کی ذریتِ طاہرہ کو جیسا کہ تو نے برکت عطا کی حضرت ابراہیم عليه السلام کو بے شک تو تمام تعریفوں اور بزرگی کے لائق ہے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۷۵/۲۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ

الحديث رقم ۲۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: يزفان النسلان في المشي، ۱۲۳۲/۳، الرقم: ۳۱۸۹، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الصلاة على النبي ﷺ بعد التشهد، ۳۰۶/۱، الرقم: ۴۰۷، ومالك في الموطأ، ۱/۱۶۵، الرقم: ۳۹۵، والنسائي في السنن الكبرى، ۱/۳۸۴، الرقم: ۱۲۱۷، وأبو عوانة في المسند، ۱/۵۴۶، الرقم: ۴۰۳۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲/۱۵۰، الرقم: ۲۶۸۵.

الحديث رقم ۲۳: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: الصلاة على النبي بعد التشهد، ۱/۲۵۸، الرقم: ۹۸۲، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲/۱۵۱، الرقم: ۲۶۸۶، وفي شعب الإيمان، ۲/۱۸۹، الرقم: ۱۵۰۴، والمزي في تهذيب الكمال، ۵/۳۴۸.

يَكْتَالُ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفَى إِذَا صَلَّى عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ ﷺ وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ. كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ بَيْهَقٍ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جسے یہ خوشی حاصل کرنا ہو کہ اس کے نامہ اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے تو جب وہ ہم اہل بیت پر درود بھیجے تو اسے چاہئے کہ یوں کہے: اے اللہ! تو درود بھیج حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی ازواج مطہرات اُمہات المؤمنین پر اور آپ ﷺ کی ذریت طاہرہ اور اہل بیت پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا رب ہے۔“ اس حدیث کو امام ابوداؤد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۷۶ / ۲۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ رَسُوْلٍ اَللّٰهُ ﷺ فَاَحْسِنُوْا الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّ ذٰلِكَ يُعْرَضُ عَلَيْهِ قَالَ: فَقَالُوْا لَهُ: فَعَلِمْنَا لَهُ: فَقَالَ: قُوْلُوْا: ﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَيَّ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّْنَ مُحَمَّدِ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ، اَللّٰهُمَّ اَبْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَغِيْطُهُ بِهٖ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَعَلَيَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَيَّ اِبْرَاهِيْمَ وَعَلَيَّ اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَعَلَيَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

الحديث رقم ۲۴: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: الصلاة على النبي ﷺ، ۱/۲۹۳، الرقم: ۹۰۶، وأبو يعلى في المسند، ۹/۱۷۵، الرقم: ۵۲۶۷، وعبد الرزاق في المصنف، ۲/۲۱۴، الرقم: ۳۱۱۲، والطبراني في المعجم الكبير، ۹/۱۱۵، الرقم: ۸۵۹۴، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/۲۰۸، الرقم: ۱۵۵۰، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۳۲۹، الرقم: ۲۵۸۸، وقال المنذري: رواه ابن ماجه موقوفا بإسناد حسن.

كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَبُو يَعْلَىٰ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ الْمُنْذَرِيُّ: رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مَوْقُوفًا بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پاک کا نذرانہ پیش کرو تو نہایت خوبصورت انداز سے پیش کیا کرو کیونکہ شاید تم نہیں جانتے کہ یہ (ہدیہ درود) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے تو بیان کیا کہ لوگوں نے ان سے عرض کیا: تو آپ ہی ہمیں (کوئی خوبصورت طریقہ) سکھا دیں تو انہوں نے فرمایا: تم اس طرح کہو: اے اللہ! تو اپنے درود، رحمتیں اور (تمام) برکتیں تمام رسولوں کے سردار، تمام پرہیزگاروں کے امام اور انبیاء کے خاتم (یعنی سب سے آخری نبی) تیرے (خاص) بندے اور (سچے) رسول تمام خیر اور بھلائیوں کے امام و قائد (یعنی تمام بھلائیاں جن کے نقش پا سے جنم لیتی ہیں) اور رسول رحمت (و برکت) کے لئے خاص فرما، اے اللہ! حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقام محمود پر فائز فرما (جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور) جس پر تمام اولین و آخرین (یعنی تخلیق کائنات سے روز قیامت تک) کے تمام لوگ رشک کریں گے، اے اللہ! تو درود بھیج حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے، اے اللہ! تو برکت عطاء فرما حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو جیسا کہ تو نے برکت عطا فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل کو بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔“

اسے امام ابن ماجہ، ابو یعلیٰ، عبدالرزاق، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور امام منذری نے فرمایا کہ اسے امام ابن ماجہ نے اسناد حسن کے ساتھ موقوفاً روایت کیا ہے۔

۱۷۷/۲۵۔ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يُصَلِّ فِيهَا عَلَيَّ وَعَلَىٰ أَهْلِ بَيْتِي، لَمْ تُقْبَلْ

الحديث رقم ۲۵: أخرجه الدارقطني في السنن، ۱/۳۵۵، الرقم: ۷.۶، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲/۵۳۰، الرقم: ۳۹۶۹، وابن الجوزي في التحقيق في أحاديث الخلاف، ۱/۴۰۲، الرقم: ۵۴۴، والشوكاني في نيل الأوطار، ۲/۳۲۲.

مِنْهُ. وَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ: لَوْ صَلَّيْتُ صَلَاةَ لَا أَصَلِّي فِيهَا عَلَيَّ مُحَمَّدٌ، مَا رَأَيْتُ أَنَّ صَلَاتِي تَتِمُّ. رَوَاهُ الدَّارِقُطَنِيُّ وَابْنُ بَيْهَقٍ.

”حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نماز پڑھی اور اس میں مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود نہ پڑھا اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر میں نماز پڑھوں اور اس میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک نہ پڑھوں تو میں نہیں سمجھتا کہ میری نماز کامل ہوگی۔“
اسے امام دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۷۸/۲۶. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقِينِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَأُهْدِهَا إِلَيَّ قَالَ: سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلِ الْبَيْتِ؟ قَالَ صلی اللہ علیہ وسلم: قُولُوا: اَللَّهُمَّ، صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَيَّ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. وَاللَّهُمَّ، بَارِكْ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَيَّ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مجھے ملے اور فرمایا: کیا میں تمہیں وہ (حدیث) ہدیہ نہ کروں جو میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں میں نے کہا کہ کیوں نہیں (ضرور) وہ مجھے ہدیہ کریں تو انہوں نے فرمایا: ہم نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے اہل بیت

الحديث رقم ۲۶: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۶۰/۳، الرقم: ۴۷۱۰، وأشار الحاكم إلى أن البخاري خرجه بلفظه، ولكن علة ذكره كما ذكره هنا، لإفادة أن آل البيت وآل جميعاً هم. ولا بن المفضل جزء في طريق حديث ابن أبي لیلی عن كعب بن عجرة، والطبراني في المعجم الأوسط، ۲۹/۳، الرقم: ۲۳۶۸.

پر درود کیسے بھیجا جائے؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (یوں) کہو: یا اللہ تو (بصورتِ رحمت) درود بھیج۔ محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر بے شک تو تمام تعریفوں اور بزرگی کے لائق ہے۔ اور اے اللہ! تو برکت عطا کر محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل کو جیسا کہ تو نے برکت عطا کی ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل کو بے شک تو تمام تعریفوں اور بزرگی کے لائق ہے۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۷۹/۲۷۔ عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْتُ أَنَا أُرِيدُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقِيلَ لِي هُوَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَمْتُ إِلَيْهِمْ فَأَجِدُهُمْ فِي حَظِيرَةٍ مِّنْ قَصَبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَحَسَنَ وَحُسَيْنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَدْ جَمَعَهُمْ تَحْتَ ثَوْبٍ فَقَالَ: اَللَّهُمَّ، إِنَّكَ جَعَلْتَ صَلَوَاتِكَ وَرِضْوَانَكَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تلاش میں باہر نکلا تو مجھے کسی نے کہا کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس ہیں پس میں نے (وہاں) ان (کے پاس جانے) کا ارادہ کیا (اور جب میں وہاں پہنچا) تو میں نے انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کی چادر مبارک کے اندر پایا اور حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم ان سب کو حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک کپڑے کے نیچے جمع کر رکھا تھا پس آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! بے شک تو نے اپنے درود اور اپنی رضا کو مجھ پر اور ان پر خاص کر دیا ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۲۷: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۲/۹۵، الرقم: ۲۳۰،
والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۹/۱۶۷۔

فَصَلِّ فِي بَشَارَةِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ

وَجَزَائِهِ ﷺ لِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْهِمْ

﴿ حضور ﷺ کا اہل بیت کو جنت کی بشارت دینے اور ان سے

حسن سلوک کرنے والوں کو خود جزاء دینے کا بیان ﴾

۱۸۰/۲۸۔ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ أَوَّلَ أَرْبَعَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، أَنَا وَأَنْتَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، وَذَرَارِينَا خَلْفَ ظَهْرِنَا، وَأَزْوَاجِنَا خَلْفَ ذَرَارِينَا، وَشِيعَتُنَا عَنْ أَيْمَانِنَا وَعَنْ شِمَائِلِنَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بے شک پہلے چار اشخاص جو جنت میں داخل ہوں گے وہ میں، تم، حسن اور حسین ہوں گے اور ہماری اولاد ہمارے پیچھے ہوگی (یعنی ہمارے بعد وہ داخل ہوگی) اور ہماری بیویاں ہماری اولاد کے پیچھے ہوں گی (یعنی ان کے بعد جنت میں داخل ہوں گی) اور ہمارے چاہنے والے (ہمارے مددگار) ہماری دائیں جانب اور بائیں جانب ہوں گے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۸۱/۲۹۔ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَنَعَ إِلَى أَحَدٍ مِنْ وَلَدِ عَبْدِ

الحدیث رقم ۲۸: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱/۳۱۹، الرقم: ۹۵۰،

۳/۴۱، الرقم: ۲۶۲۴، والهيثمى في مجمع الزوائد، ۹/۱۳۱.

الحدیث رقم ۲۹: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۲/۱۲۰، الرقم: ۱۴۴۶،

والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۱/۴۳۹، الرقم: ۳۱۵، والهيثمى في مجمع

الزوائد، ۹/۱۷۳.

الْمُطَلَّبِ يَدًا فَلَمْ يُكَافِئْهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا فَعَلَىٰ مُكَافَأَتِهِ غَدًا إِذَا لَقِينِي.
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اولاد عبدالمطلب میں سے کسی کے ساتھ کوئی بھلائی کی اور وہ اس کا بدلہ اس دنیا میں نہ چکا سکا تو اس کا بدلہ چکانا کل (قیامت کے روز) میرے ذمہ ہے جب وہ مجھ سے ملاقات کرے گا۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا۔

۱۸۲ / ۳۰۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا عَلِيُّ، إِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ وَلِذُرِّيَّتِكَ وَلِوَلَدِكَ وَلِأَهْلِكَ، وَلِشِيعَتِكَ وَلِمُحِبِّي شِيعَتِكَ فَابْشِرْ. رَوَاهُ الدِّيلَمِيُّ.

”حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! بے شک اللہ تعالیٰ نے تجھے اور تیری اولاد کو اور تیرے گھر والوں کو اور تیرے مددگاروں کو اور تیرے مددگاروں کے چاہنے والے کو بخش دیا ہے پس تجھے یہ خوشخبری مبارک ہو۔“ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

فَصَلِّ فِي أَنَّهُمْ أَمَانٌ وَنَجَاةٌ لِأُمَّتِهِ ﷺ

﴿ حضور ﷺ کی امت کے لئے اہل بیت اطہار کا باعثِ امان اور

باعثِ نجات ہونے کا بیان ﴾

۱۸۳/۳۱. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي قَدْ تَرَكَتُ فِيكُمْ مَا إِنِ اخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا: كِتَابَ اللَّهِ، وَعِترَتِي أَهْلَ بَيْتِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنُهُ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضور نبی اکرم ﷺ فرما رہے تھے: اے لوگو! میں تمہارے درمیان ایسی چیزیں چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم انہیں پکڑے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ (ان میں سے ایک) اللہ تعالیٰ کی کتاب اور (دوسری چیز) میرے گھر والے ہیں۔“ اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور حسن قرار دیا ہے۔

۱۸۴/۳۲. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْقُصْوَاءِ يَخُطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي قَدْ تَرَكَتُ فِيكُمْ مَا إِنِ اخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا، كِتَابَ اللَّهِ وَعِترَتِي أَهْلَ بَيْتِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ

الحديث رقم ۳۱: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فی مناقب أهل بیت النبي ﷺ، ۵/۶۶۲، الرقم: ۳۷۸۶، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۵/۸۹، الرقم: ۴۷۵۷، وفی المعجم الكبير، ۳/۶۶، الرقم: ۲۶۸۰، وابن كثير فی تفسير القرآن العظيم، ۴/۱۱۴.

الحديث رقم ۳۲: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب أهل بیت النبي ﷺ، ۵/۶۶۲، الرقم: ۳۷۸۶، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۵/۸۹، الرقم: ۴۷۵۷، وفی المعجم الكبير، ۳/۶۶، الرقم: ۲۶۸۰، والحكيم الترمذی فی نواذر الأصول، ۱/۲۵۸، والقزوينی فی التدوين فی أخبار قزوين، ۲/۲۶۶.

کو دوران حج عرفہ کے دن دیکھا کہ آپ ﷺ اپنی اونٹنی قصواء پر سوار خطاب فرما رہے ہیں۔ پس میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! میں نے تم میں وہ چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اسے مضبوطی سے تھام لو تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ چیز کتاب اللہ اور میری عترت اہل بیت ہیں۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۸۵/۳۳. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: النَّجُومُ أَمَانٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنَ الْغَرَقِ وَأَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأُمَّتِي مِنَ الْإِخْتِلَافِ، فَإِذَا خَالَفَتْهَا قَبِيلَةٌ مِنَ الْعَرَبِ اخْتَلَفُوا فَصَارُوا حِزْبَ إِبْلِيسَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ستارے اہل زمین کو غرق ہونے (یعنی گم ہونے اور بھٹکنے) سے بچانے والے ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کو اختلاف سے بچانے والے ہیں اور جب کوئی قبیلہ ان کی مخالفت کرتا ہے تو اس میں اختلاف پڑ جاتا ہے یہاں تک کہ وہ شیطان کی جماعت میں سے ہو جاتا ہے۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۱۸۶/۳۴. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، مَنْ رَكِبَ فِيهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ. وَفِي رَوَايَةٍ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَنْ رَكِبَهَا سَلِمَ،

الحديث رقم ۳۳: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۶۲/۳، الرقم: ۴۷۱۵.

الحديث رقم ۳۴: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۳۴/۱۲، الرقم: ۲۳۸۸،

۲۶۳۸، ۲۶۳۶، ۲۶۳۸، وفي المعجم الأوسط، ۱۰/۴، الرقم: ۳۴۷۸، ۳۵۵/۵،

الرقم: ۵۵۳۶، ۸۵/۶، الرقم: ۵۸۷۰، وفي المعجم الصغير، ۲۴۰/۱، الرقم:

۳۹۱، ۸۴/۲، الرقم: ۸۲۵، والحاكم في المستدرک، ۱۶۳/۳، الرقم: ۴۷۲۰،

والهزار في المسند، ۳۴۳/۹، الرقم: ۳۹۰۰، والديلمي في مسند الفردوس،

۲۳۸/۱، الرقم: ۹۱۶، والهيتمي في مجمع الزوائد، ۱۶۸/۹.

وَمَنْ تَرَكَهَا غَرِقَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْبَزَارُ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہو گیا۔

اور ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اس میں سوار ہوا وہ سلامتی پا گیا اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ غرق ہو گیا۔“
اسے امام طبرانی، بزار اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۸۷/۳۵. عَنِ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ رَكِبَ فِيهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ، وَمَنْ قَاتَلَنَا فِي آخِرِ الزَّمَانِ فَكَأَنَّمَا قَاتَلَ مَعَ الدَّجَالِ.
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْقُضَاعِيُّ.

”حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے جو اس میں سوار ہو گیا نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہو گیا اور آخری زمانہ میں جو ہمیں (اہل بیت کو) قتل کرے گا گویا وہ دجال کے ساتھ مل کر قتال کرنے والا ہے (یعنی وہ دجال کے ساتھیوں میں سے ہے)۔“
اس حدیث کو امام طبرانی اور قضاعی نے بیان کیا ہے۔

۱۸۸/۳۶. عَنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ

الحدیث رقم ۳۵: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۴۵/۳، الرقم: ۲۶۲۷،
والقضاعی في مسند الشهاب، ۲۷۳/۲، الرقم: ۱۳۴۳، والهيثمی في مجمع
الزوائد، ۱۶۸/۹.

الحدیث رقم ۳۶: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۷۲/۱، الرقم: ۲۰۳، وفي
المعجم الكبير، ۱۲۶/۳، الرقم: ۲۸۸۱، ۸۸/۱، والذهبی في میزان الاعتدال،
۲۹۴/۵.

لِلَّهِ حُرْمَاتٍ ثَلَاثًا مَنْ حَفِظَهُنَّ حَفِظَ اللَّهُ لَهُ أَمْرَ دِينِهِ وَدُنْيَاهُ، وَمَنْ ضَيَّعَهُنَّ لَمْ يَحْفَظِ اللَّهُ لَهُ شَيْئًا فَقِيلَ: وَمَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: حُرْمَةُ الْإِسْلَامِ، وَحُرْمَتِي، وَحُرْمَةُ رَحِمِي. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کی تین حرمتیں ہیں جو ان کی حفاظت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے دین و دنیا کے معاملات کی حفاظت فرماتا ہے اور جو ان تین کو ضائع کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی کسی چیز کی حفاظت نہیں فرماتا سو عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون سی تین حرمتیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی حرمت، میری حرمت اور میرے نسب کی حرمت۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۸۹/۳۷۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: النَّجُومُ أَمَانٌ لِأَهْلِ السَّمَاءِ. فَإِذَا ذَهَبَتِ النَّجُومُ ذَهَبَ أَهْلُ السَّمَاءِ. وَأَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ. فَإِذَا ذَهَبَ أَهْلُ بَيْتِي ذَهَبَ أَهْلُ الْأَرْضِ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ستارے اہل آسمان کے لئے امان ہیں پس جب ستارے ختم ہو جائیں گے تو اہل آسمان بھی ختم ہو جائیں گے اور میرے اہل بیت زمین والوں کے لئے امان ہیں پس جب میرے اہل بیت ختم ہو جائیں گے تو اہل زمین بھی ختم ہو جائیں گے۔“ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

فَصَلِّ فِي تَحْذِيرِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ بُغْضِهِمْ وَعَدَاوَتِهِمْ

﴿ حضور ﷺ کا اہل بیت سے بغض و عداوت رکھنے سے ڈرانے کا بیان ﴾

۱۹۰/۳۸۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ، لَعَنَهُمُ اللَّهُ، وَكُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٍ كَانَ: الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ، وَالْمُكَذِّبُ بِقَدْرِ اللَّهِ، وَالْمُسَلِّطُ بِالْجَبْرُوتِ لِيُعْزَّ بِذَلِكَ مَنْ أَذَلَ اللَّهُ، وَيُذِلُّ مَنْ أَعَزَّ اللَّهُ، وَالْمُسْتَحِلُّ لِحُرْمِ اللَّهِ، وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِترَتِي مَا حَرَّمَ اللَّهُ، وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: چھ بندوں پر میں لعنت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ بھی ان پر لعنت کرتا ہے اور ہر نبی جو کہ مستجاب الدعوات ہوتا ہے وہ بھی ان پر لعنت کرتا ہے (وہ چھ بندے یہ ہیں): جو کتاب اللہ میں زیادتی کرنے والا ہو اور اللہ تعالیٰ کی قدر کو جھٹلانے والا ہو اور ظلم و جبر کے ساتھ تسلط حاصل کرنے والا ہو تاکہ اس کے ذریعے اسے عزت دے سکے جسے اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا ہے اور اسے ذلیل کر سکے جسے اللہ تعالیٰ نے عزت دی ہے اور اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کرنے والا اور میری عترت یعنی اہل بیت کی حرمت کو حلال کرنے والا اور میری سنت کا تارک۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۹۱/۳۹۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَالَّذِي

الحدیث رقم ۳۸: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: القدر عن رسول اللہ ﷺ، باب: منه، (۱۷)، ۴/۴۵۷، الرقم: ۲۱۵۴، وابن حبان فی الصحیح، ۱۳/۶۰، الرقم: ۵۷۴۹، والحکم فی المستدرک، ۲/۵۷۲، الرقم: ۳۹۴۱، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۱۷/۴۳، الرقم: ۸۹، والبیہقی فی شعب الإیمان، ۳/۴۴۳، الرقم: ۴۰۱۰۔

الحدیث رقم ۳۹: أخرجه ابن حبان فی الصحیح، ۱۵/۴۳۵، الرقم: ۶۹۷۸، والحاکم فی المستدرک، ۳/۱۶۲، الرقم: ۴۷۱۷، والذهبی فی سیر أعلام النبلاء، ۲/۱۲۳، والهیثمی فی موارد الظمان، ۱/۵۵۵، الرقم: ۲۲۴۶۔

نَفْسِي بِيَدِهِ: لَا يُبْغِضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ رَجُلٌ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ.
رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! ہم اہل بیت سے کوئی آدمی نفرت نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں ڈال دیتا ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۹۲ / ۴۰۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ لَكُمْ ثَلَاثًا أَنْ يُثَبِّتَ قَائِمَكُمْ وَأَنْ يَهْدِيَ ضَالِّكُمْ، وَأَنْ يُعَلِّمَ جَاهِلِيَّتَكُمْ، وَسَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لَكُمْ جُودَاءَ نَجْدَاءَ رُحَمَاءَ، فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا صَفَنَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، فَصَلَّى وَصَامَ ثُمَّ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ مُبْغِضٌ لِأَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ النَّارَ.
رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنو عبدالمطلب! بے شک میں نے تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگی ہیں پہلی یہ کہ وہ تمہارے قیام کرنے والے کو ثابت قدم رکھے اور دوسری یہ کہ وہ تمہارے گمراہ کو ہدایت دے اور تیسری یہ کہ وہ تمہارے جاہل کو علم عطاء کرے اور میں نے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے یہ بھی مانگا ہے کہ وہ تمہیں سخاوت کرنے والا اور دوسروں کی مدد کرنے والا اور دوسروں پر رحم کرنے والا بنائے پس اگر کوئی رکن اور مقام کے درمیان دونوں پاؤں قطار میں رکھ کر کھڑا ہو جائے اور نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور پھر (مرنے کے بعد) اللہ تعالیٰ سے ملے

الحديث رقم ۴۰: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۶۱/۳، الرقم: ۴۷۱۲،
والطبراني في المعجم الكبير، ۱۷۶/۱۱، الرقم: ۱۱۴۱۲، والهيثمی في مجمع
الزوائد، ۱۷۱/۹.

در آنحالیکہ وہ الہی بیت سے بغض رکھنے والا ہے تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔“
اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹۳/۴۱۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ حَشْرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَهُودِيًّا فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى قَالَ: وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ. أَيُّهَا النَّاسُ، احْتَجَرَ بِذَلِكَ مِنْ سَفْكَ دَمِهِ وَأَنْ يُؤَدِّيَ الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ. مِثْلَ لِي أُمَّتِي فِي الْبَطْنِ فَمَرَّ بِي أَصْحَابُ الرَّايَاتِ فَاسْتَغْفَرْتُ لِعَلِيِّ ﷺ وَشِيعَتِهِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ ہم سے مخاطب ہوئے پس میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! جو ہمارے الہی بیت سے بغض رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت یہودیوں کے ساتھ اٹھائے گا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگرچہ وہ نماز، روزہ کا پابند ہی کیوں نہ ہو اور اپنے آپ کو مسلمان گمان ہی کیوں نہ کرتا ہو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (ہاں) اگرچہ وہ روزہ اور نماز کا پابند ہی کیوں نہ ہو اور خود کو مسلمان تصور کرتا ہو، اے لوگو! یہ لبادہ اوڑھ کر اس نے اپنے خون کو مباح ہونے سے بچایا اور یہ کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں در آنحالیکہ وہ گھٹیا اور کینے ہوں پس میری امت مجھے میری ماں کے پیٹ میں دکھائی گئی پس میرے پاس سے جھنڈوں والے گزرے تو میں نے علی اور اس کے مددگاروں کے لئے مغفرت طلب کی۔“
اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۹۴/۴۲۔ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ بْنِ

الحدیث رقم ۴۱: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۲۱۲/۴، الرقم: ۴۰۰۲، والذهبي

في ميزان الاعتدال، ۱۷۱/۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۷۲/۹.

الحدیث رقم ۴۲: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۳۹/۳، الرقم: ۲۴۰۵،

والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۷۲/۹.

خُدَيْجُ: يَا مُعَاوِيَةَ بْنَ خُدَيْجٍ، إِيَّاكَ وَبُغْضَنَا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يُبْغِضُنَا أَحَدٌ، وَلَا يَحْسُدُنَا أَحَدٌ إِلَّا ذِيدٌ عَنِ الْحَوْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِسَيَاطِ مِّنْ نَّارٍ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے معاویہ بن خدیج سے فرمایا: اے معاویہ بن خدیج! ہم (اہل بیت کے) بغض سے بچو کیونکہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ ہم (اہل بیت) سے کوئی بغض نہیں رکھتا اور کوئی حسد نہیں کرتا مگر یہ کہ قیامت کے دن اسے آگ کے چابکوں سے حوض کوثر سے دھتکار دیا جائے گا۔“
اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۹۵/۴۳۔ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ لَمْ يَعْرِفْ حَقَّ عِزَّتِي وَالْأَنْصَارِ وَالْعَرَبِ فَهُوَ لِإِحْدَى ثَلَاثٍ: إِمَّا مُنَافِقٌ، وَإِمَّا لَزِيئَةٌ، وَإِمَّا امْرُؤٌ حَمَلَتْ بِهِ أُمَّهُ لِغَيْرِ طَهْرٍ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالذَّيْلَمِيُّ.

”حضرت علیؑ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص میرے اہل بیت اور انصار اور عرب کا حق نہیں پہچانتا تو اس میں تین چیزوں میں سے ایک پائی جاتی ہے: یا تو وہ منافق ہے یا وہ حرامی ہے یا وہ ایسا آدمی ہے جس کی ماں بغیر طہر کے اس سے حاملہ ہوئی ہو۔“ اس حدیث کو امام بیہقی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۱۹۶/۴۴۔ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اللَّهُمَّ ارْزُقْ مَنْ أَبْغَضَنِي وَأَبْغَضَ أَهْلَ بَيْتِي، كَثْرَةَ الْمَالِ وَالْعِيَالِ. كَفَاهُمْ بِذَلِكَ غِيًّا أَنْ يَكْثُرَ مَا لَهُمْ فَيَطُولَ حِسَابُهُمْ، وَأَنْ يَكْثُرَ الْوَجْدَانِيَّاتُ فَيَكْثُرَ شَيَاطِينُهُمْ. رَوَاهُ الْذَّيْلَمِيُّ.

الحديث رقم ۴۳: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۲/۲۳۲، الرقم: ۱۶۱۴،
والذي لم يفي مسند الفردوس، ۳/۶۲۶، الرقم: ۵۹۵۵، والذهبي في ميزان
الاعتدال، ۳/۱۴۸.

الحديث رقم ۴۴: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۱/۴۹۲، الرقم: ۲۰۰۷.

”حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! جو مجھ سے اور میرے اہل بیت سے بغض رکھتا ہے اسے کثرت مال اور کثرت اولاد سے نواز یہ ان کی گمراہی کے لئے کافی ہے کہ ان کا مال کثیر ہو جائے پس (اس کثرت مال کی وجہ سے) ان کا حساب طویل ہو جائے اور یہ کہ ان کی وجدانیات (جذباتی چیزیں) کثیر ہو جائیں تاکہ ان کے شیاطین کثرت سے ہو جائیں۔“ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۱۹۷/۴۵۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَا أَنَا مِنْهُ: بُغْضُ عَلِيٍّ، وَنَصَبُ

أَهْلِ بَيْتِي، وَمَنْ قَالَ: الْإِيْمَانُ كَلَامٌ. رَوَاهُ الدِّيْلَمِيُّ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں وہ جس میں پائی جائیں گی نہ وہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے ہوں (اور وہ تین چیزیں یہ ہیں): علی سے بغض رکھنا، میرے اہل بیت سے دشمنی رکھنا اور یہ کہنا کہ ایمان (فقط) کلام کا نام ہے۔“ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ أَهْلِ الْبَيْتِ وَالْقَرَابَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

﴿حضور ﷺ کے اہل بیت اور اہل قرابت کے جامع مناقب کا بیان﴾

۱۹۸/۴۶۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رضي الله عنه قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا. بِمَاءٍ يُدْعَى حُمًّا. بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ. فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَوَعظَ وَذَكَرَ ثُمَّ قَالَ: أَمَا بَعْدُ: أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأَجِيبُ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا: كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللَّهِ. وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ. فَحَتَّ عَلَيَّ كِتَابَ اللَّهِ وَرَعَّبَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: وَأَهْلُ بَيْتِي. أَذْكَرُكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي أَذْكَرُكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أَذْكَرُكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت زید بن ارقم رضي الله عنه سے مروی ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں خطبہ دینے کے لئے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان اس تالاب پر کھڑے ہوئے جسے خم کہا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور وعظ و نصیحت کے بعد فرمایا: اے لوگو! میں تو بس ایک انسان ہوں عنقریب میرے رب کا پیغام لانے والا فرشتہ (یعنی فرشتہ اجل) میرے پاس آئے گا اور میں اسے لیبیک کہوں گا۔ میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، ان میں سے پہلی اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرو اور اسے مضبوطی سے تھام لو، پھر آپ نے کتاب اللہ تعالیٰ (کی تعلیمات پر عمل کرنے پر) ابھارا

الحديث رقم ۴۶: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ۱۸۷۳/۳، الرقم: ۲۴۰۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۶۶/۴، الرقم: ۱۹۲۶۵، وابن حبان في الصحيح، ۱/۱۴۵، الرقم: ۱۲۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱/۱۴۸، الرقم: ۲۶۷۹، واللالكاشي في اعتقاد أهل السنة، ۱/۷۹، الرقم: ۸۸.

اور اس کی ترغیب دی پھر فرمایا: اور (دوسرے) میرے اہل بیت ہیں میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں۔ میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں (کہ کہیں تم بھول کر بھی ان کے ساتھ کوئی برا سلوک نہ کر بیٹھنا)۔“ اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۹۹/۴۷۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مَرْحَلٌ، مِنْ شَعْرِ أَسْوَدٍ. فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ ﷺ فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيُّ ﷺ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ [الأحزاب، ۳۳: ۳۳].
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت ایک اونی منقش چادر اوڑھے ہوئے باہر تشریف لائے تو آپ ﷺ کے پاس حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ ﷺ نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت حسین ﷺ آئے اور وہ بھی ان کے ہمراہ اس چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا آئیں اور آپ ﷺ نے انہیں بھی اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی اس چادر میں لے لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ”بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اہل بیت تم سے ہر قسم کے گناہ کا میل (اور شک و نقص کی گرد تک) دور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔“ [الأحزاب، ۳۳: ۳۳]۔“ اسے امام مسلم، حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۴۷: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أهل بيت النبي ﷺ، ۱۸۸۳/۴، ۲۴۲۴، والحاكم في المستدرک، ۱۵۹/۳، الرقم: ۴۷۰۷، ۴۷۰۹، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي الْمَصْنَفِ، ۳۷۰/۶، الرقم: ۳۲۱۰۲، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۴۹/۲، الرقم: ۲۶۸۰.

٢٠٠/٤٨. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةٌ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ﴾، [آل عمران، ٣: ٦١]، دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صلوات الله وسلاماته عليه عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اَللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت سعد بن ابی وقاص رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ جب آیتِ مبارکہ نازل ہوئی: ”آپ فرمادیں کہ آ جاؤ ہم (مل کر) اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو (ایک جگہ پر) بلا لیتے ہیں۔“ [آل عمران، ٣: ٦١] تو حضور نبی اکرم صلوات الله وسلاماته عليه نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حسین علیہم السلام کو بلایا، پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔“

اسے امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٠١/٤٩. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلوات الله وسلاماته عليه قَالَ: لِعَلِيِّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رضي الله عنهم: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ، وَسِلْمٌ لِمَنْ

الحديث رقم ٤٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ٤/١٨٧١، الرقم: ٢٤٠٤، والترمذی فی السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلوات الله وسلاماته عليه، باب: ومن سورة آل عمران، ٥/٢٢٥، الرقم: ٢٩٩٩، وفي كتاب: المناقب عن رسول الله صلوات الله وسلاماته عليه، باب: (٢١)، ٥/٦٣٨، الرقم: ٣٧٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٨٥، الرقم: ١٦٠٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٠٧، الرقم: ٨٣٩٩، والحاكم في المستدرک، ٣/١٦٣، الرقم: ٤٧١٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٦٣، الرقم: ١٣١٦٩-١٣١٧٠.

الحديث رقم ٤٩: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلوات الله وسلاماته عليه، باب: فضل فاطمة بنت محمد صلوات الله وسلاماته عليه، ٥/٦٩٩، الرقم: ٣٨٧٠، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل الحسن والحسين ابني علي بن أبي طالب رضي الله عنهم، ١/٥٢، الرقم: ١٤٥، والحاكم في المستدرک، ٣/١٦١، الرقم: ٤٧١٤، والطبرانی في المعجم الأوسط، ٥/١٨٢، الرقم: ٥٠١٥، وفي المعجم الكبير، ٣/٤٠، الرقم: ٢٦٢٠، والصيداوی فی معجم الشيوخ، ١/١٣٣، الرقم: ٨٥.

سَأَلْتُمُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا: تم جس سے لڑو گے میں بھی اُس کے ساتھ حالتِ جنگ میں ہوں اور جس سے تم صلح کرنے والے ہو میں بھی اُس سے صلح کرنے والا ہوں۔“ اسے امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۲۰۲ / ۵۰. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللَّهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَعِثْرَتِي: أَهْلُ بَيْتِي وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانظُرُوا كَيْفَ تَخْلُقُونِي فِيهِمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنُهُ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم میں ایسی دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر میرے بعد تم نے انہیں مضبوطی سے تھامے رکھا تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی رسی (کی طرح) ہے اور میری عترت یعنی اہل بیت اور یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے پس دیکھو کہ تم میرے بعد ان سے کیا سلوک کرتے ہو؟“

الحديث رقم ۵۰: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: فی مناقب أهل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۵/۶۶۳، الرقم: ۳۷۸۸/۳۷۸۶، والنسائی فی السنن الكبرى، ۵/۴۵، الرقم: ۸۱۴۸، ۸۴۶۴، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳/۱۴، ۲۶، ۵۹، الرقم: ۱۱۱۱۹، ۱۱۲۲۷، ۱۱۵۷۸، والحکم فی المستدرک، ۳/۱۱۸، الرقم: ۴۵۷۶، والطبرانی عن أبي سعيد رضی اللہ عنہ فی المعجم الأوسط، ۳/۳۷۴، الرقم: ۳۴۳۹، وفی المعجم الصغير، ۱/۲۲۶، الرقم: ۳۲۳، وفی المعجم الكبير، ۳/۶۵، الرقم: ۲۶۷۸، وابن أبي شيبه فی المصنف، ۶/۱۳۳، الرقم: ۳۰۰۸۱، وأبو يعلى فی المسند، ۲/۳۰۳، الرقم: ۱۰۲۶۷، ۱۱۴۰، وابن أبي عاصم فی السنة، ۲/۶۴۴، الرقم: ۱۵۵۳.

اسے امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا اور امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا

۔

۵۱ / ۲۰۳۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَبِيبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ [الأحزاب، ۳۳: ۳۳]، فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَدَعَا فَاطِمَةَ، وَحَسَنًا، وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ. ثُمَّ قَالَ: اَللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأُذْهِبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا، قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَأَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، قَالَ: أَنْتِ عَلَى مَكَانِكِ وَأَنْتِ عَلَى خَيْرٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضور نبی اکرم ﷺ کے پروردہ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب اُم المؤمنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر حضور نبی اکرم ﷺ پر یہ آیت مبارکہ: ”بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اہل بیت تم سے ہر قسم کے گناہ کا میل (اور شک و نقص کی گرد تک) دور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے“ [الأحزاب، ۳۳: ۳۳] نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ اور حسین کریمین سلام اللہ علیہم کو بلایا اور انہیں اپنی کمری میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے انہیں بھی اپنی کمری میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، پس ان سے ہر قسم کی آلودگی دور فرما اور انہیں خوب پاک و صاف کر دے۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا نبی اللہ! میں (بھی) ان کے ساتھ ہوں، فرمایا: تم اپنے مقام پر رہو اور تم تو بہتر مقام پر فائز ہو۔“ اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

الحديث رقم ۵۱: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: تفسیر القرآن عن رسول

اللہ ﷺ، باب: ومن سورة الأحزاب، ۳۵۱/۵، الرقم: ۳۲۰۵، وفي کتاب:

المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب: فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ۶۹۹/۵، الرقم:

۳۸۷۱، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۱۳۴/۴، الرقم: ۳۷۹۹.

۵۲ / ۲۰۴. عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ أَبِي صَالِحِ أَبِي الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرَّضَا، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ
عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: الْإِيمَانُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَقَوْلٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ. قَالَ
أَبُو الصَّلْتِ: لَوْ قُرِئَ هَذَا الْإِسْنَادُ عَلَيَّ مَجْنُونٍ لَبَرَأْتُ.
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”امام عبدالسلام بن ابی صالح ابو صلت ہروی، امام علی بن موسی رضا سے وہ اپنے والد
(امام موسی الرضا) سے وہ امام جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد (امام محمد) سے وہ امام علی بن حسین
سے وہ اپنے والد (امام حسین رضی اللہ عنہ) سے وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے
ہیں: انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: ایمان دل سے پہچاننے، زبان سے
اقرار کرنے اور ارکان (اسلام) پر عمل کرنے کا نام ہے۔ (امام ابن ماجہ کے شیخ) امام ابو صلت
ہروی فرماتے ہیں: اگر اس حدیث مبارک کی یہ سند ﴿عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرَّضَا، عَنْ أَبِيهِ،
عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي
طَالِبٍ رضي الله عنه﴾ پڑھ کر کسی پاگل پر دم کی جائے تو وہ ضرور شفا یاب ہو جائے گا۔“
اسے امام ابن ماجہ، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۵۳ / ۲۰۵. عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ قَالَ: قَامَ كَعْبٌ رضي الله عنه فَأَخَذَ بِحُجْرَةِ
الْعَبَّاسِ رضي الله عنه، وَقَالَ: أَدْخِرْهَا عِنْدَكَ لِلشَّفَاعَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ الْعَبَّاسُ:
وَلِي الشَّفَاعَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّ يُسَلِّمُ إِلَّا كَانَتْ

الحديث رقم ۵۲: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: في الإيمان، ۲۵/۱،
الرقم: ۶۵، والطبرانی في المعجم الأوسط، ۲۲۶/۶، الرقم: ۶۲۵۴، ۲۶۲/۸،
الرقم: ۸۵۸۰، والبيهقي في شعب الإيمان، ۴۷/۱، الرقم: ۱۶، والمروزي في
تعظيم قدر الصلاة، ۷۴۲/۲.

الحديث رقم ۵۳: أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۹۴۴/۲، الرقم:
۱۸۲۴، وأبونعيم في حلية الأولياء، ۴۲/۶.

لَهُ شَفَاعَةٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو نَعِيمٍ.

”حضرت عطیہ عوفی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا دامن پکڑا اور عرض کرنے لگے: میں آپ کے اس دامن کو قیامت کے دن اپنے لئے ذریعہ شفاعت بناتا ہوں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میرے لئے شفاعت ہوگی؟ انہوں نے کہا: ہاں! حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے جس کسی نے بھی اسلام قبول کیا ہے اسے حق شفاعت حاصل ہوگا۔“

اسے امام احمد اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

اس حدیث کو امام حاکم، بزار اور ابو نعیم نے روایت کیا اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۲۰۶/۵۴. عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ فَاطِمَةَ أَحْصَنْتُ فَرْجَهَا، فَحَرَّمَ اللَّهُ ذُرِّيَّتَهَا عَلَى النَّارِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَزَّازُ وَأَبُو نَعِيمٍ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک فاطمہ سلام اللہ علیہا نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی اولاد کو آگ پر حرام کر دیا۔“

اسے امام حاکم، بزار اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۲۰۷/۵۵. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: وَعَدَنِي رَبِّي فِي

الحديث رقم ۵۴: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۶۵/۳، الرقم: ۴۷۲۶، والبزار في المسند، ۲۲۳/۵، الرقم: ۱۸۲۹، وأبو نعیم في حلیة الأولیاء، ۱۸۸/۴، والمنای في فیض القدير، ۴۶۲/۲.

الحديث رقم ۵۵: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۶۳/۳، الرقم: ۴۷۱۸، والديلمي في مسند الفردوس، ۳۸۲/۴، الرقم: ۷۱۱۲.

أَهْلِ بَيْتِي مَنْ أَقْرَبُ مِنْهُمْ بِالتَّوْحِيدِ وَلِيَّ بِالبَلَاغِ، أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.
وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الإسْنَادِ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے رب نے مجھ سے میرے اہل بیت کے بارے میں وعدہ کیا ہے کہ ان میں سے جو بھی میری توحید کا اقرار کرے گا اسے یہ بات پہنچادی جائے کہ اللہ تعالیٰ اسے عذاب نہیں دے گا۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۲۰۸/۵۶۔ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِالْجَحْفَةِ فَقَالَ: أَلَسْتُ أَوْلَىٰ بِأَنْفُسِكُمْ؟ قَالُوا: بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَإِنِّي سَأَلْتُكُمْ عَنِ اثْنَيْنِ: عَنِ الْقُرْآنِ وَعَنْ عِترَتِي. أَلَا وَلَا تَقْدَمُوا قُرَيْشًا فَتَضِلُّوا وَلَا تَخْلِفُوا عَنْهَا فَتَهْلِكُوا وَلَا تَعْلَمُوهَا فَهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ قُوَّةَ رَجُلَيْنِ مِنْ غَيْرِهِمْ. لَوْلَا أَنْ تَبَطَّرَ قُرَيْشٌ لِأَخْبَرْتُهَا بِمَا لَهَا عِنْدَ اللَّهِ خِيَارُ قُرَيْشٍ خِيَارُ النَّاسِ. رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ.

”حضرت عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جحفہ کے مقام پر ہم سے مخاطب ہوئے اور فرمایا: کیا میں تمہاری جانوں سے بڑھ کر تمہیں عزیز نہیں ہوں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس میں تم سے دو چیزوں کے بارے میں سوال کرنے والا ہوں۔ قرآن اور اپنی عترت اہل بیت کے بارے میں آگاہ ہو جاؤ کہ قریش پر پیش قدمی نہ کرو کہ تم گمراہ ہو جاؤ اور نہ انہیں سکھاؤ کہ وہ تم سے زیادہ جانے والے ہیں کہ ان میں سے ہر کوئی اپنے علاوہ دو بندوں کے برابر علم رکھتا ہے اور اگر قریش فخر نہ کرتے تو میں ضرور انہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے مقام و مرتبہ کے بارے میں بتاتا کہ قریش کے بہترین لوگ تمام لوگوں سے بہترین ہیں۔“

اسے امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۵۶: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۶۴/۹، وابن الأثير في أسد الغابة، ۱۴۷/۲، والهيثمى في مجمع الزوائد، ۱۹۵/۵.

۲۰۹/۵۷۔ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَقَدْ بَسَطَ شِمْلَةً، فَجَلَسَ عَلَيْهَا هُوَ وَفَاطِمَةُ وَعَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، ثُمَّ أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَجَامِعِهِ فَعَقَدَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، ارْضَ عَنْهُمْ كَمَا اَنَا عَنْهُمْ رَاضٍ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت علیؑ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے۔ درآں حالیکہ آپ ﷺ نے چادر بچھائی ہوئی تھی۔ پس اس پر حضور نبی اکرم ﷺ (بنفس نفیس)، حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؑ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام بیٹھ گئے پھر آپ ﷺ نے اس چادر کے کنارے پکڑے اور ان پر ڈال کر اس میں گرہ لگا دی۔ پھر فرمایا: اے اللہ! تو بھی ان سے راضی ہو جا، جس طرح میں ان سے راضی ہوں۔“
اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۱۰/۵۸۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ مِنْ أُمَّتِي أَهْلُ بَيْتِي ثُمَّ الْأَقْرَبُ مِنَ الْقُرَيْشِ، ثُمَّ الْأَنْصَارُ، ثُمَّ مَنْ آمَنَ بِي، وَاتَّبَعَنِي مِنَ الْيَمَنِ، ثُمَّ سَائِرُ الْعَرَبِ ثُمَّ الْأَعَاجِمُ وَأَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ أَوْلُوهُ الْفَضْلِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنی امت میں سے سب سے پہلے جس کے لئے میں شفاعت کروں گا وہ میرے اہل بیت ہیں، پھر جو قریش میں سے میرے قریبی رشتہ دار ہیں، پھر انصار کی پھر ان کی جو یمن میں سے مجھ پر ایمان لائے اور میری اتباع کی، پھر تمام عرب کی، پھر عجم کی اور سب سے پہلے میں جن کی شفاعت کروں گا وہ اہل فضل ہوں گے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۵۷: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۳۴۸/۵، الرقم: ۵۵۱۴،

والهيثي في مجمع الزوائد، ۱۶۹/۹.

الحديث رقم ۵۸: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۴۲۱/۱۲، والديلمي في مسند

الفريوس، ۲۳/۱، الرقم: ۲۹، والهيثي في مجمع الزوائد، ۳۸۰/۱۰.

الْبَابُ الثَّالِثُ:

مَنَاقِبُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا
﴿ سَيِّدَةُ كَانَنَاتِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا كَ مَنَاقِبِ ﴾

۱۔ فَصَلِّ فِي كَوْنِ آلِ فَاطِمَةَ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَأَهْلِ كِسَاءِ

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھرانے کا اہل بیت اور اہل کساء

ہونے کا بیان﴾

۲۔ فَصَلِّ فِي كَوْنِهَا سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا بِضَعَةٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا جانِ مصطفیٰ ﷺ ہونے کا بیان﴾

۳۔ فَصَلِّ فِي مَكَانَتِهَا سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ

﴿بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے مقام و مرتبہ کا

بیان﴾

۴۔ فَصَلِّ فِي كَوْنِهَا سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا سارے جہانوں کی عورتوں کی سردار ہونے کا

بیان﴾

۵۔ فَصَلِّ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِزَوْاجِهَا سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی سے متعلق مناقب کا بیان﴾

۶۔ فَصَلِّ فِي مَكَانَتِهَا سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿روزِ قیامت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾

۷۔ فَصَلِّ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے جامع مناقب کا بیان﴾

فَصَلِّ فِي كَوْنِ آلِ فَاطِمَةَ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَأَهْلِ كِسَاءٍ

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھرانے کا اہل بیت اور اہل کساء ہونے کا بیان﴾

۱/۲۱۱۔ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعْرِ أَسْوَدٍ، فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ ﷺ فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيُّ ﷺ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾.

[الأحزاب، ۳۳: ۳۳]. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت صفیہ بنت شیبہ روایت کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت باہر تشریف لائے در آنحالیکہ آپ ﷺ نے ایک چادر مبارک اوڑھی ہوئی تھی جس پر سیاہ اون سے کجاووں کے نقوش بنے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ ﷺ نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہما آئے اور ان کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا آئیں اور آپ ﷺ نے انہیں بھی اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ”بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ

الحديث رقم ۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أهل بيت النبي ﷺ، ۱۸۸۳/۴، الرقم: ۲۴۲۴، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۷۰/۶، الرقم: ۳۶۱۰۲، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۶۷۲/۲، الرقم: ۱۱۴۹، وابن راهويه في المسند، ۶۷۸/۳، الرقم: ۱۲۷۱، والحاكم في المستدرک، ۱۶۹/۳، الرقم: ۴۷۰۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۴۹/۲، والطبري في جامع البيان، ۷۰۶/۲۲.

اے (رسول ﷺ کے) اہل بیت تم سے ہر قسم کے گناہ کا میل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔“ [الأحزاب، ۳۳: ۳۳]۔ اس حدیث کو امام مسلم، ابن ابی شیبہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲/۲۱۲۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَبِيبِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ [الأحزاب، ۳۳: ۳۳] فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَدَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا ﷺ فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ، وَعَلِيٍّ ﷺ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ، هُوَلاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

”پروردہ نبی حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں یہ آیت مبارکہ: ”بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اہل بیت تم سے ہر قسم کے گناہ کا میل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔“ [الأحزاب، ۳۳: ۳۳] نازل ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین ﷺ کو بلایا اور ایک کملی میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے انہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: الہی! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے (ہر طرح کی) نجاست دور کر اور انہیں خوب پاک و صاف کر دے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۲: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: تفسیر القرآن، باب: ومن سورة الأحزاب، ۳۵۱/۵، ۶۶۳، الرقم: ۳۲۰۵، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲۹۲/۶، وفي فضائل الصحابة، ۵۸۷/۲، الرقم: ۹۹۴، والحاكم فی المستدرک، ۴۵۱/۲، الرقم: ۳۵۵۸، ۱۵۸/۳، الرقم: ۴۷۰۵، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۵۲/۳، الرقم: ۲۶۶۲.

۲۱۳/۳۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ إِلَى صَلَاةِ الْفَجْرِ، يَقُولُ: الصَّلَاةُ، يَا أَهْلَ الْبَيْتِ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾. [الأحزاب، ۳۳: ۳۳]. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت انس بن مالک رضي الله عنه سے روایت ہے کہ چھ ماہ تک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول رہا کہ جب نماز فجر کے لئے نکلتے اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دروازہ کے پاس سے گزرتے تو فرماتے: اے اہل بیت! نماز قائم کرو (اور پھر یہ آیت مبارکہ پڑھتے): ”بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے) اہل بیت تم سے ہر قسم کے گناہ کا میل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔“ [الأحزاب، ۳۳: ۳۳]۔

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۱۴/۴۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾ [الأحزاب، ۳۳: ۳۳]، قَالَ: نَزَلَتْ فِي خَمْسَةٍ: فِي رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، وَعَلِيِّ، وَفَاطِمَةَ، وَالْحَسَنِ، وَالْحُسَيْنِ رضي الله عنهم. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

الحديث رقم ۳: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب: ومن سورة الأحزاب، ۳۵۲/۵، الرقم: ۳۲۰۶، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲۵۹/۳، ۲۸۵، وفی فضائل الصحابة، ۷۶۱/۲، الرقم: ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، وابن أبي شيبه فی المصنف، ۳۸۸/۶، الرقم: ۳۲۲۷۲، والشيباني فی الآحاد والمثاني، ۳۶۰/۵، الرقم: ۲۹۵۳، وعبد بن حميد فی المسند: ۳۶۷، الرقم: ۱۲۲۲۳، والحاكم فی المستدرک، ۱۷۲/۳، الرقم: ۴۷۴۸۔

الحديث رقم ۴: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ۳۸۰/۳، الرقم: ۳۴۵۶، وفی المعجم الصغير، ۲۳۱/۱، الرقم: ۳۷۵، وابن حبان فی طبقات المحدثين بأصبهان، ۳۸۴/۳، والخطيب البغدادي فی تاریخ بغداد، ۲۷۸/۱۰، والطبري فی جامع البيان، ۶/۲۲۔

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد مبارکہ: ”بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے) اہل بیت تم سے ہر قسم کے گناہ کا میل (اور شک و نقص کی گرد تک) دور کر دے.....“ [الأحزاب، ۳۳: ۳۳] کے بارے میں فرمایا کہ یہ آیت مبارکہ پانچ ہستیوں..... حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کے بارے میں نازل ہوئی۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

فَصُلِّ فِي كَوْنِهَا سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهَا بِضَعَةٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

﴿ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا جانِ مصطفیٰ ﷺ ہونے کا بیان ﴾

۵/۲۱۵۔ عَنِ الْمِسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلِلْفِطْرِ لِلْبُخَارِيِّ.

”حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے، پس جس نے اسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

۶/۲۱۶۔ عَنِ الْمِسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ

أَبِي جَهْلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي، وَإِنِّي

أَكْرَهُ أَنْ يَسُوءَهَا، وَاللَّهِ، لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ۵: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب قرابة رسول الله ﷺ، ۱۳۶۱/۳، الرقم: ۳۵۱۰، وفى كتاب: المناقب، باب: مناقب فاطمة، ۱۳۷۴/۳، الرقم: ۳۵۵۶، ومسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ۱۹۰۳/۴، الرقم: ۲۴۴۹، وابن أبى شيبة فى المصنف، ۳۸۸/۶، الرقم: ۳۲۲۶۹، وأبو عوانة فى المسند، ۷۰/۳، الرقم: ۴۲۳۳، والشيبانى فى الأحاد والمثانى، ۳۶۱/۵، الرقم: ۲۹۵۴، والطبرانى فى المعجم الكبير، ۲۰۲/۴۰۴، الرقم: ۱۰۱۲۔

الحديث رقم ۶: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المناقب، باب: ذكر أصحاب النبي ﷺ، ۱۳۶۴/۳، الرقم: ۳۵۲۳، ومسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ۱۹۰۳/۴، الرقم: ۲۴۴۸، وابن ماجه فى السنن، كتاب: النكاح، باب: الغيرة، ۶۴۴/۱، الرقم: ۱۹۹۹، وأحمد بن حنبل فى فضائل الصحابة، ۷۵۹/۲، الرقم: ۱۳۳۵، وابن حبان فى الصحيح، ۴۰۷/۱۵، الرقم: ۵۳۵، ۶۹۵۶، ۶۹۵۷، ۷۰۶۰، والطبرانى فى المعجم الكبير، ۱۹، ۱۸، الرقم: ۱۹، ۱۸، ۲۲، ۴۰۵، الرقم: ۱۰۱۳۔

”حضرت مسور بن مخرمہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے شک فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور مجھے ہرگز یہ پسند نہیں کہ کوئی شخص اسے تکیف پہنچائے اللہ رب العزت کی قسم! کسی شخص کے گم میں رسول اللہ اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں بنیاں جمع نہیں ہو سکتیں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۱۷/۷. عَنْ الْمَسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ ؓ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ؓ. فَلَا آذُنَ لَهُمْ. ثُمَّ لَا آذُنَ لَهُمْ. ثُمَّ لَا آذُنَ لَهُمْ. وَقَالَ ﷺ: لِأَنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي. يَرِئِنِي مَا رَأَيْهَا وَيُؤْذِنِي مَا آذَاهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ.

”حضرت مسور بن مخرمہ ؓ نے روایت کیا کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو منبر پر فرماتے سنا بنی ہشام بن مغیرہ نے اپنی بیٹی کا حضرت علی سے رشتہ کرنے کی مجھ سے اجازت مانگی ہے۔ میں انہیں اجازت نہیں دیتا دوبارہ میں انہیں اجازت نہیں دیتا، یہ بارہ میں انہیں اجازت نہیں دیتا اور حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا میری بیٹی میرے جسم کا حصہ ہے، اس کی پریشانی مجھے پریشان کرتی ہے اور اس کی تکیف مجھے تکیف دیتی ہے۔“ اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۲۱۸/۸. عَنْ الْمَسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

الحديث رقم ۷: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ۱۹۰۲/۴، الرقم: ۲۴۴۹، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: ماجه في فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ۶۹۸/۵، الرقم: ۳۸۶۷، وأبو داود في السنن، كتاب: النكاح، باب: ما يكره أن يجمع بينهن من النسل، ۲۲۶/۲، الرقم: ۲۰۷۱، وابن ماجه في السنن، كتاب: النكاح، باب: الفيرة، ۶۴۳/۱، الرقم: ۱۹۹۸، والنسائي في السنن الكبرى، ۱۴۷/۵، الرقم: ۸۵۱۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۲۸/۴، وفي فضائل الصحابة، ۷۵۶/۲، الرقم: ۱۳۲۸.

الحديث رقم ۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ۱۹۰۳/۴، الرقم: ۲۴۴۹، والنسائي في السنن الكبرى، —

إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، يُؤْذِنِي مَا آذَاهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت مسور بن مخرمه رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ تو بس میرے جسم کا ٹکڑا ہے، اسے تکلیف دینے والی چیز مجھے تکلیف دیتی ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۹/۲۱۹۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، يُؤْذِنِي مَا آذَاهَا، وَيُنْصِبُنِي مَا أَنْصَبَهَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میری جگر گوشہ ہے، اسے تکلیف دینے والی چیز مجھے تکلیف دیتی ہے اور اسے مشقت میں ڈالنے والا مجھے مشقت میں ڈالتا ہے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۲۲۰۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِفَاطِمَةَ سَلَامَ اللَّهُ

عَلَيْهَا: إِنَّ اللَّهَ يَغْضِبُ لِعْضَبِكَ، وَيَرْضَى لِرِضَاكِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

..... ۹۷/۵، الرقم: ۸۳۷۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۰۱/۱۰، والشيباني في الأحاد والمثاني، ۳۶۱/۵، الرقم: ۲۹۵۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۲/۴۰۴، الرقم: ۱۰۱۰، وأبونعيم في حلية الأولياء، ۴۰/۲، والأندلسي في تحفة المحتاج، ۵۸۵/۲، الرقم: ۱۷۹۵.

الحديث رقم ۹: أخرجه الترمذی في في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: ماجاء في فضل فاطمة بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ۶۹۸/۵، الرقم: ۳۸۶۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۴، وفي فضائل الصحابة، ۷۵۶/۲، الرقم: ۱۳۲۷، والحاكم في المستدرک، ۱۷۳/۳، الرقم: ۴۷۵۱، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۳۱۴/۹، الرقم: ۲۷۴، والعسقلاني في فتح الباري، ۳۲۹/۹، والشوكاني في درالسحابة، ۲۷۴/۱۶.

الحديث رقم ۱۰: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۶۷/۳، الرقم: ۴۷۳۰،

والشيباني في الأحاد والمثاني، ۳۶۳/۵، الرقم: ۲۹۵۹، والطبراني في المعجم —

”حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری ناراضگی پر ناراض ہوتا ہے اور تمہاری رضا پر راضی ہوتا ہے۔“
اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۱/۲۲۱۔ عَنِ الْمِسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **إِنَّمَا فَاطِمَةُ شَجْنَةٌ مِنِّي يَبْسُطُنِي مَا يَبْسُطُهَا وَيَقْبِضُنِي مَا يَقْبِضُهَا.**
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت مسور بن مخرمہؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ میری شاخ ہے (یعنی مجھ سے ہے)، جس چیز سے اسے خوشی ہوتی ہے اس چیز سے مجھے بھی خوشی ہوتی ہے اور جس چیز سے اُسے تکلیف پہنچتی ہے اس چیز سے مجھے بھی تکلیف پہنچتی ہے۔“ اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

..... الكبير، ۱۰۸/۹، الرقم: ۱۸۲، ۴۰۱/۲۲، الرقم: ۱۰۰۱، والدولابي في الذرية الطاهرة، ۱۲۰/۲، الرقم: ۲۳۵، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ۱۱/۳.

الحديث رقم ۱۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۳۲/۴، وفي فضائل الصحابة، ۷۶۵/۲، الرقم: ۱۳۴۷، والحاكم في المستدرک، ۱۶۸/۳، الرقم: ۴۷۳۴، والشيباني في الأحاد والمثاني، ۳۶۲/۵، الرقم: ۲۹۵۶، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۵/۲۰، الرقم: ۳۰، وأبونعيم في حلية الأولياء، ۲۰۶/۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۰۳/۹.

فَصُلِّ فِي مَكَانَتِهَا سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ

﴿بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾

۱۲/۲۲۲۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهَا، فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاَهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ، قَالَتْ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَتْ: سَارَّني النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَنِي: أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُؤْفِي فِيهِ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّني فَأَخْبَرَنِي: أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتَبَعُهُ، فَضَحِكْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے مرضِ وصال میں اپنی صاحبزادی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو بلایا پھر ان سے کچھ سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس بارے میں سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے پوچھا تو انہوں نے بتایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے میرے کان میں فرمایا تھا کہ آپ ﷺ کا اسی مرض میں وصال ہو جائے گا۔ پس میں رونے لگی، پھر آپ ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ آپ ﷺ کے اہل بیت میں سب سے پہلے میں آپ ﷺ سے ملوں گی اس پر میں ہنس پڑی۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

الحديث رقم ۱۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب قرابة رسول الله ﷺ، ۱۳۶۱/۳، الرقم: ۳۵۱۱، وكتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ۱۳۲۷/۳، الرقم: ۳۴۲۷، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ۱۹۰۴/۴، الرقم: ۲۴۵۰، والنسائي في فضائل الصحابة: ۷۷، الرقم: ۲۹۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۷۷/۶، وفي فضائل الصحابة، ۷۵۴/۲، الرقم: ۱۳۲۲۔

۲۲۳/۱۳۔ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرِ التَّمِيمِيِّ رضي الله عنه قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلِيَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَسُئِلْتُ: أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ? قَالَتْ: فَاطِمَةُ، فَقِيلَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ: زَوْجُهَا، إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوًّا مَّا قَوَّامًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت جمیع بن عمیر تیمی رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا: حضور نبی اکرم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو کون زیادہ محبوب تھا؟ اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: فاطمہ سلام اللہ علیہا۔ عرض کیا گیا: مردوں میں سے (کون زیادہ محبوب تھا)؟ آپ نے فرمایا: اُن کے شوہر (حضرت علی رضي الله عنه)، جہاں تک میں جانتی ہوں وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والے اور راتوں کو عبادت کے لئے بہت قیام کرنے والے تھے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۲۴/۱۴۔ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ أَحَبَّ النِّسَاءِ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ سَلَامَ اللَّهُ عَلَيْهَا وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِيٌّ رضي الله عنه. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت ابن بریدہ رضي الله عنه اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الحدیث رقم ۱۳: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، باب: ماجاء فی فضل فاطمة بنت محمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ۷۰۱/۵، الرقم: ۳۸۷۴، والحاكم فی المستدرک، ۱۷۱/۳، الرقم: ۴۷۴۴، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۲۲/۴۰۳، الرقم: ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، وابن الأثیر فی أسد الغابة، ۲۱۹/۷، والذهبی فی سیر أعلام النبلاء، ۱۲۵/۲، والمزی فی تهذیب الکمال، ۵۱۲/۴، والشوکانی فی درالسحابة، ۲۷۳/۱.

الحدیث رقم ۱۴: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، باب: ماجاء فی فضل فاطمة بنت محمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ۶۹۸/۵، الرقم: ۳۸۶۸، والنسائی فی السنن الكبرى، ۱۴۰/۵، الرقم: ۸۴۹۸، والحاكم فی المستدرک، ۱۶۸/۳، الرقم: ۴۷۳۵، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۱۹۹/۷، الرقم: ۷۲۶۲، والذهبی فی سیر أعلام النبلاء، ۱۳۱/۲، والشوکانی فی درالسحابة، ۲۷۴/۱۰.

کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبت حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا سے تھی اور مردوں میں سے حضرت علی المرتضیٰؑ سب سے زیادہ محبوب تھے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۲۵/۱۵۔ عَنْ ثُوبَانَ ۞ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ كَانَ آخِرُ عَهْدِهِ بِإِنْسَانٍ مِنْ أَهْلِ فَاطِمَةَ، وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا إِذَا قَدِمَ فَاطِمَةَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

”حضور نبی اکرم ﷺ کے غلام حضرت ثوبان ۞ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل و عیال میں سے سب سے آخر میں جس شخص سے گفتگو فرما کر سفر پر روانہ ہوتے وہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس ہستی کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں۔“

اس حدیث کو امام ابوداؤد اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۲۶/۱۶۔ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَاهَا قَدْ أَقْبَلَتْ رَحَبَ بِهَاءِ، ثُمَّ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهَا حَتَّى يُجْلِسَهَا فِي مَكَانِهِ. وَكَانَتْ إِذَا رَأَتْ النَّبِيَّ ﷺ رَحَبَتْ بِهِ، ثُمَّ قَامَتْ إِلَيْهِ فَقَبَّلَتْهُ ﷺ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

الحديث رقم ۱۵: أخرجه أبو داود في السنن، ۸۷/۴، الرقم: ۴۲۱۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۷۵/۵، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۶/۱، وزيد البغدادي في تركة النبي ﷺ: ۵۷.

الحديث رقم ۱۶: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ۳۹۱/۵، الرقم: ۳۹۲، والحاكم في المستدرک، ۳۰۳/۴، الرقم: ۷۷۱۵، والبخاری في الأدب المفرد، ۳۳۶/۱، الرقم: ۹۴۷، والشيباني في الأحاد والمثاني، ۳۶۷/۵، الرقم: ۲۹۶۷، والطبرانی في المعجم الأوسط، ۲۴۲/۴، الرقم: ۴۰۸۹، والدولابي في الذرية الطاهرة، ۱۰۰/۱، الرقم: ۱۸۴.

”ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو آتے ہوئے دیکھتے تو انہیں خوش آمدید کہتے، پھر ان کی خاطر کھڑے ہو جاتے، انہیں بوسہ دیتے، ان کا ہاتھ پکڑ کر لاتے اور انہیں اپنی نشست پر بٹھا لیتے اور جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حضور نبی اکرم ﷺ کو اپنی طرف تشریف لاتے ہوئے دیکھتیں تو خوش آمدید کہتیں پھر کھڑی ہو جاتیں اور آپ ﷺ کو بوسہ دیتیں۔“

اس حدیث کو امام نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۲۲۷/۱۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ وَسَلِّمٌ لِمَنْ سَلَّمَ بِكُمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کی طرف نظر التفات کی اور فرمایا: جو تم سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا، جو تم سے صلح کرے گا میں اُس سے صلح کروں گا (یعنی جو تمہارا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے اور جو تمہارا دوست ہے وہ میرا بھی دوست ہے)۔“

اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۲۸/۱۸۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَتْ

الحدیث رقم ۱۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴۴۲/۲، وفي فضائل الصحابة، ۷۶۷/۲، الرقم: ۱۳۵۰، والحاكم في المستدرک، ۱۶۱/۳، الرقم: ۴۷۱۳، والطبرانی في المعجم الكبير، ۴۰/۳، الرقم: ۲۶۲۱، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۱۳۷/۷، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۱۲۲/۲، ۲۵۸، ۲۵۷/۳.

الحدیث رقم ۱۸: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۶۷/۳، الرقم: ۴۷۳۲، والنسائي في فضائل الصحابة، ۷۸/۱، الرقم: ۲۶۴، وابن راهويه في المسند، ۸/۱، الرقم: ۶، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۰۱/۷، وفي شعب الإيمان، ۴۶۷/۶، الرقم: ۸۹۲۷، والمقرئ في تقبيل اليد، ۹۱/۱، والعسقلاني في فتح الباري، ۵۰/۱۱.

فَاطِمَةُ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ﷺ رَحَبَ بِهَا وَقَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا
وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتیں تو حضور نبی اکرم ﷺ سیدہ سلام اللہ علیہا کو خوش آمدید کہتے، کھڑے ہو کر ان کا استقبال کرتے، ان کا ہاتھ پکڑ کر بوسہ دیتے اور انہیں اپنی نشست پر بٹھا لیتے۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۲۹ / ۱۹۔ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ فَاطِمَةُ
سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ﷺ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَرَحَبَ بِهَا وَأَخَذَ
بِيَدِهَا، فَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ، وَكَانَتْ هِيَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ قَامَتْ إِلَيْهِ مُسْتَقْبِلَةً وَقَبَّلَتْ يَدَهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا جب حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو حضور نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر ان کا استقبال فرماتے، انہیں بوسہ دیتے، خوش آمدید کہتے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر اپنی نشست پر بٹھا لیتے، اور جب آپ ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں رونق افروز ہوتے تو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا بھی آپ ﷺ کے استقبال کے لئے کھڑی ہو جاتیں اور آپ ﷺ کے دست اقدس کو بوسہ دیتیں۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۳۰ / ۲۰۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَافَرَ

الحديث رقم ۱۹: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۷۴ / ۳، الرقم: ۴۷۵۳، ومحب الدين الطبري في ذخائر العقبى، ۱ / ۸۵، والهيثمي في موارد الظمان، ۱ / ۵۴۹، الرقم: ۲۲۲۳، والعسقلاني في فتح الباري، ۱۱ / ۵۰، والشوكاني في درالسحابة، ۱ / ۲۷۹.

الحديث رقم ۲۰: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۶۹ / ۳، الرقم: ۴۷۳۹، ۴۷۴۰، وابن حبان في الصحيح، ۲ / ۴۷۰، ۴۷۱، الرقم: ۶۹۶، والهيثمي في موارد الظمان: ۶۳۱، الرقم: ۲۵۴۰، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۴۳ / ۱۴۱.

كَانَ آخِرُ النَّاسِ عَهْدًا بِهِ فَاطِمَةٌ، وَإِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ كَانَ أَوَّلُ النَّاسِ بِهِ
عَهْدًا فَاطِمَةَ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي.
رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل و عیال میں سے سب سے آخر میں جس شخص سے گفتگو کر کے سفر پر روانہ ہوتے وہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں، اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس شخصیت کے پاس تشریف لاتے وہ بھی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہی ہوتیں، اور یہ کہ حضور نبی اکرم ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرماتے: (فاطمہ!) میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۲۳۱ / ۲۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّمَا أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنَا أَمْ فَاطِمَةُ؟ قَالَ: فَاطِمَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْكَ، وَأَنْتَ أَعَزُّ عَلَيَّ مِنْهَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں) عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو میرے اور سیدہ فاطمہ میں سے کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ مجھے تم سے زیادہ پیاری ہے، اور تم میرے نزدیک اس سے زیادہ عزیز ہو۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۲۱: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۳۴۳/۷، الرقم: ۷۶۷۵،
والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۱۷۳/۹، والمنای فی فیض القدير، ۴۲۲/۴.

فَصْلٌ فِي كَوْنِهَا سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ

﴿ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا سارے جہانوں کی عورتوں کی سردار ہونے کا بیان ﴾

۲۳۲/۲۲۔ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا فَاطِمَةُ، أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ، أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم مسلمان عورتوں کی سردار ہو یا میری اس امت کی سب عورتوں کی سردار ہو!“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۳۳/۲۳۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَقْبَلْتُ فَاطِمَةَ تَمْشِي كَأَنَّ مَشِيَّتَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَرَّحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ أَسْرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ، فَقُلْتُ لَهَا: لِمَ تَبْكِينَ؟ ثُمَّ أَسْرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَضَحِكَتْ، فَقُلْتُ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبُ مِنْ حُزْنٍ، فَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ، فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ

الحديث رقم ۲۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاستئذان، باب: من ناجى بين يدي الناس ولم يخبر بسر صاحبه، ۲۳۱۷/۵، الرقم: ۵۹۲۸، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ۱۹۰۵/۴، الرقم: ۲۴۵۰، والنسائي في فضائل الصحابة، ۱/۷۷، الرقم: ۲۶۳، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۲/۷۶۲، الرقم: ۱۳۴۲، والطيالسي في المسند، ۱/۱۹۶، الرقم: ۱۳۷۳، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۲/۲۴۷۔

الحديث رقم ۲۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ۱۳۲۶/۳، الرقم: ۱۳۲۷، ۳۴۲۶، ۳۴۲۷، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ۱۹۰۴/۴، الرقم: ۲۴۵۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/۲۸۲۔

اللّٰهُ ﷺ، حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَأَلْتُهَا، فَقَالَتْ: أَسْرٌ إِلَيَّ: إِنَّ جَبْرِئِلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَإِنَّهُ عَارِضُنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أَرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي، وَإِنَّكَ أَوْلُ أَهْلِ بَيْتِي لِحَاقًا بِي. فَبَكَيْتُ، فَقَالَ: أَمَّا تَرْضَيْنَ، أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ، فَضَحِكْتُ لِذَلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا تشریف لائیں اور ان کا چلنا ہو بہو حضور نبی اکرم ﷺ کے چلنے جیسا تھا۔ پس آپ ﷺ نے اپنی لخت جگر کو خوش آمدید کہا اور اپنے دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا، پھر چپکے سے ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں۔ تو میں نے ان سے پوچھا آپ کیوں رو رہی ہیں؟ پھر آپ ﷺ نے ان سے کوئی بات چپکے سے کہی تو وہ ہنس پڑیں۔ پس میں نے کہا کہ آج کی طرح میں نے خوشی کو غم کے اتنے نزدیک کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے (حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا سے) پوچھا: آپ سے حضور نبی اکرم ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو ظاہر نہیں کر سکتی۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا تو میں نے ان سے (اُس بارے میں) پھر پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: آپ ﷺ نے مجھ سے یہ سرگوشی کی تھی کہ جبرائیل علیہ السلام ہر سال میرے ساتھ قرآن مجید کا ایک بار دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال دو مرتبہ دور کیا ہے، میرا خیال یہی ہے کہ میرا آخری وقت آ پہنچا ہے اور بے شک میرے گھر والوں میں سے تم ہو جو سب سے پہلے مجھ سے آ ملو گی۔ اس بات نے مجھے رلا دیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم تمام جنتی عورتوں کی سردار ہو یا تمام مسلمان عورتوں کی سردار ہو! تو اس بات پر میں ہنس پڑی۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۳۴ / ۲۴. عَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ هَذَا

الحديث رقم ۲۴: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب: مناقب الحسن والحسين، ۵ / ۶۶۰، الرقم: ۳۸۸۱، والنسائی فی السنن الكبرى، ۵ / ۹۵، الرقم: ۸۲۹۸، ۸۳۶۵، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۵ / ۳۹۱، وفی فضائل الصحابة، ۲ / ۷۸۸، الرقم: ۱۴۰۶، وابن أبي شيبه فی المصنف، ۶ / ۳۸۸، الرقم: ۳۲۲۷۱، والحاكم فی المستدرک، ۳ / ۱۶۴، الرقم: ۴۷۲۲، ۴۷۲۱.

مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ
وَيُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ
سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فرشتہ جو
اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہ اُترا تھا، اُس نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی کہ مجھے
سلام کرنے حاضر ہو اور مجھے یہ خوشخبری دے کہ (میری لختِ جگر) فاطمہ اہل جنت کی تمام
عورتوں کی سردار ہے اور (میرے بیٹے) حسن و حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۳۵/۲۵. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَطَّ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي
الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ خَطُوطٍ. قَالَ: تَدْرُونَ مَا هَذَا؟ فَقَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ: خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ،
وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَآسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَأَةٌ فِرْعَوْنَ، وَمَرْيَمُ ابْنَةُ
عِمْرَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ أَجْمَعِينَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین
پر چار لکیریں کھینچیں اور فرمایا: تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور
اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت کی عورتوں میں
سے افضل ترین (چار) ہیں: خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم
اور مریم بنت عمران رضی اللہ عنہن اجمعین۔“ اسے امام احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۲۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۲۹۳، ۳۱۶، والنسائي في
السنن الكبرى، ۵/۹۴، ۹۳، الرقم: ۸۳۵۵، ۸۳۶۴، وفي فضائل الصحابة:
۷۶، ۷۴، الرقم: ۲۵۰، ۲۵۹، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/۴۷۰، الرقم: ۷۰۱۰،
والحاكم في المستدرک، ۲/۵۳۹، الرقم: ۳۸۳۶، ۱۷۴/۳، الرقم: ۴۷۵۲،
۴۷۵۴، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۲/۷۶۰، ۷۶۱، الرقم: ۱۳۳۹.

۲۳۶/۲۶۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ وَهُوَ فِي مَرَضِهِ
الَّذِي تُوْفِّي فِيهِ: يَا فَاطِمَةُ، أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ
وَسَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَسَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ.
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
اے فاطمہ! کیا تم نہیں چاہتی کہ تم تمام جہانوں کی عورتوں، میری اس امت کی تمام عورتوں کی
اور مؤمنین کی تمام عورتوں کی سردار ہو!“ اسے امام نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۳۷/۲۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَلَكًا مِنَ
السَّمَاءِ لَمْ يَكُنْ زَارِنِي، فَاسْتَأْذَنَ اللهُ فِي زِيَارَتِي، فَبَشَّرَنِي أَوْ أَخْبَرَنِي:
أَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أُمَّتِي. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيرِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آسمان کے
ایک فرشتے نے میری زیارت نہیں کی تھی، پس اُس نے اللہ تعالیٰ سے میری زیارت کی اجازت
لی اور اُس نے مجھے خوشخبری سنائی (یا) مجھے خبر دی کہ (میری لخت جگر) فاطمہ میری امت کی
تمام عورتوں کی سردار ہے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے اور امام بخاری نے ’التاریخ الکبیر‘ میں روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۲۶: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ۲۵۱/۴، الرقم: ۷۰۷۸،
۱۴۶/۵، الرقم: ۸۵۱۷، والحاكم في المستدرک، ۱۷۰/۳، الرقم: ۴۷۴۰، وابن
سعد في الطبقات الكبرى، ۲/۲۴۷، ۲۴۸، ۲۶/۸، وابن الأثير في أسد
الغابة، ۲۱۸/۷۔

الحدیث رقم ۲۷: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۴۰۳/۲۲، الرقم: ۱۰۰۶،
والبخاري في التاريخ الكبير، ۲۳۲/۱، الرقم: ۷۲۸، والذهبي في سير أعلام
النبلاء، ۱۲۷/۲، والمزي في تهذيب الكمال، ۳۹۱/۲۶۔

فَصَلِّ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِزَوَاجِهَا سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی سے متعلقہ مناقب کا بیان﴾

۲۳۸/۲۸۔ عَنِ الْمَسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم:
إِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي، وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوءَهَا، وَاللَّهُ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ
رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
بے شک فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور اُس کی ناراضگی مجھے پسند نہیں۔ خدا کی قسم! کسی شخص
کے پاس رسول اللہ اور اللہ تعالیٰ کے دشمن کی بیٹیاں جمع نہیں ہو سکتیں۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۳۹/۲۹۔ عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةَ الْبِنَاءِ، قَالَ: يَا عَلِيُّ،
لَا تُحَدِّثْ شَيْئًا حَتَّى تَلْقَانِي، فَدَعَا النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ أَفْرَغَهُ
عَلَى عَلِيٍّ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، بَارِكْ فِيهِمَا وَبَارِكْ عَلَيْهِمَا وَبَارِكْ لَهُمَا

الحديث رقم ۲۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: ذكر أصهار
النبي صلی اللہ علیہ وسلم، ۱۳۶۴/۳، الرقم: ۳۵۲۳، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل
الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي صلی اللہ علیہ وسلم، ۱۹۰۳/۴، الرقم: ۲۴۴۸، وابن
ماجه في السنن، كتاب: النكاح، باب: الفيرة، ۶۴۴/۱، الرقم: ۱۹۹۹، وأحمد بن
حنبل في فضائل الصحابة، ۷۵۹/۲، الرقم: ۱۳۳۵، وابن حبان في الصحيح،
۵۳۵، ۴۰۸، ۴۰۷/۱۵، الرقم: ۷۰۶۰، ۶۹۵۷، ۶۹۵۶، والطبراني في المعجم
الكبير، ۱۹، ۱۸/۲۰، الرقم: ۱۹، ۱۸، ۲۲، ۴۰۵/الرقم: ۱۰۱۳۔

الحديث رقم ۲۹: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ۷۶/۶، الرقم: ۱۰۰۸۸، وفي
عمل اليوم والليلة: ۲۵۳، الرقم: ۲۵۸، والرويانى في المسند، ۷۷/۱، الرقم:
۳۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۰/۲، الرقم: ۱۱۵۳، وابن الأثير في أسد
الغابة، ۲۱۷/۷، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۲۱/۸، والهيثمى في مجمع
الزوائد، ۲۰۹/۹۔

فِي شِبْلِهِمَا. وَفِي رَوَايَةٍ عَنْهُ: وَبَارِكْ لَهُمَا فِي نَسْلِهِمَا.
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی کی رات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھے ملے بغیر کوئی عمل نہ کرنا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا یا، اس سے وضو کیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ پر پانی ڈال کر فرمایا: اے اللہ! ان دونوں کے حق میں اور ان دونوں پر برکت نازل فرما، اور ان دونوں کے لئے ان کی اولاد میں برکت عطا فرما۔“

اس حدیث کو امام نسائی اور امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔
اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: ”ان دونوں کے لیے ان کی آل میں برکت عطا فرما۔“

۲۴۰ / ۳۰. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ:
إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کر دوں۔“
اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۳۰: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۰/۱۵۶، الرقم: ۱۰۳۰۵،
والحسيني في البيان والتعريف، ۱/۱۷۴، الرقم: ۴۵۵، والهيثمي في مجمع
الزوائد، ۹/۲۰۴، والحلي في الكشف الحثيث، ۱/۱۷۴، والمنأوى في فيض
القدير، ۲/۲۱۵.

فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهَا سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿روزِ قیامت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾

۲۴۱/۳۱۔ عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم لِفَاطِمَةَ: إِنِّي وَإِيَّاكَ وَهَذَيْنِ وَهَذَا الرَّاقِدِ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَارُ.

”حضرت علی رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: (اے فاطمہ!) میں، تم اور یہ دونوں (حسن و حسین) اور یہ سونے والا (حضرت علی رضي الله عنه کیونکہ اس وقت آپ سوکراٹھے تھے) روزِ قیامت ایک ہی جگہ ہوں گے۔“
اس حدیث کو امام احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔

۲۴۲/۳۲۔ عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ: يَا أَهْلَ الْجَمْعِ، غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم حَتَّى تَمُرَّ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت علی رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن ایک نداء دینے والا پردے کے پیچھے سے آواز دے گا: اے اہلِ محشر! اپنی نگاہیں جھکا لو تاکہ فاطمہ بنتِ محمد صلى الله عليه وسلم گزر جائیں۔“
اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۳۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۰۱، وفي فضائل الصحابة، ۲/۶۹۲، الرقم: ۱۱۸۳، والبزار في المسند، ۳/۳۰، الرقم: ۷۷۹، والشيباني في السنة، ۲/۵۹۸، الرقم: ۱۳۲۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۶۹، وابن الأثير في أسد الغابة، ۷/۲۲۰.

الحدیث رقم ۳۲: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳/۱۶۶، الرقم: ۴۷۲۸، ومحب الدين الطبري في ذخائر العقبى، ۱/۹۴، وابن الأثير في أسد الغابة، ۷/۲۲۰.

۳۳/۲۴۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: تَبَعْتُ
الْأَنْبِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الدَّوَابِّ لِيُؤَافُوا بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ قَوْمِهِمْ
الْمُحَشَّرِ، وَيُبْعَثُ صَالِحٌ عَلَى نَاقَتِهِ، وَأُبْعَثُ عَلَى الْبُرَاقِ خَطُوبًا عِنْدَ
أَقْصَى طَرْفِهَا، وَتُبْعَثُ فَاطِمَةُ أُمَامِي. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء کرام قیامت کے دن سواری کے جانوروں پر سوار ہو کر اپنی اپنی قوم کے مسلمانوں کے ساتھ میدان محشر میں تشریف لائیں گے اور حضرت صالح علیہ السلام اپنی اونٹنی پر لائے جائیں گے اور مجھے براق پر لایا جائے گا، جس کا قدم اُس کی منتہائے نگاہ پر پڑے گا اور میرے آگے آگے سیدہ فاطمہ ہوں گی۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۳۴/۲۴۴۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ أَوَّلَ مَنْ
يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَنَا وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،
فَمُحِبُّونَا؟ قَالَ: مِنْ وَرَائِكُمْ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا: (میرے ساتھ) سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں، میں (یعنی حضرت علی خود)، فاطمہ، حسن اور حسین ہوں گے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم سے محبت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پیچھے ہوں گے۔“
اس حدیث کو امام حاکم اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۳۵/۲۴۵۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: قَالَ: أَنَا وَعَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ

الحديث رقم ۳۳: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۶۶/۳، الرقم: ۴۷۲۷۔
الحديث رقم ۳۴: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۶۴/۳، الرقم: ۴۷۲۳، وابن
عساکر في تاريخ دمشق الكبير، ۱۷۳/۱۴، والهندي في كنز العمال، ۹۸/۱۲،
الرقم: ۳۴۱۶۶، والهيتمي في الصواعق المحرقة، ۴۴۸/۲، ومحب الدين الطبري
في ذخائر العقبى، ۲۱۴/۱۔
الحديث رقم ۳۵: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۴۱/۳، الرقم: ۲۶۲۳،
والهيتمي في مجمع الزوائد، ۱۷۴/۹۔

وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ مُجْتَمِعُونَ وَمَنْ أَحَبَّنَا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَأْكُلُ وَنَشْرَبُ حَتَّى يُفَرَّقَ بَيْنَ الْعِبَادِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں، علی، فاطمہ، حسن و حسین اور ہم سے محبت کرنے والے سب روزِ قیامت ایک ہی جگہ اکٹھے ہوں گے۔ قیامت کے دن ہمارا کھانا پینا بھی اکٹھا ہوگا، یہاں تک کہ لوگوں میں فیصلے کر دیئے جائیں گے۔“
اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۴۶/۳۶۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يُنَادِي مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ حَتَّى تَمُرَّ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ ﷺ. رَوَاهُ الْخَطِيبُ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روزِ قیامت ایک ندا دینے والا آواز دے گا: اپنی نگاہیں جھکا لو تا کہ فاطمہ بنت محمدؑ گزر جائیں۔“
اس حدیث کو خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۲۴۷/۳۷۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍؑ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُمِلَتْ عَلَى الْبُرَاقِ وَحُمِلَتْ فَاطِمَةُ عَلَى نَاقَةِ الْعُضْبَاءِ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

”حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن مجھے براق پر اور سیدہ فاطمہ کو میری سواری عضباء پر بٹھایا جائے گا۔“
اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۳۶: أخرجه الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۸/۱۴۲، ومحب الدين الطبري في ذخائر العقبى، ۱۰/۹۴.

الحدیث رقم ۳۷: أخرجه ابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، ۱۰/۳۵۳.

فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ سَلَامَ اللّٰهِ عَلَيْهَا

﴿ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے جامع مناقب کا بیان ﴾

۲۴۸ / ۳۸۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَعَا النَّبِيَّ ﷺ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهَا، فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاَهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ، قَالَتْ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَنِي: أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُؤْفِي فِيهِ، فَبَكَيتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أُتْبِعُهُ، فَضَحِكْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے مرض وصال میں اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا پھر ان سے سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر انہیں قریب بلا کر کچھ سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اس بارے میں سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے پوچھا تو انہوں نے بتایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے میرے کان میں فرمایا کہ آپ ﷺ کا اسی مرض میں وصال ہو جائے گا۔ پس میں رونے لگی، پھر آپ ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میرے اہل بیت میں سب سے پہلے تم میرے بعد آؤ گی اس پر میں ہنس پڑی۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۴۹ / ۳۹۔ عَنْ مَسْرُوقٍ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

الحدیث رقم ۳۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب قرابة رسول الله ﷺ، ۱۳۶۱/۳، الرقم: ۳۵۱۱، وفي كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ۱۳۲۷/۳، الرقم: ۳۴۲۷، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ۱۹۰۴/۴، الرقم: ۲۴۵۰، والنسائي في فضائل الصحابة: ۷۷، الرقم: ۲۹۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۷۷/۶، وفي فضائل الصحابة، ۷۵۴/۲، الرقم: ۱۳۲۲۔

الحدیث رقم ۳۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاستئذان، باب: من ناجى

بين الناس ومن لم بسر صاحبه فإذا مات أخبر به، ۲۳۱۷/۵، الرقم: ۵۹۲۸،

قَالَتْ: إِنَّا كُنَّا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَهُ جَمِيعًا، لَمْ تُغَادِرْ مِنَّا وَاحِدَةً، فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامَ تَمْشِي، وَلَا وَاللَّهِ، مَا تَخْفَى مِشْيَتَهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ.

”حضرت مسروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع تھیں اور کوئی ایک بھی ہم میں سے غیر حاضر نہ تھی، اتنے میں حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا وہاں تشریف لے آئیں، تو اللہ کی قسم! اُن کا چلنا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنے سے ڈرہ بھر مختلف نہ تھا۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

۲۵۰ / ۴۰. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ امْرَأَةً، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مِشْيَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: مَرَحَبًا بِابْنَتِي. فَأَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَهَ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام

..... ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ۱۹۰۵/۴، الرقم: ۲۴۵۰، والنسائي في فضائل الصحابة: ۷۷، الرقم: ۲۶۳، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۷۶۲/۲، الرقم: ۱۳۴۲، والطيالسي في المسند، ۱/۱۹۶، الرقم: ۱۳۷۳، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۲/۲۴۷، والدولابي في الذرية الطاهرة، ۱/۱۰۱، ۱۰۲، الرقم: ۱۸۸. الحديث رقم ۴۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ۱۹۰۵/۴، الرقم: ۱۹۰۶، وابن ماجه في السنن، كتاب: ماجاه في الجنائز، باب: ماجاه في ذكر مرض رسول الله ﷺ، ۱/۵۱۸، الرقم: ۱۶۲۰، والنسائي في السنن الكبرى، ۴/۲۵۱، الرقم: ۷۰۷۸، ۹۶/۵، الرقم: ۱۴۶، الرقم: ۸۳۶۸، ۸۵۱۶، ۸۵۱۷، وفي فضائل الصحابة، ۷۷، الرقم: ۲۶۳، وفي كتاب الوفاة، ۱/۲۰، الرقم: ۲.

ازواج جمع تھیں اور کوئی بھی غیر حاضر نہیں تھی۔ اتنے میں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا آمیں جن کی چال رسول اللہ ﷺ کی چال کے مشابہ تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مرحبا (خوش آمدید) میری بیٹی! پھر انہیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھالیا۔“

اسے امام مسلم، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۲۵۱ / ۴۱۔ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ سَمْتًا وَدَلًّا وَهَدْيًا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي قِيَامِهَا وَقُعُودِهَا مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْحَدِيثُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

”ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر کسی کو عادات و اطوار، سیرت و کردار اور نشست و برخاست میں آپ ﷺ سے مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۲۵۲ / ۴۲۔ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ النَّاسِ كَانَ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ ﷺ كَلَامًا وَلَا حَدِيثًا وَلَا جَلْسَةً مِنْ فَاطِمَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَالنِّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

الحدیث رقم ۴۱: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: ماجاء فی فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ۷۰۰/۵، الرقم: ۳۸۷۲، وأبوداؤد فی السنن، کتاب: الأدب، باب: ماجاء فی القيام، ۳۵۵/۴، الرقم: ۵۲۱۷، والنسائی فی فضائل الصحابة: ۷۸، الرقم: ۲۶۴، والحاکم فی المستدرک، ۳۰۳/۴، الرقم: ۷۷۱۵، والبيهقي فی السنن الكبرى، ۹۶/۵، وابن سعد فی الطبقات الكبرى، ۲۴۸/۲، وابن جوزی فی صفة الصفوة، ۷۰۶/۲۔

الحدیث رقم ۴۲: أخرجه البخاری فی الأدب المفرد، ۳۷۷، ۳۲۶/۱، الرقم: ۹۷۱، ۹۴۷، والنسائی فی السنن الكبرى، ۳۹۱/۵، الرقم: ۹۲۳۶، وابن حبان فی الصحيح، ۴۰۳/۱۵، الرقم: ۶۹۵۳، والحاکم فی المستدرک، ۱۷۴، ۱۶۷/۳، الرقم: ۴۷۳۲، ۴۷۵۳، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۲۴۲/۴، الرقم: ۴۰۸۹۰، والبيهقي فی السنن الكبرى، ۱۰۱/۷، وابن راهويه فی المسند، ۸/۱، الرقم: ۶۔

”اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اندازِ گفتگو میں حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر کسی اور کو حضور نبی اکرم ﷺ سے اس قدر مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔“

اس حدیث کو امام بخاری نے ”الأدب المفرد“ میں اور امام نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۲۵۳/۴۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾ [النصر، ۱۱۰] دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاطِمَةَ، فَقَالَ: قَدْ نَعَيْتُ إِلَى نَفْسِي، فَبَكَتْ، فَقَالَ: لَا تَبْكِي، فَإِنَّكَ أَوْلُ أَهْلِي لِأَحَقِّ بِي، فَضَحِكْتُ، فَرَأَاهَا بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقُلْنَ: يَا فَاطِمَةُ، رَأَيْنَاكِ بَكَيتِ، ثُمَّ ضَحِكْتِ قَالَتْ: إِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَدْ نَعَى إِلَيْهِ نَفْسَهُ فَبَكَيتِ، فَقَالَ لِي: لَا تَبْكِي فَإِنَّكَ أَوْلُ أَهْلِي لِأَحَقِّ بِي فَضَحِكْتُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب یہ سورت: ”جب اللہ کی مدد اور فتح آ پہنچے۔“ [النصر، ۱۱۰] نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو بلایا اور فرمایا: میری وفات کی خبر آ گئی ہے، وہ رو پڑیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مت رو، بے شک تم میرے گھر والوں میں سب سے پہلے مجھ سے ملو گی تو وہ ہنس پڑیں، اس بات کو آپ ﷺ کی بعض ازواج نے بھی دیکھا۔ انہوں نے پوچھا: فاطمہ! (کیا ماجرا ہے)، ہم نے آپ کو پہلے روتے اور پھر ہنستے ہوئے دیکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: میری وفات کا وقت آ پہنچا ہے۔ (اس پر) میں رو پڑی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مت رو، تم میرے اہل بیت میں سب سے پہلے مجھے ملو گی، تو میں ہنس پڑی۔“

اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۴۳: أخرجه الدارمی فی السنن، ۱/۵۱، الرقم: ۷۹، وابن کثیر فی تفسیر القرآن العظیم، ۴/۵۶۱.

۲۵۴ / ۴۴۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِفَاطِمَةَ: اَللّٰهُمَّ، اِنِّيْ اَعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.
رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ وَاحْمَدُ وَالتَّبْرَانِيُّ.

”حضرت انس بن مالک رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے لئے خصوصی دعا فرمائی: اے اللہ! میں (اپنی) اس (بٹی) اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔“

اس حدیث کو امام ابن حبان، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۵۵ / ۴۵۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَفَاطِمَةَ سَلَامَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت انس بن مالک رضي الله عنه سے مروی ہے کہ کوئی بھی شخص حضرت حسن بن علی اور حضرت فاطمہ الزہراء رضي الله عنها سے بڑھ کر حضور نبی اکرم ﷺ سے مشابہت رکھنے والا نہیں تھا۔“

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۵۶ / ۴۶۔ عَنْ أُمِّ سَلْمَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اشْتَكْتُ فَاطِمَةَ سَلَامَ اللَّهُ عَلَيْهَا شَكْوَاهَا الَّتِي قُبِضَتْ فِيهِ، فَكُنْتُ أَمْرَضُهَا فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا كَأَمْتَلِ

الحديث رقم ۴۴: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۳۹۴/۱۵، ۳۹۵، الرقم: ۶۹۴۴، والطبرانی في المعجم الكبير، ۴۰۹/۲۲، الرقم: ۱۰۲۱، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۷۶۲/۲، الرقم: ۱۳۴۲، والهيثمي في موارد الظمان، ۵۵۰، الرقم: ۵۵۱، وابن الجوزي في تذكرة الخواص، ۲۷۷/۱، ومحب الدين الطبري في ذخائر العقبى، ۶۷/۱.

الحديث رقم ۴۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۶۴/۳.

الحديث رقم ۴۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴۶۱/۶، الرقم: ۲۷۶۵۶، ۲۷۶۵۷، والدولابي في الذرية الطاهرة، ۱۱۳/۱، والزيلعي في نصب الراية، ۲۵۰/۲، ومحب الدين الطبري في ذخائر العقبى، ۱۰۳/۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۱۰/۹، وابن الأثير في أسد الغابة، ۲۲۱/۷.

مَا رَأَيْتُهَا فِي شَكْوَاهَا تِلْكَ. قَالَتْ: وَخَرَجَ عَلَيَّ ﷺ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ، فَقَالَتْ: يَا أُمَّهُ، اسْكُبِي لِي غُسْلًا، فَسَكَبْتُ لَهَا غُسْلًا فَاغْتَسَلَتْ كَأَحْسَنِ مَا رَأَيْتُهَا تَغْتَسِلُ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أُمَّهُ، أُعْطِينِي ثِيَابِي الْجُدَدَ، فَأَعْطَيْتُهَا، فَلَبِسْتُهَا، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أُمَّهُ قَدِمِي لِي فِرَاشِي وَسَطَ الْبَيْتِ، فَفَعَلْتُ وَاضْطَجَعْتُ وَاسْتَقْبَلَتِ الْقِبْلَةَ، وَجَعَلْتُ يَدَهَا تَحْتَ خَدِّهَا، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أُمَّهُ، إِنِّي مَقْبُوضَةٌ الْآنَ، وَقَدْ تَطَهَّرْتُ فَلَا يَكْشِفُنِي أَحَدٌ، فَقَبِضْتُ مَكَانَهَا، قَالَتْ: فَجَاءَ عَلَيَّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت امّ سلمی رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا اپنے مرضِ وصال میں مبتلا ہوئیں تو میں ان کی تیمارداری کیا کرتی تھی۔ بیماری کے اس پورے عرصہ کے دوران جہاں تک میں نے دیکھا ایک صبح ان کی حالت قدرے بہتر تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کسی کام سے باہر گئے تھے۔ سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا نے فرمایا: اے اماں! میرے غسل کے لیے پانی لائیں۔ میں پانی لائی۔ آپ نے جہاں تک میں نے دیکھا بہترین غسل کیا۔ پھر بولیں: اماں جی! مجھے نیا لباس دیں۔ میں نے ایسا ہی کیا آپ قبلہ رخ ہو کر لیٹ گئیں۔ ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے کر لیا پھر فرمایا: اماں جی: اب میری وفات ہو جائے گی، میں (غسل کر کے) پاک ہو چکی ہوں، لہذا مجھے کوئی نہ کھولے پس اسی جگہ آپ کی وفات ہو گئی۔ حضرت امّ سلمی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے تو میں نے انہیں ساری بات بتائی۔“ اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۴۷/۲۵۷۔ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِكُلِّ بَنِي أُمَّ عَصْبَةٍ يَنْتُمُونَ إِلَيْهِمْ إِلَّا ابْنِي فَاطِمَةَ، فَأَنَا وَلِيُهُمَا وَعَصْبَتُهُمَا.
رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

الحديث رقم ۴۷: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۷۹/۳، الرقم: ۴۷۷۰،
والسخاوی فی استجلاب إرتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول ﷺ وذوی الشرف،
۱۳۰/۱.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہاں کی اولاد کا عصبہ (باپ) ہوتا ہے جس کی طرف وہ منسوب ہوتی ہے، سوائے فاطمہ کے بیٹوں کے، کہ میں ہی ان کا ولی اور میں ہی ان کا نسب ہوں۔“
اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۵۸/۴۸۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: كُلُّ نَسَبٍ وَسَبَبٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سَبَبِي وَنَسَبِي. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَارُ.

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے نسب اور رشتہ کے سوا قیامت کے دن ہر نسب اور رشتہ منقطع ہو جائے گا۔“ اس حدیث کو امام حاکم، احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔

۲۵۹/۴۹۔ عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ، وَاللَّهِ، مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْكَ، وَاللَّهِ مَا كَانَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ أَبِيكَ صلی اللہ علیہ وسلم أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْكَ.
رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

الحديث رقم ۴۸: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۰۳/۳، الرقم: ۴۶۸۴، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۲/۶۲۵، ۶۲۶، ۷۵۸، الرقم: ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۳۳۳، والبزار في المسند، ۱/۳۹۷، الرقم: ۲۷۴، والطبرانی في المعجم الكبير، ۳/۴۵، ۴۴، الرقم: ۲۶۳۳، ۲۶۳۴، وفي المعجم الأوسط، ۵/۳۷۶، الرقم: ۶۰۶، ۳۵۷، الرقم: ۶۶۰۹۔

الحديث رقم ۴۹: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۶۸/۳، الرقم: ۴۷۳۶، وابن أبي شيبه في المصنف، ۷/۴۳۲، الرقم: ۳۷۰۴۵، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۱/۳۶۴، والشيباني في الأحاد والمثاني، ۵/۳۶۰، الرقم: ۲۹۵۲، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۴/۴۰۱۔

صاحبزادی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں گئے اور کہا: اے فاطمہ! خدا کی قسم! میں نے آپ کے سوا کسی شخص کو حضور نبی اکرم ﷺ کے نزدیک محبوب تر نہیں دیکھا اور خدا کی قسم! لوگوں میں سے مجھے بھی آپ کے والد محترم کے بعد کوئی آپ سے زیادہ محبوب نہیں۔“

اسے امام حاکم، ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۶۰/۵۰۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُ مُعَذِّبِكَ وَلَا وُلْدِكَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری اولاد کو آگ کا عذاب نہیں دے گا۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا۔

۲۶۱/۵۱۔ عَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَفْضَلَ مِنْ فَاطِمَةَ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا غَيْرَ أَبِيهَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے افضل اُن کے بابا جان یعنی حضور نبی اکرم ﷺ کے علاوہ کسی شخص کو نہیں پایا۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۶۲/۵۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِفَاطِمَةَ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا: أَنْتِ أَوْلُ أَهْلِي لِحُوقًا بِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُونُعَيْمٍ.

الحديث رقم ۵۰: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۱۱/۲۶۳، الرقم: ۱۱۶۸۵، والهيثمى في مجمع الزوائد، ۹/۲۰۲، والسخاوى في إستجلاب إرتقاء الغرف، ۱۱۷/۱.

الحديث رقم ۵۱: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۳/۱۳۷، الرقم: ۲۷۲۱، والهيثمى في مجمع الزوائد، ۹/۲۰۱، والشوكاني في درالسحابة، ۱/۲۷۷، الرقم: ۲۴.

الحديث رقم ۵۲: أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۲/۷۶۴، الرقم: ۱۳۴۵، وأبونعيم في حلية الأولياء، ۲/۴۰.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے تم مجھے ملو گی۔“
اس حدیث کو امام احمد اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۲۶۳ / ۵۳۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ أَصْدَقَ مِنْ فَاطِمَةَ غَيْرِ أَبِيهَا. رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے بابا جان یعنی حضور نبی اکرم ﷺ کے سوا میں نے سیدہ فاطمہ سے زیادہ سچا کائنات میں کوئی نہیں دیکھا۔“
اس حدیث کو امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

الْبَابُ الرَّابِعُ:

مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الْعَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿ حضرت علی بن ابی طالب الْعَلَيْهِ السَّلَامُ کے مناقب ﴾

۱۔ فَضْلٌ فِي كَوْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَصَلَّى

﴿حضرت علیؑ کے قبولِ اسلام اور نماز پڑھنے میں اولیت کا بیان﴾

۲۔ فَضْلٌ فِي مَكَانَتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ

﴿بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں حضرت علیؑ کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾

۳۔ فَضْلٌ فِي كَوْنِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

﴿حضرت علیؑ کا اہل بیتِ مصطفیٰ ﷺ میں سے ہونے کا بیان﴾

۴۔ فَضْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

﴿فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے﴾

۵۔ فَضْلٌ فِيْمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَدْ أَحَبَّ النَّبِيَّ ﷺ وَمَنْ

أَبْغَضَ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَدْ أَبْغَضَ النَّبِيَّ ﷺ

﴿حُبِّ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ حُبِّ مَصْطَفَى ﷺ اور بُغْضِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بُغْضِ مَصْطَفَى

ﷺ ہونے کا بیان﴾

۶۔ فَضْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿حضرت علیؑ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾

فَصَلِّ فِي كَوْنِ عَلِيٍّ علیہ السلام أَوَّلَ مَنْ أُسْلِمَ وَصَلَّى

﴿ حضرت علی علیہ السلام کے قبولِ اسلام اور نماز پڑھنے میں اولیت کا بیان ﴾

۱/۲۶۴ - عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: أَوَّلَ مَنْ أُسْلِمَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ ایمان

لائے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲/۲۶۵ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بُعِثَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَصَلَّى عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیر کے دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی اور منگل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۱: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، ۵/۶۴۲، الرقم: ۳۷۳۵، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۴/۳۶۷، والحاکم فی المستدرک، ۳/۴۴۷، الرقم: ۴۶۶۳، وابن ابی شیبة فی المصنف، ۶/۳۷۱، الرقم: ۳۲۱۰۶، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۱۱/۴۰۶، الرقم: ۱۲۱۵۱، ۲۲/۴۵۲، الرقم: ۱۱۰۲، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۹/۱۰۲۔

الحديث رقم ۲: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، ۵/۶۴۰، الرقم: ۳۷۲۸، والحاکم فی المستدرک، ۳/۱۲۱، الرقم: ۴۵۸۷، والمنای فی فیض القدير، ۴/۳۵۵۔

۲۶۶/۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَوْلُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ ﷺ.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: قَدْ اِخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَوْلُ
مَنْ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ ﷺ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَوْلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيُّ
ﷺ، وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: أَوْلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ أَبُو بَكْرٍ ﷺ،
وَأَسْلَمَ عَلِيُّ ﷺ وَهُوَ غُلَامٌ ابْنُ ثَمَانَ سِنِينَ، وَأَوْلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ
النِّسَاءِ خَدِيجَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ سب سے
پہلے حضرت علی ﷺ نے نماز پڑھی۔“

”اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ اس بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض
نے کہا: سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق ﷺ اسلام لائے اور بعض نے کہا: سب سے پہلے
حضرت علی ﷺ اسلام لائے جبکہ بعض محدثین کا کہنا ہے کہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے
والے حضرت ابو بکر ﷺ ہیں اور بچوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی ﷺ ہیں
کیونکہ وہ آٹھ برس کی عمر میں اسلام لائے اور عورتوں میں سب سے پہلے مشرف بہ اسلام ہونے
والی خاتون حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں۔“

۲۶۷/۴۔ عَنِ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ﷺ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي
رَوَايَةٍ طَوِيلَةٍ: قَالَ: وَكَانَ أَوْلَ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا.

الحديث رقم ۳: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول اللہ ﷺ،
باب: مناقب علی بن ابی طالب ﷺ، ۶۴۲/۵، الرقم: ۳۷۳۴.
الحديث رقم ۴: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۳۳۰/۱، الرقم: ۳۰۶۲، وابن
ابی عاصم فی السنة، ۶۰۳/۲، وابن سعد فی الطبقات الكبرى، ۲۱/۳،
والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۱۹/۹.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

”حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے پہلے اسلام لائے۔“

اس حدیث کو امام احمد اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

۲۶۸/۵. عَنْ حَبَّةِ الْعُرَيْبِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ ضَحِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ، لَمْ أَرَهُ ضَحِكَ ضِحْكًا أَكْثَرَ مِنْهُ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ: ذَكَرْتُ قَوْلَ أَبِي طَالِبٍ ظَهَرَ عَلَيْنَا أَبُو طَالِبٍ وَأَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَنَحْنُ نُصَلِّي بِبَطْنِ نَخْلَةَ، فَقَالَ: مَا تَصْنَعَانِ يَا ابْنَ أَخِي؟ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَى الْإِسْلَامِ، فَقَالَ: مَا بِالَّذِي تَصْنَعَانِ بَأْسٌ أَوْ بِالَّذِي تَقُولَانِ بَأْسٌ وَلَكِنْ وَاللَّهِ، لَا تَعْلُونِي سِنِّي أَبَدًا، وَضَحِكَ تَعْجِبًا لِقَوْلِ أَبِيهِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ، لَا أَعْتَرِفُ أَنَّ عَبْدًا لَكَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَبْدَكَ قَبْلِي، غَيْرَ نَبِيِّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَقَدْ صَلَّيْتُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ النَّاسُ سَبْعًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّيَالِسِيُّ.

”حضرت حبة عریبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر ہنستے ہوئے دیکھا اور میں نے کبھی بھی انہیں اس قدر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ ان کے دندان مبارک نظر آنے لگے۔ پھر انہوں نے فرمایا: مجھے اپنے والد حضرت ابو طالب کا قول یاد آ گیا تھا۔ ایک دن وہ ہمارے پاس آئے جبکہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور ہم وادی نخلہ میں نماز ادا کر رہے تھے، پس انہوں نے کہا: اے میرے بھتیجے! آپ کیا کر رہے ہیں؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے کہا: جو کچھ آپ کر رہے ہیں یا کہہ رہے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں لیکن آپ کبھی بھی (تجربہ میں) میری عمر سے زیادہ

الحدیث رقم ۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۹۹، الرقم: ۷۷۶، والطیالسی

في المسند، ۱/۳۶، الرقم: ۱۸۸، والهیثمی في مجمع الزوائد، ۹/۱۰۲۔

نہیں ہو سکتے۔ پس حضرت علیؑ اپنے والد کی اس بات پر ہنس دیئے پھر فرمایا: اے اللہ! میں نہیں جانتا کہ مجھ سے پہلے اس امت کے کسی اور فرد نے تیری عبادت کی ہو سوائے تیرے نبی ﷺ کے، یہ تین مرتبہ دہرایا پھر فرمایا: تحقیق میں نے عامۃ الناس کے نماز پڑھنے سے سات سال پہلے نماز ادا کی۔“ اس حدیث کو امام احمد اور طیالسی نے روایت کیا ہے۔

۶/۲۶۹. عَنْ سَلْمَانَ ؓ قَالَ: أَوَّلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَرُودًا عَلَى

نَبِيِّهَا ﷺ أَوْلَاهَا إِسْلَامًا، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ؓ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ امت میں سے سب سے پہلے حوضِ کوثر پر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے والے اسلام لانے میں سب سے اول حضرت علی بن ابی طالبؓ ہیں۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۶: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف ۲۶۷/۷، الرقم: ۳۵۹۵۴، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۶۵/۶، الرقم: ۶۱۷۴، والشيباني في الأحاد والمثاني، ۱/۱۴۹، الرقم: ۱۷۹، وابن سعد في الطبقات، ۲/۳۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۰۲.

فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِ علیہ السلام عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

﴿ بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت علی علیہ السلام کے مقام و مرتبہ کا بیان ﴾

۲۷۰/۷. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا قائم مقام بنایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۲۷۱/۸. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم

الحديث رقم ۷: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المغازى، باب: غزوة تبوك وهي غزوة العسرة، ۴ / ۱۶۰۲، الرقم: ۴۱۵۴، ومسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، ۴ / ۱۸۷۱، ۱۸۷۰، الرقم: ۲۴۰۴، والترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: مناقب على بن أبي طالب رضی اللہ عنہ، ۵ / ۶۳۸، الرقم: ۳۷۲۴، وأحمد بن حنبل فى المسند، ۶ / ۱۸۵، الرقم: ۱۶۰۸، وابن حبان فى الصحيح، ۱۵ / ۳۷۰، الرقم: ۶۹۲۷، والبيهقى فى السنن الكبرى، ۹ / ۴۰.

الحديث رقم ۸: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل على بن أبي طالب رضی اللہ عنہ، ۴ / ۱۸۷۱، الرقم: ۲۴۰۴، والترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: مناقب على بن أبي طالب رضی اللہ عنہ، ۵ / ۶۳۸، الرقم: ۳۷۲۴.

يَقُولُ لَهُ وَقَدْ خَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، خَلَّفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي. وَسَمِعْتَهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِينَ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ: فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ: ادْعُوا لِي عَلِيًّا فَآتِي بِهِ أُرْمَدَ فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ. فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ. وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُوا أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ﴾ [آل عمران، ۳: ۶۱]، دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اَللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

”حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب آپ ﷺ نے بعض مغازی میں حضرت علیؓ کو (اپنا قائم مقام بنا کر) پیچھے چھوڑ دیا، حضرت علیؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ دیا ہے؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰؑ کیلئے ہارونؑ تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور غزوہ خیبر کے دن میں نے آپ ﷺ سے یہ سنا کہ کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں، سو ہم سب اس سعادت کے حصول کے انتظار میں تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: علیؓ کو میرے پاس لاؤ، حضرت علیؓ کو لایا گیا، اس وقت وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے، آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن مبارک ڈالا اور انہیں جھنڈا عطا کیا، اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح کر دیا اور جب یہ آیت نازل ہوئی: ”آپ فرمادیں کہ آجاؤ ہم (مل کر) اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو (ایک جگہ پر) بلا لیتے ہیں۔“ [آل عمران، ۳: ۶۱] تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ، حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو بلایا اور کہا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۲۷۲/۹. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ هِنْدِ الْجَمَلِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ

ﷺ: كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُعْطَانِي، وَإِذَا سَكْتُ ابْتَدَأَنِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت عبداللہ بن عمرو بن ہند جملی کہتے ہیں کہ حضرت علی ﷺ نے فرمایا: اگر میں حضور نبی اکرم ﷺ سے کوئی چیز مانگتا تو آپ ﷺ مجھے عطا فرماتے اور اگر خاموش رہتا تو بھی پہلے مجھے ہی دیتے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۷۳/۱۰. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا ﷺ يَوْمَ

الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ، فَقَالَ النَّاسُ: لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ، فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا اَنْتَجَيْتُهُ وَلَكِنَّ اللَّهَ اَنْتَجَاهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت جابر ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غزوہ طائف کے موقع پر حضرت علی ﷺ کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی، لوگ کہنے لگے آج آپ ﷺ نے اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ کافی دیر تک سرگوشی کی۔ سو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ

الحدیث رقم ۹: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول اللہ ﷺ،

باب: مناقب علی بن ابی طالب ﷺ، ۵/۶۳۷، الرقم: ۳۷۲۲، ۳۷۲۹، والنسائی

فی السنن الکبری، ۵/۱۴۲، الرقم: ۸۵۰۴، والحاکم فی المستدرک، ۳/۱۳۵،

الرقم: ۴۶۳۰، والمقدسی فی الأحادیث المختارة، ۲/۲۳۵، الرقم: ۶۱۴.

الحدیث رقم ۱۰: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب:

مناقب علی بن ابی طالب ﷺ، ۵/۶۳۹، الرقم: ۳۷۲۶، وابن ابی عاصم فی السنة،

۲/۵۹۸، الرقم: ۱۳۲۱، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۲/۱۸۶، الرقم: ۱۷۵۶.

نے خود ان سے سرگوشی کی ہے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ابی عامر نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۱ / ۲۷۴ . عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيِّ رضی اللہ عنہ: يَا عَلِيُّ، لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجَنَّبُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرِكَ. قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: قُلْتُ لِضَرَّارِ بْنِ صُرَدٍ: مَا مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ؟ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطِرُّهُ جُنْبًا غَيْرِي وَغَيْرِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالبَزَّارُ وَأَبُو يَعْلَى. وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! میرے اور تمہارے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ حالت جنابت میں اس مسجد میں رہے۔ امام علی بن منذر کہتے ہیں کہ میں نے ضرار بن صرد سے اس کا معنی پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! میرے اور تمہارے علاوہ حالت جنابت میں کوئی اس مسجد کو بطور راستہ استعمال نہیں کر سکتا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، بزار اور ابویعلیٰ نے روایت کیا اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲ / ۲۷۵ . عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ جَيْشًا فِيهِمْ عَلِيُّ رضی اللہ عنہ قَالَتْ: فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُولُ: اَللَّهُمَّ، لَا

الحديث رقم ۱۱: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب علي بن أبي طالب، ۵/۶۳۹، الرقم: ۳۷۲۷، والبزار فی المسند، ۴/۳۶، الرقم: ۱۱۹۷، وأبو يعلى فی المسند، ۲/۳۱۱، الرقم: ۱۰۴۲، والبيهقي فی السنن الكبرى، ۷/۶۵، الرقم: ۱۳۱۸۱.

الحديث رقم ۱۲: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب علي بن أبي طالب، ۵/۶۴۳، الرقم: ۳۷۳۷، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۲۵/۶۸، الرقم: ۱۶۸، وفي المعجم الأوسط، ۳/۴۸، الرقم: ۲۴۳۲، وأحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ۲/۶۰۹، الرقم: ۱۰۳۹.

تَمِئْتِي حَتَّى تُرِينِي عَلِيًّا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّطَبْرَانِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک لشکر بھیجا جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ہاتھ اٹھا کر دعا کر رہے تھے کہ یا اللہ! مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک میں علی کو (واپس بخیر و عافیت) نہ دیکھ لوں۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے بیان کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۳/۲۷۶۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: رَحِمَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ زَوْجِي ابْنَتَهُ، وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهَجْرَةِ، وَأَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ، رَحِمَ اللَّهُ عُمَرَ، يَقُولُ الْحَقُّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا، تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهُ صَدِيقٌ، رَحِمَ اللَّهُ عُثْمَانَ، تَسْتَحِيهِ الْمَلَائِكَةُ، رَحِمَ اللَّهُ عَلِيًّا، اَللَّهُمَّ، اُدْرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّطَبْرَانِيُّ.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم فرمائے انہوں نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی اور مجھے دار الہجرہ (یعنی مدینہ منورہ) لے کر آئے اور بلال کو بھی انہوں نے اپنے مال سے آزاد کرایا۔ اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے یہ ہمیشہ حق بات کرتے ہیں اگرچہ وہ کڑوی ہو اور حق گوئی نے ان کا یہ حال کر دیا ہے کہ ان کا کوئی دوست نہیں۔ اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم فرمائے۔ ان سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ علی پر رحم فرمائے۔ اے اللہ یہ جہاں کہیں بھی ہو حق اس کے ساتھ رہے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۱۳: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، ۶۳۳/۵، الرقم: ۳۷۱۴، والحاکم فی المستدرک، ۱۳۴/۳، الرقم: ۴۶۲۹، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۹۵/۶، الرقم: ۵۹۰۶، والبزار فی المسند، ۵۲/۳، الرقم: ۸۰۶، وأبو یعلیٰ فی المسند، ۱: ۴۱۸، الرقم: ۵۵۰.

۲۷۷/۱۴۔ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ   قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ، وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت حبشی بن جنادہ   سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی   مجھ سے اور میں علی   سے ہوں اور میری طرف سے (عہد و پیمان میں) میرے اور علی   کے سوا کوئی دوسرا (ذمہ داری) ادا نہیں کر سکتا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۸/۱۵۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَخَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ

أَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخِيَتْ بَيْنَ

أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُوَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنْتَ

أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے

الحديث رقم ۱۴: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ،

باب: مناقب علی بن ابی طالب  ، ۶۳۶/۵، الرقم: ۳۷۱۹، وابن ماجه فی

السنن، المقدمة، باب: فضل علی بن ابی طالب  ، ۴۴/۱، الرقم: ۱۱۹، وأحمد

بن حنبل فی المسند ۴/۱۶۵، وابن ابی شیبہ فی المصنف، ۶/۳۶۶، الرقم:

۳۲۰۷۱، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۴/۱۶، الرقم: ۳۵۱۱، والشيباني فی

الآحاد والمثاني، ۳/۱۸۳، الرقم: ۱۵۱۴۔

الحديث رقم ۱۵: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ،

باب: مناقب علی بن ابی طالب  ، ۶۳۶/۵، الرقم: ۳۷۲۰، والحاکم فی

المستدرک، ۳/۱۵، الرقم: ۴۲۸۸۔

انصار و مہاجرین کے درمیان اخوت قائم کی تو حضرت علیؑ روتے ہوئے آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے صحابہ کرام میں بھائی چارہ قائم فرمایا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔“

اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن

ہے۔

۱۶/۲۷۹۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ طَيْرٌ فَقَالَ: اللَّهُمَّ، ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَا كَلُّ مَعِيَ هَذَا الطَّيْرُ، فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَكَلَ مَعَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک پرندے کا گوشت تھا، آپ ﷺ نے دعا کی: یا اللہ! اپنی مخلوق میں سے محبوب ترین شخص میرے پاس بھیج تاکہ وہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے۔ چنانچہ حضرت علیؑ تشریف لے آئے اور آپ ﷺ کے ساتھ وہ گوشت تناول کیا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۷/۲۸۰۔ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: كَانَ أَحَبَّ النِّسَاءِ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاطِمَةَ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

الحديث رقم ۱۶: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب: مناقب علی بن ابی طالبؑ، ۵/۶۳۶، الرقم: ۳۷۲۱، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۹/۱۴۶، الرقم: ۹۳۷۲، وابن حبان فی طبقات المحدثین بأصبهان، ۳/۴۵۴۔

الحديث رقم ۱۷: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب: فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ۵/۶۹۸، الرقم: ۳۸۶۸، والحاكم فی المستدرک، ۳: ۱۶۸، الرقم: ۴۷۳۵، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۸/۱۳۰، الرقم: ۷۲۵۸۔

”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا تھیں اور مردوں میں سے سب سے زیادہ محبوب حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۸/۲۸۱۔ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرِ التَّمِيمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلِيٍّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَسَأَلْتُ: أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم? قَالَتْ: فَاطِمَةُ، فَقِيلَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ: زَوْجُهَا، إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت جمیع بن عمیر تمیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی خالہ کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا پھر میں نے ان سے پوچھا: لوگوں میں کون حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب تھا؟ انہوں نے فرمایا: حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا، پھر عرض کیا گیا: اور مردوں میں سے کون سب سے زیادہ محبوب تھا؟ فرمایا: ان کا خاوند (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) اگرچہ جہاں تک جانتی ہوں وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والے اور (راتوں کو) قیام فرمانے والے تھے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۹/۲۸۲۔ عَنْ حَنْشِ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ

الحديث رقم ۱۸: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب: فضل فاطمة بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ۷۰۱/۵، الرقم: ۳۸۷۴، والحکم فی المستدرک، ۱۷۱/۳۔

الحديث رقم ۱۹: أخرجه أبوداود فی السنن، کتاب: الضحایا، باب: الأضحیة عن المیت، ۹۴/۳، الرقم: ۲۷۹۰، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱۵۰/۱، الرقم: ۱۲۸۵۔

لَهُ: مَا هَذَا؟ فَقَالَ: أَوْصَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أُضْحِيَ عَنْهُ فَأَنَا أُضْحِي عَنْهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت حنظلہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو دو مینڈھوں کی قربانی کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان سے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی ہے کہ میں ان کی طرف سے بھی قربانی کروں لہذا میں ان کی طرف سے بھی قربانی کرتا ہوں۔“

اس حدیث کو امام ابوداؤد اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۸۳ / ۲۰. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: وَالَّذِي أَحْلَفُ بِهِ إِنْ كَانَ عَلِيٌّ لِأَقْرَبِ النَّاسِ عَهْدًا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَتْ: عُذْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَدَاةً بَعْدَ غَدَاةٍ يَقُولُ: جَاءَ عَلِيٌّ مِرَارًا. قَالَتْ: وَأُظْنُهُ كَانَ بَعَثَهُ فِي حَاجَةٍ. قَالَتْ: فَجَاءَ بَعْدَ فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ إِلَيْهِ حَاجَةٌ فَخَرَجْنَا مِنَ الْبَيْتِ فَقَعَدْنَا عِنْدَ الْبَابِ فَكُنْتُ مِنْ أَدْنَاهُمْ إِلَى الْبَابِ، فَأَكَبَّ عَلَيْهِ عَلِيٌّ فَجَعَلَ يُسَارُهُ وَيُنَاجِيهِ، ثُمَّ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ يَوْمِهِ ذَلِكَ، فَكَانَ أَقْرَبَ النَّاسِ بِهِ عَهْدًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس ذات کی قسم جس کا میں حلف اٹھاتی ہوں! حضرت علیؓ لوگوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عہد کے اعتبار سے سب سے زیادہ قریب تھے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ ہم نے آئے روز حضور نبی اکرم ﷺ کی عیادت کی، آپ ﷺ دریافت فرماتے: کیا علی آ گیا ہے۔ آپ ﷺ نے ایسا بارہا مرتبہ فرمایا آپ بیان کرتی ہیں کہ میرا خیال ہے آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو کسی ضروری کام سے بھیجا تھا۔ اس کے بعد جب حضرت علیؓ تشریف لائے تو میں نے سمجھا انہیں شاید حضور نبی اکرم ﷺ کے

الحديث رقم ۲۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۰۰ / ۶، الرقم: ۲۶۶۰۷،
والحاكم في المستدرک، ۱۴۹ / ۳، الرقم: ۴۶۷۱، والهيثمی في مجمع الزوائد،
۱۱۲ / ۹.

ساتھ کوئی کام ہوگا سو ہم باہر آگئے اور دروازے کے قریب بیٹھ گئے اور میں ان سب سے زیادہ دروازے کے قریب تھی پس حضرت علیؑ حضور نبی اکرم ﷺ پر جھک گئے اور آپ ﷺ سے سرگوشی کرنے لگے پھر اسی دن حضور نبی اکرم ﷺ وصال فرما گئے پس حضرت علیؑ سب لوگوں سے زیادہ عہد کے اعتبار سے حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب تھے۔“

اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۸۴ / ۲۱ . عَنْ أُسَامَةَ ؓ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: اجْتَمَعَ جَعْفَرٌ وَعَلِيٌّ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ. فَقَالَ جَعْفَرٌ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ زَيْدٌ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى نَسْأَلَهُ. فَقَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: فَجَاءُوا يَسْتَأْذِنُونَهُ فَقَالَ: اخْرُجْ فَاظْطُرْ مَنْ هُوَ لَاءِ؟ فَقُلْتُ: هَذَا جَعْفَرٌ وَعَلِيٌّ وَزَيْدٌ مَا أَقُولُ: أَبِي، قَالَ: ائْذِنْ لَهُمْ وَدَخَلُوا فَقَالُوا: مَنْ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: فَاطِمَةُ قَالُوا: نَسْأَلُكَ عَنِ الرَّجَالِ. قَالَ: أَمَّا أَنْتَ، يَا جَعْفَرُ، فَأَشْبَهَ خَلْقَكَ خَلْقِي وَأَشْبَهَ خُلُقِي خُلُقَكَ، وَأَنْتَ مِنِّي وَشَجَرَتِي. وَأَمَّا أَنْتَ يَا عَلِيُّ فَخَتْنِي وَأَبُو وَلَدِي، وَأَنَا مِنْكَ وَأَنْتَ مِنِّي وَأَمَّا أَنْتَ يَا زَيْدُ، فَمَوْلَايَ، وَمِنِّي وَإِلَيَّ، وَأَحَبُّ الْقَوْمِ إِلَيَّ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت اسامہؓ اپنے والد (حضرت زیدؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جعفر، حضرت علی اور حضرت زید بن حارثہؓ ایک دن اکٹھے ہوئے تو حضرت جعفرؓ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم ﷺ کو محبوب ہوں اور حضرت علیؓ نے فرمایا

الحديث رقم ۲۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۰۴/۵، الرقم: ۲۱۸۲۵،
والحاكم في المستدرک، ۲۳۹/۳، الرقم: ۴۹۵۷، والمقدسي في الأحاديث
المختارة، ۱۵۱/۴، الرقم: ۱۳۶۹، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۲۷۴/۹.

کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم ﷺ کو محبوب ہوں اور حضرت زید ؓ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم ﷺ کو پیارا ہوں پھر انہوں نے کہا: چلو حضور نبی اکرم ﷺ کے خدمت اقدس میں چلتے ہیں اور آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ آپ ﷺ کو سب سے زیادہ پیارا کون ہے؟ اسامہ بن زید کہتے ہیں کہ پس وہ تینوں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور (ملاقات کی) اجازت طلب کرنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو یہ کون ہیں؟ میں نے عرض کیا: جعفر، علی اور زید بن حارثہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں اجازت دو پھر وہ داخل ہوئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے مردوں کے بارے میں عرض کیا ہے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جعفر! تمہاری خلقت میری خلقت سے مشابہ ہے اور میرے خلق تمہارے خلق سے مشابہ ہیں اور تو مجھ سے اور میرے شجرۂ نسب سے ہے، اے علی! تو میرا داماد اور میرے دو بیٹوں کا باپ ہے اور میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے ہے اور اے زید! تو میرا غلام اور مجھ سے اور میری طرف سے ہے اور تمام قوم سے تو مجھے زیادہ پسندیدہ ہے۔“

اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث

صحیح ہے۔

۲۸۵/۲۲۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ؓ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي رَوَايَةٍ طَوِيلَةٍ: قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ فُلَانًا بِسُورَةِ التَّوْبَةِ. فَبَعَثَ عَلِيًّا خَلْفَهُ فَأَخَذَهَا مِنْهُ، قَالَ: لَا يَذْهَبُ بِهَا إِلَّا رَجُلٌ مَنِّي وَأَنَا مِنْهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عمرو بن ميمون ؓ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے کسی کو سورۂ توبہ دے کر بھیجا پھر آپ ﷺ نے حضرت علی ؓ کو اس کے پیچھے بھیجا پس انہوں نے وہ سورت اس سے لے لی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سورت کو سوائے اس آدمی کے جو مجھ میں سے ہے اور میں اس میں سے ہوں کوئی اور نہیں لے جا سکتا۔“ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۸۶ / ۲۳۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اشْتَكَيْ عَلِيًّا النَّاسُ.
قَالَ: فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِينَا خَطِيْبًا، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ، لَا
تَشْكُرُوا عَلِيًّا، فَوَاللَّهِ، إِنَّهُ لَأَحْسَنُ فِي ذَاتِ اللَّهِ، أَوْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کوئی شکایت کی۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ پس میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! علی کی شکایت نہ کرو، اللہ کی قسم! وہ اللہ کی ذات (کے معاملہ) میں یا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں بہت سخت ہے۔“
اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۲۸۷ / ۲۴۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا غَضِبَ
لَمْ يَجْتَرِي أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يُكَلِّمَهُ إِلَّا عَلِيٌّ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ.
وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ.

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ جب ناراضگی کے عالم میں ہوتے تو ہم میں سے آپ ﷺ کے ساتھ سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کسی کو کلام کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ

الحديث رقم ۲۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳ / ۸۶، الرقم: ۱۱۸۳۵،
والحاكم في المستدرک، ۳ / ۱۴۴، الرقم: ۴۶۵۴، وابن هشام في السيرة النبوية،
۸ / ۶.

الحديث رقم ۲۴: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۴ / ۳۱۸، الرقم: ۴۳۱۴،
والحاكم في المستدرک، ۳ / ۱۴۱، الرقم: ۴۶۴۷، والهيثمی في مجمع الزوائد،
۱۱۶ / ۹.

یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

۲۵/۲۸۸۔ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَعَثَ عَلِيًّا مَبْعَثًا فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَجَبْرِيْلُ عَنْكَ رَاضُونَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک جگہ بھیجا، جب وہ واپس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرئیل تم سے راضی ہیں۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

﴿ حضرت علیؑ کا اہل بیتِ مصطفیٰ ﷺ میں سے ہونے کا بیان ﴾

۲۸۹/۲۶۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ:

﴿ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ ﴾ [آل عمران، ۳: ۶۱] دَعَا رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آیتِ مباہلہ: ”آپ فرما

دیں کہ آؤ ہم (مل کر) اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو (ایک جگہ پر) بلا تے ہیں۔“ [آل

عمران، ۳: ۶۱] نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور

حضرت حسین علیہم السلام کو بلایا، پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ

حدیث حسن ہے۔

۲۹۰/۲۷۔ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ

الحديث رقم ۲۶: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من

فضائل علي بن أبي طالبؑ، ۴/ ۱۸۷۱، الرقم: ۲۴۰۴، والترمذی فی السنن،

كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة آل عمران، ۵/ ۲۲۵،

الرقم: ۲۹۹۹، وفي كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: (۲۱)، ۵/ ۶۳۸،

الرقم: ۳۷۲۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/ ۱۸۵، الرقم: ۱۶۰۸، والنسائي

في السنن الكبرى، ۵/ ۱۰۷، الرقم: ۸۳۹۹، والحاكم في المستدرک، ۳/ ۱۶۳،

الرقم: ۴۷۱۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۷/ ۶۳، الرقم: ۱۳۱۶۹-۱۳۱۷۰.

الحديث رقم ۲۷: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل

أهل بيت النبي ﷺ، ۴/ ۱۸۸۳، الرقم: ۲۴۲۴، وابن أبي شيبه في المصنف،

۶/ ۳۷۰، الرقم: ۳۶۱۰۲، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۲/ ۶۷۲، —

رضی اللہ عنہا: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مَرَحَلٌ، مِنْ شَعْرِ أَسْوَدٍ. فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهِمَا فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ [الأحزاب، ۳۳: ۳۳]. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ ﷺ نے ایک چادر مبارک اوڑھ رکھی تھی جس پر سیاہ اون سے کجاووں کے نقوش بنے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بن علی علیہما السلام آئے تو آپ ﷺ نے انہیں اس چادر میں داخل فرما لیا، پھر حضرت حسین علیہما السلام آئے اور ان کے ساتھ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا آئیں تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ”بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اہل بیت تم سے ہر قسم کے گناہ کا میل (اور شک و نقص کی گرد تک) دور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔“ [الأحزاب، ۳۳: ۳۳]۔

اس حدیث کو امام مسلم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۲۸/۲۹۱. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَمُرُّ

..... الرقم: ۱۱۴۹، والحاكم في المستدرک، ۱۵۹/۳، الرقم: ۴۷۰۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۴۹/۲، وابن راهويه في المسند، ۶۷۸/۳، الرقم: ۱۲۷۱. الحديث رقم ۲۸: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة الأحزاب، ۳۵۲/۵، الرقم: ۳۲۰۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۵۹/۳، ۲۸۵، وفي فضائل الصحابة، ۷۶۱/۲، الرقم: ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، والحاكم في المستدرک، ۱۷۲/۳، الرقم: ۴۷۴۸، وابن أبي شيبه في المصنف، ۳۸۸/۶، الرقم: ۳۲۲۷۲، والشيباني في الأحاد والمثاني، ۳۶۰/۵، الرقم: ۲۹۵۳، وعبد بن حميد في المسند، ۳۶۷/۱، الرقم: ۱۲۲۲۳.

بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ إِلَى صَلَاةِ الْفَجْرِ، يَقُولُ: الصَّلَاةُ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ [الأحزاب، ۳۳: ۳۳]. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چھ (۶) ماہ تک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول رہا کہ جب نماز فجر کے لئے نکلتے تو حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دروازہ کے پاس سے گزرتے ہوئے فرماتے: ”اے اہل بیت! نماز قائم کرو (اور پھر یہ آیت مبارکہ پڑھتے): ”بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے) اہل بیت تم سے ہر قسم کے گناہ کا میل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۹۲/۲۹. عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَبِيبِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ [الأحزاب، ۳۳: ۳۳] فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَدَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا رضی اللہ عنہم فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ، وَعَلِيٌّ رضی اللہ عنہ خَلَفَ ظَهْرَهُ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ، هُوَلَاءِ

الحديث رقم ۲۹: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب: ومن سورة الأحزاب، ۳۵۱/۵، الرقم: ۳۲۰۵، وفي کتاب: المناقب، باب: مناقب أهل بيت النبي صلی اللہ علیہ وسلم، ۶۶۳/۵، الرقم: ۳۷۸۷، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲۹۲/۶، وفي فضائل الصحابة، ۵۸۷/۲، الرقم: ۹۹۴، والحاكم فی المستدرک، ۴۵۱/۲، الرقم: ۳۵۵۸، ۱۵۸/۳، الرقم: ۴۷۰۵، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۵۴/۳، الرقم: ۲۶۶۸.

أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهَبُ عَنْهُمْ الرَّجْسَ وَطَهِّرُهُمْ تَطْهِيرًا.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

”پروردہ نبی حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں یہ آیت مبارکہ: ”بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اہل بیت تم سے ہر قسم کے گناہ کا میل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے“ [الأحزاب، ۳۳: ۳۳] نازل ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین ﷺ کو بلایا اور ایک چادر میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے انہیں بھی کمرے میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: الہی! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے ہر آلودگی کو دور کر دے اور انہیں خوب پاک و صاف فرما دے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۹۳ / ۳۰. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾ [الأحزاب، ۳۳: ۳۳] قَالَ: نَزَلَتْ فِي خَمْسَةٍ: فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَعَلِيٍّ، وَفَاطِمَةَ، وَالْحَسَنِ، وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ حَيَّانٍ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمانِ خداوندی: ”بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اہل بیت تم سے ہر قسم کے گناہ کا میل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔“ [الأحزاب، ۳۳: ۳۳] کے بارے میں فرمایا کہ یہ آیت مبارکہ پنجتن پاک کے حق میں نازل ہوئی۔ (یعنی) حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کے حق میں۔“

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابن حیان نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۳۰: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۳/۳۸۰، الرقم: ۳۴۵۶،
وفي المعجم الصغير، ۱/۲۳۱، الرقم: ۳۷۵، وابن حيان في طبقات المحدثين
بأصبهان، ۳/۳۸۴، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۱۰/۲۷۸.

۲۹۴ / ۳۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ: ﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾ [الشورى، ۲۳: ۲۳] قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ قَرَابَتِكَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ وَجِبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ ”فرمادیجئے: میں اس (تبلیغ رسالت) پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا مگر (اپنی اور اللہ تعالیٰ کی) قرابت و قربت سے محبت (چاہتا ہوں)۔“ [الشوری، ۲۳: ۲۳] تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کی قرابت والے کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب کی گئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی، فاطمہ، اور ان کے دونوں بیٹے (حسن اور حسین)۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۹۵ / ۳۲۔ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا يَنْعَقِدُ قَدَمًا عَبْدٌ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعَةٍ عَنْ جَسَدِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ، وَعُمْرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ، وَمَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ، وَعَنْ حُبِّ أَهْلِ الْبَيْتِ فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَا عَلَامَةُ حُبِّكُمْ؟ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكَبِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابو بززہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے دونوں قدم اس وقت تک اگلے جہاں میں نہیں پڑتے جب تک کہ اس سے چار چیزوں کے بارے سوال نہ کر لیا جائے، اس کے جسم کے بارے میں کہ اس نے اسے کس طرح کے اعمال میں بوسیدہ کیا؟ اور اس کی عمر کے بارے میں کہ کس حال میں اسے ختم کیا؟ اور اس کے مال کے

الحدیث رقم ۳۱: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۴۷/۳، الرقم: ۲۶۴۱،

والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۱۶۸/۹۔

الحدیث رقم ۳۲: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۳۴۸/۲، الرقم: ۲۱۹۱،

والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۳۴۶/۱۰۔

بارے میں کہ اس نے یہ کہاں سے کمایا اور کہاں کہاں خرچ کیا؟ اور میرے اہل بیت کی محبت کے بارے میں؟ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ (کے اہل بیت) کی محبت کی کیا علامت ہے؟ تو آپ ﷺ نے اپنا دستِ اقدس حضرت علیؑ کے شانے پر مارا (کہ ان سے محبت مجھ سے محبت کی علامت ہے)۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

﴿ فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے ﴾

۳۳/۲۹۶. عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ رضي الله عنه أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه، (شَكَّ شُعْبَةُ) عَنْ

الحديث رقم ۳۳: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ۶۳۳/۵، الرقم: ۳۷۱۳، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۵/۱۹۵، ۲۰۴، الرقم: ۵۰۷۱، ۵۰۹۶.

وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ حُبْشَى بْنِ جُنَادَةَ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ: أخرجه الحاكم فی المستدرک، ۳/۱۳۴، الرقم: ۴۶۵۲، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۱۲/۷۸، الرقم: ۱۲۵۹۳، وابن أبي عاصم فی السنة: ۶۰۲، الرقم: ۱۳۵۹، وحسام الدين الهندي فی كنز العمال، ۱۱/۶۰۸، الرقم: ۳۲۹۴۶، وابن عساکر فی تاریخ دمشق الكبير، ۴۵/۱۴۴، ۷۷، والخطيب البغدادي فی تاریخ بغداد، ۱۲/۳۴۳، وابن كثير فی البداية والنهاية، ۵/۴۵۱، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۹/۱۰۸.

وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضاً عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ. أخرجه ابن أبي عاصم فی السنة: ۶۰۲، الرقم: ۱۳۵۵، وابن شيبه فی المصنف، ۶/۳۶۶، الرقم: ۳۲۰۷۲.

وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَيُّوبِ الْأَنْصَارِيِّ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ: أخرجه ابن أبي عاصم فی السنة: ۶۰۲، الرقم: ۱۳۵۴، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۴/۱۷۳، الرقم: ۴۰۵۲، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۱/۲۲۹، الرقم: ۳۴۸.

وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ بُرَيْدَةَ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ: أخرجه عبد الرزاق فی المصنف، ۱۱/۲۲۵، الرقم: ۲۰۳۸۸، والطبرانی فی المعجم الصغير، ۱: ۷۱، وابن عساکر فی تاریخ دمشق الكبير، ۴۵/۱۴۳، وابن أبي عاصم فی السنة: ۶۰۱، الرقم: ۱۳۵۳، وابن كثير فی البداية والنهاية، ۵/۴۵۷، وحسام الدين الهندي فی كنز العمال، ۱۱/۶۰۲، الرقم: ۳۲۹۰۴.

وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَالِكِ بْنِ حُوَيْرِثٍ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:

النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ هَذَا

الْحَدِيثَ عَنْ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

”حضرت شعبہ ؓ، سلمہ بن کہیل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابو طفیل سے سنا (شعبہ کو شک ہے) کہ ابوسریحہ ؓ یا زید بن ارقم ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت شعبہ نے اس حدیث کو میمون سے انہوں نے ابو عبد اللہ سے اور انہوں نے زید بن ارقم سے اور انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

۲۹۷ / ۳۴. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ: إِنَّ عَلِيًّا

مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيٌّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت عمران بن حصین ؓ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور میرے بعد وہ ہر مسلمان کا ولی ہے۔“

..... أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الْكَبِيرِ، ۱۹ / ۲۵۲، الرَّقْمُ: ۶۴۶، وَابْنُ عَسَاكِرٍ فِي

تَارِيخِ دِمَشْقِ الْكَبِيرِ، ۴۵: ۱۷۷، وَالْهَيْثَمِيُّ فِي مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ، ۹ / ۱۰۶.

الْحَدِيثُ رَقْمُ ۳۴: أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي السَّنَنِ، كِتَابُ: الْمَنَاقِبِ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ،

بَابُ: مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ؓ، ۵ / ۶۳۲، الرَّقْمُ: ۳۷۱۲، وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ

فِي الْمَسْنَدِ، ۱ / ۳۳۰، الرَّقْمُ: ۳۰۶۲، وَابْنُ حَبَانَ فِي الصَّحِيحِ، ۱۵ / ۳۷۳، الرَّقْمُ:

۶۹۲۹، وَالنَّسَائِيُّ فِي السَّنَنِ الْكَبِيرِ، ۵ / ۱۳۲، الرَّقْمُ: ۸۴۷۴، وَالْحَاكِمُ فِي

الْمُسْتَدْرَكِ، ۳ / ۱۱۹، الرَّقْمُ: ۴۵۷۹، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي الْمَصْنَفِ، ۶ / ۳۷۳،

۳۷۲، الرَّقْمُ: ۳۲۱۲۱، وَأَبُو يَعْلَى فِي الْمَسْنَدِ، ۱ / ۲۹۳، الرَّقْمُ: ۳۵۵، وَالطَّبْرَانِيُّ

فِي الْمَعْجَمِ الْكَبِيرِ، ۱۸ / ۱۲۸، الرَّقْمُ: ۲۶۵.

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۹۸/۳۵. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ حَجَّةِ الْوُدَاعِ وَنَزَلَ غَدِيرِ خُمٍّ، أَمَرَ بِدُوحَاتٍ، فَقُمْنَ، فَقَالَ: كَأَنِّي قَدْ دُعِيتُ فَأَجَبْتُ. إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللَّهِ تَعَالَى، وَعِترَتِي، فَانظُرُوا كَيْفَ تُخَلِفُونِي فِيهِمَا، فَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تعالى مَوْلَايَ وَأَنَا مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ. ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا وَلِيُّهُ، اللَّهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے اور غدیر خم پر قیام فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سائبان لگانے کا حکم دیا، وہ لگادیئے گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے لگتا ہے کہ عنقریب مجھے (وصال کا) بلاوا آنے کو ہے، جسے میں قبول کر لوں گا۔ یقیناً میں تمہارے درمیان دو اہم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جو ایک دوسرے سے بڑھ کر اہمیت کی حامل ہیں: ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب اور دوسری میری عترت۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ میرے بعد تم ان دونوں کے ساتھ کیا سلوک روا رکھتے ہو اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی، یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے سامنے آئیں گی۔ پھر فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ میرا مولا ہے اور میں ہر مومن کا مولا ہوں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا یہ ولی ہے، اے اللہ! جو اسے (علی کو) دوست رکھے اُسے تو بھی دوست رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے اُس سے تو بھی عداوت رکھ۔“

اس حدیث کو امام نسائی اور امام حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ

الحدیث رقم ۳۵: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ۱۳۰، ۴۵/۵، الرقم:

۸۴۶۴، ۸۱۴۸، والحاكم في المستدرک، ۱۰۹/۳، الرقم: ۴۵۷۶، والطبرانی في

المعجم الكبير، ۱۶۶/۵، الرقم: ۴۹۶۹.

حدیث صحیح ہے۔

۲۹۹/۳۶. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ فِي عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ ثَلَاثَ خِصَالٍ: لِأَنْ يَكُونَ لِي وَاحِدَةً مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ. سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّهُ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: لِأَعْطَيْنَ الرَّأْيَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالشَّاشِيُّ.

”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تین خصلتیں ایسی بیان فرمائی ہیں کہ اگر میں ان میں سے ایک کا بھی حامل ہوتا تو وہ مجھے سُرخ اونٹوں (کا مالک ہونے) سے بھی زیادہ محبوب ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک موقع پر) فرمایا: علی میرے لیے اسی طرح ہے جیسے ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے لیے تھے، (وہ نبی تھے) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں اور فرمایا: میں آج اس شخص کو علم (جھنڈا) عطا کروں گا جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس سے محبت کرتے ہیں۔ (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (اس موقع پر) یہ فرماتے ہوئے بھی سنا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔“

اس حدیث کو امام نسائی اور شاشی نے روایت کیا ہے۔

۳۰۰/۳۷. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ:

الحدیث رقم ۳۶: أخرجه النسائي في خصائص أمير المؤمنين علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ: ۳۳، ۳۴، ۳۸، الرقم: ۸۰، ۱۰، والشاشي في المسند، ۱/ ۱۶۵، ۱۶۶، الرقم: ۱۰۶، وابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، ۴۵/ ۸۸، والهندي في كنز العمال، ۱۵/ ۱۶۳، الرقم: ۳۶۴۹۵، ۳۶۴۹۶.

الحدیث رقم ۳۷: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: في فضائل أصحاب رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/ ۴۵، الرقم: ۱۲۱، والنسائي في خصائص أمير المؤمنين علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ، ۳۲، ۳۳، الرقم: ۹۱.

اللہ ﷺ یقول: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَا أُعْطِينَ الرَّأْيَةَ الْيَوْمَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالنَّسَائِيُّ فِي الْخَصَائِصِ.

”حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس کا میں ولی ہوں اُس کا علی ولی ہے۔ اور میں نے آپ ﷺ کو (حضرت علیؓ سے) یہ فرماتے ہوئے سنا: تم میرے لیے اسی طرح ہو جیسے ہارونؑ، موسیٰؑ کے لیے تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور میں نے آپ ﷺ کو (غزوة خبیر کے موقع پر) یہ بھی فرماتے ہوئے سنا: میں آج اس شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور نسائی نے خصائص علی بن ابی طالبؓ میں روایت کیا ہے۔

۳۰۱/۳۸۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ؓ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ الَّتِي حَجَّ، فَنَزَلَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ، فَأَمَرَ الصَّلَاةَ جَامِعَةً، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ؓ، فَقَالَ: أَلَسْتُ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا: بَلَىٰ، قَالَ: أَلَسْتُ أَوْلَىٰ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوا: بَلَىٰ، قَالَ: فَهَذَا وَلِيُّ مَنْ أَنَا مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، اللَّهُمَّ، عَادِ مَنْ عَادَاهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ.

”حضرت براء بن عازبؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج ادا کیا، آپ ﷺ نے راستے میں ایک جگہ قیام فرمایا اور نماز باجماعت (قائم کرنے) کا حکم دیا، اس کے بعد حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا میں مومنوں کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟ لوگوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں ہر مومن کی جان

الحدیث رقم ۳۸: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضائل أصحاب

رسول الله ﷺ، ۱/۸۸، الرقم: ۱۱۶۔

سے قریب تر نہیں ہوں؟ لوگوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: پس یہ (علی) ہر اس شخص کا ولی ہے جس کا میں مولا ہوں۔ اے اللہ! جو اسے دوست رکھے اسے تو بھی دوست رکھ (اور) جو اس سے عداوت رکھے اُس سے تو بھی عداوت رکھ۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۳۰۲ / ۳۹۔ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْيَمَنَ فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَكَرْتُ عَلِيًّا، فَتَنَقَّصْتُهُ، فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَتَغَيَّرُ، فَقَالَ: يَا بُرَيْدَةُ، أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قُلْتُ: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مُوَلَّاهُ فَعَلِيٌّ مُوَلَّاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن کے غزوہ میں شرکت کی جس میں مجھے ان سے کچھ شکایت ہوئی۔ جب میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں واپس آیا تو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے ان کی شان میں تنقیص کی۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے بریدہ! کیا میں مؤمنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟“ تو میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔“

اس حدیث کو امام احمد، نسائی، حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۰۳ / ۴۰۔ عَنْ مَيْمُونِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ: زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

الحديث رقم ۳۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/ ۳۴۷، الرقم: ۲۲۹۹۵،
والنسائي في السنن الكبرى، ۵/ ۱۳۰، الرقم: ۸۴۶۵، والحاكم في المستدرک،
۳/ ۱۱۰، الرقم: ۴۵۷۸، وابن أبي شيبة في المصنف، ۱۲/ ۸۴، الرقم: ۱۲۱۸۱۔
الحديث رقم ۴۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴/ ۳۷۲، والبيهقي في السنن —

وَأَنَا أَسْمَعُ: نَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِوَادٍ يُقَالُ لَهُ: وَادِي خُمٍّ، فَأَمَرَ
بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّاهَا بِهَجِيرٍ، قَالَ: فَحَطَبْنَا وَظَلَّلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِثَوْبٍ
عَلَى شَجَرَةٍ سَمْرَةَ مِنَ الشَّمْسِ، فَقَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَوْ لَسْتُمْ
تَشْهَدُونَ أَنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ
مَوْلَاهُ فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ، اَللَّهُمَّ، عَادِ مَنْ عَادَاهُ وَوَالِ مَنْ وَالَاهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ.

”حضرت میمون ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک وادی جسے وادی خُم کہا جاتا ہے میں اترے۔ پس آپ ﷺ نے نماز کا حکم دیا اور سخت گرمی میں جماعت کروائی۔ پھر ہمیں خطبہ فرمایا درآنحالیکہ حضور نبی اکرم ﷺ کو سورج کی گرمی سے بچانے کے لئے درخت پر کپڑا لٹکا کر سایہ کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نہیں جانتے یا (اس بات کی) گواہی نہیں دیتے کہ میں ہر مومن کی جان سے قریب تر ہوں؟“ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: پس جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! تو اُس سے عداوت رکھ جو اس (علی) سے عداوت رکھے اور اُسے دوست رکھ جو اسے دوست رکھے۔“

اس حدیث کو امام احمد، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۴۱ / ۳۰۴ . عَنْ عَلِيٍّ ؓ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ: مَنْ كُنْتُ

..... الكبرى، ۱۳۱ / ۵، والطبرانی في المعجم الكبير، ۱۹۵ / ۵، الرقم: ۵۰۶۸ .
الحدیث رقم ۴۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱ / ۱۵۲، الرقم: ۶۸۷۸، وفي فضائل الصحابة، ۷۰۵ / ۲، الرقم: ۱۲۰۶، والطبرانی في المعجم الأوسط، ۴۴۸ / ۷، وابن أبي عاصم في السنة، ۶۰۴ / ۲، الرقم: ۱۳۶۹، وابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، ۱۶۱ / ۴۵، ۱۶۲، ۱۶۳، وابن كثير في البداية والنهاية، ۱۷۱ / ۴، والهندي في كنز العمال، ۷۷ / ۱۳، الرقم: ۳۶۵۱۱، ۳۲۹۵۰، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۱۰۷ / ۹.

مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غدیر خم کے دن فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔“

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۰۵/۴۲. عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ وَهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَشَدَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّاسَ فَقَامَ خَمْسَةٌ أَوْ سِتَّةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَشَهِدُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ فِي الْخَصَائِصِ.

”ابو اسحاق سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن وہبؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا: حضرت علیؑ نے لوگوں سے قسم لی جس پر پانچ (۵) یا چھ (۶) صحابہ نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔“

اس حدیث کو امام احمد اور نسائی نے خصائص علی بن ابی طالبؑ میں روایت کیا ہے۔

۳۰۶/۴۳. عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي رَوَايَةٍ

الحديث رقم ۴۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۶۶/۵، وفي فضائل الصحابة، ۵۹۸/۲، ۵۹۹، الرقم: ۱۰۲۱، والنسائي في خصائص أمير المؤمنين علي بن ابی طالبؑ: ۹۰، الرقم: ۸۳، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۱۰۵/۲، الرقم: ۴۷۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۳۱/۵، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۱۶۰/۴۵، والطبري في الرياض النضرة، ۱۲۷/۳، والهيتمي في مجمع الزوائد، ۱۰۴/۹.

الحديث رقم ۴۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۳۰/۱، الرقم: ۳۰۶۲، والحكم في المستدرک، ۱۴۳/۳، الرقم: ۴۶۵۲، وابن أبي عاصم في السنة، ۶۰۳/۲، والهيتمي في مجمع الزوائد، ۱۱۹/۹.

طويلة: قَالَ: وَقَالَ لِبَنِي عَمِّهِ أَيُّكُمْ يُوَالِيَنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ قَالَ: وَعَلِيٌّ مَعَهُ جَالِسٌ. فَأَبَوْا فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ: أَنْتَ وَلِيِّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ: فَتَرَكَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ يُوَالِيَنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ فَأَبَوْا قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. فَقَالَ: أَنْتَ وَلِيِّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت عمرو بن ميمون رضي الله عنه حضرت عبد الله بن عباس رضي الله عنهما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا کے بیٹوں سے فرمایا: تم میں سے کون دنیا و آخرت میں میرے ساتھ دوستی کرے گا؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضي الله عنه اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، سب نے انکار کر دیا تو حضرت علی رضي الله عنه نے عرض کیا: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دنیا و آخرت میں دوستی کروں گا، اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی تو دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضي الله عنه سے آگے ان میں سے ایک اور آدمی کی طرف بڑھے اور فرمایا: تم میں سے دنیا و آخرت میں میرے ساتھ کون دوستی کرے گا؟ تو اس نے بھی انکار کر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس پر پھر حضرت علی رضي الله عنه نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کے ساتھ دنیا اور آخرت میں دوستی کروں گا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تو دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔“ اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی عاصم اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۳۰۷ / ۴۴۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي

الحدیث رقم ۴۴: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۸۱/۴، الرقم: ۱۸۵۰۲،
وفي فضائل الصحابة، ۶۱۰/۲، الرقم: ۱۰۴۲، وابن أبي شيبة في المصنف،
۳۷۲/۶، الرقم: ۳۲۱۱۸، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۲۸۹/۸، الرقم:
۴۳۹۲، وابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، ۲۳۳/۴۲، ۲۳۴، والهندي في
كنز العمال، ۱۳/۱۳۳-۱۳۴، الرقم: ۳۶۴۲۰، وابن كثير في البداية والنهاية،
۱۶۹/۴، ۴۶۴/۵، وواحد في أسباب النزول، ۱۰۸/۱۰.

سَفَرٍ، فَنَزَلْنَا بِغَدِيرِ خُمٍّ، فَتَوَدِدِي فِينَا الصَّلَاةَ جَامِعَةً وَكُسِخَ لِرَسُولِ
 اللَّهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَتَيْنِ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ؓ فَقَالَ: أَلَسْتُمْ
 تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: أَلَسْتُمْ
 تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِ
 عَلِيٍّ فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ
 عَادَاهُ. قَالَ: فَلَقِيَهُ عُمَرُ ؓ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ: هَنِيئًا يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ
 أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وفي رواية: فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ؓ: بَخُ بَخُ لَكَ يَا ابْنَ أَبِي
 طَالِبٍ، أَصْبَحْتَ مَوْلَايَ وَمَوْلَى كُلِّ مُسْلِمٍ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿الْيَوْمَ
 أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ﴾ [المائدة: ۵: ۳]. رَوَاهُ الْخَطِيبُ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

”حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ
 سفر پر تھے، (راستے میں) ہم نے (وادی) غدیر خم میں قیام کیا۔ وہاں ندا دی گئی کہ نماز کھڑی
 ہوگئی اور حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے دو درختوں کے نیچے (نماز پڑھنے کے لئے) صفائی کی
 گئی، پس آپ ﷺ نے نمازِ ظہر ادا کی اور حضرت علی ؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا تمہیں معلوم
 نہیں کہ میں مومنوں کی جانوں سے بھی قریب تر ہوں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ ﷺ
 نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں ہر مومن کی جان سے بھی قریب تر ہوں؟ انہوں نے کہا:
 کیوں نہیں! راوی کہتا ہے کہ پھر آپ ﷺ نے حضرت علی ؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جس کا میں
 مولا ہوں اس کا (یہ) علی مولا ہے۔ اے اللہ! اسے تو دوست رکھ جو اسے (یعنی علی کو) دوست
 رکھے اور اس سے عداوت رکھ جو اس (علی) سے عداوت رکھے۔“ راوی نے بیان کیا کہ اس
 کے بعد حضرت عمر ؓ نے حضرت علی ؓ سے ملاقات کی اور ان سے کہا: اے ابن ابی
 طالب! مبارک ہو، آپ صبح و شام (یعنی ہمیشہ کے لئے) ہر مومن و مومنہ کے مولا بن گئے۔“

اسے امام احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اس پر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مبارک ہو، اے ابن ابی طالب! آپ میرے اور ہر مسلمان کے مولا ٹھہرے (اس موقع پر) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا۔“ [المائدہ، ۵: ۳]۔

اسے خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۳۰۸/۴۵۔ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ مُورِقٍ قَالَ: كُنْتُ بِالشَّامِ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُعْطِي النَّاسَ، فَتَقَدَّمْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ قُرَيْشٍ، قَالَ: مِنْ أَيِّ قُرَيْشٍ؟ قُلْتُ: مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، قَالَ: مِنْ أَيِّ بَنِي هَاشِمٍ؟ قَالَ: فَسَكْتُ. فَقَالَ: مِنْ أَيِّ بَنِي هَاشِمٍ؟ قُلْتُ: مَوْلَى عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ. قَالَ: مَنْ عَلِيٌّ؟ فَسَكْتُ، قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي وَقَالَ: وَأَنَا وَاللَّهِ مَوْلَى عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ، ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِي عِدَّةٌ أَنَّهُمْ سَمِعُوا النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُزَاحِمُ كَمْ تُعْطِي أَمْثَالَهُ؟ قَالَ: مِائَةٌ أَوْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ، قَالَ: أَعْطِهِ خَمْسِينَ دِينَارًا، وَقَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ: سِتِّينَ دِينَارًا لِوِلَايَتِهِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ، ثُمَّ قَالَ: الْحَقُّ بِبِلَدِكَ فَسَيَأْتِيكَ مِثْلُ مَا يَأْتِي نُظَرَاءَكَ.

رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

”حضرت یزید بن عمر بن مورق روایت کرتے ہیں کہ ایک موقع پر میں شام میں تھا جب حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ لوگوں کو (انعامات سے) نواز رہے تھے۔ پس میں بھی ان کے پاس آیا، انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کس قبیلے سے ہیں؟ میں نے کہا: قریش سے۔ انہوں نے پوچھا کہ قریش کی کس شاخ سے؟ میں نے کہا: بنی ہاشم سے۔ انہوں نے پوچھا کہ

الحديث رقم ۴۵: أخرجه أبو نعیم فی حلیة الأولیاء، ۳۶۴/۵، وابن عساکر فی تاریخ دمشق الكبير، ۲۳۳/۴۸، ابن الأثیر فی أسد الغابة، ۴۲۸، ۴۲۷/۶.

بنی ہاشم کے کس خاندان سے؟ راوی کہتے ہیں کہ میں خاموش رہا۔ انہوں نے (پھر) پوچھا کہ بنی ہاشم کے کس خاندان سے؟ میں نے کہا: مولا علیؑ (کے خاندان سے)۔ انہوں نے پوچھا کہ علیؑ کون ہیں؟ میں خاموش رہا۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: ”بخدا! میں بھی حضرت علی بن ابی طالبؑ کا غلام ہوں۔“ اور پھر فرمایا کہ مجھے بے شمار لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔“ پھر مزاحم (داروغہ خزانہ) سے پوچھا کہ اس قبیلہ کے لوگوں کو کتنا دے رہے ہو؟ تو اُس نے جواب دیا: سو (۱۰۰) یا دو سو (۲۰۰) درہم۔ اس پر انہوں نے فرمایا: ”حضرت علی بن ابی طالبؑ کی قرابت کی وجہ سے انہیں پچاس (۵۰) دینار زیادہ دو، اور ابن ابی داؤد کی روایت کے مطابق ساٹھ (۶۰) دینار اضافی دینے کی ہدایت کی، اور (اُن سے مخاطب ہو کر) فرمایا: آپ اپنے شہر تشریف لے جائیں، آپ کے پاس آپ کے قبیلہ کے لوگوں کی طرح حصہ پہنچ جائے گا۔“

اس حدیث کو امام ابو نعیم اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۳۰۹ / ۴۶ - عَنْ عَمْرِو ذِي مَرْ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيرِ خَمٍّ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَأَنْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَأَعِنْ مَنْ أَعَانَهُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عمرو ذی مر اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غدیر خم کے مقام پر خطاب کیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، اور جو اس کی نصرت کرے اُس کی تو نصرت فرما اور جو اس کی اعانت کرے تو اُس کی اعانت فرما۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۴۶: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۱۹۲/۵، الرقم: ۵۰۵۹،

والنسائی في خصائص أمير المؤمنين علی بن ابی طالبؑ: ۱۰۰، ۱۰۱، الرقم:

۹۶، وابن كثير في البداية والنهاية، ۱۷۰/۴، والهندي في كنز العمال،

۶۰۹/۱۱، الرقم: ۳۲۹۴۶، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰۴/۹، ۱۰۶۔

۳۱۰/۴۷۔ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه عَنْ أَبِيهِ فِي رَوَايَةٍ طَوِيلَةٍ: قَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَنْتَقِصُونَ عَلِيًّا، مَنْ يَنْتَقِصُ عَلِيًّا فَقَدْ تَنَقَّصَنِي، وَمَنْ فَارَقَ عَلِيًّا فَقَدْ فَارَقَنِي، إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، خُلِقَ مِنْ طِينَتِي وَخُلِقْتُ مِنْ طِينَةِ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام، وَأَنَا أَفْضَلُ مِنْ إِبْرَاهِيمَ، ذُرِّيَّةُ بَعْضِهَا مِنْ بَعْضِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ..... وَإِنَّهُ وَلِيُّكُمْ مِنْ بَعْدِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بِالصُّحْبَةِ أَلَا بَسَطْتَ يَدَكَ حَتَّى أَبَايَعَكَ عَلَى الْإِسْلَامِ جَدِيدًا؟ قَالَ: فَمَا فَارَقْتُهُ حَتَّى بَايَعْتُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابن بریدہ رضي الله عنه اپنے والد سے ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان لوگوں کا کیا ہوگا جو علی کی شان میں گستاخی کرتے ہیں! (جان لو) جو علی کی گستاخی کرتا ہے وہ میری گستاخی کرتا ہے اور جو علی سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہو گیا۔ بیشک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں، اُس کی تخلیق میری مٹی سے ہوئی ہے اور میری تخلیق حضرت ابراہیم عليه السلام کی مٹی سے کی گئی، اور میں حضرت ابراہیم عليه السلام سے افضل ہوں۔ ہم میں سے بعض بعض کی اولاد ہیں، اللہ تعالیٰ یہ ساری باتیں سننے اور جاننے والا ہے۔..... وہ میرے بعد تم سب کا ولی ہے۔ (بریدہ بیان کرتے ہیں کہ) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کچھ وقت عنایت فرمائیں اور اپنا ہاتھ بڑھائیں، میں تجدید اسلام کی بیعت کرنا چاہتا ہوں، (اور) میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ میں نے اسلام پر (دوبارہ) بیعت کر لی۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۱۱/۴۸۔ عَنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

الحدیث رقم ۴۷: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۱۶۳/۶، ۱۶۲،

الرقم: ۶۰۸۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۲۸/۹.

الحدیث رقم ۴۸: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۱/۴۲۹، الرقم: ۱۷۵۱،

وابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، ۴۵: ۱۸۱، ۱۸۲، والهندي في كنز العمال،

۱۱/۶۱۱، الرقم: ۳۲۹۵۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۰۸، ۱۰۹، وقال:

رواه الطبراني بإسنادين.

أَوْصِي مَنْ آمَنَ بِي وَصَدَّقَنِي بِوِلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: مَنْ تَوَلَّاهُ فَقَدْ
تَوَلَّانِي وَمَنْ تَوَلَّانِي فَقَدْ تَوَلَّى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَحَبَّنِي
فَقَدْ أَحَبَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَقَدْ أَبْغَضَنِي، وَمَنْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ.

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَالْهِنْدِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

”حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
جو مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی اُسے میں ولایتِ علی کی وصیت کرتا ہوں، جس نے
اُسے ولی جانا اُس نے مجھے ولی جانا اور جس نے مجھے ولی جانا اُس نے اللہ تعالیٰ کو ولی جانا، اور
جس نے علی (ﷺ) سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی اُس
نے اللہ تعالیٰ سے محبت کی، اور جس نے علی سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس
نے مجھ سے بغض رکھا اُس نے اللہ تعالیٰ سے بغض رکھا۔“

اس حدیث کو امام دیلمی، متقی ہندی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

فَصَلِّ فِيمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَدْ أَحَبَّ النَّبِيَّ ﷺ

وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَدْ أَبْغَضَ النَّبِيَّ ﷺ

﴿ حُبِّ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ حُبِّ مُصْطَفَى ﷺ اور بُغْضِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بُغْضِ مُصْطَفَى ﷺ ﴾

ہونے کا بیان ﴿

۳۱۲ / ۴۹۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ لِي: أَيْسَبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِيكُمْ؟ قُلْتُ: مَعَاذَ اللَّهِ، أَوْ سُبْحَانَ اللَّهِ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت عبداللہ جدلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے فرمایا: کیا تم لوگوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کو گالی دی جاتی ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی پناہ، یا میں نے کہا: اللہ کی ذات پاک ہے یا اسی طرح کا کوئی اور کلمہ کہا (یعنی میں نے لاعلمی کا اظہار کیا) تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو علی کو گالی دیتا ہے وہ مجھے گالی دیتا ہے۔“

اس حدیث کو امام نسائی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۳۱۳ / ۵۰۔ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَسَبَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَحَصَبَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: يَا عَدُوَّ اللَّهِ، آذَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ﴾

الحدیث رقم ۴۹: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ۱۳۳/۵، الرقم: ۸۴۷۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۲۳/۶، الرقم: ۲۶۷۹۱، والحكم في المستدرک، ۱۳۰/۳، الرقم: ۴۶۱۵، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۱۳۰/۹۔

الحدیث رقم ۵۰: أخرجه الحكم في المستدرک، ۱۲۱/۳، الرقم: ۴۶۱۸۔

وَرَسُولُهُ لَعْنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿۵۷﴾
 [الأحزاب، ۳۳: ۵۷] لَوْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَيًّا لَأَذَيْتَهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.
 وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت ابن ابی ملکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل شام سے ایک شخص آیا اور اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے ایسا کہنے سے منع کیا اور فرمایا: اے اللہ کے دشمن! تو نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دی ہے۔ (پھر یہ آیت پڑھی:) ”بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت بھیجتا ہے اور اُس نے ان کے لئے زلت انگیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔“ [الأحزاب، ۳۳: ۵۷] پھر فرمایا: اگر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ظاہراً بھی) حیات ہوتے تو یقیناً (تو اس بات کے ذریعے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اذیت کا باعث بنتا۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۳۱۴ / ۵۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ، أَنْتَ سَيِّدٌ فِي الدُّنْيَا سَيِّدٌ فِي الْآخِرَةِ، حَبِيبُكَ حَبِيبِي، وَحَبِيبِي، حَبِيبُ اللَّهِ وَعَدُوُّكَ عَدُوِّي، وَعَدُوِّي، عَدُوُّ اللَّهِ، وَالْوَيْلُ لِمَنْ أَبْغَضَكَ بَعْدِي. رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيحٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی) روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی) طرف دیکھ کر فرمایا: اے علی! تو دنیا میں بھی سردار ہیں اور آخرت میں بھی سردار ہے۔ تیرا محبوب میرا محبوب ہے اور میرا محبوب اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے اور تیرا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے اور اس کے لئے بربادی ہے جو میرے بعد تمہارے ساتھ بغض رکھے۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

الحدیث رقم ۵۱: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳ / ۱۳۸، الرقم: ۴۶۴۰، والديلمي في مسند الفردوس، ۵ / ۳۲۵، الرقم: ۸۳۲۵.

۵۲/۳۱۵. عَنْ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِعَلِيٍِّّ: طُوبَى لِمَنْ أَحْبَبَكَ وَصَدَّقَ فِيكَ، وَوَيْلٌ لِمَنْ أَبْغَضَكَ وَكَذَّبَ فِيكَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَبُو يَعْلَى وَالطَّبْرَانِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو حضرت علیؑ کے لئے فرماتے ہوئے سنا (اے علی!) مبارکباد ہو اسے جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور تیری تصدیق کرتا ہے اور ہلاکت ہو اس کے لئے جو تجھ سے بغض رکھتا ہے اور تجھے جھٹلاتا ہے۔“

اس حدیث کو امام حاکم، ابویعلیٰ اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۵۳/۳۱۶. عَنْ سَلْمَانَ فَارِسِيٍِّّ قَالَ لِعَلِيٍِّّ: مُجِيبُكَ مُجِيبِي، وَمُبْغِضُكَ مُبْغِضِي. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: تجھ سے محبت کرنے والا مجھ سے محبت کرنے والا ہے اور تجھ سے بغض رکھنے والا مجھ سے بغض رکھنے والا ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۵۲: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۴۵/۳، الرقم: ۴۶۵۷ وأبو يعلى في المسند، ۱۷۸-۱۷۹، الرقم: ۱۶۰۲، والطبرانی في المعجم الأوسط، ۳۳۷/۲، الرقم: ۲۱۵۷.

الحدیث رقم ۵۳: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۲۳۹/۶، الرقم: ۶۰۹۷، والبزار في المسند، ۴۸۸/۶، والديلمي في مسند الفردوس، ۳۱۶/۵، الرقم: ۸۳۰۴، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۳۲/۹.

فصل فی جامع صفاتہ و مناقبہ علیہ السلام

﴿ حضرت علی علیہ السلام کی جامع صفات اور مناقب کا بیان ﴾

۳۱۷/۵۴۔ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا كَانَ لِعَلِيِّ اسْمٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ، وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا. فَقَالَ لَهُ: أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ. لِمَ سُمِّيَ أَبَا تُرَابٍ؟ قَالَ: جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ. فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكَ؟ فَقَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ. فَعَاظَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقُلْ عِنْدِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِإِنْسَانٍ: انْظُرْ أَيْنَ هُوَ؟ فَجَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ. فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِذَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ. فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ: قُمْ أَبَا التُّرَابِ. قُمْ أَبَا التُّرَابِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

”حضرت ابو حازم حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابو تراب (مٹی والے) سے بڑھ کر کوئی نام محبوب نہ تھا، جب انہیں ابو تراب کے نام سے بلایا جاتا تو وہ بہت خوش ہوتے تھے۔ راوی (ابو حازم) نے ان سے کہا: ہمیں وہ واقعہ سناؤ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام ابو تراب کیسے رکھا گیا؟ انہوں نے فرمایا: ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر میں نہیں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا چچا زاد کہاں ہے؟ انہوں نے عرض کیا: میرے اور ان کے درمیان کچھ بات ہو گئی

الحديث رقم ۵۴: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المساجد، باب: نوم الرجال فی المسجد، ۱/۱۶۹، الرقم: ۴۳۰، وفی کتاب: الاستئذان، باب: القائلة فی المسجد، ۵/۲۳۱۶، الرقم: ۵۹۲۴، ومسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، ۴/۱۸۷۴، الرقم: ۲۴۰۹، والحاکم فی المستدرک، ۱/۲۱۱، والبيهقی فی السنن الكبرى، ۲/۴۴۶، الرقم: ۴۱۳۷۔

جس پر وہ خفا ہو کر باہر چلے گئے اور گھر پر قبیلہ بھی نہیں کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے کسی شخص سے فرمایا: جاؤ تلاش کرو وہ کہاں ہیں؟ اس شخص نے آ کر خبر دی کہ وہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے، آپ ﷺ نے دیکھا کہ وہ لیٹے ہوئے ہیں جبکہ ان کی چادر ان کے پہلو سے نیچے گر گئی تھی اور ان کے جسم پر مٹی لگ گئی تھی، حضور نبی اکرم ﷺ اپنے ہاتھ مبارک سے وہ مٹی جھاڑتے جاتے اور فرماتے جاتے: اے ابوتراب (مٹی والے)! اٹھو، اے ابوتراب اٹھو۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

۳۱۸/۵۵۔ عَنْ سَلْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَيْبَرَ، وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ، فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا كَانَ مَسَاءَ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللَّهُ فِي صَبَاحِهَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِأَعْطِينَ الرَّايَةَ أَوْ لِيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، أَوْ قَالَ: يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ، يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ. فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيِّ، وَمَا نَرْجُوهُ، فَقَالُوا: هَذَا عَلِيٌّ، فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آشوبِ چشم کی تکلیف کے باعث معرکہ خیبر کے لیے (بوقتِ روانگی) مصطفوی لشکر میں شامل نہ ہو سکے۔ پس انہوں نے سوچا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ گیا ہوں، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نکلے اور حضور نبی اکرم ﷺ سے جا ملے۔ جب وہ شب آئی جس کی صبح اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کل میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا یا کل جھنڈا وہ شخص پکڑے گا جس سے

الحديث رقم ۵۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ، ۳/۱۳۵۷، الرقم: ۳۴۹۹، وفي كتاب: المغازي، باب: غزوة خيبر، ۴/۱۵۴۲، الرقم: ۳۹۷۲، وفي كتاب: الجهاد والسير، باب: ما قيل في لواء النبي ﷺ، ۳/۱۰۸۶، الرقم: ۲۸۱۲، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ، ۴/۱۸۷۲، الرقم: ۲۴۰۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۶/۳۶۲، الرقم: ۱۲۸۳۷۔

اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ محبت کرتے ہیں یا یہ فرمایا: جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں خیبر کی فتح سے نوازے گا۔ پھر اچانک ہم نے حضرت علیؑ کو دیکھا، حالانکہ ہمیں ان کے آنے کی توقع نہ تھی۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے جھنڈا انہیں عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں فتح نصیب فرمائی۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵۶/۳۱۹۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علیؑ کے دروازے کے سوا مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا۔“
اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۵۷/۳۲۰۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَقُولُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ: رَسُولُ اللَّهِ خَيْرُ النَّاسِ، ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، وَلَقَدْ أُوتِيَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ ﷺ ثَلَاثَ خِصَالٍ، لِأَنَّهُ تَكُونُ لِي وَاحِدَةً مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ: زَوْجَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ابْنَتَهُ، وَوَلَدَتْ لَهُ، وَسَدُّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں کہا کرتے تھے کہ آپ ﷺ تمام لوگوں سے افضل ہیں اور آپ ﷺ کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ اور پھر حضرت عمرؓ اور یہ کہ حضرت علیؑ کو تین خصلتیں عطا کی

الحدیث رقم ۵۶: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب: مناقب علی بن ابی طالبؑ، ۶۴۱/۵، الرقم: ۳۷۳۲، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۱۵/۹.

الحدیث رقم ۵۷: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند ۲/۲۶، الرقم: ۴۷۹۷، وفی فضائل الصحابة، ۲/۵۶۷، الرقم: ۹۵۵، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۲۰/۹.

گئیں ہیں۔ ان میں سے اگر ایک بھی مجھے مل جائے تو یہ مجھے سرخ قیمتی اونٹوں کے ملنے سے زیادہ محبوب ہے۔ (اور وہ تین خصلتیں یہ ہیں) کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کا نکاح اپنی صاحبزادی سے کیا جس سے ان کی اولاد ہوئی اور دوسری یہ کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مسجد نبوی کی طرف کھلنے والے تمام دروازے بند کر دئیے مگر ان کا دروازہ مسجد میں رہا اور تیسری یہ کہ انہیں حضور نبی اکرم ﷺ نے خیبر کے دن جھنڈا عطا فرمایا۔“

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۵۸/۳۲۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَبْعٍ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ ؓ فَقَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ لَتُخَضِبَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ، قَالَ: قَالَ النَّاسُ: فَأَعْلِمْنَا مَنْ هُوَ؟ وَاللَّهِ لَنُبِيرَنَّ عِثْرَتَهُ، قَالَ: أَنْشَدُكُمْ بِاللَّهِ أَنْ يُقْتَلَ غَيْرُ قَاتِلِي، قَالُوا: إِنْ كُنْتَ قَدْ عَلِمْتَ ذَلِكَ اسْتَخْلِفْ إِذَا، قَالَ: لَا، وَلَكِنْ أَكَلْتُكُمْ إِلَى مَا وَكَلْتُكُمْ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَارُ.

”حضرت عبداللہ بن سبع بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ایک دن ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور مخلوقات کو زندگی عطا فرمائی! یہ داڑھی ضرور بالضرور خون سے خضاب کی جائے گی (یعنی میری داڑھی میرے سر کے خون سے سرخ ہو جائے گی) راوی بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے کہا: پس آپ ہمیں بتا دیں وہ (بدبخت قاتل) کون ہے؟ ہم اس کی نسل مٹا دیں گے۔ انہوں نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ میرے قاتل کے علاوہ کسی کو قتل نہ کیا جائے۔ لوگوں نے کہا: اگر آپ یہ جانتے ہیں تو کسی کو خلیفہ مقرر کر دیں، آپ نے فرمایا: نہیں لیکن میں تمہیں وہ چیز سونپتا ہوں جو حضور نبی اکرم ﷺ نے تمہیں سونپی (یعنی باہم مشاورت سے خلیفہ مقرر کرو)۔“

اس حدیث کو امام احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۵۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۵۶، الرقم: ۱۳۴۰،
والبزار في المسند، ۳/۹۲، الرقم: ۸۷۱، والمقدسي في الأحاديث المختارة،
۲/۲۱۳، الرقم: ۵۹۵.

۳۲۲ / ۵۹. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه فِي رَوَايَةٍ طَوِيلَةٍ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بَخَطٍ يَدِهِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ زَوْجَتِكَ أَقْدَمَ أُمَّتِي سِلْمًا، وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا، وَأَعْظَمَهُمْ حِلْمًا؟ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ کائنات فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تو راضی نہیں کہ میں نے تیرا نکاح امت میں سب سے پہلے اسلام لانے والے، سب سے زیادہ علم والے اور سب سے زیادہ بردبار شخص سے کیا ہے۔“
اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۲۳ / ۶۰. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ادْعُوا لِي سَيِّدَ الْعَرَبِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَسْتُ سَيِّدَ الْعَرَبِ؟ قَالَ: أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَبُو نَعِيمٍ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس سردارِ عرب کو بلاؤ۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیا آپ عرب کے سردار نہیں؟ فرمایا: میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں اور حضرت علی عرب کے سردار ہیں۔“
اس حدیث کو امام حاکم اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۳۲۴ / ۶۱. عَنْ هُبَيْرَةَ خَطْبِنَا الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنه فَقَالَ: لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ بِالْأَمْسِ لَمْ يَسْبِقْهُ الْأَوْلُونَ بِعِلْمٍ، وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُونَ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَبْعَثُهُ بِالرَّأْيَةِ، جَبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ، وَمِيكَائِيلُ عَنْ

الحدیث رقم ۵۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۶ / ۵، والطبرانی في المعجم الكبير، ۲۰ / ۲۲۹، الرقم: ۵۳۸، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۷۴ / ۶، الرقم: ۳۲۱۳۱، والشيباني في الأحاد والمثاني، ۱ / ۱۴۲، الرقم: ۱۶۹، والهندي في كنز العمال، الرقم: ۳۲۹۲۴، ۳۲۹۲۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰ / ۹.
الحدیث رقم ۶۰: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳ / ۱۳۴، الرقم: ۴۶۲۶، وأبو نعیم في حلیة الأولیاء، ۱ / ۶۳، والهیثمی في مجمع الزوائد، ۱۳۱ / ۹.
الحدیث رقم ۶۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱ / ۱۹۹، الرقم: ۱۷۱۹، والطبرانی في المعجم الأوسط، ۲ / ۳۳۶، الرقم: ۲۱۵۵.

شَمَالِهِ، لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يُفْتَحَ لَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ہمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: گزشتہ کل تم سے وہ ہستی جدا ہو گئی ہے جن سے نہ تو گزشتہ لوگ علم میں سبقت لے سکے اور نہ ہی بعد میں آنے والے ان کے مرتبہ علمی کو پاسکیں گے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اپنا جھنڈا دے کر بھیجتے تھے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کی دائیں طرف اور حضرت میکائیل علیہ السلام ان کی بائیں طرف ہوتے تھے اور انہیں فتح عطا ہونے تک وہ ان کے ساتھ رہتے تھے۔“

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۶۲/۳۲۵. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كُنِيَ عَلِيًّا بِأَبِي تَرَابٍ، فَكَانَتْ مِنْ أَحَبِّ كُنَاهُ إِلَيْهِ. رَوَاهُ الْبَزَّازُ.

”حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابو تراب کی کنیت سے نوازا۔ پس یہ کنیت انہیں سب کنیتوں سے زیادہ محبوب تھی۔“

اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے۔

۶۳/۳۲۶. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ، وَالْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ لَا يَفْتَرِقَانِ حَتَّى يَرِدَا عَلِيَّ الْحَوْضَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ إِسْنَادًا.

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: علی اور قرآن کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ یہ دونوں کبھی بھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر (بھی اکٹھے) آئیں گے۔“

الحديث رقم ۶۲: أخرجه البزار في المسند، ۲۴۸/۴، الرقم: ۱۴۱۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰۱/۹.

الحديث رقم ۶۳: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۳۴/۳، الرقم: ۴۶۲۸، والطبرانی في المعجم الأوسط، ۱۳۵/۵، الرقم: ۴۸۸۰، وفي المعجم الصغير، ۲۸/۲، الرقم: ۷۲۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۳۴/۹.

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۳۲۷/۶۴۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: النَّاسُ مِنْ شَجَرِ شَتَّى، وَأَنَا وَعَلِيٌّ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: لوگ جدا جدا نسب سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ میں اور حضرت علی ایک ہی نسب سے ہیں۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۲۸/۶۵۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: السُّبْقُ ثَلَاثَةٌ: السَّابِقُ إِلَى مُوسَى، يُوشَعَ بْنِ نُونٍ وَالسَّابِقُ إِلَى عِيسَى، صَاحِبُ يَاسِينَ، وَالسَّابِقُ إِلَى مُحَمَّدٍ ﷺ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ﷺ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سبقت لے جانے والے تین ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف (ان پر ایمان لا کر) سبقت لے جانے والے حضرت یوشع بن نون ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سبقت لیجانے والے صاحب یاسین ہیں اور حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف سبقت لے جانے والے علی بن ابی طالب ہیں۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۲۹/۶۶۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأُمَّ

الحدیث رقم ۴۶: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۲۶۳/۴، الرقم: ۱۶۵۱،
والديلمي في مسند الفردوس، ۳۰۳/۴، الرقم: ۶۸۸۸، والهيثمي في مجمع
الزوائد، ۱۰۰/۹.

الحدیث رقم ۶۵: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۹۳/۱۱، الرقم: ۱۱۱۵۲،
والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰۲/۹.

الحدیث رقم ۶۶: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۱۸/۱۲، الرقم: ۱۲۳۴۱،
والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۱۱/۹.

سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَحْمُهُ لَحْمِي، وَدَمُهُ دَمِي، فَهُوَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى عليه السلام، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: یہ علی بن ابی طالب ہے اس کا گوشت میرا گوشت ہے اور اس کا خون میرا خون ہے اور یہ میرے لئے ایسے ہے جیسے حضرت موسیٰ عليه السلام کے لئے حضرت ہارون عليه السلام، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

۳۳۰/۶۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَكِيمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَيَّ فِي عَلِيٍّ ثَلَاثَةَ أَشْيَاءَ لَيْلَةَ أُسْرِي بِي: أَنَّهُ سَيِّدُ الْمُؤْمِنِينَ، وَإِمَامُ الْمُتَّقِينَ، وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے شب معراج وحی کے ذریعے مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تین صفات کی خبر دی (یہ وہ ہیں): وہ تمام مومنین کے سردار ہیں، متقین کے امام ہیں اور (قیامت کے روز) نورانی چہرے والوں کے قائد ہوں گے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

۳۳۱/۶۸۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا﴾ [مریم: ۱۹: ۹۶] قَالَ: مَحَبَّةٌ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت: ”بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے تو (خدائے) رحمن ان کے لئے (لوگوں کے)

الحدیث رقم ۶۷: أخرجه الطبرانی في المعجم الصغير، ۱۹۲/۲، الرقم: ۱۰۱۲،

والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۱۲۱/۹۔

الحدیث رقم ۶۸: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۳۴۸/۵، الرقم: ۵۵۱۴،

والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۱۲۵/۹۔

دلوں میں محبت پیدا فرمادے گا۔“ [مریم: ۱۹: ۹۶] حضرت علی علیہ السلام کی شان میں اتری ہے اور فرمایا: اس سے مراد مومنین کے دلوں میں (حضرت علی علیہ السلام) کی محبت ہے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۶۹/۳۳۲. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کر دوں۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۷۰/۳۳۳. عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَلِيٌّ رضی اللہ عنہ نَائِمٌ فِي التُّرَابِ، فَقَالَ: إِنَّ أَحَقَّ أَسْمَائِكَ أَبُو تُرَابٍ، أَنْتَ أَبُو تُرَابٍ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ مٹی پر سو رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو سب ناموں میں سے ابو تراب کا زیادہ حق دار ہے تو ابو تراب ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۷۱/۳۳۴. عَنْ جَابِرِ رضی اللہ عنہ أَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ حَمَلَ الْبَابَ يَوْمَ خَيْبَرَ حَتَّى

الحدیث رقم ۶۹: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۱۰/۱۵۶، رقم: ۱۰۳۰۵، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۹/۲۰۴، والمنائوي في فيض القدير، ۲/۲۱۵، والحسيني في البيان والتعريف، ۱/۱۷۴.

الحدیث رقم ۷۰: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۱/۲۳۷، الرقم: ۷۷۵، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۹/۱۰۱.

الحدیث رقم ۷۱: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۷۴، الرقم: ۳۲۱۳۹، والعسقلانی في فتح الباری، ۷/۴۷۸، والعجلونی في كشف الخفاء، ۱/۴۳۸، الرقم: ۱۱۶۸، وقال العجلونی: رواه الحاكم والبيهقي عن جابر، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ۲/۱۳۷، وابن هشام في السيرة النبوية، ۴/۳۰۶.

صَعِدَ الْمُسْلِمُونَ فَفَتَحُوهَا. وَأَنَّهُ جُرِّبَ فَلَمْ يَحْمِلْهُ إِلَّا أَرْبَعُونَ رَجُلًا.
رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ خیبر کے روز حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قلعہ خیبر کا دروازہ اٹھا لیا یہاں تک کہ مسلمان قلعہ پر چڑھ گئے اور اسے فتح کر لیا اور یہ تجربہ شدہ بات ہے کہ اس دروازے کو چالیس آدمی مل کر اٹھاتے تھے۔“
اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الْبَابُ الْخَامِسُ:

مَنَاقِبُ الْحَسَنِينَ الْكَرِيمِينَ عَلَيْهِمَا السَّلَام

﴿حسین کریمین علیہما السلام کے مناقب﴾

۱۔ فَضْلٌ فِي تَسْمِيَةِ النَّبِيِّ ﷺ الْحَسَنَيْنِ وَأَذَانِهِ فِي
أُذُنَيْهِمَا وَعَقِيْقَتِهِ عَنْهُمَا عَلَيْهِمَا السَّلَام

﴿ حضور ﷺ کا حسین کریمین علیہما السلام کا نام رکھنے، ان کے
کانوں میں اذان دینے اور ان کی طرف سے عقیقہ کرنے کا بیان ﴾

۲۔ فَضْلٌ فِي أَنَّهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَام مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَخَيْرِ النَّاسِ نَسَبًا
﴿ حسین کریمین علیہما السلام کا اہل بیتِ مصطفیٰ ﷺ میں سے ہونے
اور نسب کے اعتبار سے تمام لوگوں سے بہتر ہونے کا بیان ﴾

۳۔ فَضْلٌ فِي كَوْنِ حُبِّهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَام حُبِّ النَّبِيِّ ﷺ
وَبُغْضِهِمَا بُغْضَ النَّبِيِّ ﷺ

﴿ حسین کریمین سے محبت حضور ﷺ سے محبت اور حسین کریمین
سے بغض حضور ﷺ سے بغض ہونے کا بیان ﴾

۴۔ فَضْلٌ فِي مَكَانَتِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَام عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ
﴿ بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں حسین کریمین علیہما السلام کے مقام و مرتبہ
کا بیان ﴾

۵۔ فَضْلٌ فِي مَنْ أَحَبَّهُمَا عَلَيْهِمَا السَّلَام أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ
أَبْغَضَهُمَا أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ

﴿ اللہ تعالیٰ کا حسین کریمین علیہما السلام سے محبت کرنے والوں کو جنت
اور ان سے بغض رکھنے والوں کو دوزخ میں داخل کرنے کا بیان ﴾

۶۔ فَصَلِّ فِي مَكَانَتِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِي الْجَنَّةِ

﴿حسین کریمین علیہما السلام کے جنت میں مقام و مرتبہ کا بیان﴾

۷۔ فَصَلِّ فِيْمَا يَتَعَلَّقُ بِبِشَارَاتِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْإِمَامِ

الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِشَهَادَتِهِ

﴿شہادتِ امام حسین علیہ السلام کے متعلق ارشاداتِ نبوی ﷺ کا بیان﴾

۸۔ فَصَلِّ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِمَا وَمَنَاقِبِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

﴿حسین کریمین علیہما السلام کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾

فصل فی تسمیة النبی ﷺ الحسنین واذانہ فی أذنیہما وعقیقتہ عنہما علیہما السلام

﴿ حضور ﷺ کا حسین کریمین علیہما السلام کا نام رکھنے، ان کے کانوں

میں اذان دینے اور ان کی طرف سے عقیقہ کرنے کا بیان ﴾

۱/۳۳۵۔ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَذِنَ فِي
أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ سَلَامَ اللَّهُ عَلَيْهَا بِالصَّلَاةِ.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابورافع ؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ
آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی ولادت ہونے
پر ان کے کانوں میں نماز و اذان دی۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابوداؤد اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا ہے
کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲/۳۳۶۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَقَّ عُنُقَ

الحديث رقم ۱: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الأضاحی عن رسول الله ﷺ،
باب الأذان فی من المولود، ۱/۹۹، رقم ۱۵۱، وأبو داود فی السنن، کتاب
الأضاحی، باب فی الصبی یولد فی أمه، ۱/۳۲۸، رقم ۵۱۰۵، وأحمد
بن حنبل فی السنن، ۶/۳۹۱.

الحديث رقم ۲: أخرجه أبو داود فی السنن، کتاب الضحایا، باب فی لعقیقة،
۱/۲۷، رقم ۲۸۵۱، وبعثی فی السنن الکبریٰ، ۱/۳۰۲، والخضر فی
المعجم الکبیر، ۱۱/۳۱۶، رقم ۱۱۸۵۶.

الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَطَبْرَانِي.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسین کریمین رضی اللہ عنہما کی طرف سے بطور عقیقہ ایک ایک دنبہ ذبح کیا۔“
اس حدیث کو امام ابوداؤد، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳/۳۳۷. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: عَقَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ بِكَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسین کریمین رضی اللہ عنہما کی طرف سے عقیقے میں دو دودبے ذبح کئے۔“
اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

۴/۳۳۸. عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا وُلِدَ حَسَنٌ سَمَّاهُ حَمْزَةً، فَلَمَّا وُلِدَ حُسَيْنٌ سَمَّاهُ بِاسْمِ عَمِّهِ جَعْفَرًا قَالَ: فَدَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: إِنِّي أَمَرْتُ أَنْ أُغَيِّرَ اسْمَ هَذَيْنِ فَقُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَمَّاهُمَا حَسَنًا وَحُسَيْنًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ إِسْنَادًا.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب امام حسن علیہ السلام پیدا ہوئے تو انہوں نے ان کا نام حمزہ رکھا اور جب امام حسین علیہ السلام پیدا ہوئے تو ان کا نام ان کے چچا کے نام پر جعفر رکھا۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) مجھے حضور نبی اکرم ﷺ نے بلا کر فرمایا: مجھے ان کے یہ نام تبدیل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ پس آپ ﷺ نے ان کے نام حسن و حسین رکھ دیے۔“

الحدیث رقم ۳: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: العقيقة، باب: كم يعق عن الجارية، ۱۶۵/۷، الرقم: ۴۲۱۹، وفي السنن الكبرى، ۷۶/۳، الرقم: ۴۵۴۵.
الحدیث رقم ۴: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۵۹/۱، وأبو يعلى في المسند، ۳۸۴:۱، الرقم: ۴۹۸، والحاكم في المستدرک، ۳۰۸/۴، الرقم: ۷۷۳۴.

اس حدیث کو امام احمد، ابویعلیٰ اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۳۳۹/۵۔ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحَسَنَ جَاءَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: أَرُونِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: سَمَّيْتُهُ حَرْبًا فَقَالَ: بَلْ هُوَ حَسَنٌ فَلَمَّا وَلَدَتِ الْحُسَيْنَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: أَرُونِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: سَمَّيْتُهُ حَرْبًا قَالَ: بَلْ هُوَ حُسَيْنٌ، ثُمَّ لَمَّا وَلَدَتِ الثَّالِثَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: أَرُونِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ؟ قُلْتُ: سَمَّيْتُهُ حَرْبًا قَالَ: بَلْ هُوَ مُحْسِنٌ ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا سَمَّيْتُهُمْ بِاسْمِ وَلَدِ هَارُونَ شَبْرٍ وَشَبِيرٍ وَمُشْبِرٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں حضرت حسن علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ، اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ حسن ہے پھر جب حضرت حسین علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ حسین ہے پھر جب تیسرا بیٹا پیدا ہوا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ، تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ اس کا نام محسن ہے۔ پھر فرمایا: میں نے ان کے نام ہارون علیہ السلام کے بیٹوں شبر، شبیر اور مشبر کے نام پر رکھے ہیں۔“

الحدیث رقم ۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۱۸، الرقم: ۹۳۵، والحاكم في المستدرک، ۳/۱۸۰، الرقم: ۴۷۷۳، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/۴۱۰، الرقم: ۶۹۸۵، والطبرانی في المعجم الكبير، ۳/۹۶، الرقم: ۲۷۷۳، ۲۷۷۴۔

اس حدیث کو امام احمد، حاکم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

۶/۳۴۰۔ عَنْ عِكْرَمَةَ ۞ قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ الْحَسَنَ
 بَنَ عَلِيٍّ جَاءَتْ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَمَّاهُ حَسَنًا فَلَمَّا وَلَدَتْ حُسَيْنًا
 جَاءَتْ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا
 تَعْنِي حُسَيْنًا فَشَقَّ لَهُ مِنْ اسْمِهِ فَسَمَّاهُ حُسَيْنًا. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

”حضرت عکرمہ ۞ سے روایت ہے کہ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں حضرت
 حسن بن علی علیہما السلام کی ولادت ہوئی تو وہ انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لائیں،
 لہذا آپ ﷺ نے ان کا نام حسن رکھا اور جب حضرت حسین علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو انہیں
 حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں لا کر عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ (حسین) اس (حسن) سے
 زیادہ خوبصورت ہے لہذا آپ ﷺ نے اس (حسن) کے نام سے اخذ کر کے اس کا نام حسین
 رکھا۔“ اس حدیث کو امام عبدالرزاق نے روایت کیا ہے۔

فَصَلِّ فِي أَنْهَمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَخَيْرُ

النَّاسِ نَسَبًا

﴿حسین کریمین علیہما السلام کا اہل بیت مصطفیٰ ﷺ میں سے ہونے اور

نسب کے اعتبار سے تمام لوگوں سے بہتر ہونے کا بیان﴾

۷/۳۴۱۔ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً. وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مَرْحَلٌ مِنْ شَعْرِ أَسْوَدَ. فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ، فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ، فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ

عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ [الأحزاب، ۳۳: ۳۳].

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت باہر تشریف لائے درآں حالیکہ آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی جس پر سیاہ اون سے کجاووں کے نقوش بنے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بن علی علیہما السلام آئے تو آپ ﷺ نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا پھر حضرت حسین علیہ السلام آئے اور آپ کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا آئیں، آپ ﷺ نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ”بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اہل بیت تم سے ہر قسم کے گناہ کا میل (اور

الحديث رقم ۷: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل

أهل بيت النبي ﷺ، ۴/۱۸۸۳، الرقم: ۲۴۲۴، وابن أبي شيبه في المصنف،

۶/۳۷۰، الرقم: ۳۶۱۰۲، والحاكم في المستدرک، ۳/۱۵۹، الرقم: ۴۷۰۵۔

شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔“ [الأحزاب، ۳۳: ۳۳].

اس حدیث کو امام مسلم، ابن ابی شیبہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۳۴۲ / ۸۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ:

﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ﴾، [آل عمران، ۳: ۶۱] دَعَا رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ: عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیتِ مبارکہ: ”آپ فرمادیں کہ آ جاؤ ہم (مل کر) اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو (ایک جگہ پر) بلا لیتے ہیں۔“ [آل عمران، ۳: ۶۱] نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حسین علیہم السلام کو بلایا، پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۴۳ / ۹۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَبِيبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

الحديث رقم ۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبي طالب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ۱۸۷۱ / ۴، الرقم: ۲۴۰۴، والترمذی فی السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة آل عمران، ۲۲۵ / ۵، الرقم: ۲۹۹۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱ / ۱۸۵، الرقم: ۱۶۰۸، والحكم في المستدرک، ۳ / ۱۶۳، الرقم: ۴۷۱۹.

الحديث رقم ۹: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة الأحزاب، ۳۵۱ / ۵، الرقم: ۳۲۰۵، وفي كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ۶۹۹ / ۵، الرقم: ۳۸۷۱.

لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ [الأحزاب، ۳۳: ۳۳] فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَدَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا. قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَأَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، قَالَ: أَنْتِ عَلَى مَكَانِكِ وَأَنْتِ عَلَى خَيْرٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.
وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضور نبی اکرم ﷺ کے پروردہ حضرت عمر بن ابی سلمہ ؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر حضور نبی اکرم ﷺ پر یہ آیت مبارکہ: ”بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اہل بیت تم سے ہر قسم کے گناہ کا میل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔“ [الأحزاب، ۳۳: ۳۳] نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ اور حسنین کریمین سلام اللہ علیہم کو بلایا اور انہیں ایک کملی میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی ؓ آپ ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے انہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، پس ان سے ہر قسم کی آلودگی دور فرما اور انہیں خوب پاک و صاف کر دے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۴۴ / ۱۰ . عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَمَعَ فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا ثُمَّ أَدْخَلَهُمْ تَحْتَ ثَوْبِهِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

الحدیث رقم ۱۰: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۵۳/۳، الرقم: ۲۶۶۳،
۲۳/۳۰۸، الرقم: ۶۹۶، وأبو المعاصن في مختصر المختصر، ۲: ۲۶۶.

حضرت فاطمہ، حسن اور حسین علیہم السلام کو جمع فرما کر انہیں اپنی چادر میں لے لیا اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۱ / ۳۴۵۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: كُلُّ بَنِي أُتَيْ. فَإِنَّ عُصْبَتَهُمْ لِأَبِيهِمْ مَا خَلَا وَلِدَ فَاطِمَةَ فَإِنِّي أَنَا عُصْبَتُهُمْ، وَأَنَا أَبُوهُمْ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ہر عورت کے بیٹوں کی نسبت ان کے باپ کی طرف ہوتی ہے ماسوائے (میری لخت جگہ) فاطمہ کی اولاد کے، کہ میں ہی ان کا نسب ہوں اور میں ہی ان کا باپ ہوں۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۲ / ۳۴۶۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا خَلَا سَبِيَّ وَنَسَبِي وَكُلُّ وَلَدٍ أَبٍ فَإِنَّ عُصْبَتَهُمْ لِأَبِيهِمْ مَا خَلَا وَلِدَ فَاطِمَةَ فَإِنِّي أَنَا أَبُوهُمْ وَعُصْبَتُهُمْ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابَيْهَقِيُّ وَالتَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن میرے حسب و نسب کے سوائے ہر سلسلہ نسب منقطع ہو جائے گا۔ ہر بیٹے کی نسبت باپ کی طرف ہوتی ہے ماسوائے اولادِ فاطمہ کے کہ ان کا باپ بھی میں ہی ہوں اور ان کا نسب بھی میں ہی ہوں۔“

اس حدیث کو امام عبدالرزاق، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۱۱: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۳/۴۴، الرقم: ۲۶۳۱۔
الحدیث رقم ۱۲: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ۶/۱۶۴، الرقم: ۱۰۳۵۴،
والبيهقي في السنن الكبرى، ۷/۶۴، الرقم: ۱۳۱۷۲، والطبرانی في المعجم
الأوسط، ۶/۳۵۷، الرقم: ۶۶۰۹، وفي المعجم الكبير، ۳/۴۴، الرقم: ۲۶۳۳۔

۳۴۷/۱۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ جَدًّا وَجَدَّةً؟ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ عَمًّا وَعَمَّةً؟ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ خَالًا وَخَالَةً؟ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ أَبَا وَأُمَّ؟ هُمَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، جَدُّهُمَا رَسُولُ اللَّهِ وَجَدَّتُهُمَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَأُمَّهُمَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ، وَأَبُوهُمَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَمَّتُهُمَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَعَمَّتُهُمَا امُّ هَانِي بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ وَخَالَهُمَا الْقَاسِمُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ وَخَالَاتُهُمَا زَيْنَبُ وَرُقِيَّةُ وَأُمَّ كُلُّهُمَا بَنَاتُ رَسُولِ اللَّهِ، جَدُّهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَأَبُوهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَأُمَّهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَعَمَّتُهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَخَالَاتُهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! کیا میں تمہیں ان ہستیوں کے بارے میں خبر نہ دوں جو (اپنے) نانا نانی کے اعتبار سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں نہ بتاؤں جو (اپنے) چچا اور پھوپھی کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں نہ بتاؤں جو (اپنے) ماموں اور خالہ کے اعتبار سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں خبر نہ دوں جو (اپنے) ماں باپ کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ وہ ہستیاں حسن اور حسین علیہما السلام ہیں، ان کے نانا جان اللہ تعالیٰ کے رسول، ان کی نانی جان خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ان کی والدہ محترمہ فاطمہ بنت رسول اللہ، ان کے والد محترم علی بن ابی طالب، ان کے چچا جان جعفر بن ابی طالب، ان کی پھوپھی جان ام ہانی بنت ابی طالب، ان کے ماموں جان قاسم بن رسول اللہ اور ان کی خالہ جان رسول اللہ ﷺ کی بیٹیاں زینب،

الحديث رقم ۱۳: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۳/۶۶، الرقم: ۲۶۸۲، وفي المعجم الأوسط، ۶: ۲۹۸، الرقم: ۶۴۶۲.

رقیہ اور ام کلثوم رضی اللہ عنہا ہیں۔ ان کے نانا جنتی ہیں، ان کے والد جنتی ہیں، ان کی والدہ جنتی ہیں، ان کے چچا جنتی ہیں، ان کی پھوپھی جنتی ہیں، ان کے ماموں جنتی ہیں اور ان کی خالہ جنتی ہیں اور وہ دونوں (یعنی حسنین کریمین خود) بھی جنتی ہیں۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے میں روایت کیا ہے۔

۱۴ / ۳۴۸ - عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ وَفْدَ نَجْرَانَ أَتُوا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا: مَا تَقُولُ فِي عَيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عليه السلام? فَقَالَ: هُوَ رُوحُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ وَعَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، قَالُوا لَهُ: هَلْ لَكَ أَنْ نُلَاعِنَكَ؟ إِنَّهُ لَيْسَ كَذَلِكَ. قَالَ: وَذَلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: فَإِذَا شِئْتُمْ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَجَمَعَ وَلَدَهُ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَالَ رَأَيْسُهُمْ: لَا تُلَاعِنُوا هَذَا الرَّجُلَ. فَوَاللَّهِ، لَئِنْ لَاعَنْتُمُوهُ لَيُخْسِفَنَّ أَحَدٌ صَلِيَّتٍ فَجَاءُوا فَقَالُوا: يَا أَبَا الْقَاسِمِ، إِنَّمَا أَرَادَ أَنْ يُلَاعِنَكَ سُفَهَاؤُنَا، وَإِنَّا نَحِبُّ أَنْ تُعْفِينَا. قَالَ: قَدْ أَعْفَيْتُكُمْ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْعَذَابَ قَدْ أَظَلَ نَجْرَانَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نجران کا ایک وفد حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور پوچھا کہ آپ کی حضرت عیسیٰ بن مریم عليه السلام کے بارے میں کیا رائے ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ روح اللہ، کلمۃ اللہ، اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس وفد نے آپ ﷺ سے کہا: کیا آپ ہمارے ساتھ مباہلہ کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ عليه السلام ایسے نہ تھے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہی چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جیسے تمہاری مرضی پھر آپ ﷺ گھر تشریف لائے اور اپنے بیٹوں حسن و حسین علیہما السلام کو ساتھ لے جانے کے لئے جمع کیا۔ ان عیسائیوں کے ایک سردار نے ان سے کہا کہ اس ہستی سے مباہلہ مت کرو۔ اللہ کی قسم! اگر تم نے ایسا کیا تو تمہارا کوئی بھی بڑے سے بڑا آدمی بھی نہیں بچے گا۔ پھر وہ عیسائی حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: اے

ابو القاسم! ہمارے کچھ بیوقوف لوگوں نے آپ سے مبالغہ کا ارادہ کیا تھا ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ آپ ہمیں معاف کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں معاف کیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: عذاب نے (اہل) نجران کو گھیر لیا تھا۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

فَصُلِّ فِي كَوْنِ حُبِّهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ حُبِّ النَّبِيِّ ﷺ

وَبُغْضِهِمَا بُغْضَ النَّبِيِّ ﷺ

﴿ حسنین کریمین علیہما السلام سے محبت حضور ﷺ سے محبت اور حسنین

کریمین سے بغض حضور ﷺ سے بغض ہونے کا بیان ﴾

۳۴۹/۱۵۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ

حَسَنِ وَحُسَيْنٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ هَذَيْنِ وَأَبَاهُمَا

وَأُمَّهُمَا كَانَ مَعِيَ فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت علی بن ابی طالب ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت

حسن اور حسین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جس نے مجھ سے اور ان دونوں سے محبت کی اور

ان کے والد سے اور ان کی والدہ سے محبت کی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے ہی درجہ

میں ہوگا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ

حدیث حسن ہے۔

۳۵۰/۱۶۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيِّ

الْحَدِيثِ رَقْمَ ۱۵: أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي السَّنَنِ، كِتَابُ: الْمَنَاقِبِ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ،

بَابُ: مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ؓ، ۵/۶۴۱، الرَّقْمُ: ۳۷۳۳، وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ

فِي الْمَسْنَدِ، ۱/۷۷، الرَّقْمُ: ۵۷۶، وَفِي فَصَائِلِ الصَّحَابَةِ، ۲/۶۹۳، الرَّقْمُ:

۱۱۸۵، وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الْكَبِيرِ، ۳/۵۰، الرَّقْمُ: ۲۶۵۴.

الْحَدِيثِ رَقْمَ ۱۶: أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي السَّنَنِ، كِتَابُ: الْمَنَاقِبِ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ،

بَابُ: فَضْلِ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ، ۵/۶۹۹، الرَّقْمُ: ۳۸۷۰، وَابْنُ مَاجَةَ فِي

السَّنَنِ، الْمَقْدِمَةُ، بَابُ: فِي فَضْلِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، ۱/۵۲، الرَّقْمُ: ۱۴۵، وَابْنُ —

وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رضی اللہ عنہم: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ، وَسَلِّمْ لِمَنْ سَأَلْتُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وفي رواية لأحمد: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَى عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنِ، فَقَالَ: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ، وَسَلِّمْ لِمَنْ سَأَلَكُمْ.

”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین سلام اللہ علیہم سے فرمایا: جس سے تم لڑو گے میری بھی اس سے لڑائی ہوگی، اور جس سے تم صلح کرو گے میری بھی اس سے صلح ہوگی۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

امام احمد بن حنبل کی ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام کی طرف دیکھا اور فرمایا: ”جو تم سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا، جو تم سے صلح کرے گا میں اس سے صلح کروں گا (یعنی جو تمہارا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے اور جو تمہارا دوست ہے وہ میرا بھی دوست ہے)۔“

۱۷/۳۵۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ أَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي.

----- حبان فی الصحیح، ۱۵/۴۳۴، الرقم: ۶۹۷۷، وابن ابی شیبہ فی المصنف، ۶/۳۷۸، الرقم: ۳۲۱۸۱، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲/۴۴۲، والحاکم فی المستدرک، ۳/۱۶۱، الرقم: ۴۷۱۴۔

الحديث رقم ۱۷: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل الحسن والحسين، ۱/۵۱، الرقم: ۱۴۳، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/۴۹، الرقم: ۸۱۶۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۸۸، الرقم: ۷۸۶۳، والطبراني في المعجم الأوسط، ۵/۱۰۲، الرقم: ۴۷۹۵۔

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے محبت کی، اس نے درحقیقت مجھ ہی سے محبت کی اور جس نے حسن اور حسین سے بغض رکھا اس نے مجھ ہی سے بغض رکھا۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۸/۳۵۲. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ

أَحَبَّنِي فَلِيحِبَّ هَذَيْنِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ سے محبت کی، اس پر لازم ہے کہ وہ ان دونوں (یعنی حسین کریمین) سے بھی محبت کرے۔“ اس حدیث کو امام نسائی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۱۸: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ۵/۵۰، الرقم: ۸۱۷۰، وفي فضائل الصحابة، ۱/۲۰، الرقم: ۶۷، وابن خزيمة في الصحيح، ۲/۴۸، الرقم: ۸۸۷، والبزار في المسند، ۵/۲۲۶، الرقم: ۱۸۳۴.

فصل في مكانتهما عليهما السلام عند النبي ﷺ

﴿بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں حسین کریمین علیہما السلام کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾

۱۹/۳۵۳. عَنْ ابْنِ أَبِي نَعْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَسَأَلَهُ عَنِ الْمُحْرَمِ، قَالَ شُعْبَةُ: أَحْسِبُهُ بِقَتْلِ الذُّبَابِ، فَقَالَ: أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُونَ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هُمَا رِيحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابن ابونعم فرماتے ہیں کہ کسی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے احرام باندھنے والے کے متعلق دریافت کیا۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں احرام باندھنے والے کا مکھی مارنے کے بارے میں حکم پوچھا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اہل عراق مکھی مارنے کا حکم پوچھتے ہیں حالانکہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے نواسے (امام حسین علیہ السلام) کو شہید کر دیا تھا اور حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ دونوں (حسن و حسین علیہما السلام) ہی تو میرے گلشنِ دنیا کے دو پھول ہیں۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۰/۳۵۴. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَعْمٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: انظروا إلى هذا يسأل عن دم البعوض وقد قتلوا ابن رسول

الحدیث رقم ۱۹: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب الحسن والحسين، ۱۳۷۱/۳، الرقم: ۳۵۴۳، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۸۵/۲، الرقم: ۵۵۶۸، وابن حبان فی الصحيح، ۴۲۵/۱۵، الرقم: ۶۹۶۹، والطیالسی فی المسند، ۲۶۰/۱، الرقم: ۱۹۲۷.

الحدیث رقم ۲۰: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب الحسن والحسين، ۶۵۷/۵، الرقم: ۳۷۷۰، والنسائی فی السنن الكبرى، ۵۰/۵، الرقم: ۸۵۳۰، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۹۳/۲، الرقم: ۵۶۷۵.

اللَّهِ ﷺ، وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَتِي مِنَ الدُّنْيَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبدالرحمن بن ابی نعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عراقی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کپڑے پر مچھر کا خون لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کی طرف دیکھو، مچھر کے خون کا مسئلہ پوچھتا ہے حالانکہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے (امام حسین علیہ السلام) کو شہید کیا ہے اور میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: حسن اور حسین ہی تو میرے گلشنِ دنیا کے دو پھول ہیں۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۱ / ۳۵۵. عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَبْصَرَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا، فَقَالَ: اللَّهُمَّ، إِنِّي أَحِبُّهُمَا، فَأَحِبَّهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسین کریمین علیہما السلام کی طرف دیکھ کر (بارگاہِ الہی میں) عرض کیا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔“ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۲ / ۳۵۶. عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: طَرَفْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى شَيْءٍ

الحديث رقم ۲۱: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ،

باب: مناقب الحسن والحسين عليهما السلام، ۵ / ۶۶۱، الرقم: ۳۷۸۲.

الحديث رقم ۲۲: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ،

باب: مناقب الحسين والحسين عليهما السلام، ۵ / ۶۵۶، الرقم: ۳۷۶۹، وابن حبان فی

الصحيح، ۱۵ / ۴۲۳، الرقم: ۶۹۶۷ والطبرانی فی المعجم الكبير، ۳ / ۳۹، الرقم:

لَا أُدْرِی مَا هُوَ، فَلَمَّا فَرَعْتُ مِنْ حَاجَتِي قُلْتُ: مَا هَذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ؟ قَالَ: فَكَشَفَهُ فَإِذَا حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عَلَيَّ وَرُكْبَتِهِ فَقَالَ: هَذَانِ ابْنَايَ وَأَبْنَاؤُ ابْنَتِي. اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت اسامہ بن زید علیہما السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں ایک رات کسی کام کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس حال میں باہر تشریف لائے کہ کسی چیز کو اپنے جسم سے چمٹائے ہوئے تھے جسے میں نہ جان سکا جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے کیا چیز چمٹا رکھی ہے؟ آپ ﷺ نے کپڑا اٹھایا تو وہ حسن اور حسین علیہما السلام تھے۔ فرمایا: یہ میرے بیٹے ہیں۔ اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر اور ان سے محبت کرنے والے سے بھی محبت کر۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۳/۳۵۷. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ أَهْلِ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ. وَكَانَ يَقُولُ لِفَاطِمَةَ ادْعِي ابْنِي فَيَشْمُهُمَا وَيَضُمُّهُمَا إِلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا گیا: آپ کو اپنے اہل بیت میں سے سب سے زیادہ کون محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین اور آپ ﷺ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا کرتے تھے کہ میرے بیٹوں کو بلاؤ پھر آپ ﷺ انہیں چومتے اور انہیں اپنے ساتھ لپٹا لیتے۔“

الحديث رقم ۲۳: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب: مناقب الحسن والحسين عليهما السلام، ۶۵۷/۵، الرقم: ۳۷۷۲، وأبو يعلى فی المسند، ۲۷۴/۷، الرقم: ۴۲۹۴.

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۲۴/۳۵۸۔ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُنَا إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْتِرَانِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ اللَّهُ: ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ [التغابن، ۲۴: ۱۵] فَنَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيِّينِ يَمْشِيَانِ وَيَعْتِرَانِ، فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابو بريدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں خطبہ دے رہے تھے، اتنے میں حسنین کریمین علیہما السلام تشریف لائے، انہوں نے سرخ رنگ کی قمیصیں پہنی ہوئی تھیں اور وہ (کم عمر ہونے کی وجہ سے) لڑکھڑا کر چل رہے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ (انہیں دیکھ کر کہ کہیں شہزادے گرنہ پڑیں) منبر سے نیچے تشریف لے آئے، دونوں (شہزادوں) کو اٹھایا اور اپنے سامنے بٹھالیا، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان کتنا سچ ہے: ”تمہارے مال اور تمہاری اولاد محض آزمائش ہی ہیں۔“ [التغابن، ۲۴: ۱۵] میں نے ان بچوں کو لڑکھڑا کر چلتے دیکھا تو مجھ سے رہا نہ گیا حتیٰ کہ میں نے اپنی گفتگو کاٹ کر انہیں اٹھالیا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۵/۳۵۹۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا

الحديث رقم ۲۴: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ،

باب: مناقب الحسن والحسين عليهما السلام، ۶۵۸/۵، الرقم: ۳۷۷۴، والنسائي فی

السنن، کتاب: صلاة العيدين، باب: نزول الإمام عن المنبر قبل فراغه من

الخطبة، ۱۹۲/۳، الرقم: ۱۵۸۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۴۵/۵، وابن

حبان في الصحيح، ۴۰۳/۱۳، الرقم: ۶۰۳۹، والبيهقي في السنن الكبرى،

۲۱۸/۳، الرقم: ۵۶۱۰.

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي إِحْدَى صَلَوَاتِ الْعِشَاءِ وَهُوَ حَامِلٌ حَسَنًا أَوْ حُسَيْنًا
فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَوَضَعَهُ ثُمَّ كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ فَصَلَّى، فَسَجَدَ بَيْنَ
ظَهْرَانِي صَلَاتِهِ سَجْدَةً أَطَالَهَا. قَالَ أَبِي: فَرَفَعْتُ رَأْسِي وَإِذَا الصَّبِيُّ
عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ سَاجِدٌ فَرَجَعْتُ إِلَى سُجُودِي، فَلَمَّا
قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ، قَالَ النَّاسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ
سَجَدْتَ بَيْنَ ظَهْرَانِي صَلَاتِكَ سَجْدَةً أَطَلَّتْهَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ حَدَثَ
أَمْرٌ أَوْ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْكَ. قَالَ: ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ وَلَكِنَّ ابْنِي ارْتَحَلَنِي
فَكَرِهْتُ أَنْ أَعْجَلَهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت شداد بن ہاد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے
ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز ادا کرنے کے لئے ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن یا حسین علیہما السلام (میں سے کسی ایک شہزادے) کو اٹھائے ہوئے تھے۔
حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لا کر انہیں زمین پر بٹھا دیا پھر نماز کے لئے تکبیر ادا کی اور نماز
پڑھنا شروع کر دی، نماز کے دوران حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل سجدہ کیا۔ شداد نے کہا: میں
نے سر اٹھا کر دیکھا کہ شہزادے سجدے کی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار
ہیں۔ میں پھر سجدہ میں چلا گیا۔ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما چکے تو لوگوں نے عرض
کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ نے نماز میں اتنا طویل سجدہ ادا فرمایا۔ یہاں تک کہ ہمیں
گمان گزرا کہ کوئی امر الہی واقع ہو گیا ہے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ہو گیا ہے) یا
آپ پر وحی نازل ہونے لگی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسی کوئی بات نہ تھی مگر یہ کہ میری پیٹھ
پر میرا بیٹا سوار تھا اس لئے (سجدے سے اٹھنے میں) جلدی کرنا اچھا نہ لگا جب تک کہ اس کی
خواہش پوری نہ ہو جائے۔“ اس حدیث کو امام نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۲۵: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: التطبيق، باب: هل يجوز أن
تكون سجدة أطول من سجدة، ۲/۲۲۹، الرقم: ۱۱۴۱، وأحمد بن حنبل في
المسند، ۳/۴۹۳، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۸۰، الرقم: ۳۲۱۹۱،
والطبراني في المعجم الكبير، ۷/۲۷۰، الرقم: ۷۱۰۷.

۳۶۰/۲۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَعَهُ حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ، هَذَا عَلَى عَاتِقِهِ وَهَذَا عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَلْتِمُ هَذَا مَرَّةً وَيَلْتِمُ هَذَا مَرَّةً حَتَّى انْتَهَى إِلَيْنَا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ تُحِبُّهُمَا فَقَالَ مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کندھے پر امام حسن رضی اللہ عنہ اور دوسرے کندھے پر امام حسین رضی اللہ عنہ سوار تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کو باری باری چوم رہے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آ کر رک گئے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ہاں یہی نہیں بلکہ) جس نے ان دونوں سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔“

اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

۳۶۱/۲۷۔ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَرْثَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ حَسَنًا وَحُسَيْنًا أَقْبَلَا يَمْشِيَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَلَمَّا جَاءَ أَحَدُهُمَا جَعَلَ يَدُهُ فِي عُنُقِهِ، ثُمَّ جَاءَ الْآخَرَ فَجَعَلَ يَدُهُ الْآخَرَى فِي عُنُقِهِ، فَقَبِلَ هَذَا ثُمَّ قَبِلَ هَذَا، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت یعلیٰ بن مرثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسنین کریمین علیہما السلام حضور نبی

الحدیث رقم ۲۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴۰۰/۲، الرقم: ۹۶۷۱،

والحاكم في المستدرک، ۱۸۲/۳، الرقم: ۴۷۷۷۔

الحدیث رقم ۲۷: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۳۲/۳، الرقم: ۲۵۸۷،

۲۲/۲۷۴، الرقم: ۷۰۳۔

اکرم ﷺ کی طرف چل کر آئے، پس ان میں سے جب ایک پہنچا تو آپ ﷺ نے اپنا بازو اس کے گلے میں ڈالا، پھر دوسرا پہنچا تو آپ ﷺ نے اپنا دوسرا بازو اس کے گلے میں ڈالا، بعد ازاں ایک کو چوما اور پھر دوسرے کو چوما اور (بارگاہِ الہی میں) عرض کیا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۸/۳۶۲۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَلْعَبَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ فِي حِجْرِهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتُحِبُّهُمَا؟ فَقَالَ: وَكَيْفَ لَا أُحِبُّهُمَا وَهُمَا رِيْحَانَتِي مِنَ الدُّنْيَا أَشْمُهُمَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا تو (دیکھا کہ) حسن و حسین علیہما السلام آپ ﷺ کے سامنے یا گود میں کھیل رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہ کروں! حالانکہ میرے گلشنِ دنیا کے یہی تو دو پھول ہیں جن کی مہک کو میں سونگھتا رہتا ہوں (یعنی انہی پھولوں کی خوشبو سے کیف و سرور پاتا ہوں)۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

۲۹/۳۶۳۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ بُكَاءَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَقَامَ فَرِعًا، فَقَالَ: إِنَّ الْوَلَدَ لَفِتْنَةٌ لَقَدْ قُمْتُ إِلَيْهِمَا وَمَا أَعْقَلُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے رونے کی آواز سنی تو پریشان ہو کر کھڑے ہو گئے اور پھر فرمایا: بے شک اولاد آزمائش ہے، میں ان کے لئے غیر ارادی طور پر کھڑا ہو گیا ہوں۔“ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۲۸: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۱/۱۰۵۰، الرقم: ۳۹۹۰.

الحدیث رقم ۲۹: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۷۹، الرقم: ۳۲۱۸۶.

۳۶۴ / ۳۰. عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَمَرَّ عَلَى فَاطِمَةَ سَلَامَ اللَّهُ عَلَيْهَا فَسَمِعَ حُسَيْنًا يَبْكِي، فَقَالَ: أَلَمْ تَعْلَمِي أَنَّ بُكَاءَهُ يُؤْذِينِي. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت یزید بن ابوزیاد رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے باہر تشریف لائے اور سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کے پاس سے گزرے تو امام حسین رضی اللہ عنہ کی رونے کی آواز سنی، آپ ﷺ نے (سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا سے) فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اس کا رونا مجھے تکلیف دیتا ہے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۶۵ / ۳۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه فَقَالَ: أَشْهَدُ لَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَوْتِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، وَهُمَا يَبْكِيَانِ وَهُمَا مَعَ أُمَّهُمَا، فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى آتَاهُمَا، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَهَا: مَا شَأْنُ ابْنِي؟ فَقَالَتْ: الْعَطَشُ قَالَ: فَأَخْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى شَنَةِ يَبْتَغِي فِيهَا مَاءً. وَكَانَ الْمَاءُ يَوْمَئِذٍ أَغْدَارًا، وَالنَّاسُ يُرِيدُونَ الْمَاءَ. فَنَادَى: هَلْ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَعَهُ مَاءٌ؟ فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ إِلَّا أَخْلَفَ بِيَدِهِ إِلَى كَلَابِهِ يَبْتَغِي الْمَاءَ فِي شَنَةِ، فَلَمْ يَجِدْ أَحَدًا مِنْهُمْ قَطْرَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نَاوِلْنِي أَحَدُهُمَا، فَنَاوَلْتُهُ إِيَّاهُ مِنْ تَحْتِ الْخِذْرِ، فَأَخَذَهُ فَضَمَّهُ إِلَى صَدْرِهِ وَهُوَ يَطْفُو مَا يَسْكُتُ، فَأَذْلَعَ لَهُ لِسَانَهُ فَجَعَلَ يَمُصُّهُ حَتَّى هَذَا أَوْ سَكَنَ، فَلَمْ أَسْمَعْ لَهُ بُكَاءًا، وَالْآخِرُ يَبْكِي كَمَا هُوَ مَا يَسْكُتُ فَقَالَ: نَاوِلْنِي الْآخَرَ، فَنَاوَلْتُهُ إِيَّاهُ فَفَعَلَ بِهِ كَذَلِكَ، فَسَكْنَا

الحدیث رقم ۳۰: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۳/۱۱۶، الرقم: ۲۸۴۷.

الحدیث رقم ۳۱: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۳/۵۰، الرقم: ۲۶۵۶.

فَمَا سَمِعَ لَهُمَا صَوْتٌ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (سفر میں) نکلے، ابھی ہم راستے میں ہی تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن و حسین علیہما السلام دونوں شہزادوں کے رونے کی آواز سنی اور دونوں اپنی والدہ ماجدہ (سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا) کے پاس ہی تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تیزی سے پہنچے۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے یہ فرماتے ہوئے سنا: میرے شہزادوں کو کیا ہوا ہے؟ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے عرض کیا: انہیں سخت پیاس لگی ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانی لینے کے لئے مشکیزے کی طرف بڑھے۔ ان دنوں پانی کی سخت قلت تھی اور لوگوں کو پانی کی شدید ضرورت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو آواز دی: کیا کسی کے پاس پانی ہے؟ ہر ایک نے کجاووں سے لٹکتے ہوئے مشکیزوں میں پانی دیکھا مگر کسی کو قطرہ پانی تک نہ ملا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: ایک شہزادہ مجھے دو انہوں نے ایک کو پردے کے نیچے سے پکڑ لیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پکڑ کر اپنے سینے سے لگا لیا مگر وہ سخت پیاس کی وجہ سے مسلسل رو رہا تھا اور خاموش نہیں ہو رہا تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے منہ میں اپنی زبان مبارک ڈال دی وہ اُسے چوسنے لگا حتیٰ کہ سیرابی کی وجہ سے سکون میں آ گیا میں نے دوبارہ اُس کے رونے کی آواز نہ سنی، جب کہ دوسرا شہزادہ بھی اُسی طرح (مسلل رو رہا تھا) پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوسرا شہزادہ بھی مجھے دے دو تو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے دوسرے شہزادے کو بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کر دیا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بھی وہی معاملہ کیا (یعنی اسے بھی اپنی زبان مبارک چوسائی) سو وہ دونوں شہزادے (سیراب ہو کر) یوں خاموش ہوئے کہ میں نے دوبارہ اُن کے رونے کی آواز نہ سنی۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۶۶/۳۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى بَيْتِ فَاطِمَةَ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا فَسَلَّمَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اِرْقِ بِأَبْيِكَ أَنْتَ عَيْنَ بُقَّةٍ. وَ أَخَذَ بِأَصْبَعِيهِ

الحدیث رقم ۳۲: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۳/۴۹، الرقم: ۲۶۵۲.

فَرَقِي عَلَى عَاتِقِهِ. ثُمَّ خَرَجَ الْآخِرُ الْحَسَنُ أَوْ الْحُسَيْنُ مُرْتَفِعَةً إِحْدَى عَيْنَيْهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَرْحَبًا بِكَ ارْقُ بِأَبِيكَ أَنْتَ عَيْنَ الْبُقَّةِ وَ أَخَذَ بِأُصْبَعِيهِ فَاسْتَوَى عَلَى عَاتِقِهِ الْآخِرِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کے سامنے رکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا کو سلام کیا۔ اتنے میں حسنین کریمین علیہما السلام میں سے ایک شہزادہ گھر سے باہر آ گیا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اپنے باپ کے کندھے پر سوار ہو جا تو (میری) آنکھ کا تارا ہے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہاتھ سے پکڑا پس وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوش مبارک پر سوار ہو گئے۔ پھر دوسرا شہزادہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تکتا ہوا باہر آ گیا تو اسے بھی فرمایا: خوش آمدید، اپنے باپ کے کندھے پر سوار ہو جا تو (بھی میری) آنکھ کا تارا ہے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی انگلیوں کے ساتھ پکڑا پس وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے دوش مبارک پر سوار ہو گئے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۳ / ۳۶۷. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَلْعَبَانِ عَلَيَّ بَطْنِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتُحِبُّهُمَا؟ فَقَالَ: وَمَالِي لَا أَحِبُّهُمَا وَهُمَا رِيحَانَتَايَ. رَوَاهُ الْبَزَارِيُّ.

”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو (دیکھا کہ) حسن اور حسین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شکم مبارک پر کھیل رہے تھے، تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں؟ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہ کروں حالانکہ وہ دونوں میرے پھول ہیں۔“ اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے۔

۳۴ / ۳۶۸. عَنْ فَاطِمَةَ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَاهَا

الحدیث رقم ۳۳: أخرجه البزار في المسند، ۳/۲۸۷، الرقم: ۱۰۷۹۔

الحدیث رقم ۳۴: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳/۱۸۰، الرقم: ۴۷۷۴۔

یَوْمًا فَقَالَ: أَيْنَ ابْنَايَ؟ فَقَالَتْ: ذَهَبَ بِهِمَا عَلِيٌّ فَتَوَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ،
فَوَجَدَهُمَا يَلْعَبَانِ فِي مَشْرَبَةٍ وَبَيْنَ أُيْدِهِمَا فَضْلٌ مِنْ تَمْرٍ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ
أَلَا تَقْلِبُ ابْنِي قَبْلَ الْحَرِّ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ میرے ہاں
تشریف لائے اور فرمایا: میرے بیٹے کہاں ہیں؟ میں نے عرض کیا: حضرت علیؑ انہیں ساتھ
لے گئے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ ان کی تلاش میں روانہ ہوئے تو انہیں پانی پینے کی جگہ پر
کھینتے ہوئے پایا اور ان کے سامنے چم بھجوریں پٹی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی!
خیال رکھنا میرے بیٹوں کو گرمی شروع ہونے سے پہلے واپس لے آنا۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

فَصَلِّ فِيمَنْ أَحَبَّهُمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ

﴿ اللہ تعالیٰ کا حسین کریمین علیہما السلام سے محبت کرنے والوں کو جنت

اور ان سے بغض رکھنے والوں کو دوزخ میں داخل کرنے کا بیان ﴾

۳۶۹/۳۵. عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ:
الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَايَ، مَنْ أَحَبَّهُمَا أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَحَبَّنِي أَحَبَّهُ اللَّهُ،
وَمَنْ أَحَبَّهُ اللَّهُ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا أَبْغَضَنِي، وَمَنْ أَبْغَضَنِي أَبْغَضَهُ
اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ أَدْخَلَهُ النَّارَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: حسن اور حسین میرے بیٹے ہیں جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے محبت کی، اُس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی اس سے اللہ تعالیٰ نے محبت کی اور جس سے اللہ تعالیٰ نے محبت کی اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔ جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا اور جس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا اللہ تعالیٰ نے اُسے آگ میں داخل کر دیا۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۷۰/۳۶. عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ:
مَنْ أَحَبَّهُمَا أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَحَبَّنِي أَحَبَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَحَبَّهُ اللَّهُ أَدْخَلَهُ

الحدیث رقم ۳۵: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳/۱۸۱، الرقم: ۴۷۷۶.

الحدیث رقم ۳۶: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۳/۵۰، الرقم: ۲۶۵۵.

جَنَاتِ النَّعِيمِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن و حسین علیہما السلام کے لئے فرمایا: جس نے ان سے محبت کی اس سے میں نے محبت کی، اور جس سے میں محبت کروں اس سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے، اور جس کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے اسے نعمتوں والی جنتوں میں داخل کرتا ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۷۱/۳۷. عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ: مَنْ أَبْغَضَهُمَا أَوْ بَغَى عَلَيْهِمَا أَبْغَضْتُهُ، وَمَنْ أَبْغَضْتُهُ أَبْغَضَهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ أُدْخِلَهُ عَذَابَ جَهَنَّمَ وَلَهُ عَذَابٌ مُّقِيمٌ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین علیہما السلام کے بارے میں فرمایا: جس نے ان سے بغض رکھا یا ان سے بغاوت کی وہ میرے ہاں مبغوض ہو گیا اور جو میرے ہاں مبغوض ہو گیا وہ اللہ کے غضب کا شکار ہو گیا اور جو اللہ کے ہاں غضب یافتہ ہو گیا اسے اللہ تعالیٰ جہنم کے عذاب میں داخل کرے گا (جہاں) اس کے لئے دائمی عذاب ہو گا۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۷۲/۳۸. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: أَنَا وَفَاطِمَةُ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ مُّجْتَمِعُونَ، وَمَنْ أَحَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَأْكُلُ وَنَشْرَبُ حَتَّى يُفَرَّقَ بَيْنَ الْعِبَادِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں، فاطمہ، حسن، حسین اور جو ہم سے محبت کرتے ہیں قیامت کے دن ایک ہی مقام پر جمع ہوں گے، ہمارا کھانا پینا بھی اکٹھا ہو گا تا آنکہ لوگ (حساب و کتاب کے بعد) جدا کر دیئے جائیں گے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۳۷: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۳/۵۰، الرقم: ۲۶۵۵.

الحديث رقم ۳۸: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۳/۴۱، الرقم: ۲۶۲۳.

فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِي الْجَنَّةِ

﴿ حسین کریمین علیہما السلام کے جنت میں مقام و مرتبہ کا بیان ﴾

۳۷۳ / ۳۹. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَزَادَ: وَأَبُوهُمَا خَيْرٌ

مِنْهُمَا.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حسن

اور حسین دونوں (شہزادے) جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔“

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور ابن ماجہ نے اسے حضرت عبداللہ بن

عمر رضی اللہ عنہما سے اس اضافہ کے ساتھ روایت کیا ہے کہ (صرف) اُن کے والد ان سے بہتر

ہیں۔

۳۷۴ / ۴۰. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ

اللَّهِ ﷺ حَسَدَ النَّاسِ إِلَيَّ، فَقَالَ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ رَابِعَ أَرْبَعَةٍ أَوْلَ

مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ: أَنَا وَأَنْتَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

الحديث رقم ۳۹: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب:

مناقب الحسن والحسين عليهما السلام، ۶۵۶/۵، الرقم: ۳۷۶۸، وابن ماجه فی السنن،

باب: فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، فضل علي بن أبي طالب، ۴۴/۱، الرقم:

۱۱۸، والنسائی فی السنن الكبرى، ۵۰/۵، الرقم: ۸۱۶۹، وابن حبان فی الصحيح،

۴۱۲/۱۵، الرقم: ۶۹۵۹، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳/۳، الرقم: ۱۱۰۱۲، وابن

أبي شيبة فی المصنف، ۳۷۸/۶، الرقم: ۳۲۱۷۶.

الحديث رقم ۴۰: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۶۲۴/۲، والطبرانی فی

المعجم الكبير، ۳۱۹/۱، الرقم: ۹۵۰.

”حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے شکایت کی کہ لوگ مجھ سے حسد کرتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے چار مردوں میں چوتھے تم ہو (وہ چار) میں، تم، حسن اور حسین ہیں۔“ اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۷۵ / ۴۱۔ عَنْ عَلِيٍّ ؑ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَنَا وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَحِبُّونَا؟ قَالَ: مِنْ وَرَائِكُمْ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.
وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت علیؑ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بتایا کہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے، میں (یعنی حضرت علیؑ خود)، فاطمہ، حسن اور حسین ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہم سے محبت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (وہ) تمہارے پیچھے پیچھے (جنت میں داخل ہوں گے)۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ اس کی حدیث اسناد صحیح ہیں۔

۳۷۶ / ۴۲۔ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ ؓ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ: إِنِّي وَإِيَّاكَ وَهَذَا النَّائِمُ يَعْنِي: عَلِيًّا وَهُمَا يَعْنِي: الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ لَفِي مَكَانٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لائے اور ان سے فرمایا: میں، تم اور یہ سونے والا (یعنی حضرت علیؑ) اور

الحدیث رقم ۴۱: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳ / ۱۶۴، الرقم: ۴۷۲۳۔

الحدیث رقم ۴۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱ / ۱۰۱، الرقم: ۷۹۲،

والحاكم في المستدرک، ۳ / ۱۴۷، الرقم: ۴۶۶۴، والطبرانی في المعجم الكبير،

۲۲: ۴۰۵، الرقم: ۱۰۱۶۔

یہ دونوں یعنی حسن اور حسین (علیہما السلام) قیامت کے دن ایک ہی جگہ ہوں گے۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ اس حدیث کی اسناد صحیح ہیں۔

۳۷۷ / ۴۳۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ شِنْفَا الْعَرْشِ وَلَيْسَا بِمُعَلَّقَيْنِ، وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا اسْتَقَرَّ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ، قَالَتِ الْجَنَّةُ: يَا رَبِّ، وَعَدْتَنِي أَنْ تُزَيِّنِي بِرُكْنَيْنِ مِنْ أَرْكَانِكَ قَالَ: أَوْلَمْ أَزَيَّنْكَ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ؟ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین عرش کے دو ستون ہیں لیکن وہ لٹکے ہوئے نہیں اور آپ ﷺ نے فرمایا: جب اہل جنت، جنت میں مقیم ہو جائیں گے تو جنت عرض کرے گی: اے پروردگار! تو نے مجھے اپنے ستونوں میں سے دو ستونوں سے مزین کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں نے تجھے حسن اور حسین علیہما السلام کی موجودگی کے ذریعے مزین نہیں کر دیا؟ (یہی تو میرے دو ستون ہیں)۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۷۸ / ۴۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَلَكًا مِنَ السَّمَاءِ لَمْ يَكُنْ زَارِنِي، فَاسْتَأْذَنَ اللَّهُ ﷻ فِي زِيَارَتِي، فَبَشَّرَنِي أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آسمان کے ایک فرشتے نے (اس سے پہلے) میری زیارت کبھی نہیں کی تھی، اس نے میری زیارت کے لئے اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کی اور مجھے یہ خوشخبری سنائی کہ حسن اور حسین تمام جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔“ اس حدیث کو امام نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۴۳: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۱/۱۰۸، الرقم: ۳۳۷.
الحدیث رقم ۴۴: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ۵/۱۴۶، الرقم: ۸۵۱۵،
والطبرانی في المعجم الكبير، ۳/۳۶، الرقم: ۲۰۶۰۴.

۳۷۹/۴۵۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم:
فَخَرَّتِ الْجَنَّةُ عَلَى النَّارِ فَقَالَتْ: أَنَا خَيْرٌ مِنْكَ، فَقَالَتِ النَّارُ: بَلْ أَنَا
خَيْرٌ مِنْكَ، فَقَالَتْ لَهَا الْجَنَّةُ اسْتِفْهَامًا: وَ مِمَّ؟ قَالَتْ: لِأَنَّ فِيَّ
الْجَبَابِرَةَ وَ نَمْرُودَ وَ فِرْعَوْنَ فَأَسْكَتَتْ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهَا: لَا تَخْضَعِينَ،
لَأَزِينَنَّ رُكْنَيْكَ بِالْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ، فَمَاسَتْ كَمَا تَمِيسُ الْعُرُوسُ
فِي خَدْرِهَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مرتبہ
جنت نے دوزخ پر فخر کیا اور کہا میں تم سے بہتر ہوں، دوزخ نے کہا: میں تم سے بہتر ہوں۔
جنت نے دوزخ سے پوچھا کس وجہ سے؟ دوزخ نے کہا: اس لئے کہ مجھ میں بڑے بڑے جابر
حکمران نمرود اور فرعون ہیں۔ اس پر جنت خاموش ہو گئی، اللہ تعالیٰ نے جنت کی طرف وحی کی
اور فرمایا: تو عاجز و لاجواب نہ ہو، میں تجھے (اپنے عرش کے) دوستوں حسن اور حسین کے
ذریعے مزین کر دوں گا۔ پس جنت خوشی اور سرور سے ایسے شرما گئی جیسے دلہن اپنے جلد عروسی
میں شرماتی ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۴۵: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۱۴۸/۷، الرقم: ۷۱۲۰،
والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۸۴/۹۔

فَصْلٌ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِبِشَارَاتِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْإِمَامِ

الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِشَهَادَتِهِ

﴿ شہادتِ امام حسین علیہ السلام کے متعلق ارشاداتِ نبوی ﷺ کا بیان ﴾

۳۸۰/۴۶۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ، بِنِصْفِ النَّهَارِ، وَهُوَ قَائِمٌ، أَشْعَتْ أَغْبَرَ بِيَدِهِ قَارُورَةً فِيهَا دَمٌ، فَقُلْتُ: يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا هَذَا؟ فَقَالَ: دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ، لَمْ أَزَلْ أَلْتَقِطُهُ مُنْذُ الْيَوْمِ. فَأَحْصَيْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ، فَوَجَدُوهُ قَدْ قُتِلَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نصف النہار کے وقت میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ غبار آلود پراگندہ بالوں کے ساتھ کھڑے ہیں اور آپ ﷺ کے دستِ اقدس میں ایک بوتل ہے جس میں خون ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میرے بیٹے) حسین اور اس کے (جانثار) ساتھیوں کا خون ہے اور میں اسے فلاں دن سے جمع کر رہا ہوں۔ پس ہم نے اس دن کا شمار کیا تو (راوی کہتے ہیں کہ) انہیں معلوم ہو گیا کہ ٹھیک اسی دن امام حسین علیہ السلام شہید کئے گئے تھے۔“

اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۴۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۸۳/۱، الرقم: ۲۵۵۳، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۱۰/۳، الرقم، ۲۸۲۲، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۱/۱۴۲، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ۲/۳۰۶، ۱/۱۴۲، وابن عبد البر الاستيعاب، ۱/۳۹۶.

۳۸۱/۴۷۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا ذَاتَ يَوْمٍ فِي بَيْتِي. فَقَالَ: لَا يَدْخُلُ عَلَيَّ أَحَدٌ. فانتظرتُ فدخلَ الحُسينُ ﷺ فسمعتُ نَشِيحَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ جَبِينَهُ وَهُوَ يَبْكِي فَقُلْتُ: وَاللَّهِ، مَا عَلِمْتُ حِينَ دَخَلَ فَقَالَ: إِنَّ جَبْرِئِلَ ﷺ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ: تُحِبُّهُ؟ قُلْتُ: أَمَا مِنَ الدُّنْيَا فَنَعَمْ. قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ سَتَقْتُلُ هَذَا بِأَرْضٍ يُقَالُ لَهَا كَرْبَلَاءُ. فَتَنَاولَ جَبْرِئِلُ ﷺ مِنْ تُرْبَتِهَا فَأَرَاهَا النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا أَحِيطُ بِحُسَيْنٍ حِينَ قُتِلَ قَالَ: مَا اسْمُ هَذِهِ الْأَرْضِ؟ قَالُوا: كَرْبَلَاءُ. قَالَ: صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَرْضُ كَرْبٍ وَبَلَاءٍ.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتُّبْرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ اپنے گھر میں تشریف فرما تھے اور سب سے فرما دیا کہ ابھی میرے پاس کوئی نہ آئے۔ پس میں نے انتظار کیا یہاں تک کہ حضرت حسین ﷺ (آپ ﷺ کے حجرہ مبارک میں) داخل ہوئے پھر میں نے ہچکی بندھنے کی آواز سنی آپ ﷺ رو رہے تھے جب میں نے (حجرہ مبارک میں) جھانکا تو کیا دیکھا کہ امام حسین ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ کی گود مبارک میں ہیں اور حضور نبی اکرم ﷺ ان کی مبارک پیشانی پونچھ رہے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ رو بھی رہے ہیں۔ پس میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں نہیں جانتی یہ کب اندر داخل ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل ﷺ گھر میں موجود ہیں اور مجھے کہا ہے کہ کیا آپ اس (حسین ﷺ) سے محبت کرتے ہیں؟ اور میں نے کہا ہاں: جبرائیل ﷺ نے کہا: بے شک آپ کی امت اسے ایسی سرزمین پر شہید کرے گی جسے کربلا کہا جاتا ہے۔ اور جبرائیل اس سرزمین کی مٹی بھی لائے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے وہ مٹی انہیں دکھائی۔ پھر جب امام حسین ﷺ کو شہادت کے وقت گھرے میں

الحديث رقم ۴۷: أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۲/۷۸۲، الرقم:

۱۳۹۱، والطبراني في المعجم الكبير، ۳/۱۰۸، الرقم: ۲۸۱۹، ۲۳/۲۸۹،

الرقم: ۶۳۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۸۹.

لیا گیا تو انہوں نے پوچھا: یہ کون سی جگہ ہے؟ لوگوں نے کہا: کربلا، انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ سچے ہیں یہ (واقعی) دکھ اور آزمائش کی سرزمین ہے۔“
اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ الفاظ طبرانی کے ہیں۔

۳۸۲ / ۴۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ: أَخْبَرْتَنِي أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اضْطَجَعَ ذَاتَ لَيْلَةٍ لِلنُّوْمِ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ حَائِرٌ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَرَقَدَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ حَائِرٌ دُونَ مَا رَأَيْتُ بِهِ الْمَرَّةَ الْأُولَى ثُمَّ اضْطَجَعَ فَاسْتَيْقَظَ وَفِي يَدِهِ تُرْبَةٌ حَمْرَاءُ يُقْلِبُهَا. فَقُلْتُ: مَا هَذِهِ التُّرْبَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَبْرِيلُ أَنَّ هَذَا يُقْتَلُ بِأَرْضِ الْعِرَاقِ لِلْحُسَيْنِ فَقُلْتُ لَجَبْرِيلَ: أَرِنِي تُرْبَةَ الْأَرْضِ الَّتِي يُقْتَلُ بِهَا. فَهَذِهِ تُرْبَتُهَا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن وہب بن زمعہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک رات سونے کے لیے آرام فرما ہوئے تو (تھوڑی دیر بعد) بیدار ہو گئے جبکہ آپ ﷺ پریشان (سے لگ رہے) تھے۔ پھر (دوبارہ) لیٹے اور بغیر سونے (تھوڑی دیر) لیٹے رہے اور پھر بیدار ہو گئے جبکہ آپ ﷺ پریشان تھے لیکن اتنے پریشان نہیں تھے جتنے میں نے پہلی مرتبہ دیکھے تھے۔ پھر لیٹ گئے اور پھر اٹھ بیٹھے جبکہ آپ ﷺ کے دستِ اقدس میں سرخ مٹی تھی جسے آپ الٹ پلٹ رہے تھے۔ تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ، یہ کیسی مٹی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے جبرائیل علیہ السلام نے بتایا ہے کہ یہ (میرا بیٹا حسین) ارضِ عراق میں شہید کیا جائے گا۔ میں نے جبرائیل علیہ السلام سے کہا: مجھے وہ مٹی دکھاؤ جہاں اسے شہید کیا جائے گا۔ تو یہ وہ مٹی ہے۔“ اسے امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۴۸: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۴ / ۴۴۰، الرقم: ۸۲۰۲، والطبرانی في المعجم الكبير، ۳ / ۱۰۹، الرقم: ۲۸۲۱، ۲۳ / ۳۰۸، الرقم: ۶۹۷، والشيباني في الأحاد والمثاني، ۱ / ۳۱۰، الرقم: ۴۲۹، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۳ / ۲۸۹۔

۳۸۳ / ۴۹۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُوحَى إِلَيْهِ فَنَزَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُنْكَبٌّ وَلَعَبَ عَلَى ظَهْرِهِ، فَقَالَ جَبْرِيلُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَتُحِبُّهُ يَا مُحَمَّدُ؟ قَالَ: يَا جَبْرِيلُ، وَمَالِي لَا أَحِبُّ ابْنِي، قَالَ: فَإِنَّ أُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهُ مِنْ بَعْدِكَ فَمَدَّ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَدَهُ فَأَتَاهُ بِتُرْبَةٍ بَيْضَاءَ فَقَالَ: فِي هَذِهِ الْأَرْضِ يُقْتَلُ ابْنُكَ هَذَا يَا مُحَمَّدُ، وَأَسْمُهَا الطَّفُّ. فَلَمَّا ذَهَبَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالتُّرْبَةُ فِي يَدِهِ يَبْكِي فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، إِنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخْبَرَنِي أَنَّ الْحُسَيْنَ ابْنَ ابْنِي مَقْتُولٌ فِي أَرْضِ الطَّفِّ وَإِنَّ أُمَّتِي سَتُفْتَنُنَّ بَعْدِي ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عَلِيٌّ وَأَبُوبَكْرٌ وَعُمَرُ وَحُذَيْفَةُ وَعَمَّارٌ وَأَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَبْكِي. فَقَالُوا: مَا يَبْكِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي جَبْرِيلُ أَنَّ ابْنَ الْحُسَيْنِ يُقْتَلُ بَعْدِي بِأَرْضِ الطَّفِّ وَجَاءَنِي بِهَذِهِ التُّرْبَةِ وَأَخْبَرَنِي أَنَّ فِيهَا مَضْجَعَهُ.
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جبکہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی۔ تو وہ (امام حسین علیہ السلام) جست لگا کر حضور نبی اکرم ﷺ کے جسم اقدس پر چڑھ گئے جبکہ آپ ﷺ لیٹے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کی پشت مبارک پر کھینے لگے۔ پس جبریل علیہ السلام نے حضور نبی اکرم ﷺ سے کہا: یا محمد ﷺ! کیا آپ اپنے اس (بیٹے حسین) سے محبت کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے جبرائیل، میں اپنے بیٹے سے کیوں محبت نہ کروں! جبرائیل علیہ السلام نے کہا: بے شک عنقریب آپ کی امت اسے آپ کے بعد شہید کر دے گی۔ پھر جبرائیل

الحديث رقم ۴۹: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳/۱۰۷، الرقم: ۲۸۱۴،
والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۸۸.

علیہ السلام نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور حضور نبی اکرم ﷺ کو سفید مٹی پکڑائی اور کہا: یا محمد! اس (مٹی والی) زمین میں آپ کا بیٹا (حسین) شہید کیا جائے گا۔ اور اس زمین کا نام ”طف“ ہے۔ پس جبرائیل علیہ السلام حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس سے چلے گئے تو حضور نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے جبکہ وہ مٹی آپ ﷺ کے دستِ اقدس میں تھی اور آپ ﷺ آبدیدہ تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! جبرائیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ میرا بیٹا حسین ارضِ طف (کربلا) میں شہید کیا جائے گا اور میری امت میرے بعد آزمائش میں ڈالی جائے گی پھر آپ ﷺ اپنے اصحاب کی طرف تشریف لے گئے جن میں حضرت علی، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت حدیفہ، حضرت عمار اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہم تھے جبکہ آپ ﷺ اس وقت بھی آبدیدہ تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس چیز نے آپ کو آبدیدہ کر دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ میرا بیٹا حسین میرے بعد ارضِ طف (یعنی کربلا) میں شہید کر دیا جائے گا اور میرے لیے یہ مٹی لے کر آیا ہے اور مجھے بتایا ہے کہ اس مٹی (والی زمین) میں حسین کی شہادت گاہ ہے۔“ اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۸۴ / ۵۰۔ عَنْ أَبِي وَائِلٍ شَفِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَلْعَبَانِ بَيْنَ يَدَيْ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْتِي فَنَزَلَ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ أُمَّتَكَ تَقْتُلُ ابْنَكَ هَذَا مِنْ بَعْدِكَ فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْحُسَيْنِ فَبَكَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَضَمَّهُ إِلَى صَدْرِهِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَدِيعَةٌ عِنْدَكَ هَذِهِ التُّرْبَةُ. فَسَمَّهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: وَيْحَ كَرْبٍ وَبَلَاءٍ. قَالَتْ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا أُمَّ سَلَمَةَ، إِذَا تَحَوَّلَتْ هَذِهِ التُّرْبَةُ دَمًا فَأَعْلَمِي أَنَّ ابْنِي قَدْ قُتِلَ. قَالَ: فَجَعَلْتُهَا أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي قَارُورَةٍ ثُمَّ جَعَلْتُ تَنْظُرُ إِلَيْهَا

الحديث رقم ۵۰: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳/ ۱۰۸، الرقم: ۲۸۱۷،
والهيثمى في مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۹، والعسقلاني في تهذيب التهذيب،
۲/ ۳۰۰، ۳۰۱، والمزي في تهذيب الكمال، ۶/ ۴۰۹.

كُلَّ يَوْمٍ وَتَقُولُ: إِنَّ يَوْمًا تَحْوِلِينَ دَمًا لِيَوْمٍ عَظِيمٍ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابو وائل شفیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: امام حسن اور امام حسین علیہما السلام میرے گھر میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھیل رہے تھے کہ جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا: یا محمد! آپ کے بعد آپ کی امت آپ کے اس بیٹے کو شہید کر دے گی اور انہوں نے اپنے ہاتھ سے امام حسین علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آبدیدہ ہو گئے اور انہیں اپنے سینہ مبارک کے ساتھ چپکا لیا پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اے ام سلمہ! شہادت گاہ حسین کی) یہ مٹی تمہارے پاس امانت ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سونگھا اور فرمایا کر بلا (میں میرے اہل بیت پر ظلم ڈھانے والوں) کا ستیاناس ہو۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام سلمہ، جب یہ مٹی خون میں تبدیل ہو جائے تو جان لینا کہ میرا بیٹا شہید کر دیا گیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس مٹی کو بوتل میں ڈال دیا اور اسے ہر روز دیکھا کرتیں اور فرماتیں: (اے مٹی!) جس دن تو خون میں تبدیل ہوگی وہ بڑا بھاری دن ہوگا۔“ اے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۸۵ / ۵۱۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثُمَّ يُقْتَلُ حُسَيْنٌ بْنُ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ مِنْ مُهَاجِرَتِي.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ وَزَادَ فِيهِ: حِينَ يَعْطُرُ الْقَتِيرُ الْقَتِيرُ الشَّيْبُ.

”ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسین بن علی علیہما السلام کو میری ہجرت کے ساٹھویں سال کے اختتام پر شہید کیا جائے گا۔ اس حدیث کو امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے اور امام دیلمی نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ جب ایک (اوباش) نوجوان ان پر چڑھائی کرے گا۔“

الحدیث رقم ۵۱: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳/۱۰۵، الرقم: ۲۸۰۷،
والديلمي في مسند الفردوس، ۵/۵۳۹، الرقم: ۹۰۲۰، والخطيب البغدادي في
تاريخ بغداد، ۱/۱۴۲، والهيتمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۹۰.

فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِمَا وَ مَنَاقِبِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

﴿ حسین کریمین علیہما السلام کی جامع صفات اور مناقب کا بیان ﴾

۵۲/۳۸۶۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَيَقُولُ: إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَ إِسْحَاقَ: ﴿أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامِيَةٍ﴾. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهَ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت حسن اور حسین علیہما السلام کے لئے (خصوصی طور پر) کلمات تعوذ کے ساتھ دم فرماتے تھے اور فرماتے کہ تمہارے جد امجد (حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی) اپنے دونوں صاحبزادوں اسماعیل و اسحاق (علیہما السلام) کے لئے ان کلمات کے ساتھ تعوذ کرتے تھے: ﴿میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ذریعے ہر (وسوسہ اندازی کرنے والے) شیطان اور بلا سے اور ہر نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں﴾۔“ اس حدیث کو امام بخاری، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۵۳/۳۸۷۔ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ نُجَبَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ﷺ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ أُعْطِيَ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ أَوْ نُقَبَاءَ، وَأُعْطِيْتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ. قُلْنَا: مَنْ هُمْ؟ قَالَ: أَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُضْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَالْمِقْدَادُ وَحُدَيْفَةُ وَعَمَّارٌ

الحدیث رقم ۵۲: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الأنبياء، باب: يزفون النسلان فی المشي، ۱۲۳۳/۳، الرقم: ۳۱۹۱، وأبوداؤد فی السنن، کتاب: السنة، باب: فی القرآن، ۲۳۵/۴، الرقم: ۴۷۳۷، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الطب، باب: ما عوذ به النبي ﷺ ما عوذ به، ۱۱۶۴/۲، الرقم: ۳۵۲۵.

الحدیث رقم ۵۳: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب أهل بيت النبي ﷺ، ۶۶۲/۵، الرقم: ۳۷۸۵، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱۴۲/۱، الرقم: ۱۲۰۵، والشيباني فی الأحاد والمثاني، ۱۸۹/۱، الرقم: ۲۴۴، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۲۱۵/۶، الرقم: ۶۰۴۷.

وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.
وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت مسیب بن نجبه رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کو سات نجیب یا نقیب عطا کئے گئے جبکہ مجھے چودہ نقیب عطا کئے گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ وہ کون ہیں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں، میرے دونوں بیٹے، جعفر، حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، مقداد، حذیفہ، عمار اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۸۸ / ۵۴. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: الْحَسَنُ أَشْبَهُ بِرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ، وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهُ بِالنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ امام حسن علیہ السلام سینہ سے سر تک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل شبیہ ہیں اور امام حسین علیہ السلام سینہ سے نیچے پاؤں تک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل شبیہ ہیں۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۸۹ / ۵۵. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ أَوْ رُبَّمَا دَخَلْتُ

الحديث رقم ۵۴: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: مناقب الحسن والحسين عليهما السلام، ۵ / ۶۶۰، الرقم: ۳۷۷۹، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱ / ۹۹، الرقم: ۷۷۴، وابن حبان فی الصحيح، ۱۵ / ۴۳۰، الرقم: ۶۹۷۴، والطیالسی فی المسند، ۱ / ۹۱، الرقم: ۱۳۰.

الحديث رقم ۵۵: أخرجه النسائی فی السنن الكبرى، ۵ / ۴۹، الرقم: ۸۱۶۷،

عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ يَتَقَلَّبَانِ عَلَى بَطْنِهِ، قَالَ:
وَيَقُولُ: رِيحَانَتَايَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

”حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوتا یا (فرمایا) اکثر اوقات حاضر ہوتا (اور دیکھتا کہ) حسن و حسین علیہما السلام آپ ﷺ کے شکم مبارک پر لوٹ پوٹ ہو رہے ہوتے اور حضور نبی اکرم ﷺ فرما رہے ہوتے: یہ دونوں ہی تو میری امت کے پھول ہیں۔“

اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

۳۹۰/۵۶. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ؓ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي
فَإِذَا سَجَدَ وَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عَلَى ظَهْرِهِ، فَإِذَا أَرَادُوا أَنْ
يَمْنَعُوهُمَا أَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ دَعُوهُمَا، فَلَمَّا صَلَّى وَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ.
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے، جب سجدہ میں تشریف لے گئے تو حسین کریمین علیہما السلام آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، جب لوگوں نے انہیں روکنا چاہا تو آپ ﷺ نے لوگوں کو اشارہ فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو (یعنی سوار ہونے دو)، پھر جب نماز ادا فرما چکے تو آپ ﷺ نے دونوں کو اپنی گود میں لے لیا۔“ اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

۳۹۱/۵۷. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَقُولُ: نَحْنُ وَوَلَدُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ: أَنَا وَحَمْزَةُ وَعَلِيٌّ
وَجَعْفَرٌ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْمَهْدِيُّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ.
”حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو

الحدیث رقم ۵۶: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ۵/۵۰، الرقم: ۸۱۷۰.

الحدیث رقم ۵۷: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: خروج المهدي،

۲/۱۳۶۸، الرقم: ۴۰۸۷، والحاكم في المستدرک، ۲/۲۳۳، الرقم: ۴۹۴۰.

فرماتے ہوئے سنا کہ ہم حضرت عبدالمطلب کی اولاد اہل جنت کے سردار ہیں (یعنی) میں، حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی علیہم السلام۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۳۹۲/۵۸۔ عَنْ أَبِي الْمَعْدِلِ عَطِيَّةِ الطَّفَاوِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ

رضي الله عنها حَدَّثَتْهُ قَالَتْ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِي يَوْمًا إِذْ قَالَ
الْخَادِمُ: إِنَّ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بِالسُّدَّةِ، قَالَتْ: فَقَالَ لِي: قَوْمِي
فَتَنَحَّى لِي عَنْ أَهْلِ بَيْتِي، قَالَتْ: قُمْتُ فَتَنَحَّيْتُ فِي الْبَيْتِ قَرِيبًا، فَدَخَلَ
عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَمَعَهُمَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَهُمَا صَبِيَّانِ صَغِيرَانِ فَأَخَذَ
الصَّبِيَّانِ فَوَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ فَقَبَّلَهُمَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت ابو معدل عطیہ طفاوی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہیں ام
المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک دن جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر
تشریف فرما تھے ایک خادم نے عرض کیا: دروازے پر مولا علی اور سیدہ فاطمہ علیہما السلام آئے
ہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: ایک طرف ہو جاؤ اور
مجھے اپنے اہل بیت سے ملنے دو۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں پاس ہی گھر میں ایک طرف
ہٹ کر کھڑی ہو گئی، پس علی، فاطمہ اور حسین کریمین علیہم السلام داخل ہوئے اس وقت وہ کم سن
تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں بچوں کو پکڑ کر گود میں بٹھا لیا اور دونوں کو چومنے لگے۔“

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۳۹۳/۵۹۔ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْحَسَنِ

وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَهُوَ حَامِلُهُمَا عَلَى مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ،
فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نِعْمَتِ الْمَطِيَّةِ قَالَ: وَنِعْمَ الرَّاِكِبَانِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حسین

الحدیث رقم ۵۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۶/۲۹۶، الرقم: ۲۶۵۸۲.

الحدیث رقم ۵۹: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۸۰، الرقم: ۳۲۱۸۵.

کریمین علیہما السلام کو اٹھائے ہوئے انصار کی ایک مجلس سے گزرے تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیا خوب سواری ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: سوار بھی کیا خوب ہیں۔“ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۳۹۴ / ۶۰۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا لَا يَحِلُّ هَذَا الْمَسْجِدُ لِجَنْبٍ وَلَا لِحَائِضٍ إِلَّا لِرَسُولِ اللَّهِ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ. أَلَا قَدْ بَيَّنْتُ لَكُمْ الْأَسْمَاءَ أَنْ لَا تَصَلُّوا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خبردار! یہ مسجد کسی جنبی اور حائضہ کے لئے حلال نہیں، سوائے رسول اللہ ﷺ، علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم والسلام کے۔ (ان برگزیدہ ہستیوں کے علاوہ کسی کے لئے مسجد نبوی میں حالت جنابت میں مسجد میں آنا جائز نہیں) آگاہ ہو جاؤ! میں نے تمہیں نام بتا دیئے ہیں تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ۔“ اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۳۹۵ / ۶۱۔ عَنْ عَلِيٍّ ؑ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى أَشْبِهِ النَّاسِ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا بَيْنَ عُنُقِهِ إِلَى وَجْهِهِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَمَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى أَشْبِهِ النَّاسِ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا بَيْنَ عُنُقِهِ إِلَى كَعْبِهِ خَلْقًا وَ لَوْ نَا فَلْيَنْظُرْ إِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت علی ؑ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ لوگوں میں ایسی ہستی کو دیکھے جو گردن سے چہرے تک حضور نبی اکرم ﷺ کی سب سے کامل شبیہ ہو تو وہ حضرت حسن بن علی علیہم والسلام کو دیکھ لے اور جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ لوگوں میں ایسی ہستی کو دیکھے جو گردن سے ٹخنے تک اور صورت دونوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کی سب سے کامل شبیہ ہو تو وہ حضرت حسین بن علی علیہم والسلام کو دیکھ لے۔“

الحدیث رقم ۶۰: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ۶۵/۷، الرقم: ۱۳۱۷۸،

۱۳۱۷۹۔

الحدیث رقم ۶۱: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۹۵/۳، الرقم: ۲۷۵۹، ۲۷۶۸۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

۶۲/۳۹۶۔ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحَسَنِ وَحُسَيْنٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَقَالَتْ: هَذَانِ ابْنَاكَ فَوَرِّثُهُمَا شَيْئًا، فَقَالَ لَهَا: أَمَّا حَسَنٌ فَإِنَّ لَهُ نِبَاتِي وَسُودَدِي، وَأَمَّا حُسَيْنٌ فَإِنَّ لَهُ حُزَامَتِي وَجُودِي. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا آپ ﷺ کے مرض وصال میں اپنے دونوں بیٹوں کو لے کر آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہ آپ کے بیٹے ہیں انہیں (اپنے فیضان نبوت میں سے) کچھ وراثت میں عطا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن کے لئے میری ثابت قدمی اور سرداری کی وراثت ہے اور حسین کے لئے میری طاقت و سخاوت کی وراثت ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۶۳/۳۹۷۔ عَنْ فَاطِمَةَ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَنَّهَا أَتَتْ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ أَبَاهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي شِكْوَتِهِ الَّتِي مَاتَ فِيهَا فَقَالَتْ: تَوَرِّثُهُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، شَيْئًا، فَقَالَ: أَمَّا الْحَسَنُ فَلَهُ هَيْبَتِي وَسُودَدِي، وَأَمَّا الْحُسَيْنُ فَلَهُ جُرَاتِي وَجُودِي. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالشَّيْبَانِيُّ.

”حضور نبی اکرم ﷺ کی شہزادی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بابا جان حضور نبی اکرم ﷺ کے مرض وصال کے دوران امام حسن اور امام حسین کو آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! انہیں اپنی وراثت میں سے کچھ عطا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن میری ہیبت و سرداری کا وارث ہے اور حسین میری جرأت و سخاوت کا وارث ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی اور شیبانی نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۶۲: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۲۲۲/۶.

الحدیث رقم ۶۳: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۲۲/۴۲۳، الرقم: ۱۰۴۱،

والشيباني في الأحاد والمثاني، ۱/۲۹۹، الرقم: ۴۰۸، ۵/۳۷۰، الرقم: ۲۹۷۱.

۳۹۸ / ۶۴۔ عَنْ سَلْمَانَ ۞ قَالَ: كُنَّا حَوْلَ النَّبِيِّ ۞ فَجَاءَتْ أُمُّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَلَى اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَسْمٌ، لَقَدْ ضَلَّ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، قَالَ: وَذَلِكَ رَأَى النَّهَارِ يَقُولُ ارْتِفَاعُ النَّهَارِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ۞: قَوْمُوا فَاطِبُوا ابْنِي. قَالَ: وَأَخَذَ كُلُّ رَجُلٍ تَجَاهَ وَجْهِهِ، وَأَخَذَتْ نَحْوَ النَّبِيِّ ۞، فَلَمْ يَزَلْ حَتَّى أَتَى سَفْحَ جَبَلٍ وَإِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ مُلْتَرِقٌ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ، وَإِذَا شُجَاعٌ قَائِمٌ عَلَى ذَنْبِهِ يَخْرُجُ مِنْ فِيهِ شِبْهُ النَّارِ، فَاسْرَعَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ۞، فَالْتَفَتَ مُخَاطِبًا لِرَسُولِ اللَّهِ ۞، ثُمَّ انْسَابَ فَدَخَلَ بَعْضُ الْأُحْجِرَةِ، ثُمَّ أَتَاهُمَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَمَسَحَ وَجْهَهُمَا وَقَالَ: بِأَبِي وَأُمِّي أَنْتُمَا مَا أَكْرَمَكُمَا عَلَى اللَّهِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت سلمان فارسی ۞ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ۞ کے پاس تھے۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا آپ ۞ کے پاس آئیں اور عرض کیا: حسن و حسین علیہما السلام کہیں گم ہو گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں دن خوب نکلا ہوا تھا۔ آپ ۞ نے فرمایا: چلو میرے بیٹوں کو تلاش کرو، راوی کہتے ہیں ہر ایک نے اپنا اپنا راستہ لیا اور میں حضور نبی اکرم ۞ کے ساتھ چل پڑا، آپ ۞ مسلسل چلتے رہے حتیٰ کہ پہاڑ کے دامن تک پہنچ گئے (دیکھا کہ) حسن اور حسین علیہما السلام ایک دوسرے کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں اور ایک اڑدھا اپنی دم پر کھڑا تھا جس کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں (شہزادوں پر پہرہ دے رہا تھا)۔ آپ ۞ اس کی طرف تیزی سے بڑھے تو وہ اڑدھا حضور نبی اکرم ۞ کی طرف متوجہ ہو کر سکر گیا پھر کھسک کر پتھروں میں چھپ گیا پھر آپ ۞ حسین کریمین علیہما السلام کے پاس تشریف لائے اور دونوں کو الگ الگ کیا اور ان کے چہروں کو پونچھا اور فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قربان، تم اللہ ۞ کے ہاں کتنی عزت والے ہو۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۶۴: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۳/۶۵، الرقم: ۲۶۷۷، والهيثي في مجمع الزوائد، ۹/۱۸۲۔

۳۹۹/۶۵. عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَمْشِي عَلَى أَرْبَعَةٍ، وَعَلَى ظَهْرِهِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، وَهُوَ يَقُولُ: نِعْمَ الْجَمَلُ جَمَلُكُمَا، وَنِعْمَ الْعَدْلَانِ أَنْتُمَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ چار ٹانگوں (گھٹنوں اور دونوں ہاتھوں کے بل) پر چل رہے تھے اور آپ ﷺ کی پشت مبارک پر حسین کریمین علیہما السلام سوار تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: تمہارا اونٹ کیا خوب اونٹ ہے اور تم دونوں کیا خوب سوار ہو۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۶۵: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۵۲/۳، الرقم: ۲۶۶۱،
والصیباوی فی معجم الشیوخ، ۲۶۶/۱، وابن خلاد فی أمثال الحدیث، ۱۲۸/۱،
الرقم: ۹۸، والہیلمی فی مجمع الزوائد، ۱۸۲/۹.

الْبَابُ السَّادِسُ:

مَنَاقِبُ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ

﴿ اُمّهات المؤمنین رضی اللہ عنہن کے مناقب ﴾

۱- فُصِّلَ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ بَيَانٍ﴾

۲- فُصِّلَ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ عَائِشَةَ صَدِيقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ بَيَانٍ﴾

۳- فُصِّلَ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ بَيَانٍ﴾

۴- فُصِّلَ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ بَيَانٍ﴾

۵- فُصِّلَ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ أُمَّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ بَيَانٍ﴾

۶- فُصِّلَ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ سَوْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ بَيَانٍ﴾

۷- فُصِّلَ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ زَيْنَبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ بَيَانٍ﴾

۸- فُصِّلَ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ بَيَانٍ﴾

۹۔ فَصَلِّ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿ اُمّ المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

۱۰۔ فَصَلِّ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيِّ بْنِ أَخْطَبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿ اُمّ المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

فَصَلِّ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

۴۰۰ / ۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا غَرَّتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَا غَرَّتْ عَلَيَّ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، هَلَكْتُ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي، لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا، وَأَمَرَهُ اللَّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ، وَإِنْ كَانَ لِيَذْبَحُ الشَّاةَ فِيْهِدِي فِي خَلَاتِلِهَا مِنْهَا مَا يَسْعُهُنَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے کسی پر اتنا رشک نہیں کرتی جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر، حالانکہ وہ میرے نکاح سے پہلے ہی وفات پا چکی تھیں، لیکن میں آپ ﷺ کو ان کا (کثرت سے) ذکر فرماتے ہوئے سنتی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حکم فرمایا کہ خدیجہ کو موتیوں کے محل کی بشارت دے دیجئے اور جب آپ ﷺ کوئی بکری ذبح فرماتے تو آپ ﷺ ان کی سہیلیوں کو اتنا گوشت بھیجتے جو انہیں کفایت کر جاتا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴۰۱ / ۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى جَبْرِيلُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ،

الحديث رقم ۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب: تزويج النبي ﷺ خديجة وفضلها، ۱۳۸۸/۳، الرقم: ۳۶۰۵، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ۱۸۸۸/۴، الرقم: ۲۴۳۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵۸/۶، الرقم: ۲۴۳۵۵، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳۰۷/۷، الرقم: ۱۴۵۷۴.

الحديث رقم ۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب: تزويج النبي ﷺ خديجة وفضلها، ۱۳۸۹/۳، الرقم: ۳۶۰۹، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ۱۸۸۷/۴، الرقم: ۲۴۳۲، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۹۰/۶، الرقم: ۳۲۲۸۷.

فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَأَقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّي، وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي
الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت
جبرائیل علیہ السلام آ کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! یہ خدیجہ ہیں جو ایک برتن لے کر آرہی ہیں
جس میں سالن اور کھانے پینے کی چیزیں ہیں، جب یہ آپ کے پاس آئیں تو انہیں ان کے
پروردگار کا اور میرا سلام کہیے اور انہیں جنت میں موتیوں کے محل کی بشارت دے دیجئے، جس
میں نہ کوئی شور ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳/۴۰۲. عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُوْفَى رضی اللہ عنہ:
بَشَّرَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم خَدِيجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. بَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا
صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت اسماعیل سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے
پوچھا: کیا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بشارت دی تھی؟ انہوں نے جواب
دیا: ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (جنت میں) ایسے محل کی بشارت دی تھی جو موتیوں سے بنا ہوگا
اور اس میں نہ شور و غل ہوگا اور نہ کوئی اور تکلیف ہوگی۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴/۴۰۳. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: خَيْرُ
نِسَائِهَا مَرِيَمٌ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي صلی اللہ علیہ وسلم،
باب: تزويج النبي صلی اللہ علیہ وسلم خديجة وفضلها، ۱۳۸۹/۳، الرقم: ۳۶۰۸، ومسلم في
الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ۱۸۸۷/۴،
الرقم: ۲۴۳۳، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۹۰/۶، الرقم: ۳۲۲۸۸.
الحديث رقم ۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي صلی اللہ علیہ وسلم،
باب: تزويج النبي صلی اللہ علیہ وسلم خديجة وفضلها، ۱۳۸۸/۳، الرقم: ۳۶۰۴، ومسلم في
الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ۱۸۸۶/۴،
الرقم: ۲۴۳۰، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۹۰/۶، الرقم: ۳۲۲۸۹.

”حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے زمانے کی سب سے بہترین عورت حضرت مریم علیہا السلام ہیں اور (اسی طرح) اپنے زمانے کی سب سے بہترین عورت خدیجہ علیہا السلام ہیں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴۰۴ / ۵. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنْتُ هَالَةَ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أُخْتُ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَارْتَاعَ لِذَلِكَ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، هَالَةَ، قَالَتْ: فَعِرْتُ فَقُلْتُ: مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ، حَمْرَاءِ الشِّدْقِيْنَ، هَلَكْتُ فِي الدَّهْرِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللهُ خَيْرًا مِنْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہالہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا (ہمارے گھر آئیں اور انہوں) نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ اسے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا اجازت طلب کرنا سمجھ کر کچھ لرزہ بر اندام سے ہو گئے۔ پھر فرمایا: خدایا! یہ تو ہالہ ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے رشک ہوا۔ پس میں عرض گزار ہوئی کہ آپ قریش کی ایک سرخ رخساروں والی بڑھیا کو اتنا یاد فرماتے رہتے ہیں، جنہیں فوت ہوئے بھی ایک زمانہ بیت گیا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کا نعم البدل عطا نہیں فرما دیا ہے؟“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴۰۵ / ۶. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا غَرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ مَا غَرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَمَا رَأَيْتُهَا، وَلَكِنْ كَانَ

الحديث رقم ۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب: تزويج النبي ﷺ خديجة وفضلها، ۱۳۸۹/۳، الرقم: ۳۶۱۰، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ۱۸۸۹/۴، الرقم: ۲۴۳۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳۰۷/۷، الرقم: ۱۴۵۷۳.

الحديث رقم ۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب: تزويج النبي ﷺ خديجة وفضلها، ۱۳۸۹/۳، الرقم: ۳۶۰۷.

النَّبِيِّ ﷺ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يَقَطُّعُهَا أَغْضَاءً، ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ: كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةً إِلَّا خَدِيجَةُ؟ فَيَقُولُ: إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کی کسی زوجہ مطہرہ پر اتنا رشک نہیں آتا جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر، حالانکہ میں نے انہیں دیکھا نہیں ہے، لیکن حضور نبی اکرم ﷺ اکثر ان کا ذکر فرماتے رہتے تھے اور جب آپ ﷺ کوئی بکری ذبح فرماتے تو اس کے اعضاء کو علیحدہ علیحدہ کر کے انہیں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ملنے والی سہیلیوں کے ہاں بھیجتے۔ کبھی میں اتنا عرض کر دیتی کہ دنیا میں کیا حضرت خدیجہ کے سوا اور کوئی عورت نہیں ہے؟ تو آپ ﷺ فرماتے: ہاں وہ ایسی ہی یگانہ روزگار تھیں اور میری اولاد بھی ان سے ہے۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٤٠٦ / ٧. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا غَرَّتْ عَلَيَّ نِسَاءَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا عَلَيَّ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَإِنِّي لَمْ أُدْرِكْهَا، قَالَتْ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ فَيَقُولُ: أُرْسِلُوا بِهَا إِلَى أَصْدِقَاءِ خَدِيجَةَ. قَالَتْ: فَأَغْضَبْتُهُ يَوْمًا فَقُلْتُ: خَدِيجَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي قَدْ رَزَقْتُ حُبَّهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے کسی پر رشک نہیں کیا، سوائے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے (یعنی میں ان پر رشک کیا کرتی تھی) اور میں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بھی بکری ذبح فرماتے تھے تو آپ ﷺ فرماتے کہ

الحدیث رقم ٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤/١٨٨٨، الرقم: ٢٤٣٥، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٦٧، الرقم: ٧٠٠٦.

اس کا گوشت حضرت خدیجہ کی سہیلیوں کے ہاں بھیج دو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ایک دن غصہ میں آگئی اور میں نے کہا: خدیجہ، خدیجہ ہی ہو رہی ہے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ خدیجہ کی محبت مجھے عطا کی گئی ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۴۰۷ / ۸۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ ﷺ عَلِيَّ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَتَّى مَاتَتْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں دوسری شادی نہیں فرمائی یہاں تک کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۴۰۸ / ۹۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا غُرْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا غُرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لِكَثْرَةِ ذِكْرِهِ إِيَّاهَا، وَمَا رَأَيْتُهَا قَطُّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا کہ میں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر رشک کیا ہے کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ ان کا کثرت سے ذکر فرمایا کرتے تھے حالانکہ میں نے انہیں کبھی بھی نہیں دیکھا تھا۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۴۰۹ / ۱۰۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا غُرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا

الحدیث رقم ۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ۱۸۸۹/۴، الرقم: ۲۴۳۶، والحاكم في المستدرک، ۲۰۵/۳، الرقم: ۴۸۵۵، وعبد بن حميد في المسند، ۱/۴۲۹، الرقم: ۱۴۷۵۔

الحدیث رقم ۹: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ۱۸۸۹/۴، الرقم: ۲۴۳۵۔

الحدیث رقم ۱۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ۱۸۸۸/۴، الرقم: ۲۴۳۵۔

غُرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَلَقَدْ هَلَكْتُ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي بِثَلَاثِ سِنِينَ. لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا، وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ ﷻ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِيهَا إِلَى خَلَاتِلِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کسی عورت پر اس قدر رشک نہیں کیا جس قدر کہ میں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر رشک کیا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا میری شادی سے تین سال پہلے وفات پا چکی تھیں (اور میں یہ رشک اس وقت کیا کرتی تھی) کہ جب آپ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرمایا کرتے تھے اور آپ ﷺ کو آپ ﷺ کے پروردگار نے حکم فرمایا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں خولدار موتیوں سے بنے ہوئے گھر کی خوشخبری دے دو اور آپ ﷺ جب بھی بکری ذبح فرماتے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو گوشت ضرور بھیجا کرتے تھے۔“

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱۱/۴۱۰. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرِيْمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَآسِيَةُ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے (اتباع و اقتداء کرنے کے) لئے چار عورتیں ہی کافی ہیں۔ مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد ﷺ اور فرعون کی بیوی آسیہ رضی اللہ عنہن۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

الحديث رقم ۱۱: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فضل خديجة رضي الله عنها، ۷۰۲/۵، الرقم: ۳۸۷۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۳۵/۳، الرقم: ۱۲۴۱۴، وابن حبان في الصحيح، ۴۶۴/۱۵، الرقم: ۷۰۰۳، والحاكم في المستدرک، ۱۷۱/۳، الرقم: ۴۷۴۵.

۱۲/۴۱۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا بَعَثَ أَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ أَسْرَاهُمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي فِدَاءِ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بِمَالٍ، وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ لِخَدِيجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى أَبِي الْعَاصِ. قَالَتْ: فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيدَةً، وَقَالَ: إِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تُطَلِّقُوا لَهَا أَسِيرَهَا وَتَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا، فَقَالُوا: نَعَمْ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ عَلَيْهِ أَوْ وَعَدَهُ أَنْ يُخَلِّيَ سَبِيلَ زَيْنَبَ إِلَيْهِ وَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: كُونَا بِيْطُنٍ يَأْجِجُ حَتَّى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاهَا حَتَّى تَأْتِيَا بِهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب مکہ مکرمہ والوں نے اپنے قیدیوں کا فدیہ بھیجا تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ نے بھی (اپنے شوہر) ابوالعاص بن ربیع کے فدیہ میں مال بھیجا جس میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا وہ ہار بھی تھا جو انہیں (حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے) جہیز میں ملا تھا جب ابوالعاص سے ان کی شادی ہوئی تھی۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے دیکھا تو فرطِ غم سے آپ ﷺ کا دل بھر آیا اور آپ ﷺ پر بڑی رقت طاری ہوگئی فرمایا: اگر تم مناسب سمجھو تو اس (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) کے قیدی کو چھوڑ دیا جائے اور اس کا مال اسے واپس دے دیا جائے؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس (ابوالعاص) سے عہد و پیمان لیا کہ زینب کو آنے سے نہیں روکے گا چنانچہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری صحابی کو بھیجا کہ تم یا جج کے مقام پر رہنا یہاں تک کہ زینب تمہارے پاس آ پہنچے۔ پس اسے ساتھ لے کر یہاں آ پہنچنا۔“ اس حدیث کو امام ابوداؤد اور احمد نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۱۲: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: في فداء الأسير
بالمال، ۶۲/۳، الرقم: ۲۶۹۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۷۶/۶، الرقم:
۲۶۴۰۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۴۲۸/۲۲، الرقم: ۱۰۵۰.

٤١٢/١٣. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ جَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعِنْدَهُ خَدِيجَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: إِنَّ اللَّهَ يُقَرِّئُ خَدِيجَةَ السَّلَامَ. فَقَالَتْ: إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ، وَعَلَى جَبْرِئِيلَ السَّلَامُ، وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے در آنحالیکہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی اس وقت آپ ﷺ کے پاس موجود تھیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: بیشک اللہ تعالیٰ حضرت خدیجہ پر سلام بھیجتا ہے اس پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: بیشک اللہ تعالیٰ ہی السلام ہے اور جبرائیل علیہ السلام پر سلامتی ہو اور آپ پر بھی سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں۔“

اس حدیث کو امام نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٤١٣/١٤. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَطَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ خُطُوطٍ، قَالَ: أَتَدْرُونَ مَا هَذَا؟ فَقَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ: خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَآسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَمَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ.

الحديث رقم ١٣: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ١٠١/٦، الرقم: ١٠٢٠٦،

والحاكم في المستدرک، ٢٠٦/٣، الرقم: ٤٨٥٦.

الحديث رقم ١٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٩٣/١، الرقم: ٢٦٦٨،

وابن حبان في الصحيح، ٤٧٠/١٥، الرقم: ٧٠١٠، والحاكم في المستدرک،

٥٢٩/٢، الرقم: ٣٨٣٦.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ نے زمین پر چار خطوط کھینچے اور دریافت فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: اللہ ﷻ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جنت کی بہترین عورتیں ہیں جو کہ حضرت خدیجہ بنت خویلد، حضرت فاطمہ بنت محمد، حضرت آسیہ بنت مزاحم جو کہ فرعون کی بیوی ہے اور حضرت مریم بنت عمران رضی اللہ عنہن ہیں۔“

اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۱۵/۴۱۴۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَتْ خَدِيجَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ النِّسَاءِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”امام ابن شہاب زہری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا عورتوں میں سے سب سے پہلے حضور نبی اکرم ﷺ پر ایمان لائیں۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور بیہقی نے بیان کیا ہے۔

۱۶/۴۱۵۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: كَانَتْ خَدِيجَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَصَدَّقَ بِرَسُولِهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”امام ابن شہاب ﷺ بیان کرتے ہیں کہ نماز فرض ہونے سے بھی پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سب سے پہلی خاتون تھیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں اور اس کے رسول، حضور نبی

الحدیث رقم ۱۵: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۲۰۳/۳، الرقم: ۴۸۴۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳۶۷/۶، الرقم: ۱۲۸۵۹، والدولابي في الذرية الطاهرة، ۳۰/۱، الرقم: ۱۶۔

الحدیث رقم ۱۶: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۲۰۳/۳، الرقم: ۴۸۴۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲۴۹/۷، الرقم: ۱۰۹۹، وابن عبد البر في التمهيد، ۵۱/۸، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۱۱۷/۲، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱۸/۸، والهيتمي في مجمع الزوائد، ۲۲۰/۹۔

اکرم ﷺ (کے برحق ہونے) کی تصدیق کی۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور ابن ابی شیبہ نے بیان کیا ہے۔

٤١٦ / ١٧ - عَنْ رَبِيعَةَ السَّعْدِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ حُدَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ رضي الله عنه وَهُوَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: خَدِجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَابِقَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ إِلَى الْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت ربیعہ سعدی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت حذیفہ یمان رضي الله عنه کی خدمت میں مسجد نبوی میں حاضر ہوا تو وہ فرما رہے تھے حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا تمام جہاں کی عورتوں سے پہلے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمد ﷺ پر ایمان لائیں۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے بیان کیا ہے۔

٤١٧ / ١٨ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا ذَكَرَ خَدِجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَتَنَى عَلَيْهَا فَأَحْسَنَ الشَّاءَ. قَالَتْ: فَعَرُثُ يَوْمًا فَقُلْتُ: مَا أَكْثَرَ مَا تَذْكُرُهَا حَمْرَاءَ الشِّدْقِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللَّهُ ﷻ بِهَا خَيْرًا مِنْهَا. قَالَ: مَا أَبْدَلَنِي اللَّهُ ﷻ خَيْرًا مِنْهَا، قَدْ آمَنْتُ بِي إِذْ كَفَرَ بِي النَّاسُ، وَصَدَّقْتَنِي إِذْ كَذَّبَنِي النَّاسُ، وَوَأَسْتَنِي بِمَالِهَا إِذْ حَرَمَنِي النَّاسُ وَرَزَقَنِي اللَّهُ ﷻ وَلَدَهَا إِذْ حَرَمَنِي أَوْلَادَ النِّسَاءِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کبھی بھی

الحديث رقم ١٧: أخرجه الحاكم في المستدرک، ٢٠٣/٣، الرقم: ٤٨٤٦، والمناوي في فيض القدير، ٤٣١/٣، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١١٦/٢.

الحديث رقم ١٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١١٧/٦، الرقم: ٢٤٩٠٨، والطبراني في المعجم الكبير، ١٣/٢٣، الرقم: ٢٢، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٨/٢، والعسقلاني في الإصابة، ٦٠٤/٧، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١١٧/٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٢٤/٩.

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرماتے تو ان کی خوب تعریف فرماتے۔ آپ فرماتی ہیں کہ ایک دن میں غصہ میں آگئی اور میں نے کہا کہ آپ سرخ رخساروں والی کا تذکرہ بہت زیادہ کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس سے بہتر عورتیں اس کے نعم البدل کے طور پر آپ کو عطا فرمائی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے بہتر بدل عطا نہیں فرمایا وہ تو ایسی خاتون تھیں جو مجھ پر اس وقت ایمان لائیں جب لوگ میرا انکار کر رہے تھے اور میری اس وقت تصدیق کی جب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اور اپنے مال سے اس وقت میری ڈھارس بندھائی جب لوگ مجھے محروم کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے اولاد عطا فرمائی جبکہ دوسری عورتوں سے مجھے اولاد عطا نہیں کی۔“ اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤١٨/١٩. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ذَكَرَ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَمْ يَكُنْ يَسَامُ مِنْ ثَنَاءِ عَلَيْهَا وَالِاسْتِغْفَارِ لَهَا. فَذَكَرَهَا ذَاتَ يَوْمٍ وَاحْتَمَلْتَنِي الْغَيْرَةَ إِلَى أَنْ قُلْتُ: قَدْ عَوْضَكَ اللَّهُ مِنْ كَبِيرَةِ السِّنِّ. قَالَتْ: فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَضِبَ غَضْبًا سَقَطَ فِي جِلْدِي، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: اَللَّهُمَّ، إِنَّكَ إِنِ أَذْهَبْتَ عَنِّي غَضَبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمْ أَذْكَرْهَا بِسُوءٍ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الَّذِي لَقَيْتُ، قَالَ: كَيْفَ قُلْتِ؟ وَاللَّهِ، لَقَدْ آمَنْتُ بِي إِذْ كَفَرَ بِي النَّاسُ، وَصَدَّقْتَنِي إِذْ كَذَّبَنِي النَّاسُ وَرَزَقْتُ مِنِّي الْوَلَدَ إِذْ حَرَمْتَنِي مِنِّي، فَغَدَا بِهَا عَلَيَّ وَرَاحَ شَهْرًا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبداللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ فرماتے تھے تو ان کی تعریف اور ان کے لئے استغفار و دعائے مغفرت کرتے ہوئے تھکتے نہیں تھے۔ پس ایک دن آپ ﷺ نے

الحديث رقم ١٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/١٣، الرقم: ٢١،
والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١١٢/٢، والدولابي في الذرية الطاهرة،
٣١/١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢٢٤.

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ فرمایا تو مجھے غصہ آ گیا یہاں تک کہ میں نے یہ کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس بڑھیا کے عوض (حسین و جمیل) بیویاں عطا فرمائی ہیں۔ پس میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ شدید جلال میں آ گئے، (یہ صورتحال دیکھ کر) میں نے اپنے دل میں کہا: اے اللہ! اگر آج تو حضور نبی اکرم ﷺ کا غصہ مجھ سے دور کر دے تو میں کبھی بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا سخت الفاظ میں تذکرہ نہیں کروں گی۔ پس جب حضور نبی اکرم ﷺ نے میری یہ حالت دیکھی تو فرمایا: تم ایسا کیسے کہہ سکتی ہو؟ حالانکہ، خدا کی قسم! وہ مجھ پر اس وقت ایمان لائیں جب لوگ میرا انکار کر رہے تھے اور میری اس وقت تصدیق کی جب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اور میری اولاد بھی ان کے بطن سے پیدا ہوئی جبکہ تم اس سے محروم ہو، پس آپ ﷺ ایک ماہ تک اسی حالت (یعنی قدرے ناراضگی کی حالت میں) صبح و شام آتے رہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤١٩ / ٢٠. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَى بِالشَّيْءِ يَقُولُ: اذْهَبُوا بِهِ إِلَى فُلَانَةٍ، فَإِنَّهَا كَانَتْ صَدِيقَةَ خَدِيجَةَ، اذْهَبُوا بِهِ إِلَى بَيْتِ فُلَانَةٍ، فَإِنَّهَا كَانَتْ تُحِبُّ خَدِيجَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں کوئی شے پیش کی جاتی تو آپ ﷺ فرماتے: اسے فلاں خاتون کے گھر لے جاؤ کیونکہ وہ خدیجہ کی سہیلی ہے، اسے فلاں خاتون کے گھر لے جاؤ کیونکہ وہ خدیجہ سے محبت رکھتی تھی۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے ”الادب المفرد“ میں بیان کیا ہے۔

فَصَلِّ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

۴۲۰ / ۲۱۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ إِنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا: يَا عَائِشَةُ، هَذَا جَبْرِيْلُ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ. فَقُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، تَرَى مَا لَا أَرَى تُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ جبرائیل تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے جواب دیا: ان پر بھی سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکات ہوں۔ لیکن آپ (یعنی رسول اللہ ﷺ) جو کچھ دیکھ سکتے ہیں وہ میں نہیں دیکھ سکتی (کیونکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام انہیں نظر آ رہے تھے)۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴۲۱ / ۲۲۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَرَيْتَكَ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ أَرَى أَنَّكَ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ وَيُقَالُ: هَذِهِ أُمْرَاتُكَ، فَانْكَشَفْ عَنْهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَأَقُولُ إِنَّ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ

الحديث رقم ۲۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب: فضل عائشة، ۱۳۷۴/۳، الرقم: ۳۵۵۷، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: في فضل عائشة، ۱۸۹۵/۴، الرقم: ۲۴۴۷، والترمذي في السنن، كتاب: الاستئذان عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في تبليغ السلام، ۵۵/۵، الرقم: ۲۶۹۳.

الحديث رقم ۲۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب: تزويج النبي ﷺ عائشة، ۱۴۱۵/۳، الرقم: ۳۶۸۲، وفي كتاب: النكاح، باب: قول الله تعالى: ولا جناح عليكم فيما عرضتم به من خطبة النساء، ۱۹۶۹/۵، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل عائشة، ۱۸۸۹/۴، الرقم: ۲۴۳۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴۱/۶، الرقم: ۲۴۱۸۸.

يُْمُضِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: میں نے خواب میں دو مرتبہ تمہیں دیکھا میں نے دیکھا کہ تم ریشمی کپڑوں میں لپٹی ہوئی ہو اور مجھے کہا گیا کہ یہ آپ کی بیوی ہے۔ سو پردہ ہٹا کر دیکھیے، جب میں نے دیکھا تو تم تھی۔ تو میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو وہ ایسا کر کے ہی رہے گا۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٢٢ / ٢٣. عَنْ أَبِي عُثْمَانَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رضي الله عنه عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ: فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ. قُلْتُ: مِنْ الرِّجَالِ؟ قَالَ: أَبُوهَا. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: عُمَرُ. فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكَّتْ مَخَافَةً أَنْ يَجْعَلَنِي فِي آخِرِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو عثمان رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سریہ ذات السلاسل کے لئے حضرت عمرو بن العاص رضي الله عنه کو امیر لشکر مقرر فرمایا۔ حضرت عمرو بن العاص رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو انسانوں میں سب سے پیارا کون ہے؟ فرمایا: عائشہ، میں عرض گزار ہوا: مردوں میں سے؟ فرمایا: اس کا والد، میں نے عرض کیا: ان کے بعد کون ہے؟ فرمایا: عمر، اس کے بعد آپ ﷺ نے چند دیگر حضرات کے نام لئے لیکن میں اس خیال سے خاموش ہو گیا کہ کہیں میرا نام آخر میں نہ آئے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

الحديث رقم ٢٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوة ذات السلاسل، ٤/١٥٨٤، الرقم: ٤١٠٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي بكر، ٤/١٨٥٦، الرقم ٢٣٨٤، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فضل عائشة، ٥/٧٠٦، الرقم: ٣٨٨٥، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٣٠٨، الرقم: ٦٨٨٥.

۴۲۳ / ۲۴۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتُ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتُ عَلَيَّ غَضَبِي. قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَمِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: أَمَّا إِذَا كُنْتُ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكَ تَقُولِينَ: لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَإِذَا كُنْتُ غَضَبِي قُلْتُ: لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ، قَالَتْ: قُلْتُ: أَجَلُ وَاللَّهِ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: میں بخوبی جان لیتا ہوں جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو اور جب ناراض ہوتی ہو۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یہ بات آپ کس طرح معلوم کر لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو کہتی ہو کہ رب محمد کی قسم! اور جب تم ناخوش ہوتی ہو تو کہتی ہو رب ابراہیم کی قسم! وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: خدا کی قسم! یا رسول اللہ! اس وقت میں صرف آپ کا نام ہی چھوڑتی ہوں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴۲۴ / ۲۵۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَذَا يَأْتِيهِمْ يَوْمَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَبْتَغُونَ بِهَا أَوْ يَبْتَغُونَ بِذَلِكَ مَرَضَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ۲۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: غيرة النساء ووجدهن، ۲۰۰۴/۵، الرقم: ۴۹۳۰، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل عائشة، ۱۸۹۰/۴، الرقم: ۲۴۳۹، وابن حبان في الصحيح، ۴۹/۱۶، الرقم: ۷۱۱۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶۱/۶، الرقم: ۲۴۳۶۳.

الحديث رقم ۲۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الهبة وفضلها والتحريض عليها، باب: قبول الهدية، ۹۱۰/۲، الرقم: ۲۴۳۵، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل عائشة، ۱۸۹۱/۴، الرقم: ۲۴۴۱، والنسائي في السنن، كتاب: عشرة النساء، باب: حب الرجل بعض نساءه أكثر من بعض، ۶۹/۷، الرقم: ۳۹۵۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۶۹/۶، الرقم: ۱۱۷۲۳.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ لوگ اپنے تحائف حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرنے کے لئے میرے (ساتھ آپ ﷺ کے مخصوص کردہ) دن کی تلاش میں رہتے تھے، اور اس عمل سے وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی رضا چاہتے تھے۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴۲۵ / ۲۶۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيَتَعَدَّرُ فِي مَرَضِهِ أَيْنَ أَنَا الْيَوْمَ؟ أَيْنَ أَنَا غَدًا؟ اسْتَبْطَاءَ لِيَوْمِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللَّهُ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَدُفِنَ فِي بَيْتِي.
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ (مرضِ وصال) میں (میری) باری طلب کرنے کے لیے پوچھتے کہ میں آج کہاں رہوں گا؟ کل میں کہاں رہوں گا؟ پھر جس دن میری باری تھی آپ ﷺ کا سر انور میری گود میں تھا کہ اللہ ﷻ نے آپ ﷺ کی روح مقدسہ قبض کر لی اور میرے گھر میں ہی آپ ﷺ مدفون ہوئے۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴۲۶ / ۲۷۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتُرْنِي بِرِدَائِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّتِي

الحديث رقم ۲۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء في قبر النبي ﷺ، ۱/ ۴۸۶، الرقم: ۱۳۲۳، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: في فضل عائشة رضي الله عنها، ۴/ ۱۸۹۳، الرقم: ۲۴۴۳.
الحديث رقم ۲۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: نظر المرأة إلى الحبش ونحوهم من غير ريبة، ۵/ ۲۰۰۶، الرقم: ۴۹۳۸، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة العيدين، باب: الرخصة في اللعب الذي لا معصية فيه في أيام العيد، ۲/ ۶۰۸، الرقم: ۸۹۲، والنسائي في السنن، كتاب: صلاة العيدين، باب: اللعب في المسجد يوم العيد ونظر النساء إلى ذلك، ۳/ ۱۹۵، الرقم: ۱۵۹۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/ ۸۵، الرقم: ۲۴۵۹۶، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۳/ ۱۷۹، الرقم: ۲۸۲.

أَسَامُ فَأَقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهِ.
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ میرے کمرے کے دروازے پر کھڑے ہوئے تھے اور حبشی اپنے ہتھیاروں سے لیس مسجد میں کھیل رہے تھے، حضور نبی اکرم ﷺ مجھے اپنی چادر میں چھپائے ہوئے تھے تاکہ میں ان کا کھیل دیکھتی رہوں۔ آپ ﷺ میری وجہ سے کھڑے رہے یہاں تک کہ میرا جی بھر گیا اور میں خود وہاں سے چلی گئی۔ اب تم خود اندازہ کر لو کہ جو لڑکی کم سن اور کھیل کی شائق ہو وہ کب تک دیکھے گی۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۸/۴۲۷۔ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: اسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَبْلَ مَوْتِهَا عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ مَغْلُوبَةٌ. قَالَتْ: أَخْشَى أَنْ يُثْنِيَ عَلَيَّ، فَقِيلَ: ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمِنْ وُجُوهِ الْمُسْلِمِينَ قَالَتْ: ائْذَنُوا لَهُ؟ فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدِينَكَ؟ قَالَتْ: بِخَيْرٍ إِنْ اتَّقَيْتُ. قَالَ: فَأَنْتِ بِخَيْرٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، زَوْجَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَنْكِحْ بَكَرًا غَيْرَكَ وَنَزَلَ عُذْرُكَ مِنَ السَّمَاءِ، وَدَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ ﷺ خِلَافَهُ فَقَالَتْ: دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَأَثْنَى عَلَيَّ وَوَدِدْتُ أَنْي كُنْتُ نَسِيًا مَنْسِيًا.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”امام ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اندر آنے کی اجازت مانگی جبکہ وہ اس وقت عالم نزع میں تھیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ یہ میری تعریف کریں گے۔ حاضرین نے کہا: یہ تو حضور نبی اکرم ﷺ کے چچا زاد اور سرکردہ مسلمانوں میں سے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: اچھا انہیں اجازت دے دو۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا کہ آپ کا کیا حال ہے؟ جواب دیا: اگر پرہیز

الحديث رقم ۲۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التفسير، باب: ولولا إذ سمعتموه، ۴/۱۷۷۹، الرقم: ۴۴۷۶.

گار ہوں تو بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا: ان شاء اللہ بہتر ہی رہے گا کیونکہ آپ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں اور آپ کے سوا انہوں نے کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا اور آپ کی براءت آسمان سے نازل ہوئی تھی۔ ان کے بعد حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما آئے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آئے تھے وہ میری تعریف کر رہے تھے اور میں یہ چاہتی ہوں کہ کاش! میں گنہگار ہوتی۔“

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٤٢٨ / ٢٩۔ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَا تُمْسِكُ شَيْئًا مِمَّا جَاءَهَا مِنْ رِزْقِ اللَّهِ تَعَالَى إِلَّا تَصَدَّقَتْ بِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اللہ تعالیٰ کے رزق میں سے جو بھی چیز آتی وہ اسے اپنے پاس نہ روکے رکھتیں بلکہ اسی وقت (کھڑے کھڑے) اس کا صدقہ فرمادیتیں۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٤٢٩ / ٣٠۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ جَارًا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَارِسِيًّا كَانَ طَيِّبَ الْمَرْقِ فَصَنَعَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ جَاءَ يَدْعُوهُ، فَقَالَ: وَهَذِهِ لِعَائِشَةَ فَقَالَ: لَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا، فَعَادَ يَدْعُوهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَهَذِهِ قَالَ: لَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا، ثُمَّ عَادَ يَدْعُوهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَهَذِهِ، قَالَ: نَعَمْ، فِي الثَّلَاثَةِ، فَقَامَ يَتَدَا فِعَانٍ حَتَّى أَتِيَا مَنْزِلَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

الحديث رقم ٢٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب قريش، ٣/١٢٩١، الرقم: ٣٣١٤.

الحديث رقم ٣٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الأشربة، باب: ما يفعل الضيف إذا تبعه غير من دعاه صاحب الطعام، ٣/١٦٠٩، الرقم: ٢٠٣٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٢٣، الرقم: ١٢٢٦٥.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فارسی پڑوسی بہت اچھا سالن بناتا تھا، پس ایک دن اس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے سالن بنایا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دینے کیلئے حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور یہ بھی یعنی عائشہ (بھی میرے ساتھ مدعو ہے یا نہیں) تو اس نے عرض کیا: نہیں، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں (میں نہیں جاؤں گا) اس شخص نے دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بھی (یعنی عائشہ بھی) تو اس آدمی نے عرض کیا: نہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر انکار فرما دیا۔ اس شخص نے سہ بارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بھی، اس نے عرض کیا: ہاں یہ بھی، پھر دونوں (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) ایک دوسرے کو تھامتے ہوئے اٹھے اور اس شخص کے گھر تشریف لے گئے۔“ اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۴۳۰ / ۳۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ جَبْرِيْلَ جَاءَ بِصُورَتِهَا فِي خِرْقَةٍ حَرِيْرٍ خَضْرَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم. فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام ریشم کے سبز کپڑے میں (لپٹی ہوئی) ان کی تصویر لے کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ دنیا و آخرت میں آپ کی اہلیہ ہیں۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

الحديث رقم ۳۱: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: من فضل عائشة، ۷۰۴/۵، الرقم: ۳۸۸۰، وابن حبان في الصحيح، ۶/۱۶، الرقم: ۷۰۹۴، وابن راهويه في المسند، ۶۴۹/۳، الرقم: ۱۲۳۷، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۱۴۰/۲، ۱۴۱۔

٤٣١ / ٣٢. عَنْ أَبِي مُوسَى رضي الله عنه قَالَ: مَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم حَدِيثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابو موسی رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ ہم اصحاب رسول اللہ صلى الله عليه وسلم کے لئے جب کبھی بھی کوئی حدیث مشکل ہو جاتی تو ہم ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے بارے میں پوچھتے تو ان سے اس حدیث کا صحیح علم پالیتے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤٣٢ / ٣٣. عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ رضي الله عنه، قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت موسیٰ بن طلحہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو فصیح نہیں دیکھا۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٤٣٣ / ٣٤. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لِفَاطِمَةَ: إِنَّهَا (أَيُّ عَائِشَةَ) حِبَّةٌ أَبِيكَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ..... الْحَدِيثُ.

الحديث الرقم ٣٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب: من فضل عائشة، ٧٠٥/٥، الرقم: ٣٨٨٣، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٧٩/٢، والمزي في تهذيب الكمال، ٤٢٣/١٢، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٣٢/٢، والعسقلاني في الإصابة، ١٨/٨.

الحديث رقم ٣٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب: من فضل عائشة، ٧٠٥/٥، الرقم: ٣٨٨٤، والحاكم في المستدرک، ١٢/٤، الرقم: ٦٧٣٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨٢/٢٣، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٨٧٦/٢، الرقم: ١٦٤٦، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٩١/٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٤٣/٩، وقال: رجاله رجال الصحيح.

الحديث رقم ٣٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في الانتصار، ٢٧٤/٤، الرقم: ٤٨٩٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣٢٢/٤.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک طویل حدیث میں روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! بے شک عائشہ تمہارے والد کو بہت زیادہ محبوب ہے۔“ اس حدیث کو امام ابو داؤد نے بیان کیا ہے۔

۴۳۴ / ۳۵۔ عَنْ ذَكَوَانَ رضی اللہ عنہ حَاجِبِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهُ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَسْتَأْذِنُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا..... فَقَالَتْ: ائْذِنُ لَهُ إِنْ شِئْتَ، قَالَ: فَأَدْخَلْتُهُ فَلَمَّا جَلَسَ، قَالَ: أَبْشِرِي، فَقَالَتْ: أَيْضًا، فَقَالَ: مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ أَنْ تَلْقَى مُحَمَّدًا رضی اللہ عنہ وَالْأَحِبَّةَ إِلَّا أَنْ تَخْرُجَ الرُّوحُ مِنَ الْجَسَدِ، كُنْتُ أَحَبَّ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ، وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ رضی اللہ عنہ يُحِبُّ إِلَّا طَيِّبًا وَسَقَطَتْ قِلَادَتُكَ لَيْلَةَ الْأَبْوَاءِ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ رضی اللہ عنہ حَتَّى يُصْبِحَ فِي الْمَنْزِلِ وَأَصْبَحَ النَّاسُ لَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ ﴿فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا﴾ [النساء، ۴: ۴۳] فَكَانَ ذَلِكَ فِي سَبَبِكَ، وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ مِنَ الرُّخْصَةِ، وَأَنْزَلَ اللَّهُ بَرَاءَتَكَ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَوَاتٍ جَاءَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ، فَأَصْبَحَ لَيْسَ لِلَّهِ مَسْجِدٌ مِنْ مَسَاجِدِ اللَّهِ يُذَكِّرُ اللَّهُ فِيهِ إِلَّا يُتْلَى فِيهِ آثَاءُ اللَّيْلِ وَآثَاءُ النَّهَارِ، فَقَالَتْ: دَعْنِي مِنْكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نَسِيًا مَنْسِيًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُو يَعْلَى.

الحديث رقم ۳۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۷۶/۱، الرقم: ۲۴۹۶، وابن حبان في الصحيح، ۴۱/۱۶، الرقم: ۷۱۰۸، والطبراني في المعجم الكبير، ۳۲۱/۱۰، الرقم: ۱۰۷۸۳، وأبو يعلى في المسند، ۵۷۶۵/۵، الرقم: ۲۶۴۸.

”حضرت ذکوان رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے دربان تھے، روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملنے کی اجازت طلب کرنے کیلئے تشریف لائے..... تو انہوں نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو تو انہیں اجازت دے دو، راوی بیان کرتے ہیں پھر میں انہیں اندر لے آیا پس جب وہ بیٹھ گئے تو عرض کرنے لگے: اے ام المؤمنین! آپ کو خوشخبری ہو، آپ نے جواباً فرمایا: اور تمہیں بھی خوشخبری ہو، پھر انہوں نے عرض کیا: آپ کی اور آپ کے محبوب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات میں سوائے آپ کی روح کے قفسِ عنصری سے پرواز کرنے کے کوئی چیز مانع نہیں ہے۔ آپ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام ازواجِ مطہرات سے بڑھ کر عزیز تھیں اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوائے پاکیزہ چیز کے کسی کو پسند نہیں فرماتے تھے، اور ابوا والی رات آپ کے گلے کا ہار گر گیا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح تک گھر نہ پہنچے اور جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صبح اس حال میں کی کہ ان کے پاس وضو کرنے کیلئے پانی نہیں تھا تو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے آیتِ تیمم نازل فرمائی ”پس تیمم کرو پاکیزہ مٹی کے ساتھ۔“ [النساء، ۴: ۴۳] اور یہ سارا آپ کے سبب ہوا اور یہ جو رخصت اللہ تعالیٰ نے (تیمم کی شکل میں) نازل فرمائی (یہ بھی آپ کی بدولت نصیب ہوئی) اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی براءت (یعنی بے گناہی) سات آسمانوں کے اوپر سے نازل فرمائی جسے حضرت جبریل امین علیہ السلام لے کر نازل ہوئے پس اب اللہ تعالیٰ کی مساجد میں سے کوئی مسجد ایسی نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے جس میں اس (آیتِ براءت) کی رات دن تلاوت نہ ہوتی ہو۔ یہ سن کر انہوں نے فرمایا: اے ابن عباس! بس کرو میری اور تعریف نہ کرو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! مجھے یہ پسند ہے کہ میں کوئی بھولی بھری چیز ہوتی (جسے کوئی نہ جانتا ہوتا)۔“ اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

٤٣٥ / ٣٦. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَعْرِفَةِ فَرَسٍ وَهُوَ يُكَلِّمُ رَجُلًا، قُلْتُ: رَأَيْتُكَ وَاضِعًا يَدَيْكَ عَلَى مَعْرِفَةِ فَرَسٍ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَأَنْتِ تُكَلِّمُهُ، قَالَ: وَرَأَيْتِ؟

الحدیث رقم ۳۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۷۴/۶، الرقم: ۲۴۵۰۶،
والحميدي في المسند، ۱/۱۲۳، الرقم: ۲۷۷، وأبو نعیم في حلیة الأولیاء،
۲/۴۶، وابن الجوزی في صفة الصفوة، ۲/۲۰.

قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: ذَاكَ جِبْرِيلُ الطَّيِّبُ وَهُوَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ، قَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، جَزَاهُ اللَّهُ خَيْرًا مِنْ صَاحِبِ وَدَخِيلٍ، فَنِعْمَ الصَّاحِبُ وَنِعْمَ الدَّخِيلُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا: آپ ﷺ نے گھوڑے کی گردن پر اپنا دست اقدس رکھا ہوا ہے اور ایک آدمی سے کلام فرما رہے ہیں، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے وجیہ کلبی کے گھوڑے کی گردن پر اپنا دست اقدس رکھا ہوا ہے اور ان سے کلام فرما رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا واقعی تم نے یہ منظر دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جبریل الطَّيِّبُ تھے اور وہ تجھے سلام پیش کرتے ہیں، انہوں نے عرض کیا: اور ان پر بھی سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں، اور اللہ تعالیٰ دوست اور مہمان کو جزائے خیر عطا فرمائے، پس کتنا ہی اچھا دوست (حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس) اور کتنا ہی اچھا مہمان (حضرت جبریل الطَّيِّبُ) ہیں۔“ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٤٣٦ / ٣٧. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا رَأَيْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ طَيْبَ نَفْسٍ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ادْعُ اللَّهَ لِي، فَقَالَ: اللَّهُمَّ، اغْفِرْ لِعَائِشَةَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهَا وَمَا تَأَخَّرَ مَا أَسْرَتْ وَمَا أَعْلَنْتُ فَضَحِكْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَتَّى سَقَطَ رَأْسُهَا فِي حِجْرِهَا مِنَ الضَّحْكِ، قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيْسُرُكَ دُعَائِي، فَقَالَتْ: وَمَا لِي لَا يَسُرُّنِي دُعَاؤُكَ، فَقَالَ ﷺ: وَاللَّهِ، إِنَّهَا لَدُعَائِي لِأُمَّتِي فِي كُلِّ صَلَاةٍ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

الحديث رقم ٣٧: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٤٨/٦، الرقم: ٧١١١، والحاكم في المستدرک، ١٣/٤، الرقم: ٦٧٣٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣٩٠/٦، الرقم: ٣٢٢٨٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٤٩٨/١، الرقم: ٢٠٣٢، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٤٥/٢، والهيتمي في مجمع الزوائد، ٢٤٣/٩.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو خوشگوار حالت میں دیکھا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے میرے حق میں دعا فرمائیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! عائشہ کے اگلے پچھلے، ظاہری و باطنی، تمام گناہ معاف فرما یہ سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اتنا نہیں کہ ان کا سر آپ ﷺ کی گود مبارک میں آ پڑا (یعنی ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو گئیں) اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میری دعا تمہیں اچھی لگی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ کی دعا مجھے اچھی نہ لگے، پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! بے شک ہر نماز میں میری یہ دعا میری امت کیلئے خاص ہے۔“ اس حدیث کو امام ابن حبان، حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۴۳۷/۳۸۔ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَفْقَهُ النَّاسِ وَأَعْلَمَ النَّاسِ وَأَحْسَنَ النَّاسِ رَأْيًا فِي الْعَامَةِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت عطاء بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تمام لوگوں سے بڑھ کر فقیہ اور تمام لوگوں سے بڑھ کر عالمہ اور تمام لوگوں سے بڑھ کر روزمرہ معاملات میں اچھی رائے رکھنے والی تھیں۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۴۳۸/۳۹۔ عَنْ عُرْوَةَ   قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَعْلَمَ بِشَعْرٍ، وَلَا فَرِيضَةٍ، وَلَا أَعْلَمَ بِفِقْهِ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عروہ   بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر، شعر، فرائض (میراث) اور فقہ کا عالم کسی کو نہیں دیکھا۔“

الحديث رقم ۳۸۲: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۵/۴، الرقم: ۶۷۴۸، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۱۸۵/۲، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ۱۲/۴۶۳، والمزي في تهذيب الكمال، ۲۳۴/۳۵، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۱۸۸۳/۴، والعسقلاني في الإصابة، ۱۸/۸.

الحديث رقم ۳۹: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۲۷۶/۵، الرقم: ۲۶۰۴۴، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ۱۲/۴۶۳، والمزي في تهذيب الكمال، ۲۳۴/۳۵، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۱۸۸۳/۴، والعسقلاني في الإصابة، ۱۸/۸.

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۴۰ / ۴۳۹. عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَوْ جُمِعَ عِلْمُ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ فِيهِنَّ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ عِلْمُ عَائِشَةَ أَكْثَرَ مِنْ عِلْمِهِنَّ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”امام زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر جملہ ازواجِ مطہرات سمیت اس امت کی تمام عورتوں کے علم کو جمع کر لیا جائے تو عائشہ کا علم ان سب کے علم سے زیادہ ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۴۱ / ۴۴۰. عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ مُعَاوِيَةُ رضی اللہ عنہ: مَا رَأَيْتُ خَطِيبًا قَطُّ أَبْلَغَ وَلَا أَفْطَنَ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”امام قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے کسی بھی خطیب کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر بلاغت و فطانت والا نہیں دیکھا۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۴۲ / ۴۴۱. عَنْ عُرْوَةَ رضی اللہ عنہا قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ أَعْلَمَ بِالْقُرْآنِ وَلَا بِفَرِيضَةٍ وَلَا بِحَلَالٍ وَلَا بِشِعْرِ وَلَا بِحَدِيثِ الْعَرَبِ وَلَا بِنَسَبٍ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ.

الحديث رقم ۴۰: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۳/۱۸۴، الرقم: ۲۹۹،
والخلال في السنة، ۲/۴۷۶، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ۱۲/۴۶۳،
والمزي في تهذيب الكمال، ۳۵/۲۳۵، وابن الجوزي في صفوة الصفوة،
۲/۳۳، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۲/۱۸۵، والهيثمي في مجمع الزوائد،
۹/۲۴۳، وقال: رجال هذا الحديث ثقات.

الحديث رقم ۴۱: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۳/۱۸۳، الرقم: ۲۹۸،
والشيباني في الآحاد والمثاني، ۵/۳۹۸، الرقم: ۳۰۲۷، والهيثمي في مجمع
الزوائد، ۹/۲۴۳.

الحديث رقم ۴۲: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۲/۴۹، ۵۰، وابن الجوزي في
صفوة الصفوة، ۲/۳۲.

”حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے لوگوں میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو قرآن، فرائض، حلال و حرام، شعر، عربوں کی روایات، اور نسب کا عالم نہیں دیکھا۔“ اس حدیث کو امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۴۴۲ / ۴۳. عَنْ أُمِّ ذَرَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَكَانَتْ تَغْشَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: بَعَثَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِلَيْهَا بِمَالٍ فِي غَرَارَتَيْنِ ثَمَانِينَ أَوْ مِائَةَ أَلْفٍ فَدَعَتْ بِطَبْقٍ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صَائِمَةٌ فَجَلَسْتُ تَقْسِمُ بَيْنَ النَّاسِ فَأُمْسَتْ وَمَا عِنْدَهَا مِنْ ذَلِكَ دِرْهَمٍ فَلَمَّا أُمْسَتْ، قَالَتْ: يَا جَارِيَةُ، هَلُمِّي فِطْرِي فَجَاءَتْهَا بِخُبْزٍ وَزَيْتٍ، فَقَالَتْ لَهَا أُمُّ ذَرَّةَ: أَمَا اسْتَطَعْتَ مِمَّا قَسَمْتَ الْيَوْمَ أَنْ تَشْتَرِي لَنَا لَحْمًا بِدِرْهَمٍ نَفْطُرُ عَلَيْهِ، قَالَتْ: لَا تُعْنِفْنِي، لَوْ كُنْتُ ذَكَرْتَنِي لَفَعَلْتُ. رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ وَابْنُ سَعْدٍ.

”حضرت ام ذرہ، جو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ تھیں، بیان کرتی ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے دو تھیلوں میں آپ کو اسی ہزار یا ایک لاکھ کی مالیت کا مال بھیجا، آپ نے (مال رکھنے کے لئے) ایک تھال منگوایا اور آپ اس دن روزے سے تھیں، آپ وہ مال لوگوں میں تقسیم کرنے کے لئے بیٹھ گئیں، پس شام تک اس مال میں سے آپ کے پاس ایک درہم بھی نہ بچا، جب شام ہو گئی تو آپ نے فرمایا: اے لڑکی! میرے افطار کے لئے کچھ لاؤ، وہ لڑکی ایک روٹی اور تھوڑا سا گھی لے کر حاضر ہوئی، پس ام ذرہ نے عرض کیا: کیا آپ نے جو مال آج تقسیم کیا ہے اس میں سے ہمارے لیے ایک درہم کا گوشت نہیں خرید سکتی تھیں جس سے آج ہم افطار کرتے! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اب مجھے اس لہجے میں شکایت نہ کرو اگر اس وقت (جب میں مال تقسیم کر رہی تھی) تم نے مجھے یاد کرایا ہوتا تو شاید میں (تمہارے لیے) ایسا کر لیتی۔“ اس حدیث کو امام ابو نعیم اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۴۳: أخرجه أبو نعیم فی حلیة الأولیاء، ۴۷/۲، وھناد فی الزھد، ۳۳۷/۱، ۳۳۸، والذھبی فی سیر أعلام النبلاء، ۱۸۷/۲، وابن سعد فی الطبقات الکبری، ۶۷/۸۔

۴۴ / ۴۴۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا رَأَيْتُ امْرَأَتَيْنِ أَجْوَدَ مِنْ عَائِشَةَ وَأَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَجُودُهُمَا مَخْتَلِفٌ: أَمَّا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَكَانَتْ تَجْمَعُ الشَّيْءَ إِلَى الشَّيْءِ حَتَّى إِذَا كَانَ اجْتِمَاعَ عِنْدَهَا قَسَمَتْ وَأَمَّا أُسْمَاءُ فَكَانَتْ لَا تُمْسِكُ شَيْئًا لِغَدٍ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

”حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر سخاوت کرنے والی کوئی عورت نہیں دیکھی اور دونوں کی سخاوت میں فرق ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تھوڑی تھوڑی اشیاء جمع فرماتی رہتی تھیں اور جب کافی ساری اشیاء آپ کے پاس جمع ہو جاتیں تو آپ انہیں (غریبوں اور محتاجوں میں) تقسیم فرمادیتیں، جبکہ حضرت اسماء (بھی) اپنے پاس کل کے لئے کوئی چیز بچا کر نہیں رکھتی تھیں۔“
اس حدیث کو امام بخاری نے الادب المفرد میں بیان کیا ہے۔

۴۵ / ۴۴۴۔ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: بَعَثَ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِطُوقٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيهِ جَوْهَرٌ قَوْمَ بِمِائَةِ أَلْفٍ، فَقَسَمَتْهُ بَيْنَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم. رَوَاهُ هُنَادٌ.

”حضرت عطاء سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سونے کا ہار بھیجا جس میں ایک ایسا جوہر لگا ہوا تھا جس کی قیمت ایک لاکھ درہم تھی، پس آپ نے وہ قیمتی ہار تمام امہات المؤمنین میں تقسیم فرما دیا۔“
اس حدیث کو امام ہناد نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۴۴: أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ۱/۱۰۶، الرقم: ۲۸۶، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ۲/۵۸، ۵۹.

الحدیث الرقم ۴۵: أخرجه هناد في الزهد، ۱/۳۳۷، الرقم: ۶۱۸، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ۲/۲۹.

۴۴۵/۴۶۔ عَنْ عُرْوَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَانَتْ تَسْرُدُ الصَّوْمَ. وَعَنِ الْقَاسِمِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَانَتْ تَصُومُ الدَّهْرَ وَلَا تَفْطُرُ إِلَّا يَوْمَ أَضْحَىٰ أَوْ يَوْمَ فِطْرٍ.

وفي رواية عنه: قَالَ: كُنْتُ إِذَا غَدَوْتُ أَبْدَأُ بِبَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَسْلِمَ عَلَيْهَا، فَعَدَوْتُ يَوْمًا فَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تَسْبِيحُ وَتَقْرَأُ: ﴿فَمَنْ اللهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ﴾ [الطور، ۵۲: ۲۷] وَتَدْعُو وَتَبْكِي وَتُرَدِّدُهَا فَقُمْتُ حَتَّى مَلَلْتُ الْقِيَامَ فَذَهَبْتُ إِلَى السُّوقِ لِحَاجَتِي ثُمَّ رَجَعْتُ فَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ كَمَا هِيَ تُصَلِّي وَتَبْكِي.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت عروہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مسلسل روزہ سے ہوتی تھیں۔ اور امام قاسم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مسلسل روزہ سے ہوتی تھیں اور صرف عید الاضحیٰ اور عید الفطر کو افطار فرماتی تھیں۔

اور ان ہی سے روایت ہے کہ میں صبح کو جب گھر سے روانہ ہوتا تو سب سے پہلے سلام کرنے کی غرض سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاتا، پس ایک صبح میں آپ کے گھر گیا تو آپ حالت قیام میں تسبیح فرما رہی تھیں اور یہ آہ کریمہ پڑھ رہی تھیں: ”پس اللہ نے ہم پر احسان فرما دیا اور ہمیں نارِ جہنم کے عذاب سے بچا لیا۔“ [الطور، ۵۲: ۲۷] اور دعا کرتی اور روتی جا رہی تھیں اور اس آیت کو بار بار دہرا رہی تھیں، پس میں (ان کی نماز سے فراغت کے انتظار میں) کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ میں کھڑا کھڑا تھک گیا اور اپنے کام کی غرض سے بازار چلا گیا، پھر میں واپس آیا تو میں نے دیکھا کہ آپ اسی حالت میں کھڑی نماز ادا کر رہی ہیں اور مسلسل روئے جا رہی ہیں۔“ اس حدیث کو امام عبدالرزاق، بیہقی اور ابن جوزی نے روایت کیا ہے یہ الفاظ ابن جوزی کے ہیں۔

الحدیث رقم ۴۶: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ۴۵۱/۲، الرقم: ۴۰۴۸، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳۷۵/۲، الرقم: ۲۰۹۲، وابن أبي عاصم في كتاب الزهد، ۱۶۴/۱، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ۳۱/۲.

فصل في مناقب أم المؤمنين حفصة بنت عمر رضي الله عنها

﴿ أم المؤمنين حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

۴۴۶ / ۴۷. عَنْ قَيْسِ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَلَّقَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا خَالَهَا قُدَّامَةُ وَعُثْمَانُ ابْنُ مَطْعُونٍ فَبَكَتُ وَقَالَتْ: وَاللَّهِ، مَا طَلَّقَنِي عَنْ شَيْعٍ وَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: قَالَ لِي جَبْرِيلُ عليه السلام: رَاجِعِ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَإِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَإِنَّهَا زَوْجَتُكَ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت قیس بن زید رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کو طلاق دی، تو ان کے ماموں قدامہ اور عثمان جو کہ مظعون کے بیٹے ہیں آپ کو ملنے آئے تو آپ رو پڑیں اور کہا: خدا کی قسم! حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے غصہ اور غضب کی وجہ سے طلاق نہیں دی، اسی دوران حضور نبی اکرم ﷺ ادھر تشریف لائے اور فرمایا: جبریل عليه السلام نے مجھے کہا ہے: ”آپ حفصہ کی طرف رجوع کر لیں۔ بے شک وہ بہت زیادہ روزے رکھنے اور قیام کرنے والی ہیں اور بے شک وہ جنت میں بھی آپ کی اہلیہ ہیں۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۴۴۷ / ۴۸. عَنْ أَنَسِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا حَفْصَةُ، أَتَانِي جَبْرِيلُ عليه السلام أَنْفًا فَقَالَ: فَإِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَهِيَ زَوْجَتُكَ فِي الْجَنَّةِ.

الحديث رقم ۴۷: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۶/۴، الرقم: ۶۷۵۳، والطبرانی في المعجم الكبير، ۱۸/۳۶۵، الرقم: ۹۳۴، وأبونعيم في حلية الأولياء، ۵۰/۲، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۸/۸۴، والعسقلاني في الإصابة، ۵/۵۵۹، الرقم: ۷۳۵۶، والحارث في المسند (زوائد الهيثمي)، ۲/۹۱۴، الرقم: ۱۰۰۰.

الحديث رقم ۴۸: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۱/۵۵، الرقم: ۱۵۱، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۷/۹۴، الرقم: ۲۵۰۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۲۴۴.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حفصہ! ابھی ابھی جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور مجھے کہا: بے شک وہ (حضرت حفصہ) بہت زیادہ روزے دار اور قیام کرنے والی ہیں اور وہ جنت میں بھی آپ کی اہلیہ ہیں۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

فصل فی مناقبِ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

﴿ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

۴۴۸ / ۴۹۔ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: أَنْبِئْتُ أَنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَعِنْدَهُ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَجَعَلَ يُحَدِّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِاُمِّ سَلَمَةَ: مَنْ هَذَا؟ أَوْ كَمَا قَالَ. قَالَ: قَالَتْ: هَذَا دِحْيَةُ. قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: أَيُّمُ اللهِ! مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ، حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ يُخْبِرُ عَنْ جَبْرِيلَ أَوْ كَمَا قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ: مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا؟ قَالَ: مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”ابو عثمان بیان کرتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ حضرت جبریل علیہ السلام ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے پاس موجود تھیں، پس وہ آپ ﷺ سے گفتگو کرتے رہے پھر چلے گئے، حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا: یہ کون تھے؟ یا جو کچھ بھی آپ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے جواب دیا کہ حضرت دحیہ تھے، حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم! میں نے انہیں دحیہ قلبی ہی سمجھا تھا، لیکن میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دورانِ خطبہ بتایا کہ وہ حضرت جبرائیل تھے، یا جو کچھ بھی آپ ﷺ نے فرمایا، معمر کے والد بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو عثمان سے دریافت کیا کہ آپ نے یہ کس سے سنا ہے تو انہوں نے بتایا ہاں، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا ہے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

الحديث رقم ۴۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ۳/ ۱۳۳۰، الرقم: ۳۴۳۵، وفي كتاب: فضائل القرآن، باب: كيف نزل الوحي، ۴/ ۱۹۰۵، الرقم: ۴۶۹۵، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أم سلمة، ۴/ ۱۹۰۶، الرقم: ۲۴۵۱، والبخار في المسند، ۷/ ۵۵، الرقم: ۲۶۰۲.

٤٤٩ / ٥٠. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَقَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ بِكَ عَلَى أَهْلِكَ هَوَانٌ، إِنْ شِئْتَ سَبَعْتُ لَكَ، وَإِنْ سَبَعْتُ لَكَ سَبَعْتُ لِنِسَائِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ان سے نکاح کرنے کے بعد ان کے پاس تین دن رہے پھر فرمایا: تمہاری اہمیت اور چاہت اپنے شوہر کی نظروں میں ہرگز کم نہیں ہوئی، اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس ایک ہفتہ قیام کر لوں اور (لیکن) اگر میں تمہارے پاس ایک ہفتہ رہا تو میں اپنی تمام ازواج کے پاس ایک ایک ہفتہ رہوں گا۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٤٥٠ / ٥١. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا فِي بَيْتِهَا ذَاتَ يَوْمٍ فَجَاءَتِ الْخَادِمُ، فَقَالَتْ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ بِالسُّدَّةِ، فَقَالَ: تَنْجِي لِي عَنْ أَهْلِ بَيْتِي فَتَنَحْتُ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَدَخَلَ عَلِيٌّ، وَفَاطِمَةُ، وَحَسَنٌ، وَحُسَيْنٌ فَوَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ وَأَخَذَ عَلِيًّا بِإِحْدَى يَدَيْهِ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ وَأَخَذَ فَاطِمَةَ بِالْيَدِ الْأُخْرَى فَضَمَّهَا إِلَيْهِ وَقَبَّلَهُمَا وَأَعْدَفَ عَلَيْهِمْ خَمِيصَةَ سَوْدَاءَ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ، إِلَيْكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، وَأَهْلُ بَيْتِي، قَالَتْ: فَنَادَيْتُهُ، فَقُلْتُ: وَأَنَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: وَأَنْتِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ.

الحديث رقم ٥٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الرضاع، باب: قدر ما تستحقه البكر والثيب من إقامة الزوج عندها عقب الزفاف، ١٠٨٣/٢، الرقم: ١٤٦٠، وأبوداود في السنن، كتاب: النكاح، باب: في المقام عند البكر، ٢/٢٤٠، الرقم: ٢١٢٢، وابن حبان في الصحيح، ١٠/١٠، الرقم: ٤٢١٠، والدارمي في السنن، ١٩٤/٢، الرقم: ٢٢١٠.

الحديث رقم ٥١: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٧٠، الرقم: ٣٢١٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٩٦، الرقم: ٢٦٥٨٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/٣٩٣، الرقم: ٩٣٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٦٦.

”حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک دن ان کے پاس ان کے گھر تشریف فرما تھے پس خادم آیا اور عرض کیا: حضرت علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما (گھر کی) دہلیز پر کھڑے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: میرے لئے میرے اہل بیت کے راستے سے ہٹ جایا کرو (یعنی انہیں بلا اجازت گھر میں آنے دیا کرو) پس وہ خادم گھر کے ایک کونے میں چلا گیا، پس حضرت علی اور حضرت فاطمہ اور حسین کریمین ﷺ اندر تشریف لائے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے نواسوں کو اپنی گود میں بٹھایا اور اپنا ایک دست مبارک حضرت علی ﷺ پر رکھا اور انہیں اپنے ساتھ ملایا اور اپنا دوسرا دست اقدس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر رکھا اور انہیں بھی اپنے ساتھ ملایا اور ان دونوں کو چوما اور پھر ان سب پر اپنی کالی کالی بچھا دی پھر فرمایا: اے اللہ! تیری طرف نہ کہ آگ کی طرف، میں اور میرے اہل بیت، حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے آپ ﷺ کو پکار کر عرض کیا: اور میں بھی یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تم بھی۔“ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ

أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ مَنَاقِبِ كَا بِيَانِ﴾

٥٢/٤٥١. عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

يَقُولُ: مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي

الْجَنَّةِ، قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ فَمَا تَرَ كُتُبَهُنَّ مِنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

”ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی

اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو مسلمان بندہ ہر روز اللہ تعالیٰ کے لئے بارہ رکعات نفل

پڑھے گا اس کے لئے ان کے بدلہ میں جنت میں گھر بنایا جائے گا۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

فرماتی ہیں میں نے اس دن کے بعد کبھی بھی یہ بارہ رکعات ترک نہیں کیں۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

٥٣/٤٥٢. عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّجَّاشِيَّ ﷺ زَوْجَ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي

سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى صَدَاقِ أَرْبَعِ آلَافِ دِرْهَمٍ،

وَكَتَبَ بِذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَبِلَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

”امام زہری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ شاہ نجاشی ﷺ نے حضرت ام حبیبہ بنت ابی

الحدیث رقم ٥٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها،

باب: فضل السنن الراقبة قبل الفرائض وبعدهن وبيان عددن، ١/٥٠٢، الرقم:

٧٢٨، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٢٠٣، الرقم: ١١٨٧، وابن راهويه في

المسند، ١/٢٣٣، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٤٤، الرقم: ٧١٢٤.

الحدیث رقم ٥٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: النكاح، باب: الصداق، ٢/٢٣٥،

الرقم: ٢١٠٨، والشوكاني في نيل الأوطار، ٦/٣١٣.

سفیان رضی اللہ عنہما کی شادی حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چار ہزار درہم حق مہر پر کی اور اس کی خبر بذریعہ خط حضور نبی اکرم ﷺ کو دی تو آپ ﷺ نے اسے قبول فرمایا۔“
اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۵۴ / ۴۵۳۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبِ الْمَدِينَةِ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُرِيدُ غَزْوَ مَكَّةَ فَكَلَّمَهُ أَنْ يَزِيدَ فِي هَدَنَةِ الْحُدَيْبِيَّةِ فَلَمْ يَقْبَلْ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَامَ، فَدَخَلَ عَلَى ابْنَتِهِ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَلَمَّا ذَهَبَ لِيَجْلِسَ عَلَى فِرَاشِ النَّبِيِّ ﷺ طَوَتْهُ ذُونَهُ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ، أَرَعِبْتِ بِهَذَا الْفِرَاشِ عَنِّي أَوْ بِي عَنْهُ، فَقَالَتْ: بَلْ هُوَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَأَنْتَ أَمْرٌ نَجِسٌ مُشْرِكٌ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ، لَقَدْ أَصَابَكَ بَعْدِي شَرٌّ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

”امام زہری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جب ابوسفیان بن حرب (قبول اسلام سے قبل) مدینہ منورہ آئے تو وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں بھی حاضر ہوئے جبکہ آپ ﷺ (مشرکین مکہ کی طرف سے معاندہ کی خلاف ورزی کرنے پر) مکہ پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ ابوسفیان نے حضور نبی اکرم ﷺ سے صلح حدیبیہ کے معاہدہ میں توسیع کے لئے گزارش کی لیکن حضور نبی اکرم ﷺ نے انکار فرما دیا، پس وہ کھڑے ہوئے اور اپنی بیٹی حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس چلے گئے لیکن جب وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے بستر پر بیٹھنے کے لئے بڑھے تو ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ان کے بیٹھنے سے پہلے ہی وہ بستر لپیٹ دیا۔ انہوں نے کہا: اے میری بیٹی! کیا تو اس بستر کی وجہ سے مجھ سے نفرت کرتی ہے یا میری وجہ سے اس بستر سے؟ انہوں نے فرمایا: یہ حضور نبی اکرم ﷺ کا (پاکیزہ نورانی) بستر ہے اور تم ایک نجس اور مشرک انسان ہو۔ (یہ سن کر) انہوں نے کہا: اے میری بیٹی! البتہ میرے بعد تم شر میں مبتلا ہو گئی ہو۔“ اس حدیث کو امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۵۴: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۸ / ۱۰۰، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۲ / ۲۲۳، وابن الجوزي في صفوة الصوة، ۲ / ۴۶، والعسقلاني في الإصابة، ۷ / ۶۵۳.

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿ اُمّ المؤمنین حضرت سوده رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

۴۵۴ / ۵۵۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَأَيُّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا، غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَبَغَّى بِذَلِكَ رِضًا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواجِ مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے کہ آپ ﷺ کے ساتھ جانے کیلئے کس کے نام قرعہ نکلتا ہے اور آپ ﷺ نے ان کے درمیان ایک رات دن کی باری مقرر فرمائی ہوئی تھی، ماسوائے حضرت سوده بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے کہ انہوں نے اپنی باری ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دی ہوئی تھی اور اس سے ان کا مقصود حضور نبی اکرم ﷺ کی رضامندی تھی۔“ اس حدیث کو امام بخاری اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

۴۵۵ / ۵۶۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ امْرَأَةً أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ

الحديث رقم ۵۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الهبة وفضلها، باب: هبة المرأة لغير زوجها وعتقها، ۱/ ۱۸۱، الرقم: ۲۴۵۳، وفي كتاب: الشهادات، باب: في المشكلات، ۲/ ۹۵۵، الرقم: ۲۵۴۲، وأبو داود في السنن، كتاب: النكاح، باب: في القسم بين النساء ۲/ ۲۴۳، الرقم: ۲۱۳۸، والسنن الكبرى، ۵/ ۲۹۲، الرقم: ۸۹۲۳.

الحديث رقم ۵۶: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الرضاع، باب: جواز هبتها نوبتها لضربتها، ۲/ ۱۰۸۵، الرقم: ۱۴۶۳، والسنن الكبرى، ۵/ ۳۰۱، الرقم: ۸۹۳۴، وابن حبان في الصحيح، ۱۰/ ۱۲، الرقم: ۴۲۱۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۷/ ۷۴، الرقم: ۱۳۲۱۱.

أَكُونُ فِي مَسْلَاحِهَا مِنْ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مِنْ امْرَأَةٍ فِيهَا حِدَّةٌ
قَالَتْ: فَلَمَّا كَبُرْتُ جَعَلْتُ يَوْمَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِعَائِشَةَ قَالَتْ: يَا
رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِي مِنْكَ لِعَائِشَةَ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يُقَسِّمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے ازواجِ مطہرات میں سب سے
زیادہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا عزیز تھیں، میری تمنا تھی کہ کاش میں ان کے جسم میں
ہوتی، حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے مزاج میں تیزی تھی، جب وہ بوڑھی ہو گئیں تو انہوں
نے حضور نبی اکرم ﷺ کی اپنے ساتھ کی باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی اور عرض
کیا: یا رسول اللہ! میں نے اپنی باری عائشہ کو دے دی ہے، پھر حضور نبی اکرم ﷺ حضرت
عائشہ کے ہاں دو دن رہتے تھے، ایک دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا اور ایک دن
حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی باری کا۔“ اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿ اُمّ المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

٤٥٦ / ٥٧. عَنْ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذَكَرَ تَزْوِيجُ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عِنْدَ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم أَوْلَمَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَيْهَا، أَوْلَمَ بِشَاةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے نکاح کا ذکر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی زوجہ مطہرہ کا ولیمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ولیمہ جیسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ولیمہ ایک بکری کے ساتھ کیا تھا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٥٧ / ٥٨. عَنْ عَيْسَى بْنِ طَهْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ فِي زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَأَطْعَمَ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ خُبْزًا وَلَحْمًا، وَكَانَتْ تَفْخَرُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَكَانَتْ تَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ أَنْكَحَنِي فِي السَّمَاءِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”امام عیسیٰ بن طہمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ پردے کی آیت حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے حق میں نازل ہوئی اور ان

الحديث رقم ٥٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: الوليمة ولو بشاة، ١٩٨٣/٥، الرقم: ٤٨٧٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: زواج زينب بنت جحش، ١٠٤٩/٢، الرقم: ١٤٢٨، وأبو داود في السنن، كتاب: الأطعمة، باب: في استحباب الوليمة عند النكاح، ٣٤١/٣، الرقم: ٣٧٤٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٥٨/٧، الرقم: ١٤٢٧٧.

الحديث رقم ٥٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: وكان عرشه على الماء، ٢٧٠٠/٦، الرقم: ٦٩٨٥.

کے ولیمہ میں آپ ﷺ نے روٹی اور گوشت کھلایا اور یہ (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) حضور نبی اکرم ﷺ کی باقی ازواج مطہرات پر اظہارِ تفاخر کیا کرتی تھیں اور فرمایا کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح آسمان پر کیا ہے۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۵۹/۴۵۸. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ زَيْنَبُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَفْخَرُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: زَوَّجَكُنَّ أَهَالِيكُنَّ وَزَوَّجَنِي اللَّهُ تَعَالَى مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَوَاتٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضور نبی اکرم ﷺ کی تمام ازواج مطہرات سے فخریہ فرمایا کرتی تھیں کہ تمہارا نکاح تمہارے گھر والوں نے کیا اور میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر کیا۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۶۰/۴۵۹. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَسْرَعُكُنَّ لِحَاقًا بِي أَطْوَلُكُنَّ يَدًا، قَالَتْ: فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ أَيُّهُنَّ أَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ: فَكَانَتْ أَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حَبَّانٍ.

”ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (میری وفات کے بعد) مجھے تم سب میں سے زیادہ جلد وہ بیوی ملے گی، جس کے ہاتھ تم سب سے زیادہ لمبے ہوں گے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر ہم سب اپنے اپنے ہاتھ ناپنے لگیں کہ کس کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے ہیں، لیکن سب سے زیادہ لمبے ہاتھ حضرت زینب

الحدیث رقم ۵۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: وكان عرشه على الماء، ۶/۲۶۹۹، الرقم: ۶۹۸۴، والنسائي في السنن الكبرى مختصراً، ۵/۲۹۱، الرقم: ۸۹۱۸.

الحدیث رقم ۶۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل زینب أم المؤمنین، ۴/۱۹۰۷، الرقم: ۲۴۵۲، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/۵۰، الرقم: ۶۶۶۵.

رضی اللہ عنہا کے تھے، کیونکہ وہ اپنے ہاتھوں سے کام کیا کرتی تھیں اور زیادہ صدقہ و خیرات کیا کرتی تھیں۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۶۱ / ۴۶۰. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ: فَأَرْسَلَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْهُنَّ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ أَرِ امْرَأَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّينِ مِنْ زَيْنَبَ، وَاتَّقَى اللَّهَ، وَأَصْدَقَ حَدِيثًا، وَأَوْصَلَ لِلرَّحِمِ، وَأَعْظَمَ صَدَقَةً، وَأَشَدَّ ابْتِدَالًا لِنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ الَّذِي تَصَدَّقُ بِهِ، وَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى، مَا عَدَا سُورَةَ مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيهَا، تُسْرِعُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک طویل حدیث میں بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواجِ مطہرات نے آپ ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو آپ کے پاس بھیجا اور وہی حضور نبی اکرم ﷺ کے نزدیک مرتبہ میں میرے برابر تھیں اور میں نے حضرت زینب سے زیادہ دیندار، اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والی، سچ بات کہنے والی، صلہ رحمی کرنے والی اور صدقہ و خیرات کرنے والی کوئی عورت نہیں دیکھی، اور نہ ان سے زیادہ تواضع کرنے والی کوئی عورت دیکھی ہے، اس عمل میں جس کے ذریعے وہ صدقہ کرتیں اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتیں تھیں، البتہ وہ زبان کی تیز تھیں لیکن اس سے بھی وہ بہت جلد رجوع کر لیتی تھیں۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۶۲ / ۴۶۱. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ

الحديث رقم ۶۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: في فضل عائشة، ۱۸۹۱ / ۴ الرقم: ۲۴۴۲، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۹۹ / ۷، الرقم: ۱۴۵۲۶.

الحديث رقم ۶۲: أخرجه أبونعيم في حلية الأولياء، ۵۴ / ۲، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۱۸۵۲ / ۴، الرقم: ۳۳۵۵، والنهبي في سیر أعلام النبلاء، ۲۱۷ / ۲.

لِعُمَرَ رضی اللہ عنہ: إِنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ أَوْاهَةٌ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا الْأَوْاهَةُ؟
قَالَ: الْخَاشِعَةُ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالذَّهَبِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بے شک زینب بنت جحش ”اواہہ“ ہے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اواہہ کا کیا مطلب ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خاشعہ (بہت زیادہ خشوع و خضوع کرنے والی)۔“
اس حدیث کو امام ابو نعیم، ابن عبدالبر اور ذہبی نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ ذہبی کے ہیں۔

فصل فی مناقبِ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت ميمونه رضي الله عنها کے مناقب کا بیان ﴾

۶۳/۴۶۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
 الْأَخَوَاتُ مُؤْمِنَاتٌ: مَيْمُونَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ، وَأُخْتُهَا أُمُّ
 الْفَضْلِ بِنْتُ الْحَارِثِ، وَأُخْتُهَا سَلْمَى بِنْتُ الْحَارِثِ امْرَأَةٌ حَمْرَةٌ،
 وَأَسْمَاءُ بِنْتُ عَمَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أُخْتُهَا لَأُمِّهِنَّ.
 رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالطَّبْرَانِيُّ.
 وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمام مومن عورتیں آپس میں بہنیں ہیں (پھر فرمایا: اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت ميمونه، اس کی بہن اُمِّ فَضْلِ بنتِ حارث، اور اس کی بہن سلمیٰ بنتِ حارث جو حمزہ کی بیوی ہے اور اسماء بنت عمیس (رضی اللہ عنہا) ان کی اخیانی بہنیں ہیں۔“

اس حدیث کو امام نسائی، حاکم، اور طبرانی نے روایت کیا ہے نیز الفاظ امام حاکم کے ہیں۔

الحدیث رقم ۶۳: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ۱۰۳/۵، والحاكم في المستدرک، ۳۵/۴، الرقم: ۶۸۰۱، الرقم: ۸۳۸۷، والطبراني في المعجم الكبير، ۴۱۵/۱۱، الرقم: ۱۲۱۷۸، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۲۴۹/۹۔

فصل في مناقب أم المؤمنين جويرية بنت الحارث رضي الله عنها

﴿ أم المؤمنين حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

۶۴ / ۴۶۳. عَنْ جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا، ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ. فَقَالَ: مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَقَدْ قُلْتِ بَعْدَكَ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مِنْذُ الْيَوْمِ لَوَزِنْتَهُنَّ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِينَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز فجر پڑھنے کے بعد صبح ہی ان کے پاس سے چلے گئے اور وہ اس وقت اپنی نماز کی جگہ میں بیٹھی تھیں، پھر آپ ﷺ دن چڑھے تشریف لائے اور وہ وہیں بیٹھی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس وقت سے میں تمہیں چھوڑ کر گیا ہوں تم اسی طرح بیٹھی ہو، حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: جی ہاں! حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہارے بعد چار ایسے کلمات تین بار کہے ہیں کہ جو کچھ تم نے صبح سے اب تک پڑھا ہے اگر اس کا ان کلمات کے ساتھ وزن کرو تو ان کلمات کا وزن زیادہ ہوگا: وہ کلمات یہ ہیں: ﴿سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِينَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ﴾ ”اللہ کی حمد اور تسبیح ہے، اس کی مخلوق کے عدد اور اس کی رضا اور اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔“

الحديث رقم ۶۴: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: التسبيح أول النهار وعند النوم، ۴ / ۲۰۹۰، الرقم: ۲۷۲۶، وابن ماجه في السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل التسبيح، ۲ / ۱۲۵۱، الرقم: ۳۸۰۸، والنسائي في السنن الكبرى، ۶ / ۴۸، الرقم: ۹۹۸۹، وابن حبان في الصحيح، ۳ / ۱۱۰، الرقم: ۸۲۸.

اس حدیث کو امام مسلم، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۴۶۴ / ۶۵۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا اسْمَهَا بَرَّةً، فَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ، وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ: خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا نام پہلے برہ تھا، آپ ﷺ نے ان کا نام تبدیل کر کے جویریہ رکھ دیا، آپ ﷺ اسے ناپسند فرماتے تھے کہ یہ کہا جائے کہ فلاں شخص برہ (نیکی) کے پاس سے نکل گیا۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۶۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الآداب، باب: استحباب تغيير الاسم القبيح إلى حسن، ۳/۱۶۸۷، الرقم: ۲۱۴۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۳۱۶، الرقم: ۲۹۰۲، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱/۴۲۴، الرقم: ۶۰۴.

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَّيِّ بْنِ

أَخْطَبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

۶۶/۴۶۵۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد فرمایا اور ان کی رہائی کو ان کا حق مہر بنایا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۶۷/۴۶۶۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: بَلَغَ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: بِنْتُ يَهُودِيٍّ، فَبَكَتُ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ وَهِيَ تَبْكِي، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكِ؟ فَقَالَتْ: قَالَتْ لِي حَفْصَةُ: إِنِّي بِنْتُ يَهُودِيٍّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيِّ وَإِنَّ عَمَّكَ لَنَبِيٌّ وَإِنَّكَ لَتَحْتِ نَبِيٍّ، فَفِيمَ تَفْخَرُ عَلَيْكَ، ثُمَّ قَالَ: اتَّقِي اللَّهَ يَا حَفْصَةُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

الحديث رقم ۶۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: من جعل عتق الأمة صداقها، ۱۹۵۶/۵، الرقم: ۴۷۹۸، ومسلم في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: فضيلة إعتاقه أمة ثم يتزوجها، ۱۰۴۵/۲، الرقم: ۱۳۶۵، وعبد الرزاق في المصنف، ۲۶۹/۷، الرقم: ۱۳۱۰۷.

الحديث رقم ۶۷: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فضل أزواج النبي ﷺ، ۷۰۹/۵، الرقم: ۳۸۹۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۳۵/۳، الرقم: ۱۲۴۱۵، والمباركفوري في تحفة الأحوذی، ۲۶۸/۱۰.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو پتہ چلا کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ وہ رو پڑیں اتنے میں ان کے پاس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ وہ رو رہی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیوں رو رہی ہو؟ عرض کیا: حفصہ نے مجھے یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نبی (یعنی حضرت ہارون علیہ السلام) کی بیٹی ہو، تمہارے چچا (یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی) نبی ہیں اور نبی (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیوی ہو۔ پس وہ کس بات میں تم پر فخر کرتی ہیں۔ پھر فرمایا: اے حفصہ! اللہ تعالیٰ سے ڈرو (اور اس طرح کی باتیں نہ کیا کرو)۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۸ / ۴۶۷۔ عَنْ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِنْتِ حَيْبِ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ بَلَغَنِي عَنْ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ كَلَامٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: أَلَا قُلْتُ: فَكَيْفَ تَكُونَانِ خَيْرًا مِنِّي وَزَوْجِي مُحَمَّدٌ وَأَبِي هَارُونٌ وَعَمِّي مُوسَى عَلَيْهِمُ السَّلَامُ..... الْحَدِيثُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ مجھے حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما کی طرف سے ایک بات پہنچی تھی۔ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے یہ کیوں نہیں کہا کہ تم دونوں مجھ سے کیسے بہتر ہو سکتی ہو جبکہ میرے شوہر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، میرے باپ حضرت ہارون علیہ السلام، اور میرے چچا حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔“

اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۶۸: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب: فضل أزواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۷۰۸/۵، الرقم: ۳۸۹۲، والحاکم فی المستدرک، ۳۱/۴، الرقم: ۶۷۹۰، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۲۳۶/۸، الرقم: ۸۵۰۳، وفي المعجم الكبير، ۷۵/۲۴، الرقم: ۱۹۶۔

۴۶۸ / ۶۹۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ صَفِيَّةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مِنْ الصُّفِيِّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا مالِ نخیمت کا وہ حصہ ہیں جنہیں آقا ﷺ نے اپنے لئے منتخب فرمایا۔“
اسے امام ابو داؤد، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۶۹: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الخراج والأمانة والفرق، باب ما حل في سهم الصفي، ۱۵۶/۳، الرقم: ۲۹۹۱، وابن حبان في الصحيح، ۱۵۱/۱۱، الرقم: ۱۸۲۲، والحكم في المستدرک، ۱۲/۳، الرقم: ۱۳۱۵، والمبہل في السنن الكبرى، ۳۰۱/۶، الرقم: ۱۶۵۳۱.

الْبَابُ السَّابِعُ:

مَنَاقِبُ الْإِمَامِ مُحَمَّدٍ الْمَهْدِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿ سیدنا امام محمد المہدی عَلَيْهِ السَّلَامُ کے مناقب ﴾

۱ فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

﴿سیدنا امام مہدی علیہ السلام کا اہل بیت اطہار میں سے ہونے کا بیان﴾

۲ فَصْلٌ فِي عِلَامَاتِ ظُهُورِ الْمَهْدِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿سیدنا امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی علامات کا بیان﴾

۳ فَصْلٌ فِي آدَاءِ عَيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ صَلَاتَهُ وَرَأَاهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا امام مہدی علیہ السلام کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کا بیان﴾

۴ فَصْلٌ فِي أَنَّ الْإِمَامَ الْمَهْدِيَّ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا

﴿سیدنا امام مہدی علیہ السلام کا زمین کو عدل و انصاف سے بھر دینے کا بیان﴾

۵ فَصْلٌ فِي أَنَّ الْإِمَامَ الْمَهْدِيَّ يَكُونُ خَلِيفَةَ اللَّهِ عَلَى الْإِطْلَاقِ

﴿سیدنا امام مہدی علیہ السلام کے علی الاطلاق خلیفۃ اللہ ہونے کا بیان﴾

۶ فَصْلٌ فِي أَنَّ الْأُمَّةَ الْمُحَمَّدِيَّةَ تَنْعَمُ فِي وِلَايَتِهِ نِعْمَةً لَمْ تَنْعَمْهَا قَطُّ

﴿سیدنا امام مہدی علیہ السلام کی خلافت میں امت محمدیہ کو وہ نعمتیں حاصل ہوں گی جو اسے

کبھی حاصل نہ ہوئی ہوں گی﴾

۷ فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿سیدنا امام مہدی علیہ السلام کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾

فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ عليه السلام مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

﴿سیدنا امام مہدی عليه السلام کا اہل بیتِ اطہار میں سے ہونے کا بیان﴾

٤٦٩ / ١۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمَهُ اسْمِي.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبداللہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ نہ بن جائے جس کا نام میرے نام کے مطابق (یعنی محمد ہوگا)۔“
اسے امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤٧٠ / ٢۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: الْمَهْدِيُّ مِنْ عِترَتِي مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

”ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: مہدی میری آل اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کی اولاد سے ہوگا۔“

الحديث رقم ١: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الفتن عن رسول اللہ صلى الله عليه وسلم، باب: ما جاء فی المهدي عليه السلام، ٤ / ٥٠٥، الرقم: ٢٢٣٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ٣٧٦، الرقم: ٣٥٧١، والبزار فی المسند، ٥ / ٢٠٤، الرقم: ١٨٠٣، و الحاكم فی المستدرک، ٤ / ٤٨٨، الرقم: ٨٣٦٤.

الحديث رقم ٢: أخرجه أبو داود فی السنن، کتاب: المهدي، ٤ / ١٠٧، الرقم: ٤٢٨٤، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الفتن، باب: خروج المهدي، ٢ / ١٣٦٨، الرقم: ٤٠٨٦، والديلمي فی مسند الفردوس، ٤ / ٢٢٣، الرقم: ٦٦٧٠.

اس حدیث کو امام ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٤٧١ / ٣۔ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رضي الله عنه: وَنَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم كَمَا سَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ صلى الله عليه وسلم يُشْبِهُهُ فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ يَمَلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

”حضرت علی رضي الله عنه نے اپنے بیٹے امام حسن رضي الله عنه کو دیکھا اور فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہو گا جیسا کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے اس کا نام رکھا ہے اور عنقریب اس کی نسل سے ایک ایسا شخص پیدا ہو گا جس کا نام حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم کے نام کے موافق رکھا جائے گا وہ اخلاق و کردار میں بھی آپ صلى الله عليه وسلم سے مشابہ ہو گا مگر صورت میں مشابہ نہ ہو گا۔ پھر حضرت علی رضي الله عنه نے واقعہ بیان فرمایا کہ وہ (امام مہدی رضي الله عنه) زمین پر (ہر طرف) عدل و انصاف قائم فرمادیں گے۔“ اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

٤٧٢ / ٤۔ عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: الْمَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللَّهُ فِي لَيْلَةٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت علی رضي الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: مہدی ہم میں سے یعنی اہل بیت میں سے ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اسے ایک رات میں (خلافت و مہدیت کی) صلاحیت عطا فرمادے گا۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤٧٣ / ٥۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم

الحدیث رقم ٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: المهدي، ٤/١٠٨، الرقم: ٤٢٩٠۔

الحدیث رقم ٤: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: خروج المهدي،

٢/١٣٦٧، الرقم: ٤٠٨٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٨٤، الرقم: ٦٤٥،

وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٥١٣، الرقم: ٣٧٦٤٤، والبزار في المسند،

٢/٢٤٣، الرقم: ٦٤٤۔

الحدیث رقم ٥: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: خروج المهدي،

٢/١٣٦٨، الرقم: ٤٠٨٧۔

يَقُولُ: نَحْنُ وَلَدُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَنَا وَحَمْزَةُ وَعَلِيٌّ
وَجَعْفَرٌ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْمَهْدِيُّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خود فرماتے سنا ہے کہ ہم حضرت عبدالمطلب کی اولاد اہل جنت کے سردار ہوں گے۔ یعنی میں، حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی علیہم السلام۔“ اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٤٧٤/٦. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمِنَّا آلَ مُحَمَّدٍ
الْمَهْدِيِّ أَمْ مِنْ غَيْرِنَا؟ فَقَالَ: لَا، بَلْ مِنَّا، يَخْتِمُ اللَّهُ بِهِ الدِّينَ كَمَا فَتَحَ
بِنَا، وَبِنَا يُنْقَدُونَ مِنَ الْفِتْنَةِ كَمَا أُنْقَدُوا مِنَ الشِّرْكِ، وَبِنَا يُؤَلَّفُ اللَّهُ بَيْنَ
قُلُوبِهِمْ بَعْدَ عَدَاوَةِ الْفِتْنَةِ، كَمَا أُلِّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ بَعْدَ عَدَاوَةِ الشِّرْكِ،
وَبِنَا يُصْبِحُونَ بَعْدَ عَدَاوَةِ الْفِتْنَةِ إِخْوَانًا كَمَا أَصْبَحُوا بَعْدَ عَدَاوَةِ
الشِّرْكِ إِخْوَانًا فِي دِينِهِمْ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا (امام) مہدی ہم آل محمد میں سے ہوں گے یا ہمارے علاوہ کسی اور سے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، بلکہ وہ ہم ہی میں سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان پر (سلطنت) دین اسی طرح ختم فرمائے گا جیسے ہم سے آغاز فرمایا ہے اور ہمارے ذریعے ہی لوگوں کو فتنہ سے بچایا جائے گا جس طرح انہیں شرک سے نجات عطا فرمائی گئی ہے اور ہمارے ذریعے ہی اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں فتنہ کی عداوت کے بعد محبت و الفت پیدا فرمائے گا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے شرک کی عداوت کے بعد ان کے دلوں میں (ہمارے ذریعے) الفت پیدا فرمائی اور ہمارے ذریعے ہی فتنہ (فساد) کی عداوت کے بعد لوگ آپس میں بھائی بھائی ہو جائیں گے، جس طرح وہ شرک کی عداوت کے بعد اس دین میں بھائی بھائی بن گئے ہیں۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي عِلَامَاتِ ظُهُورِ الْمَهْدِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿سیدنا امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی علامات کا بیان﴾

٤٧٥ / ٧. عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: يُوشِكُ أَهْلُ الْعِرَاقِ أَنْ لَا يُجَبَى إِلَيْهِمْ قَفِيزٌ وَلَا دِرْهَمٌ قُلْنَا: مِنْ أَيْنَ ذَاكَ؟ قَالَ: مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ، يَمْنَعُونَ ذَاكَ، ثُمَّ قَالَ: يُوشِكُ أَهْلُ الشَّامِ أَنْ لَا يُجَبَى إِلَيْهِمْ دِينَارٌ وَلَا مُدٌّ، قُلْنَا: مِنْ أَيْنَ ذَاكَ؟ قَالَ: مِنْ قِبَلِ الرُّومِ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيْئَةً ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْتِي الْمَالَ حَثِيًّا وَلَا يَعُدُّهُ عَدًّا قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي نَضْرَةَ وَأَبِي الْعَلَاءِ: أَتَرَيَانِ أَنَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَا: لَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو نضرہ ؓ (تابعی) بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں تھے کہ انہوں نے فرمایا: قریب ہے وہ وقت جب اہل عراق کے پاس کوئی قفیز آئے گا نہ درہم، ہم نے پوچھا: کہاں سے نہیں آئے گا؟ انہوں نے کہا: عجم سے، وہ اسے روک لیں گے۔ پھر کہا: عنقریب اہل شام کے پاس نہ دینار لائے جاسکیں گے اور نہ ہی غلہ و اناج، ہم نے پوچھا کہ یہ بندش کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ حضرت جابر ؓ نے فرمایا: رومیوں کی طرف سے۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ میری امت کے آخری دور میں ایک خلیفہ (مہدی) ہوگا جو مال لبالب بھر بھر کے دے گا، اور اسے شمار نہیں کرے گا۔ اس حدیث کے راوی البحریری کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے شیخ) ابو نضرہ اور ابو العلاء سے دریافت کیا: کیا آپ حضرات کی رائے میں حدیث پاک میں مذکور خلیفہ حضرت

الحدیث رقم ٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفتن وأشراط الساعة، باب: لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل فيتمنى أن يكون مكان الميت من البلاء، ٤/٢٢٣٤، الرقم: ٢٩١٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣١٧، الرقم: ١٤٤٤٦، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٧٥، الرقم: ٦٦٨٢.

عمر بن عبدالعزیز ہیں؟ تو ان دونوں حضرات نے فرمایا: نہیں، (یہ خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ علیہ کے علاوہ ہوں گے)۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤٧٦ / ٨. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: يَلِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي قَالَ عَاصِمٌ: وَحَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَلِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبداللہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: میرے اہل بیت میں سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو بھی اللہ تعالیٰ اسی ایک دن کو اتنا دراز فرمادے گا یہاں تک کہ وہ شخص (یعنی مہدی عليه السلام) خلیفہ بن جائے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤٧٧ / ٩. عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا يَوْمٌ لَبَعَثَ اللَّهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمْلَأُهَا عَدْلًا كَمَا مِلْتُ جَوْرًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت علی رضي الله عنه حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے گا (تو اللہ تعالیٰ اسی کو دراز فرمادے گا اور)

الحديث رقم ٨: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الفتن عن رسول اللہ صلى الله عليه وسلم، باب: ماجاء فی المہدی، ٤/٥٠٥، الرقم: ٢٢٣١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١/٣٧٦، الرقم: ٣٥٧١.

الحديث رقم ٩: أخرجه أبو داود فی السنن، کتاب: المہدی، ٤/١٠٧، الرقم: ٤٢٨٣، وابن أبي شيبه فی المصنف، ٧/٥١٣، الرقم: ٣٧٦٤٨.

میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (یعنی مہدی) کو پیدا فرمائے گا۔ جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ (ان سے پہلے) ظلم سے بھری ہوگی۔“
اس حدیث کو امام ابو داؤد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۴۷۸ / ۱۰۔ عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَقْتُلُ عِنْدَ كَنْزِكُمْ ثَلَاثَةَ كُلُّهُمْ ابْنُ خَلِيفَةٍ، ثُمَّ لَا يَصِيرُ إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ، ثُمَّ تَطْلُعُ الرِّايَاتُ السُّودُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فَيَقْتُلُونَكُمْ قَتْلًا لَمْ يَقْتُلَهُ قَوْمٌ، ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا لَا أَحْفَظُهُ فَقَالَ: فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَايِعُوهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى التَّلَجِ فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمَهْدِيِّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے ایک خزانے کے پاس تین خلفاء کے بیٹے قتل کئے جائیں گے لیکن ان میں سے کسی کو بھی وہ خزانہ میسر نہ ہوگا۔ پھر مشرق کی جانب سے سیاہ پرچم نمودار ہوں گے وہ تمہیں ایسا قتل کریں گے کہ اس سے پہلے کسی نے نہ کیا ہوگا پھر حضور نبی اکرم ﷺ کے کچھ بیان فرمایا جسے میں یاد نہ رکھ سکا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم اسے دیکھو تو ضرور بالضرور اس کی بیعت کرنا اگرچہ برف پر گھسٹ کر آنا پڑے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۴۷۹ / ۱۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: يَنْزِلُ بِأُمَّتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ بَلَاءٌ شَدِيدٌ مِنْ سُلْطَانِهِمْ لَمْ يُسْمَعْ بَلَاءٌ أَشَدُّ مِنْهُ حَتَّى تَضِيقَ عَنْهُمْ الْأَرْضُ الرَّحْبَةَ وَحَتَّى تُمَلَأَ الْأَرْضُ جَوْرًا وَظُلْمًا، لَا يَجِدُ الْمُؤْمِنُ مَلْجَأً يَلْتَجِي إِلَى اللَّهِ ﷻ فِيهِ مِنَ الظُّلْمِ فَيَبْعَثُ اللَّهُ ﷻ

الحدیث رقم ۱۰: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: خروج المهدي،

۲ / ۱۳۶۷ الرقم: ۴۰۸۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵ / ۲۷۷، الرقم: ۲۲۴۴۱

والحکم في المستدرک ۴ / ۵۱۰، الرقم: ۸۴۳۲۔

الحدیث رقم ۱۱: أخرجه الحکم في المستدرک، ۴ / ۵۱۲، الرقم: ۸۴۳۸۔

رَجُلًا مِنْ عِترَتِي فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مِلْتُمْ ظُلْمًا وَجَوْرًا،
يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ لَا تَدْخِرُ الْأَرْضُ مِنْ بَدْرِهَا
شَيْئًا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ وَلَا السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا إِلَّا صَبَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا
يَعِيشُ فِيهِمْ سَبْعَ سِنِينَ أَوْ ثَمَانٍ أَوْ تِسْعٍ تَمْنَى الْأَحْيَاءُ الْأَمْوَاتِ مِمَّا
صَنَعَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ بِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ خَيْرِهِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
آخری زمانہ میں میری امت پر ان کی طاقت سے زیادہ بلائیں نازل ہوں گی۔ اس سے شدید
بلاء پہلے کبھی نہ سنی گئی ہوگی۔ یہاں تک کہ زمین اپنی وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہو جائے گی
اور زمین ظلم و ستم سے بھر جائے گی۔ مومن کوئی ایسا ٹھکانہ نہ پائے گا جہاں وہ ظلم کی فریاد لے کر
جائے پس اللہ تعالیٰ میری اولاد میں سے ایک آدمی کو بھیجے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر
دے گا جیسا کہ پہلے ظلم و ستم سے بھری تھی۔ زمین و آسمان میں رہنے والے اس سے خوش ہوں
گے زمین اپنے اندر پڑنے والا ہر دانہ اُگائے گی اور اللہ تعالیٰ آسمان میں موجود ہر قطرے کو
موسلا دھار (بارش) کی صورت میں برسائے گا۔ وہ ان میں سات، آٹھ یا نو سال رہے گا اور
زندہ لوگ اللہ تعالیٰ کے اس کرم کے سبب جو اہل زمین پر کیا مردوں کے لئے تمنا کریں گے
(کہ کاش وہ بھی زندہ ہوتے)۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

۴۸۰/۱۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَدَّثَنِي خَلِيلِي أَبُو الْقَاسِمِ رضی اللہ عنہ
قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ عَلَيْهِمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، فَيَضْرِبُهُمْ
حَتَّى يَرْجِعُوا إِلَى الْحَقِّ، قُلْتُ: وَكَمْ يَمْلِكُ؟ قَالَ: خَمْسًا وَاثْنَتَيْنِ.
رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى.

الحديث رقم ۱۲: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۱۲/۱۹، الرقم: ۳۳۳۵، والهيثمى في
مجمع الزوائد، ۷/۳۱۵.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: مجھے میرے خلیل ابو القاسم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص ظاہر نہ ہوگا جو لوگوں کا مقابلہ کرے گا حتیٰ کہ وہ حق کی طرف رجوع کر لیں گے۔ میں نے عرض کی۔ وہ کتنا عرصہ بادشاہ رہے گا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پانچ اور دو (یعنی سات سال)۔“ اس حدیث کو امام ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۴۸۱/۱۳۔ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَقُولُ: بِسُنَّتِي، يُنَزِّلُ اللَّهُ لَهُ الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ، وَتُخْرِجُ لَهُ الْأَرْضُ مِنْ بَرَكَتِهَا، تُمَلَأُ الْأَرْضُ مِنْهُ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مِلْتُ جَوْرًا وَظُلْمًا، يَعْمَلُ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ سَبْعَ سِنِينَ، وَيُنَزِّلُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا: میرے اہل بیت میں سے ایک شخص ظاہر ہوگا جو میری سنت کی بات کرے گا، اللہ رب العزت اس کے لئے آسمان سے بارش برسائے گا اور زمین اس کیلئے اپنی برکات نکال دے گی (یعنی اپنے خزانے اگل دے گی)۔ زمین اس کے ذریعے عدل و انصاف سے بھر جائیگی جس طرح پہلے وہ ظلم و ستم سے بھری ہوگی۔ وہ اس امت پر سات سال تک حکومت کرے گا اور اس کا بیت المقدس میں نزول ہوگا۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

۴۸۲/۱۴۔ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَيَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الرُّومِ أَرْبَعُ هَدَنٍ. تَقُومُ الرَّابِعَةُ عَلَى يَدِ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ هِرَقْلَ يَدُومُ سَبْعَ سِنِينَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ عَبْدِ آلِ يَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ بْنُ خَيْلَانَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ إِمَامُ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: مَنْ وَلَدِي ابْنِ أَرْبَعِينَ

الحديث رقم ۱۳: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۲/۱۵، الرقم: ۱۰۷۵۔
الحديث رقم ۱۴: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۸/۱۰۱، الرقم: ۷۴۹۵۔

سَنَةً كَأَنَّ وَجْهَهُ كَوَكَبٌ دُرِّيٌّ فِي خَدِّهِ الْأَيْمَنِ خَالَ أَسْوَدٌ عَلَيْهِ عِبَاءَتَانِ
 قُعْوَايَتَانِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ بَنِي إِسْرَائِيلَ يَمْلِكُ عِشْرِينَ سَنَةً يَسْتَخْرِجُ
 الْكُنُوزَ وَيَفْتَحُ مَدَائِنَ الشُّرُكِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے اور روم کے درمیان چار مرتبہ صلح ہوگی۔ چوتھی صلح ایسے شخص کے ہاتھ پر ہوگی جو آل ہرقل سے ہوگا اور یہ صلح سات سال تک برابر قائم رہے گی۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اس وقت مسلمانوں کا امام کون شخص ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص میری اولاد میں سے ہوگا جس کی عمر چالیس سال کی ہوگی۔ اس کا چہرہ ستارہ کی طرح چمکدار، اس کے دائیں رخسار پر سیاہ تل ہوگا، اور دو قطوانی عبائیں پہنے ہوئے ہوگا، بالکل ایسا معلوم ہوگا جیسا بنی اسرائیل کا کوئی شخص ہے، وہ بیس سال تک حکومت کرے گا، زمین سے خزانوں کو نکالے گا اور مشرکین کے شہروں کو فتح کرے گا۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

فَصَلِّ فِي آدَاءِ عَيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ صَلَاتَهُ وَرَأَاهُ السَّلَامُ

﴿ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا امام مہدی علیہ السلام کی اقتداء میں نماز ادا

کرنے کا بیان ﴾

٤٨٣ / ١٥ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کا اس وقت (خوشی سے) کیا حال ہوگا۔ جب تم میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٨٤ / ١٦ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ: وَيَنْزِلُ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ: تَعَالُ صَلِّ لَنَا فَيَقُولُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أَمْرَاءُ تَكْرِمَةَ اللَّهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی

الحدیث رقم ١٥: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الأنبياء، باب: نزول عيسى بن مريم، ١٢٧٢/٣، الرقم: ٣٢٦٥، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الإيمان، باب: نزول عيسى بن مريم حاکماً بشريعة نبينا محمد ﷺ، ١/١٣٦، الرقم: ١٥٥، وابن حبان فی الصحيح، ١٥/٢١٣، الرقم: ٦٨٠٢.

الحدیث رقم ١٦: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: الإيمان، باب: نزول عيسى بن مريم حاکماً بشريعة نبينا محمد ﷺ، ١/١٣٧، الرقم: ١٥٦، وابن حبان فی الصحيح، ١٥/٢٣١، الرقم: ٦٨١٩، والبيهقي فی السنن الكبرى، ٩/١٨٠، وأبو عوانة فی المسند، ١/٩٩، الرقم: ٣١٧.

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں سے ایک جماعت قیام حق کے لیے قیامت تک کامیاب جنگ کرتی رہے گی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ان مبارک کلمات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخر میں (حضرت) عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے اتریں گے تو مسلمانوں کا امیر، ان سے عرض کرے گا تشریف لائیے ہمیں نماز پڑھائیے اس کے جواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے (اس وقت) میں امامت نہیں کروں گا۔ تم میں سے بعض، بعض پر امیر ہیں (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت امامت سے انکار فرمادیں گے) اس فضیلت و بزرگی کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عطا کی ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٤٨٥ / ١٧۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی اللہ عنہ مَرْفُوعًا، قَالَتْ أُمُّ شَرِيكِ بِنْتِ أَبِي الْعَكْرِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: هُمْ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ وَجُلُّهُمْ بَيْتُ الْمَقْدِسِ وَإِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ قَدْ تَقَدَّمَ يُصَلِّي بِهِمُ الصُّبْحَ إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِمْ ابْنُ مَرْيَمَ علیہ السلام الصُّبْحَ فَرَجَعَ ذَلِكَ الْإِمَامُ يَنْكِصُ يَمْشِي الْقَهْقَرَى لِيَتَقَدَّمَ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَيَضَعُ عَيْسَى يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ تَقَدَّمَ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَكَ أُقِيمَتْ فَيُصَلِّي بِهِمْ إِمَامُهُمْ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَإِسْنَادُهُ قَوِيٌّ وَأَمَّا فِي الْحَدِيثِ وَإِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ فَالْمُرَادُ بِهِ الْمَهْدِيُّ علیہ السلام كَمَا جَاءَ التَّصْرِيحُ بِهِ.

”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں جس میں ہے کہ ایک صحابیہ ام شریک بنت ابی العکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ، عرب اس وقت کہاں ہوں گے۔ (یعنی اہل عرب دین کی حمایت میں مقابلے کے لیے کیوں سامنے نہیں آئیں گے) تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عرب اس وقت کم ہوں گے اور ان میں بھی اکثر بیت المقدس (یعنی

الحديث رقم ١٧: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: فتنة الدجال،

١٣٦١ / ٢، الرقم: ٤٠٧٧.

شام) میں ہوں گے اور ان کا امام دامیر ایک صالح شخص (یعنی مہدی علیہ السلام) ہوگا جس وقت ان کا امام نماز فجر کے لیے آگے بڑھے گا۔ اچانک حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اسی وقت (آسمان سے) اتریں گے۔ امام پیچھے ہٹے گا تاکہ (حضرت) عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھائیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام کے کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ کیونکہ تمہارے ہی لیے اقامت کہی گئی ہے تو ان کے امام (مہدی علیہ السلام) لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔“

اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد قوی ہیں اور حدیث میں جو ”امامہم رجل صالح“ کے الفاظ آئے ہیں تو اس سے مراد امام مہدی علیہ السلام ہیں جیسا کہ اس کا ذکر صراحتاً بھی آیا ہے۔

٤٨٦ / ١٨۔ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ رضي الله عنه قَالَ: الْمَهْدِيُّ عليه السلام مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ، وَهُوَ الَّذِي يَوْمُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”امام ابن سیرین رضي الله عنه سے روایت ہے کہ امام مہدی علیہ السلام اسی امت میں سے ہوں گے اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی امامت کے فرائض سرانجام دیں گے۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

فَصَلِّ فِي أَنْ الْإِمَامَ الْمَهْدِيَّ يَمَلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا

﴿سیدنا امام مہدی علیہ السلام کا زمین کو عدل و انصاف سے بھر دینے کا بیان﴾

۱۹/۴۸۷۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: تُمَلَأُ الْأَرْضُ جَوْرًا وَظُلْمًا فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ عِتْرَتِي فَيَمْلِكُ سَبْعًا أَوْ تِسْعًا فَيَمَلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابو سعید خدری رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: (آخری زمانہ میں) زمین ظلم و ستم سے بھر جائے گی تو میری اولاد میں سے ایک شخص پیدا ہوگا اور سات سال یا نو سال تک (فریضہ) خلافت (ادا) کرے گا (اور اپنے زمانہ خلافت میں) زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا (جس طرح اس سے پہلے ظلم و ستم سے بھری ہوگی)۔“

اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۰/۴۸۸۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: يَنْزِلُ بِأُمَّتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ بَلَاءٌ شَدِيدٌ مِنْ سُلْطَانِهِمْ لَمْ يُسْمَعْ بَلَاءٌ أَشَدُّ مِنْهُ حَتَّى تَضِيقَ عَنْهُمْ الْأَرْضُ الرَّحْبَةَ، وَحَتَّى يَمَلَأَ الْأَرْضَ جَوْرًا وَظُلْمًا: لَا يَجِدُ الْمُؤْمِنُ مَلْجَأً يَلْتَجِيءُ إِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ فَيَبْعَثُ اللَّهُ عز وجل مِنْ عِتْرَتِي فَيَمَلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مِلْتُمْ ظُلْمًا وَجَوْرًا، يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ، لَا تَدْخِرُ الْأَرْضُ مِنْ بَدْرِهَا شَيْئًا

الحديث رقم ۱۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۷۰/۳، الرقم: ۱۱۶۸۳،

والحاكم في المستدرک، ۶۰۱/۴، الرقم: ۸۶۷۴۔

الحديث رقم ۲۰: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۵۱۲/۴، الرقم: ۸۴۳۸۔

إِلَّا أَخْرَجَتْهُ وَلَا السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا إِلَّا صَبَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا،
يَعِيشُ فِيهَا سَبْعَ سِنِينَ أَوْ ثَمَانٍ أَوْ تِسْعٍ، تَتَمَنَّى الْأَحْيَاءُ الْأَمْوَاتُ مِمَّا
صَنَعَ اللَّهُ عَلَيْكَ بِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ خَيْرِهِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
آخری زمانہ میں میری امت پر ان کی طاقت سے زیادہ بلائیں نازل ہوں گی۔ اس سے شدید
بلاء پہلے کبھی نہ سنی گئی ہوگی۔ یہاں تک کہ زمین اپنی وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہو جائے گی
اور زمین ظلم و ستم سے بھر جائے گی۔ مومن کوئی ایسا ٹھکانہ نہ پائے گا جہاں وہ ظلم کی فریاد لے کر
جائے پس اللہ تعالیٰ میری اولاد میں سے ایک آدمی کو بھیجے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر
دے گا جیسا کہ پہلے ظلم و ستم سے بھری تھی۔ زمین و آسمان میں رہنے والے اس سے خوش ہوں
گے زمین اپنے اندر پڑنے والا ہر دانہ اُگائے گی اور اللہ تعالیٰ آسمان میں موجود ہر قطرے کو
موسلا دھار (بارش) کی صورت میں برسائے گا۔ وہ ان میں سات، آٹھ یا نو سال رہے گا اور
زندہ لوگ اللہ تعالیٰ کے اس کرم کے سبب جو اہل زمین پر کیا مردوں کے لئے تمنا کریں گے
(کہ کاش وہ بھی زندہ ہوتے)۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

٤٨٩ / ٢١ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: يَكُونُ فِي أُمَّتِي
الْمَهْدِيُّ. إِنْ قَصُرَ فَسَبْعٌ وَإِلَّا ثَمَانٌ وَإِلَّا فَتِسْعٌ تَنْعَمُ أُمَّتِي فِيهَا نِعْمَةٌ لَمْ
يُنْعَمُوا مِثْلَهَا: يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا، وَلَا تَدَّخِرُ الْأَرْضُ شَيْئًا مِنَ
النَّبَاتِ، وَالْمَالُ كَدُّوسٍ يَقُومُ الرَّجُلُ يَقُولُ: يَا مَهْدِيُّ، أَعْطِنِي فَيَقُولُ:
خُذْهُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری

امت میں ایک امام مہدی ہوگا (ان کی مدتِ خلافت) کم از کم سات یا آٹھ یا نو سال ہوگی۔ میری امت اُن کے زمانہ میں اس قدر خوش حال ہوگی کہ اتنی خوش حالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ آسمان سے (حسبِ ضرورت) موسلا دھار بارش برسائے گا اور زمین اپنی تمام پیداوار اگا دے گی۔ ایک شخص کھڑا ہو کر مال کا سوال کرے گا تو مہدی عليه السلام کہیں گے (اپنی حسبِ خواہش خزانہ میں جا کر) خود لے لو۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

٤٩٠ / ٢٢ - عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ رضي الله عنه عَنْ أَبِيهِ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم ذَكَرَ الْمَهْدِيَّ فَقَالَ: لَيَمْلَأَنَّ الْأَرْضَ قِسْطًا كَمَا مِلْتُمْ ظُلْمًا وَجَوْرًا.
رَوَاهُ الْبَزَّازُ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرَجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت معاویہ بن قرہ رضي الله عنه اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے امام مہدی عليه السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: وہ ضرور بالضرور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جیسا کہ وہ (اس وقت) ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہوگی۔“

اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال

ثقات ہیں۔

الحدیث رقم ٢٢: أخرجه البزار في المسند، ٢٥٦/٨، الرقم: ٣٣٢٠، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٣١٦/٧.

فَصَلِّ فِي أَنَّ الْإِمَامَ الْمَهْدِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَكُونُ خَلِيفَةَ اللَّهِ

عَلَى الْإِطْلَاقِ

﴿سیدنا امام مہدی علیہ السلام کے علی الاطلاق خلیفۃ اللہ ہونے کا بیان﴾

٤٩١/٢٣. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَكُونُ
اِخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ، فَيُخْرَجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى
مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ، وَهُوَ كَارِهٌ فَيَبَايَعُونَهُ، بَيْنَ
الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ فَيُخَسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ
مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ أَهْلِ
الْعِرَاقِ فَيَبَايَعُونَهُ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخُوَالَهُ كَلْبٌ فَيُبْعَثُ إِلَيْهِمْ
بَعْثًا فَيُظْهِرُونَ عَلَيْهِمْ وَذَلِكَ بَعْثٌ كَلْبٍ وَالْخَبِيَّةُ لِمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيمَةَ
كَلْبٍ فَيَقْسِمُ الْمَالَ، وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ ﷺ وَيُلْقِي الْإِسْلَامَ
بِجِرَانِهِ إِلَى الْأَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يَتَوَفَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ
الْمُسْلِمُونَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان بیان کرتی ہیں کہ ایک
خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ منورہ کے مسلمانوں میں) اختلاف ہوگا
تو اہل مدینہ میں سے ایک شخص (یعنی مہدی اس خیال سے کہ کہیں لوگ مجھے نہ خلیفہ بنا دیں)

الحديث رقم ٢٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: المهدي، ٤/١٠٧، الرقم:
٤٢٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٣١٦، الرقم: ٢٦٧٣١، والحاكم في
المستدرک، ٤/٤٧٨، الرقم: ٨٣٢٨، وابن أبي شيبه في المصنف، ٧/٤٦٠،
الرقم: ٣٧٢٢٣.

مکہ مکرمہ چلے جائیں گے۔ مکہ مکرمہ کے کچھ لوگ (جو انہیں بحیثیت مہدی پہچان لیں گے) ان کے پاس آئیں گے اور انہیں (مکان سے) باہر نکال کر حجرِ اسود اور مقام ابراہیم عليه السلام کے درمیان ان سے بیعت (خلافت) کر لیں گے (جب ان کی خلافت کی خبر عام ہوگی) تو ملکِ شام سے ایک لشکر ان سے جنگ کے لئے روانہ ہوگا (جو آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی) مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان بیداء (چٹیل میدان) میں زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا (اس عبرت خیز ہلاکت کے بعد) شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء آ کر آپ سے بیعتِ خلافت کریں گے۔ بعد ازاں ایک قریشی النسل شخص (یعنی سفیانی) جس کی نہال قبیلہ کلب میں سے ہوگی خلیفہ مہدی اور ان کے اعمان و انصار سے جنگ کے لئے ایک لشکر بھیجے گا۔ یہ لوگ اس حملہ آور لشکر پر غالب ہوں گے یہی (جنگ) کلب ہے اور خسارہ ہے اس شخص کے لئے جو کلب سے حاصل شدہ غنیمت میں شریک نہ ہو۔ (اس فتح و کامرانی کے بعد) خلیفہ مہدی خوب مال تقسیم کریں گے اور لوگوں کو ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلائیں گے اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہو جائے گا (یعنی دنیا میں پورے طور پر اسلام کا رواج و غلبہ ہوگا) بحالتِ خلافت، (امام) مہدی دنیا میں سات سال اور دوسری روایات کے اعتبار سے نو سال رہ کر وفات پا جائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔“

اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

٤٩٢ / ٢٤. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: لَا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى يَكُونَ عَلَيْكُمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً، كُلُّهُمْ تَجْتَمِعُ عَلَيْهِ الْأُمَّةُ. فَسَمِعْتُ كَلَامًا مِنَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ أَفْهَمُهُ، قُلْتُ لِأَبِي: مَا يَقُولُ؟ قَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

”حضرت جابر بن سمرہ رضي الله عنه سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: یہ دین قائم رہے گا یہاں تک کہ تم پر بارہ خلفاء ہوں گے۔ ان تمام پر امت مجتمع ہوگی پھر میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (کچھ) گفتگو سنی جسے میں سمجھ نہ سکا۔ تو میں نے اپنے والد سے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرما رہے ہیں؟ میرے والد نے بتایا

کہ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تمام (بارہ خلفاء) قریش سے ہوں گے۔“

اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

٤٩٣ / ٢٥۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً قَالَ: فَكَبَّرَ النَّاسُ وَضَجُّوا، ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً خَفِيَّةً قُلْتُ لِأَبِي: يَا أَبَتِ مَا قَالَ؟ قَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

”حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: یہ دین بارہ خلفاء کے آنے تک غالب رہے گا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اس پر) لوگوں نے (با آواز بلند) ”اللہ اکبر“ کہا اور (تکبیر کے نعروں کی) آواز بلند ہو گئی پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے آہستہ آواز میں کچھ ارشاد فرمایا: میں نے اپنے والد سے عرض کیا: ابا جان! حضور نبی اکرم ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ (انہوں نے بتایا) آپ ﷺ نے فرمایا: وہ سب (یعنی بارہ خلفاء) قریش میں سے ہوں گے۔“

اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

٤٩٤ / ٢٦۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يُبَايِعُ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ كَعِدَّةِ أَهْلِ بَدْرٍ، فَيَأْتِيهِ عَصَبُ الْعِرَاقِ وَأَبْدَالُ الشَّامِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ایک شخص (یعنی مہدی علیہ السلام) سے رکن (حجر اسود) اور مقام ابراہیم علیہ السلام کے درمیان اہل بدر کی تعداد کے مثل (یعنی ۳۱۳) افراد بیعتِ خلافت کریں گے۔ بعد ازاں ان

الحدیث رقم ٢٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: المهدي، ٤ / ١٠٦، الرقم:

٤٢٨٠ / ٤٢٨١.

الحدیث رقم ٢٦: أخرجه الحاكم في المستدرک، ٤ / ٤٧٨، الرقم: ٨٣٢٨، وابن

أبي شيبة في المصنف، ٧ / ٤٦٠، الرقم: ٣٧٢٢٣.

کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال (بیعت کے لئے) آئیں گے۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٤٩٥ / ٢٧. عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: يَكُونُ فِي أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْتَبِي الْمَالَ فِي النَّاسِ حَتَّى لَا يَعُدَّهُ عَدًّا ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لِيَعُودَنَّ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت جابر رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو لبالب بھر بھر کے مال تقسیم کرے گا۔ اور شمار نہیں کرے گا۔ (یعنی سخاوت اور دریا دلی کی بناء پر شمار کئے بغیر کثرت سے لوگوں میں عطیات تقسیم کرے گا) اور قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! بالتحقیق (غلبہ اسلام کا دور) ضرور لوٹے گا (یعنی امر اسلام مضمحل ہو جانے کے بعد ان کے زمانہ میں پھر سے فروغ حاصل کر لے گا)۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٤٩٦ / ٢٨. عَنْ ثُوبَانَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّايَاتِ السَّوْدَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَاتُّوْهَا فَإِنَّ فِيهَا خَلِيفَةَ اللَّهِ الْمُهَدِّيَّ عليه السلام. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت ثوبان رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: خراسان کی طرف آتے ہوئے کالے جھنڈے جب دیکھو تو ان میں شامل ہو جانا کیونکہ ان میں اللہ تعالیٰ کے خلیفہ مہدی عليه السلام ہوں گے۔“ اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ٢٧: أخرجه الحاكم في المستدرک، ٤ / ٥٠١، الرقم: ٨٤٠٠.
الحدیث رقم ٢٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥ / ٢٧٧، الرقم: ٢٢٤٤١،
والحاكم في المستدرک، ٤ / ٥٤٧، الرقم: ٨٥٣١.

فَصُلِّ فِي أَنَّ الْأُمَّةَ الْمُحَمَّدِيَّةَ تَنْعَمُ فِي وِلَايَتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نِعْمَةً لَمْ تَنْعَمْهَا قَطُّ

﴿سیدنا امام مہدی علیہ السلام کی خلافت میں امتِ محمدیہ کو وہ نعمتیں

حاصل ہوں گی جو اسے کبھی حاصل نہ ہوئی ہوں گی﴾

۴۹۷/۲۹۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَشِينَا أَنْ يَكُونَ بَعْدَ
نَبِيِّنَا حَدِيثٌ فَسَأَلْنَا نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيَّ، يَخْرُجُ
يَعِيشُ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ تِسْعًا زَيْدًا الشَّاكُّ، قَالَ: قُلْنَا: وَمَا ذَاكَ؟
قَالَ: سِنِينَ قَالَ فَيَجِيءُ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَيَقُولُ: يَا مَهْدِيَّ، أَعْطِنِي أَعْطِنِي قَالَ:
فَيُحِثِّي لَهُ فِي ثَوْبِهِ مَا اسْتَطَاعَ أَنْ يَحْمِلَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.
وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد وقوعِ حوادث کے خیال سے آپ ﷺ سے پوچھا کہ (یا رسول اللہ!) آپ کے بعد کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں امام مہدی علیہ السلام ہوں گے جو پانچ، سات یا نو تک حکومت کریں گے زید راوی حدیث کو ٹھیک مدت میں شک ہے میں نے پوچھا کہ اس عدد سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا: (اس عدد سے مراد) سال ہیں۔ ان کا زمانہ ایسی خیر و برکت کا ہوگا کہ ایک شخص ان سے آکر سوال کرے گا اور کہے گا کہ اے مہدی! مجھے کچھ دیجئے، مجھے کچھ دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: امام مہدی ہتھیلیاں بھر بھر کر اسے اتنا مال دے دیں گے جتنا وہ اٹھانے کی استطاعت رکھتا ہوگا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور امام احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ

الحديث رقم ۲۹: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الفتن عن رسول اللہ ﷺ، باب:
(۵۳)، ۴/۵۰۶، الرقم: ۲۲۳۲، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳/۲۱، الرقم: ۱۱۱۷۹.

یہ حدیث حسن ہے۔

٤٩٨ / ٣٠۔ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: يَكُونُ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ إِنْ قَصَرَ فَسَبْعٌ وَإِلَّا فَتِسْعٌ تَنْعَمُ أُمَّتِي فِيهِ نِعْمَةً لَمْ يُنْعَمُوا مِثْلَهَا قَطُّ تُؤْتِي الْأَرْضَ أَكْلَهَا لَا تَدَّخِرُ عَنْهُمْ شَيْئًا وَالْمَالُ يَوْمئِذٍ كَدُوسٌ يَقُومُ الرَّجُلُ يَقُولُ: يَا مَهْدِيُّ، أَعْطِنِي فَيَقُولُ: خُذْ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت ابوسعید خدری رضي الله عنه حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: میری امت میں مہدی ہوں گے جو کم سے کم سات سال ورنہ نو سال تک رہیں گے۔ ان کے زمانہ خلافت میں میری امت اتنی خوشحال ہوگی کہ اس سے قبل کبھی ایسی خوشحال نہ ہوئی ہوگی۔ زمین اپنی ہر قسم کی پیداوار ان کے لئے اُگل دے گی اور کچھ بچا کر نہ رکھے گی اور مال اس زمانے میں کھلیان میں اناج کے ڈھیر کی طرح پڑا ہوگا حتیٰ کہ ایک شخص کھڑا ہو کر کہے گا اے مہدی! مجھے کچھ دیجئے۔ وہ فرمائیں گے (جتنا مرضی میں آئے) اٹھالے۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٤٩٩ / ٣١۔ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: يَخْرُجُ فِي آخِرِ أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ. يَسْقِيهِ اللَّهُ الْغَيْثَ، وَتُخْرِجُ الْأَرْضُ نِبَاتَهَا، وَيُعْطَى الْمَالُ صِحَاحًا، وَتَكْثُرُ الْمَاشِيَةُ وَتَعْظُمُ الْأُمَّةُ يَعِيشُ سَبْعًا أَوْ ثَمَانِيًا يَعْنِي حِجَابًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ وَوَافِقُهُ الذَّهَبِيُّ.

الحديث رقم ٣٠: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: خروج المهدي،

١٣٦٦/٢، الرقم: ٤٠٨٣، والحاكم في المستدرک، ٤/٦٠١، الرقم: ٨٦٧٥،

وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٥١٢، الرقم: ٣٧٦٣٨.

الحديث رقم ٣١: أخرجه الحاكم في المستدرک، ٤/٦٠١، الرقم: ٨٦٧٣.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے آخری دور میں مہدی علیہ السلام پیدا ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان پر خوب بارش برسائے گا اور زمین اپنی پیداوار باہر نکال دے گی اور وہ لوگوں کو یکساں طور پر مال دیں گے۔ ان کے زمانہ خلافت میں مویشیوں کی کثرت اور امت کی عظمت ہوگی (وہ خلافت کے بعد) سات سال یا آٹھ سال زندہ رہیں گے۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور امام ذہبی نے بھی ان کی موافقت کی ہے۔

۳۲/۵۰۰۔ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي فُلَانٌ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: أَنَّ الْمَهْدِيَّ لَا يَخْرُجُ حَتَّى تُقْتَلَ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ، فَإِذَا قُتِلَتِ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ غَضِبَ عَلَيْهِمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ فَآتَى النَّاسَ الْمَهْدِيَّ فَرْقُوهُ كَمَا تَزْفُ الْعُرُوسُ إِلَى زَوْجِهَا لَيْلَةَ عُرْسِهَا، وَهُوَ يَمَلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا، وَتُخْرِجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا وَتُمْطَرُ السَّمَاءُ مَطْرَهَا، وَتُنْعَمُ أُمَّتِي فِي وِلَايَتِهِ نِعْمَةً لَمْ تُنْعَمْهَا قَطُّ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”امام مجاہد (مشہور تابعی) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: امام ”نفس زکیہ علیہ السلام“ کے قتل کے بعد ہی خلیفہ مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔ جس وقت امام نفس زکیہ علیہ السلام قتل کر دیے جائیں گے تو زمین و آسمان والے ان قاتلوں پر غضب ناک ہوں گے۔ بعد ازاں لوگ امام مہدی علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور انہیں دلہن کی طرح آراستہ و پیراستہ کریں گے اور امام مہدی علیہ السلام زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ (ان کے زمانہ خلافت میں) زمین اپنی ساری پیداوار کو اُگادے گی اور آسمان خوب برسے گا اور میری امت پر ان کی ولایت و سلطنت میں اس قدر نعمتیں نازل ہوں گی کہ اتنی نعمتوں سے اسے پہلے کبھی نہیں نوازا گیا ہوگا۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ عليه السلام

﴿سیدنا امام مہدی عليه السلام کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾

۳۳/۵۰۱. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزَاءِ الزُّبَيْدِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: يَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ الْمَشْرِقِ، فَيُوطِئُونَ لِلْمَهْدِيِّ يَعْنِي سُلْطَانَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَزَّازُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: مشرق کی جانب سے لوگوں کا ظہور ہوگا جو امام مہدی عليه السلام یعنی اُن کی حکومت کے سامنے سر تسلیم خم کریں گے۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۴/۵۰۲. عَنْ جَعْفَرِ رضي الله عنه قَالَ: يَقُومُ الْمَهْدِيُّ عليه السلام سَنَةَ مِائَتَيْنِ. رَوَاهُ ابْنُ حَمَّادٍ.

”حضرت امام جعفر رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ امام مہدی عليه السلام (کسی) سن دو سو (۲۰۰ھ) میں ظاہر ہوں گے (یعنی کسی ہزاری کے ۲۰۰ سال بعد)۔“

اس حدیث کو امام نعیم بن حماد نے روایت کیا ہے۔

۳۵/۵۰۳. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ رضي الله عنه قَالَ: يَمْلِكُ بَنُو الْعَبَّاسِ

الحدیث رقم ۳۳: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: خروج المهدي، ۱۳۶۸/۲، الرقم: ۴۰۸۸، والبزار في المسند، ۲۴۳/۹، الرقم: ۳۷۸۴، والطبراني في المعجم الأوسط، ۹۴/۱، الرقم: ۲۸۵، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۳۱۸/۷، والسيوطي في الحاوي للفتاوي، ۱۲۷/۲.

الحدیث رقم ۳۴: أخرجه نعیم بن حماد في الفتن، ۳۳۲/۱، الرقم: ۹۵۳، والسيوطي في الحاوي للفتاوي، ۱۴۴/۲.

الحدیث رقم ۳۵: أخرجه أبو نعیم في الفتن، ۲۱۷/۱، الرقم: ۵۹۹، والسيوطي في الحاوي للفتاوي، ۱۶۳/۲، ۱۶۴.

حَتَّى يَأْتِيَنَّ النَّاسَ مِنَ الْخَيْرِ، ثُمَّ يَتَشَعَّثُ أَمْرُهُمْ فِي سَنَةِ خَمْسٍ
وَتِسْعِينَ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا إِلَّا جُحْرَ عَقْرَبٍ فَادْخُلُوا فِيهِ فَإِنَّهُ يَكُونُ فِي
النَّاسِ شَرًّا طَوِيلًا، ثُمَّ يَزُولُ مُلْكُهُمْ سَنَةَ سَبْعٍ وَتِسْعِينَ أَوْ تِسْعٍ وَتِسْعِينَ،
وَيَقُومُ الْمَهْدِيُّ فِي سَنَةِ مِائَتَيْنِ. رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ وَالسُّيُوطِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو عباس لوگوں پر حکومت کریں گے
یہاں تک کہ انہیں ہر طرح کی خیر ملے گی، پھر ان کی حکومت کا شیرازہ سن پچانوے ہجری میں بکھر
جائے گا، پس اس وقت اگر تم کسی بچھو کا بل بھی پاؤ تو اس میں داخل ہو جانا کیونکہ اس وقت لوگوں
میں ایک کبھی نہ ختم ہونے والا شر پاپا ہوگا، پھر سن ستانوے یا ننانوے میں ان کی حکومت ختم ہو جائے
گی اور پھر (کسی) سن دو سو (۲۰۰ھ) میں امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔“

اس حدیث کو امام ابو نعیم اور سیوطی نے روایت کیا ہے یہ الفاظ سیوطی کے ہیں۔

۳۶/۵۰۴. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: يَمْلِكُ
الْمَهْدِيُّ سَبْعَ سِنِينَ وَشَهْرَيْنِ وَأَيَّامٍ. رَوَاهُ ابْنُ حَمَادٍ وَالسُّيُوطِيُّ.

”محمد بن حمیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: امام مہدی
علیہ السلام سات سال دو ماہ اور کچھ دن حکومت کریں گے۔“

اس حدیث کو امام نعیم بن حماد اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

۳۷/۵۰۵. عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: يَظْهَرُ الْمَهْدِيُّ بِمَكَّةَ عِنْدَ الْعِشَاءِ،
وَمَعَهُ رَايَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَمِيصُهُ وَسَيْفُهُ وَعَلَامَاتُ وَنُورٌ وَبَيَانٌ، فَإِذَا
صَلَّى الْعِشَاءَ نَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَقُولُ: أَذْكَرُكُمْ اللَّهُ أَيُّهَا النَّاسُ

الحدیث رقم ۳۶: أخرجه نعیم بن حماد فی الفتن، ۱/۳۷۸، الرقم: ۱۱۳۰،

والسیوطی فی الحاوی للفتاوی، ۲/۱۵۵.

الحدیث رقم ۳۷: أخرجه نعیم بن حماد فی الفتن، ۱/۳۴۵، الرقم: ۹۹۹،

والسیوطی فی الحاوی للفتاوی، ۲/۱۴۴-۱۴۵.

وَمَقَامُكُمْ بَيْنَ يَدَي رِبِّكُمْ فَقَدْ اتَّخَذَ الْحَجَرَ وَبَعَثَ الْأَنْبِيَاءَ، وَأَنْزَلَ
 الْكِتَابَ، وَأَمْرُكُمْ أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَأَنْ تَحَافِظُوا عَلَى طَاعَتِهِ
 وَطَاعَةِ رَسُولِهِ ﷺ، وَأَنْ تُحْيُوا مَا أَحْيَا الْقُرْآنُ، وَتُمِيتُوا مَا أَمَاتَ،
 وَتَكُونُوا عَلَى الْهُدَى، وَوُزَرَءَ عَلَى التَّقْوَى، فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ دَنَا فَنَاؤُهَا
 وَزَوَالُهَا، وَأَذْنْتُ بِانْصِرَامِ، فَإِنِّي أَدْعُوكُمْ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، وَالْعَمَلِ
 بِكِتَابِهِ، وَإِمَاتَةِ الْبَاطِلِ، وَإِحْيَاءِ سُنَّتِهِ، فَيُظْهِرُ فِي ثَلَاثِينَ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ
 رَجُلًا عَدَدَ أَهْلِ بَدْرِ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ قَزَعًا كَقَزَعِ الْخَرِيفِ، رُهْبَانَ
 بِاللَّيْلِ أَسَدًا بِالنَّهَارِ، فَيَفْتَحُ اللَّهُ لِلْمَهْدِيِّ أَرْضَ الْحِجَازِ، وَيَسْتَخْرِجُ مَنْ
 كَانَ فِي السِّنِّ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، وَتَنْزِلُ الرَّايَاتُ السُّودُ الْكُوفَةَ، فَيَبْعَثُ
 اللَّهُ بِالْبَيْعَةِ إِلَى الْمَهْدِيِّ، وَيَبْعَثُ الْمَهْدِيُّ جُنُودَهُ فِي الْأَفَاقِ، وَيُمِيتُ
 الْجُورَ وَأَهْلَهُ، وَتَسْتَقِيمُ لَهُ الْبُلْدَانُ، وَيَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ.
 رَوَاهُ ابْنُ حَمَّادٍ وَالسُّيُوطِيُّ.

”حضرت ابو جعفر بیان کرتے ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام کا ظہور عشاء کے وقت مکہ میں ہوگا اور ان کے ساتھ حضور نبی اکرم ﷺ کا (عطا کردہ) جھنڈا اور آپ ﷺ کا کرتہ مبارک اور تلوار ہوگی (اس کے علاوہ دیگر) علامات، نور اور واضح نشانیاں ہوں گی۔ پس جب وہ عشاء کی نماز ادا کر لیں گے تو بآواز بلند ندا دیں گے: اے لوگو! میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے دربار میں تمہاری حاضری کی یاد دلاتا ہوں۔ جس نے اپنی شان کے لائق اپنے مقام کو لازم پکڑا اور (لوگوں کی اصلاح کے لئے) انبیاء مبعوث کئے اور کتابیں نازل کیں اور میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور اس کی اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کو لازم پکڑو اور اس طریقہ کو زندہ کرو جسے قرآن نے زندہ کیا اور اس طریقے کو ختم کرو جسے قرآن نے ختم کیا ہے اور ہدایت کے راستہ میں ایک دوسرے کے مددگار ہو جاؤ اور تقوی کے کاموں میں ایک دوسرے کے معاون بن جاؤ۔ پس بے شک دنیا تباہی اور بربادی کے دہانے پر ہے اور میں

تمہیں ہر طرف سے کٹ کر ایک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور ان کی کتاب پر عمل کرنے، باطل کو ختم کرنے، سنت کو زندہ کرنے کی طرف بلاتا ہوں۔ پس ان کا (یعنی امام سیدی العظیم کا) ظہور، صحابہ بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ لوگوں میں ہوگا جو بغیر کسی معینہ وقت کے آئیں گے اور خریف کے پتوں کی طرح دنیا میں بکھرے ہوئے ہوں گے جو رات کے وقت راہبوں کی طرح ہوں گے لیکن دن کے وقت شیروں کی طرح ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ امام مہدی علیہ السلام کے لئے ارض حجاز کو فتح کرے گا اور وہ بنو ہاشم کے نوجوانوں کو اپنے ساتھ جہاد کے لئے نکالیں گے۔ اور وہ سیاہ جھنڈوں کے ساتھ سرزمین کوفہ میں اتریں گے۔ پس اللہ تعالیٰ امام مہدی کو اذن بیعت عطا فرمائے گا اور وہ اپنے لشکروں کو پوری دنیا میں پھیلا دیں گے اور ظلم اور ظالموں کو ختم کریں گے۔ پس تمام ممالک ان کے زیر سایہ ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ قسطنطنیہ کو فتح کرے گا۔“ اس حدیث کو امام نعیم بن حماد اور سیوطی نے بیان کیا ہے۔

۵۰۶/۳۸۔ عَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمَهْدِيُّ

رَجُلٌ مِنْ وَلَدِي، لَوْنُهُ لَوْنُ عَرَبِيٍّ، وَجِسْمُهُ جِسْمُ إِسْرَائِيلِيِّ، عَلَى خَدِّهِ الْأَيْمَنِ خَالٌ كَأَنَّهُ كَوَكَبٌ دُرِّيٌّ يَمَلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا كَمَا مَلَأَتْ جَوْرًا، يَرْضَى فِي خَلَاْفَتِهِ أَهْلُ الْأَرْضِ وَأَهْلُ السَّمَاءِ وَالطَّيْرُ فِي الْهَوَاءِ يَمْلِكُ عِشْرِينَ سَنَةً. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: امام مہدی میری اولاد میں سے ہوں گے۔ ان کا رنگ عربی اور ان کی جسمانی ساخت بنی اسرائیل کی طرح ہوگی۔ ان کے دائیں رخسار پر تل ہوگا گویا وہ نور افشاں ستارہ ہوں گے۔ وہ زمین کو عدل سے بھر دیں گے جس طرح وہ پہلے ظلم سے بھری ہوئی تھی ان کی خلافت پر اہل زمین اور اہل آسمان سب راضی ہوں گے اور فضا میں پرندے بھی راضی (خوش) ہوں گے۔“

اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

الْبَابُ الثَّامِنُ:

مَنَاقِبُ صَحَابَةِ الرَّسُولِ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام ﷺ کے مناقب﴾

۱۔ فَضْلٌ فِي كَوْنِ قَرْنِ الصَّحَابَةِ ﷺ خَيْرَ الْقُرُونِ

﴿صحابہ کرام ﷺ کا زمانہ سب سے بہترین زمانہ ہونے کا بیان﴾

۲۔ فَضْلٌ فِي قَوْلِ الرَّسُولِ ﷺ: طُوبَى لِمَنْ رَأَى

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت کرنے والے مومنین کے لئے

خوشخبری کا بیان﴾

۳۔ فَضْلٌ فِي أَنَّ الصَّحَابَةَ ﷺ أَمَنَةٌ لِأُمَّتِهِ ﷺ

﴿حضور ﷺ کی امت کے لئے صحابہ کرام ﷺ کا سببِ امان ہونے کا بیان﴾

۴۔ فَضْلٌ فِي أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى أَصْحَابِهِ ﷺ

﴿حضور ﷺ کا اپنے صحابہ ﷺ کی عزت و حرمت کی حفاظت کا حکم

دینے کا بیان﴾

۵۔ فَضْلٌ فِي التَّوَسُّلِ بِأَصْحَابِهِ ﷺ لِلْفَتْحِ

﴿حضور ﷺ کے صحابہ کرام ﷺ کے توسل سے حصولِ فتح کا بیان﴾

۶۔ فَضْلٌ فِي تَحْرِيمِ سَبِّ أَصْحَابِهِ ﷺ

﴿حضور ﷺ کے صحابہ کرام ﷺ کو برا بھلا کہنے کی حرمت کا بیان﴾

۷۔ فَضْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ أَصْحَابِهِ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام ﷺ کے جامع مناقب کا بیان﴾

فصلٌ في كونِ قرنِ الصحابةِ خيرَ القرونِ

﴿ صحابہ کرام ﷺ کا زمانہ سب سے بہترین زمانہ ہونے کا بیان ﴾

١/٥٠٧. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، قَالَ عِمْرَانُ: فَلَا أُدْرِي أَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذُرُونَ وَلَا يُؤْفُونَ. يُظْهَرُ فِيهِمُ السِّمْنُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ.

”حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر جو ان کے بعد ہوں گے اور پھر جو ان کے بعد ہوں گے۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے زمانے کے بعد دو زمانوں کا ذکر فرمایا یا تین زمانوں کا۔ (پھر فرمایا:) پھر تمہارے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی۔ وہ خیانت کریں گے حالانکہ وہ امین نہیں بنائے جائیں گے۔ وہ نذریں مانیں گے مگر پوری نہیں کریں گے اور جسمانی اعتبار سے وہ خوب موٹے تازے ہوں گے۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔

٢/٥٠٨. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي

الحدیث رقم ١: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، ٣/١٣٣٥، الرقم: ٣٤٥٠، والطحاوی فی شرح معانی الآثار، ٤/١٥١، والطیالسی فی المسند، ١/١١٣، الرقم: ٨٤١، وابن الجعد فی المسند، ١/١٩٦، الرقم: ١٢٨٩.

الحدیث رقم ٢: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة، ٤/١٩٦٢، الرقم: ٢٥٢٣، وابن أبي شيبة فی المصنف، ٦/٤٠٤، الرقم: ٣٢٤٠، وأبو يعلى فی المسند، ٩/٤٠، الرقم: ٥١٠٣.

قَرْنُ الَّذِينَ يَلُونِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ. ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ. ثُمَّ يَجِيئُ قَوْمٌ
تَسْبِقُ شَهَادَةَ أَحَدِهِمْ يَمِينُهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا: میری امت کے بہترین لوگ اس قرن (یعنی زمانہ) میں ہیں جو میرے قریب ہے، پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں، پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں، ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جن میں سے کسی ایک کی گواہی اس کی قسم پر سابق ہوگی اور اس کی قسم اس کی گواہی پر سابق ہوگی (یعنی قسم بھی توڑیں گے اور گواہی کی پرواہ بھی نہیں کریں گے)۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۳/۵۰۹. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم: أَيُّ
النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: الْقَرْنُ الَّذِي أَنَا فِيهِ. ثُمَّ الثَّانِي. ثُمَّ الثَّلَاثُ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: (یا رسول اللہ!) کون سے لوگ بہتر ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہتر لوگ اس زمانہ کے ہیں جس میں، میں موجود ہوں اس کے بعد دوسرے زمانہ کے اور اس کے بعد تیسرے زمانہ کے۔“ اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۴/۵۱۰. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: خَيْرُ أُمَّتِي
قَرْنُ الَّذِينَ بُعِثَتْ فِيهِمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَذَكَرَ الثَّلَاثُ أَمْ

الحدیث رقم ۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة، ۴/۱۹۶۵، الرقم: ۲۵۳۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/۱۵۶، الرقم: ۲۵۲۷۲، وابن أبي شيبة في المصنف ۶/۴۰۴، الرقم: ۳۲۴۰۹، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/۶۲۹، الرقم: ۱۴۷۵.

الحدیث رقم ۴: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة، ۴/۱۹۲۳، الرقم: ۲۵۳۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۲۸، الرقم: ۷۱۲۳، والشوكاني في نيل الأوطار، ۹/۲۰۸.

لَا؟ قَالَ: ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّونَ السَّمَانَةَ. يَشْهَدُونَ قَبْلَ أَنْ يُسْتَشْهَدُوا.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے بہترین لوگ اس زمانہ کے ہیں جس میں مبعوث ہوا ہوں پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں (راوی کا بیان ہے) اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ آپ ﷺ نے تیسرے زمانہ کا ذکر کیا یا نہیں پھر ایک ایسی قوم آئے گی جو موٹاپا کو پسند کریں گے وہ گواہی طلب کئے جانے سے پہلے گواہی دیں گے۔“ اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۵/۵۱۱۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَصِينٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنُ الَّذِينَ بُعِثَتْ فِيهِمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، قَالَ: وَلَا أَعْلَمُ أَذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا، ثُمَّ يَنْشَأُ أَقْوَامٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ، وَيَفْشُو فِيهِمُ السِّمْنُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.
وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں میرے زمانہ بعثت کے لوگ بہتر ہیں پھر ان سے متصل زمانہ کے لوگ بہتر ہیں۔ راوی کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ تیسرے زمانہ کا ذکر فرمایا یا نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو بغیر طلب کئے گواہی دیں گے، امانت میں خیانت کریں گے اور ان میں موٹاپا عام ہوگا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابوداؤد اور احمد نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

الحدیث رقم ۵: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الفتن عن رسول اللہ ﷺ، باب: ماجاء فی القرن الثالث، ۴/۵۰۰، الرقم: ۲۲۲۲، وأبوداؤد فی السنن، کتاب: السنة، باب: فی فضل أصحاب رسول اللہ ﷺ، ۴/۲۱۴، الرقم: ۴۶۵۷، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۴/۴۴۰، وابن حبان فی الصحيح، ۱۵/۱۲۳، الرقم: ۶۷۲۹.

۶/۵۱۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْلَةَ ۞ قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَسِيرٌ بِالْأَهْوَازِ إِذَا
 بِرَجُلٍ يَسِيرُ بَيْنَ يَدَيَّ عَلَى بَعْلِ أَوْ بَعْلَةٍ وَهُوَ يَقُولُ: اَللَّهُمَّ، قَدْ ذَهَبَ
 قُرْبِي مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ فَأَلْحِقْنِي بِهِمْ فَقُلْتُ: وَأَنَا أَدْخُلُ فِي دَعْوَتِكَ قَالَ:
 وَصَاحِبِي هَذَا إِنْ أَرَادَ ذَلِكَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي قُرْبِي
 مِنْهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، فَلَا أَدْرِي أَذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا؟ ثُمَّ يَخْلِفُ قَوْمٌ
 يَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمْنُ، يَهْرِيْقُونَ الشَّهَادَةَ وَلَا يَسْأَلُونَهَا. وَإِذَا هُوَ بُرِيدَةٌ
 الْأَسْلَمِيَّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت عبداللہ بن مولہ ۞ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب میں اہواز
 میں چل رہا تھا تو اچانک میں نے اپنے سامنے خچر پر سوار ایک آدمی دیکھا، وہ کہہ رہا تھا: اے
 اللہ، میرے زمانے کے لوگ اس امت سے جا چکے ہیں۔ اے اللہ، مجھے بھی ان سے ملا دے۔
 میں نے کہا: میں بھی تمہاری دعا میں داخل ہونا چاہتا ہوں تو وہ آدمی کہنے لگا اور میرا یہ دوست
 بھی (یعنی اسے بھی ان سے ملا دے) اگر یہ اسی طرح کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس نے کہا کہ
 حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے بہترین زمانہ، میرا زمانہ ہے۔ پھر ان
 لوگوں کا زمانہ بہتر ہے جو میرے زمانہ کے ساتھ ملے ہوئے ہیں پھر ان لوگوں کا زمانہ بہتر ہے
 جو اس کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ روای کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ ایسا فرمایا یا
 نہیں (مجھے یاد نہیں) پھر ان کے بعد ایسی قوم آئے گی جن میں موٹا پا بہت زیادہ پایا جائے گا وہ
 شہادت کے لئے خون بہائیں گے لیکن اس کی تمنا نہیں کریں گے (راوی کہتے ہیں) جب میں
 نے (قریب جا کر) دیکھا تو وہ شخص (صحابی رسول ﷺ) حضرت بریدہ اسلمی ۞ تھے۔“
 اس حدیث کو امام احمد اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۵۰/۵، الرقم: ۲۳۰۱۰،
 وأبو يعلى في المسند، ۴۱۶/۱۳، الرقم: ۸۴۲۰، والطيالسي في المسند، ۳۹/۱،
 الرقم: ۲۹۹.

٧/٥١٣. عَنْ بِنْتِ أَبِي جَهْلٍ قَالَتْ: مَرَّ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَسْقَى فَقُمْتُ إِلَى كُوزٍ فَسَقَيْتُهُ، فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضِرَانِ فَقَالَ: تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ. قَالَ: ثُمَّ قَالَ: خَيْرُ أُمَّتِي قُرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالشَّيْبَانِيُّ.

”بنت ابی جھل سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس سے گزرے اور پینے کے لئے پانی طلب فرمایا: میں آپ ﷺ کے لئے ایک پیالے میں پانی لے کر آئی اتنے میں ایک آدمی جس نے دو سبز رنگ کے کپڑے پہنے تھے آپ ﷺ سے کچھ پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔ راوی کہتے ہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے بہترین میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر وہ جو اس کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔“

اس حدیث کو امام طبرانی اور شیبانی نے روایت کیا ہے۔

٨/٥١٤. عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنُ الَّذِينَ بُعِثَتْ فِيهِمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے بہترین زمانہ وہ ہے جس زمانہ میں، میں ان کی طرف مبعوث ہوا پھر ان کا زمانہ جو اس کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور پھر ان کا زمانہ جو ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ٧: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ٢٤/٢٥٨، الرقم: ٢٥٨، والشيباني في الأحاد والمثاني، ٥/٧٣، الرقم: ٣١٦٩، والعسقلاني في الإصابة، ٧/٥٥٩، الرقم: ١٠٩٧٤.

الحدیث رقم ٨: أخرجه الطبرانی في المعجم الصغير، ١/٧٦، الرقم: ٩٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٩.

٩/٥١٥. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
 خَيْرُ قَرْنٍ: الْقَرْنُ الَّذِي أَنَا فِيهِ، ثُمَّ الثَّانِي، ثُمَّ الثَّالِثُ، ثُمَّ الرَّابِعُ، فَلَا
 يَعْْبَأُ اللَّهُ بِهِمْ شَيْئًا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو نَعِيمٍ.

”حضرت عمر بن الخطاب رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
 بہترین زمانہ وہ ہے جس زمانہ میں، میں موجود ہوں پھر دوسرا پھر تیسرا پھر چوتھا۔ پس اللہ تعالیٰ
 ان کی ذرہ برابر پرواہ نہیں کرے گا۔“ اس حدیث کو امام طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ٩: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ٣: ٣٢٩، الرقم: ٣٤٢٥، وفي
 المعجم الصغير، ١/ ٢٢٠، الرقم: ٣٥٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/ ١٧٢،
 والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠/ ١٩.

فَصْلٌ فِي قَوْلِ الرَّسُولِ ﷺ: طُوبَى لِمَنْ رَأَى

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت کرنے والے مومنین کے لئے خوشخبری کا بیان﴾

۱۰/۵۱۶۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَأَى أَوْ رَأَى مَنْ رَأَى. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنَهُ.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس مسلمان کو جہنم کی آگ ہرگز نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے (یعنی میرے صحابی) کو دیکھا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسے حسن کہا ہے۔

۱۱/۵۱۷۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: طُوبَى لِمَنْ رَأَى وَأَمَّنَ بِي وَطُوبَى لِمَنْ آمَنَ بِي وَلَمْ يَرِنِي. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے حالتِ ایمان میں دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اس کے لئے خوشخبری ہے اور اس کے لئے دوبار خوشخبری ہے جو مجھ پر دین دیکھے ایمان لایا۔“

اس حدیث کو امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۵۱۸۔ عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَزَالُونَ بِخَيْرٍ مَا دَامَ فِيكُمْ مَنْ رَأَى وَصَاحِبِي، وَاللَّهِ، لَا تَزَالُونَ بِخَيْرٍ مَا

الحدیث رقم ۱۰: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ،

باب: ماجاء فی فضل من رأى النبی ﷺ، ۵/۶۹۴، الرقم: ۳۸۵۸.

الحدیث رقم ۱۱: أخرجه ابن حبان فی الصحيح، ۱۶/۲۱۳، الرقم: ۷۲۳۰.

الحدیث رقم ۱۲: أخرجه ابن أبي شيبة فی المصنف، ۶/۴۰۵، الرقم: ۳۲۴۱۷.

دَامَ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مِنْ رَأْيِي وَصَاحِبَ مَنْ صَاحِبِي. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم! تم اس وقت تک بھلائی میں رہو گے جب تک تمہارے درمیان وہ شخص باقی ہے جس نے مجھے (حالت ایمان میں) دیکھا اور میری صحبت اختیار کی۔ (پھر فرمایا:) خدا کی قسم! تم اس وقت تک بھلائی میں رہو گے جب تک تم میں وہ شخص باقی ہے جس نے اسے دیکھا جس نے مجھے دیکھا اور اس کی صحبت کو اختیار کیا جس نے میری صحبت کو اختیار کیا (یعنی میرے صحابہ اور تابعین)۔“ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۵۱۹۔ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم طَلَعَ رَاكِبَانِ فَلَمَّا رَأَهُمَا قَالَ: كِنْدِيَانِ مُذَحْجِيَانِ، حَتَّى أَتِيَاهُ فَإِذَا رِجَالٌ مِنْ مُذَحْجٍ قَالَ: فَدَنَا إِلَيْهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَحَدُهُمَا لِيُبَايِعَهُ، فَلَمَّا أَخَذَ بِيَدِهِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ مَنْ رَاكَ وَآمَنَ بِكَ وَاتَّبَعَكَ وَصَدَّقَكَ مَاذَا لَهُ؟ قَالَ: طُوبَى لَهُ. قَالَ: فَمَسَحَ عَلَى يَدِهِ فَأَنْصَرَفَ، ثُمَّ أَقْبَلَ الْآخَرَ حَتَّى أَخَذَ بِيَدِهِ لِيُبَايِعَهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ مَنْ آمَنَ بِكَ، وَاتَّبَعَكَ، وَصَدَّقَكَ، وَلَمْ يَرَكَ، مَاذَا لَهُ؟ قَالَ: طُوبَى لَهُ، ثُمَّ طُوبَى لَهُ. قَالَ: فَمَسَحَ عَلَى يَدِهِ فَأَنْصَرَفَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبدالرحمن جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اس دوران دو گھوڑ سوار نمودار ہوئے پس جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دور سے انہیں دیکھا تو فرمایا: دو کندی مذحجی (قبیلے کا نام) ہیں یہاں تک کہ جب وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو وہ مذحج سے آئے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کر سکے پس جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑا تو وہ آدمی

الحدیث رقم ۱۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۰۲/۴، والطبرانی في المعجم الكبير، ۲۲/۲۸۹، الرقم: ۷۴۲.

کہنے لگا: یا رسول اللہ! آپ کی کیا رائے ہے اس شخص کے بارے جس نے آپ کو دیکھا اور آپ پر ایمان لایا اور آپ کی تصدیق کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لئے مبارکباد ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ پھیرا۔ وہ آدمی چلا گیا اور دوسرا آدمی آگے بڑھا یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کا ہاتھ کو پکڑا تاکہ اسے بیعت کر سکیں تو وہ آدمی عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! آپ کی کیا رائے ہے اس شخص کے بارے میں جو آپ کی اتباع اور تصدیق کرے آپ کی زیارت نہ کی ہو۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے دو دفعہ مبارکباد ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ پھیرا پھر وہ آدمی وہاں سے چل دیا۔“ اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۴/۵۲۰۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اللَّهُمَّ، اغْفِرْ لِلصَّحَابَةِ وَلِمَنْ رَأَى مَنْ رَأَى قَالَ: قُلْتُ: وَمَا قَوْلُهُ وَلِمَنْ رَأَى؟ قَالَ: مَنْ رَأَى مَنْ رَأَاهُمْ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو نَعِيمٍ.

”حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے میرے اللہ! میرے صحابہ کو بخش دے اور اسے بھی بخش دے جس نے انہیں دیکھا جنہوں نے مجھے دیکھا۔ راوی کہتے ہیں میں نے کہا: حضور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان ”ولمن رأى“ (اور جس نے مجھے دیکھا) سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے انہیں (یعنی صحابہ اکرام کو) دیکھا (یعنی تابعین کرام)۔“

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۱۴: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۱۶۶/۶، الرقم: ۵۸۷۴،
وأبو نعیم فی حلیة الأولیاء، ۲۵۴/۳۔

فَصَلِّ فِي أَنَّ الصَّحَابَةَ ﷺ أَمَنَةٌ لِأُمَّتِهِ ﷺ

﴿ حضور ﷺ کی امت کے لئے صحابہ کرام ﷺ سببِ امان ہونے کا بیان ﴾

۱۵/۵۲۱۔ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ قُلْنَا: لَوْ جَلَسْنَا حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ. قَالَ: فَجَلَسْنَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: مَا زِلْتُمْ هَهُنَا؟ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، صَلَّيْنَا مَعَكَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ قُلْنَا: نَجْلِسُ حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَكَ الْعِشَاءَ. قَالَ: أَحْسَنْتُمْ أَوْ أَصَبْتُمْ قَالَ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ. فَقَالَ: النَّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ، وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي فَإِذَا ذَهَبْتُ أَنَا أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ، وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي، فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نمازِ مغرب پڑھی پھر ہم نے سوچا کہ اگر ہم یہیں بیٹھے رہیں یہاں تک کہ عشاء بھی آپ ﷺ کے ساتھ پڑھیں (تو یہ بہتر ہوگا) وہ کہتے ہیں کہ ہم بیٹھے رہے پھر آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: تم ابھی تک یہیں ہو؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی اور پھر ہم نے سوچا کہ ہم یہیں بیٹھے رہیں تاکہ عشاء کی نماز بھی آپ کے ساتھ پڑھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے بہت اچھا کیا یا فرمایا: تم نے ٹھیک کیا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور آپ ﷺ اکثر چہرہ

الحديث رقم ۱۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: بيان أن بقاء النبي أمان لأصحابه وبقائه أمان للأمة، ۴/۱۹۶۱، الرقم: ۲۵۳۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۳۹۸، وأبو يعلى في المسند، ۱۳/۲۶۰، الرقم:

اقدس آسمان کی طرف اٹھاتے تھے، پھر فرمایا: تارے آسمان کے لئے بچاؤ ہیں اور جب تارے ختم ہو جائیں گے تو جس چیز کا وعدہ کیا گیا ہے وہ (یعنی قیامت) آسمان پر آجائے گی اور میں اپنے صحابہ کے لئے ڈھال ہوں اور جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ پر بھی وہ وقت آئے گا جس کا ان سے وعدہ ہے اور میرے صحابہ میری امت کے لیے امان ہیں اور جب میرے صحابہ چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ وقت آئے گا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۶/۵۲۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِي يَمُوتُ بِأَرْضٍ إِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُورًا لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

”حضرت ابو بريدہ رضي الله عنه سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ میں سے جو صحابی زمین کے کسی خطے پر فوت ہوگا تو قیامت کے دن اس خطے زمین کے لوگوں کے لئے نور اور رہنما بن کر اٹھے گا۔“ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۱۷/۵۲۳۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُلْتَمَسَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي كَمَا تُلْتَمَسُ أَوْ تَبْتَغَى الضَّلَالَةُ فَلَا تُوجَدُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت علی بن ابی طالب رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک میرے صحابہ رضي الله عنهم میں سے کسی آدمی کو اس طرح نہ ڈھونڈا جائے جس طرح گمشدہ چیز کو تلاش کیا جاتا ہے لیکن وہ نہیں ملتی۔“

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۸/۵۲۴۔ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

الحدیث رقم ۱۶: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ،

باب: فیمن سب أصحاب النبی ﷺ، ۵/۶۹۷، الرقم: ۳۸۶۵۔

الحدیث رقم ۱۷: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۱/۸۹، الرقم: ۶۷۵، وعبد

بن حمید فی المسند، ۱/۵۲، الرقم: ۶۹۔

الحدیث رقم ۱۸: أخرجه ابن أبي شيبة فی المصنف، ۶/۴۰۴، الرقم: ۳۲۴۰۶۔

أَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ.
رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ میری امت کے لئے امان ہیں اور جب میرے صحابہ چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ وقت آئے گا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔“
اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٩/٥٢٥. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَثَلُ أَصْحَابِي مَثَلُ النُّجُومِ يُهْتَدَى بِهَا فَأَيُّهُمْ أَخَذْتُمْ بِقَوْلِهِ اهْتَدَيْتُمْ.
رَوَاهُ عَبْدُ بَنُ حَمِيدٍ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کی مثال ستاروں کی طرح ہے۔ جن سے راستے کی تلاش کی جاتی ہے پس تم میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے جس کے قول کو بھی پکڑو گے ہدایت پا جاؤ گے۔“
اس حدیث کو امام عبد بن حمید نے روایت کیا ہے۔

٢٠/٥٢٦. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَأَلْتُ رَبِّي فِيمَا اخْتَلَفَ فِيهِ أَصْحَابِي مِنْ بَعْدِي، فَأَوْحَى إِلَيَّ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ أَصْحَابَكَ عِنْدِي بِمَنْزِلَةِ النُّجُومِ فِي السَّمَاءِ بَعْضُهَا أَضْوَاءٌ مِنْ بَعْضٍ، فَمَنْ أَخَذَ بِشَيْءٍ مِمَّا هُمْ عَلَيْهِ مِنْ إختِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِي عَلَى هُدًى. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے اپنے صحابہ کے اس اختلاف کے بارے میں پوچھا جو میرے بعد ہوگا تو مجھ پر وحی کی گئی: اے محمد! آپ کے اصحاب میرے نزدیک ستاروں

الحدیث رقم ١٩: أخرجه عبد بن حميد في المسند، ١/٢٥٠، الرقم: ٧٨٣.

الحدیث رقم ٢٠: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٢/٣١٠، الرقم: ٣٤٠٠.

کی مانند ہیں۔ بعض بعض سے روشنی میں افضل ہیں اور (ان میں سے) ہر ایک کو (ہدایت کی) روشنی حاصل ہے، پس جس نے ان کے اختلاف میں سے ہیں کچھ لے لیا (یعنی کسی بھی صحابی کے قول و فعل کو اچھا سمجھ کر اس پر عمل کیا) تو وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے۔“

اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى أَصْحَابِهِ ﷺ

﴿حضور ﷺ کا اپنے صحابہ ﷺ کی عزت و حرمت کی حفاظت کا حکم دینے کا بیان﴾

٥٢٧ / ٢١. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ فِينَا مِثْلَ مَقَامِي فِيكُمْ، فَقَالَ: أَحْفَظُونِي فِي أَصْحَابِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَفْشُوا الْكَذِبَ، حَتَّى يَشْهَدَ الرَّجُلُ وَمَا يُسْتَشْهَدُ وَيَحْلِفُ وَمَا يُسْتَحْلَفُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

”حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جابیہ کے مقام پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان اس طرح تشریف فرما تھے جیسے میں تمہارے درمیان کھڑا ہوں اور فرمایا: میرے صحابہ کا خیال رکھنا اور پھر جو ان کے بعد لوگ ہوں گے، ان کا، اور پھر جو ان کے بعد ہوں گے۔ پھر جھوٹ عام ہو جائے گا حتیٰ کہ ایک شخص خود بخود گواہی دے گا حالانکہ اس سے گواہی نہیں لی جائے گی اور وہ قسم کھائے گا حالانکہ اس سے قسم نہیں لا جائے گی۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٥٢٨ / ٢٢. عَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ الْحَسَنُ: وَلَا يَطِيبُ الطَّعَامُ إِلَّا بِالْمِلْحِ، ثُمَّ يَقُولُ الْحَسَنُ: كَيْفَ بِقَوْمٍ ذَهَبَ مِلْحُهُمْ.

الحديث رقم ٢١: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، كتاب: الأحكام، باب: كراهية الشهادة لمن لم يستشهد، ٧٩١/٢، الرقم: ٢٣٦٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١/١٩٣، الرقم: ٩٨.
الحديث رقم ٢٢: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٠٤، الرقم: ٣٢٤٠٥، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/٥٩، الرقم: ١٧، وابن المبارك في الزهد، ١/٢٠٠، الرقم: ٥٧٢.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت حسن ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام ﷺ سے فرمایا: تم لوگوں میں ایسے ہو جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت حسن ﷺ نے کہا کہ نمک کے بغیر کھانا اچھا نہیں ہوتا پھر حضرت حسن ﷺ نے کہا: اس قوم کا کیا حال ہوگا جس کا نمک ہی چلا گیا۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۳/۵۲۹. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷺ قَالَ: خَطَبْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْيَوْمَ فَقَالَ: أَلَا أَحْسِنُوا إِلَىٰ أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ الْحَدِيثُ.
رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت جابر بن سمرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے جابیہ کے مقام پر ہم سے خطاب کیا اور فرمایا کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: خبردار! میرے صحابہ سے اچھا سلوک کرنا اور پھر جو ان کے بعد آئیں گے..... آگے طویل حدیث ہے۔“ اس حدیث کو امام ابن حبان، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۴/۵۳۰. عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: خَطَبْنَا عُمَرَ ﷺ بِبَابِ الْجَابِيَةِ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ فِينَا ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ فِي أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ اتَّقُوا الْكُذِبَ وَشَهَادَاتِ الزُّورِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت قبیسہ بن جابر ﷺ سے روایت ہے کہ حضرت عمر ﷺ نے جابیہ کے

الحدیث رقم ۲۳: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۴۳۶/۱۰، الرقم: ۴۵۷۶،

والحاكم في المستدرک، ۱/۱۹۸، الرقم: ۳۸۸، والطبرانی في المعجم الأوسط،

۳/۲۰۴، الرقم: ۲۹۲۹، وفي المعجم الصغير، ۱/۵۸، الرقم: ۲۴۵.

الحدیث رقم ۲۴: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۴۰۴، الرقم: ۲۳۴۱۲.

دروازے پر ہمیں خطاب کیا اور فرمایا: بے شک حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان قیام فرما ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! میرے صحابہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا، پھر جو ان کے بعد ہوں گے اور پھر جو ان کے بعد ہوں گے، پھر جھوٹ اور جھوٹی شہادتوں سے بچنا۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۲۵/۵۳۱. عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَحْسِنُوا إِلَى أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، مَنْ أَحَبَّ بِحُبُوْحَةِ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزِمِ الْجَمَاعَةَ، وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ. رَوَاهُ الْبَزَّازُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

”حضرت عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کے ساتھ بھلائی کرو، پھر جو ان کے بعد ہوں گے، اور پھر جو ان کے بعد ہوں گے۔ جو شخص جنت کے وسط میں گھر بنانا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ جماعت کو لازم پکڑے۔ اور جس کو اس کی نیکی خوشی میں ڈال دے اور اس کی برائی اس کو پریشانی میں مبتلا کر دے وہ حقیقی مومن ہے۔“ اس حدیث کو امام بزار اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

۲۶/۵۳۲. عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا ذُكِرَ أَصْحَابِي فَأَمْسِكُوا، وَإِذَا ذُكِرَتِ النُّجُومُ فَأَمْسِكُوا، وَإِذَا ذُكِرَ الْقَدْرُ فَأَمْسِكُوا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ثوبان رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب میرے صحابہ کا ذکر کیا جائے تو خاموش ہو جاؤ، جب ستاروں کا ذکر کیا جائے تو خاموش ہو جاؤ اور جب قدر کا ذکر کیا جائے تو بھی خاموش ہو جاؤ۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۲۵: أخرجه البزار في المسند، ۱/۲۶۹، الرقم: ۱۶۶، وابن أبي عاصم

في السنة، ۲/۶۳۱، الرقم: ۱۴۸۹.

الحدیث رقم ۲۶: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۲/۹۶، الرقم: ۱۴۲۷.

٥٣٣/٢٧. عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا هَلْ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَضْحَكُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَالْإِيمَانُ فِي قُلُوبِهِمْ أَكْبَرُ مِنَ الْجِبَالِ. رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ.

وفي رواية: عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَحْفَظُونِي فِي أَصْحَابِي، فَإِنَّهُمْ خِيَارُ أُمَّتِي. رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ وَالْقُضَاعِيُّ.

”حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ کیا اصحاب رسول ﷺ مسکراتے تھے۔ تو انہوں نے فرمایا: ہاں اور ایمان ان کے دلوں میں پہاڑوں سے بھی بڑا تھا۔“ اس حدیث کو امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ اور ایک روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں میرا لحاظ کرنا کیونکہ وہ میری امت کے بہترین لوگ ہیں۔“ اس حدیث کو امام ابو نعیم اور قضاعی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٢٧: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٣١١، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/٤١٨، الرقم: ٧٢٠.

فَصْلٌ فِي التَّوَسُّلِ بِأَصْحَابِهِ ﷺ لِلْفَتْحِ

﴿ حضور ﷺ کے صحابہ کرام ﷺ کے توسل سے حصول فتح کا بیان ﴾

۵۳۴/۲۸۔ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُونَ فِتْنًا مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُونَ فِتْنًا مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُونَ فِتْنًا مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب لوگوں کی ایک بڑی جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جو رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہا ہو؟ پس وہ لوگ کہیں گے: ہاں، تو انہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جب لوگوں کی ایک بڑی جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی صحبت پائی ہو؟ تو وہ کہیں گے: ہاں، تو پھر انہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک کثیر جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی صحبت

الحديث رقم ۲۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، ۳/۱۳۳۵، الرقم: ۳۴۴۹، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، ۴/۱۹۶۲، الرقم: ۲۵۳۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۷، الرقم: ۱۰۵۶، وابن حبان في الصحيح، ۱۱/۸۶، الرقم: ۴۷۶۸.

پانے والوں کی صحبت پائی ہو؟ تو وہ کہیں گے کہ ہاں! تو انہیں فتح دے دی جائے گی۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۹/۵۳۵۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُونَ فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُونَ فَيُقَالُ لَهُمْ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ جہاد کریں گے تو انہیں کہا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت پائی ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہاں، تو انہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر وہ جہاد کریں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی صحبت پائی ہو؟ وہ کہیں گے: جی ہاں! تو انہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۳۰/۵۳۶۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمْ الْبُعْثُ فَيَقُولُونَ: انظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ فِيكُمْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ، ثُمَّ يُبْعَثُ الْبُعْثُ الثَّانِي فَيَقُولُونَ: هَلْ فِيهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبُعْثُ الثَّالِثُ، فَيُقَالُ: انظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ ثُمَّ يَكُونُ الْبُعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ: انظُرُوا

الحديث رقم ۲۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ۳/۱۳۱۶، الرقم: ۳۳۹۹.

الحديث رقم ۳۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، ۴/۱۹۶۲، الرقم: ۲۵۳۲، وأبو يعلى في المسند، ۲/۲۶۳، الرقم: ۹۷۳.

هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ أَحَدًا رَأَى مَنْ رَأَى أَحَدًا رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟
فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں وہ ایک لشکر کو جنگ کے لئے روانہ کریں گے، لوگ کہیں گے کہ دیکھو ان میں حضور نبی اکرم ﷺ کا کوئی صحابی بھی ہے؟ پھر ایک شخص مل جائے گا اور انہیں اس کی برکت سے فتح حاصل ہو جائے گی، پھر ایک دوسرا لشکر روانہ کیا جائے گا لوگ کہیں گے: کیا ان میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو دیکھا ہو؟ پھر اس کی برکت سے انہیں فتح حاصل ہو جائے گی، پھر ایک تیسرا لشکر روانہ کیا جائے گا اور یہ کہا جائے گا دیکھو کیا ان میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو دیکھنے والے کو دیکھا ہو، پھر ایک چوتھا لشکر روانہ کیا جائے گا پھر کہا جائے گا دیکھو تم ان میں سے کوئی ایسا شخص دیکھتے ہو، جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کے دیکھنے والوں میں سے کسی ایک شخص کو دیکھا ہو پھر ایک شخص مل جائے گا اور اس کی برکت سے فتح حاصل ہو جائے گی۔“

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٥٣٧ / ٣١. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ثُمَّ لِيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَخْرُجُ الْجَيْشُ مِنْ جِيُوشِهِمْ فَيَقَالُ: هَلْ أَحَدٌ صَحِبَ مُحَمَّدًا ﷺ فَتَسْتَصِرُّونَ بِهِ فَتَتَّصِرُوا؟ ثُمَّ يُقَالُ: مَنْ صَحِبَ مُحَمَّدًا ﷺ؟ فَيَقَالُ: لَا. فَمَنْ صَحِبَ أَصْحَابَهُ؟ فَيَقَالُ: لَا. فَيَقَالُ: مَنْ رَأَى مَنْ رَأَى مِنْ صَحْبِ أَصْحَابِهِ؟ فَلَوْ أَسْمِعُوا بِهِ مِنْ وِرَاءِ الْبَحْرِ لَأَتَوْهُ. رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ضرور بالضرور لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان کے لشکروں میں سے ایک لشکر جہاد کے لئے نکلے گا پس

الحدیث رقم ٣١: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٤ / ١٣٢، الرقم: ٢١٧٢، وعبد بن حميد في المسند، ١ / ٣١٣، الرقم: ١٠٢٠، والهيثمى في مجمع الزوائد، ١٠ / ١٨.

کہا جائے گا کہ کیا کوئی حضور نبی اکرم ﷺ کا صحابی ہے؟ جس کے ذریعے تم نصرت طلب کرو تو فتح یاب ہو جاؤ، پھر کہا جائے گا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا صحابی کون ہے؟ کہا جائے گا کوئی نہیں۔ پھر کہا جائے گا کوئی تابعی ہے؟ کہا جائے گا کوئی نہیں۔ پھر کہا جائے گا کوئی تبع تابعی ہے؟ کہا جائے گا کوئی نہیں ہے اور اگر وہ اس کے متعلق سمندر کے اس پار سے اس کے بارے میں سنتے تو ضرور اس کے پاس آجاتے۔“ اسے امام ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي تَحْرِيمِ سَبِّ أَصْحَابِهِ ﷺ

﴿ حضور ﷺ کے صحابہ کرام ﷺ کو برا بھلا کہنے کی حرمت کا بیان ﴾

۵۳۸ / ۳۲۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي. فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدًّا أَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيفَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو برا مت کہو۔ اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے تو پھر بھی وہ ان میں سے کسی ایک کے سیر بھر یا اس سے آدھے کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔“
اسے امام بخاری، ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۵۳۹ / ۳۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدًّا أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَةً.

الحديث رقم ۳۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: قول النبي ﷺ لو كنت متخذًا خليلاً، ۳ / ۱۳۴۳، الرقم: ۳۴۷۰، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: (۵۹)، ۵ / ۶۹۵، الرقم: ۳۸۶۱، وأبوداؤد فی السنن، کتاب: السنة، باب: فی النهی عن سب أصحاب رسول الله ﷺ، ۴ / ۲۱۴، الرقم: ۴۶۵۸.

الحديث رقم ۳۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: تحريم سب الصحابة، ۴ / ۱۹۶۷، الرقم: ۲۵۴۰، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل أهل بدر، ۱ / ۵۷، الرقم: ۱۶۱، والنسائي في السنن الكبرى، ۵ / ۸۴، الرقم: ۸۳۰۸، وابن حبان في الصحيح، ۱۶ / ۲۳۸، الرقم: ۷۲۵۳.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کو برا مت کہو، میرے صحابہ کو برا مت کہو۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے تو پھر بھی وہ ان میں سے کسی ایک کے سیر بھر یا اس سے آدھے کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔“

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۳۴/۵۴۰. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اللَّهُ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِإِبْغَظِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللَّهَ، وَمَنْ آذَى اللَّهَ فَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور میرے بعد انہیں اپنی گفتگو کا نشانہ مت بنانا کیونکہ جس نے ان سے محبت کی اس نے میری وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس نے انہیں تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی، جس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی عنقریب اس کی گرفت ہوئی۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۳۵/۵۴۱. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِذَا

الحدیث رقم ۳۴: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب: فی من سب أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۶۹۶/۵، الرقم: ۳۸۶۲، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۸۷/۴، والرؤیانی فی المسند ۹۲/۲، الرقم: ۸۸۲، والدیلمی فی مسند الفردوس، ۱/۱۴۷، الرقم: ۵۲۵.

الحدیث رقم ۳۵: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب: ما جاء فی فضل من رأى النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۶۹۷/۵، الرقم: ۳۸۶۶، والطبرانی فی

رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَسُبُّونَ أَصْحَابِي فَقُولُوا: لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى شَرِّكُمْ.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کرام کو برا بھلا کہتے ہیں تو تم (انہیں) کہو: تمہارے شر کی وجہ سے تم پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔“ اسے امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۵۴۲/۳۶۔ عَنْ نَسِيرِ بْنِ ذَعْلُوقٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَلَمَقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِهِمْ عُمُرِهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت نسیر بن ذعلوق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اصحاب رسول ﷺ کو برا مت کہو پس ان کے عمل کا ایک لمحہ تمہاری زندگی کے تمام اعمال سے بہتر ہے۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۵۴۳/۳۷۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخُطُبُ فَقَالَ: أَكْرَمُوا أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَظْهَرُ الْكُذْبُ حَتَّى يَحْلِفَ الرَّجُلُ قَبْلَ أَنْ يُسْتَحْلَفَ، وَيَشْهَدُ قَبْلَ أَنْ يُسْتَشْهَدَ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ بِحُبُوحَةِ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزِمِ الْجَمَاعَةَ، فَإِنَّ

..... المعجم الأوسط، ۱۹۱/۸، الرقم: ۸۳۶۶، والديلمى فى مسند الفردوس،

۱/۲۶۳، الرقم: ۱۰۲۲۔

الحدیث رقم ۳۶: أخرجه ابن ماجه فى السنن، باب: فضل أهل بدر، ۱/۵۷، الرقم:

۱۶۲، وابن أبى شيبه فى المصنف، ۶/۴۰۵، الرقم: ۳۲۴۱۵، وابن أبى عاصم

فى السنة، ۲/۴۸۴، الرقم: ۱۰۰۶۔

الحدیث رقم ۳۷: أخرجه النسائى فى السنن الكبرى، ۵/۳۸۷، الرقم: ۹۲۲۲،

والطبرانى فى المعجم الأوسط، ۳/۲۰۴، الرقم: ۲۹۲۹، والطحاوى فى شرح

معانى الآثار، ۴/۱۵۰، والطيالسى فى المسند، ۱/۷، الرقم: ۳۱۔

الشَّيْطَانُ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الْإِثْنَيْنِ أَبْعَدُ وَلَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ فَإِنَّ
ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ، وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ.
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ.

”حضرت عمر بن الخطاب ؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو
خطاب کرتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کی عزت کرو پھر ان کی جوان
کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور پھر ان کی جوان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں پھر جھوٹ ظاہر ہوگا
یہاں تک کہ آدمی قسم طلب کیے جانے سے پہلے قسم اٹھالے گا اور گواہی طلب کیے جانے سے
پہلے گواہی دے دے گا پس جو جنت کی وسعت کا طالب ہے تو اس پر لازم ہے جماعت کو
لازم پکڑے اور جدائی اور تفرقہ سے بچے۔ بے شک شیطان (تنہا) ایک (آدمی) کے ساتھ
(ہوتا) ہے اور وہ دو سے بہت دور ہے، اور کوئی آدمی ہرگز کسی (غیر محرم) عورت کے ساتھ
خلوت میں نہ ملے کیونکہ ان میں شیطان ہے اور جس کو اس کی نیکی خوش اور برائی پریشان کرے
تو وہی مومن ہے۔“ اس حدیث کو امام نسائی، طبرانی، اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔

۵۴۴/۳۸. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ، وَإِنَّ أَصْحَابِي يَقْلُونَ، فَلَا تَسُبُّوهُمْ،
فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور نبی
اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک لوگ کثیر تعداد میں ہیں اور میرے صحابہ قلیل
تعداد میں۔ پس میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہو اور جس نے انہیں برا بھلا کہا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی
لعنت ہو۔“ اس حدیث کو امام طبرانی اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۵۴۵/۳۹. عَنْ عَطَاءِ يَعْني ابْنَ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

الحديث رقم ۳۸: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۲/۴۷، الرقم: ۱۲۰۳،
وأبو يعلى في المسند، ۴/۱۳۳، الرقم: ۲۱۸۴، وأبونعيم في حلية الأولياء،
۳/۳۵۰، والديلمي في مسند الفردوس، ۴/۳۰۱، الرقم: ۶۸۸۴.

الحديث رقم ۳۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۵۴، الرقم: ۱۰.

مَنْ حَفِظَنِي فِي أَصْحَابِي كُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَافِظًا وَمَنْ سَبَّ أَصْحَابِي
فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عطا بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس نے میرے صحابہ کا میری وجہ سے دفاع کیا اور عزت کی تو قیامت کے دن میں اس کا
محافظ ہوں گا اور جس نے میرے صحابہ کو گالی دی تو اس پر خدا کی لعنت ہو۔“

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۵۴۶ / ۴۰. عَنِ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِنَّ اللَّهَ
اخْتَارَنِي وَاخْتَارَ لِي أَصْحَابًا فَجَعَلَ لِي مِنْهُمْ وُزَرَءَ وَأَصْهَارًا وَأَنْصَارًا فَمَنْ
سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ. لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُمْ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ إِسْنَادًا.

”حضرت عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے
شک اللہ تعالیٰ نے مجھے (اپنا پسندیدہ رسول) اختیار کیا اور میرے لیے میرے صحابہ کو اختیار کیا۔
پس اس نے میرے لئے ان میں سے وزراء بنائے اور قریبی رشتہ دار اور انصار (مددگار) پس
جس نے انہیں گالی دی تو اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اور
قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ان کے کسی ہیر پھیر یا دلیل کو قبول نہیں کرے گا۔“

اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے
فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

الحدیث رقم ۴۰: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۷۳۲/۳، الرقم: ۶۶۵۶، والطبرانی
في المعجم الأوسط، ۱/۱۴۴، الرقم: ۴۵۶، وابن أبي عاصم في السنة،
۲/۴۸۳، الرقم: ۱۰۰۰، والشيباني في الأحاد والمثنائين، ۳/۳۷۰، الرقم:

۵۴۷ / ۴۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَذْكُرُوا مَسَاوِي أَصْحَابِي فَتُخْتَلَفَ قُلُوبُكُمْ عَلَيْهِمْ، وَادْكُرُوا مَحَاسِنَ أَصْحَابِي حَتَّى تَأْتِلَفَ عَلَيْهِمْ قُلُوبُكُمْ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کی برائیاں بیان نہ کرو کہ ان کے لئے تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائے۔ میرے صحابہ کے محاسن اور اچھائیاں یاد کرو یہاں تک کہ تمہارے دل ان کے لئے آپس میں اکٹھے ہو جائیں۔“ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ أَصْحَابِهِ ﷺ

﴿ حضور ﷺ کے صحابہ کرام ﷺ کے جامع مناقب کا بیان ﴾

۵۴۸/۴۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ؓ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَوَجَدَ قَلْبَ مُحَمَّدٍ ﷺ، خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَاصْطَفَاهُ لِنَفْسِهِ، فَابْتَعَتْهُ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ، ثُمَّ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ بَعْدَ قَلْبِ مُحَمَّدٍ، فَوَجَدَ قُلُوبَ أَصْحَابِهِ خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَجَعَلَهُمْ وَرَاءَ نَبِيِّهِ، يُقَاتِلُونَ عَلَى دِينِهِ (وفي رواية: فَجَعَلَهُمْ أَنْصَارَ دِينِهِ) فَمَا رَأَى الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا، فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ حَسَنٌ، وَمَا رَأَوْا سَيِّئًا، فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ سَيِّئٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُزَّارُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں کے دلوں کی طرف توجہ کی تو قلب محمد مصطفیٰ ﷺ کو تمام لوگوں کے دلوں سے بہتر پایا پس اسے اپنے لئے چن لیا (اور خاص کر لیا) اور انہیں اپنی رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ کے دل کو (صرف اپنے لئے) منتخب کرنے کے بعد دوبارہ قلوب انسانی کو دیکھا تو آپ ﷺ کے صحابہ کرام ؓ کے دلوں کو سب بندوں کے دلوں سے بہتر پایا تو انہیں اپنے نبی مکرم ﷺ کا وزیر بنا دیا، وہ ان کے دین کے لئے جہاد کرتے ہیں (اور ایک روایت میں ہے کہ انہیں آپ ﷺ کے دین کا مددگار بنا دیا) پس جس شے کو مسلمان اچھا جانیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک (بھی) اچھی اور جس شے کو مسلمان بُرا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی بُری ہے۔“ اسے امام احمد، بزار، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۴۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۳۷۹، الرقم: ۳۶۰۰،
والبزار في المسند، ۵/۲۱۲، الرقم: ۱۷۰۲، ۱۸۱۶، والطبراني في المعجم
الأوسط، ۴/۵۸، الرقم: ۳۶۰۲، وفي المعجم الكبير، ۹/۱۱۲، ۱۱۵، الرقم:
۸۵۸۲، ۸۵۹۳، والبيهقي في الاعتقاد، ۱/۳۲۲، والهيثمي في مجمع الزوائد،
۱/۱۷۷، ۸/۲۱۲.

۵۴۹ / ۴۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَهْمَا أُوتِيتُمْ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَالْعَمَلُ بِهِ لَا عُذْرَ لِأَحَدٍ فِي تَرْكِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَسُنَّةٌ مِنِّي مَاضِيَةٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ سُنَّتِي فَمَا قَالَ أَصْحَابِي إِنَّ أَصْحَابِي بِمَنْزِلَةِ النُّجُومِ فِي السَّمَاءِ فَأَيُّمَا أَخَذْتُمْ بِهِ اهْتَدَيْتُمْ وَاخْتَلَفَ أَصْحَابِي لَكُمْ رَحْمَةً. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب بھی تمہیں کتاب اللہ کا حکم دیا جائے تو اس پر عمل لازم ہے، اس پر عمل نہ کرنے پر کسی کا عذر قابل قبول نہیں، اگر وہ (مسئلہ) کتاب اللہ میں نہ ہو تو میری سنت میں اسے تلاش کرو جو تم میں موجود ہو اور اگر میری سنت سے بھی نہ ہو تو (اس مسئلہ کا حل) میرے صحابہ کے اقوال کے مطابق (تلاش) کرو فرمایا: میرے صحابہ کی مثال یوں ہے جیسے آسمان پر ستارے، ان میں سے جس کا دامن پکڑ لو گے ہدایت پا جاؤ گے اور میرے صحابہ کا اختلاف (بھی) تمہارے لئے رحمت ہے۔“ اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۴۳: أخرجه البيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ۱/۱۶۲، الرقم: ۱۵۲، وعبد بن حميد نحوه في المسند، ۱/۲۵۰، الرقم: ۷۸۳، والقضاعي في مسند الشهاب، ۲/۲۷۵، الرقم: ۱۳۴۶، والديلمي في مسند الفردوس، ۴/۱۶۰، الرقم: ۶۴۹۷، والذهبي في ميزان الاعتدال، ۲/۱۴۲: ۷۳/۸، وفي لسان الميزان، ۲/۱۱۸، ۱۳۷، الرقم: ۵۹۴، والخطيب البغدادي في الكفاية، ۱/۴۸، وابن كثير في تحفة الطالب، ۱/۴۵۱، الرقم: ۳۴۱، وابن الملقن في خلاصة البدر المنير، ۲/۴۳۱، الرقم: ۲۸۶۸، وابن عبد البر في التمهيد، ۴/۲۶۳، والعسقلاني في فتح الباري، ۴/۵۷، وابن قدامة في المغني، ۳/۲۱۰۹، والآمدي في الأحكام، ۱/۲۹۰، وابن حزم في الأحكام، ۵/۶۱.

أَبَابُ التَّاسِعُ:

مَنَاقِبُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضي الله عنه

﴿ حضرت ابو بکر صدیق رضي الله عنه کے مناقب ﴾

۱۔ فَضْلٌ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِاسْمِ وَنَسَبِ أَبِي بَكْرٍ وَكُونِهِ ﷺ

أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ وَأَوَّلَ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ

﴿ حضرت ابو بکر ﷺ کے نام و نسب، مردوں میں سب سے پہلے

اسلام لانے اور سب سے پہلے مدون قرآن ہونے کا بیان ﴾

۲۔ فَضْلٌ فِي مَنْزِلَتِهِ ﷺ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ

﴿ بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں حضرت ابو بکر ﷺ کے مقام و مرتبہ کا بیان ﴾

۳۔ فَضْلٌ فِي أَنَّهُ ﷺ كَانَ أَشَدَّ النَّاسِ حُبًّا لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿ حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کے عشقِ رسول ﷺ کا بیان ﴾

۴۔ فَضْلٌ فِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَهُ صَاحِبًا لَهُ وَرَفِيقًا وَنَائِبًا

وَوَزِيرًا

﴿ حضور نبی اکرم ﷺ کا حضرت ابو بکر ﷺ کو اپنا ساتھی، دوست،

نائب اور وزیر قرار دینے کا بیان ﴾

۵۔ فَضْلٌ فِي مُصَاحَبَتِهِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغَارِ وَالْمَزَارِ

﴿ حضرت ابو بکر ﷺ کا حضور ﷺ کے رفیقِ غار و مزار ہونے کا بیان ﴾

۶۔ فَضْلٌ فِي مَكَانَةِ أَبِي بَكْرٍ ﷺ فِي الْآخِرَةِ

﴿ روزِ آخرت حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کے مقام و مرتبہ کا بیان ﴾

۷۔ فِضْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ ﷺ

﴿ حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان ﴾

فَصَلِّ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِاسْمِ وَنَسَبِ أَبِي بَكْرٍ وَكَوْنِهِ ﷺ

أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ وَأَوَّلَ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ

﴿ حضرت ابوبکر ﷺ کے نام و نسب، مردوں میں سب سے پہلے

اسلام لانے اور سب سے پہلے مدون قرآن ہونے کا بیان ﴾

۱/۵۵۰۔ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمَّارًا ﷺ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةٌ أُعْبِدُ، وَامْرَأَتَانِ، وَأَبُوبَكْرٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت ہمام ﷺ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے حضور ﷺ کو اس دور میں دیکھا کہ جب آپ ﷺ کے ہمراہ (ایمان لانے والوں میں سے) پانچ غلاموں، دو عورتوں اور حضرت ابوبکر ﷺ کے سوا کوئی نہ تھا۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۲/۵۵۱۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ: كَانَ أَبُو بَكْرٍ أَحَبَّنَا إِلَى

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ خَيْرَنَا وَسَيِّدَنَا. ذَكَرَ الْبَيَّانُ بِأَنَّ أَبَا بَكْرٍ

الصِّدِّيقِ ﷺ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْبَزَّازُ.

”حضرت عمر بن خطاب ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو حضرت

الحدیث رقم ۱: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل أصحاب النبی ﷺ،

باب: قول النبی ﷺ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا، ۱۳۳۸/۳، الرقم: ۳۴۶۰، والحاكم

فی المستدرک، ۴۴۴/۳، الرقم: ۵۶۸۲، والبزار فی المسند، ۲۴۴/۴، الرقم:

۱۴۱۱، والبيهقي فی السنن الكبرى، ۳۶۹/۶، الرقم: ۱۲۸۸۳.

الحدیث رقم ۲: أخرجه ابن حبان فی الصحيح، ۲۷۸-۲۷۹/۱۵، الرقم: ۶۸۶۲،

والبزار فی المسند، ۳۷۳/۱، الرقم: ۲۵۱، والهيثمی فی موارد الظمان،

۵۳۲/۱، الرقم: ۲۱۹۹.

ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ محبوب تھے، اور (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) ہم سب سے بہتر اور ہمارے سردار تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گفتگو فرماتے رہے یہاں تک کہ فرمایا: مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔“

اس حدیث کو امام ابن حبان اور بزار نے روایت کیا ہے۔

۳/۵۵۲۔ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ نَازِلٌ بِعُكَاظٍ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ اتَّبَعَكَ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ؟ قَالَ: اتَّبَعَنِي عَلَيْهِ رَجُلَانِ: حُرٌّ وَعَبْدٌ، أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ قَالَ: فَاسْلَمْتُ عِنْدَ ذَلِكَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ خَرِيٍّ فِي الْكَبِيرِ.

”حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم عکاظ کے مقام پر تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس دین پر آپ کی (اولین) اتباع کس نے کی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس پر میری اتباع دو مردوں نے کی ہے ایک آزاد اور ایک غلام، وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اُس وقت اسلام قبول کیا تھا۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے اور امام بخاری نے ”التاریخ الکبیر“ میں روایت کیا ہے۔

۴/۵۵۳۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى أَصْبَحَ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِذَلِكَ، فَارْتَدَّ نَاسٌ مِمَّنْ كَانَ وَآمَنُوا بِهِ وَصَدَّقُوهُ، وَسَعَوْا بِذَلِكَ إِلَيَّ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَقَالُوا: هَلْ لَكَ

الحدیث رقم ۳: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۹/۳، الرقم: ۴۴۱۹، والبخاری في

التاریخ الکبیر، ۳۰۲/۶، الرقم: ۲۴۷۴.

الحدیث رقم ۴: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۵/۳، الرقم: ۴۴۰۷، وعبد الرزاق

في المصنف، ۳۲۸/۵، وأبو يعلى في المعجم، ۴۵/۱۰، الرقم: ۹، والديلمي في

مسند الفردوس، ۳۰۷/۵، الرقم: ۸۲۷۱.

إِلَى صَاحِبِكَ يَزْعَمُ أَنَّهُ أُسْرِيَ بِهِ اللَّيْلَةَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ؟ قَالَ: أَوْ قَالَ ذَلِكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: لَيْنُ كَانَ قَالَ ذَلِكَ لَقَدْ صَدَقَ. قَالُوا: أَوْ تُصَدِّقُ أَنَّهُ ذَهَبَ اللَّيْلَةَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَجَاءَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنِّي لِأُصَدِّقُهُ فِيمَا هُوَ أْبَعَدُ مِنْ ذَلِكَ. أُصَدِّقُهُ فِيمَا هُوَ أْبَعَدُ مِنْ ذَلِكَ أُصَدِّقُهُ بِخَبْرِ السَّمَاءِ فِي غَدْوَةٍ أَوْ رَوْحَةٍ. فَلِلذَلِكَ سُمِّيَ أَبُو بَكْرٍ "الصِّدِّيقَ". رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُو يَعْلَى.

”اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کو مسجد اقصیٰ کی سیر کرائی گئی تو آپ ﷺ نے صبح لوگوں کو اس کے بارے میں بیان فرمایا تو کچھ ایسے لوگ بھی اس کے منکر ہو گئے جو آپ ﷺ پر ایمان لا چکے تھے اور آپ ﷺ کی تصدیق کر چکے تھے۔ وہ دوڑتے ہوئے حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے: کیا آپ اپنے آقا ﷺ کی تصدیق کرتے ہیں جو یہ گمان کرتے ہیں کہ انہیں آج رات بیت المقدس تک سیر کرائی گئی؟ حضرت ابو بکر ﷺ نے پوچھا: کیا آپ ﷺ نے یہ فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! تو حضرت ابو بکر ﷺ نے فرمایا: اگر آپ ﷺ نے یہ فرمایا ہے تو یقیناً سچ فرمایا ہے۔ انہوں نے کہا: کیا آپ ان کی تصدیق کرتے ہیں کہ وہ آج رات بیت المقدس تک گئے بھی اور صبح ہونے سے پہلے واپس بھی آگئے ہیں؟ حضرت ابو بکر ﷺ نے فرمایا: ہاں! میں تو آپ ﷺ کی تصدیق اس خبر کے بارے میں بھی کرتا ہوں جو اس سے بہت زیادہ بعید از قیاس ہے، میں تو صبح و شام آپ ﷺ کی آسمانی خبروں کی بھی تصدیق کرتا ہوں۔ پس اس تصدیق کی وجہ سے حضرت ابو بکر ﷺ ”الصّدیق“ کے لقب سے موسوم ہوئے۔“

اس حدیث کو امام حاکم، عبدالرزاق اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۵/۵۵۴. عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَا نَعْلَمُ أَرْبَعَةً أُدْرِكُوا

الحدیث رقم ۵: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۱/۵۴، الرقم: ۱۱، والحاكم في المستدرک، ۳/۵۴۰، الرقم: ۶۰۰۸، والبخاری في التاريخ الكبير، ۱/۱۳۰، الرقم: ۳۹۲، والشيباني في الأحاد والمثاني، ۱/۷۷، الرقم: ۲۲.

النَّبِيِّ ﷺ وَأَبْنَاءَهُمْ إِلَّا هَؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةُ: أَبُو قَحَافَةَ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، وَأَبُو عَتِيقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَاسْمُ أَبِي عَتِيقِ مُحَمَّدٌ ﷺ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

”حضرت موسیٰ بن عقبہ ؓ سے روایت ہے کہ ہم ایسے چار افراد کو نہیں جانتے کہ جنہوں نے خود اور ان کے بیٹوں نے بھی حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہو (یعنی انہیں شرف صحابیت نصیب ہوا ہو) سوائے ابوقحافہ، ابوبکر، عبدالرحمن بن ابی بکر اور ابوعتیق بن عبدالرحمن ؓ کے اور ابوعتیق کا نام ”محمد“ تھا۔“

اس حدیث کو امام طبرانی، حاکم اور بخاری نے الادب المفرد میں روایت کیا ہے۔

۶/۵۵۵. عَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ: إِنَّ أَعْظَمَ أَجْرًا فِي الْمَصَاحِفِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ ؓ، كَانَ أَوَّلَ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ بَيْنَ اللُّوحَيْنِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت علی المرتضیٰ ؓ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: قرآن کے حوالے سے سب سے زیادہ اجر پانے والے حضرت ابوبکر صدیق ؓ ہیں کہ انہوں نے سب سے پہلے قرآن کو دو جلدوں کے درمیان جمع کیا۔“ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۷/۵۵۶. عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ؓ قَالَ: إِنَّمَا سُمِّيَ أَبُو بَكْرٍ ؓ عَتِيقًا لِجَمَالِ وَجْهِهِ وَاسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت لیث بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر ؓ کا نام عتیق آپ کی خوب روئی کی وجہ سے رکھا گیا اور آپ کا اصل نام عبداللہ بن عثمان ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۶: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۱۴۸/۶، الرقم: ۳۰۲۲۹، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱۹۳/۳.

الحديث رقم ۷: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۵۲/۱، الرقم: ۴، والشيباني في الأحاد والمثاني، ۶۸/۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۴۱/۹.

۵۵۷/۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَجَبْرِيْلَ لَيْلَةَ أُسْرِي بِهِ: إِنَّ قَوْمِي لَا يُصَدِّقُونِي، فَقَالَ لَهُ جَبْرِيْلُ: يُصَدِّقُكَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ الصِّدِّيقُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرائیل امین علیہ السلام سے فرمایا: اے جبرائیل! میری قوم (واقعہ معراج میں) میری تصدیق نہیں کرے گی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: حضرت ابو بکر ﷺ آپ کی تصدیق کریں گے اور وہ صدیق ہیں۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۵۵۸/۹۔ عَنْ أَبِي يَحْيَى حَكِيمِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا ﷺ يَحْلِفُ: لِلَّهِ أَنْزَلَ اسْمُ أَبِي بَكْرٍ مِنَ السَّمَاءِ الصِّدِّيقُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت ابویحییٰ حکیم بن سعد ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی المرتضیٰ ﷺ کو اللہ کی قسم اٹھا کر کہتے ہوئے سنا کہ حضرت ابو بکر ﷺ کا لقب ”الصدیق“ آسمان سے اتارا گیا۔“ اس حدیث کو امام طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۸: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۱۶۶/۷، الرقم: ۷۱۷۳، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۲۱۵/۱.

الحدیث رقم ۹: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۵۵/۱، الرقم: ۱۴، والحاكم في المستدرک، ۶۵/۳، الرقم: ۴۴۰۵.

فَصَلِّ فِي مَنْزِلَتِهِ ﷺ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ

﴿ بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں حضرت ابوبکر ﷺ کے مقام و مرتبہ کا بیان ﴾

۱۰/۵۵۹۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، فَاتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ. فَقُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ فَقَالَ: أَبُوهَا. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَعَدُّ رِجَالًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عمرو بن العاص ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے جنگِ ذاتِ السلاسل کا امیر لشکر بنا کر روانہ فرمایا جب میں واپس آیا تو آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: (یا رسول اللہ!) عورتوں میں آپ کو سب سے زیادہ محبت کس سے ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ کے ساتھ۔ میں نے پھر عرض کیا: مردوں میں سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اُس کے والد (ابوبکر ﷺ) کے ساتھ۔ میں نے عرض کیا: پھر اُن کے بعد؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عمر بن خطاب کے ساتھ۔ اور پھر آپ ﷺ نے اُن کے بعد چند دوسرے حضرات کے نام لئے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۱/۵۶۰۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ

الحديث رقم ۱۰: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب: من فضائل أبي بكر الصديق ﷺ، ۱۳۳۹/۳، الرقم: ۳۴۶۲، ومسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة ﷺ، باب: من فضائل أبي بكر الصديق ﷺ، ۱۸۵۶/۴، الرقم: ۲۳۸۴، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب أبي بكر الصديق ﷺ، ۷۰۶/۵، الرقم: ۳۸۸۵، ۳۸۸۶، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فضل أبي بكر الصديق ﷺ، ۳۸/۱، الرقم: ۱۰۱، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲۰۳/۴، الرقم: ۱۷۱۴۳.

الحديث رقم ۱۱: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل أصحاب النبي ﷺ،

باب: فضل أبي بكر الصديق ﷺ، ۱۳۳۹/۳، الرقم: ۳۴۶۱، والبيهقی فی السنن —

إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ آخِذًا بِطَرْفِ ثَوْبِهِ، حَتَّى أَبْدَى عَنْ رُكْبَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ، فَسَلَّمَ وَقَالَ: إِنِّي كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَيْءٌ، فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ ثُمَّ نَدِمْتُ، فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَ لِي، فَأَبَى عَلَيَّ، فَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ، فَقَالَ: يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، ثَلَاثًا. ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ نَدِمَ فَأَتَى مَنْزِلَ أَبِي بَكْرٍ، فَسَأَلَ: أَأَنْتُمْ أَبُو بَكْرٍ؟ فَقَالُوا: لَا، فَأَتَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ، فَجَعَلَ وَجْهَ النَّبِيِّ ﷺ يَتَمَعَّرُ، حَتَّى أَشْفَقَ أَبُو بَكْرٍ، فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَاللَّهِ، أَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ، مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ: كَذَبْتَ، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: صَدَقَ. وَوَأَسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا لِي صَاحِبِي؟ مَرَّتَيْنِ، فَمَا أُوذِيَ بَعْدَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت ابو برداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی اپنی چادر کا کنارہ پکڑے حاضر خدمت ہوئے۔ یہاں تک کہ ان کا گھٹنا ننگا ہو گیا، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے یہ ساتھی لڑ جھگڑ کر آ رہے ہیں۔ انہوں نے سلام عرض کیا اور بتایا کہ میرے اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ تکرار ہوئی تو جلدی میں میرے منہ سے ایک بات نکل گئی جس پر مجھے بعد میں ندامت ہوئی اور میں نے ان سے معافی مانگی لیکن انہوں نے مجھے معاف کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ لہذا میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! اللہ تمہیں معاف فرمائے یہ تین مرتبہ فرمایا۔ کچھ دیر بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نام ہو کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر گئے اور ان کے بارے میں پوچھا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ گھر والوں نے کہا: نہیں ہیں۔ چنانچہ آپ بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا، اس وقت حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا۔ یہ صورت حال دیکھ کر حضرت

..... الكبرى، ۱۰/۲۳۲، والطبرانی في مسند الشاميين، ۲/۲۰۸، الرقم: ۱۱۹۹، وأبو

نعيم في حلية الأولياء، ۹/۳۰۴.

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ڈر گئے اور گھٹنوں کے بل ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں ہی زیادتی کرنے والا تھا۔ انہوں نے یہ دو مرتبہ عرض کیا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک جب اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث فرمایا تو تم سب لوگوں نے میری تکذیب کی لیکن ابوبکر نے میری تصدیق کی اور پھر اپنی جان اور اپنے مال سے میری خدمت میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کیا۔ پھر دو مرتبہ فرمایا: کیا تم میرے ایسے ساتھی سے میرے لئے درگزر (نہیں) کرو گے؟ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کبھی اذیت نہیں دی گئی۔“

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۵۶۱. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ وَهُوَ آخِذٌ بِأَيْدِيهِمَا، وَقَالَ: هَكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے مسجد میں داخل ہوئے اس دوران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، ایک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب تھے اور دوسرے بائیں جانب اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم قیامت کے روز بھی اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۵۶۲. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا

الحدیث رقم ۱۲: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب: فی مناقب ابی بکر وعمر کلیمہما، ۶۱۲/۵، الرقم: ۳۶۶۹، وابن ماجہ فی السنن، المقدمة، باب: فضل ابی بکر الصدیق، ۳۸/۱، الرقم: ۹۹، والحاکم فی المستدرک، ۷۱/۳، الرقم: ۴۴۲۸، ۳۱۲/۴، الرقم: ۷۷۴۶، وابن حبان فی طبقات المحدثین بأصبهان، ۲۳۹/۴، الرقم: ۶۴۰۔

الحدیث رقم ۱۳: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،

وَأَحْبُنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت عمر بن الخطاب ﷺ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: حضرت ابو بکر ﷺ ہمارے سردار، ہم سب سے بہتر اور حضور نبی اکرم ﷺ کو ہم سب سے زیادہ محبوب تھے۔“
اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۴/۵۶۳۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَوَّلُ مَنْ تَنَشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ أَنَا، ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ آتَى أَهْلَ الْبَقِيعِ، فَتَنَشَقُّ عَنْهُمْ فَأُبْعَثُ بَيْنَهُمْ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَحْمَدُ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے جس سے زمین پھٹے گی وہ میں ہوں پھر ابو بکر سے، پھر عمر سے، پھر میں اہل بقیع کے پاس آؤں گا تو ان سے زمین شق (پھٹے) ہوگی پھر میں ان سب کے درمیان اٹھایا جاؤں گا۔“ اس حدیث کو امام حاکم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۵/۵۶۴۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَلْ قُلْتَ فِي أَبِي بَكْرٍ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: قُلْ وَأَنَا أَسْمَعُ فَقَالَ: ثَانِي اثْنَيْنِ فِي الْغَارِ الْمُنِيفِ وَقَدْ طَافَ الْعَدُوُّ بِهِ إِذْ صَعِدَ الْجَبَلَ وَكَانَ حُبُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَدْ عَلِمُوا مِنَ الْبَرِيَّةِ لَمْ يَعْدِلْ بِهِ رَجُلًا فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ: صَدَقْتَ يَا حَسَّانُ، هُوَ كَمَا قُلْتَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ سَعْدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”امام زہری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسان بن

..... باب: مناقب أبي بكر الصديق ﷺ، ۶۰۶/۵، الرقم: ۳۶۵۶، والحاكم في المستدرک، ۶۹/۳، الرقم: ۴۴۲۱.

الحديث رقم ۱۴: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۷۲/۳، الرقم: ۴۴۲۹، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۳۵۱/۱، الرقم: ۵۰۷.

الحديث رقم ۱۵: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۷/۳، الرقم: ۴۴۱۳، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱۷۴/۳.

ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم نے ابو بکر (صدیق رضی اللہ عنہ) کے بارے میں بھی کچھ کلام کہا ہے۔ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں (یا رسول اللہ!)۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کلام پڑھو تا کہ میں بھی سنوں۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ یوں گویا ہوئے: وہ غار میں دو میں سے دوسرے تھے۔ جب وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر پہاڑ (جبل ثور) پر چڑھے تو دشمن نے ان کے ارد گرد چکر لگائے اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو معلوم ہے کہ وہ (یعنی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی شخص کو ان کے برابر شمار نہیں کرتے ہیں۔ (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حسان تم نے سچ کہا، وہ (ابو بکر رضی اللہ عنہ) بالکل ایسے ہی ہیں جیسے تم نے کہا ہے۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور ابن سعد نے روایت کیا ہے، الفاظ بھی انہی کے ہیں۔

۱۶/۵۶۵۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نَجْلِسُ مَعَ النَّبِيِّ كَأَنَّمَا

عَلَى رُءُوسِنَا الطَّيْرُ. مَا يَتَكَلَّمُ أَحَدٌ مِنَّا إِلَّا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھتے تو ہماری یہ حالت ہوتی گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں اور ہم میں سے کوئی بھی کلام نہ کر سکتا تھا سوائے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

فَصُلِّ فِي أَنَّهُ رضي الله عنه كَانَ أَشَدَّ النَّاسِ حُبًّا لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

﴿ حضرت ابو بکر صدیق رضي الله عنه کے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ﴾

۱۷/۵۶۶۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم النَّاسَ وَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ خَيْرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ ذَلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللَّهِ. قَالَ: فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ رضي الله عنه. فَعَجِبْنَا لِبُكَائِهِ، أَنْ يُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ عَبْدٍ خَيْرٍ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم هُوَ الْمُخَيْرُ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رضي الله عنه أَعْلَمَنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو سعید خدری رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا: ”بیشک اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو دنیا اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اس کے درمیان اختیار دیا ہے۔ پس اُس بندے نے اُس چیز کو اختیار کیا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ اس پر حضرت ابو بکر صدیق رضي الله عنه رو پڑے۔ ہم نے اُن کے رونے پر تعجب کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک بندے کا حال بیان فرما رہے ہیں کہ اسے اختیار دیا گیا ہے۔ بعد ازاں ہمیں معلوم ہوا کہ وہ (بندہ) جسے اختیار دیا گیا تھا خود تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور ابو بکر صدیق رضي الله عنه ہم سب سے زیادہ علم رکھنے والے تھے (جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد سمجھ گئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وقتِ وصال قریب آ گیا ہے)۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

الحديث رقم ۱۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي صلی اللہ علیہ وسلم، باب: قول النبي صلی اللہ علیہ وسلم سدوا الأبواب إلا باب أبي بكر، ۱۳۳۷/۳، الرقم: ۳۴۵۴، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي بكر الصديق رضي الله عنه، ۱۸۵۴/۴، الرقم: ۲۳۸۲، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: مناقب أبي بكر الصديق رضي الله عنه، ۶۰۷/۵، الرقم: ۳۶۵۹، وابن حبان في الصحيح، ۵۵۹/۱۴، الرقم: ۶۵۹۴.

۱۸/۵۶۷۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: إِنَّ عَبْدًا خَيْرُهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ، وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ: فَدَيْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا. قَالَ: فَعَجِبْنَا، فَقَالَ النَّاسُ: انظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ عَبْدٍ خَيْرُهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَ اللَّهِ وَهُوَ يَقُولُ: فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا، قَالَ: فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم هُوَ الْمُخَيَّرُ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ هُوَ أَعْلَمُنَا بِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے تو فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو اختیار دیا ہے کہ یا تو دنیا کی آرائش سے جو چاہے لے لے یا جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ حاصل کر لے، تو اس بندے نے اُسے پسند کیا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ (یہ سن کر) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ راوی فرماتے ہیں ہمیں تعجب ہوا، تو لوگوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ اس بزرگ کی طرف دیکھو! حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو کسی بندے کے متعلق فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے دنیا کی آرائش یا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، اُن میں سے ایک کے حصول کا اختیار دیا اور یہ فرما رہے ہیں کہ ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: درحقیقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اختیار دیا گیا تھا (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مزید اس دنیا میں رہنا چاہیں یا وصال الہی قبول فرمائیں) اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بات کو ہم سب

الحديث رقم ۱۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي صلی اللہ علیہ وسلم، باب: هجرة النبي صلی اللہ علیہ وسلم وأصحابه إلى المدينة، ۳/۱۴۱۷، الرقم: ۳۶۹۱، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي بكر الصديق رضی اللہ عنہ، ۴/۱۸۵۴، الرقم: ۲۳۸۲، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: مناقب أبي بكر الصديق رضی اللہ عنہ، ۶/۴۱، الرقم: ۳۶۶۰، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/۲۷۷، الرقم: ۶۸۶۱۔

سے زیادہ جانتے تھے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۹/۵۶۸. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصَلِّحَ بَيْنَهُمْ ، فَحَانَتِ الصَّلَاةُ ، فَجَاءَ الْمُؤَدِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَ : أَتُصَلِّي لِلنَّاسِ فَأُقِيمُ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ ، فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ ، فَصَفَّقَ النَّاسُ ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ التَّفَّتَ فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَنْ أَمِكَتْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ يَدَيْهِ ، فَحَمِدَ اللَّهُ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ ذَلِكَ ، ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ ، وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ : يَا أَبَا بَكْرٍ ، مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ . فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ : مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”حضرت سہل بن سعد ساعدی ﷺ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ بنی عمرو بن عوف کے ہاں تشریف لے گئے تاکہ ان (کے کسی تنازعہ) کی صلح کرادیں۔ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا۔ مؤذن، حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اگر آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں تو میں اقامت کہہ دوں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! پس حضرت ابو بکر صدیق نماز پڑھانے لگے۔ تو اسی دوران حضور نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لے آئے اور لوگ ابھی نماز میں تھے۔

الحديث رقم ۱۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأذان، باب: مَنْ دَخَلَ لِيَوْمِ النَّاسِ فَجَاءَ الْإِمَامَ الْأَوَّلَ، ۱/۲۴۲، الرقم: ۶۵۲، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: تقديم الجماعة من يصلي بهم، ۱/۳۱۶، الرقم: ۴۲۱، وأبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: التصفيق في الصلاة، ۱/۲۴۷، الرقم: ۹۴۰، والنسائي في السنن، كتاب: الإمامة، باب: استخلاف الإمام، ۲/۸۲، الرقم: ۷۹۳، ومالك في الموطأ، ۱/۱۶۳، الرقم: ۳۹۰.

پھر آپ ﷺ صفوں میں داخل ہوتے ہوئے پہلی صف میں جا کھڑے ہوئے۔ لوگوں نے تالی کی آواز سے حضرت ابو بکر ؓ کو متوجہ کرنا چاہا۔ مگر چونکہ حضرت ابو بکر صدیق ؓ حالت نماز میں ادھر ادھر توجہ نہ کرتے تھے اس لئے انہوں نے توجہ نہ کی۔ پھر جب لوگوں نے بہت زور سے تالیاں بجائیں تو وہ متوجہ ہوئے اور حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں (حضرت ابو بکر صدیق کو) اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر کھڑے رہو۔ حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے اور اللہ رب العزت کی حمد بیان کی اور اللہ تعالیٰ کے رسول مکرّم ﷺ نے انہیں نماز پڑھاتے رہنے کا جو حکم فرمایا تھا اس پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق ؓ پیچھے ہٹے اور صف میں مل گئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ آگے تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ادھر متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے ابو بکر! جب میں نے تمہیں حکم دیا تھا تو کس چیز نے تمہیں اپنی جگہ پر قائم رہنے سے منع کیا۔ حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے عرض کیا: ابو قحافہ کے بیٹے کی کیا مجال کہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھائے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۰ / ۵۶۹۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ

هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّينَ، وَ أَبُو بَكْرٍ وَ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّينَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.
 ”حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کی عمر مبارک تریسٹھ (۶۳) سال تھی اور حضرت ابو بکر صدیق ؓ کا وصال ہوا تو ان کی عمر مبارک بھی (حضور نبی اکرم ﷺ کی متابعت میں) تریسٹھ سال تھی۔“
 اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۲۱ / ۵۷۰۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ؓ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ

الحدیث رقم ۲۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: كم سن النبي ﷺ، يوم قبض، ۴ / ۱۸۲۵، الرقم: ۲۳۴۸.
 الحدیث رقم ۲۱: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في مناقب أبي بكر وعمر رضي الله عنهما كليهما، ۶ / ۶۱۴، الرقم: ۳۶۷۵، وأبوداود في السنن، كتاب: الزكاة، باب: الرخصة في ذلك، ۲ / ۱۲۹، الرقم: ۱۶۷۸، والدارمی في السنن، ۱ / ۴۸۰، الرقم: ۱۶۶۰، والحاكم في المستدرک، ۱ / ۵۷۴، الرقم: ۱۵۱۰۔

الْخَطَابِ ﷺ يَقُولُ: أَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَتَصَدَّقَ، فَوَافَقَ ذَلِكَ عِنْدِي مَالًا، فَقُلْتُ: الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا، قَالَ: فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟ قُلْتُ: مِثْلَهُ، وَآتَى أَبُو بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ ﷺ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟ قَالَ: أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، قُلْتُ: لَا أَسْبِقُهُ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

”حضرت زید بن اسلم ﷺ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عمر بن خطاب ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیں حضور نبی اکرم ﷺ نے صدقہ دینے کا حکم فرمایا۔ اس حکم کی تعمیل کے لئے میرے پاس مال تھا۔ میں نے (اپنے آپ سے) کہا، اگر میں ابوبکر صدیق ﷺ سے کبھی سبقت لے جا سکا تو آج سبقت لے جاؤں گا۔ حضرت عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ میں اپنا نصف مال لے کر حاضر خدمت ہوا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: اتنا ہی مال اُن کے لئے چھوڑ آیا ہوں۔ (اتنے میں) حضرت ابوبکر ﷺ جو کچھ اُن کے پاس تھا وہ سب کچھ لے کر حاضر خدمت ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ انہوں نے عرض کی: میں ان کے لئے اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول ﷺ چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے (دل میں) کہا، میں ان سے کسی شے میں آگے نہ بڑھ سکوں گا۔“
اس حدیث کو امام ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۲۲/۵۷۱۔ عَنْ طَارِقٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ﷺ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى﴾، [الحجرات، ۳۹: ۳]، قَالَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ: فَالَيْتُ عَلَى نَفْسِي أَنْ لَا أَكَلِمَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِلَّا كَأَخِي السِّرَارِ.

الحديث رقم ۲۲: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۷۸/۳، الرقم: ۴۴۴۹، والعسقلانی في المطالب العالیة، ۴/۳۳، الرقم: ۳۸۸۷.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت طارق سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب سورت الحجرات کی یہ آیت: ”بیشک جو لوگ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں (ادب و نیاز کے باعث) اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے چُن کر خالص کر لیا ہے۔“ [الحجرات، ۳:۴۹] حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے قسم کھائی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف سرگوشی کی صورت میں (ہی کلام) کروں گا، جس طرح رازدان سرگوشی کرتے ہیں۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۵۷۲/۲۳۔ عَنْ أَنَسِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقَدْ ضَرَبُوا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَتَّى غَشِيَ عَلَيْهِ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَجَعَلَ يُنَادِي يَقُولُ: وَيَلِكُمْ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ؟ قَالُوا: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ الْمَجْنُونُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کفار و مشرکین نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر جسمانی ازیت پہنچائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غشی طاری ہو گئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (آئے اور) کھڑے ہو گئے اور بلند آواز سے کہنے لگے: تم تباہ و برباد ہو جاؤ، کیا تم ایک (معزز) شخص کو صرف اس لئے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ فرماتے ہیں کہ میرا رب اللہ عز وجل ہے؟ اُن ظالموں نے کہا: یہ کون ہے؟ (کفار و مشرکین میں سے کچھ) لوگوں نے کہا: یہ ابو قحافہ کا بیٹا ہے جو (عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں) مجنوں بن چکا ہے۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۵۷۳/۲۴۔ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ سَبَبُ مَوْتِ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ مَوْتُ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا زَالَ جِسْمُهُ يَجْرِي حَتَّى مَاتَ.

الحديث رقم ۲۳: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳/۷۰، الرقم: ۴۴۲۴، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۶/۲۲۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۶/۱۷۔

الحديث رقم ۲۴: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳/۶۶، الرقم: ۴۴۱۰، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ۱/۲۶۳۔

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت سالم بن عبداللہ ﷺ اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کی وفات کا سبب حضور نبی اکرم ﷺ کا وصال فرمانا تھا۔ (فراقِ حبیب ﷺ کے غم میں) ان کا جسم کمزور ہوتا گیا یہاں تک کہ ان کا وصال ہو گیا۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۵/۵۷۴. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : تَذَاكُرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ ﷺ مِيلَادَهُمَا عِنْدِي. فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْبَرَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ، فَتُوْفِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَتُوْفِي أَبُو بَكْرٍ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ لِسِتِّينَ وَنِصْفِ اللَّيْلِ عَاشَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

”اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کا اپنے یومِ ولادت کے حوالے سے میرے پاس بیٹھے ہوئے مذاکرہ ہوا (یعنی خود حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے میلاد مبارک کا تذکرہ فرمایا)۔ تو (معلوم ہوا کہ مقام و مرتبہ کے علاوہ) حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق ﷺ سے عمر کے اعتبار سے (بھی) بڑے تھے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کی عمر مبارک تریسٹھ (۶۳) برس تھی۔ اور حضرت ابوبکر ﷺ کا وصال ہوا تو اُن کی عمر مبارک بھی تریسٹھ (۶۳) برس تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ اڑھائی سال ہی عمر مبارک میں بڑے تھے جو حضرت ابوبکر ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد دنیا میں حیات رہے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد حسن ہیں۔

۲۶/۵۷۵. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ الْغَارِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ :

الحدیث رقم ۲۵: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۱/۵۸، الرقم: ۲۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۶۰.

الحدیث رقم ۲۶: أخرجه أبو نعیم في حلیة الأولیاء، ۱/۳۳، وابن الجوزی في صفوة الصفوة، ۱/۲۴۰، ومحَب الدین الطبری في الریاض النضرة، ۱/۴۵۱.

يَا رَسُولَ اللَّهِ، دَعْنِي أَدْخُلْ قَبْلَكَ فَإِنْ كَانَ حَيَّةً أَوْ شَيْءٌ كَانَتْ لِي قَبْلَكَ قَالَ ﷺ: ادْخُلْ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ، فَجَعَلَ يَلْتَمِسُ بِيَدِهِ، كُلَّمَا رَأَى جُحْرًا قَالَ: بِثَوْبِهِ فَشَقَّهُ ثُمَّ أَلْقَمَهُ الْجُحْرَ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ بِثَوْبِهِ أَجْمَع. قَالَ: فَبَقِيَ جُحْرٌ فَوَضَعَ عَقِبَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: فَأَيْنَ ثَوْبُكَ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي صَنَعَ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ وَقَالَ: االلَّهُمَّ، اجْعَلْ أَبَا بَكْرٍ مَعِيَ فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَأَوْحَى اللَّهُ ﷻ إِلَيْهِ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ اسْتَجَابَ لَكَ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ.

”حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: (وقت ہجرت) جب غار (میں پناہ لینے) کی رات تھی تو حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت عنایت فرمائیے کہ میں آپ ﷺ سے پہلے غار میں داخل ہوں تاکہ اگر کوئی سانپ یا کوئی اور چیز ہو تو وہ آپ ﷺ کی بجائے مجھے تکلیف پہنچائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ داخل ہو جاؤ۔ حضرت ابوبکر ؓ داخل ہوئے اور اپنے ہاتھ سے ساری جگہ کی تلاشی لینے لگے۔ جب بھی کوئی سوراخ دیکھتے تو اپنے لباس کو پھاڑ کر سوراخ کو بند کر دیتے۔ یہاں تک کہ اپنے تمام لباس کے ساتھ یہی کچھ کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر بھی ایک سوراخ بچ گیا تو انہوں نے اپنی ایڑی کو اُس سوراخ پر رکھ دیا اور پھر حضور نبی اکرم ﷺ سے اندر تشریف لانے کی گزارش کی۔ جب صبح ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق ؓ سے کہا: ”اے ابوبکر! تمہارا لباس کہاں ہے؟ تو انہوں نے جو کچھ کیا تھا اُس کے بارے بتا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دُعا کی: اے اللہ! ابوبکر ؓ کو قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں رکھنا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی طرف وحی فرمائی کہ اُس نے آپ ﷺ کی دُعا کو قبول فرمایا ہے۔“ اس حدیث کو امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۲۷/۵۷۶. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَعِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، وَعَلَيْهِ عِبَاءَةٌ قَدْ خَلَّتْهَا فِي صَدْرِهِ بِخِلَالٍ، فَنَزَلَ عَلَيْهِ جَبْرِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مَا لِي أَرَى أَبَا بَكْرٍ عَلَيْهِ عِبَاءَةٌ قَدْ خَلَّتْهَا فِي صَدْرِهِ؟ فَقَالَ: يَا جَبْرِيلُ، انْفَقَ مَالَهُ عَلَيَّ قَبْلَ الْفَتْحِ، قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ ﷻ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ قُلْ لَهُ: أَرَا ضِ أَنْتَ عَنِّي فِي فَقْرِكَ هَذَا أَمْ سَاخِطٌ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ اللَّهَ ﷻ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ: أَرَا ضِ أَنْتَ عَنِّي فِي فَقْرِكَ هَذَا أَمْ سَاخِطٌ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: عَلَيْهِ السَّلَامُ أَسْخَطُ عَلَى رَبِّي؟ أَنَا عَنْ رَبِّي رَاضٍ، أَنَا عَنْ رَبِّي رَاضٍ، أَنَا عَنْ رَبِّي رَاضٍ. رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھا اور آپ ﷺ کے پاس ابو بکر صدیق ﷺ اس حال میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے عبا (لباس جو سامنے سے کھلا ہوا ہو اور اس کو کپڑوں کے اوپر پہنا جاتا ہے) پہنی ہوئی تھی جسے اپنے سینے پر خلال (لکڑی کا ٹکڑا جس سے سوراخ کیا جاتا ہے) سے جوڑا ہوا تھا اس وقت حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ ابو بکر صدیق ﷺ نے عبا پہن کر اسے اپنے سینے پر ٹانکا ہوا ہے؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جبریل! انہوں نے اپنا سارا مال مجھ پر (میری مدد و نصرت کے لئے) خرچ کر ڈالا ہے۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: اللہ رب العزت نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ ابو بکر ﷺ سے کہیں، کیا تم اپنے اس فقر میں مجھ سے راضی ہو یا ناراض؟ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! اللہ تعالیٰ تم پر سلام بھیجا ہے اور دریافت فرمایا ہے کیا تم اپنے اس فقر میں مجھ سے راضی ہو یا ناراض؟ حضرت ابو بکر ﷺ نے عرض کیا: میں اپنے رب کریم پر ناراض ہوں گا؟ میں تو اپنے رب سے (ہر حال میں) راضی ہوں میں اپنے رب کریم سے راضی ہوں۔ میں اپنے رب کریم سے راضی ہوں۔“ اس حدیث کو امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۲۷: أخرجه أبو نعیم فی حلیة الأولیاء، ۱۰۵/۷، وابن الجوزی فی صفة الصفوة، ۲۵۰/۱، وابن کثیر فی تفسیر القرآن العظیم، ۳۰۸/۴، ومحَب الدین الطبری فی الریاض النضرة، ۲۰/۲.

فَصُلِّ فِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَهُ صَاحِبًا لَهُ وَرَفِيقًا

وَنَائِبًا وَوَزِيرًا

﴿ حضور نبی اکرم ﷺ کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنا ساتھی، دوست،

نائب، اور وزیر قرار دینے کا بیان ﴾

۵۷۷/۲۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَوْ كُنْتُ
مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا، لَا تَتَّخِذُ أَبَا بَكْرٍ، وَلَكِنْ أَخِي وَصَاحِبِي.
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور میرے ساتھی ہیں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵۷۸/۲۹۔ عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ ﷺ
وَخَدَمَهُ وَصَحْبَهُ. أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي

الحديث رقم ۲۸: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المناقب، باب: قول
النبي ﷺ: لو كنت متخذًا خليلًا، ۱۳۳۸/۳، الرقم: ۲۴۵۶، ومسلم فی
الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي بكر الصديق رضی اللہ عنہ،
۱۸۵۵/۴، الرقم: ۲۳۸۳، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۴۳۷/۱، الرقم: ۴۱۶۱۔
الحديث رقم ۲۹: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الأذان، باب: أقل العلم
والفضل أحق بالإمامة، ۲۴۰/۱، الرقم: ۶۴۸، وفي كتاب: المغازی، باب: مرض
النبي ﷺ ووفاته، ۱۶۱۶/۴، الرقم: ۴۱۸۳، ومسلم فی الصحيح، کتاب:
الصلاة، باب: استخلاف الإمام، ۳۱۵/۱، الرقم: ۴۱۹، وأحمد بن حنبل فی
المسند، ۱۹۶/۳، الرقم: ۱۳۰۵۱، وابن حبان فی الصحيح، ۵۸۷/۱۴، الرقم:

تُوْفِيَ فِيهِ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْإِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ فَكَشَفَ
النَّبِيُّ ﷺ سِتْرَ الْحُجْرَةِ يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةٌ مُصْحَفٍ،
ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ،
فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقْبِيهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَارِجٌ إِلَى
الصَّلَاةِ، فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ: أَنْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ وَأَرْخِي السِّتْرَ
فَتُوْفِيَ مِنْ يَوْمِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس بن مالک ﷺ جو کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں رہتے تھے
سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ، حضور نبی اکرم ﷺ کے مرضِ وصال کے دوران
صحابہ کرام ﷺ کو نماز پڑھایا کرتے تھے، یہاں تک کہ پیر کا دن آ گیا اور صحابہ کرام ﷺ نماز کی
حالت میں صفیں باندھے کھڑے تھے۔ (اس دوران) حضور نبی اکرم ﷺ نے (اپنے) حجرہ
مبارک سے پردہ اٹھایا اور کھڑے ہو کر ہمیں دیکھنے لگے۔ ایسے لگ رہا تھا کہ آپ ﷺ کا چہرہ
انور کھلے ہوئے قرآن کی طرح ہے پھر آپ ﷺ تبسم ریز ہوئے۔ پس ہم نے ارادہ کیا کہ
حضور نبی اکرم ﷺ کے دیدار کی خوشی سے نماز توڑ دیں پھر حضرت ابوبکر ﷺ اپنی ایڑیوں کے
بل (مصلیٰ امامت سے) پیچھے لوٹے تاکہ صف میں شامل ہو جائیں اور گمان کیا کہ حضور نبی
اکرم ﷺ نماز کے لئے (گھر سے) باہر تشریف لانے والے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے
ہمیں اشارہ فرمایا کہ تم لوگ اپنی نماز کو مکمل کرو اور پردہ نیچے سرکا دیا۔ پھر آپ ﷺ کا اسی دن
وصال ہو گیا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵۷۹ / ۳۰. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ﷺ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً

الحدیث رقم ۳۰: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل أصحاب النبي ﷺ،
باب: من فضائل أبي بكر الصديق ﷺ، ۱۳۳۸/۳، الرقم: ۳۴۵۹، ومسلم فی
الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي بكر الصديق ﷺ،
۱۸۵۶/۴، الرقم: ۲۳۸۶، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول
الله ﷺ، باب: فی مناقب أبي بكر وعمر رضی الله عنهما كليهما، ۶۱۵/۵،
الرقم: ۳۶۷۶.

سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا، فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ فَلَمْ أَجِدْكَ؟ قَالَ أَبِي: كَأَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ. قَالَ: فَإِنْ لَمْ تَجِدْنِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کسی چیز کے بارے میں سوال کیا۔ آپ ﷺ نے اُسے دوبارہ آنے کا حکم فرمایا، اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو؟ (محمد بن جبیر فرماتے ہیں کہ) میرے والد (جبیر بن مطعم) نے فرمایا: گویا وہ عورت آپ ﷺ کا وصال مراد لے رہی تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابو بکر کے پاس آجانا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵۸۰/۳۱. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا مِنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَلَكِنْ أَخُوهُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا۔ (اب غلت تو نہیں ہے) لیکن اسلام کی اخوت (برادری) اور مودت ہے۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۵۸۱/۴۲. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ

الْحَدِيثِ رَقْم ۳۱: أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابُ: الصَّلَاةِ، بَابُ: الْخَوْخَةِ وَالْمَرِّ فِي الْمَسْجِدِ، ۱/۱۷۷، الرَّقْم: ۴۵۴، وَالتِّرْمِذِيُّ فِي السُّنَنِ، كِتَابُ: الْمَنَاقِبِ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، بَابُ: مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضی اللہ عنہ، ۵/۶۰۸، الرَّقْم: ۳۶۶، وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمَسْنَدِ، ۱/۳۵۹، الرَّقْم: ۳۳۸۵، وَابْنُ حِبَّانٍ فِي الصَّحِيحِ، ۱۴/۵۵۹، الرَّقْم: ۶۵۹۴.

الْحَدِيثِ رَقْم ۳۲: أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابُ: الْأَذَانِ، بَابُ: أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ، ۱/۲۴۰، الرَّقْم: ۶۴۷، وَالتِّرْمِذِيُّ فِي السُّنَنِ، كِتَابُ: —

اللہ ﷺ قَالَ فِي مَرَضِهِ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ. قَالَتْ عَائِشَةُ: قُلْتُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: قُولِي لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَفَعَلْتُ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَهْ، إِنَّكَ لَأَنْتَنَ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

”اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے مرضِ وصال میں فرمایا: ابوبکر کو (میری طرف سے) حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا کہ حضرت ابوبکر ﷺ جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو وہ کثرتِ گریہ کی وجہ سے لوگوں کو (قرأت) نہیں سنا سکیں گے۔ (اس لئے) آپ حضرت عمر ﷺ کو حکم فرمائیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت حفصہ سے کہا کہ آپ حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کریں کہ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ جب آپ کے مقام (مصلی) پر کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو کچھ سنا نہ پائیں گے۔ پس آپ حضرت عمر ﷺ کو حکم فرمائیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایسے ہی کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رُكْ جَاؤْ! بیشک تم صواحبِ یوسف (یعنی زنانِ مصر) کی طرح ہو۔ ابوبکر کو (میری طرف سے) حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

..... المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في مناقب أبي بكر وعمر رضي الله عنهما كليهما، ۶۱۳/۵، الرقم: ۳۶۷۲، ومالك في الموطأ، ۱/۱۷۰، الرقم: ۴۱۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/۹۶، الرقم: ۲۴۶۹۱، وابن حبان في الصحيح، ۱۴/۵۶۶، الرقم: ۶۶۰۱.

۳۳/۵۸۲. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَنْبَغِي لِقَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يُؤْمَهُمْ غَيْرُهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

”أم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی قوم کے لئے مناسب نہیں کہ ان میں ابوبکر صدیق موجود ہوں اور ان کی امامت ان (یعنی ابوبکر صدیق ﷺ) کے علاوہ کوئی اور شخص کروائے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۳۳: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب: فی مناقب أبی بکر وعمر رضی اللہ عنہما کلیهما، ۵/۶۱۴، الرقم: ۳۶۷۳.

فَصْلٌ فِي مُصَاحَبَتِهِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغَارِ وَالْمَزَارِ

﴿ حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کا حضور ﷺ کے رفیق غار و مزار

ہونے کا بیان ﴾

۳۴/۵۸۳۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا فِي الْغَارِ: لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا، فَقَالَ: مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ بَانِّينِ، اللَّهُ تَالِثُهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا جبکہ میں (آپ ﷺ کے ساتھ) غار میں تھا: اگر ان (تلاش کرنے والے کفار) میں سے کوئی شخص اپنے قدموں کی طرف (جھک کر) دیکھے تو یقیناً ہمیں دیکھ لے گا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! ان دو (افراد) کے متعلق تمہارا کیا گمان ہے جن کے ساتھ تیرا خود اللہ تعالیٰ ہو۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳۵/۵۸۴۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: أَنْتَ صَاحِبِي عَلَى الْحَوْضِ، وَصَاحِبِي فِي الْغَارِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

الحديث رقم ۳۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب: مناقب المهاجرين وفضلهم، ۱۳۳۷/۳، الرقم: ۳۴۵۳، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي بكر الصديق ﷺ، ۱۸۵۴/۴، الرقم: ۲۳۸۱، والترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة التوبة، ۲۷۸/۵، الرقم: ۳۰۹۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۱، الرقم: ۱۱، وابن حبان في الصحيح، ۱۸۱/۱۴، الرقم: ۶۲۷۹، وأبو يعلى في المسند، ۶۸/۱، الرقم: ۶۶.

الحديث رقم ۳۵: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في مناقب أبي بكر وعمر كليهما، ۶۱۳/۵، الرقم: ۳۶۷۰.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم حوض (کوثر) پر میرے ساتھی ہو گے اور غار (ثور) میں بھی میرے ساتھی تھے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۶/۵۸۵. عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ مَكَانَ الْوَزِيرِ. فَكَانَ يُشَاوِرُهُ فِي جَمِيعِ أُمُورِهِ، وَكَانَ ثَانِيَهُ فِي الْإِسْلَامِ، وَكَانَ ثَانِيَهُ فِي الْغَارِ، وَكَانَ ثَانِيَهُ فِي الْعَرِيشِ يَوْمَ بَدْرٍ، وَكَانَ ثَانِيَهُ فِي الْقَبْرِ، وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقَدِّمُ عَلَيْهِ أَحَدًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں وزیر کی حیثیت رکھتے تھے اور حضور نبی اکرم ﷺ اپنے تمام امور میں ان سے مشورہ فرمایا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لانے میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دوسرے تھے، وہ غار (ثور) میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ دوسرے تھے، وہ غزوہ بدر کے عریش (وہ چھپر جو حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے بنایا گیا تھا) میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ دوسرے تھے، وہ قبر میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دوسرے ہیں اور رسول اللہ ﷺ ان پر کسی کو بھی مقدم نہیں سمجھتے تھے۔“ اسے امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

فصل في مكانة أبي بكر ﷺ في الآخرة

﴿ روزِ آخرت حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کے مقام و مرتبہ کا بیان ﴾

۵۸۶/۳۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ يَغْنِي: الْجَنَّةِ. يَا عَبْدَ اللَّهِ، هَذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ، وَبَابِ الرِّيَّانِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا عَلَى هَذَا الَّذِي يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ، وَقَالَ: هَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلُّهَا أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک چیز کا جوڑا خرچ کرے گا تو اسے جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا۔ اے اللہ کے بندے! یہ خیر ہے پس جو اہل صلاۃ (نمازیوں) میں سے ہوگا اس کو باب الصلاۃ سے بلایا جائے گا اور جو اہل جہاد میں سے ہوگا اسے باب الجہاد سے بلایا جائے گا اور جو اہل صدقہ (خیرات کرنے والوں) میں سے ہوگا اسے باب الصدقہ سے بلایا جائے گا اور جو اہل صیام (روزہ داروں) میں سے ہوگا اسے باب الصیام اور باب الریان سے

الحديث رقم ۳۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب: قول النبي ﷺ: لو كنت متخذاً خليلاً، ۳/۱۳۴۰، الرقم: ۳۴۶۶، والنسائي في السنن الكبرى، ۲/۶، الرقم: ۲۲۱۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۶۸، الرقم: ۷۶۲۱، وابن حبان في الصحيح، ۸/۲۰۶، الرقم: ۳۴۱۸، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۵۳، الرقم: ۳۱۹۶۵.

بلایا جائے گا۔ پس حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جو ان سارے دروازوں سے بلایا جائے اُسے تو خدشہ ہی کیا ہے۔ پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جو ان تمام دروازوں میں سے بلایا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، اے ابو بکر! مجھے اُمید ہے کہ تم ان ہی لوگوں میں سے ہو (جنہیں تمام دروازوں میں سے بلایا جائے گا)۔“

اس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۵۸۷/۳۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَائِمًا؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا، قَالَ: فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا، قَالَ: فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَسْكِينًا؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا، قَالَ: فَمَنْ عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَا اجْتَمَعَنَ فِي امْرَأٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن تم میں سے کون روزہ دار ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن تم میں سے کون جنازے کے ساتھ گیا؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن تم میں سے کس نے بیمار کی عیادت کی؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے، پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس میں یہ سب باتیں جمع ہوں وہ ضرور جنت میں جائے گا۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۳۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: من جمع الصدقة وأعمال البر، ۷۱۳/۲، الرقم ۱۰۲۸، والنسائي في السنن الكبرى، ۳۶/۵، الرقم: ۸۱۰۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۸۹/۴، الرقم: ۷۶۱۹، وفي شعب الإيمان، ۵۳۷/۶، الرقم: ۹۱۹۹۔

۳۹/۵۸۸. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ﷺ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَنْتَ عَتِيقُ اللَّهِ مِنَ النَّارِ، فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيقًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

”اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم عتیق یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آگ سے آزاد ہو۔ پس اُس دن سے آپ ﷺ کا نام ”عتیق“ رکھ دیا گیا۔“ اس حدیث کو امام ترمذی، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۴۰/۵۸۹. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَأَطَّلَعَ أَبُو بَكْرٍ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (ابھی) اہل جنت میں سے ایک شخص تمہارے پاس آئے گا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر ﷺ نمودار ہوئے، آپ نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ

الحديث رقم ۳۹: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فی مناقب أبي بكر وعمر رضي الله عنهما، ۶۱۶/۵، الرقم: ۳۶۷۹، وابن حبان فی الصحيح، ۲۷۹/۵، الرقم: ۶۸۶۴، والحاكم فی المستدرک، ۴۵۰/۲، الرقم: ۳۵۵۷، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۵۳/۱، والبزار فی المسند، ۱۷۰/۶، الرقم: ۲۲۱۳.

الحديث رقم ۴۰: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فی مناقب عمر بن الخطاب ﷺ، ۶۲۲/۵، الرقم: ۳۶۹۴، والحاكم فی المستدرک، ۷۶/۳، الرقم: ۴۴۴۳، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۱۰۶۷/۱۰، الرقم: ۱۰۳۴۳.

حدیث صحیح ہے۔

۵۹۰ / ۴۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَا بِيَدَيْ جِبْرِيلَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِي تَدْخُلُ مِنْهُ أُمَّتِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَكَ حَتَّى أَنْظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَمَا إِنَّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا، پھر مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری امت (جنت میں) داخل ہوگی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کاش میں آپ کے ساتھ ہوتا تاکہ میں بھی جنت کا وہ دروازہ دیکھتا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً تم تو میری امت کے وہ پہلے شخص ہو جو جنت میں اُس دروازہ سے داخل ہوگا۔“

اس حدیث کو امام ابو داؤد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۵۹۱ / ۴۲۔ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى عَتِيقٍ مِنَ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَأَنَّ اسْمَهُ الَّذِي سَمَّاهُ أَهْلُهُ لَعَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَمْرٍو حَيْثُ وُلِدَ فَغَلَبَ عَلَيْهِ اسْمُ عَتِيقٍ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَبُو يَعْلَى وَالطَّبْرَانِيُّ.

”اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ

الحدیث رقم ۴۱: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: الخلفاء، ۴/۲۱۳، الرقم: ۴۶۵۲، والحاكم في المستدرک، ۳/۷۷، الرقم: ۴۴۴۴، والطبرانی في المعجم الأوسط، ۳/۹۳، الرقم: ۲۵۹۴.

الحدیث رقم ۴۲: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳/۶۴، الرقم: ۴۴۰۴، وأبو يعلى في المسند، ۸/۳۰۲، الرقم: ۴۸۹۹، والطبرانی في المعجم الكبير، ۱/۵۴، الرقم: ۱۰.

نے فرمایا: جسے آگ سے آزاد (محفوظ) شخص دیکھنا پسند ہو وہ ابو بکر ﷺ کو دیکھ لے اور حضرت ابو بکر ﷺ کا نام ولادت کے وقت آپ کے گھر والوں نے عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو رکھا تھا، پھر اس پر عتیق کا لقب غالب آ گیا۔“

اس حدیث کو امام حاکم، ابویعلیٰ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ ﷺ

﴿ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان ﴾

۵۹۲/۴۳۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أَمَنَ النَّاسِ عَلَيَّ فِي مَالِهِ وَصُحْبَتِهِ أَبُو بَكْرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابوسعید ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمام لوگوں میں سے سب سے زیادہ مجھ پر ابوبکر ؓ کا احسان ہے، مال کا بھی اور ہم نشینی کا بھی۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵۹۳/۴۴۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: لَا يُبْقَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةَ إِلَّا خَوْخَةَ أَبِي بَكْرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابوسعید ؓ سے روایت ہے کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: مسجد میں کسی کی کھڑکی باقی نہ رہنے دی جائے مگر ابوبکر ؓ کے گھر کی

الحدیث رقم ۴۳: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الصلاة، باب: الخوخة والامر فی المسجد، ۱/۱۷۷، الرقم: ۴۵۴، وفي کتاب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب: من فضائل أبي بكر، ۳/۱۳۳۷، الرقم: ۳۴۵۴، ومسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي بكر، ۴/۱۸۵۴، الرقم: ۲۳۸۲، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب أبي بكر، ۵/۶۰۸، الرقم: ۳۶۶۰، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳/۱۸، الرقم: ۱۱۱۵۰.

الحدیث رقم ۴۴: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الصلاة، باب: الخوخة والامر فی المسجد، ۱/۱۷۷، الرقم: ۴۵۴، وفي کتاب: فضائل الصحابة، باب: قول النبي ﷺ: سُدُّوا الأبواب إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ، ۳/۱۴۱۷، الرقم: ۳۶۹۱، ومسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي بكر الصديق ؓ، ۴/۱۸۵۴، الرقم: ۲۳۸۲، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب أبي بكر الصديق ؓ، ۵/۶۰۸، الرقم: ۳۶۶۰.

کھڑکی قائم رکھی جائے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴۵/۵۹۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلَاءَ، لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ أَحَدَ شِقِّي ثَوْبِي يَسْتَرْخِي، إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذَلِكَ مِنْهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذَلِكَ خِيَلَاءَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے کپڑے کو تکبر کرتے ہوئے گھیٹا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔ حضرت ابو بکر (صدیق ﷺ) نے عرض کیا۔ میرے کپڑے کا ایک کونہ عموماً لٹک جاتا ہے سوائے اس صورت کے کہ میں اس کی احتیاط کروں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایسا ازراہ تکبر نہیں کرتے (یعنی اس حکم کا اطلاق تم پر نہیں ہوتا)۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۴۶/۵۹۵۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ عَاصِبًا رَأْسَهُ فِي خِرْقَةٍ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَمَنَ عَلَيَّ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ أَبِي بَكْرٍ

الحديث رقم ۴۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب: من فضائل أبي بكر الصديق ﷺ، ۱۳۴۰/۳، الرقم: ۳۴۶۵، وفي كتاب: اللباس، باب: من جرّ إزاره من غير خيلاء، ۲۸۱/۵، الرقم: ۵۴۴۷، والنسائي في السنن، كتاب: الزينة، باب: إسبال الإزار، ۲۰۸/۸، الرقم: ۵۳۳۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶۷/۲، الرقم: ۵۳۵۱، وابن حبان في الصحيح، ۲۶۱/۱۲، الرقم: ۵۴۴۴.

الحديث رقم ۴۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الخوخة والممر في المسجد، ۱۷۸/۱، الرقم: ۴۵۵، والنسائي في السنن الكبرى، ۳۵/۵، الرقم: ۸۱۰۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۷۷۰/۱، الرقم: ۲۴۳۲، وابن حبان في الصحيح، ۲۷۵/۱۵، الرقم: ۶۸۶۰.

بْنِ أَبِي قُحَافَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنے مرضِ وصال میں (حجرہ مبارک سے) باہر تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے اپنا سر انور کپڑے سے لپیٹا ہوا تھا۔ پس آپ ﷺ منبر مبارک پر جلوہ افروز ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا: اپنی جان و مال (قربان کرنے) کے اعتبار سے ابوبکر بن ابی قحافہ سے بڑھ کر مجھ پر زیادہ احسان کرنے والا کوئی نہیں۔“ اس حدیث کو امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۴۷/۵۹۶۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: رَحِمَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ، زَوْجَنِي ابْنَتَهُ، وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهَجْرَةِ، وَأَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ..... الْحَدِيثُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم فرمائے انہوں نے مجھ سے اپنی بیٹی کا نکاح کیا، مجھے سوار کر کے دارالہجرت (مدینہ منورہ) لے گئے اور اپنے مال سے بلال کو آزاد کروایا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۴۸/۵۹۷۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضی اللہ عنہ: يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت عمر بن

الحدیث رقم ۴۷: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب: مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، ۶۳۳/۵، الرقم: ۳۷۱۴، وأبو یعلیٰ فی المسند، ۴۱۸/۱، الرقم: ۵۵۰، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۹۵/۶، الرقم: ۵۹۰۶، وابن ابی عاصم فی السنۃ، ۵۷۷/۲، الرقم: ۱۲۳۲۔

الحدیث رقم ۴۸: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب: فی مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، ۶۱۸/۵، الرقم: ۳۶۸۴، والحاکم فی المستدرک، ۹۶/۳، الرقم: ۴۵۰۸۔

خطاب ﷺ حضرت ابو بکر صدیق ﷺ سے اس طرح مخاطب ہوئے: اے رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے بہتر انسان۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۴۹/۵۹۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا لِأَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ إِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ، مَا خَلَا أَبَا بَكْرٍ، فَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِيهِ اللَّهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی کا بھی ہمارے اوپر کوئی ایسا احسان نہیں جس کا ہم نے بدلہ چکا نہ دیا ہو، سوائے ابو بکر صدیق کے۔ بیشک اُن کے ہمارے اوپر احسان ہیں جن کا بدلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن چکائے گا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۵۰/۵۹۹۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ أَبُو قُحَافَةَ لِأَبِي بَكْرٍ: أَرَاكَ قَوْمًا رِقَابًا ضِعَافًا، فَلَوْ أَنَّكَ إِذْ فَعَلْتَ أَعْتَقْتَ رَجُلًا جِلْدًا يَمْنَعُونَكَ وَيَقُومُونَ دُونَكَ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا أَبَتِ، إِنِّي إِنَّمَا أُرِيدُ مَا أُرِيدُ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِيهِ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أُعْطِيَ وَاتَّقَىٰ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ﴾ إِلَىٰ قَوْلِهِ ﴿عَلَّكَ﴾ وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَىٰ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ﴾، [الليل، ۹۲: ۲۱.۵].

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

الحديث رقم ۴۹: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول اللہ ﷺ،

باب: مناقب ابي بكر الصديق ﷺ، ۶۰۹/۵، الرقم: ۳۶۶۱.

الحديث رقم ۵۰: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۵۷۲/۲، الرقم، ۳۹۴۲، وأحمد

بن حنبل في فضائل الصحابة، ۹۵/۱، الرقم: ۶۶.

کے والد) حضرت ابو قحافہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا میں دیکھتا ہوں کہ تم کمزور غلاموں کو آزاد کروا دیتے ہو۔ تم ایسا کیوں نہیں کرتے کہ تند و مند اور طاقتور غلاموں کو آزاد کروا دیتا کہ وہ تمہاری حفاظت کر سکیں اور تمہاری خاطر لڑ سکیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے ابا جان میرا مقصد وہ ہے جو ان آیات کا مقصد ہے: (پس جس نے (اپنا مال اللہ کی راہ میں) دیا اور پرہیزگاری اختیار کی ۵ اور اس نے (انفاق و تقویٰ کے ذریعے) اچھائی (یعنی دین حق اور آخرت) کی تصدیق کی ۵ تو ہم عنقریب اسے آسانی (یعنی رضائے الہی) کے لئے سہولت فراہم کر دیں گے ۵)، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک: (اور کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں کہ جس کا بدلہ دیا جا رہا ہو ۵ مگر (وہ) صرف اپنے رب عظیم کی رضا جوئی کے لئے (مال خرچ کر رہا ہے) ۵ اور عنقریب وہ (اللہ کی عطا سے اور اللہ اس کی وفا سے) راضی ہو جائے گا ۵)۔“
[اللیل، ۹۲: ۵-۲۱]۔

اس حدیث کو امام حاکم اور احمد نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۶۰۰ / ۵۱۔ عَنْ أَسَدِ بْنِ زَرَّارَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَطَبَ النَّاسَ فَالْتَفَتَ التِّفَافَةَ فَلَمْ يَرَ أَبَابَكْرًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: أَبُو بَكْرٍ، أَبُو بَكْرٍ، إِنَّ رُوحَ الْقُدْسِ جِبْرِيلُ عليه السلام أَخْبَرَنِي أَنِّي خَيْرَ أُمَّتِكَ بَعْدَكَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت اسد بن زرارہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے توجہ فرمائی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نہ دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا: ابوبکر! ابوبکر! روح القدس جبرائیل عليه السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ میری امت میں سے میرے بعد سب سے بہتر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔“
اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۶۰۱ / ۵۲۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ اللَّهَ سبحانہ فِي السَّمَاءِ يَكْرَهُ أَنْ يَخْطَأَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْأَرْضِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

الحدیث رقم ۵۱: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۶/۲۹۲، الرقم: ۶۴۴۸۔

الحدیث رقم ۵۲: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۲۰/۶۷، الرقم: ۱۲۴۔

”حضرت معاذ بن جبل ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو آسمان پر یہ پسند نہیں کہ ابو بکر ﷺ سے زمین پر کوئی خطا سرزد ہو۔“
اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۵۳/۶۰۲. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا احْتَضَرَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ قَالَ: يَا عَائِشَةُ، انْظُرِي اللَّقْحَةَ الَّتِي كُنَّا نَشْرَبُ مِنْ لَبِنِهَا، وَالْجَفْنَةَ الَّتِي نَصْطَبُخُ فِيهَا، وَالْقَطِيفَةَ الَّتِي كُنَّا نَلْبَسُهَا، فَإِنَّا كُنَّا نَنْتَفِعُ بِذَلِكَ حِينَ كُنَّا فِي أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ، فَإِذَا مِتُّ فَارُدِّدِيهِ إِلَى عُمَرَ، فَلَمَّا مَاتَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَى عُمَرَ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ ﷺ: رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، لَقَدْ أَتَعَبْتَ مَنْ جَاءَ بَعْدَكَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ جب حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کے وصال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے فرمایا: اے عائشہ! یہ دودھ دینے والی اونٹنی دیکھ لو جس کا ہم دودھ پیتے تھے اور یہ بڑا برتن جس میں ہم کھانا پکاتے تھے اور یہ کبیل جسے ہم اوڑھتے تھے، ہم ان چیزوں سے اس وقت تک نفع حاصل کرنے کے مجاز تھے جب تک ہم مسلمانوں کے امور (یعنی امورِ خلافت) میں مصروف رہتے تھے۔ پھر جب میں فوت ہو جاؤں تو یہ سب کچھ حضرت عمر ﷺ کو لوٹا دینا۔ پھر جب حضرت ابو بکر ﷺ فوت ہو گئے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے وہ چیزیں حضرت عمر ﷺ کی طرف بھجوا دیں۔ اُس وقت حضرت عمر ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو، آپ نے اپنے بعد ہر آنے والے کو تھکا دیا ہے (یعنی آزمائش میں ڈال دیا ہے)۔“
اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۵۴/۶۰۳. عَنْ عُبَيْدَةَ ﷺ قَالَ: جَاءَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ وَالْأَقْرَعُ بْنُ

الحدیث رقم ۵۳: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۱/۶۰، الرقم: ۳۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۵/۲۳۱.

الحدیث رقم ۵۴: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳/۸۵، الرقم: ۴۴۷۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۷/۲۰.

حَابِسٍ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه فَقَالُوا: يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم.
رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت عبیدہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضرت عیینہ بن حصن رضي الله عنه اور اقرع بن حابس رضي الله عنه، سیدنا ابوبکر صدیق رضي الله عنه کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: یا خلیفۃ رسول اللہ صلى الله عليه وسلم! (اے رسول اللہ صلى الله عليه وسلم کے خلیفہ)۔“ اس حدیث کو امام حاکم اور امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۶۰۴ / ۵۵. عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ رضي الله عنه.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت علی رضي الله عنه نے فرمایا: حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم کے بعد اس امت میں سب سے بہتر حضرت ابوبکر رضي الله عنه ہیں۔“ اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۶۰۵ / ۵۶. قَالَ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّا نَرَى أَبَا بَكْرٍ أَحَقَّ
النَّاسِ بِهَا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: إِنَّهُ لَصَاحِبُ الْغَارِ، وَثَانِي اثْنَيْنِ، وَإِنَّا
لَنَعْلَمُ بِشَرَفِهِ وَكِبَرِهِ، وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ بِالصَّلَاةِ بِالنَّاسِ وَهُوَ حَيٌّ.
رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بلاشبہ حضرت ابوبکر رضي الله عنه خلافت کے سب سے زیادہ حقدار ہیں وہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم کے غار کے ساتھی ہیں۔ وہ ثانی اثنین (یارِ غار) ہیں اور ہم ان کے شرف و بزرگی اور ان کے مرتبہ کو جانتے ہیں۔ بے شک انہیں حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے اپنی ظاہری حیاتِ طیبہ میں (بھی) نماز کی امامت کا حکم دیا تھا۔“ اس حدیث کو امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۵۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۱۰، الرقم: ۸۷۹،

والطبرانی في المعجم الأوسط، ۱/۲۹۸، الرقم: ۹۹۲.

الحدیث رقم ۵۶: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳/۷۰، الرقم: ۴۴۲۲، والبيهقي

في السنن الكبرى، ۸/۱۵۲.

۵۷/۶۰۶. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: حُبُّ أَبِي بَكْرٍ وَشُكْرُهُ وَاجِبٌ عَلَى أُمَّتِي. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَالْخَطِيبُ.

”حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر سے محبت اور اس کا شکر ادا کرنا میری امت پر واجب ہے۔“
اس حدیث کو امام دیلمی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۵۷: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۲/۱۴۲، الرقم: ۲۷۲۴،
والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۵/۴۵۱.

الْبَابُ الْعَاشِرُ:

مَنَاقِبُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه

﴿ حضرت عمر بن الخطاب رضي الله عنه کے مناقب ﴾

۱۔ فَضْلٌ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِإِسْلَامِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه

﴿حضرت عمر بن الخطاب رضي الله عنه کے قبولِ اسلام کا بیان﴾

۲۔ فَضْلٌ فِي مَنْزِلَتِهِ رضي الله عنه عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

﴿بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت عمر رضي الله عنه کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾

۳۔ فَضْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ

﴿فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا﴾

۴۔ فَضْلٌ فِي أَنَّ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنْ ظِلِّ عُمَرَ رضي الله عنه

﴿حضرت عمر رضي الله عنه کے سائے سے بھی شیطان کے بھاگنے کا بیان﴾

۵۔ فَضْلٌ فِي تَبَشِيرِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم لَهُ بِالْجَنَّةِ

﴿حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عمر رضي الله عنه کو جنت کی بشارت دینے کا بیان﴾

۶۔ فَضْلٌ فِيمَا وَرَدَ لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مِنْ مُوَافَقَتِهِ رضي الله عنه لِلْوَحْيِ

﴿حضرت عمر رضي الله عنه کی رائے کے مطابق نزولِ وحی کا بیان﴾

۷۔ فَضْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ رضي الله عنه

﴿حضرت عمر رضي الله عنه کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾

فَصْلٌ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِإِسْلَامِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه

﴿ حضرت عمر بن الخطاب رضي الله عنه کے قبولِ اسلام کا بیان ﴾

۶۰۷/۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: اللَّهُمَّ،
اعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَحَبِّ هَدَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ. قَالَ: وَكَانَ أَحَبَّهُمَا إِلَيْهِ عُمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.
وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! تو ابو جہل یا عمر بن الخطاب دونوں میں سے اپنے ایک پسندیدہ بندے کے ذریعے اسلام کو غلبہ اور عزت عطا فرما۔ راوی کہتے ہیں کہ ان دونوں میں اللہ تعالیٰ کو محبوب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے (جن کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ کی دعا قبول ہوئی اور آپ مشرف بہ اسلام ہوئے)۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۰۸/۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ نَزَلَ

الحدیث رقم ۱: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عمر،
۶۱۷/۵، الرقم: ۳۶۸۱، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۹۵/۲، الرقم: ۵۶۹۶،
وابن حبان فی الصحيح، ۳۰۵/۱۵، الرقم: ۶۸۸۱، والحاكم فی المستدرک،
۵۷۴/۳، الرقم: ۶۱۲۹، والبزار فی المسند، ۵۷/۶، الرقم: ۲۱۱۹، وعبد بن
حمید فی المسند، ۲۴۵/۱، الرقم: ۷۵۹.

الحدیث رقم ۲: أخرجه ابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فضل عمر، ۳۸/۱،
الرقم: ۱۰۳، وابن حبان فی الصحيح، ۳۰۷/۱۵، الرقم: ۶۸۸۳، والحاكم فی
المستدرک، ۹۰/۳، الرقم: ۴۴۹۱، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۸۰/۱۱،
الرقم: ۱۱۱۰۹، والهيثمی فی موارد الظمان، ۵۳۵/۱، الرقم: ۲۱۸۲.

جَبْرِئِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَقَدْ اسْتَبَشَرَ أَهْلُ السَّمَاءِ بِإِسْلَامِ عُمَرَ رضي الله عنه.
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضي الله عنه ایمان لائے تو جبرائیل عليه السلام نازل ہوئے اور عرض کیا: یا محمد مصطفیٰ! بے شک اہل آسمان نے حضرت عمر رضي الله عنه کے اسلام لانے پر خوشیاں منائی ہیں (اور مبارکبادیں دی ہیں)۔“
اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۳/۶۰۹۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ رضي الله عنه قَالَ
الْمُشْرِكُونَ: الْيَوْمَ قَدْ انْتَصَفَ الْقَوْمُ مِنَّا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ.
وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضي الله عنه نے اسلام قبول کیا تو مشرکین نے کہا کہ آج کے دن ہماری قوم دو حصوں میں بٹ گئی ہے (یعنی آدھی رہ گئی ہے)۔“
اس حدیث کو امام حاکم، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۴/۶۱۰۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم
ضَرَبَ صَدْرَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِيَدِهِ حِينَ أَسْلَمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَهُوَ
يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ، اَخْرِجْ مَا فِي صَدْرِهِ مِنْ غِلٍّ وَاَبْدِلْهُ اِيْمَانًا. يَقُولُ ذَلِكَ

الحدیث رقم ۳: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۹۱/۳، الرقم: ۴۴۹۴، والطبرانی في المعجم الكبير، ۲۵۵/۱۱، الرقم: ۱۱۶۵۹، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۲۴۸/۱، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۶۲/۹.

الحدیث رقم ۴: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۹۱/۳، الرقم: ۴۴۹۲، والطبرانی في المعجم الأوسط، ۲۰/۲، الرقم: ۱۰۹۶، وفي المعجم الكبير، ۳۰۵/۱۲، الرقم: ۱۳۱۹۱، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۶۵/۹.

ثَلَاثًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ مُسْتَقِيمٌ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر ؓ نے جب اسلام قبول کیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کے سینے پر تین دفعہ اپنا دستِ اقدس مارا اور (ہر مرتبہ) آپ ﷺ نے ساتھ فرمایا: اے اللہ! عمر کے سینے میں جو نعل (سابقہ عداوتِ اسلام کا اثر) ہے اسے نکال دے اور اس کی جگہ ایمان ڈال دے۔ آپ ﷺ نے یہ کلمات تین مرتبہ دہرائے۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح مستقیم الاسناد ہے۔

۵/۶۱۱. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ؓ قَالَ: إِنْ كَانَ إِسْلَامُ عُمَرَ ؓ لَفَتْحًا، وَإِمَارَتُهُ لَرَحْمَةً. وَاللَّهُ، مَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نُصَلِّيَ بِالْبَيْتِ حَتَّى أَسْلَمَ عُمَرُ، فَلَمَّا أَسْلَمَ قَابَلَهُمْ حَتَّى دَعَوْنَا فَصَلَّيْنَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ بیشک حضرت عمر ؓ کا قبولِ اسلام (ہمارے لئے) ایک فتح تھی اور ان کی خلافت ایک رحمت تھی، خدا کی قسم! ہم بیت اللہ میں نماز پڑھنے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے، یہاں تک کہ حضرت عمر ؓ اسلام لے آئے۔ پس جب وہ اسلام لائے تو انہوں نے مشرکینِ مکہ کا سامنا کیا یہاں تک کہ ہم نے (برملا) اسلام کی دعوت دی اور خانہ کعبہ میں نماز بھی پڑھی۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۵: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۹/۱۶۵، الرقم: ۸۸۲۰،
والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۶۲.

فَصْلٌ فِي مَنْزِلَتِهِ ﷺ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ

﴿ بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مقام و مرتبہ کا بیان ﴾

۶/۶۱۲. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: وَمَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: لَا شَيْءَ إِلَّا أَنِّي أَحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ﷺ فَقَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ أَنَسٌ: فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ فَرِحْنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ أَنَسٌ: فَإِنَّا أَحِبُّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ، وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی صحابی نے حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کیا: میرے پاس تو کوئی عمل نہیں سوائے اس کے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں آخرت میں بھی اسی کی معیت اور سنگت نصیب ہوگی جس سے تم محبت کرتے ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں کسی خبر نے اتنا خوش نہیں کیا جتنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان نے کہ: ”تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔“ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت کرتا ہوں اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے بھی لہذا امیدوار ہوں کہ ان کی محبت کے باعث میں بھی ان حضرات کے ساتھ ہوں گا اگرچہ میرے اعمال ان جیسے نہیں۔ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ان دونوں

الحديث رقم ۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب رضي الله عنه، ۱۳۴۹/۳، الرقم: ۳۴۸۵، ومسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: المرء مع من أحب، ۲۰۳۲/۴، الرقم: ۲۶۳۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۲۷/۳، الرقم: ۱۳۳۹۵، وأبو يعلى في المسند، ۱۸۰/۶، الرقم: ۳۴۶۵، وعبد بن حميد في المسند، ۳۹۷/۱، الرقم: ۱۳۳۹، والمنذرى في الترغيب والترهيب، ۱۵، ۱۴/۴، الرقم: ۴۵۹۴.

شخصیات سے محبت کرنے کا سبب بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں ان کا مقام و مرتبہ تھا۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۶۱۳/۷۔ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: وَضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ؓ عَلَى سَرِيرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُثْنُونَ وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ، قَالَ: فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا بِرَجُلٍ قَدْ أَخَذَ بِمَنْكِبِي مِنْ وَرَائِي. فَالْتَفَتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عَلِيٌّ ؓ. فَتَرَحَّمَ عَلَيَّ عُمَرُ ؓ وَقَالَ: مَا خَلَفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ، أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ، مِنْكَ. وَإِيمُ اللَّهِ، إِنْ كُنْتُ لِأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَذَاكَ، أَنِّي كُنْتُ أَكْثَرَ أَسْمَعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ جِئْتُ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ، وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ. فَإِنْ كُنْتُ لِأَرْجُو، أَوْ لِأَظُنُّ، أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن الخطاب ؓ کا جنازہ تخت پر رکھا گیا تو لوگ ان کے گرد جمع ہو گئے، وہ ان کے حق میں دعا کرتے، تحسین آمیز کلمات کہتے اور جنازہ اٹھائے جانے سے بھی پہلے ان پر صلوٰۃ (یعنی دعا) پڑھ رہے تھے، میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا، اچانک ایک شخص نے پیچھے سے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا، میں نے گھبرا کر مڑ کے دیکھا تو وہ حضرت علی ؓ تھے، انہوں نے حضرت عمر ؓ کے لیے رحمت کی دعا کی اور (حضرت عمر ؓ کے جسدِ اقدس سے مخاطب ہو کر) فرمایا: (اے عمر!) آپ نے اپنے بعد کوئی ایسا شخص نہیں چھوڑا جس کے کئے ہوئے اعمال کے ساتھ مجھے اللہ تعالیٰ سے

الحديث رقم ۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب ؓ، ۱۳۴۸/۳، الرقم: ۳۴۸۲، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ۱۸۵۸/۴، الرقم: ۲۳۸۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۱۲/۱، الرقم: ۸۹۸، والحاكم في المستدرک، ۷۱/۳، الرقم: ۴۴۲۷.

ملاقات کرنا پسند ہو۔ بخدا مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا درجہ آپ کے دونوں رفیقوں (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق ؓ) کے ساتھ کر دے گا، کیونکہ میں حضور نبی اکرم ﷺ سے بہ کثرت یہ سنتا تھا، ”میں اور ابوبکر و عمر آئے، میں اور ابوبکر و عمر داخل ہوئے، میں اور ابوبکر و عمر نکلے“ اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو (اسی طرح) آپ کے دونوں رفیقوں کے ساتھ رکھے گا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۸/۶۱۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ ؓ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن ہشام ؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے اور آپ ﷺ نے حضرت عمر ؓ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔“
اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۹/۶۱۵۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ: يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمَا إِنَّكَ إِنِ قُلْتَ ذَاكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلَى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر ؓ نے حضرت ابوبکر ؓ کو مخاطب کر کے فرمایا: اے حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے بہترین انسان! (یہ سن کر) حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ اگر تم نے یہ کہا ہے تو میں نے بھی

الحدیث رقم ۸: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب، ۱۳۵۱/۳، الرقم: ۳۴۹۱، وفي کتاب: الاستئذان، باب: المصافحة، ۲۳۱۱/۵، الرقم: ۵۹۰۹، وابن حبان فی الصحیح، ۳۵۵/۱۶، الرقم: ۷۳۵۶، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱۳۲/۲، الرقم: ۱۳۸۲۔
الحدیث رقم ۹: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فی مناقب عمر ؓ، ۶۱۸/۵، الرقم: ۳۶۸۴، والحاكم فی المستدرک، ۳: ۹۶، الرقم: ۴۵۰۸۔

حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمر سے بہتر کسی آدمی پر ابھی تک سورج طلوع نہیں ہوا۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۶۱۶۔ عَنْ عُمَرَ ؓ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْعُمْرَةِ فَقَالَ: أَيُّ أَخِي أَشْرِكْنَا فِي دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عمر ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے ادائیگی عمرہ کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: اے میرے بھائی! ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں شریک رکھنا اور ہمیں بھی مت بھولنا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱/۶۱۷۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى عَلَى عُمَرَ قَمِيصًا أبيضَ فَقَالَ: ثوبُكَ هَذَا غَسِيلٌ أَمْ جَدِيدٌ؟ قَالَ: لَا. بَلْ غَسِيلٌ: قَالَ: الْبَسْ جَدِيدًا، وَعِشْ حَمِيدًا، وَمُتْ شَهِيدًا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر ؓ کو سفید قمیص زیب تن کئے ہوئے دیکھا تو دریافت فرمایا: (اے عمر!) تمہارا یہ

الحديث رقم ۱۰: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: فی دعاء النبي ﷺ، ۵/۵۵۹، الرقم: ۳۵۶۲، وابن ماجه فی السنن، کتاب: المناسك، باب: فضل دعاء الحاج، ۲/۹۶۶، الرقم: ۲۸۹۴، والبيهقی فی شعب الإيمان، ۶/۵۰۲، الرقم: ۹۰۵۹.

الحديث رقم ۱۱: أخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب: اللباس، باب: ما يقول الرجل إذا لبس ثوبًا جديدًا، ۲/۱۱۷۸، الرقم: ۳۵۵۸، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲/۸۸، الرقم: ۵۶۲۰، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۱۲/۲۸۳، الرقم: ۱۳۱۲۷، وأبو يعلى فی المسند، ۹/۴۰۲، الرقم: ۵۵۴۵.

قیس نیا ہے یا پرانا، حضرت عمرؓ نے عرض کیا: یہ (نیا) نہیں بلکہ پرانا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (خدا کرے) تم ہمیشہ نیا لباس پہنو اور پرسکون زندگی بسر کرو اور تمہیں شہادت کی موت نصیب ہو۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۶۱۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: وَاللَّهِ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ قَالَ: فَأَنْتَ الْآنَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْآنَ يَا عُمَرُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن ہشامؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے اور آپ ﷺ نے حضرت عمرؓ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے ہر ایک چیز سے بڑھ کر محبوب ہیں سوائے اپنی جان کے۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کی جان سے بھی بڑھ کر محبوب نہیں ہو جاتا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اب آپ مجھے میری جان سے بھی بڑھ کر محبوب ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! اب تمہارا ایمان کامل ہو گیا ہے۔“

اس حدیث کو امام احمد، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۱۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۳۶/۴، والحاكم في المستدرک، ۵۱۶/۳، الرقم: ۵۹۲۲، والطبرانی في المعجم الأوسط، ۱۰۲/۱، الرقم: ۳۱۷، والبزار في المسند، ۲۸۴/۸، الرقم: ۳۴۵۹.

فَصَلِّ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ

﴿فرمانِ رسول ﷺ: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا﴾

۱۳/۶۱۹۔ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ. وَفِي رَوَايَةٍ: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَوْ كَانَ اللَّهُ بَاعِثًا رَسُولًا بَعْدِي لَبَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ.

”حضرت عقبہ بن عامر ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن الخطاب ہوتا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے اور امام حاکم نے بھی فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

اور ایک روایت میں حضرت ابوسعید خدری ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ میرے بعد کسی کو نبی بنا کر بھیجنے والا ہوتا تو یقیناً عمر بن الخطاب کو نبی بنا کر بھیجتا۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۱۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في مناقب عمر بن الخطاب ؓ، ۶۱۹/۵، الرقم: ۳۶۸۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۵۴/۴، والحاكم في المستدرک، ۹۲/۳، الرقم: ۴۴۹۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۷/۱۸۰، الرقم: ۲۹۸، ۴۷۵، والرويانى في المسند، ۱۷۴/۱، الرقم: ۲۲۳، والهيثمى في مجمع الزوائد، ۶۸/۹۔

۱۴/۶۲۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدِّثُونَ فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ.

وفي رواية: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: لَقَدْ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رِجَالٌ يُكَلِّمُونَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ، فَإِنْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمَرُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں محدث (جن پر الہام کیا جاتا تھا) ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمر ہے۔

اور ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ مروی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں یعنی بنی اسرائیل میں ایسے لوگ بھی ہوا کرتے تھے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کلام فرماتا تھا حالانکہ وہ نبی نہ ہوتے۔ اگر ان جیسا میری امت کے اندر کوئی ہوتا تو وہ یقیناً عمر ہی ہوتا۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱۵/۶۲۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: قَدْ كَانَ يَكُونُ فِي الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدِّثُونَ فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ، فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ: تَفْسِيرُ مُحَدِّثُونَ مُلْهَمُونَ.

الحديث رقم ۱۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، ۳/۱۳۴۹، الرقم: ۳۴۸۶، وفي كتاب: الأنبياء، باب: أم حسبت أن أصحاب الكهف والرقيم، ۳/۱۲۷۹، الرقم: ۳۲۸۲، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/۵۸۳، الرقم: ۱۲۶۱۔

الحديث رقم ۱۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر رضی اللہ عنہ، ۴/۱۸۶۴، الرقم: ۲۳۹۸، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: في مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، ۵/۶۲۲، الرقم: ۳۶۹۳، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/۳۱۷، الرقم: ۶۸۹۴، والحكم في المستدرک، ۳/۹۲، الرقم: ۴۴۹۹، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/۳۹، الرقم: ۸۱۱۹۔

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوتے تھے۔ اور اگر میری امت میں بھی کوئی محدث ہوتے تو عمر ان میں سے ہوتا۔ امام ابن وہب نے فرمایا کہ محدث اس شخص کو کہتے ہیں جس پر الہام کیا جاتا ہو۔“ اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۱۶/۶۲۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّهُ كَانَ فِيمَنْ مَضَى رِجَالٌ يَتَحَدَّثُونَ نُبُوَّةً. فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ مِنْهُمْ فَعَمْرُ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سابقہ امتوں میں بعض لوگ ایسے بھی ہوتے تھے جو نبوت کی سی باتیں کرتے تھے اور اگر میری امت میں ایسا کوئی ہوتا تو وہ عمر ہوتا۔“ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

فَصَلِّ فِي أَنَّ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنْ ظِلِّ عُمَرَ رضي الله عنه

﴿ حضرت عمر رضي الله عنه کے سائے سے بھی شیطان کے بھاگنے کا بیان ﴾

۱۷/۶۲۳۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه عَنْ أَبِيهِ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمَنَّهُ وَيَسْتَكْثِرُنَّهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ. فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُمْنَ فَبَادَرَنَ الْحِجَابَ. فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم. فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ: أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: عَجِبْتُ مِنْ هَوْلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي، فَلَمَّا سَمِعَنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرَنَ الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهْبَنَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: يَا عَدُوَاتِ أَنْفُسِهِنَّ: أَتَهْبِنِي وَلَا تَهْبَنَ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم، فَقُلْنَ: نَعَمْ أَنْتَ أَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: إِيهَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا لَقِيكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت محمد بن سعد بن ابی وقاص رضي الله عنه اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت

عمر بن خطاب رضي الله عنه نے حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم سے (گھر کے) اندر آنے کی اجازت طلب کی اور

الحديث رقم ۱۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب رضي الله عنه، ۱۳۴۷/۳، الرقم: ۳۴۸۰، وفي كتاب: بدء الخلق، باب: صفة إبليس وجنوده، ۱۱۹۹/۳، الرقم: ۳۱۲۰، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر رضي الله عنه، ۱۸۶۳/۴، الرقم: ۲۳۹۶، والنسائي في السنن الكبرى، ۴۱/۵، الرقم: ۸۱۳۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۷۱/۱، الرقم: ۱۴۷۲، والطبراني في المعجم الأوسط، ۳۳۲/۸، الرقم: ۸۷۸۳، وأبو يعلى في المسند، ۱۳۲/۲، الرقم: ۸۱۰.

اس وقت آپ ﷺ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں اونچی آواز سے گفتگو کر رہی تھیں۔ جب حضرت عمر بن الخطاب ؓ نے اجازت طلب کی تو وہ اٹھ کھڑی ہوئیں اور پردے میں چلی گئیں۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ مسکرانے لگے۔ حضرت عمر ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کے دندان مبارک تبسم ریز رکھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ان عورتوں پر حیران ہوں جو میرے پاس تھیں (اور خوب باتیں کر رہی تھیں) کہ جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو پردے میں چھپ گئیں۔ حضرت عمر ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ زیادہ حق دار ہیں کہ یہ آپ سے ڈریں پھر حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اے اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور حضور نبی اکرم ﷺ سے نہیں ڈرتیں؟ عورتوں نے جواب دیا: ہاں! آپ حضور نبی اکرم ﷺ کے مقابلہ میں سخت گیر اور سخت دل ہیں۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب! اس بات کو چھوڑو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جب شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتے ہوئے دیکھتا ہے تو تمہارے راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۸/۶۲۴۔ عَنْ بُرَيْدَةَ ؓ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ إِنْ رَدَّكَ اللَّهُ سَالِمًا أَنْ أُضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالذُّقِ وَأَتَغْنَى، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ كُنْتَ نَذَرْتِ فَاضْرِبِي وَإِلَّا فَلَا. فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ ؓ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ ؓ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ ؓ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ ؓ فَأَلْقَتِ الذُّقَ تَحْتَ اسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ، إِنِّي كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ

الحديث رقم ۱۸: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فی مناقب عمر، ۶۲۰/۵، الرقم: ۳۶۹۰، والحکیم الترمذی فی نوادر الأصول، ۱/۲۳۰، والعسقلانی فی فتح الباری، ۱۱/۵۸۸.

أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ، فَلَمَّا دَخَلْتَ أَنْتَ يَا عُمَرُ، أَلْقَتِ الدُّفَّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ کسی جہاد سے واپس تشریف لائے تو ایک سیاہ قام باندی حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح سلامت واپس لائے تو میں آپ کے سامنے دف بجاؤں گی اور گانا گاؤں گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم نے نذر مانی تھی تو دف بجا لو ورنہ نہیں۔ اس نے دف بجانا شروع کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے وہ بجاتی رہی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آنے پر بھی وہ دف بجاتی رہی۔ لیکن اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو وہ دف نیچے رکھ کر اس پر بیٹھ گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! (یہ عورت تو درکنار) تم سے تو شیطان بھی ڈرتا ہے میری موجودگی میں یہ دف بجاتی رہی پھر ابوبکر، علی اور عثمان (یکے بعد دیگرے) آئے۔ تب بھی یہ دف بجاتی رہی لیکن جب تم آئے تو اس نے دف بجانا بند کر دیا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹/۶۲۵۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَفْطًا وَصَوْتَ صَبِيَّانِ. فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا حَبَشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَالصَّبِيَّانُ حَوْلَهَا فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، تَعَالِي فَانظُرِي فَبِحْتِ فَوَضَعْتُ لِحْيَتِي عَلَى مَنْكِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلَى رَأْسِهِ، فَقَالَ لِي: أَمَا شَبِعْتَ، أَمَا شَبِعْتَ. قَالَتْ: فَجَعَلْتُ أَقُولُ: لَا لِأَنْظَرَ مَنْزِلَتِي عِنْدَهُ، إِذْ طَلَعَ عُمَرُ قَالَتْ: فَارْفَضَ النَّاسُ عَنْهَا. قَالَتْ:

الحديث رقم ۱۹: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ،

باب: فی مناقب عمر، ۶۲۱/۵، الرقم: ۳۶۹۱، والنسائی فی السنن الكبرى،

۳۰۹/۵، الرقم: ۸۹۵۷، والعسقلانی فی فتح الباری، ۴۴۴/۲، والحسینی فی

البيان والتعريف، ۲۸۲/۱، والمناوي فی فیض القدير، ۱۲/۳.

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى شَيَاطِينِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ قَدْ فَرُّوا مِنْ عُمَرَ. قَالَتْ: فَرَجَعْتُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے اتنے میں ہم نے شور و غل اور بچوں کی آواز سنی۔ آپ ﷺ کھڑے ہوئے تو دیکھا کہ ایک جھشی عورت ناچ رہی ہے اور بچے اس کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ آؤ دیکھو! میں گئی اور ٹھوڑی حضور نبی اکرم ﷺ کے مبارک کندھے پر رکھ کر آپ ﷺ کے کندھے اور سر کے درمیان سے دیکھنے لگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارا جی نہیں بھرا؟ میں دیکھنا چاہتی تھی کہ آپ ﷺ کے نزدیک میری کیا قدر و منزلت ہے؟ لہذا میں نے عرض کیا: ”نہیں“ اتنے میں حضرت عمر ؓ آگئے اور انہیں دیکھتے ہی سب لوگ بھاگ گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ شیاطین جن و انس عمر کو دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے، پھر میں لوٹ آئی۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰ / ۶۲۶. عَنْ سُدَيْسَةَ مَوْلَاةِ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الشَّيْطَانَ لَمْ يَلْقَ عُمَرَ مُنْذُ أَسْلَمَ إِلَّا خَرَّ لِرُجْوِهِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

”حضرت سدیسہ رضی اللہ عنہا جو کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ ہیں بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک جب سے عمر نے اسلام قبول کیا ہے شیطان اس کے سامنے سے گزرتا ہے تو اپنا سر جھکا لیتا ہے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد حسن ہیں۔

الحديث رقم ۲۰: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۴/۳۰۵، الرقم: ۷۷۴، والديلمي في مسند الفردوس، ۲/۳۸۰، الرقم: ۳۶۹۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۷۰، والمنلوي في فيض القدير، ۲/۳۵۲.

فَصْلٌ فِي تَبْشِيرِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُ بِالْجَنَّةِ

﴿ حضور ﷺ کا حضرت عمرؓ کو جنت کی بشارت دینے کا بیان ﴾

۶۲۷/۲۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرِ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِعُمَرَ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ، فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا، فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ: أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خود کو جنت میں پایا وہاں میں نے ایک محل کے کونے میں ایک عورت کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے پوچھا: یہ محل کس کا ہے؟ جواب ملا عمر فاروق کا۔ (میں نے اندر جانے کا ارادہ کیا) پس مجھے عمر فاروق کی غیرت یاد آگئی۔ اس لئے میں اٹھے پاؤں لوٹ آیا۔ پس حضرت عمرؓ رونے لگے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر بھی غیرت کر سکتا ہوں؟“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۶۲۸/۲۲۔ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا دَارًا أَوْ قَصْرًا فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ

الحديث رقم ۲۱: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطابؓ، ۳/۱۳۴۶، الرقم: ۳۴۷۷، وفى كتاب: بدء الخلق، باب: ما جاء فى صفة الجنة، ۳/۱۱۸۵، الرقم: ۳۰۷۰، وفى كتاب: النكاح، باب: الفيرة، ۵/۲۰۰۴، الرقم: ۴۹۲۹، ومسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ۴/۱۸۶۳، الرقم: ۲۳۹۵، والنسائي فى السنن الكبرى، ۵/۴۱، الرقم: ۸۱۲۹، وابن حبان فى الصحيح، ۱۵/۳۱۱، الرقم: ۶۸۸۸۔
الحديث رقم ۲۲: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ۴/۱۸۶۲، الرقم: ۲۳۹۴۔

أَنْ أُدْخَلَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ: أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ، أَوْ عَلَيْكَ يُغَارُ؟ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت جابر ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا میں نے وہاں ایک گھریا محل دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ کس کا محل ہے؟ حاضرین نے کہا یہ عمر بن الخطاب کا محل ہے میں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا پھر مجھے تمہاری غیرت یاد آگئی۔ حضرت عمر ؓ رونے لگے اور عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا آپ پر بھی غیرت کی جاسکتی ہے۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۲۳/۶۲۹. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَهُ فِي نَفَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ الْحَدِيثُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت عبد الرحمن بن حمید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید ؓ نے ایک مجلس میں انہیں یہ حدیث بیان کی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دس آدمی جنتی ہیں: ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان جنتی ہیں اور، علی جنتی ہیں (آگے مزید صحابہ کرام کے اسمائے گرامی بیان کئے)“ اس حدیث کو امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۲۴/۶۳۰. عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نَفِيلٍ ؓ أَنَّهُ قَالَ: أَشْهَدُ

الحدیث رقم ۲۳: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب: مناقب عبد الرحمن بن عوف، ۶۴۸/۵، الرقم: ۳۷۴۸، والنسائی فی السنن الكبرى، ۵۶/۵، الرقم: ۸۱۹۵، وفي فضائل الصحابة، ۲۸/۱، الرقم: ۹۲، والحاكم فی المستدرک، ۴۹۸/۳، الرقم: ۵۸۵۸، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۵۰/۶، الرقم: ۳۱۹۴۶.

الحدیث رقم ۲۴: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب: مناقب سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل ؓ، ۶۵۱/۵، الرقم: ۳۷۵۷، والنسائی فی السنن الكبرى، ۵۵/۵، الرقم: ۸۱۹۰، والحاكم فی المستدرک، ۵۰۹/۳، الرقم: ۵۸۹۸.

عَلَى التَّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ آتُمْ. قِيلَ
وَكَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحِرَاءَ فَقَالَ: اثْبُتْ حِرَاءَ،
فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ. قِيلَ وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ: رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ، وَعَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ ؓ قِيلَ فَمَنْ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: أَنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نو
آدمیوں کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں آدمی کے بارے میں
بھی گواہی دوں تو گناہ گار نہ ہوں گا۔ پوچھا گیا: وہ کیسے؟ فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے
ہمراہ جبل حراء پر تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے حراء! ٹھہر جا، کیونکہ تجھ پر نبی، صدیق اور
شہید ہی تو ہیں۔ پوچھا گیا: وہ کون تھے؟ فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر،
حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد اور حضرت عبد الرحمن بن عوف
ؓ۔ پوچھا گیا: دسواں کون تھا؟ فرمایا: میں تھا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۵/۶۳۱۔ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَوَّلُ
مَنْ يُصَافِحُهُ الْحَقُّ عُمَرُ ؓ، وَأَوَّلُ مَنْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ، وَأَوَّلُ مَنْ يَأْخُذُ بِيَدِهِ،
فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت اُبی بن کعب ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حق
تعالیٰ (اپنی شان کے مطابق) سب سے پہلے جس شخص سے مصافحہ فرمائے گا وہ عمر ہے اور سب

الحدیث رقم ۲۵: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل عمر، ۳۹/۱،
الرقم: ۱۰۴، والحكم في المستدرک، ۳/۹۰، الرقم: ۴۴۸۹، والطبرانی في المعجم
الأوسط، ۵/۳۶۹، الرقم: ۵۵۸۴، والديلمي في مسند الفردوس، ۱/۲۵، الرقم: ۳۶.

سے پہلے جس شخص پر سلام بھیجے گا اور سب سے پہلے جس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل فرمائے گا وہ بھی عمر ہے۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۶/۶۳۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
لِلْأَصْحَابِ ذَاتِ يَوْمٍ: مَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا. قَالَ:
مَنْ عَادَ مِنْكُمْ مَرِيضًا؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا. قَالَ: مَنْ تَصَدَّقَ؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا.
قَالَ: مَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا. قَالَ: وَجَبْتُ، وَجَبْتُ.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت انس بن مالک ؓ نے کہا کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ سے پوچھا: آج کس نے جنازہ پڑھا ہے؟ حضرت عمر ؓ نے عرض کیا: میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آج کس نے کسی مریض کی تیمارداری کی ہے؟ حضرت عمر ؓ نے عرض کیا: میں نے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: آج کس نے صدقہ کیا ہے؟ حضرت عمر ؓ نے عرض کیا: میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آج کون روزے سے رہا؟ حضرت عمر ؓ نے عرض کیا: میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا (عمر کے لئے جنت) واجب ہوگئی، واجب ہوگئی۔“

اس حدیث کو امام احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۲۷/۶۳۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ سِرَاجُ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَالدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عمر بن الخطاب اہل جنت کا چراغ ہے۔“ اس حدیث کو امام ابو نعیم اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۲۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۱۸/۳، الرقم: ۱۲۲۰۲، وابن أبي شيبه في المصنف، ۴۴۴/۲، الرقم: ۱۰۸۴۴، والهيثمى في مجمع الزوائد، ۱۶۳/۳.
الحدیث رقم ۲۷: أخرجه أبو نعیم في حلیة الأولیاء، ۳۳۳/۶، والديلمی في مسند الفردوس، ۵۵/۳، الرقم: ۴۱۴۶، والهيثمى في مجمع الزوائد، ۷۴/۹.

فَصَلِّ فِيمَا وَرَدَ لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مِنْ مُوَافَقَتِهِ ﷺ لِلرُّوحِيِّ

﴿ حضرت عمر رضي الله عنه کی رائے کے مطابق نزول وحی کا بیان ﴾

٢٨/٦٣٤. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي لَمَّا تُوِّفِيَ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أُعْطِنِي قَمِيصَكَ أَكْفِنُهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ قَمِيصَهُ فَقَالَ: آذِنِي أَصَلِّي عَلَيْهِ فَأَذَنَهُ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ رضي الله عنه فَقَالَ: أَلَيْسَ اللَّهُ نَهَاكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ؟ فَقَالَ: أَنَا بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ قَالَ: ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ﴾ [التوبة، ٩: ٨٠]، فَصَلَّى عَلَيْهِ فَانزَلَتْ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ﴾ [التوبة، ٩: ٨٤]. وفي رواية زاد: قَالَ: فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

الحديث رقم ٢٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: الكفن في القميص الذي يكف أولاً يكف، ٤٢٧/١، الرقم: ١٢١٠، وفي كتاب: تفسير القرآن، باب: قوله: استغفر لهم أولاً تستغفر لهم إن تستغفر لهم سبعين مرة، ١٧١٥/٤، الرقم: ٤٣٩٣، ٤٣٩٥، وفي كتاب: اللباس، باب: لبس القميص، ١٨٤/٥، الرقم: ٥٤٦٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر رضي الله عنه، ١٨٦٥/٤، الرقم: ٢٤٠٠، وفي كتاب: صفات المنافقين وأحكامهم، ٢١٤١/٤، الرقم: ٢٧٧٤، والترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة التوبة، ٢٧٩/٥، الرقم: ٣٠٩٨، وقال: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: القميص في الكفن، ٣٦/٤، الرقم: ١٩٠٠، وابن ماجه في السنن، كتاب: الجنائز، باب: في الصلاة على أهل القبلة، ٤٨٧/١، الرقم: ١٥٢٣-١٥٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٦/١، الرقم: ٩٥، وابن حبان في الصحيح، ٤٤٧/٧، الرقم: ٣١٧٥.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب عبد اللہ بن اُبی (منافق) مر گیا تو اس کے بیٹے (حضرت عبد اللہ ؓ جو کہ صحابی رسول تھے) حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! مجھے اپنا قیص مبارک عطا فرمائیں تاکہ میں اسے اپنے باپ کو بطور کفن پہنا سکوں اور اس پر نمازِ جنازہ بھی پڑھیں اور اس کے لئے دعائے مغفرت بھی فرمائیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں اپنا قیص عطا فرما دیا اور ساتھ ہی فرمایا کہ مجھے اطلاع کر دینا تاکہ میں اس پر نمازِ جنازہ پڑھوں سو (بوقتِ نمازِ جنازہ) آپ ﷺ کو اطلاع دے دی گئی۔ جب آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر ؓ نے آپ ﷺ کو روکا اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین پر نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے دونوں باتوں کا اختیار دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”آپ خواہ ان (بد بخت، گستاخ اور آپ کی شان میں طعنہ زنی کرنے والے منافقوں) کے لئے بخشش طلب کریں یا ان کے لئے بخشش طلب نہ کریں، اگر آپ (اپنی طبعی شفقت اور عفو و درگزر کی عادتِ کریمانہ کے پیشِ نظر) ان کے لئے ستر مرتبہ بھی بخشش طلب کریں تو بھی اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا۔“ [التوبہ، ۹: ۸۰] سو آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی تو وحی نازل ہوئی: ”اور آپ کبھی بھی ان (منافقوں) میں سے جو کوئی مر جائے اس (کے جنازے) پر نماز نہ پڑھیں اور نہ ہی آپ اس کی قبر پر کھڑے ہوں۔“ [التوبہ، ۹: ۸۴]۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

۲۹/۶۳۵۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَانزَلَتْ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ [البقرة، ۲: ۱۲۵] وَآيَةُ الْحِجَابِ،

الحديث رقم ۲۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في القبلة، ۱/۱۵۷، الرقم: ۳۹۳، وفي كتاب: التفسير، باب: وقوله: واتخذوا من مقام إبراهيم مصلى، ۴/۱۶۲۹، الرقم: ۴۲۱۳، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/۳۱۹، الرقم: ۶۸۹۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۲۳، الرقم: ۱۵۷، وابن منصور في السنن، ۲/۶۰۷، الرقم: ۲۱۵.

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ أَمَرْتُ نِسَاءَكَ أَنْ يَحْتَجِبْنَ، فَإِنَّهُ يُكَلِّمُهُنَّ الْبُرِّ
وَالْفَاجِرُ، فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغَيْرَةِ
عَلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُنَّ: ﴿عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا
مِنْكُنَّ﴾ [التحریم، ۶۶: ۵] فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: میرے رب
نے تین باتوں میں میری موافقت فرمائی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کاش! ہم مقام ابراہیم کو
نماز کی جگہ بنائیں تو حکم نازل ہوا۔“ اور (حکم دیا کہ) ابراہیم (ؑ) کے کھڑے ہونے کی جگہ کو
مقام نماز بنا لو۔“ [البقرہ، ۲: ۱۲۵] اور پردہ سے متعلق بھی میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت
میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کاش آپ ازواج مطہرات کو پردہ کا حکم فرمائیں کیونکہ ان سے نیک اور بد
ہر قسم کے لوگ کلام کرتے ہیں تو پردے کی آیت نازل ہوئی اور حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج
مطہرات نے آپ پر غیرت کھاتے ہوئے جمع ہوئیں تو میں نے ان سے کہا۔ ”اگر وہ تمہیں طلاق
دے دیں تو عجب نہیں کہ ان کا رب انہیں تم سے بہتر ازواج بدلہ میں عطا فرمادے۔“ [التحریم،
۶۶: ۵] تو یہی آیت نازل ہوئی۔“ اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۶۳۶ / ۳۰. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ عُمَرُ ؓ: وَافَقْتُ رَبِّي
فِي ثَلَاثٍ: فِي مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ، وَفِي الْحِجَابِ، وَفِي أَسَارِي بَدْرٍ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے فرمایا:
میرے رب نے تین امور میں میری موافقت فرمائی: مقام ابراہیم میں، (وجوب) حجاب میں
اور بدر کے قیدیوں کے بارے میں (تین کا ذکر شہرت کے اعتبار سے ہے ورنہ ان آیات کی
تعداد زیادہ ہے)۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۳۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من
فضائل عمر، ۴/۱۸۶۵، الرقم: ۲۳۹۹، والطبرانی في المعجم الأوسط،
۶/۹۳، ۹۲، الرقم: ۵۸۹۶، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/۵۸۶، الرقم: ۱۲۷۶۔

۶۳۷ / ۳۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ (وفي رواية: وَضَعَ الْحَقَّ) عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ أَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوا فِيهِ: وَقَالَ فِيهِ عُمَرُ أَوْ قَالَ ابْنُ الْخَطَّابِ فِيهِ، (شَكَّ خَارِجَةً) إِلَّا نَزَلَ فِيهِ الْقُرْآنُ عَلَى نَحْوِ مَا قَالَ عُمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان اور دل پر جاری کر دیا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب کبھی لوگوں کو کوئی مسئلہ درپیش ہوا اور لوگوں نے اس پر بات کی اور حضرت عمر ؓ نے بھی اس مسئلہ پر کچھ کہا تو قرآن حکیم حضرت عمر ؓ کے قول کے موافق نازل ہوا۔“

اسے امام ترمذی اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی اور حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۶۳۸ / ۳۲۔ عَنْ عُمَرِ بْنِ شُرْحَبِيلَ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ أَنَّهُ قَالَ: اللَّهُمَّ، بَيْنَ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِي

الحديث رقم ۳۱: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فی مناقب عمر بن الخطاب ؓ، ۵ / ۶۱۷، الرقم: ۳۶۸۲، وأبو داود فی السنن، کتاب: الخراج والإمارة والفيء، باب: فی تدوين العطاء، ۳ / ۱۳۸، الرقم: ۲۹۶۱، ۲۹۶۲، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فی فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، ۱ / ۴۰، الرقم: ۱۰۸، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲ / ۵۳، الرقم: ۵۱۴۵، وابن حبان فی الصحيح، ۱۵ / ۳۱۲، الرقم: ۶۸۸۹، والحاكم فی المستدرک، ۳ / ۹۳، الرقم: ۴۵۰۱، والبيهقي فی السنن الكبرى، ۶ / ۲۹۵، الرقم: ۱۲۵۰۳۔

الحديث رقم ۳۲: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة المائدة، ۵ / ۲۵۳، الرقم: ۳۰۴۹، وأبو داود فی السنن، کتاب: الأشربة، باب: فی تحريم الخمر، ۳ / ۳۲۵، الرقم: ۳۶۷۰، والنسائي فی السنن، کتاب: —

فِي الْبَقْرَةِ: ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ﴾ [البقرة، ۲: ۲۱۹]،
 فَدَعِيَ عُمَرُ فَقَرَأَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، بَيْنَ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ
 فَزَلَّتْ الَّتِي فِي النِّسَاءِ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرُبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ
 سُكَارَى﴾ [النساء، ۴: ۴۳]، فَدَعِيَ عُمَرُ فَقَرَأَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ،
 بَيْنَ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَزَلَّتْ الَّتِي فِي الْمَائِدَةِ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ
 الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمْ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ﴾ إِلَى
 قَوْلِهِ: ﴿فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ﴾، [المائدة، ۵: ۹۱]، فَدَعِيَ عُمَرُ فَقَرَأَتْ عَلَيْهِ
 فَقَالَ: انْتَهَيْنَا انْتَهَيْنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: وَهَذَا أَصَحُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عمرو بن شریل ابو میسرہ، حضرت عمر بن خطاب ؓ سے روایت کرتے
 ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ! شراب کے معاملہ میں ہمارے لئے شافی و کافی حکم نازل
 فرما، تو وہ آیت اتری جو سورہ بقرہ میں ہے: ”آپ سے شراب اور جوئے کی نسبت سوال کرتے
 ہیں۔“ [البقرہ، ۲: ۲۱۹] پس حضرت عمر ؓ کو بلایا گیا اور اس آیت کی تلاوت کی گئی، انہوں نے
 پھر عرض کیا: اے اللہ! شراب کے معاملہ میں ہمارے لئے شافی و کافی حکم نازل فرما، تو وہ آیت
 اتری جو سورہ النساء میں ہے: ”اے ایمان والو! تم نشہ کی حالت میں نماز کے قریب مت
 جاؤ۔“ [النساء، ۴: ۴۳] پس حضرت عمر ؓ کو بلایا گیا اور ان پر یہ آیت پڑھی گئی انہوں نے پھر
 عرض کیا: اے اللہ! شراب کے معاملہ میں ہمارے لئے شافی و کافی حکم نازل فرما، پھر وہ آیت
 نازل ہوئی جو سورہ مائدہ میں ہے: ”شیطان یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے
 تمہارے درمیان عداوت اور کینہ ڈلوا دے اور تمہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اور نماز سے روک
 دے۔ کیا تم (ان شرانگیز باتوں سے) باز آؤ گے؟“ [المائدہ، ۵: ۹۱] پس حضرت عمر ؓ کو بلایا

..... الأشربة، باب: تحريم الخمر، ۲۸۶/۸، الرقم: ۵۵۴۰، وفي السنن الكبرى، ۲۰۲/۳،

الرقم: ۵۰۴۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵۳/۱، الرقم: ۳۷۸، والحکم في

المستدرک، ۳۰۵/۲، الرقم: ۳۱۰۱، ۴/۱۵۹، الرقم: ۷۲۲۴، والطبرانی في المعجم

الأوسط، ۱۲۵/۲، الرقم: ۱۴۶۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۸۵/۸.

گیا اور ان پر یہ آیت تلاوت کی گئی تو وہ کہنے لگے (اے اللہ!) ہم باز آگئے ہم باز آگئے۔“
اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داؤد، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح تر ہے اور امام حاکم نے بھی فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۳۳/۶۳۹۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ؓ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ: قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ قَدْ أَصَابَ مِنَ النِّسَاءِ مِنْ جَارِيَةٍ أَوْ مِنْ حُرَّةٍ بَعْدَ مَا نَامَ وَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﷻ: ﴿أَحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿ثُمَّ أَتَمُوا الصِّيَامَ إِلَى الْيَلِّ﴾، [البقرة، ۲: ۱۸۷]۔
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت معاذ بن جبل ؓ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے (دورانِ رمضان ایک رات) سو کر اٹھنے کے بعد آزاد عورت یا لونڈیوں میں سے اپنی کسی ایک بیوی کے ساتھ شبِ باسی کی اور پھر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر یہ بیان بھی کر دیا تو اللہ ﷻ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”تمہارے لئے روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے“ اللہ تعالیٰ کے اس قول تک ”پھر روزہ رات (کی آمد) تک پورا کرو۔“ [البقرہ، ۲: ۱۸۷]۔

اسے امام احمد اور حاکم نے روایت کیا نیز امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۳۴/۶۴۰۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا دَخَلَ عَلَيَّ عُمَرَ وَهُوَ مُسَجِّي فَقَالَ: صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ

الحديث رقم ۳۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۴۶/۵، الرقم: ۲۲۱۷۷،
والحاكم في المستدرک، ۳۰۱/۲، الرقم: ۳۰۸۵، وابن كثير في تفسير القرآن
العظيم، ۲۱۵/۱، والعظيم آبادي في عون المعبود، ۱۴۱/۲۔

الحديث رقم ۳۴: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۰۰/۳، الرقم: ۴۵۲۳، وابن أبي
شيبه في المصنف، ۳۵۹/۶، الرقم: ۳۲۰۱۸۔

أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِمَا فِي صَحِيفَتِهِ مِنْ هَذَا الْمَسْجِي.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ حضرت عمرؓ کے پاس تشریف لائے اور وہ ایک چادر میں لپٹے ہوئے تھے تو حضرت علیؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمتوں کا نزول فرمائے پھر فرمایا: لوگوں میں سے کوئی بھی شخص میرے نزدیک اس چادر میں لپٹے ہوئے شخص سے زیادہ محبوب نہیں ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے صحیفہ (یعنی قرآن پاک) میں ہے وہ اسے اس شخص کی منشاء کے مطابق نازل فرماتا ہے۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۳۵/۶۴۱. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَا كَانَ نَبِيٌّ قَطُّ

إِلَّا فِي أُمَّتِهِ مُعَلِّمٌ أَوْ مُعَلِّمَانِ وَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَهُوَ عُمَرُ بْنُ

الْخَطَّابِ. إِنَّ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالتَّبْرَانِيُّ وَالتَّلْفُظُ لَهُ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

کوئی نبی بھی ایسا نہیں گزرا جس کی امت میں ایک یا دو معلم (لوگوں کو احکام شریعت سکھانے

والے) نہ ہوں اور اگر ان میں سے میری امت میں کوئی ہے تو وہ عمر بن الخطاب ہے۔ بے

شک حق عمر کی زبان اور دل پر (بولتا) ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی عاصم اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور الفاظ امام طبرانی

کے ہیں۔

الحدیث رقم ۳۵: أخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ۵۸۳/۲، الرقم: ۱۲۶۲،

والتبْرَانِي فِي الْمَعْجَمِ الْأَوْسَطِ، ۶۶/۹، الرقم: ۹۱۳۷، وابن سعد في الطبقات

الكبرى، ۳۳۵/۲، وابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، ۹۵/۴۴، والهيثمی في

مجمع الزوائد، ۶۷/۹.

۶۴۲/۳۶. عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ ؓ إِذَا رَأَى الرَّأْيَ نَزَلَ بِهِ الْقُرْآنُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت مجاہد ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ جب کوئی رائے دیتے تو اس کے مطابق قرآن نازل ہو جاتا۔“ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۶۴۳/۳۷. عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ عَلِيٍّ ؓ قَوْلُ عُمَرَ ؓ قَدْ أَلْقِيَ فِي رَوْعِي أَنْكُمْ إِذَا لَقِيتُمُ الْعَدُوَّ هَزَمْتُمُوهُمْ فَقَالَ عَلِيٌّ ؓ: مَا كُنَّا نُبْعُدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ بِلِسَانِ عُمَرَ وَأَنَّ فِي الْقُرْآنِ لِرَأْيَا مِنْ رَأْيِ عُمَرَ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالسِّيُوطِيُّ.

”امام شعبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی ؓ کے ہاں حضرت عمر ؓ کا یہ قول کہ ”البتہ میرے دل میں یہ القاء کیا گیا ہے کہ جب تمہارا سامنا تمہارے دشمن سے ہوگا تو تم اسے شکست دے دو گے۔“ بیان کیا گیا تو حضرت علی ؓ نے فرمایا: ہم اس چیز کو محال نہیں سمجھتے تھے کہ بے شک سکینے (اطمینان و سکون) حضرت عمر ؓ کی زبان سے بولتا ہے اور بے شک قرآن میں بعض (احکامات) حضرت عمر کی رائے کے مطابق نازل ہوئے ہیں۔“

اس حدیث کو امام ابن عساکر اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

۶۴۴/۳۸. عَنْ أَنَسِ ؓ قَالَ: قَالَ عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ الْخَطَّابِ ؓ وَافَقْتُ رَبِّي فِي أَرْبَعٍ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ

الحديث رقم ۳۶: أخرجه ابن أبي شيبه في المصنف، ۶/۳۵۴، الرقم: ۳۱۹۸۰.
الحديث رقم ۳۷: أخرجه ابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، ۴۴/۹۵، والسيوطي في تاريخ الخلفاء، ۱/۱۲۲.

الحديث رقم ۳۸: أخرجه القرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ۲/۱۱۲،
۱۴/۲۲۷، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۳/۲۴۲، والسيوطي في الدر المنثور، ۶/۹۴، وقال: أخرجه الطيالسي، وابن أبي حاتم وابن مردويه وابن عساکر، وفي الإتيقان، ۱/۱۰۱، وفي لباب النقول، ۱/۱۵۱، وفي تاريخ الخلفاء، ۱/۱۲۳، وأبو السعود في إرشاد العقل السليم، ۶/۱۲۷.

مِنْ طِينٍ ﴿۱﴾، (المؤمنون، ۲۳: ۱۲)، قُلْتُ أَنَا: فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ.
فَنَزَلَتْ: ﴿۲﴾ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ﴿۱﴾، (المؤمنون، ۲۳: ۱۴).

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَالْقُرْطُبِيُّ وَابْنُ كَثِيرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے فرمایا: چار چیزوں میں میرے رب نے میری موافقت میں آیات اتاریں (ان میں سے ایک یہ ہے کہ) جب یہ آیت مبارکہ: ”اور تحقیق ہم نے انسان کی تخلیق (کی ابتداء) مٹی (کے کیمیائی اجزاء) کے خلاصہ سے فرمائی۔“ (المؤمنون، ۲۳: ۱۲) نازل ہوئی تو میں نے کہا: پس اللہ تعالیٰ برکت والا ہے جو سب سے بہتر خلقت کرنے والا ہے تو یہ اس کی موافقت میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿۲﴾ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ﴿۱﴾۔“ [المؤمنون، ۲۳: ۱۴]۔

اس حدیث کو امام ابن ابی حاتم، قرطبی اور ابن کثیر نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ ابن کثیر کے ہیں۔

فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ رضي الله عنه

﴿ حضرت عمر رضي الله عنه کی جامع صفات اور مناقب کا بیان ﴾

۳۹/۶۴۵. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أُرَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَنْزَعُ بَدَلُو بَكْرَةَ عَلَى قَلْبِي. فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ، فَنَزَعَ ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ نَزْعًا ضَعِيفًا. وَاللَّهُ يُغْفِرُ لَهُ. ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَلَمْ أَرِ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهُ، حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا بِعَطَنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خواب میں مجھے دکھایا گیا کہ میں ایک کنویں سے ڈول کے ذریعے پانی نکال رہا ہوں جس پر چرخی لگی ہوئی ہے، پھر ابو بکر آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے لیکن انہیں کچھ مشکل پیش آ رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ (اس سے مراد، ان کے دورِ خلافت کی مشکلات ہیں جو انہوں نے مرتدین، منکرینِ زکوٰۃ اور جھوٹے مدعیانِ نبوت کے فتنوں کو کچلنے میں اٹھائیں۔ ان کا پورا اڑھائی سالہ دور انہی مشکلات سے نبرد آزمائی میں گزرا) ان کے بعد حضرت عمر بن الخطاب آئے تو وہ ڈول ایک بڑے ڈول میں تبدیل ہو گیا اور میں نے کسی بھی جوان مرد کو اس طرح کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک (کہ عمر نے اتنی تیزی سے اور اتنا پانی نکالا) کہ تمام لوگ خود بھی سیراب ہوئے اور جانوروں کو بھی سیراب کر کے انہیں ان کے ٹھکانوں پر لے گئے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

الحدیث رقم ۳۹: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب، ۱۳۴۷/۳، الرقم: ۳۴۷۹، ومسلم فی الصحیح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ۱۸۶۲/۴، الرقم: ۲۳۹۳، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳۹/۲، الرقم: ۴۹۷۲، وابن أبی شیبہ فی المصنف، ۳۵۳، ۱۷۷/۶، الرقم: ۳۰۴۸۵، وأبو یعلیٰ فی المسند، ۳۸۷/۹، الرقم: ۵۵۱۴.

۶۴۶ / ۴۰۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، شَرِبْتُ يَغْنِي اللَّبَنَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَى الرَّيِّ يَجْرِي فِي ظُفْرِي أَوْ فِي أَظْفَارِي ثُمَّ نَاوَلْتُ عُمَرَ. فَقَالُوا: فَمَا أَوْلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْعِلْمُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ دورانِ خواب میں نے اتنا دودھ پیا کہ جس کی تازگی میرے ناخنوں سے بھی ظاہر ہونے لگی، پھر بچا ہوا میں نے عمر کو دے دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد علم (نبوت کا حصہ) ہے۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

۶۴۷ / ۴۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمْصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثَّدْيِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ. وَعَرَضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجْرُهُ قَالُوا: مَاذَا أَوْلَتْ ذَلِكَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: الدِّينَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ۴۰: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب، ۱۳۴۶/۳، الرقم: ۳۴۷۸، ومسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ۱۸۵۹/۴، الرقم: ۲۳۹۱، والدارمی فی السنن، ۱۷۱/۲، الرقم: ۲۱۵۴، وابن أبي شيبه فی المصنف، ۱۷۹/۶، الرقم: ۳۰۴۹۲.

الحديث رقم ۴۱: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الإیمان، باب: تفضیل أهل الإیمان فی الأعمال، ۱۷/۱، الرقم: ۲۳، وفي کتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر، ۱۳۴۹/۳، الرقم: ۳۴۸۸، ومسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ۱۸۵۹/۴، الرقم: ۲۳۹۰، والترمذی فی السنن، کتاب: الرویاء عن رسول الله ﷺ، باب: فی رؤیا النبی ﷺ، ۵۳۹/۴، الرقم: ۲۲۸۵، والنسائی فی السنن، کتاب: الإیمان وشرائعه، باب: زیادة الإیمان، ۱۱۳/۸، الرقم: ۵۰۴، والدارمی فی السنن، ۱۷۰/۲، الرقم: ۲۱۵۱.

”حضرت ابوسعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ دوران خواب میں نے دیکھا کہ مجھ پر کچھ لوگ پیش کئے جا رہے ہیں اس حال میں کہ انہوں نے قمیص پہنی ہوئی ہیں بعض کی قمیص سینے تک تھیں اور بعض لوگوں کی اس سے بھی کم، اور میرے سامنے عمر بن الخطاب کو پیش کیا گیا۔ ان پر ایک ایسی (بڑی) قمیص تھی جسے وہ گھیٹ رہے تھے، حضرت ابوسعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی تعبیر دین ہے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴۲/۶۴۸۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ؓ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ بَعْضِ شَأْنِهِ يَعْني: عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ حِينِ قُبِضَ كَانَ أَجَدَّ وَأَجْوَدَ حَتَّى انْتَهَى مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت زید بن اسلم ؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے حضرت عمر ؓ کے بعض حالات پوچھے تو میں نے انہیں بتایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد میں نے حضرت عمر بن الخطاب ؓ جیسا نیک اور سخی انسان نہیں دیکھا گویا یہ خوبیاں تو ان کی ذات پر ختم ہو گئی تھیں۔“

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۴۳/۶۴۹۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: رَأَيْتُ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنِّي أَنْزَعُ أَرْضًا، وَرَدَّتْ عَلَيَّ غَنَمٌ سَوْدٌ، وَغَنَمٌ عُفْرٌ،

الحديث رقم ۴۲: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب:

مناقب عمر بن الخطاب، ۳/۱۳۴۸، الرقم: ۳۴۸۴، وابن سعد فی الطبقات،

۲۹۲/۳.

الحديث رقم ۴۳: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۵/۴۵۵، الرقم: ۲۳۸۵۲،

والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۵/۱۸۰.

فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنْوُبًا أَوْ ذَنْوُبَيْنِ. وَفِيهِمَا ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ. ثُمَّ
جَاءَ عُمَرُ فَنَزَعَ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا. فَمَلَأَ الْحَوْضَ وَأَرَوَى الْوَارِدَةَ فَلَمْ أَرَ
عَبْقَرِيًّا أَحْسَنَ نَزْعًا مِنْ عُمَرَ. فَأَوَّلْتُ أَنَّ السُّودَ الْعَرَبُ، وَأَنَّ الْعُقْرَ
الْعَجْمُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے
خواب دیکھا گویا میں ایک زمین سے جس میں مجھ پر کالی اور سرخی مائل سفید بکریاں وارد ہوئیں
پانی کے ڈول نکال رہا ہوں پھر ابو بکر آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کو ڈول
نکالنے میں مشکل پیش آرہی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے پھر عمر آئے۔ پس انہوں نے
بھی ڈول نکالے تو وہ ڈول ان کے ہاتھ میں بڑے ڈول میں تبدیل ہو گیا۔ پھر انہوں نے
حوض بھر دیا اور (پانی پینے کے لئے) آنے والی تمام بکریوں کو سیراب کر دیا اور میں نے کسی کو
عمر سے بڑھ کر ڈول نکالنے والا نہیں دیکھا اور میں نے اس خواب کی تعبیر یہ کی کہ سیاہ بکریوں
سے مراد عرب اور سرخی مائل سفید بکریوں سے مراد عجم ہیں۔ (یعنی عرب و عجم حضرت عمر رضی اللہ عنہ
سے استفادہ کریں گے۔)“ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۴۴ / ۶۵۰ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّ اللَّهَ عَجَلَ بِأَهْلِي
مَلَائِكَتُهُ بِعَبِيدِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ عَامَةً وَبَاهِي بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خَاصَّةً.
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک
اللہ تعالیٰ عرفہ کی رات کو فرشتوں کے سامنے اپنے تمام (نیک) بندوں پر بالعموم اور عمر رضی اللہ عنہ پر
بالخصوص فخر کرتا ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۴۴: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۶۱/۲، الرقم: ۱۲۵۱،
وابن أبي عاصم في السنة، ۵۸۶/۲، الرقم: ۱۲۷۳، والهيثمی في مجمع
الزوائد، ۷۰/۹.

۴۵/۶۵۱. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: مَا كُنَّا نَبْعُدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو نَعِيمٍ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضي الله عنه سے روایت ہے کہ ہم یہ خیال کیا کرتے تھے کہ آسمانی سکون قلب حضرت عمر رضي الله عنه کی زبان پر بولتا تھا۔“
اس حدیث کو امام طبرانی، ابن ابی شیبہ اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۴۶/۶۵۲. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: يَا عَمَّارُ، أَتَانِي جِبْرِيلُ آتِفًا فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ حَدِّثْنِي بِفَضَائِلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي السَّمَاءِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَوْ حَدَّثْتُكَ بِفَضَائِلِ عُمَرَ مِثْلَ مَا لَبِثَ نُوحٌ فِي قَوْمِهِ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا مَا نَفَدْتُ فَضَائِلَ عُمَرَ، وَإِنَّ عُمَرَ لَحَسَنَةٌ مِنْ حَسَنَاتِ أَبِي بَكْرٍ. رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالتَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمار! ابھی میرے پاس جبریل امین علیہ السلام آئے تھے اور میں نے ان سے پوچھا، اے جبرائیل! مجھے آسمان والوں میں عمر کے فضائل کے بارے میں بتاؤ۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں آپ کو اتنی مدت تک حضرت عمر کے فضائل بیان کرتا رہوں جتنی مدت حضرت نوح علیہ السلام زمین پر (تبلیغ کرتے) رہے یعنی نو سو پچاس برس، تب بھی عمر رضي الله عنه کے فضائل ختم نہیں ہوں گے اور بے شک حضرت عمر رضي الله عنه حضرت ابوبکر رضي الله عنه کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہیں۔“ اس حدیث کو امام ابو یعلیٰ اور طبرانی نے بیان کیا ہے۔

الحدیث رقم ۴۵: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۱۶۷/۹، الرقم: ۸۸۲۷، وابن أبي شيبه في المصنف، ۳۵۴/۶، الرقم: ۳۱۹۷۴، وأبو نعیم في حلیة الأولیاء، ۴۲/۱، وابن راشد في الجامع، ۲۲۲/۱۱، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۴۴۴/۱، الرقم: ۷۱۱، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۱۷۱/۲، الرقم: ۵۵۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۶۷/۹.

الحدیث رقم ۴۶: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۱۷۹/۳، الرقم: ۱۶۰۳، والطبرانی في المعجم الأوسط، ۱۵۸/۲، الرقم: ۱۵۷۰، والرويانی في المسند، ۳۶۷/۲، الرقم: ۱۳۴۲، والديلمي في مسند الفردوس، ۳۸۳/۵، الرقم: ۸۴۹۹.

۴۷/۶۵۳. عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ۞، أَخِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ لِلْعَبَّاسِ ۞ مِيزَابٌ عَلَى طَرِيقِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ۞. فَلَبَسَ عُمَرُ ۞ ثِيَابَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. وَقَدْ كَانَ ذُبْحَ لِلْعَبَّاسِ فَرُخَانٍ. فَلَمَّا وَافَى الْمِيزَابَ صَبَّ مَاءٌ بِدَمِ الْفَرُخَيْنِ فَأَصَابَ عُمَرَ. وَفِيهِ دَمُ الْفَرُخَيْنِ. فَأَمَرَ عُمَرُ ۞ بِقَلْعِهِ، ثُمَّ رَجَعَ عُمَرُ فَطَرَحَ ثِيَابَهُ، وَلَبَسَ ثِيَابًا غَيْرَ ثِيَابِهِ ثُمَّ، جَاءَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ: وَاللَّهِ، إِنَّهُ لَلْمَوْضِعُ الَّذِي وَضَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ عُمَرُ لِلْعَبَّاسِ وَأَنَا أَعَزِمُ عَلَيْكَ لَمَّا صَعِدْتَ عَلَى ظَهْرِي، حَتَّى تَضَعَهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي وَضَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَفَعَلَ ذَلِكَ الْعَبَّاسُ ۞. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بھائی حضرت عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ (ان کے والد) حضرت عباس ۞ کے گھر کا ایک پرنا لہ تھا جو کہ حضرت عمر بن الخطاب ۞ کے راستے میں تھا ایک دفعہ حضرت عمر ۞ نے جمعہ کے روز (نماز جمعہ کے لئے) کپڑے پہنے اور اسی دن حضرت عباس ۞ کے لیے دو چوزے ذبح کئے گئے تھے پس جب پرنا لہ سے چوزوں کے خون سے ملا ہوا پانی بہنے لگا تو حضرت عمر ۞ پر پانی گرا تو حضرت عمر ۞ نے اس پر نالے کو وہاں سے اکھاڑنے کا حکم دے دیا اور واپس لوٹ آئے اور اپنا وہ لباس اتارا اور نیا لباس پہنا پھر آ کر لوگوں کی امامت کروائی۔ بعد میں حضرت عباس ۞، حضرت عمر ۞ کے پاس آئے اور کہا: اے عمر! اللہ کی قسم! بے شک یہ پرنا لہ اس جگہ پر نصب ہے جہاں حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے رکھا تھا۔ (تو حضرت عمر ۞ نے یہ سن کر ان سے معذرت کی اور) انہوں نے حضرت عباس ۞ سے کہا اور میں اس وقت تک آپ سے تاکید کرتا رہوں گا جب تک آپ میری پیٹھ پر سوار ہو کر اس پر نالے کو اسی جگہ پر دوبارہ نہیں لگالیتے جہاں حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے لگایا تھا پس حضرت عباس ۞ نے ایسا ہی کیا۔“

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۴۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۲۱۰، الرقم: ۱۷۹۰،
والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۸/۳۹۱، الرقم: ۴۸۲.

۴۸/۶۵۴ - عَنْ سَالِمٍ قَالَ: جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى عَلِيٍّ ؓ فَقَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، كِتَابُكَ بِيَدِكَ، وَشِفَاعَتُكَ بِلِسَانِكَ، أَخْرَجَنَا عُمَرُ مِنْ أَرْضِنَا فَارْذُدْنَا إِلَيْهَا فَقَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ: وَيَحْكُمُ إِنَّ عُمَرَ كَانَ رَشِيدَ الْأَمْرِ وَلَا أُغَيِّرُ صُنْعَةَ عُمَرَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت سالم ؓ بیان کرتے ہیں کہ اہل نجران حضرت علی ؓ کے پاس آئے اور کہا: اے امیرالمومنین! آپ کا نامہ اعمال آپ کے ہاتھ میں ہے اور آپ کی شفاعت آپ کی زبان میں ہے ہمیں عمر نے ہماری زمین سے نکال دیا ہے آپ ہمیں ہماری زمین کی طرف لوٹا دیں۔ حضرت علی ؓ نے ان سے کہا: تمہارا برا ہو بے شک عمر بالکل درست کام انجام دینے والے تھے اور میں ان کا کیا ہوا فیصلہ کبھی تبدیل نہیں کروں گا۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۴۹/۶۵۵ - عَنْ أَبِي السَّفَرِ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيَّ عَليٍّ ؓ بُرْدًا كَانَ يُكْتَرُ لِبُسِهِ قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: إِنَّكَ لَتُكْتَرُ لِبُسِ هَذَا الْبُرْدِ، فَقَالَ: إِنَّهُ كَسَانِيهِ خَلِيلِي وَصَفِيِّ وَصَدِيقِي وَخَاصِي عُمَرَ ؓ إِنَّ عُمَرَ نَاصِحُ اللَّهِ فَنَصَحَهُ اللَّهُ ثُمَّ بَكَى. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت ابوسفر ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی ؓ کو اکثر ایک چادر اوڑھے ہوئے دیکھا گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں ان سے سے کہا گیا کہ آپ کثرت سے یہ چادر (کیوں) پہنتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: بے شک یہ مجھے میرے نہایت پیارے، مخلص اور خاص دوست حضرت عمر ؓ نے پہنائی تھی۔ بے شک عمر اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے خالص بھلائی چاہی پھر وہ رونے لگ گئے۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۴۸: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۳۵۷/۶، الرقم: ۳۲۰۰۴،
وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۳۶۶/۱، والخطيب البغدادي في تاريخ
بغداد، ۱۸۵/۶.

الحدیث رقم ۴۹: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۳۵۶/۶، الرقم: ۳۱۹۹۷.

۶۵۶ / ۵۰. عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّ هَلَا بِعُمَرَ ﷺ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت اسود ﷺ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: جب صالحین کا ذکر ہو تو جلدی سے حضرت عمر ﷺ کا نام نامی پکارا کرو۔“
اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۶۵۷ / ۵۱. عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ عُمَرَ ﷺ كَانَ لِلْإِسْلَامِ حِصْنًا حَصِينًا، يَدْخُلُ فِيهِ الْإِسْلَامُ وَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ انْتَلَمَ الْحِصْنُ. فَالْإِسْلَامُ يَخْرُجُ مِنْهُ وَلَا يَدْخُلُ فِيهِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت زید بن وہب حضرت عبداللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضرت عمر ﷺ اسلام کے لئے ایک مضبوط قلعہ تھے جس میں اسلام محفوظ تھا اور اس سے باہر نہیں نکلتا تھا پس جب انہیں ﷺ شہید کر دیا گیا تو اسلام اس قلعہ سے باہر نکل گیا یعنی غیر محفوظ ہو گیا اور اس کے بعد اس میں داخل نہیں ہوا (یعنی اس کے بعد فتنوں کے حملوں سے امت محفوظ نہ رہی)۔“ اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۶۵۸ / ۵۲. عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ: مَا رَأَيْتُ عُمَرَ إِلَّا وَكَانَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَلَكٌ يُسَدِّدُهُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت ابووائل ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے کبھی بھی حضرت عمر ﷺ کو نہیں دیکھا مگر یہ کہ ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک فرشتہ تھا جو انہیں سیدھی راہ دکھاتا تھا۔“ اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۵۰: أخرجه ابن أبي شيبه في المصنف، ۶/۳۵۴، الرقم: ۳۱۹۷۵.

الحديث رقم ۵۱: أخرجه ابن أبي شيبه في المصنف، ۶/۳۵۴، الرقم: ۳۱۹۷۷.

الحديث رقم ۵۲: أخرجه ابن أبي شيبه في المصنف، ۶/۳۵۴، الرقم: ۳۱۹۸۳.

۵۳/۶۵۹. عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ ؓ قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَعْلَمَ بِاللَّهِ وَلَا أَقْرَأَ لِكِتَابِ اللَّهِ، وَأَفْقَهَ فِي دِينِ اللَّهِ مِنْ عُمَرَ ؓ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت قبیسہ بن جابر ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر فاروق ؓ سے بڑھ کر کوئی عالم باللہ نہیں دیکھا اور نہ ہی ان سے بڑھ کر کوئی کتاب اللہ کا قاری دیکھا ہے اور نہ ہی ان سے بڑھ کر کوئی اللہ تعالیٰ کے دین کا فہم رکھنے والا دیکھا ہے۔“

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۵۴/۶۶۰. عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ ؓ قَالَ: لَوْ أَنَّ عِلْمَ عُمَرَ وَضِعَ فِي كِفَّةٍ الْمِيزَانِ وَوَضِعَ عِلْمُ أَهْلِ الْأَرْضِ فِي كِفَّةٍ لَرَجَحَ عِلْمُهُ بِعِلْمِهِمْ. قَالَ وَكَيْعٌ: قَالَ الْأَعْمَشُ: فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ فَاتَيْتُ إِبْرَاهِيمَ فَذَكَرْتُهُ لَهُ فَقَالَ وَمَا أَنْكَرْتُ مِنْ ذَلِكَ؟ فَوَاللَّهِ، لَقَدْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ: إِنِّي لِأَحْسِبُ تِسْعَةَ أَعْشَارِ الْعِلْمِ ذَهَبَ يَوْمَ ذَهَبَ عُمَرُ ؓ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ اگر حضرت عمر ؓ کا علم ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور تمام اہل زمین کا علم دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو یقیناً حضرت عمر ؓ کا علم ان کے علم پر بھاری ہوگا۔ امام وکیع ؓ کہتے ہیں کہ امام اعمش نے فرمایا: میں نے اس چیز کا انکار کیا پس میں حضرت ابراہیم سے ملا اور ان کے سامنے یہ چیز بیان کی تو انہوں نے کہا میں اس کا انکار نہیں کرتا۔ بلکہ خدا کی قسم! ابن مسعود نے اس سے بھی بڑھ کر کہا ہے وہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ علم کے دس حصوں میں سے نو حصے اس دن چلے گئے جس دن حضرت عمر ؓ اس دنیا سے وصال فرما گئے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

الحدیث رقم ۵۳: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۳۵۵/۶، الرقم: ۳۱۹۸۷، ۳۰۱۳۰.

الحدیث رقم ۵۴: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۶۳/۹، الرقم: ۸۸۰۹،

وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۳۳۶/۲، وابن عبد البر في التمهيد، ۱۹۸/۳،

والهيثمي في مجمع الزوائد، ۶۹/۹.

۵۵/۶۶۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقِيَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلًا مِنَ الْجِنِّ فَصَارَعَهُ، فَصَرَاعَهُ الْإِنْسِيُّ فَقَالَ لَهُ الْإِنْسِيُّ: إِنِّي لَأَرَاكَ ضَيْلًا شَخِيحًا كَأَنَّ ذُرَيْعَتَكَ ذُرَيْعَتِي كَلْبٌ فَكَذَلِكَ أَنْتُمْ مَعْشَرُ الْجِنِّ أَمْ أَنْتَ مِنْ بَيْنِهِمْ كَذَلِكَ فَقَالَ: لَا وَاللَّهِ إِنِّي مِنْهُمْ لَضَلِيلٌ، وَلَكِنْ عَاوَدَنِي الثَّانِيَةَ، فَإِنْ صَرَاعَتَنِي عَلَّمْتُكَ شَيْئًا يَنْفَعُكَ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: تَقْرَأُ ﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَإِنَّكَ لَا تَقْرُؤَهَا فِي بَيْتٍ إِلَّا خَرَجَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ لَهُ خَبَجٌ كَخَبَجِ الْحِمَارِ لَا يَدْخُلُهُ حَتَّى تُصْبِحَ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ.

وزاد الطبرانی: قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَنْ ذَاكَ الرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم؟ فَعَبَسَ عَبْدُ اللَّهِ، وَأَقْبَلَ عَلَيْهِ وَقَالَ: مَنْ يَكُونُ هُوَ إِلَّا عُمَرُ رضی اللہ عنہ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابی ایک جن کو ملا اور اس کے ساتھ کشتی کی۔ پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی نے اس جن کو پچھاڑ دیا پھر اسے کہا کہ تم نہایت کمزور اور دبے پتلے ہو اور تمہارے ہاتھ کتے کے ہاتھوں کی طرح کمزور ہیں۔ تمام کیا گروہ جنات اسی طرح کا ہوتا ہے؟ یا تم ان میں سے اس طرح ہو؟ تو وہ جن کہنے لگا: نہیں خدا کی قسم! میں ان سب میں سے ایک موٹا تازہ جن ہوں لیکن تم میرے ساتھ دوبارہ کشتی کرو۔ پس اگر تم نے مجھے دوبارہ پچھاڑ دیا تو میں تمہیں ایسی چیز سکھاؤں گا جو تمہیں نفع دے گی انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔ (اس صحابی نے اس جن کو دوبارہ پچھاڑ دیا) تو جن نے کہا: کیا تم ”اللہ لا إله إلا هو الحي القيوم“ (آیۃ الکرسی) پڑھتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ اس جن نے کہا: یہ جس گھر میں بھی پڑھی جاتی ہے اس سے

الحديث رقم ۵۵: أخرجه الدارمي في السنن، ۲/۵۴۰، الرقم: ۳۳۸۱، والطبراني في المعجم الكبير، ۹/۱۶۶، الرقم: ۸۸۲۶، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۹/۷۱۔

شیطان گدھے کی طرح ڈر کر بھاگتا ہے اور وہ اس گھر میں اس وقت تک داخل نہیں ہوتا جب تک صبح نہ ہو جائے۔“ اس حدیث کو امام دارمی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

امام طبرانی کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: ”اے ابو عبد الرحمن! اصحاب محمد ﷺ میں سے وہ آدمی کون تھا؟ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے پہلے تو (نام لینے میں) تھوڑا تردد کیا لیکن پھر بتا دیا کہ وہ حضرت عمر بن الخطاب ؓ کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے؟“

۵۶/۶۶۲. عَنْ قَدَامَةَ بْنِ مَظْعُونٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ؓ أَدْرَكَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَعُثْمَانُ عَلَى رَاحِلَتِهِ عَلَى ثَنِيَّةِ الْأَثَايَةِ مِنَ الْعُرْجِ، فَضَغَطَتْ رَاحِلَتُهُ رَاحِلَةَ عُثْمَانَ وَقَدْ مَضَتْ رَاحِلَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَمَامَ الرَّكْبِ فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ: أَوْجَعْتَنِي يَا غَلِقُ الْفِتْنَةِ، فَلَمَّا اسْتَهَلَّتِ الرَّوَاحِلُ دَنَا مِنْهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ؓ فَقَالَ: يَغْفِرُ اللَّهُ أَبَا السَّائِبِ مَا هَذَا الْإِسْمُ الَّذِي سَمَّيْتَنِيهِ؟ فَقَالَ: لَا وَاللَّهِ، مَا أَنَا الَّذِي سَمَّيْتَكُ سَمَّاكَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَذَا هُوَ أَمَامَ الرَّكْبِ يَقْدِمُ الْقَوْمَ مَرَرْتُ بِنَا يَوْمًا وَنَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ هَذَا غَلِقُ الْفِتْنَةِ. وَ أَشَارَ بِيَدِهِ لَا يَزَالُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْفِتْنَةِ بَابٌ شَدِيدُ الْغَلْقِ مَا عَاشَ هَذَا بَيْنَ ظَهْرَانِيكُمْ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت قدامہ بن مظعون ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب ؓ نے حضرت عثمان بن مظعون ؓ کو اس حال میں دیکھا کہ وہ اپنی سواری پر سوار تھے اور عرج کے علاقہ میں مقام اثایہ کی وادی میں چل رہے تھے کہ حضرت عمر ؓ کی سواری نے حضرت عثمان ؓ کی سواری کو دھکا دیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی سواری قافلہ کے آگے چل رہی تھی تو حضرت

الحدیث رقم ۵۶: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۳۸/۹، الرقم: ۸۳۲۱،
والعسقلاني في فتح الباري، ۶/۶۰۶، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۷۲/۹.

عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے فتنوں کو روکنے والے! تو نے مجھے تکلیف دی ہے۔ جب سواریاں رکیں تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قریب گئے اور کہا: اے ابوسائب! اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے یہ کون سا نام ہے جو تو نے مجھے دیا ہے؟ انہوں نے کہا: ایسا نہیں خدا کی قسم! میں وہ نہیں ہوں جس نے تمہیں یہ نام دیا ہے بلکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں یہ نام دیا ہے جو کہ آج اس لشکر کی قیادت فرما رہے ہیں۔ ایک دن آپ ہمارے پاس سے گزرے۔ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے تھے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شخص یعنی عمر (دین اور امت کے خلاف اٹھنے والے) فتنوں کو روکنے والا ہے اور آپ کی طرف اشارہ بھی کیا اور فرمایا: یہ تمہارے اور فتنوں کے درمیان ایک سختی سے بند کیا ہوا دروازہ ہے جب تک یہ تمہارے درمیان زندہ ہے (فتنہ تمہارے اندر داخل نہیں ہو سکے گا)۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۵۷/۶۶۳۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ لَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ، فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَعَمَزَهَا، وَكَانَ عُمَرُ رَجُلًا شَدِيدًا فَقَالَ: أُرْسِلْ يَدِي يَا قُفْلَ الْفِتْنَةِ. فَقَالَ عُمَرُ: وَمَا قُفْلُ الْفِتْنَةِ؟ قَالَ: جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ يَوْمٍ، وَرَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَالِسٌ، وَقَدْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ، فَجَلَسْتُ فِي آخِرِهِمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا تُصِيبُكُمْ فِتْنَةٌ مَا دَامَ هَذَا فِيكُمْ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو ملے پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر ہلایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت مضبوط آدمی تھے تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ”قفل الفتنہ“ (فتنوں کو روکنے والے دروازے کا تالا) میرا ہاتھ چھوڑیے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا یہ قفل الفتنہ کیا ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ایک دن میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد جمع تھے۔ پس میں ان کے پیچھے بیٹھ گیا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں اس وقت تک فتنہ نہیں پہنچ سکتا جب تک یہ (عمر) تمہارے درمیان موجود ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۵۷: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۲/۲۶۸، الرقم: ۱۹۴۵،
والعسقلانی فی فتح الباری، ۶/۶۰۶، والہیثمی فی مجمع الزوائد، ۹/۷۳۔

۵۸/۶۶۴. عَنْ عُمَيْرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ؓ أُرْسِلَ إِلَى كَعْبِ الْأَحْبَارِ ؓ فَقَالَ: يَا كَعْبُ، كَيْفَ تَجِدُ نَعْتِي؟ قَالَ: أَجِدُ نَعْتَكَ قَرْنًا مِنْ حَدِيدٍ، قَالَ: وَمَا قَرْنٌ مِنْ حَدِيدٍ؟ قَالَ: أَمِيرٌ سَدِيدٌ، لَا يَأْخُذُهُ فِي اللَّهِ لَوْمَةٌ لَائِمٌ، قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: ثُمَّ يَكُونُ مِنْ بَعْدِكَ خَلِيفَةً تَقْتُلُهُ فِتْنَةٌ ظَالِمَةٌ، قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: ثُمَّ يَكُونُ الْبَلَاءُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عمیر بن ربیعہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب ؓ نے حضرت کعب الاحبار ؓ کو بلا بھیجا اور ان سے دریافت فرمایا: اے کعب! تم (تورات میں) ہماری تعریف کیسے پاتے ہو انہوں نے کہا: میں (تورات میں) آپ کی تعریف لوہے کے ایک سینگ کی طرح پاتا ہوں۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اور وہ لوہے کا سینگ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: صائب الرائے امیر، جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرے۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟ انہوں نے کہا: پھر اس کے بعد ایک ایسا خلیفہ ہوگا جسے ایک ظالم گروہ قتل کرے گا۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اس کے بعد کیا ہوگا؟ انہوں نے کہا: پھر اس کے بعد آزمائش ہوگی۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۵۹/۶۶۵. عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبِ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَالَ لِي جِبْرِيلُ ؑ لِيَبِكَ الْإِسْلَامُ عَلَى مَوْتِ عُمَرَ ؓ. رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ وَ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابي بن کعب ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے جبرائیل ؑ نے بتایا ہے کہ اسلام کو چاہیے کہ وہ عمر کی موت پر روئے۔“

اس حدیث کو امام ابو نعیم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۵۸: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ۸۴/۱، الرقم: ۱۲۰، والشيباني فی الأحاد والمثنائي، ۱۲۶/۱، الرقم: ۱۳۳، وأبونعيم فی حلية الأولياء، ۲۵/۶، والهيثمي فی مجمع الزوائد، ۶۵/۹.

الحدیث رقم ۵۹: أخرجه أبونعيم فی حلية الأولياء، ۱۷۵/۲، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۶۷/۱، الرقم: ۶۱، والديلمي فی مسند الفردوس، ۱۸۹/۳، الرقم: ۴۵۲۳، والهيثمي فی مجمع الزوائد، ۷۴/۹.

الْبَابُ الْحَادِي عَشَرَ:

مَنَاقِبُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رضي الله عنه

﴿ حضرت عثمان بن عفان رضي الله عنه کے مناقب ﴾

۱۔ فَصَلُّ فِي مَكَانَةِ عُثْمَانَ رضي الله عنه عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

﴿بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت عثمان رضي الله عنه کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾

۲۔ فَصَلُّ فِي اخْتِصَاصِهِ بِأَنَّهُ رضي الله عنه أَشَدُّ الْأُمَّةِ حَيَاءً

﴿حضرت عثمان رضي الله عنه کا اُمت میں سب سے زیادہ حیا دار ہونے کا بیان﴾

۳۔ فَصَلُّ فِي تَبَشِيرِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم لَهُ بِمُرَافَقَتِهِ وَعُلُوِّ مَنْزِلَتِهِ فِي الْجَنَّةِ

﴿حضرت عثمان رضي الله عنه کے لئے جنت میں رفاقتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اعلیٰ مقام و مرتبہ کی خوشخبری کا بیان﴾

۴۔ فَصَلُّ فِي اخْتِصَاصِ كَوْنِهِ رضي الله عنه ذَا النُّورَيْنِ

﴿حضرت عثمان رضي الله عنه کے لئے ذوالنورین کے لقبِ خاص کا بیان﴾

۵۔ فَصَلُّ فِي اخْتِصَاصِهِ رضي الله عنه بِإِقَامَةِ يَدِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مَقَامَ يَدِهِ

فِي بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ

﴿حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بیعتِ رضوان میں اپنے دستِ مبارک کو دستِ عثمان قرار دینے کا بیان﴾

۶۔ فَصَلِّ فِي إِعْلَامِ النَّبِيِّ ﷺ إِيَّاهُ بِاسْتِشْهَادِهِ ﷺ

﴿حضور ﷺ کا حضرت عثمان ؓ کو ان کی شہادت کی خبر دینے کا بیان﴾

۷۔ فَصَلِّ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ ﷺ

﴿حضرت عثمان ؓ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾

فصلٌ في مكانة عثمان رضي الله عنه عند النبي صلى الله عليه وسلم

﴿بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں حضرت عثمان ؓ کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾

۱/۶۶۶۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِجَنَازَةِ رَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا رَأَيْتَكَ تَرَكْتَ الصَّلَاةَ عَلَى أَحَدٍ قَبْلَ هَذَا؟ قَالَ: إِنَّهُ كَانَ يُبْغِضُ عُثْمَانَ فَأَبْغَضَهُ اللَّهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

”حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا کہ آپ ﷺ اس پر نماز پڑھیں مگر آپ ﷺ نے اس پر نماز نہیں پڑھی۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو کسی کی نماز جنازہ چھوڑتے نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص عثمان سے بغض رکھتا تھا لہذا اللہ تعالیٰ نے بھی اسے اپنی رحمت سے دور کر دیا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

۲/۶۶۷۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ يَعْني يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ: إِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِي حَاجَةِ اللَّهِ وَحَاجَةِ رَسُولِ اللَّهِ، وَإِنِّي أَبَايَعُ لَهُ، فَضَرَبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَهْمٍ، وَلَمْ يَضْرِبْ لِأَحَدٍ غَابَ غَيْرُهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالطَّحَاوِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ بدر والے دن قیام فرمائے اور فرمایا: بے شک عثمان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے کام میں مصروف ہے اور بے شک میں اس کی طرف سے بیعت کرتا ہوں اور حضور نبی

الحدیث رقم ۱: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب: فی مناقب عثمان، ۵/۶۳۰، الرقم: ۳۷۰۹، وابن ابی عاصم فی السنة، ۲/۵۹۶، الرقم: ۱۳۱۲۔

الحدیث رقم ۲: أخرجه أبو داود فی السنن، کتاب: الجهاد، باب: فیمن جاء بعد الغنیمۃ لاسهم له، ۳/۷۴، الرقم: ۲۷۲۶، والطحاوی فی شرح معانی الآثار، ۳/۲۴۴۔

اکرم ﷺ نے مالِ غنیمت میں سے بھی حضرت عثمان ؓ کا حصہ مقرر کیا اور ان کے علاوہ جو کوئی اس دن غائب تھا کسی کے لیے حصہ مقرر نہیں کیا۔“

اس حدیث کو امام ابو داؤد اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔

۳/۶۶۸. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ادْعُوا إِلَيَّ بِعُضِّ أَصْحَابِي، قُلْتُ: أَبُو بَكْرٍ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: عُمَرُ، قَالَ: لَا، قُلْتُ: ابْنُ عَمِّكَ عَلِيٌّ؟ قَالَ: لَا، قَالَتْ: قُلْتُ: عُثْمَانُ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: تَنَحَّى فَجَعَلَ يُسَارُهُ وَلَوْنُ عُثْمَانَ يَتَغَيَّرُ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الدَّارِ وَحُصِرَ فِيهَا قُلْنَا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَلَا تُقَاتِلُ؟ قَالَ: لَا، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَهَدَ إِلَيَّ عَهْدًا وَإِنِّي صَابِرٌ نَفْسِي عَلَيْهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: میرے صحابہ میں سے کسی کو میرے پاس بلاؤ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ابو بکر ؓ کو بلاؤں؟ آپ ﷺ نے منع فرمایا۔ پھر میں نے عرض کیا: عمر ؓ کو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، پھر میں نے عرض کیا: آپ کے چچا کے بیٹے علی ؓ کو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، پھر میں نے عرض کیا: عثمان ؓ کو بلاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، پس جب وہ آگئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اے عائشہ!) ذرا پیچھے ہو (کر بیٹھ) جاؤ پھر آپ ﷺ ان سے سرگوشی فرمانے لگے۔ حضرت عثمان ؓ کا رنگ تبدیل ہونے لگا پھر یومِ دار (جس دن حضرت عثمان ؓ کے گھر کا محاصرہ کیا گیا تھا) آیا اور حضرت عثمان ؓ اس میں محصور ہو گئے ہم نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ قتال نہیں کریں گے؟ حضرت عثمان ؓ نے فرمایا: نہیں بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے (اس دن کی) وصیت فرمائی تھی اور میں اس وصیت پر صبر کرنے والا ہوں۔“

اس حدیث کو امام احمد اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵۱/۶، الرقم: ۲۴۲۹۸، وفي فضائل الصحابة، ۱/۴۹۴، الرقم: ۸۰۴، والحاکم في المستدرک، ۱۰۶/۳، الرقم: ۴۵۴۳، وأبو یعلیٰ في المسند، ۲۳۴/۸، الرقم: ۴۸۰۵.

٦٦٩/٤. عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتٍ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ: فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ ؓ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِيَنْهَضَ كُلُّ رَجُلٍ إِلَى كَفِّهِ. وَنَهَضَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى عُثْمَانَ، فَأَعْتَقَهُ قَالَ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَأَنْتَ وَلِيِّي فِي الْآخِرَةِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَبُو يَعْلَى.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مہاجرین کے ایک گروہ کے ساتھ ایک گھر میں تھے اور اس گروہ میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ بھی تھے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر آدمی اپنے کفو (برابر) کی طرف کھڑا ہو جائے اور خود حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عثمان کی طرف کھڑے ہو گئے اور انہیں اپنے گلے لگایا اور فرمایا: اے عثمان تو دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور امام ابویعلیٰ نے روایت کیا اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٦٧٠/٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَيَّ رُقِيَّةُ بِنْتُ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي يَدِهَا مُسْطٌ فَقَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِي أَنْفًا رَجَلْتُ رَأْسَهُ فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدِينَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ؟ قُلْتُ: خَيْرَ الرَّجَالِ، قَالَ: أَكْرَمِيهِ فَإِنَّهُ مِنْ أَشْبِهِ أَصْحَابِي بِي خُلُقًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

الحديث رقم ٤: أخرجه الحاكم في المستدرک، ١٠٤/٣، الرقم: ٤٥٣٦، وأبو يعلى في المسند، ٤٤/٤، الرقم: ٢٠٥١، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٥٢٤/١، الرقم: ٨٦٨، والمنلوي في فيض القدير، ٣٠٢/٤.

الحديث رقم ٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٧٦/١، الرقم: ٩٩، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٥١٠/١، الرقم: ٨٣٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨١/٩.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائیں اور ان کے ہاتھ میں ایک کنگھا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ ابھی ابھی میرے پاس سے تشریف لے گئے ہیں۔ میں نے آپ ﷺ کے گیسو مبارک سنوارے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: (اے رقیہ!) تم ابو عبد اللہ (یعنی عثمان) کو کیسا پاتی ہو؟ میں نے عرض کیا: بہترین انسان۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی عزت بجالاتی رہو، بے شک وہ میرے صحابہ میں سے خلق کے اعتبار سے سب سے زیادہ میرے مشابہ ہے۔“

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور الفاظ طبرانی کے ہیں۔

٦٧١/٦۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أُمَّ كَلْثُومٍ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، زَوْجُ فَاطِمَةَ خَيْرٌ مِنْ زَوْجِي؟ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ: زَوْجُكَ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، وَأَزِيدُكَ لَوْ قَدْ دَخَلْتَ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتِ مَنْزِلَةً، لَمْ تَرِي أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِي يَعْلُوهُ فِي مَنْزِلَتِهِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (حضور نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی) حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا فاطمہ کا شوہر میرے شوہر سے بہتر ہے؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ تھوڑی دیر کے لئے خاموش رہے پھر فرمایا: تمہارا خاوند اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں اور تمہارے لئے میں مزید اضافہ کرتا ہوں کہ اگر تم جنت میں داخل ہوگی تو (عثمان کا) ایک ایسا مقام دیکھو گی کہ میرے صحابہ میں سے کسی دوسرے کو اس مقام پر نہیں پاؤ گی۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

الحدیث رقم ٦: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ٢/٢١٢، الرقم: ١٧٦٤، وفي مسند الشاميين، ١/٩٩، الرقم: ١٤٨، والهيثمی في مجمع الزوائد، ٩/٨٨۔

فَصْلٌ فِي اخْتِصَاصِهِ بِأَنَّهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَشَدُّ الْأُمَّةِ حَيَاءً

﴿ حضرت عثمان ؓ کا امت میں سب سے زیادہ حیا دار ہونے کا بیان ﴾

٦٧٢/٧. عَنْ أَبِي مُوسَى ؓ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ قَاعِدًا فِي مَكَانٍ فِيهِ مَاءٌ، قَدْ انْكَشَفَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ، أَوْ رُكْبَتِهِ، فَلَمَّا دَخَلَ عُثْمَانُ غَطَّاهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت ابو موسیٰ ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک ایسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ جہاں پانی تھا اور (ٹانگیں پانی میں ہونے کے باعث) آپ ﷺ کے دونوں گھٹنوں سے یا ایک گھٹنے سے کپڑا ہٹا ہوا تھا، پس جب حضرت عثمان ؓ آئے تو آپ ﷺ نے اسے ڈھانپ لیا۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٦٧٣/٨. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِي، كَاشِفًا عَنْ فِخْدَيْهِ. أَوْ سَاقِيهِ. فَاسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ فَأَذِنَ لَهُ. وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ. فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ. وَهُوَ كَذَلِكَ. فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَسَوَى ثِيَابِهِ. قَالَ مُحَمَّدٌ: وَلَا أَقُولُ ذَلِكَ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ. فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ. فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشْ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ،

الحدیث رقم ٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عثمان بن عفان، ١٣٥١/٣، الرقم: ٣٤٩٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٣٢/٢، الرقم: ٣٠٦٣، وفي الاعتقاد، ٣٦٧/١، والشوكاني في نيل الأوطار، ٥٢/٢. الحدیث رقم ٨: أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عثمان بن عفان، ١٨٦٦/٤، الرقم: ٢٤٠١، وابن حبان في الصحيح، ٣٣٦/١٥، الرقم: ٦٩٠٧، وأبو يعلى في المسند، ٢٤٠/٨، الرقم: ٦٩٠٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٣٠/٢، الرقم: ٣٠٥٩.

ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشْ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسَتْ
وَسَوَّيْتُ ثِيَابَكَ فَقَالَ: أَلَا أُسْتَحْيِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ میرے گھر میں (بستر پر) لیٹے ہوئے تھے، اس عالم میں کہ آپ ﷺ کی دونوں پنڈلیاں مبارک کچھ ظاہر ہو رہی تھیں، حضرت ابوبکر ؓ نے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی اور آپ ﷺ اسی طرح لیٹے رہے اور گفتگو فرماتے رہے، پھر حضرت عمر ؓ نے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے انہیں بھی اجازت دے دی، جبکہ آپ ﷺ اسی طرح لیٹے رہے اور گفتگو فرماتے رہے، پھر حضرت عثمان ؓ نے اجازت طلب کی تو حضور نبی اکرم ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کر لئے۔ (محمد راوی کہتے ہیں کہ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ ایک دن کا واقعہ ہے۔) حضرت عثمان ؓ آ کر باتیں کرتے رہے، جب وہ چلے گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر ؓ آئے تو آپ نے ان کا فکر و اہتمام نہیں کیا، حضرت عمر ؓ آئے تب بھی آپ نے کوئی فکر و اہتمام نہیں کیا اور جب حضرت عثمان ؓ آئے تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کر لئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس شخص سے کیسے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٩/٦٧٤. عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ ؓ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ وَعُثْمَانَ ؓ حَدَّثَاهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ لَا بَسَّ مِرْطَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ. لِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ

الحديث رقم ٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عثمان بن عفان، ٤/١٨٦٦-١٨٦٧، الرقم: ٢٤٠٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٧١، الرقم: ٥١٤، وأبو يعلى في المسند، ٨/٢٤٢، الرقم: ٤٨١٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/٦١، الرقم: ٥٥١٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٢٣١، الرقم: ٣٠٦٠، والبزار في المسند، ٢/١٧، الرقم: ٣٥٥، والبخاري في الأدب المفرد، ١/٢١٠، الرقم: ٦٠٠.

كَذَلِكَ. فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ، فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ، قَالَ عُثْمَانُ: ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسَ وَقَالَ لِعَائِشَةَ: اجْمَعِي عَلَيَّ ثِيَابَكَ، فَقَضَيْتُ إِلَيْهِ حَاجَتِي ثُمَّ انْصَرَفْتُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَمْ أَرَكَ فَزِعْتَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَمَا فَزِعْتَ لِعُثْمَانَ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيٌّ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ أُذِنْتُ لَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ، أَنْ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت عائشہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضي الله عنه نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اجازت طلب کی اور آپ ﷺ بستر پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر اوڑھے لیٹے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے انہیں اسی حالت میں اجازت دے دی اور ان کی حاجت پوری فرمادی۔ وہ چلے گئے تو حضرت عمر رضي الله عنه نے اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے انہیں بھی اسی حالت میں آنے کی اجازت دے دی۔ وہ بھی اپنی حاجت پوری کر کے چلے گئے، حضرت عثمان رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نے آپ ﷺ سے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ اٹھ بیٹھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اپنے کپڑے درست کر لو، پھر میں اپنی حاجت پوری کر کے چلا گیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ آپ نے حضرت ابو بکر رضي الله عنه اور حضرت عمر رضي الله عنه کے لئے اس قدر اہتمام نہ فرمایا۔ جس قدر حضرت عثمان رضي الله عنه کے لئے فرمایا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عثمان ایک کثیر الحیاء مرد ہے اور مجھے خدشہ تھا کہ اگر میں نے اسے اسی حال میں آنے کی اجازت دے دی تو وہ مجھ سے اپنی حاجت نہیں بیان کر سکے گا۔“ اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٦٧٥ / ١٠. عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ بَيْنَ فَخْذَيْهِ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ، فَأَذِنَ لَهُ

الحدیث رقم ۱۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۶/۲۸۸، الرقم: ۲۶۵۱۰، والطبرانی في المعجم الكبير، ۲۳/۲۰۵، وعبد بن حميد في المسند، ۱/۴۴۶، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۸۱.

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى هَيْئَتِهِ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ فَأَذِنَ لَهُ عَلَى هَيْئَتِهِ، ثُمَّ جَاءَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَأَذِنَ لَهُمْ ثُمَّ، جَاءَ عَلِيٌّ يَسْتَأْذِنُ فَأَذِنَ لَهُ وَرَسُولُ اللَّهِ عَلَى هَيْئَتِهِ ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَتَجَلَّلَ ثَوْبَهُ ثُمَّ، أذِنَ لَهُ، فَتَحَدَّثُوا سَاعَةً، ثُمَّ خَرَجُوا. وَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، دَخَلَ عَلَيْكَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَأَنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِكَ، وَأَنْتَ عَلَى هَيْئَتِكَ لَمْ تَتَحَرَّكَ فَلَمَّا دَخَلَ عُثْمَانُ تَجَلَّلْتَ ثَوْبَكَ؟ فَقَالَ: أَلَا أَسْتَحْيِي مِمَّنْ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ؟ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے پس آپ ﷺ نے اپنا (اوپر لپٹنے کا) کپڑا اپنی مبارک رانوں پر رکھ لیا، اتنے میں حضرت ابو بکرؓ آئے اور اندر آنے کے لئے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے انہیں اندر آنے کی اجازت عنایت فرمائی اور آپ ﷺ اپنی اسی حالت میں تشریف فرما رہے پھر حضرت عمرؓ آئے اور اجازت طلب کی پس آپ ﷺ نے انہیں بھی اجازت عنایت فرمائی اور آپ ﷺ اسی حالت میں تشریف فرما رہے۔ پھر آپ ﷺ کے کچھ دیگر صحابہ کرام آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی اجازت عنایت فرمائی پھر حضرت علیؓ آئے اور اجازت طلب کی آپ ﷺ نے انہیں بھی اجازت عنایت فرمائی اور آپ ﷺ اپنی اسی حالت میں تشریف فرما رہے۔ پھر حضرت عثمانؓ آئے تو آپ ﷺ نے پہلے اپنے جسم اقدس کو کپڑے سے ڈھانپ لیا پھر انہیں اجازت عنایت فرمائی۔ پھر وہ صحابہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس کچھ دیر باتیں کرتے رہے پھر باہر چلے گئے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی خدمت اقدس میں ابو بکر، عمر، علی اور دوسرے صحابہ کرام حاضر ہوئے لیکن آپ اپنی پہلی حالت میں تشریف فرما رہے جب حضرت عثمانؓ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ نے اپنے جسم اقدس کو کپڑے سے ڈھانپ لیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں؟“

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦٧٦ / ١١۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَشَدُّ أُمَّتِي حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے سب سے زیادہ حیا دار عثمان بن عفان ہے۔“
اس حدیث کو امام ابو نعیم اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

٦٧٧ / ١٢۔ عَنْ بَدْرِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: وَقَفَ عَلَيْنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ﷺ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ: أَلَا تَسْتَحْيُونَ مِمَّنْ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ قُلْنَا: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَرَّ بِي عُثْمَانُ وَعِنْدِي مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ: شَهِيدٌ يَقْتُلُهُ قَوْمُهُ. إِنَّا لَنَسْتَحْيِي مِنْهُ. قَالَ بَدْرٌ: فَانصَرَفْنَا عَنْهُ عَصَابَةً مِنَ النَّاسِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت بدر بن خالد ؓ سے روایت ہے کہ یوم الدار (حضرت عثمان ؓ کے گھر کے محاصرہ کے دن) حضرت زید بن ثابت ؓ ہمارے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا: کیا تم اس شخص سے حیا نہیں کرتے جس سے ملائکہ بھی حیا کرتے ہیں ہم نے کہا: وہ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتوں میں سے ایک فرشتہ میرے پاس تھا جب عثمان میرے پاس سے گزرا تو اس نے کہا یہ شخص شہید ہے اس کی قوم اسے قتل کرے گی اور ہم ملائکہ بھی اس سے حیا کرتے ہیں بدر (راوی) کہتے ہیں کہ پھر ہم نے حضرت عثمان ؓ سے (خوارج کے) ایک گروہ کو دور کیا۔“
اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

الحديث رقم ١١: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٥٦/١، وابن أبي عاصم في السنة، ٥٨٧/٢، الرقم: ١٢٨١.

الحديث رقم ١٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٥٩/٥، الرقم: ٤٩٣٩، وفي مسند الشاميين، ٢٥٨/٢، الرقم: ١٢٩٧، والهيثمى في مجمع الزوائد، ٨٢/٩.

فصل فی تبشیرِ النبی ﷺ لہ بِمُرافقَتِہِ وعلو منزلیتہ فی الجنۃ

﴿ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے جنت میں رفاقتِ مصطفیٰ ﷺ اور اعلیٰ
مقام و مرتبہ کی خوشخبری کا بیان ﴾

۱۳/۶۷۸۔ عَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمْرِي
بِحِفْظِ بَابِ الْحَائِطِ. فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: ائْذَنْ لِي، وَبَشِّرْهُ
بِالْجَنَّةِ. فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: ائْذَنْ لِي، وَبَشِّرْهُ
بِالْجَنَّةِ. فَإِذَا عُمَرُ رضی اللہ عنہ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَسَكَتَ هُنَيْهَةً، ثُمَّ قَالَ:
اِئْذَنْ لِي وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، عَلَى بَلْوَى سَتِصِيْبُهُ. فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَانَ رضی اللہ عنہ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک باغ میں
داخل ہوئے اور مجھے باغ کے دروازے کی حفاظت پر مامور فرمایا پس ایک آدمی نے آکر اندر
آنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اجازت دے دو اور جنت کی بشارت
بھی دے دو۔ دیکھا تو وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے پھر دوسرے شخص نے آکر اجازت طلب کی تو
آپ ﷺ نے فرمایا: اسے بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دے دو۔ دروازہ کھولا تو
وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے بھی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ
تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا: اسے بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دے دو ان
مصائب و مشکلات کے ساتھ جو اسے پہنچیں گی، دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔“
اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۱۳: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب:
مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، ۱۳۵۱/۲، الرقم: ۳۴۹۲، والبیہقی فی الاعتقاد،
۱/۳۶۷، والمبارکفوری فی تحفة الأحوذی، ۱۰/۱۴۲۔

٦٧٩ / ١٤ - عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ ؓ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَرَفِيقِي - يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ - عُثْمَانُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

”حضرت طلحہ بن عبید اللہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور جنت میں میرا رفیق عثمان ؓ ہے۔“
اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٦٨٠ / ١٥ - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ؓ قَالَ: سَأَلَ الرَّجُلَ النَّبِيَّ ﷺ أَفِي الْجَنَّةِ بَرَقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّ عُثْمَانَ لَيَتَحَوَّلُ، فَتَبْرَقُ لَهُ الْجَنَّةُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيحٌ.

”حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: کیا جنت میں بجلی ہوگی آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! بے شک عثمان جب جنت میں منتقل ہوگا تو پوری جنت اس (کے چہرہ کے نور) کی وجہ سے چمک اٹھے گی۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٦٨١ / ١٦ - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ فَصَافَحَهُ، فَلَمْ يَنْزِعِ النَّبِيُّ يَدَهُ مِنْ يَدِ الرَّجُلِ، حَتَّى

الحديث رقم ١٤: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في مناقب عثمان بن عفان، ٥/٦٢٤، الرقم: ٣٦٩٨، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: في فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، ١/٤٠، الرقم: ١٠٩، وأبو يعلى في المسند، ٢/٢٨، الرقم: ٦٦٥، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٨٩، الرقم: ١٢٨٩، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/٤٠١، الرقم: ٦١٦.
الحديث رقم ١٥: أخرجه الحاكم في المستدرک، ٣/١٠٥، الرقم: ٤٥٤٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/٣٧٧، الرقم: ٧٠٩٧، والمنائوي في فيض القدير، ٤/٣٠٢.
الحديث رقم ١٦: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ١/٩٨، الرقم: ٣٠٠، وفي المعجم الكبير، ١٢/٤٠٥، الرقم: ١٣٤٩٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٨٧.

انْتَزَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، جَاءَ عُثْمَانُ. قَالَ: امْرُؤٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔ اس دوران ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے آپ ﷺ کے ساتھ مصافحہ کیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ اس شخص کے ہاتھ سے اس وقت تک نہ چھڑایا جب تک خود اس آدمی نے آپ ﷺ کا ہاتھ نہ چھوڑا پھر اس آدمی نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اہل جنت میں سے ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

٦٨٢/١٧۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّهْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ: إِنِّي أَبْغَضْتُ عُثْمَانَ بَغْضًا لَمْ أَبْغِضْهُ شَيْئًا قَطُّ. قَالَ: بئسَ مَا قُلْتَ أَبْغَضْتَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عبداللہ بن سہر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک ایک آدمی حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ میں عثمان سے بہت زیادہ بغض رکھتا ہوں اتنا بغض میں نے کسی سے کبھی بھی نہیں رکھا تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے نہایت ہی بری بات کہی ہے، تو نے ایک ایسے آدمی سے بغض رکھا جو کہ اہل جنت میں سے ہے۔“

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ١٧: أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٥٧٠/٢،
والمقدسی فی الأحادیث المختارة، ٢٨٠/٣.

فَصْلٌ فِي اخْتِصَاصِ كَوْنِهِ ذَا النُّورَيْنِ ﷺ

﴿ حضرت عثمان ؓ کے لئے ذوالنورین کے لقبِ خاص کا بیان ﴾

٦٨٣/١٨. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ بْنِ الْخِيَارِ، فِي رَوَايَةٍ طَوِيلَةٍ: أَنَّ
عُثْمَانَ بْنَ عَفَانَ ؓ قَالَ: أَمَا بَعْدُ، فَإِنَّ اللَّهَ ﷻ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ
فَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ، وَأَمِنَ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ، ثُمَّ
هَاجَرْتُ الْهَجْرَتَيْنِ كَمَا قُلْتُ، وَنِلْتُ صِهْرَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَبَايَعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ. فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ﷻ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیاری سے ایک طویل روایت مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان ؓ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا اور میں ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی دعوت پر لبیک کہا اور اس پر ایمان لائے جو حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکر بھیجا گیا۔ پھر جیسا کہ میں نے کہا میں نے دو ہجرتیں کیں اور حضور نبی اکرم ﷺ کا رشتہ دامادی پایا اور میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے دستِ حق پرست پر بیعت بھی کی اور خدا کی قسم! میں نے کبھی حضور نبی اکرم ﷺ کی نافرمانی نہیں کی اور نہ ہی کبھی آپ ﷺ کے ساتھ دھوکہ کیا یہاں تک کہ آپ ﷺ وصال فرما گئے۔“

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٦٨٤/١٩. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ ﷻ
أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ أَزْوَجَ كَرِيمَتِي مِنْ عُثْمَانَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

الحدیث رقم ١٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦٦/١، الرقم: ٤٨٠،
والهيثمی في مجمع الزوائد، ٨٨/٩.

الحدیث رقم ١٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥١٢/١، الرقم: ٨٣٧،
والطبرانی في المعجم الصغير، ٢٥٣/١، الرقم: ٤١٤، وفي المعجم الأوسط،
١٨/٤، الرقم: ٣٥٠١، والهيثمی في مجمع الزوائد، ٨٣/٩.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ میں اپنی صاحبزادی کی شادی عثمان سے کروں۔“ اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۶۸۵ / ۲۰. عَنْ أُمِّ عِيَاشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَا زَوَّجْتُ عُثْمَانَ أُمَّ كَلْثُومٍ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ السَّمَاءِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت اُمّ عیاش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے عثمان کی شادی اپنی صاحبزادی اُمّ کلتوم سے وحی الہی کی بناء پر کی ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۶۸۶ / ۲۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى قَبْرِ ابْنَتِهِ الثَّانِيَةِ الَّتِي كَانَتْ عِنْدَ عُثْمَانَ فَقَالَ: أَلَا أَبَا أَيْمٍ، أَلَا أَخَا أَيْمٍ، تَزَوَّجَهَا عُثْمَانُ؟ فَلَوْ كُنَّ عَشْرًا لَزَوَّجْتُهُنَّ عُثْمَانَ وَمَا زَوَّجْتُهُ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ السَّمَاءِ، وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَقِيَ عُثْمَانَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ، هَذَا جِبْرَائِيلُ يُخْبِرُنِي أَنَّ اللَّهَ ﷻ قَدْ زَوَّجَكَ أُمَّ كَلْثُومٍ عَلَى مِثْلِ صِدَاقِ رُقِيَّةَ، وَعَلَى مِثْلِ صُحْبَتِهَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنی دوسری صاحبزادی کی قبر پر کھڑے ہوئے جو حضرت عثمان کے نکاح میں تھیں اور فرمایا: خبردار اے کنواری لڑکی کے باپ! اور خبردار اے کنواری لڑکی کے بھائی! اس (میری بیٹی) کے ساتھ عثمان

الحدیث رقم ۲۰: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۹۲/۲۵، الرقم: ۲۳۶، وفي المعجم الأوسط، ۲۶۴/۵، الرقم: ۵۲۶۹، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۳۶۴/۱۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸۳/۹.

الحدیث رقم ۲۱: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۴۳۶/۲۲، الرقم: ۱۰۶۳، والشيباني في الأحاد والمثاني، ۳۷۸/۵، الرقم: ۲۹۸۲، وابن أبي عاصم في السنة، ۵۹۰/۲، الرقم: ۱۲۹۱.

نے شادی کی اور اگر میری دس بیٹیاں ہوتیں تو بھی میں ان کی شادی یکے بعد دیگرے عثمان کے ساتھ کر دیتا اور (ان کے ساتھ) عثمان کی شادی وحی الہی کے مطابق کی اور بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان رضي الله عنه سے مسجد کے دروازے کے نزدیک ملے اور فرمایا: اے عثمان! یہ جبرئیل امین عليه السلام ہیں۔ جو مجھے یہ بتانے آئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری شادی ام کلثوم کے ساتھ اس کی بہن رقیہ (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی صاحبزادی) کے حق مہر کے برابر حق مہر سے کر دی ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

۲۲/۶۸۷۔ عَنْ عِصْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا مَاتَتْ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي تَحْتَ عُثْمَانَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَوْجُوا عُثْمَانَ، لَوْ كَانَ لِي ثَالِثَةٌ لَزَوَّجْتُهُ وَمَا زَوَّجْتُهُ إِلَّا بِالْوَحْيِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عیسمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری صاحبزادی (حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا) جو حضرت عثمان رضي الله عنه کے نکاح میں تھیں فوت ہو گئیں تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عثمان کی شادی کراؤ اگر میرے پاس تیسری بیٹی بھی ہوتی تو میں اس کی شادی بھی عثمان کے ساتھ کر دیتا اور میں نے اس کی شادی وحی الہی کے مطابق ہی کی تھی۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۳/۶۸۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ الْجَعْفِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ لِي خَالِي حُسَيْنُ الْجَعْفِيِّ: يَا بُنَيَّ، تَدْرِي لِمَ سَمِيَ عُثْمَانُ ذُو النُّورَيْنِ؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي. قَالَ: لَمْ يَجْمَعْ اللَّهُ بَيْنَ ابْنَتِي نَبِيِّ مُنْذُ خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ لِغَيْرِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ رضي الله عنه، فَلِذَلِكَ سَمِيَ ذُو النُّورَيْنِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَاللَّيْثِيُّ.

الحديث رقم ۲۲: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۷/۱۸۴، الرقم: ۴۹۰،
والهيثمى في مجمع الزوائد، ۹/۸۳.

الحديث رقم ۲۳: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ۷/۷۳، الرقم: ۱۳۲۰۵،
واللائكاني في اعتقاد أهل السنة، ۷/۱۳۵۳، الرقم: ۲۵۷۶.

”حضرت عبداللہ بن عمر بن ابان الجبھی ؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے ماموں حضرت حسین الجبھی نے پوچھا: اے بیٹا! کیا تم جانتے ہو کہ حضرت عثمان غنی ؓ کو ذوالنورین کیوں کہتے ہیں؟ میں نے کہا: میں نہیں جانتا۔ انہوں نے فرمایا: کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جب سے حضرت آدم ؑ کو پیدا فرمایا ہے اس وقت سے لے کر تا قیام قیامت حضرت عثمان بن عفان ؓ کے علاوہ کسی شخص کے عقد میں کسی نبی کی دو بیٹیوں کو جمع نہیں فرمایا (اور نہ ہی فرمائے گا)۔ اسی لیے انہیں ”ذوالنورین“ (یعنی دونوں والا) کہا جاتا ہے۔“

اسے امام بیہقی اور لاکائی نے روایت کیا ہے۔

فَصُلِّ فِي اخْتِصَاصِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِإِقَامَةِ يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامَ

يَدِهِ فِي بَيْعَةِ الرَّضْوَانِ

﴿حضور صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا بیعتِ رضوان میں اپنے دستِ مبارک کو دستِ

عثمان قرار دینے کا بیان﴾

٦٨٩ / ٢٤. عَنْ عُثْمَانَ، هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ حَجَّ الْبَيْتِ، فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا، فَقَالَ: مَنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ قُرَيْشٌ، قَالَ: فَمَنِ الشَّيْخُ فِيهِمْ؟ قَالُوا: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ، إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِي، هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرَّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: تَعَالُ أَبِينُ لَكَ، أَمَا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ، فَأَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَلَهُ، وَأَمَا تَغْيِبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ لَكَ أَجْرٌ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ. وَأَمَا تَغْيِبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرَّضْوَانِ، فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ، فَبَعَثَ رَسُولُ

الحديث رقم ٢٤: أخرجه البخارى في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب:

مناقب عثمان بن عفان ؓ، ٣ / ١٣٥٣، الرقم: ٣٤٩٥، وفي كتاب: المغازى، باب:

قول الله تعالى: إن الذين تولوا منكم، ٤ / ١٤٩١، الرقم: ٣٨٣٩، والترمذي في

السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب عثمان، ٥ / ٦٢٩، الرقم:

٣٧٠٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ١٠١، الرقم: ٥٧٧٢.

اللہ ﷺ عُثْمَانَ، وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ الْيُمْنَى: هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ. فَضْرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ، فَقَالَ: هَذِهِ لِعُثْمَانَ. فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: اذْهَبْ بِهَا الْآنَ مَعَكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

”حضرت عثمان بن موہب ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی مصر سے آیا اس نے حج کیا اور چند آدمیوں کو ایک جگہ بیٹھے ہوئے دیکھا تو پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ کسی نے کہا: یہ قریش ہیں۔ پوچھا ان کا سردار کون ہے؟ لوگوں نے کہا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں وہ کہنے لگا: اے ابن عمر! میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اس کا جواب مرحمت فرمائیے۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت عثمان ؓ غزوہ احد سے فرار ہو گئے تھے؟ جواب دیا: ہاں پھر دریافت کیا کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت عثمان ؓ غزوہ بدر میں شامل نہیں ہوئے تھے؟ جواب دیا: ہاں پھر پوچھا کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت عثمان ؓ بیعت رضوان کے وقت موجود نہ تھے بلکہ غائب رہے؟ جواب دیا: ہاں، اس نے اللہ اکبر کہا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ٹھہریے میں ان واقعات کی کیفیت بیان کرتا ہوں جو انہوں نے جنگ احد سے راہ فرار اختیار کی تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا اور انہیں بخش دیا گیا۔ رہا وہ غزوہ بدر سے غائب رہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی ایک صاحبزادی ان کے نکاح میں تھیں اور اس وقت وہ بیمار تھیں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے خود فرمایا تھا کہ تمہارے لئے بھی بدر میں شریک صحابہ کے برابر اجر اور حصہ ہے۔ (تم اس کی تیمارداری کے لئے رکو) رہی بیعت رضوان سے غائب ہونے والی بات تو مکہ مکرمہ کی سرزمین میں حضرت عثمان ؓ سے بڑھ کر کوئی معزز ہوتا تو حضور نبی اکرم ﷺ ان کی جگہ اسے اہل مکہ کے پاس سفیر بنا کر بھیجتے سو بیعت رضوان کا واقعہ تو ان کے مکہ مکرمہ میں (بطور سفیر مصطفیٰ ﷺ) تشریف لے جانے کے بعد پیش آیا پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کے لئے فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور اسے اپنے دوسرے دست مبارک پر رکھ کر فرمایا کہ یہ عثمان کی بیعت ہے۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس شخص سے فرمایا: اب جاؤ اور ان بیانات کو اپنے ساتھ لیتے جاؤ۔“ اس حدیث کو امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٢٥/٦٩٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ ؓ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ، قَالَ: فَبَايَعَ النَّاسُ. قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ عُثْمَانَ فِي حَاجَةِ اللَّهِ وَحَاجَةِ رَسُولِهِ. فَضْرَبَ بِإِخْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى، فَكَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ أَيْدِيهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے بیعت رضوان کا حکم دیا تو اس وقت حضرت عثمان بن عفان ؓ آپ ﷺ کے سفیر بن کر مکہ والوں کے پاس گئے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عثمان، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے کام میں مصروف ہے۔ یہ فرما کر آپ ﷺ نے اپنا (حضرت عثمان ؓ کی بیعت کے لیے) ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا پس حضرت عثمان کے لئے حضور نبی اکرم ﷺ کا دست مبارک لوگوں کے اپنے ہاتھوں سے (کئی گنا) اچھا تھا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٦/٦٩١. عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؓ أَنَّ عُثْمَانَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ حِينَ حَصَرُوهُ فَقَالَ: أُنشِدُ بِاللَّهِ رَجُلًا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

الحديث رقم ٢٥: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ،

باب: فی مناقب عثمان بن عفان، ٦٢٦/٥، الرقم: ٣٧٠٢، والمقدسی فی

الأحادیث المختارة، ٢٦/٧، الرقم: ٢٤٠٧.

الحديث رقم ٢٦: أخرجه النسائی فی السنن، کتاب: الأعباس، باب: وقف المساجد،

٢٣٦/٦، الرقم: ٣٦٠٩، وفي السنن الكبرى، ٩٧/٤، الرقم: ٦٤٣٦، وأحمد بن

حنبل فی المسند، ٥٩/١، الرقم: ٤٢٠، وفي فضائل الصحابة، ٤٦٣/١، الرقم:

٧٥١، والمقدسی فی الأحادیث المختارة، ٥٢٨/١، الرقم: ٣٩٥، وابن أبي

عاصم فی السنة، ٥٩٥/٢، الرقم: ١٣٠٩.

يَقُولُ يَوْمَ الْجَبَلِ حِينَ اهْتَزَّتْ فَرَكَلَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ: اسْكُنْ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدَانِ، وَأَنَا مَعَهُ، فَأَنْشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدْ بِاللَّهِ رَجُلًا شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ يَقُولُ: هَذِهِ يَدُ اللَّهِ، وَهَذِهِ يَدُ عَثْمَانَ، فَأَنْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ. ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدْ بِاللَّهِ رَجُلًا سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ يَقُولُ: مَنْ يُنْفِقْ نَفَقَةً مَتَقَبَّلَةً؟ فَجَهَزْتُ نِصْفَ الْجَيْشِ مِنْ مَالِي. فَأَنْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدْ بِاللَّهِ رَجُلًا سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ يَزِيدُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ بَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ؟ فَاشْتَرَيْتُهُ مِنْ مَالِي فَأَنْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ. ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدْ بِاللَّهِ رَجُلًا شَهِدَ رُومَةَ تَبَاعُ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ مَالِي، فَأَبْحُتُهَا لِابْنِ السَّبِيلِ. فَأَنْشَدَ لَهُ رِجَالٌ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان ؓ نے اپنے مکان کے اوپر سے لوگوں پر جھانکا جس دن باغیوں نے ان کے گھر کا محاصرہ کیا ہوا تھا پھر انہوں نے فرمایا: میں اس شخص سے سوال کرتا ہوں جس نے جبل (أحد) کے دن کا کلام سنا ہو جو حضور نبی اکرم ﷺ نے پہاڑ کے ہلنے کے وقت فرمایا تھا کہ اے پہاڑ! ٹھہر جاؤ کیونکہ تیرے اوپر سوائے نبی صدیق اور دو شہیدوں کے اور کوئی نہیں۔ اور میں اس وقت حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ لوگوں نے اس بات کی تصدیق کی، پھر حضرت عثمان ؓ نے فرمایا: میں اس شخص سے دریافت کرتا ہوں جو حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بیعت رضوان کے دن حاضر تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (اپنے ہی دونوں مبارک ہاتھوں کے لئے) فرمایا تھا: یہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے اور یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔ سب لوگوں نے اس بات کی تصدیق کی، پھر حضرت عثمان ؓ نے فرمایا: میں اس شخص سے سوال کرتا ہوں جس نے حضور نبی اکرم ﷺ سے جیش عسره کے دن سنا ہو کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ایسا شخص کون ہے جو مال مقبول کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے؟ اور میں نے آپ ﷺ کی یہ خواہش سنتے ہی آدھے لشکر کی تیاری اپنے مال سے کرادی۔ سب لوگوں نے حضرت عثمان ؓ کی اس بات کی تصدیق کی۔ پھر حضرت عثمان ؓ

نے فرمایا: میں اس شخص سے پوچھتا ہوں جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہو کہ کون ایسا آدمی ہے جو اس مسجد کی توسیع جنت میں گھر کے بدلے میں کرے؟ پھر میں نے اس زمین کو اپنے مال کے بدلے میں خرید لیا سب لوگوں نے ان کی اس بات کی تصدیق کی۔ بعد ازاں حضرت عثمان ؓ نے لوگوں سے دریافت فرمایا: میں اس شخص سے پوچھتا ہوں جو بڑے رومہ (رومہ کے کنویں) کے سودے کے وقت حاضر تھا میں نے اسے اپنے مال سے خریدا اور مسافروں کے لیے مباح کر دیا تھا۔ حاضرین نے آپ ﷺ کے اس فرمان کی بھی من و عن تصدیق کی۔“

اس حدیث کو امام نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۷/۶۹۲. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ؓ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَنَامِ مُتَعَلِّقًا بِالْعَرْشِ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ أَخِذًا بِحَقْوِي النَّبِيِّ ﷺ وَرَأَيْتُ عُمَرَ أَخِذًا بِحَقْوِي أَبِي بَكْرٍ وَرَأَيْتُ عُثْمَانَ أَخِذًا بِحَقْوِي عُمَرَ وَرَأَيْتُ الدَّمَ يَنْصَبُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَحَدَّثْتُ الْحَسَنُ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَعِنْدَهُ قَوْمٌ مِنَ الشِّيْعَةِ فَقَالُوا: وَمَا رَأَيْتَ عَلِيًّا فَقَالَ الْحَسَنُ: مَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَخِذًا بِحَقْوِي النَّبِيِّ ﷺ مِنْ عَلِيٍّ وَلَكِنَّهَا رُؤْيَا رَأَيْتُهَا فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ ؓ: فَإِنَّكُمْ تَحَدِّثُونَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ فِي رُؤْيَا رَأَاهَا وَقَدْ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَأَصَابَ النَّاسَ جُهْدٌ حَتَّى رَأَيْتُ الْكُتَابَةَ فِي وُجُوهِ الْمُسْلِمِينَ وَالْفَرَحَ فِي وُجُوهِ الْمُنَافِقِينَ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: وَاللَّهِ، لَا تَغِيْبُ الشَّمْسُ حَتَّى يَأْتِيَكُمُ اللَّهُ بِرِزْقٍ فَعَلِمَ عُثْمَانُ أَنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ سَيُصَدِّقَانِ فَاشْتَرَى عُثْمَانُ أَرْبَعَةَ عَشَرَ رَاحِلَةً بِمَا عَلَيْهَا مِنَ الطَّعَامِ فَوَجَّهَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْهَا بِتِسْعَةٍ فَلَمَّا رَأَى

الحدیث رقم ۲۷: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۷ / ۱۹۶، الرقم: ۷۲۵۵،

وفي المعجم الكبير، ۱۷ / ۲۴۹، الرقم: ۶۹۴، وأحمد بن حنبل في فضائل

الصحابة، ۱ / ۲۳۴، الرقم: ۲۸۷، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۹ / ۹۶.

ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: أَهْدَىٰ إِلَيْكَ عُثْمَانُ فَعَرِفَ
 الْفَرَّخُ فِي وُجُوهِ الْمُسْلِمِينَ وَالْكَابَةُ فِي وُجُوهِ الْمُنَافِقِينَ فَرَأَيْتُ
 النَّبِيَّ ﷺ قَدْ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّىٰ رُؤِيَ بِيَاضُ إِبْطِيهِ يَدْعُو لِعُثْمَانَ دُعَاءَ مَا
 سَمِعْتُهُ دَعَاءَ لِأَحَدٍ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ بِمِثْلِهِ: اَللّٰهُمَّ، اَعْطِ عُثْمَانَ. اَللّٰهُمَّ، اَفْعَلْ
 لِعُثْمَانَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَاَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ.

”امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور نبی
 اکرم ﷺ کو عرش الہی کے ساتھ لیٹے ہوئے دیکھا اور میں نے دیکھا کہ حضرت ابو بکر صدیق
 ؓ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی کوکھ کو پکڑا ہوا ہے اور حضرت عمر ؓ نے حضرت ابو بکر صدیق
 ؓ کی کوکھ کو پکڑا ہوا ہے اور حضرت عثمان ؓ نے حضرت عمر ؓ کی کوکھ کو پکڑا ہوا ہے اور میں
 نے دیکھا کہ آسمان سے زمین کی طرف خون گر رہا ہے حضرت حسن ؓ نے جب اس حدیث
 کو بیان کیا تو ان کے پاس شیعوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی پس وہ کہنے لگی اے حسن!
 آپ نے حضرت علی ؓ کو کس حال میں پایا؟ انہوں نے فرمایا: حضرت علی ؓ سے بڑھ کر
 پسندیدہ انداز میں حضور نبی اکرم ﷺ کی کوکھ کو براہ راست پکڑنے والا میرے نزدیک اور کوئی
 نہ تھا لیکن یہ محض ایک خواب ہے جو میں نے دیکھا ہے پس اس پر حضرت ابو مسعود ؓ بولے
 اور کہنے لگے کہ تم حضرت حسن ؓ کے اس خواب (کی صداقت و حقانیت) کے بارے میں
 بات کرتے ہو حالانکہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے تو صحابہ کرام ؓ کو
 بہت سخت بھوک لگی یہاں تک کہ میں نے مسلمانوں کے چہروں پر افسردگی دیکھی اور منافقین
 کے چہروں پر خوشی، پس جب حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ دیکھا تو فرمایا: خدا کی قسم! سورج
 غروب ہونے سے پہلے پہلے میرا پروردگار تمہیں رزق عطا فرما دے گا۔ پس جب حضرت عثمان
 ؓ کو یہ معلوم ہوا کہ عنقریب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ رزق عطا فرمائیں گے تو انہوں
 نے چودہ سواریاں اس کھانے کے ہمراہ جو ان پر لدا ہوا تھا خرید لیں اور ان میں سے نو
 سواریوں کا رخ حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف موڑ دیا جب حضور نبی اکرم ﷺ نے وہ سواریاں
 دیکھیں تو فرمایا یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: حضرت عثمان ؓ نے آپ کی طرف ہدیہ
 بھیجا ہے۔ پس اس ہدیہ کے بعد مسلمانوں کے چہروں پر خوشی کی لہر دوڑ گئی اور منافقین کے

چہروں پر افسردگی چھا گئی اور میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو اپنے ہاتھ فضا میں بلند کرتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی مبارک بغلوں کی سفیدی نظر آرہی تھی، آپ ﷺ نے حضرت عثمان ؓ کے لئے ایسی دعا کی کہ اس سے پہلے اور اس کے بعد میں نے آج تک ایسی دعا کسی کے لئے نہیں سنی۔ حضور نبی اکرم ﷺ فرما رہے تھے، اے اللہ! عثمان کو یہ عطا کر اے اللہ! عثمان کے لئے یہ کر دے، عثمان کے لئے وہ کر دے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی اور احمد نے فضائل الصحابہ میں بیان کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي إِعْلَامِ النَّبِيِّ ﷺ إِيَّاهُ بِاسْتِشْهَادِهِ ﷺ

﴿حضور ﷺ کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہادت کی خبر دینے کا بیان﴾

٦٩٣ / ٢٨ - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِتْنَةً فَقَالَ: يُقْتَلُ هَذَا فِيهَا مَظْلُومًا لِعُثْمَانَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فتنہ کا ذکر کیا اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا: اس میں یہ مظلوماً شہید ہوگا۔“
اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٦٩٤ / ٢٩ - عَنْ مُسْلِمِ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عُثْمَانَ أَعْتَقَ عِشْرِينَ مَمْلُوكًا، وَدَعَا بِسَرَاوِيلَ فَشَدَّهَا عَلَيْهِ، وَلَمْ يَلْبَسْهَا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ، وَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ الْبَارِحَةَ فِي الْمَنَامِ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَأَنَّهُمْ قَالُوا لِي: اصْبِرْ، فَإِنَّكَ تُفْطِرُ عِنْدَنَا الْقَابِلَةَ، فَدَعَا بِمُصْحَفٍ، فَنَشَرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَتِلَ وَهُوَ بَيْنَ يَدَيْهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے خادم حضرت ابو سعید مسلم سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیس غلاموں کو آزاد کیا اور ایک پاجامہ منگوا یا اور اسے زیب تن کر لیا، اسے آپ نے نہ تو زمانہ جاہلیت میں کبھی پہنا تھا اور نہ ہی زمانہ اسلام میں، پھر انہوں نے

الحديث رقم ٢٨: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ،

باب: في مناقب عثمان، ٥ / ٦٣٠، الرقم: ٣٧٠٨.

الحديث رقم ٢٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٧٢، الرقم: ٥٢٦،

والهيثمی في مجمع الزوائد، ٩ / ٩٦، والمنائوي في فيض القدير، ١ / ١١٠.

بیان کیا کہ میں نے گذشتہ رات حضور نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے آپ ﷺ کے ساتھ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ہیں، ان سب نے مجھے کہا ہے (اے عثمان!) صبر کرو کہ یقیناً تم کل افطاری ہمارے پاس کرو گے پھر حضرت عثمان ؓ نے مصحف منگوا یا اور اسے اپنے سامنے کھول کر تلاوت فرمانے لگے اور اسی اثنا میں انہیں کو شہید کر دیا گیا اور وہ مصحف آپ کے سامنے ہی تھا۔“ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۳۰ / ۶۹۵. عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ؓ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِتْنَةً، فَقَرَّبَهَا وَعَظَمَهَا قَالَ: ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ مُتَقَنَّعٌ فِي مِلْحَفَةٍ فَقَالَ: هَذَا يَوْمٌ إِذِ عَلِيَ الْحَقُّ فَأَنْطَلَقْتُ مُسْرِعًا أَوْ قَالَ مُحْضِرًا فَأَخَذْتُ بِضَبْعِيهِ فَقُلْتُ: هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: هَذَا فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت کعب بن عجرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فتنہ کا ذکر فرمایا اور اس کے قریب اور شدید ہونے کا بیان کیا۔ راوی کہتے ہیں پھر وہاں سے ایک آدمی گزرا جس نے چادر میں اپنے سر اور چہرے کو ڈھانپا ہوا تھا (اس کو دیکھ کر) آپ ﷺ نے فرمایا: اس دن یہ شخص حق پر ہوگا تو میں تیزی سے (اس کی طرف) گیا اور میں نے اس کو اس کی کلائی کے درمیان سے پکڑ لیا پس میں نے عرض کیا: کیا یہ ہے وہ شخص یا رسول اللہ! (جس کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ زمانہ فتنہ میں یہ حق پر ہوگا) آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ سو وہ حضرت عثمان بن عفان ؓ تھے۔“ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۳۱ / ۶۹۶. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُثْمَانَ أَصْبَحَ فَحَدَّثَ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَنَامِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ، أَفْطِرُ عِنْدَنَا فَأُصْبِحَ عُثْمَانُ ؓ صَائِمًا فَقُتِلَ مِنْ يَوْمِهِ ؓ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ.

الحديث رقم ۳۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴/۲۴۲، وفي فضائل الصحابة، ۱/۴۵۰، الرقم: ۷۲۱.

الحديث رقم ۳۱: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳/۱۱۰، الرقم: ۴۵۵۴.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ صبح کے وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (ہمیں) فرمایا: بے شک میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گذشتہ رات خواب میں دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عثمان! آج ہمارے پاس روزہ افطار کرو۔ پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے روزہ کی حالت میں صبح کی اور اسی روز انہیں شہید کر دیا گیا۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

۳۲/۶۹۷. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذْ أَقْبَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ رضی اللہ عنہ. فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ قَالَ: يَا عُثْمَانُ، تُقْتَلُ وَأَنْتَ تَقْرَأُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَتَقَعُ مِنْ دَمِكَ عَلَى الْآيَةِ: ﴿فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ [البقرة، ۲: ۱۳۷] وَتُبَعْتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمِيرًا عَلَى كُلِّ مَخْدُولٍ يَغْبُطُكَ أَهْلُ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَتَشْفَعُ فِي عَدَدِ رِبِيعَةَ وَمُضَرٍ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے۔ جب وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوئے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عثمان! تمہیں شہید کیا جائے گا درآنحالیکہ تم سورۃ بقرہ کی تلاوت کر رہے ہو گے اور تمہارا خون اس آیت: ”پس اب اللہ عز وجل آپ کو ان کے شر سے بچانے کے لئے کافی ہوگا، اور وہ خوب سننے والا جاننے والا ہے“ [البقرة، ۲: ۱۳۷] پر گرے گا اور قیامت کے روز تم ہر طرح سے ستائے ہوئے پر حاکم بنا کر اٹھائے جاؤ گے اور تمہارے اس مقام و مرتبہ پر مشرق و مغرب والے رشک کریں گے اور تم قبیلہ ربیعہ اور مضر کے لوگوں (کی تعداد) کے برابر لوگوں کی شفاعت کرو گے۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۳۳/۶۹۸. عَنِ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ يَوْمَ الْجَمَلِ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ، اِنِّيْ اَبْرَأُ اِلَيْكَ مِنْ دَمِ عُثْمَانَ، وَلَقَدْ طَاشَ عَقْلِيْ يَوْمَ قِتْلِ

الحديث رقم ۳۲: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۱۰/۳، الرقم: ۴۵۵۵۔

الحديث رقم ۳۳: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۱۱/۳، الرقم: ۴۵۲۷، ۴۵۵۶۔

عُثْمَانُ، وَأَنْكَرْتُ نَفْسِي وَجَاوَرُنِي لِلْبَيْعَةِ فَقُلْتُ: وَاللَّهِ، إِنِّي لَأَسْتَحْيِي
 مِنَ اللَّهِ أَنْ أَبَايَعَ قَوْمًا قَتَلُوا رَجُلًا قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا أَسْتَحْيِي
 مِمَّنْ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ؟ وَإِنِّي لَأَسْتَحْيِي مِنَ اللَّهِ أَنْ أَبَايَعَ وَعُثْمَانُ
 قَتِيلٌ عَلَى الْأَرْضِ لَمْ يُدْفَنْ بَعْدُ. فَاَنْصَرَفُوا، فَلَمَّا دُفِنَ رَجَعَ النَّاسُ
 فَسَأَلُونِي الْبَيْعَةَ، فَقُلْتُ: اَللَّهُمَّ، إِنِّي مُشْفِقٌ مِمَّا أَقْدِمُ عَلَيْهِ. ثُمَّ جَاءَتْ
 عَزِيمَةٌ فَبَايَعْتُ، فَلَقَدْ قَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَكَأَنَّمَا صُدِعَ قَلْبِي رَجَاءً
 وَقُلْتُ: اَللَّهُمَّ، خُذْ مِنِّي لِعُثْمَانَ حَتَّى تَرْضَى. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت قیس بن عبادہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ؓ کو جنگ جمل کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں عثمان ؓ کے قتل سے بری ہونے کا اظہار کرتا ہوں اور بے شک میری عقل اس دن (باغیوں پر) طیش میں تھی جب حضرت عثمان ؓ کو شہید کیا گیا۔ میں نے خود بیعت لینے سے انکار کر دیا جب وہ لوگ میرے پاس بیعت کے لئے آئے، پس میں نے کہا: خدا کی قسم! مجھے اللہ تعالیٰ سے حیا آتی ہے کہ میں ان لوگوں سے بیعت لوں جنہوں نے اس شخص کو قتل کیا ہے جس کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خبردار میں اس شخص سے حیا کرتا ہوں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں سو میں بھی اللہ تعالیٰ سے حیا کرتا ہوں کہ میں اس حال میں بیعت لوں کہ حضرت عثمان ؓ زمین پر مقتول پڑے ہوئے ہوں اور ابھی تک انہیں دفن بھی نہ کیا گیا ہو پس لوگ چلے گئے، پس جب حضرت عثمان ؓ کو دفن کر دیا گیا تو لوگ پھر مجھ سے بیعت کا سوال کرنے لگے پس میں نے کہا: اے اللہ! جس چیز کا اقدام میں کرنے جا رہا ہوں میں اس سے ڈرنے والا ہوں پھر عزیمت کے تحت مجھے ایسا کرنا پڑا، سو جب انہوں نے مجھے امیر المؤمنین کہا تو گویا میرا کلیجہ پھٹ گیا۔ میں نے کہا: اے اللہ! تو مجھے عثمان کا بدلہ لینے کی ذمہ داری قبول کرنے کی توفیق عطا فرما اور اس معاملہ کو یوں سرانجام دینے کی توفیق دے کہ تو راضی ہو جائے۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٦٩٩ / ٣٤. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم:
 يَوْمَ يَمُوتُ عُثْمَانُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ.
 رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت عمر بن الخطاب رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: جس دن عثمان کی شہادت واقع ہوگی اس دن آسمان کے فرشتے ان پر درود بھیجیں گے۔“
 اس حدیث کو امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ دیلمی کے ہیں۔

الحدیث رقم ٣٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣ / ٢٨٧، الرقم: ٣١٧٢،
 والديلمي في مسند الفردوس، ٥ / ٥٣٣، الرقم: ٨٩٩٩، والعسقلاني في لسان
 الميزان، ٥ / ٢٦٢، الرقم: ٧٩٨.

فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ ﷺ

﴿ حضرت عثمان ؓ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان ﴾

۳۵/۷۰۰. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّمَا تَغَيَّبَ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرِ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان ؓ جب بدر میں حاضر نہ ہوئے تھے (اس کی وجہ یہ تھی کہ) ان کے نکاح میں حضور نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی تھیں اور وہ اس وقت بیمار تھیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! بے شک تیرے لئے ہر اس آدمی کے برابر اجر اور (مالِ غنیمت کا) حصہ ہے جو جنگِ بدر میں شریک ہوا ہے۔“
اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۳۶/۷۰۱. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يَا عُثْمَانُ، إِنَّهُ لَعَلَّ اللَّهَ يَقْمِصُكَ قَمِيصًا. فَإِنْ أَرَادُوكَ عَلَى خَلْعِهِ، فَلَا تَخْلَعُهُ لَهُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

الحديث رقم ۳۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فرض الخمس، باب: إذا بعث الإمام رسولاً، ۱۱۳۹/۳، الرقم: ۲۹۶۲، وفي كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عثمان بن عفان، ۱۳۵۲/۳، الرقم: ۳۴۹۵، وفي كتاب: المغازي، باب: قول الله: إن الذين تولوا منكم يوم التقى الجمفن، ۱۴۹۱/۴، الرقم: ۳۸۳۹، والعظيم آبادي، عون المعبود، ۲۸۳/۷.

الحديث رقم ۳۶: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في مناقب عثمان، ۶۲۸/۵، الرقم: ۳۷۰۵، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل عثمان، ۴۱/۱، الرقم: ۱۱۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۴۹/۶، الرقم: ۲۵۲۰۳، وابن حبان في الصحيح، ۳۴۶/۱۵، الرقم: ۶۹۱۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۵۱۵/۷، الرقم: ۳۷۶۵۵، والهيثمي في موارد الظمان، ۵۳۹/۱، الرقم: ۲۱۹۶.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! اللہ تعالیٰ یقیناً تمہیں ایک قمیص (قمیصِ خلافت) پہنائے گا سوا کہ لوگ اسے اتارنا چاہیں تو تم ان کی خاطر اسے مت اتارنا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۷/۷۰۲. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَبَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَحُكُّ عَلَى جَيْشِ الْعُسْرَةِ، فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلَيَّ مِئَةٌ بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلَيَّ مِئَةٌ عَلَى مِئَةٍ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلَيَّ مِئَةٌ بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلَيَّ ثَلَاثُ مِئَةٍ بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْزِلُ عَنِ الْمَنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ: مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ، مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت عبدالرحمن بن حباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ ﷺ جیشِ عمرہ کے متعلق لوگوں کو ترغیب دے رہے تھے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سواونٹ مع ساز و سامان اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے ذمہ لیتا ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے پھر ترغیب دلائی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پھر اٹھے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ذمہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دو سواونٹ مع ساز و سامان اور غلہ کے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے پھر ترغیب دلائی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

الحدیث رقم ۳۷: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب: فی مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، ۶۲۵/۵، الرقم: ۳۷۰۰، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۷۵/۴، والطیالسی فی المسند، ۱۶۴/۱، الرقم: ۱۱۸۹، وعبد بن حمید فی المسند، ۱۲۸/۱، الرقم: ۳۱۱۔

پھر کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ذمہ تین سواونٹ مع ساز و سامان کے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ منبر پر سے اترے اور فرمایا: اس عمل کے بعد عثمان جو کچھ بھی آئندہ کرے گا اس سے کوئی جواب طلبی نہیں ہوگی اس عمل کے بعد عثمان جو کچھ بھی آئندہ کرے گا اس سے کوئی جواب طلبی نہیں ہوگی۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۳۸/۷۰۳. عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ أَنَّ خُطْبَاءَ قَامَتْ بِالشَّامِ. وَفِيهِمْ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَامَ آخِرَهُمْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ: لَوْلَا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا قُمْتُ. وَذَكَرَ الْفِتْنَ، فَقَرَّبَهَا. فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِي ثَوْبٍ فَقَالَ: هَذَا يَوْمِئِذٍ عَلَى الْهُدَى فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ ؓ قَالَ: فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَقُلْتُ: هَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابو اشعث صنعانی ؓ سے روایت ہے کہ چند خطباء شام میں کھڑے ہوئے تھے ان میں حضور نبی اکرم ﷺ کے کئی صحابہ بھی تھے ان میں سے سب سے آخری آدمی کھڑے ہوئے جن کا نام حضرت مرہ بن کعب ؓ تھا، انہوں نے فرمایا: اگر میں نے ایک حدیث حضور نبی اکرم ﷺ سے نہ سنی ہوتی تو میں کھڑا نہ ہوتا (انہوں نے بتایا کہ) حضور نبی اکرم ﷺ نے فتنوں کا ذکر فرمایا اور ان کا نزدیک ہونا بیان کیا اتنے میں ایک شخص کپڑے سے سر منہ لپیٹے گزرا، آپ ﷺ نے (اس کی طرف اشارہ کر کے) فرمایا: (فتنہ و فساد) کے دن یہ شخص حق اور ہدایت پر ہوگا۔ میں اس کی طرف اٹھا تو دیکھا کہ وہ حضرت عثمان ؓ ہیں پھر میں آپ ﷺ کے چہرہ اقدس کی طرف مڑا اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا یہی ہیں؟

الحديث رقم ۳۸: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فی مناقب عثمان، ۶۲۸/۵، الرقم: ۳۷۰۴، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲۳۶/۴، وابن أبي شيبه فی المصنف، ۳۶۰/۶، الرقم: ۳۲۰۲۶، والحاكم فی المستدرک، ۱۰۹/۳، الرقم: ۴۵۵۲.

آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں یہی ہیں۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٩ / ٧٠٤ . عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالْفِ دِينَارٍ، قَالَ الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ: وَكَانَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ مِنْ كِتَابِي، فِي كُمَّهِ حِينَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ، فَيُنْثَرُهَا فِي حِجْرِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَلِّبُهَا فِي حِجْرِهِ وَيَقُولُ: مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.
وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضي الله عنه ایک ہزار دینار لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب جیش عسرہ کی روانگی کا سامان ہو رہا تھا۔ انہوں نے اس رقم کو حضور نبی اکرم ﷺ کی گود میں ڈال دیا۔ حضرت عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ میں نے اس وقت حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ ان دیناروں کو اپنی گود میں دست مبارک سے الٹ پلٹ رہے تھے اور فرما رہے تھے عثمان آج کے بعد جو کچھ بھی کرے گا اسے کوئی بھی عمل نقصان نہیں پہنچائے گا۔ آپ ﷺ نے یہ جملہ دوبار فرمایا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

الحدیث رقم ٣٩: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فی مناقب عثمان، ٥/٦٢٦، الرقم: ٣٧٠١، والحاکم فی المستدرک، ٣/١١٠، الرقم: ٤٥٥٣، وابن أبي عاصم فی السنة، ٢/٥٨٧، الرقم: ١٢٧٩، وأحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ١/٥١٥، الرقم: ٨٤٦، والشيباني فی الآحاد والمثاني، ١/٤٧٧، الرقم: ٦٦٦.

۷۰۵ / ۴۰۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَا عُثْمَانُ، إِنَّ وِلَاكَ اللَّهُ تَعَالَى هَذَا الْأَمْرَ يَوْمًا فَأَرَادَكَ الْمُنَافِقُونَ عَلَى أَنْ تَخْلَعَ قَمِيصَكَ الَّذِي قَمَّصَكَ اللَّهُ فَلَا تَخْلَعَهُ، يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! اگر اللہ تعالیٰ تمہیں کسی دن امرِ خلافت پر فائز کرے اور منافقین یہ ارادہ کریں کہ تمہیں خلافت جو اللہ تعالیٰ نے تجھے پہنائی ہے اسے تم اتار دو تو اسے ہرگز نہ اتارنا آپ ﷺ نے ایسا تین مرتبہ فرمایا۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۷۰۶ / ۴۱۔ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَهْلَةَ أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ يَوْمَ الدَّارِ، حِينَ حُصِرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَهَدَ إِلَيَّ عَهْدًا، فَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ. قَالَ قَيْسٌ: فَكَانُوا يَرَوْنَهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانَ.

”حضرت قیس بن ابی حازم ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سہلہ ؓ نے مجھے بتایا کہ حضرت عثمان ؓ نے یوم الدار (محاصرہ کے دن) فرمایا کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے ایک وصیت فرمائی تھی پس میں اسی پر صابر ہوں اور حضرت قیس ؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ اس دن کا انتظار کیا کرتے تھے۔“

اس حدیث کو امام احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۴۰: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل عثمان ؓ، ۴۱/۱، الرقم: ۱۱۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/۷۵، الرقم: ۲۴۵۱۰، والحاكم في المستدرک، ۳/۱۰۶، الرقم: ۴۵۴۴، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/۵۶۲، والديلمي في مسند الفردوس، ۵/۳۱۱۲، والمباركفوري في تحفة الأحوذی، ۱۰/۱۳۷.

الحديث رقم ۴۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۶۹، الرقم: ۵۰۱، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/۳۵۶، الرقم: ۶۹۱۸، وأبونعيم في حلية الأولیاء، ۱/۵۸، والمقدسی في الأحادیث المختارة، ۱/۵۲۵، الرقم: ۳۹۱.

٤٢/٧٠٧. عَنْ أَبِي أُمَيَّا أَبِي حَسَنَةَ قَالَ: شَهِدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه وَعُثْمَانَ رضي الله عنه مَحْضُورًا فِي الدَّارِ وَاسْتَأْذَنَتْهُ فِي الْكَلَامِ. فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةً وَاخْتِلَافٌ أَوْ اخْتِلَافٌ وَفِتْنَةٌ قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْأَمِيرِ وَأَصْحَابِهِ وَأَشَارَ إِلَى عُثْمَانَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ.

”ہمارے نانا ابو حسنہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه کے پاس حاضر ہوا جب کہ حضرت عثمان رضي الله عنه ایک گھر میں محصور تھے میں نے ان سے کلام کی اجازت مانگی تو حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک عنقریب فتنہ اور اختلاف پھا ہوگا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے لئے (ایسے وقت میں) کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: تم پر امیر اور اس کے ساتھیوں کی اطاعت لازم ہوگی اور (اس وقت) آپ صلى الله عليه وسلم نے حضرت عثمان رضي الله عنه کی طرف اشارہ فرمایا۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٤٣/٧٠٨. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ رضي الله عنه مُهَاجِرًا إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ، وَمَعَهُ رُقِيَّةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم، فَاحْتَبَسَ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم خَبْرَهُمْ. وَكَانَ يَخْرُجُ يَتَوَكَّفُ عَنْهُمْ الْخَبَرَ. فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: إِنَّ عُثْمَانَ أَوَّلُ مَنْ هَاجَرَ إِلَى اللَّهِ بِأَهْلِهِ بَعْدَ لُوطٍ عليه السلام. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

الحدیث رقم ٤٢: أخرجه الحاكم في المستدرک، ٣/١٠٥، الرقم: ٤٥٤١.

الحدیث رقم ٤٣: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ١/٩٠، الحدیث رقم: ١٤٣،

والشيباني في الأحاد والمثاني، ١/١٢٣، الرقم: ١٢٣.

”حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان ؓ سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کی غرض سے نکلے اور ان کے ساتھ ان کی اہلیہ یعنی حضور نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں پس کافی عرصہ تک ان کی خبر حضور نبی اکرم ﷺ کو نہ پہنچی اور آپ ﷺ روزانہ ان کی خبر معلوم کرنے کے لئے شہر سے باہر تشریف لاتے پس ایک دن ایک عورت ان کی خیریت کی خبر لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک عثمان حضرت لوط علیہ السلام کے بعد پہلا شخص ہے جس نے اپنی اہلیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کی ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

۷۰۹/۴۴. عَنْ بَشِيرِ الْأَسْلَمِيِّ ؓ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِينَةَ اسْتَنَكِرُوا الْمَاءَ. وَكَانَتْ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي غَفَّارٍ عَيْنٌ يُقَالُ لَهَا رُومَةٌ وَكَانَ يَبِيعُ مِنْهَا الْقُرْبَةَ بِمُدٍّ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: بِعْنِيهَا بِعَيْنٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَيْسَ لِي وَلَا لِعِيَالِي غَيْرُهَا، لَا أَسْتَطِيعُ ذَلِكَ فَبَلَغَ ذَلِكَ عُثْمَانَ ؓ فَاشْتَرَاهَا بِخُمْسَةِ وَثَلَاثِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتَجْعَلُ لِي مِثْلَ الَّذِي جَعَلْتَهُ عَيْنًا فِي الْجَنَّةِ إِنْ اشْتَرَيْتُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قَدْ اشْتَرَيْتُهَا وَجَعَلْتُهَا لِلْمُسْلِمِينَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت بشیر اسلمی ؓ بیان کرتے ہیں کہ جب مہاجرین صحابہ کرام مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تشریف لائے تو انہیں پانی کی شدید قلت محسوس ہوئی اور قبیلہ بنی غفار کے ایک آدمی کے پاس ایک چشمہ تھا جسے رومہ کہا جاتا تھا اور وہ اس چشمہ کے پانی کا ایک قربہ ایک مد کے بدلے میں بیچتا تھا پس آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ چشمہ جنت کے چشمہ کے بدلے میں بیچ دو۔ تو اس شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری اور میرے عیال (کی گذر بسر) کے لئے اس چشمہ کے علاوہ اور کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے اس لئے میں ایسا نہیں کر سکتا سو یہ خبر حضرت عثمان ؓ کو پہنچی تو انہوں نے اس آدمی سے وہ چشمہ پینتیس ہزار دینار کا خرید لیا اور حضور نبی

الحدیث رقم ۴۴: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۲/۴۱، الرقم: ۱۲۶، و الهیثمی فی مجمع الزوائد، ۳/۱۲۹، والعسقلانی فی الإصابة، ۲/۵۴۳.

اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں اس چشمہ کو خرید لوں تو کیا آپ مجھے بھی اس کے بدلہ میں جنت میں چشمہ عطا فرمائیں گے جس طرح اس آدمی سے آپ نے فرمایا تھا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (عطا کروں گا) تو اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ چشمہ میں نے خرید کر مسلمانوں کے نام کر دیا ہے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۴۵/۷۱۰. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ ﷺ قَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ خَلِيلٌ فِي أُمَّتِهِ، وَإِنَّ خَلِيلِي عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ وَالدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا اس کی امت میں کوئی نہ کوئی دوست ہوتا ہے اور بے شک میرا دوست عثمان بن عفان ہے۔“ اس حدیث کو امام ابو نعیم اور امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۴۶/۷۱۱. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْهُ ﷺ قَالَ: إِنَّا نُسَبُّهُ عُثْمَانَ بِأَبِينَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو (سخاوت اور اخلاق میں) اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تشبیہ دیتے ہیں۔“ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۴۵: أخرجه أبو نعیم عن أبي هريرة، في حلية الأولياء، ۲۰۲/۵،

والديلمي في مسند الفردوس، ۳/۳۳۵، الرقم: ۵۰۰۸.

الحدیث رقم ۴۶: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۱/۵۵، الرقم: ۱۵۲،

والعسقلاني في لسان الميزان، ۴/۳۶۷، الرقم: ۱۰۷۹.

الْبَابُ الثَّانِي عَشَرَ:

مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

﴿حضرت علی بن ابی طالب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کے مناقب﴾

۱۔ فَضْلٌ فِي كَوْنِ حُبِّ عَلِيٍّ ﷺ عَلاَمَةُ الْإِيْمَانِ وَبُغْضِهِ
عَلاَمَةُ النِّفَاقِ

﴿حُبِّ عَلِيٍّ ﷺ علامتِ ايمان اور بغضِ عليٍّ ﷺ علامتِ نفاق ہونے
کا بيان﴾

۲۔ فَضْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: اَلنَّظْرُ اِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ

﴿فرمانِ نبوی ﷺ: علی کے چہرے کو تکتنا بھی عبادت ہے﴾

۳۔ فَضْلٌ فِي مَكَانَتِهِ ﷺ الْعِلْمِيَّةِ

﴿حضرت علی ﷺ کے علمی مقام و مرتبہ کا بيان﴾

فَصْلٌ فِي كَوْنِ حُبِّ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلامَةَ الْإِيمَانِ وَبُغْضِهِ عَلامَةَ النِّفَاقِ

﴿حُبِّ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلامَةَ الْإِيمَانِ اور بُغْضِ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلامَةَ النِّفَاقِ ہونے کا بیان﴾
۱/۷۱۲۔ عَنْ زَيْرِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَبَرَأَ
النُّسْمَةَ، إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ﷺ إِلَيَّ: أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا
يُبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حَبَّانَ.

”حضرت زر (بن حبیش) سے روایت ہے کہ حضرت علی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے فرمایا: قسم ہے
اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا (اور اس سے اناج اور نباتات اگائے) اور جس نے
جانداروں کو پیدا کیا! حضور نبی امی ﷺ کا مجھ سے عہد ہے کہ مجھ سے صرف مومن ہی محبت
کرے گا اور صرف منافق ہی مجھ سے بغض رکھے گا۔“

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۲/۷۱۳۔ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ ﷺ: أَنَّهُ لَا
يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ. قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ: أَنَا مِنَ
الْقَرْنِ الَّذِينَ دَعَا لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.
وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

الحدیث رقم ۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على أن حب
الأنصار وعلي من الإيمان وعلاماته، ۱/۸۶، الرقم: ۷۸، وابن حبان في
الصحيح، ۱۵/۳۶۷، الرقم: ۶۹۲۴، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/۴۷،
الرقم: ۸۱۵۳، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۶۵، الرقم: ۳۲۰۶۴، وأبو يعلى
في المسند، ۱/۲۵۰، الرقم: ۲۹۱، والبزار في المسند، ۲/۱۸۲، الرقم: ۵۶۰،
وابن أبي عاصم في السنة، ۲/۵۹۸، الرقم: ۱۳۲۵.

الحدیث رقم ۲: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ،
باب: مناقب علی بن ابی طالب ﷺ، ۵/۶۴۳، الرقم: ۳۷۳۶.

”حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے عہد فرمایا: مومن ہی تجھ سے محبت کرے گا اور کوئی منافق ہی تجھ سے بغض رکھے گا۔ عدی بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ میں اس زمانے کے لوگوں میں سے ہوں جن کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی ہے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳/۷۱۴۔ عَنْ بُرَيْدَةَؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ، وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ. قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، سَمِّهُمْ لَنَا، قَالَ: عَلِيٌّ مِنْهُمْ، يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثًا وَأَبُو ذَرٍّ، وَالْمِقْدَادُ، وَسَلْمَانُ وَأَمْرِي بِحُبِّهِمْ، وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت بریدہؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے چار آدمیوں سے محبت کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی ان سے محبت کرتا ہے۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ہمیں ان کے نام بتا دیجئے۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا کہ علیؑ بھی انہی میں سے ہے، اور باقی تین ابو ذر، مقداد اور سلمانؓ ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے ان سے محبت کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ میں بھی ان سے محبت کرتا ہوں۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ

حدیث حسن ہے۔

۴/۷۱۵: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّؓ قَالَ: إِنَّا كُنَّا لَنَعْرِفُ

الحديث رقم ۳: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب علی بن ابی طالب، ۶۳۶/۵، الرقم: ۳۷۱۸، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فضل سلمان وأبی ذر والمقداد، ۵۳/۱، الرقم: ۱۴۹، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳۵۶/۵، الرقم: ۲۳۰۶۴، وأبو نعیم فی حلیة الأولیاء، ۱/۱۷۲۔

الحديث رقم ۴: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب علی بن ابی طالب، ۶۳۵/۵، الرقم: ۳۷۱۷، وأبو نعیم فی حلیة الأولیاء، ۶/۲۹۵۔

الْمُنَافِقِينَ نَحْنُ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ﷺ.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

”حضرت ابوسعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ ہم انصار لوگ، منافقین کو حضرت علی ﷺ کے ساتھ ان کے بغض کی وجہ سے پہچانتے تھے۔“
اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۵/۷۱۶. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو يَعْلَى.
وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ کوئی منافق حضرت علی ﷺ سے محبت نہیں کر سکتا اور کوئی مومن ان سے بغض نہیں رکھ سکتا۔“
اسے امام ترمذی اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۶/۷۱۷. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَاللَّهِ، مَا كُنَّا نَعْرِفُ مُنَافِقِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا بِبُغْضِهِمْ عَلِيًّا ﷺ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.
”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں اپنے اندر منافقین کو حضرت علی ﷺ سے بغض کی وجہ سے ہی پہچانتے تھے۔“
اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

الحديث رقم ۵: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب: مناقب علی ابی طالب ﷺ، ۶۳۵/۵، الرقم: ۳۷۱۷، وأبو یعلیٰ فی المسند، ۳۶۲/۱۲، الرقم: ۶۹۳۱ والطبرانی فی المعجم الكبير، ۳۷۵/۲۳، الرقم: ۸۸۶.
الحديث رقم ۶: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ۲۶۴ / ۴، الرقم: ۴۱۵۱، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۳۲ / ۹.

فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: النَّظْرُ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ

﴿فرمانِ نبوی ﷺ: علی کے چہرے کو تکتنا بھی عبادت ہے﴾

۷/۷۱۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: النَّظْرُ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت علی ﷺ کے چہرے کو تکتنا (بھی) عبادت ہے۔“
اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۸/۷۱۹۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: النَّظْرُ إِلَى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَبُو نَعِيمٍ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ إِسْنَادًا.

”حضرت عمران بن حصین ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے۔“
اس حدیث کو امام حاکم اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۹/۷۲۰۔ عَنْ طَلِيْقِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: رَأَيْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ ﷺ

الحديث رقم ۷: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۵۲/۳، الرقم: ۴۶۸۲، والطبراني في المعجم الكبير، ۷۶/۱۰، الرقم: ۱۰۰۰۶، والديلمي عن معاذ بن جبل، في مسند الفردوس، ۲۹۴/۴، الرقم: ۶۸۶۵ وأبونعيم في حلية الأولياء، ۵۸/۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۱۹/۹، وقال الهيثمي: وثقه ابن حبان وقال: مستقيم الحديث.

الحديث رقم ۸: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۵۲/۳، الرقم: ۴۶۸۱، وأبونعيم في حلية الأولياء، ۱۸۳/۲، والديلمي في مسند الفردوس، ۲۹۴/۴، الرقم: ۶۸۶۶. الحديث رقم ۹: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۰۹/۱۸، الرقم: ۲۰۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰۹/۹.

يَحِدُّ النَّظْرَ إِلَى عَلِيٍّ ﷺ فَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:
النَّظْرُ إِلَى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت طلح بن محمد ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمران بن حصین ﷺ کو دیکھا کہ وہ حضرت علی ﷺ کو ٹکلی باندھ کر دیکھ رہے تھے۔ کسی نے ان سے پوچھا کہ آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: علی کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے۔“
اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۷۲۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ذِكْرُ
عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی ﷺ کا ذکر بھی عبادت ہے۔“ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۱۱/۷۲۲۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ يُكْثِرُ النَّظْرَ
إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَتِ، أَرَاكَ تُكْثِرُ النَّظْرَ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ
فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: النَّظْرُ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ.
رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت ابو بکر ﷺ کو دیکھا کہ وہ کثرت سے حضرت علی ﷺ کے چہرے کی طرف دیکھا کرتے تھے۔ پس میں نے ان سے پوچھا: ابا جان! کیا وجہ ہے کہ آپ کثرت سے حضرت علی ﷺ کے چہرے کی طرف تکتے رہتے ہیں؟ حضرت ابو بکر صدیق ﷺ نے جواب دیا: اے میری بیٹی! میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کے چہرے کو تکتنا بھی عبادت ہے۔“
اس حدیث کو امام ابن عساکر نے بیان کیا ہے۔

الحدیث رقم ۱۰: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۲/۲۴۴، الرقم: ۱۳۵۱۔
الحدیث رقم ۱۱: أخرجه ابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، ۴۲/۳۵۵،
والزمخشري في مختصر كتاب الموافقة: ۱۴۔

فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِ ﷺ الْعِلْمِيَّةِ

﴿ حضرت علیؑ کے علمی مقام و مرتبہ کا بیان ﴾

۱۲/۷۲۳۔ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں حکمت کا گھر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۷۲۴۔ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تُرْسِلَنِي وَأَنَا حَدِيثُ السِّنِّ، وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ سَيَهْدِي قَلْبَكَ، وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ، فَإِذَا جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْكَ الْخَصْمَانِ، فَلَا تَقْضِيَنَّ حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الْآخِرِ، كَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْأَوَّلِ، فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ. قَالَ: فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا أَوْ مَا شَكَّكْتُ فِي قَضَائِهِ بَعْدُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے بھیج رہے ہیں جبکہ میں ابھی نو عمر ہوں اور فیصلہ کرنے (کے طریقہ کار) کا بھی مجھے علم نہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ

الحدیث رقم ۱۲: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب علي بن أبي طالبؑ، ۶۳۷/۵، الرقم: ۳۷۲۳، وأحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ۶۳۴/۲، الرقم: ۱۰۸۱، وأبو نعيم فی حلية الأولياء، ۶۴/۱۔ الحدیث رقم ۱۳: أخرجه أبو داود فی السنن، کتاب: الأقضية، باب: كيف القضاء، ۳۰۱/۳، الرقم: ۳۵۸۲، والنسائي فی السنن الكبرى، ۱۱۶/۵، الرقم: ۸۴۱۷، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۸۳/۱، الرقم: ۶۳۶، والبيهقي فی السنن الكبرى، ۸۶/۱۰۔

تعالیٰ عنقریب تمہارے دل کو ہدایت عطا کر دے گا اور تمہاری زبان اس پر پختہ کر دے گا۔ جب بھی فریقین تمہارے سامنے بیٹھ جائیں تو جلدی سے فیصلہ نہ کرنا جب تک دوسرے کی بات نہ سن لو جیسے تم نے پہلے کی سنی تھی۔ یہ طریقہ کار تمہارے لیے فیصلہ کو واضح کر دے گا۔ حضرت علیؑ نے بیان کیا کہ اس دعا کے بعد مجھے کبھی بھی کوئی فیصلہ کرنے میں تردد نہیں ہوا۔“ اس حدیث کو امام ابو داؤد، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۴/۷۲۵۔ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تَبْعَنِي وَأَنَا شَابٌّ، أَقْضِي بَيْنَهُمْ. وَلَا أُدْرِي مَا الْقَضَاءُ؟ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي. ثُمَّ قَالَ: اَللَّهُمَّ، اهْدِ قَلْبَهُ، وَثَبَّتْ لِسَانَهُ. قَالَ: فَمَا شَكَّكَ فِي قَضَاءِ بَيْنِ اثْنَيْنِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت علیؑ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے یمن کی طرف (عالم بنا کر) بھیجا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے بھیج رہے ہیں کہ میں ان کے درمیان فیصلہ کروں حالانکہ میں نوجوان ہوں اور یہ بھی نہیں جانتا کہ فیصلہ کیا ہے؟ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست اقدس میرے سینے پہ مارا پھر فرمایا: اے اللہ! اس کے دل کو ہدایت عطا فرما اور اس کی زبان کو حق پر قائم رکھ۔ فرمایا: اس کے بعد میں نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں کبھی بھی شک نہیں کیا۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۱۴: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الأحكام، باب: ذكر القضاة، ۷۷۴/۲، الرقم: ۲۳۱۰، والنسائي في السنن الكبرى، ۱۱۶/۵، الرقم: ۸۴۱۹، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۶۵/۶، الرقم: ۳۲۰۶۸، والبزار في المسند، ۱۲۶/۳، الرقم: ۹۱۲، وعبد بن حميد في المسند، ۶۱/۱، الرقم: ۹۴، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۵۸۰/۲، الرقم: ۹۸۴، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۳۳۷/۲.

١٥/٧٢٦. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: عَلِيٌّ أَقْضَانَا، وَأَبِيٌّ أَقْرَانَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضي الله عنه نے فرمایا: حضرت علی رضي الله عنه ہم سب سے بہتر اور صائب فیصلہ فرمانے والے ہیں اور حضرت ابی بن کعب رضي الله عنه ہم سب سے بڑھ کر (قرآن کے) قاری ہیں۔“

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٦/٧٢٧. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ لہذا جو کوئی علم حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اس دروازے سے آئے۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٧/٧٢٨. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِينَةَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ إِسْنَادًا.

الحديث رقم ١٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١١٣/٥، الرقم: ٢١١٢٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ١٣٨/٦، الرقم: ٣٠١٢٩، والحاكم في المستدرک، ٣٤٥/٣، الرقم: ٥٣٢٨، وأبو نعیم في حلیة الأولیاء، ٦٥/١، والبیہقی في المدخل إلى السنن الكبرى، ١٣٠/١، الرقم: ٧٧، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣٣٩/٢.

الحديث رقم ١٦: أخرجه الحاكم في المستدرک، ١٣٨/٣، الرقم: ٤٦٣٩، والطبرانی في المعجم الكبير، ٦٥/١١، الرقم: ١١٠٦١، والخطیب البغدادي في تاریخ بغداد، ٣٤٨/٤، والهیثمی في مجمع الزوائد، ١١٤/٩، والمنوي في فیض القدير، ٤٦/٣.

الحديث رقم ١٧: أخرجه الحاكم في المستدرک، ١٣٧/٣، الرقم: ٤٦٣٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٤٤/١، الرقم: ١٠٦.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ لہذا جو اس شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اس کے دروازے سے آئے۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۱۸/۷۲۹۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ: أَنَّ أَقْضَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ ﷺ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت عبد اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ہم (آپس میں) باتیں کیا کرتے تھے کہ اہل مدینہ میں سے سب سے اچھا فیصلہ فرمانے والے حضرت علی ابن ابی طالب ﷺ ہیں۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۹/۷۳۰۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ ﷺ قَالَ: كَانَ عُمَرُ ﷺ يَتَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنْ مُعْضَلَةٍ لَيْسَ لَهَا أَبُو حَسَنِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ.

”حضرت سعید بن المسیب ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر ﷺ اس ناقابل حل اور مشکل مسئلہ سے جس میں (بوقت فیصلہ) ابو حسن یعنی حضرت علی ﷺ نہ ہوں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔“ اسے امام احمد، بیہقی اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۲۰/۷۳۱۔ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: وَاللَّهِ، مَا نَزَلَتْ آيَةٌ إِلَّا وَقَدْ عَلِمْتُ

الحديث رقم ۱۸: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۴۵/۳، الرقم: ۴۶۵۶، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۳۳۸/۲، والعسقلاني في فتح الباري، ۱۶۷/۸۔

الحديث رقم ۱۹: أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۶۴۷/۲، الرقم:

۱۱۰۰، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ۱۳۰/۱، الرقم: ۷۸، وابن

سعد في الطبقات الكبرى، ۳۳۹/۲، والعسقلاني في فتح الباري، ۳۴۳/۱۳،

وفي تهذيب التهذيب، ۲۹۶/۷، وفي الإصابة، ۵۶۸/۴، والمزي في تهذيب

الكمال، ۴۸۵/۲۰، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ۳۱۴/۱، والمناوي في

فيض القدير، ۳۵۷/۴۔

الحديث رقم ۲۰: أخرجه أبو نعیم في حلیة الأولیاء، ۶۸/۱، وابن سعد في

الطبقات الكبرى، ۳۳۸/۲۔

فِيمَا نَزَلَتْ وَأَيْنَ نَزَلَتْ وَعَلَىٰ مَنْ نَزَلَتْ، إِنَّ رَبِّي وَهَبَ لِي قَلْبًا عَقُولًا
وَلِسَانًا طَلْقًا. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَابْنُ سَعْدٍ.

”حضرت علیؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں قرآن کی ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کس کے بارے میں، کس جگہ اور کس پر نازل ہوئی۔ بے شک میرے رب نے مجھے بہت زیادہ سمجھ والا دل اور فصیح زبان عطا فرمائی ہے۔“

اسے امام ابو نعیم اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۲۱/۷۳۲. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قِيلَ لِعَلِيِّؑ: مَا لَكَ أَكْثَرُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ،
حَدِيثًا؟ قَالَ: إِنِّي كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُهُ أَنْبَأَنِي، وَإِذَا سَكْتُ ابْتَدَأَنِي.

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

”حضرت عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالبؑ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ سے پوچھا گیا: کیا وجہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام میں سے آپ کثرت سے احادیث روایت کرنے والے ہیں؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے جب میں آپ ﷺ سے کوئی سوال کرتا تھا تو آپ ﷺ مجھے اس کا جواب ارشاد فرماتے تھے اور جب میں خاموش ہوتا تو حضور نبی اکرم ﷺ مجھ سے بات شروع فرما دیتے تھے۔“ اسے امام ابن سعد نے بیان کیا ہے۔

۲۲/۷۳۳. عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قَالَ عَلِيُّؑ: سَلُونِي عَنْ كِتَابِ
اللَّهِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ آيَةٍ إِلَّا وَ قَدْ عَرَفْتُ بَلِيلَ نَزَلَتْ أَمْ بِنَهَارٍ، فِي سَهْلٍ أَمْ

الحديث رقم ۲۱: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۲/۳۳۸، والمناوي في
فيض القدير، ۴/۳۳۸.

الحديث رقم ۲۲: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۲/۳۳۸، والعسقلاني في
فتح الباري، ۸/۵۹۹، وفي تهذيب التهذيب، ۷/۲۹۷، والمزني في تهذيب
الكمال، ۲۰/۴۸۷.

فِي جَبَلٍ . رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ .

”حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے کتاب اللہ کے بارے میں جو چاہو سوال کرو پس بے شک کوئی بھی آیت ایسی نہیں ہے جس کے بارے میں میں یہ نہ جانتا ہوں کہ وہ دن کو نازل ہوئی یا رات کو، پہاڑ میں نازل ہوئی یا میدان میں۔“ اسے امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

الْبَابُ الثَّالِثُ عَشَرَ:

جَامِعُ مَنَاقِبِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ ﷺ

﴿خلفاءِ راشدین ﷺ کے جامع مناقب﴾

۱۔ فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ ﷺ
﴿خلفاء راشدین ﷺ کے جامع مناقب کا بیان﴾

فصل في جامع مناقب الخلفاء الراشدين ﷺ

﴿ خلفاء راشدين ﷺ کے جامع مناقب کا بیان ﴾

٧٣٤ / ١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقْرَةً لَهُ، قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا التَّفَتُّ إِلَيْهِ الْبَقْرَةَ فَقَالَتْ: إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا وَلَكِنِّي إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ. فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، تَعْجَبًا وَفَزَعًا أَبَقْرَةً تَكَلِّمُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهِ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: بَيْنَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ، حَمَلَ عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى اسْتَقْدَمَهَا مِنْهُ. فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ، فَقَالَ لَهُ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ، يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي؟ فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَإِنِّي أُوْمِنُ بِذَلِكَ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک مرتبہ ایک شخص اپنے گائے پر بوجھ لادے ہوئے ہانک کر لے جا رہا تھا۔ گائے نے اس کی طرف دیکھا اور کہنے لگی میں اس (کام) کے لئے پیدا نہیں کی گئی بلکہ میں تو کھیتی باڑی کے لئے تخلیق کی گئی ہوں۔ لوگوں نے تعجب اور گھبراہٹ کے عالم میں کہا: سبحان اللہ! گائے بھی گفتگو کرتی ہے؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک میں تو اسے سچ مانتا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی اسے سچ تسلیم کرتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک

الحديث رقم ١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب: من فضائل أبي بكر الصديق رضي الله عنه، ١٣٣٩/٣، الرقم: ٣٤٦٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أبي بكر رضي الله عنه، ١٨٥٨/٤، الرقم: ٢٣٨٨، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في مناقب أبي بكر وعمر رضي الله عنهما، ٦١٥/٥، الرقم: ٣٦٧٧.

مرتبہ ایک چرواہا اپنی بکریوں (کے ریوڑ) میں تھا، ایک بھیڑیے نے اُن پر حملہ کر دیا اور اس ریوڑ میں سے ایک بکری کو پکڑ لیا۔ چرواہے نے اس کا پیچھا کیا اور بکری کو اس سے چھڑا لیا۔ بھیڑیا چرواہے کی طرف متوجہ ہوا اور اُسے کہنے لگا: اُس دن بکری کو کون بچائے گا جس دن میرے سوا کوئی چرواہا نہ ہوگا۔ (وہ قیامت کا دن ہے یا عید کا دن جس دن جاہلیت والے کھیل کود میں مصروف رہتے اور بھیڑیے بکریاں لے جاتے یا قیامت کے قریب فتنہ کا دن جب لوگ مصیبت کے مارے اپنے مال کی فکر سے (بھی غافل ہو جائیں گے) لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک اس واقعہ کو میں، ابو بکر اور عمر سچ تسلیم کرتے ہیں۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۷۳۵ / ۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ فَدَعَا اللَّهُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَدْ وُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ، إِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي قَدْ وُضِعَ مِرْفَقُهُ عَلَى مَنْكِبِي يَقُولُ: رَحِمَكَ اللَّهُ، إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، لِأَنِّي كَثِيرًا مِمَّا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: كُنْتُ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ، وَفَعَلْتُ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ، وَأَنْطَلَقْتُ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَهُمَا، فَالْتَفْتُ فَإِذَا هُوَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں ان لوگوں کے ہمراہ کھڑا تھا جنہوں نے حضرت عمر بن الخطاب ﷺ کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی۔ اس وقت حضرت عمر ﷺ (کی میت) کو چارپائی پر رکھا جا چکا تھا، اچانک ایک شخص میرے پیچھے سے آیا اور اپنی کہنی میرے کندھے پر رکھی اور (حضرت عمر ﷺ کی میت سے

الحدیث رقم ۲: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المناقب، باب: قول النبي ﷺ: لو كنت متخذاً خليلاً، ۱۳۴۵/۳، الرقم: ۳۴۷۴، ۳۴۸۲، ومسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ۱۸۵۸/۴، الرقم: ۲۳۸۹، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فضل أبي بكر الصديق، ۱/۳۷، الرقم: ۹۸، والحاكم فی المستدرک، ۷۱/۳، الرقم: ۴۴۲۷.

مخاطب ہو کر) کہنے لگا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، میں امید کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق ﷺ) کے ساتھ رکھے گا کیونکہ میں اکثر حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنتا تھا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے: میں، ابوبکر ﷺ اور عمر ﷺ تھے، اور میں، ابوبکر ﷺ اور عمر ﷺ نے (فلاں کام) کیا، میں، ابوبکر ﷺ اور عمر ﷺ (فلاں جگہ) گئے۔ مجھے امید واثق ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا۔ پس میں اپنے پیچھے اُس شخص کی طرف متوجہ ہوا تو (کیا دیکھتا ہوں) وہ حضرت علی بن ابی طالب ﷺ تھے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳/۷۳۶. عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَائِطٍ مِنْ حَائِطِ الْمَدِينَةِ، هُوَ مُتَكِيٌّ يَرْكُزُ بَعُودٍ مَعَهُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ، إِذَا اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ. فَقَالَ: افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ: فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ. فَفَتَحَتْ لَهُ وَبَشَّرَتْهُ بِالْجَنَّةِ. قَالَ: ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ. فَقَالَ: افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، قَالَ: فَذَهَبَتْ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ. فَفَتَحَتْ لَهُ وَبَشَّرَتْهُ بِالْجَنَّةِ. ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ. قَالَ: فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تَكُونُ قَالَ: فَذَهَبَتْ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. قَالَ: فَفَتَحَتْ وَبَشَّرَتْهُ بِالْجَنَّةِ. قَالَ: وَقُلْتُ الَّذِي قَالَ: فَقَالَ: اَللَّهُمَّ، صَبْرًا. أَوْ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

”حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ

الحديث رقم ۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب، ۳/۱۳۵۰، الرقم: ۳۴۹۰، وفي كتاب: الأدب، باب: من نكت العود في الماء والطين، ۵/۲۲۹۵، الرقم: ۵۸۶۲، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عثمان بن عفان، ۴/۱۸۶۷، الرقم: ۲۴۰۳، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في مناقب عمر، ۵/۶۲۲، الرقم: ۳۶۹۴، والبخاري في الأدب المفرد، ۱/۳۳۵، الرقم: ۹۶۵، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ۱/۲۹۹.

منورہ کے ایک باغ میں تکیہ لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، اور ایک لکڑی سے زمین کھرچ رہے تھے، ایک شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا، آپ ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھول کر آنے والے کو جنت کی بشارت دے دو، حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ نے فرمایا: آنے والے حضرت ابوبکر ؓ تھے، میں نے دروازہ کھول کر انہیں جنت کی بشارت دے دی۔ پھر ایک شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا، آپ ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھول کر آنے والے کو جنت کی بشارت دے دو، حضرت ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ میں گیا تو وہ حضرت عمر ؓ تھے۔ میں نے دروازہ کھول کر انہیں جنت کی بشارت دے دی، پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا تو حضور نبی اکرم ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا: دروازہ کھول دو اور آنے والے کو مصیبتوں کی بنا پر جنت کی بشارت دے دو، میں نے جا کر دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان ؓ تھے، میں نے دروازہ کھولا اور انہیں بھی جنت کی بشارت دی اور جو کچھ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا وہ کہہ دیا، حضرت عثمان ؓ نے دعا کی: اے اللہ! صبر عطا فرما، یا کہا: اے اللہ تو ہی مستعان (جس سے مدد طلب کی جائے) ہے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

۷۳۷ / ۴ . عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: صَعَدَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أَحَدٍ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضْرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ: اثْبُتْ أَحَدٌ، فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدَانِ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

”حضرت انس بن مالک ؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ جبل احد پر تشریف لے گئے اس وقت آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان ؓ تھے۔ ان سب کی موجودگی کی وجہ سے پہاڑ (جوشِ مسرت سے) وجد میں آ گیا۔“

الحدیث رقم ۴: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: المناقب، باب: مناقب عمر بن الخطاب، ۱۳۴۸/۳، الرقم: ۳۴۸۳، وفي باب: لو كنت متخذاً خليلاً، ۱۳۴۴/۳، الرقم: ۳۴۷۲، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في مناقب عثمان، ۶۲۴/۵، الرقم: ۳۶۹۷، وأبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في الخلفاء، ۲۱۲/۴، الرقم: ۴۶۵۱، وابن حبان في الصحیح، ۲۸۰/۱۵، الرقم: ۶۸۶۵، والنسائي في السنن الكبرى، ۴۳/۵، الرقم: ۸۱۳۵۔

آپ ﷺ نے اس پر اپنا قدم مبارک مارا اور فرمایا: اے اُحد ٹھہر جا! تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں۔“

اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۵/۷۳۸۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ. وَخَشِيتُ أَنْ يَقُولَ عُثْمَانُ، قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ؟ قَالَ: مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

”حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے دریافت کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد سب سے بہتر کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، پھر میں نے کہا: ان کے بعد؟ انہوں نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔ تو میں نے اس خوف سے کہ اب وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نام لیں گے خود ہی کہہ دیا کہ پھر آپ ہیں؟ آپ ﷺ نے (بطور عاجزی) فرمایا: نہیں میں تو مسلمانوں میں سے ایک عام مسلمان ہوں۔“ اس حدیث کو امام بخاری اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۶/۷۳۹۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَقُولُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

الحديث رقم ۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب: قول النبي ﷺ: لو كنت متخذاً خليلاً، ۱۳۴۲/۳، الرقم: ۳۴۶۸، وأبوداؤد في السنن، كتاب: السنة، باب: في التفضيل، ۲۰۶/۴، الرقم: ۴۶۲۹، والطبراني في المعجم الأوسط، ۲۴۷/۱، الرقم: ۸۱۰، وابن أبي عاصم في السنة، ۴۸۰/۲، وعبد الله بن أحمد في السنة، ۵۶۸/۲، الرقم: ۱۳۳۲.

الحديث رقم ۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب: مناقب عثمان بن عفان، ۱۳۵۲/۳، الرقم: ۳۴۹۴، وأبوداؤد في السنن، كتاب: السنة، باب: في التفضيل، ۲۰۶/۴، الرقم: ۴۶۲۷.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں حضرت ابوبکرؓ کے برابر کسی کو شمار نہیں کرتے تھے۔ پھر ان کے بعد حضرت عمرؓ کو، پھر ان کے بعد حضرت عثمانؓ کو ان کے بعد ہم باقی اصحاب رسول ﷺ کو ایک دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۷/۷۴۰. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَخَيَّرْنَا أَبَا بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے مبارک زمانہ میں جب ہم صحابہ کرامؓ کے درمیان کسی کو ترجیح دیتے تو سب پر حضرت ابوبکرؓ کو ترجیح دیا کرتے تھے، پھر حضرت عمر بن الخطابؓ کو، پھر حضرت عثمان بن عفانؓ کو۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۸/۷۴۱. عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ، وَأَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ، وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے وصال فرمایا تو آپ ﷺ کی عمر مبارک تریسٹھ (۶۳) برس تھی، اور حضرت ابوبکرؓ نے وصال فرمایا تو ان کی عمر مبارک بھی تریسٹھ (۶۳) برس تھی اور حضرت عمرؓ نے وصال فرمایا تو ان کی عمر مبارک بھی تریسٹھ (۶۳) برس تھی۔ (اس سے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں ان

الحدیث رقم ۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي ﷺ،

باب: فضل أبي بكرؓ، ۱۳۳۷/۳، الرقم: ۳۴۵۵، ۳۴۹۴، وأبوداؤد في السنن،

كتاب: السنة، باب: في التفضيل، ۲۰۶/۴، الرقم: ۴۶۲۸.

الحدیث رقم ۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: كم سن

النبي ﷺ، ۱۸۲۵/۴، الرقم: ۲۳۴۸.

کی اتباع و قرابتِ روحانی اور فنائیتِ باطنی ثابت ہوتی ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٧٤٢ / ٩۔ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ ﷺ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،
إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ دُلُومًا دَلِي مِنَ السَّمَاءِ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا، فَشَرِبَ
شَرْبًا ضَعِيفًا ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا، فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ، ثُمَّ جَاءَ
عُثْمَانُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا، فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا
فَانْتَشَطَتْ وَانْتَضَحَ عَلَيْهِ مِنْهَا شَيْءٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت سمرہ بن جندب ﷺ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ سے
عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں نے (خواب میں) دیکھا کہ گویا ایک ڈول آسمان سے لٹکایا
گیا ہے۔ پس حضرت ابو بکر ﷺ آئے اور اسے کناروں سے پکڑ کر بمشکل پیا (مراد ان کے دور
خلافت کی مشکلات ہیں)۔ پھر حضرت عمر ﷺ آئے اور اسے کناروں سے پکڑ کر پیا یہاں تک
کہ خوب شکم سیر ہو گئے۔ پھر حضرت عثمان ﷺ آئے اور اسے کناروں سے پکڑ کر پیا۔ پھر
حضرت علی ﷺ آئے تو انہوں نے اسے کناروں سے پکڑا تو وہ ہل گیا اور اس میں سے کچھ پانی
ان کے اوپر گر گیا۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے نیز مذکورہ الفاظ ابو داؤد کے ہیں۔

٧٤٣ / ١٠۔ عَنْ أَنَسِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ عَلَى أَصْحَابِهِ

الحديث رقم ٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من
فضائل عمر، ٤ / ١٨٦١، الرقم: ٢٣٩٢، وأبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب:
في الخلفاء، ٤ / ٢٠٨، الرقم: ٤٦٣٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥ / ٢١،
الرقم: ٢٣٨٧٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٥٦، الرقم: ٣٢٠٠١،
والطبراني في المعجم الكبير، ٧ / ٢٣١، الرقم: ٦٩٦٥، وابن أبي عاصم في
السنة، ٢ / ٥٤٠، الرقم: ١١٤١، والهيتمي في مجمع الزوائد، ٧ / ١٨٠.

الحديث رقم ١٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ،
باب: في مناقب أبي بكر وعمر رضي الله عنهما، ٥ / ٦١٢، الرقم: ٣٦٦٨، وأحمد بن —

مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ. وَهُمْ جُلُوسٌ وَفِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ. فَلَا يَرْفَعُ إِلَيْهِ أَحَدٌ مِنْهُمْ بَصْرَهُ إِلَّا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ. فَإِنَّهُمَا كَانَا يَنْظُرَانِ إِلَيْهِ، وَيَنْظُرُ إِلَيْهِمَا، وَيَتَبَسَّمَانِ إِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ إِلَيْهِمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین و انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجلس میں تشریف لایا کرتے۔ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) بیٹھے ہوتے اور ان میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود ہوتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نظریں اٹھا کر نہیں دیکھتا تھا سوائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے۔ پس یہ دونوں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا کرتے تھے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کی طرف دیکھا کرتے۔ وہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ کر مسکراتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کی طرف دیکھ کر تبسم فرمایا کرتے تھے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٧٤٤ / ١١ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا لَهُ وَزِيرَانِ مِنَ أَهْلِ السَّمَاءِ وَوَزِيرَانِ مِنَ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنَ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ، وَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنَ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کے لئے دو وزیر آسمان والوں میں سے اور دو وزیر زمین والوں میں سے ہوتے ہیں۔ پس آسمان والوں میں سے میرے دو وزیر، جبرائیل و میکائیل علیہما السلام ہیں اور زمین والوں میں

..... حنبل فی المسند، ١٥٠ / ٢، الرقم: ١٢٥٣٨، والحکم فی المستدرک، ٢٠٩ / ١،

الرقم: ٤١٨، و عبد بن حمید فی المسند، ٣٨٨ / ١، الرقم: ١٢٩٨۔

الحدیث رقم ١١: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم،

باب: فی مناقب أبی بکر وعمر رضی الله عنهما کلّیہما، ٦١٦ / ٥، الرقم: ٣٦٨٠،

والحکم فی المستدرک، ٢٩٠ / ٢، الرقم: ٣٠٤٧۔

سے میرے دو وزیر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔“

اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۷۴۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ: هَذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت عبداللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو فرمایا: یہ دونوں (میرے لئے) کان اور آنکھ کی حیثیت رکھتے ہیں۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۷۴۶۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النُّجُومَ الطَّالِعَ فِي أَفْقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اعلیٰ اور بلند درجات والوں کو نچلے درجات والے ایسے دیکھیں گے جیسے تم آسمان کے افق پر طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو اور بیشک ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ (بلند درجات والوں) میں سے ہیں اور نہایت اچھے ہیں۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱۴/۷۴۷۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِي بَكْرٍ

الحديث رقم ۱۲: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فی مناقب أبی بکر وعمر رضی اللہ عنہما کلہما، ۶۱۳/۵، الرقم: ۳۶۷۱، والحاکم فی المستدرک، ۷۳/۳، الرقم: ۴۴۳۲۔

الحديث رقم ۱۳: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب أبی بکر الصديق، ۶۰۷/۵، الرقم: ۳۶۵۸، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فضل أبی بکر الصديق، ۳۷/۱، الرقم: ۹۶، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۹۳/۳، الرقم: ۱۱۹۰۰، وأبو يعلى فی المسند، ۴۰۰/۲، الرقم: ۱۱۷۸، وابن أبي شيبه فی المصنف، ۳۴۸/۶، الرقم: ۳۱۹۲۵۔

الحديث رقم ۱۴: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ،

وَعَمَرَ: هَذَانِ سَيِّدَا كَهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوْلِيَيْنِ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيَّ
وَالْمُرْسَلِينَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت انس بن مالک ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر ؓ اور حضرت عمر ؓ کے بارے میں فرمایا: یہ دونوں انبیاء و مرسلین کے علاوہ اولین و آخرین میں سے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہیں۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٥/٧٤٨ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثُمَّ
أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللَّهِ عُمَرُ وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءُ
عُثْمَانُ الْحَدِيثُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے ابوبکر ؓ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کے معاملے میں سب سے زیادہ شدت والے عمر ؓ ہیں اور حیا کے اعتبار سے سب سے زیادہ مضبوط عثمان ؓ ہیں۔“ اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٦/٧٤٩ - عَنْ حُذَيْفَةَ ؓ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ:

..... باب: مناقب أبي بكر وعمر كليهما، ٥/٦١٠، الرقم: ٣٦٦٤، وأحمد بن حنبل في
المسند، ١/٨٠، الرقم: ٦٠٢، والطبرانی في المعجم الأوسط، ٧/٦٨، الرقم:
٦٨٧٣، وفي المعجم الصغير، ٢/١٧٣، الرقم: ٩٧٦.

الحديث رقم ١٥: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ،
باب: مناقب معاذ بن جبل ؓ، ٥/٦٦٤، الرقم: ٣٧٩٠، وابن ماجه في السنن،
المقدمة، باب: فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، ١/٥٥، الرقم: ١٥٤، والنسائی
في السنن الكبرى، ٥/٦٧، الرقم: ٨٢٤٢، والحاکم في المستدرک، ٣/٤٧٧،
الرقم: ٥٧٨٤.

الحديث رقم ١٦: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ،
باب: مناقب أبي بكر الصديق، ٥/٦١٠، الرقم: ٣٦٦٣، وابن ماجه في السنن،

إِنِّي لَا أُدْرِي مَا بَقَائِي فِيكُمْ؟ فَاقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ الحديث. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت حذیفہ ؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک میں ذاتی طور پر نہیں جانتا کہ کتنی مدت تمہارے درمیان رہوں گا۔ پس تم میرے بعد ان لوگوں کی پیروی کرنا۔ یہ فرماتے ہوئے آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر ؓ اور حضرت عمر ؓ کی طرف اشارہ فرمایا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۷/۷۵۰. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْرِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا أَظُنُّ رَجُلًا يَنْتَقِصُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحِبُّ النَّبِيَّ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”امام محمد بن سیرین ؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں یہ خیال نہیں کرتا کہ جو شخص حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی تنقیص کرتا ہے وہ حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت رکھتا ہو۔“ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسے حدیث حسن کہا ہے۔

۱۸/۷۵۱. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنَشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ آتَى أَهْلَ الْبُقَيْعِ

..... المقدمة، باب: في القدر، ۱/۳۷، الرقم: ۹۷، وأحمد بن حنبل في المسند،

۵/۳۸۵، الرقم: ۲۳۳۲۴، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/۳۲۷، الرقم: ۶۹۰۲،

وابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۴۳۳، الرقم: ۳۷۰۴۹.

الحديث رقم ۱۷: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ،

باب: في مناقب عمر، ۵/۶۱۸، الرقم: ۳۶۸۵.

الحديث رقم ۱۸: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب:

في مناقب عمر، ۵/۶۲۲، الرقم: ۳۶۹۲، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/۳۲۴،

الرقم: ۶۸۹۹، والحكم في المستدرک، ۲/۵۰۵، الرقم: ۴۷۳۲، ۳/۷۲، الرقم:

۴۴۲۹، والهيتمي في موارد الظمان، ۱/۵۳۹، الرقم: ۲۱۹۴.

فِيحْشَرُونَ مَعِيَ، ثُمَّ أَنْتَظِرُ أَهْلَ مَكَّةَ. حَتَّى أَحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے جس کے لئے زمین کو کھولا جائے گا وہ میں ہوں پھر ابوبکر کے لئے اور پھر عمر کے لئے پھر اہل بقیع کی باری آئے گی اور انہیں میرے ساتھ اکٹھا کیا جائے گا پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا یہاں تک کہ حریم شریفین کے درمیان لوگوں کے ساتھ جمع کیا جاؤں گا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۹/۷۵۲. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَرِي اللَّيْلَةَ رَجُلًا صَالِحًا، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ نِيْطَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَنِيْطَ عُمَرُ بِأَبِي بَكْرٍ، وَنِيْطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ. قَالَ: جَابِرٌ: فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْنَا: أَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَأَمَّا تَنَوُّطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ، فَهُمْ وَوَلَاةُ هَذَا الْأَمْرِ الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گزشتہ رات ایک نیک آدمی کو خواب دکھایا گیا کہ ابوبکر کو حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ منسلک کر دیا گیا اور عمر کو ابوبکر کے ساتھ اور عثمان کو عمر کے ساتھ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

الحدیث رقم ۱۹: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في الخلفاء، ۲۰۸/۴، الرقم: ۴۶۳۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۵۵، الرقم: ۱۴۸۶۳، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/۳۴۳، الرقم: ۶۹۱۳، والحكم في المستدرک، ۳/۱۰۹، الرقم: ۴۵۵۱، ۳/۷۵، الرقم: ۴۴۳۸، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/۵۳۷، الرقم: ۱۱۳۴.

کہ جب ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی مجلس سے اٹھے تو ہم نے کہا: اس نیک آدمی سے مراد تو خود حضور نبی اکرم ﷺ ہی ہیں۔ رہا بعض کا بعض سے منسلک ہونا تو وہ ان کا اس ذمہ داری کو سنبھالنا ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو مبعوث فرمایا تھا۔“

اس حدیث کو امام ابوداؤد، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۲۰ / ۷۵۳. عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَيٌّ، أَفْضَلُ أُمَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ ﷺ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

”حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ ظاہری کے ایام میں بھی کہا کرتے تھے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی امت میں سے افضل ترین حضرت ابو بکر پھر حضرت عمر اور پھر حضرت عثمان ﷺ ہیں۔“

اس حدیث کو امام ابوداؤد اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

۲۱ / ۷۵۴. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا ﷺ يَقُولُ: خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَبُو بَكْرٍ، وَخَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ، عُمَرُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

”حضرت عبد اللہ بن سلمہ ﷺ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے

الحديث رقم ۲۰: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في التفضيل، ۲۰۶/۴، الرقم: ۴۶۲۸، وابن أبي عاصم في السنة، ۱۵۴۰/۲، والخلال في السنة، ۳۸۶/۲، الرقم: ۵۴۹، والمباركفوري في تحفة الأحوزي، ۱۳۸/۱۰.
الحديث رقم ۲۱: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل عمر، ۳۹/۱، الرقم: ۱۰۶، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۷/۱۹۹، ۲۰۰، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۵/۲۱۳، الرقم: ۳۶۸۶.

افضل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے افضل حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔“
اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۲۲/۷۵۵. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي بَيْتٍ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لِيَنْهَضَ كُلُّ رَجُلٍ إِلَى كَفْتِهِ. وَنَهَضَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَى عُثْمَانَ، فَاعْتَقَهُ قَالَ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَانْتَ وَلِيِّي فِي الْآخِرَةِ.
رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَبُو يَعْلَى.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مہاجرین کے ایک گروہ کے ساتھ ایک گھر میں تھے اور اس گروہ میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی تھے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ہر آدمی اپنے کفو کی طرف کھڑا ہو جائے اور خود حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان کی طرف کھڑے ہو گئے اور انہیں اپنے گلے لگایا اور فرمایا: اے عثمان! تو دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔“
اس حدیث کو امام حاکم اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۲۳/۷۵۶. عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَبْعَثَ إِلَى الْأَفَاقِ رِجَالًا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السُّنَنَ

الحديث رقم ۲۲: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳/۱۰۴، الرقم: ۴۵۳۶، وأبو يعلى في المسند، ۴/۴۴، الرقم: ۲۰۵۱، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۱/۵۲۴، الرقم: ۸۶۸، والمنائوي في فيض القدير، ۴/۳۰۲.
الحديث رقم ۲۳: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱/۷۸، الرقم: ۴۴۴۸.

وَالْفَرَائِضَ كَمَا بَعَثَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ العليه السلام الْخَوَارِيزِينَ قِيلَ لَهُ: فَأَيْنَ أَنْتَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ؟ قَالَ: إِنَّهُ لَا غِنَى بِي عَنْهُمَا، إِنَّهُمَا مِنَ الدِّينِ كَالسَّمْعِ وَالْبَصْرِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا ہے کہ تمام آفاق (آس پاس کے علاقہ جات) میں کچھ لوگ بھیجوں جو لوگوں کو سنن و فرائض سکھائیں، جس طرح عیسیٰ بن مریم العلیہ السلام نے اپنے حواریوں کو بھیجا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا (حضرت) ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں کیا خیال ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک (دین اسلام کی ترویج کے لئے) میرے ساتھ ساتھ اُن دونوں کا وجود بھی ناگزیر ہے۔ یقیناً یہ دونوں دین میں سمع و بصر (یعنی کان اور آنکھ) کا درجہ رکھتے ہیں۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٧٥٧/٢٤. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَشَيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَى امْرَأَةٍ فَذَبَحَتْ لَنَا شَاةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لِيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ ثُمَّ قَالَ: لِيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَدَخَلَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ ثُمَّ قَالَ: لِيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، اللَّهُمَّ، إِنْ شِئْتَ فَاجْعَلْهُ عَلِيًّا، قَالَ: فَدَخَلَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک صحابیہ کے گھر گئے، اس نے ہمارے لیے بکری ذبح کی۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ابھی یہاں) اہل جنت میں سے ایک شخص داخل ہوگا، پس تھوڑی دیر بعد حضرت ابوبکر

الحديث رقم ٢٤: أخرجه الحاكم في المستدرک، ١٤٦/٣، الرقم: ٤٦٦١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٣١/٣، الرقم: ١٤٥٩٠، والطیالسی في المسند، ٢٣٤/١، الرقم: ١٦٧٤، وابن أبي شیبة في المصنف، ٣٥١/٦، الرقم: ٣١٩٥٢، والطبرانی في المعجم الأوسط، ٤١/٨، الرقم: ٧٨٩٧.

ﷺ داخل ہوئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: (ابھی) اہل جنت میں سے ایک اور شخص داخل ہوگا پس تھوڑی دیر بعد حضرت عمرؓ داخل ہوئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: (ابھی) اہل جنت میں سے ایک اور شخص تمہارے پاس آئے گا (آپ ﷺ نے یہ دعا بھی فرمائی کہ) اے اللہ! اگر تیری رضا ہے تو آنے والا علیؓ ہو، راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر حضرت علیؓ داخل ہوئے۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور احمد نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۲۵/۷۵۸۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ وَرَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَيًّا وَأَصْحَابُهُ مُتَوَافِرُونَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ ثُمَّ نَسَكْتُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو يَعْلَى وَالتَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ میں جبکہ آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کافی تعداد میں تھے ہم اس طرح شمار کیا کرتے تھے۔“ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور پھر خاموش ہو جاتے تھے۔“

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ، ابویعلیٰ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۶/۷۵۹۔ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: حُبُّ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَعْرِفَةُ فَضْلِهِمَا مِنَ السُّنَّةِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت شعبیؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی محبت اور ان کے فضائل کی معرفت سنت ہے۔“ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۲۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۴/۲، الرقم: ۴۶۲۶، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۴۹/۶، الرقم: ۳۱۹۳۶، وأبو يعلى في المسند، ۱۰/۱۶۱، الرقم: ۵۷۸۴، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۲/۳۴۵، الرقم:

۱۳۳۰۱۔

الحدیث رقم ۲۶: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۳۴۹/۶، الرقم: ۳۱۹۳۷۔

٢٧/٧٦٠. عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ يُؤَمَّرُ بَعْدَكَ؟ قَالَ: إِنْ تُوَمِّرُوا أَبَا بَكْرٍ تَجِدُوهُ أَمِينًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْآخِرَةِ وَإِنْ تُوَمِّرُوا عُمَرَ تَجِدُوهُ قَوِيًّا أَمِينًا، لَا يَخَافُ فِي اللَّهِ تَعَالَى لَوْمَةً لَائِمًا، وَإِنْ تُوَمِّرُوا عَلِيًّا تَجِدُوهُ هَادِيًّا مَهْدِيًّا يَأْخُذُ بِكُمْ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ کے بعد کسے امیر بنایا جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم ابوبکر کو امیر بناؤ گے تو تم انہیں امانت دار، دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرنے والا اور آخرت سے رغبت رکھنے والا پاؤ گے اور اگر عمر کو امیر بناؤ گے تو انہیں ایسا قوی اور امین پاؤ گے جسے اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا کوئی خوف نہیں ہے اور اگر تم علی رضی اللہ عنہ کو امیر بناؤ گے تو انہیں ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا پاؤ گے جو تمہیں سیدھے راستے پر چلائے گا۔“

اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢٨/٧٦١. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَقَالَ: رَأَيْتُمْ قَبِيلَ الْفَجْرِ كَأَنِّي أُعْطِيتُ الْمَقَالِيدَ وَالْمَوَازِينَ. فَأَمَّا الْمَقَالِيدُ، فَهَذِهِ الْمَفَاتِيحُ، وَأَمَّا الْمَوَازِينُ، فَهِيَ الَّتِي تَزْنُونَ بِهَا، فَوُضِعَتْ فِي كِفَّةٍ وَوُضِعَتْ أُمَّتِي فِي كِفَّةٍ فَوُزِنَتْ بِهِمْ، فَرَجَحَتْ. ثُمَّ جِيءَ بِأَبِي بَكْرٍ، فَوُزِنَ بِهِمْ، فَوُزِنَ ثُمَّ

الحدیث رقم ٢٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٠٨، الرقم: ٨٥٩، والحاكم في المستدرک، ٣/٧٣، الرقم: ٤٤٣٤، والبزار في المسند، ٣/٣٣، الرقم: ٧٨٣، والمقدسی في الأحادیث المختارة، ٢/٨٦، الرقم: ٤٦٣.

الحدیث رقم ٢٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٧٦، الرقم: ٥٤٦٩، وابن أبي شيبه في المصنف، ٦/٣٥٢، الرقم: ٣١٩٦٠، ٦/١٧٦، الرقم: ٣٠٤٨٤، والهيثمی في مجمع الزوائد، ٩/٥٨.

جِيءَ بِعُمَرَ، فَوُزِنَ بِهِمْ، فَوُزِنَ، ثُمَّ جِيءَ بِعُثْمَانَ فَوُزِنَ بِهِمْ، ثُمَّ رُفِعَتْ.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن سورج طلوع ہونے کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ ہماری طرف تشریف لائے اور فرمایا: میں نے فجر سے تھوڑا پہلے خواب میں دیکھا گویا مجھے چابیاں اور ترازو عطاء کیے گئے۔ مقالید تو یہ چابیاں ہیں اور ترازو وہ ہیں جن کے ساتھ تم وزن کرتے ہو۔ پس مجھے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری امت کو دوسرے پلڑے میں پھر وزن کیا گیا تو میرا پلڑا بھاری تھا۔ پھر ابو بکر صدیق کو لایا گیا پس ان کا وزن میری امت کے ساتھ کیا گیا تو ان کا پلڑا بھاری تھا۔ پھر عمر کو لایا گیا اور ان کا وزن میری امت کے ساتھ کیا گیا تو ان کا پلڑا بھاری تھا۔ پھر عثمان کو لایا گیا اور ان کا وزن میری امت کے ساتھ کیا گیا پھر وہ پلڑا اٹھا لیا گیا۔“ اس حدیث کو امام احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۲۹/۷۶۲. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ثَلَاثَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَصْبَحُ قُرَيْشٍ وَجُوهًا، وَأَحْسَنُهَا أَخْلَاقًا، وَأَثْبَتُهَا حَيَاءً، إِنْ حَدَّثُوكَ لَمْ يَكْذِبُوكَ، وَإِنْ حَدَّثْتَهُمْ لَمْ يَكْذِبُوكَ: أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَانَ رضي الله عنهم. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو نَعِيمٍ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: قریش میں سے تین افراد ایسے ہیں جو سب سے زیادہ روشن چہرے والے، سب سے زیادہ حسن اخلاق کے حامل اور حیاء کے اعتبار سے سب سے زیادہ ثابت قدم ہیں۔ اگر وہ تمہارے ساتھ بات کریں تو جھوٹ نہیں بولیں گے اور اگر تم ان کے ساتھ بات کرو گے تو تمہیں نہیں جھٹلائیں گے، وہ حضرت ابوبکر، حضرت ابو عبیدہ بن جراح اور حضرت عثمان بن عفان رضي الله عنهم ہیں۔“

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۲۹: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۱/۵۶، الرقم: ۱۶، وأبو نعیم في حلیة الأولیاء، ۱/۵۶.

٣٠ / ٧٦٣. عَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَأَبُو نَعِيمٍ.

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میرے بعد ابوبکر اور عمر کی پیروی اور اقتداء کرنا۔“

اس حدیث کو امام طبرانی، بیہقی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

٣١ / ٧٦٤. عَنْ عَصْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَدِمَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ بِبَابِلَ لَهُ فَلَقِيَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاشْتَرَاهَا مِنْهُ، فَلَقِيَهُ عَلِيٌّ فَقَالَ: مَا أَقْدَمَكَ قَالَ: قَدِمْتُ بِبَابِلَ فَاشْتَرَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَفَقَدْتُكَ قَالَ: لَا وَلَكِنْ بَعْتُهَا مِنْهُ بِتَأْخِيرٍ فَقَالَ عَلِيٌّ: ارْجِعْ فَقُلْ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ حَدَّثَ بِكَ حَدَّثٌ مَنْ يَقْضِيَنِي مَالِي؟ وَانظُرْ مَا يَقُولُ لَكَ، فَارْجِعْ إِلَيَّ حَتَّى تَعْلَمَنِي، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ حَدَّثَ بِكَ حَدَّثٌ فَمَنْ يَقْضِيَنِي قَالَ: أَبُو بَكْرٍ فَأَعْلَمَ عَلِيًّا، فَقَالَ لَهُ: ارْجِعْ اسْأَلْهُ إِنْ حَدَّثَ بِأَبِي بَكْرٍ حَدَّثٌ فَمَنْ يَقْضِيَنِي فَسَأَلَهُ فَقَالَ: عُمَرُ فَجَاءَ فَأَعْلَمَ عَلِيًّا فَقَالَ لَهُ: ارْجِعْ فَسَأَلَهُ: إِذَا مَاتَ عُمَرُ فَمَنْ يَقْضِيَنِي؟ فَجَاءَ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَيْحَكَ إِذَا مَاتَ عُمَرُ، فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَمُوتَ فَمُتْ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عاصمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ کے دیہاتیوں میں سے ایک دیہاتی اونٹ لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے وہ

الحديث رقم ٣٠: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤ / ١٤٠، الرقم: ٣٨١٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨ / ١٥٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٩ / ١٠٩.
الحديث رقم ٣١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٧ / ١٨٠، الرقم: ٤٧٨، والحسيني في البيان والتعريف، ٢ / ٢٦٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥ / ١٧٩، والمنائوي في فيض القدير، ٦ / ٣٦٦.

اونٹ خرید لیا، پس اس کے بعد وہ حضرت علیؑ کو ملا تو انہوں نے اس سے دریافت کیا کہ تو کس لئے آیا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ میں ایک اونٹ لے کر آیا تھا جو کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے خرید لیا ہے۔ حضرت علیؑ نے دریافت فرمایا: کیا تو نے نقد رقم کے بدلے میں اسے کو فروخت کیا ہے؟ اس نے کہا۔ نہیں، بلکہ میں نے اسے ادھار رقم پر فروخت کیا ہے۔ حضرت علیؑ نے اس سے کہا: واپس جاؤ اور آپ ﷺ سے دریافت کرو کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! اگر آپ کو کچھ ہو جائے تو میرا مال مجھے کون دے گا اس کے بعد آپ ﷺ جو جواب دیں وہ واپس آ کر مجھے بتانا۔ وہ شخص واپس گیا اور حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! اگر آپ کو کچھ ہو جائے تو میری رقم مجھے کون ادا کرے گا آپ ﷺ نے فرمایا: ابو بکر، وہ شخص واپس حضرت علیؑ کے پاس آیا اور حضور نبی اکرم ﷺ کا جواب بتایا، حضرت علیؑ نے اس سے کہا کہ واپس جاؤ اور آپ ﷺ سے عرض کرو کہ اگر حضرت ابو بکرؓ کو کچھ ہو جائے تو پھر کون مجھے میرا مال دے گا پس اس شخص نے واپس جا کر آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: عمر، وہ شخص واپس آیا اور حضرت علیؑ کو آپ ﷺ کا جواب بتایا حضرت علیؑ نے اس سے کہا کہ واپس جاؤ اور آپ ﷺ سے پھر پوچھو کہ اگر حضرت عمرؓ فوت ہو جائیں تو پھر کون مجھے میرا مال دے گا، اس نے جا کر حضور نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے کیا ہو گیا ہے جب عمر فوت ہو جائے تو پھر تم بھی مرنے کی استطاعت رکھتے ہو تو مر جانا۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۲/۷۶۵۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَرْحَمُ أُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ، وَأَشَدُّهُمْ فِي اللَّهِ عُمَرُ، وَأَكْرَمُ حَيَاءٍ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، وَأَقْضَاهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سب سے زیادہ رحم دل ابو بکر ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملے میں سب سے زیادہ سخت عمر ہیں اور سب سے حیا دار عثمان بن عفان ہیں اور سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے علی ہیں۔“ اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

الْبَابُ الرَّابِعُ عَشَرَ:

مَنَاقِبُ الْمُهَاجِرِينَ ﷺ

﴿ مہاجرین صحابہ کرام ﷺ کے مناقب ﴾

۱۔ فَصَلِّ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ
الْأَنْصَارِ

﴿ فرمانِ رسول ﷺ: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے
ایک فرد ہوتا ﴾

۲۔ فَصَلِّ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْمُهَاجِرِينَ ﷺ

﴿ حضور نبی اکرم ﷺ کا مہاجرین کے لئے دعا فرمانے کا
بیان ﴾

۳۔ فَصَلِّ فِيمَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمُهَاجِرِينَ ﷺ

﴿ فضیلتِ مہاجرین کے بیان ﴾

۴۔ فَصَلِّ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْمُهَاجِرِينَ ﷺ

﴿ مہاجرین صحابہ کرام کے جامع مناقب کا بیان ﴾

فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ

﴿فرمانِ رسول ﷺ: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک فرد ہوتا﴾

۱/۷۶۶۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

قَالَ: لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ.
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

”حضرت عبداللہ بن زید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر ہجرت (کی فضیلت) نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

۲/۷۶۷۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اللَّهُمَّ، اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ،
وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَلِأَزْوَاجِ الْأَنْصَارِ، وَلِدَرَارِيِّ الْأَنْصَارِ كَرِشِيِّ وَعَيْبَتِي،

الحديث رقم ۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التمني، باب: ما يجوز من اللو،
۲۶۴۶/۶، الرقم: ۶۸۱۷، ۶۸۱۸، وفي كتاب: المناقب، باب: هجرة النبي ﷺ
وأصحابه إلى المدينة، ۳/۱۴۱۵، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب:
بإعطاء المؤلفه قلوبهم على الإسلام، ۲/۷۳۸، الرقم: ۱۰۶۱، والترمذي في
السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل الأنصار وقریش،
۵/۷۱۲، الرقم: ۳۸۹۹، وقال: هذا حديث حسن، وابن ماجه في السنن،
المقدمة، باب: فضل الأنصار، ۱/۵۸، الرقم: ۱۶۴، والنسائي في السنن الكبرى،
۵/۸۵، الرقم: ۸۳۱۹، والشافعي في المسند، ۱/۲۸۰، وأحمد بن حنبل في
المسند، ۲/۳۱۵، الرقم: ۸۱۵۴، ۹۲۹۸، ۹۳۵۳، وابن حبان في الصحيح،
۱۶/۲۵۹، الرقم: ۷۲۶۹.

الحديث رقم ۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۵۶، الرقم: ۱۲۶۱۶،
۳/۲۱۶، الرقم: ۱۳۲۹۱، وفي فضائل الصحابة، ۲/۷۹۸، الرقم: ۱۴۱۰،
والطبراني في المعجم الصغير، ۱/۲۲۱، الرقم: ۳۵۴.

وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ أَخَذُوا شِعْبًا وَأَخَذَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَأَخَذَتْ شِعْبَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! انصار، اور انصار کے بیٹوں، اور انصار کی بیویوں اور انصار کی ذریت، وہ انصار جو میرے مخلص دوست اور ہم راز ہیں۔ ان کی مغفرت فرما اور اگر لوگ کسی ایک گھاٹی کی طرف چلتے اور انصار کسی اور گھاٹی کی طرف چلتے تو میں انصار کی گھاٹی کی طرف چلتا اور اگر ہجرت (کی فضیلت) نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ہی ایک شخص ہوتا۔“

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣/٧٦٨. عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رضی اللہ عنہ فِي رَوَايَةٍ طَوِيلَةٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، قَدْ بَلَغَنِي مِنْ حَدِيثِكُمْ فِي هَذِهِ الْمَغَانِمِ الَّتِي آثَرْتُ بِهَا أَنْاسًا أَتَالِفُهُمْ عَلَى الْإِسْلَامِ. لَعَلَّهُمْ أَنْ يَشْهَدُوا بَعْدَ الْيَوْمِ، وَقَدْ أَدْخَلَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ الْإِسْلَامَ، ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، أَلَمْ يَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ بِالْإِيمَانِ، وَخَصَّكُمْ بِالْكَرَامَةِ، وَسَمَّاكُمْ بِأَحْسَنِ الْأَسْمَاءِ أَنْصَارَ اللَّهِ وَأَنْصَارَ رَسُولِهِ؟ وَلَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتُمْ وَادِيًا لَسَلَكَتُمْ وَادِيَكُمْ أَفَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِهَذِهِ الْغَنَائِمِ: الشَّاةَ وَالنَّعَمَ وَالْبَعِيرَ، وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْأَنْصَارُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالُوا: رَضِينَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جماعت انصار! مجھے اموالِ غنیمت (کی تقسیم) کے بارے میں

الحدیث رقم ٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٥١/٧، الرقم: ٦٦٦٥، و
الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٠.

تمہاری بات پہنچی ہے وہ اموالِ غنیمت جنہیں میں نے ان لوگوں کے لئے ترجیح دیا ہے جن کی اسلام کے لئے میں تالیفِ قلب کرنا چاہتا ہوں، شاید وہ آج کے دن کے بعد کامل یقین کے ساتھ کلمہ شہادت پڑھ لیں اور اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں اسلام (کی حقانیت) ڈال دے۔ پھر آپ ﷺ نے (مزید) فرمایا: اے جماعتِ انصار! کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں دولتِ ایمان دے کر تم پر احسان نہیں فرمایا؟ اور تمہیں بزرگی اور کرامت سے نہیں نوازا؟ اور تمہارا نام بہترین نام انصار اللہ اور انصارِ رسول اللہ ﷺ رکھا اور اگر ہجرت (کی اپنی فضیلت) نہ ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک فرد ہوتا اور اگر تمام لوگ ایک وادی کی طرف چلیں اور انصار دوسرے وادی کی طرف چلیں تو میں تمہاری وادی کی طرف چلوں گا۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ لوگ اپنے ساتھ بکریاں، بھیڑیں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو لے کر جاؤ، جب انصار نے حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان سنا تو عرض کیا: ہم راضی ہیں۔“

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقات ہیں۔

فَصْلٌ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْمُهَاجِرِينَ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا مہاجرین کے لئے دعا فرمانے کا بیان﴾

٤/٧٦٩. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشَ الْآخِرَةِ فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ.

وفي رواية: فَأَغْفِرُ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةَ.

وفي رواية: فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ.

وفي رواية: اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةِ، فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ

وَالْمُهَاجِرَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے

اللہ! زندگی تو بس آخرت ہی کی زندگی ہے، سو تو انصار، اور مہاجرین کی اصلاح فرما۔

اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: پس تو انصار، اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

اور ایک روایت میں ہے: پس تو انصار اور مہاجرین کو عزت عطا فرما۔

اور ایک روایت میں ہے: یا اللہ! بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے، سو تو انصار

الحديث رقم ٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: دعاء النبي ﷺ

أصلح الأنصار والمهاجرة، ١٢٨١/٣، الرقم: ٣٥٨٤، ومسلم في الصحيح، كتاب:

الجهاد والسير، باب: غزوة الأحزاب وهي الخندق، ١٤٣١/٣، الرقم:

١٨٠٥-١٨٠٤، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب:

في مناقب أبي موسى الأشعري، ٦٩٤/٥، الرقم: ٣٨٥٧، والنسائي في السنن

الكبرى، ٨٤/٥، الرقم: ٨٣١٣-٨٣١٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٧٢/٣،

الرقم: ١٢٧٨٠، ١٣٩٥١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤٠١/٦، الرقم:

٣٢٣٧٩.

اور مهاجرین کو فلاح و بھلائی عطا فرما۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۷۷۰ / ۵۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ
الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ عَلَى مُتُونِهِمْ وَيَقُولُونَ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

وَالنَّبِيُّ ﷺ يُجِيبُهُمْ وَيَقُولُ:

اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ فَبَارِكْ فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ

وفي رواية: عَنْ سَهْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ

نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اللَّهُمَّ،

لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاعْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مهاجرین اور انصار صحابہ مدینہ منورہ کے گرد

خندق کھودنے میں مصروف تھے اور اپنی پشتوں پر مٹی (کے ٹوکڑے) لادے لے جاتے ہوئے

یہ شعر پڑھتے تھے: ”بک گئے ہیں ہم محمد مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھ پر، اور وقف ہے یہ زندگی ان کی

غلامی کے لئے۔“ یہ سماعت فرما کر حضور نبی اکرم ﷺ کی زبان مبارک پر اپنے پروانوں کے

الحديث رقم ۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: حفر

الخندق، ۱۰۴۳/۳، الرقم: ۲۶۷۹-۲۶۸۰، وفي كتاب: المناقب، باب: دعاء

النبي ﷺ أصلح الأنصار والمهاجرة، ۱۳۸۱/۳، الرقم: ۳۵۸۵، وفي كتاب:

المغازي، باب: غزوة الخندق وهي الأحزاب، ۱۵۰۴/۴، الرقم: ۳۸۷۲-۳۸۷۴،

وفي كتاب: الأحكام، باب: كيف يبايع الإمام الناس، ۲۶۳۳/۶، الرقم: ۶۷۷۵،

ومسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة الأحزاب وهي الخندق،

۱۴۳۱/۳، الرقم: ۱۸۰۴، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول

الله ﷺ، باب: مناقب أبي موسى الأشعري رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ۶۹۳/۵، الرقم: ۳۸۵۶،

والنسائي في السنن الكبرى، ۸۵/۵، الرقم: ۸۳۱۷، وأحمد بن حنبل في

المسند، ۲۰۵، ۱۸۷/۳، الرقم: ۱۲۹۷۴، ۱۳۱۴۹.

لئے جواباً یہ الفاظ جاری ہو جاتے: ”یا اللہ! اصل بھلائی (وکامیابی) تو آخرت کی (زندگی میں بھلائی و کامیابی) ہے، پس انصار و مہاجرین میں برکت عطا فرما۔“

ایک اور روایت میں حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف تشریف لائے جبکہ ہم خندق کھود رہے تھے اور اپنے کندھوں پر مٹی اٹھا کر منتقل کر رہے تھے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا اللہ! اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے پس تو (اس زندگی میں سرخرو ہونے کے لئے) انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦/٧٧١۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانُوا يَرْتَجِزُونَ وَرَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُولُونَ:

اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ فَانصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ.
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار و مہاجرین (خندق کھودتے وقت) رجزیہ اشعار پڑھ رہے تھے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ (رجزیہ اشعار پڑھنے میں شریک) تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے تھے: یا اللہ! اصل بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے، پس تو انصار و مہاجرین کی مدد فرما۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں۔

الحديث رقم ٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مقدم النبي صلی اللہ علیہ وسلم المدينة، ٣/١٤٣٠، الرقم: ٣٧١٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة الأحزاب وهي الخندق، ٣/٤٣١، الرقم: ١٨٠٥، وفي كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: ابتناء مسجد النبي صلی اللہ علیہ وسلم، ١/٣٧٣، الرقم: ٥٢٤، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في بناء المساجد، ١/١٢٣، الرقم: ٤٥٣، والنسائي في السنن، كتاب: المساجد، باب: نبش القبور واتخاذ أرضها مسجداً، ٢/٣٩، الرقم: ٧٠٢، وفي السنن الكبرى، ١/٢٥٩، الرقم: ٧٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢١١، الرقم: ١٣٢٣١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٣٨، الرقم: ٤٠٩٣، وأبو عوانة في المسند، ١/٣٣٢، الرقم: ١١٧٧.

٧٧٢/٧. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **اللَّهُمَّ، أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِهِمْ.....** الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت قبول فرما اور انہیں ان کی ایڑیوں پر (یعنی کفر و جہالت کی طرف) واپس نہ لوٹانا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

الحديث رقم ٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: قول النبي ﷺ: اللهم أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ، ٣/١٤٣١، الرقم: ٣٧٢١، و في كتاب: المغازي، باب: حجة الوداع، ٤/١٦٠٠، الرقم: ٤١٤٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: الوصية، باب: الوصية بالثلث، ٣/١٢٥٠، الرقم: ١٦٢٨، والترمذي في السنن، كتاب: الوصايا عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في الوصية بالثلث، ٤/٤٣٠، الرقم: ٢١١٦، و أبوداود في السنن، كتاب: الوصايا، باب: ماجاء في ما لا يجوز للموصي في ماله، ٣/١١٢، الرقم: ٢٨٦٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٦٨، الرقم: ١٠٩٢٩، و في عمل اليوم والليلة، ١/٥٨٧، الرقم: ١٠٩٠، و مالك في الموطأ، كتاب: الوصية، باب: الوصية في الثلث لا تعدى، ٢/٧٦٣، الرقم: ١٤٥٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٧٩، الرقم: ١٥٤٦، و عبد الرزاق في المصنف، ٩/٦٤، وابن حبان في الصحيح، ١٠/٦٠، الرقم: ٤٢٤٩.

فَصْلٌ فِيمَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمُهَاجِرِينَ ﷺ

﴿ فضيلتِ مهاجرين ﷺ كما بيان ﴾

٧٧٣/٨. عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ﷺ قَالَ: قَالَ عُمَرُ ﷺ أَوْصِي الْخَلِيفَةَ بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ (و فِي رِوَايَةِ زَادٍ: وَأَنْ يَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ)، وَأَوْصِي الْخَلِيفَةَ بِالْأَنْصَارِ ﴿الَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ﴾ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُهَاجِرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَعْفُو عَنْ مُسِيئَتِهِمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عمرو بن ميمون ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر ﷺ نے فرمایا: میں (آئندہ) خلیفہ کے لئے وصیت کرتا ہوں کہ وہ مهاجرین اولین کا حق پہنچانے (اور ایک روایت میں ہے کہ ان کی حرمتوں کی حفاظت کرے) اور خلیفہ کو انصار کے بارے میں بھی وصیت کرتا ہوں (جنہوں نے ان (مہاجرین) سے پہلے ہی شہر مدینہ اور ایمان کو گھر بنا لیا تھا حالانکہ حضور نبی اکرم ﷺ ہجرت کر کے ابھی یہاں تشریف بھی نہیں لائے تھے، پس اسے چاہیے کہ وہ ان کے نیکوکاروں کی نیکیاں قبول کرے اور ان کے قصور واروں سے درگزر کرے۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٧٧٤/٩. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ:

الحديث رقم ٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: تفسير القرآن، باب: والذين تبوء الدار والإيمان، ٤/١٨٥٤، الرقم: ٤٦٠٦، وفي كتاب: الجنائز، باب: ماجاه في قبر النبي ﷺ و أبي بكر و عمر، ١/٤٦٩، الرقم: ١٣٢٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٤٣٦، الرقم: ٣٧٠٥٩، والخلال في السنة، ١/١١٦، الرقم: ٦٢، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٣٣٨، والشوكاني في نيل الأوطار، ١٥٩/٦.

الحديث رقم ٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: هجرة النبي ﷺ —

كَانَ فَرَضٌ لِّلْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ أَرْبَعَةٌ آلَافٍ فِي أَرْبَعَةٍ وَفَرَضَ لِابْنِ عُمَرَ ثَلَاثَةَ آلَافٍ وَخَمْسَ مِائَةٍ فَقِيلَ لَهُ: هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَلِمَ نَقَصْتَهُ مِنْ أَرْبَعَةِ آلَافٍ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا هَاجَرَ بِهِ أَبَوَاهُ يَقُولُ لَيْسَ هُوَ كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے کہ حضرت عمر بن الخطاب ؓ نے سب سے پہلے ہجرت کرنے والوں کا چار ہزار درہم سالانہ وظیفہ چار قسطوں میں مقرر فرمایا اور حضرت عبداللہ بن عمر (یعنی اپنے بیٹے) کا ساڑھے تین ہزار درہم سالانہ وظیفہ مقرر فرمایا۔ ان سے کہا گیا: یہ (عبداللہ بن عمر) بھی تو مہاجرین میں سے ہیں پھر آپ نے ان کا وظیفہ چار ہزار درہم سالانہ سے کیوں گھٹایا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس کے والدین اسے اپنے ساتھ ہجرت پر لے کر گئے تھے کہ یہ خود ہجرت پر گیا تھا (اس لیے اس کا وظیفہ دوسروں کی نسبت کم ہے)۔“

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۷۷۵/۱۰۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ؓ قَالَ: جَاءَ أُعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ الْهَجْرَةِ، فَقَالَ: وَيْحَكَ إِنَّ الْهَجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيدٌ، فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وُرُودِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاعْمَلْ مِنْ

..... وأصحابه إلى المدينة، ۱۴۲۴/۳، الرقم: ۳۷۰۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳۴۹/۶، الرقم: ۱۲۷۷۲، والعسقلاني في فتح الباري، ۲۵۴/۷، وفي الإصابة، ۶۸۰/۷.

الحديث رقم ۱۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: هجرة النبي ﷺ وأصحابه إلى المدينة، ۱۴۲۷/۳، الرقم: ۳۷۰۸، وفي كتاب: الهبة وفضلها، باب: فضل المنيحة، ۹۲۸/۲، الرقم: ۲۴۹۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۴/۳، الرقم: ۱۱۱۲۰، وابن الجارود في المنتقى، ۲۵۷/۱، الرقم: ۱۰۲۹، وأبو عوانة في المسند، ۴۳۲/۴، الرقم: ۷۲۱۵، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۵/۹.

وَرَاءِ الْبَحَارِ، فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتْرُكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ الْجَارُودِ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کے متعلق پوچھنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھ پر افسوس! یہ کام بڑا مشکل ہے۔ پھر فرمایا: کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کیا: ہاں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا: کیا تو ان کی خیرات دیتا ہے؟ اس نے عرض کیا: ہاں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا ان کے دودھ کی بھی خیرات کرتا ہے؟ اس نے عرض کیا: ہاں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا پانی پلانے کے دن بھی غریبوں میں دودھ بانٹتا ہے؟ اس نے عرض کیا: ہاں، ایسا ہی کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو چاہے سمندر پار جا کر عمل کر لیکن تیری نیکیوں میں سے اللہ تعالیٰ ذرا بھی کمی نہیں فرمائے گا۔ (یعنی حالت امن میں بغیر ہجرت کے بھی تمام اعمال صالحہ اور امور خیر پر مکمل اجر عطا کیا جاتا ہے۔“

اس حدیث کو امام بخاری، احمد اور ابن جارود نے روایت کیا ہے۔

۱۱/۷۷۶۔ عَنِ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْغَارِ،

فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِأَقْدَامِ الْقَوْمِ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، لَوْ أَنَّ بَعْضَهُمْ

طَاطَأَ بَصْرَهُ رَأَى أَنَا قَالَ: اسْكُتْ يَا أَبَا بَكْرٍ، ائْتَانِ اللَّهُ ثَالِثَهُمَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں غار میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

ساتھ تھا۔ جب میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو کافروں کے قدم نظر آنے لگے۔ میں نے عرض کیا:

اے اللہ کے نبی، اگر انہوں نے (اپنے قدموں کے) نیچے سے جھانکا تو وہ ہمیں دیکھ لیں گے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! خاموش رہو کیونکہ ہم دونوں کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہے۔“

الحدیث رقم ۱۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: هجرة

النبي صلی اللہ علیہ وسلم أصحابه إلى المدينة، ۳/۱۴۲۷، الرقم: ۳۷۰۷، وفي التاريخ الصغير،

۱/۳۲، الرقم: ۱۰۸، والعسقلاني في فتح الباري، ۷/۱۱، والمباركفوري في

تحفة الأحوذی، ۸/۳۹۲۔

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱۲ / ۷۷۷ - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مَصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَا يُقْرِئَانِ النَّاسَ فَقَدِمَ بِلَالٌ وَسَعْدٌ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرِحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى جَعَلَ الْإِمَاءُ يَقْلُنَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَمَا قَدِمَ حَتَّى قَرَأْتُ: ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ [الأعلى، ۸۷: ۱]، فِي سُورَةِ الْمَفْصَلِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سب سے پہلے مدینہ منورہ میں ہمارے پاس جو آئے وہ حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت ابن ام مکتوم تھے اور یہ دونوں احباب لوگوں کو قرآن کریم پڑھاتے تھے پھر حضرت بلال، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عمار بن یاسر ﷺ آئے۔ ان کے بعد حضرت عمر بن الخطاب ﷺ آئے جو حضور نبی اکرم ﷺ کے بیس اصحاب کو ساتھ لائے تھے۔ پھر خود حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے۔ میں نے اہل مدینہ کو اتنی خوشی مناتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا جتنی خوشی انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کی تشریف آوری سے ہوئی تھی۔ یہاں تک کہ لونڈیاں بھی یہی کہتی تھیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے ہیں۔ جب آپ ﷺ کی تشریف آوری ہوئی تو میں طوال مفصل کی سورتوں میں سے ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ [الأعلى، ۸۷: ۱] سورت پڑھ چکا تھا۔“ اس حدیث کو امام بخاری، نسائی، احمد اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۱۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مقدم النبي ﷺ وأصحابه إلى المدينة، ۳/ ۱۴۲۸، الرقم: ۳۷۱۰، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/ ۵۱۳، الرقم: ۱۱۶۶۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/ ۲۹۱، وأبو يعلى في المسند، ۳/ ۲۶۲، الرقم: ۱۷۱۵.

فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْمُهَاجِرِينَ ﷺ

﴿ مهاجرین صحابہ کرام ﷺ کے جامع مناقب کا بیان ﴾

۱۳/۷۷۸. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَلِكُلِّ أَمْرٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِلدُّنْيَا يُصِيبُهَا، أَوْ امْرَأَةً يَتَزَوَّجُهَا، فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

”حضرت عمر بن خطاب ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی، پس جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کی اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے لئے شمار ہوگی، اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی

الحديث رقم ۱۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: ما جاء أن الأعمال بالنية والحسبة ولكل امرئ ما نوى، ۱/۳۰، الرقم: ۵۴، وفي كتاب: العتق، باب: الخطأ والنسيان في العتاقة والطلاق ونحوه ولاعتاقه إلا لوجه الله، ۲/۸۹۴، الرقم: ۲۳۹۲، وفي كتاب: المناقب، باب: هجرة النبي ﷺ وأصحابه إلى المدينة، ۳/۱۴۱۶، الرقم: ۳۶۸۵، وفي كتاب: الإيمان والنذور، باب: النية في الإيمان، ۶/۲۴۶۱، الرقم: ۶۳۱۱، وفي كتاب: الحيل، باب: في ترك الحيل وأن لكل امرئ ما نوى في الإيمان وغيرها، ۶/۲۵۵۱، الرقم: ۶۵۵۳، وفي كتاب: بدء الوحي، باب: كيف كان بدء الوحي، ۱/۳، الرقم: ۱، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: قوله إنما الأعمال بالنية وأنه يدخل فيه الغزو وغيره من الأعمال، ۳/۱۵۱۵، الرقم: ۱۹۰۷، والترمذي في السنن، كتاب: فضائل الجهاد عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فيمن يقاتل ريله وللدنياه، ۴/۱۷۹، الرقم: ۱۶۴۷، وأبو داود في السنن، كتاب: الطلاق، باب: فيها عني به الطلاق والنيات، ۲/۳۶۲، الرقم: ۲۲۰۱، والنسائي في السنن، كتاب: الإيمان والنذور، باب: النية في اليمين، ۷/۱۳، الرقم: ۳۷۹۴، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: النية، ۲/۱۴۱۳، الرقم: ۴۲۲۷.

کرنے کے لیے ہوئی تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

۱۴/۷۷۹۔ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَلَّغْنَا مَخْرَجَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَرَكِبْنَا سَفِينَةً فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتَنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا فَوَافَقَنَا النَّبِيُّ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَكُمْ أَنْتُمْ يَا أَهْلَ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

”حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ جب ہمیں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہجرت فرمانے کی خبر پہنچی تو اس وقت ہم یمن میں تھے، پس ہم ایک کشتی میں سوار ہوئے، اس کشتی نے ہمیں حبشہ میں نجاشی تک پہنچا دیا۔ وہاں ہم نے حضرت جعفر بن ابی طالبؓ کی سنگت اختیار کی اور ان کے ساتھ رہنے لگے۔ یہاں تک کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب آپ ﷺ ہجرت فرما چکے تھے۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: اے کشتی والو! تمہارے لیے دو ہجرتوں کا ثواب ہے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

۱۵/۷۸۰۔ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ

الحديث رقم ۱۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: هجرة الحبشة، ۱۴۰۷/۳، الرقم: ۳۶۶۳، وفي كتاب: المغازي، باب: غزوة خيبر، ۱۵۴۶/۴، الرقم: ۳۹۹۰، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة ﷺ، باب: من فضائل جعفر بن أبي طالب وأسماء بنت عميس وأهل سفينتهم ﷺ، ۱۹۴۶/۴، الرقم: ۲۵۰۲، والبزار في المسند، ۱۵۶/۴، الرقم: ۱۳۲۶، ۱۳۸/۸، الرقم: ۳۱۴۹، وأبو يعلى في المسند، ۳۰۳/۱۳، الرقم: ۷۳۱۶.

الحديث رقم ۱۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ۱۳۲۶/۳، الرقم: ۳۴۲۵، وفي كتاب: التعبير، باب: إذا رأى بقرا تنحر، ۲۵۷۹/۶، الرقم: ۶۶۲۹، ومسلم في الصحيح، كتاب: الرؤيا، باب: —

أَنِّي أَهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابوموسیٰ ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب دیکھا کہ میں مکہ مکرمہ سے ایسی زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جس میں بکثرت کھجور کے درخت ہیں، مجھے یہ گمان ہوا کہ شاید یہ جگہ یمامہ یا ہجر ہے لیکن وہ مدینہ منورہ نکلا جسے (حضور نبی اکرم ﷺ کی آمد سے قبل) یثرب کہا جاتا تھا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۶/۷۸۱. عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ؓ قَالَتْ: فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَاتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَنَزَلْتُ بِقَبَاءٍ فَوَلَدْتُهُ بِقَبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَوَضَعْتُهُ فِي حِجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَّ فِي فِيهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے حاملہ تھیں (یعنی عبداللہ بن زبیر ابھی ان کے پیٹ میں تھے) فرماتی ہیں کہ جب میں مکہ سے نکلی تو میں پورے دنوں سے تھی، پھر میں مدینہ منورہ آئی اور قبا میں ٹھہری، اور قبا میں، میں نے عبداللہ (بن زبیر) کو جنم دیا، پھر میں نے انہیں لا کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش

..... رُوِيَ النَّبِيُّ ﷺ، ۴/۱۷۷۹، الرِّقْمُ: ۲۲۷۲، وَابْنُ مَاجَهَ فِي السَّنَنِ، كِتَابُ: تَعْبِيرِ الرُّوْيَا، بَابُ: تَعْبِيرِ الرُّوْيَا، ۲/۱۲۹۲، الرِّقْمُ: ۳۹۲۱، وَابْنُ حِبَّانَ فِي الصَّحِيحِ، ۱۴/۱۷۵، الرِّقْمُ: ۶۲۷۵-۶۲۷۶، وَأَبُو يَعْلَى فِي الْمَسْنَدِ، ۱۳/۲۸۳، الرِّقْمُ: ۷۲۹۸.

الْحَدِيثِ رَقْمُ ۱۶: أَخْرَجَهُ الْبَخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابُ: الْمَنَاقِبِ، بَابُ: هِجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ، ۳/۱۴۲۲، الرِّقْمُ: ۳۶۹۷، وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابُ: الْآدَابِ، بَابُ: اسْتِحْبَابِ تَحْنِيكِ الْمَوْلُودِ عَنْهُ وَوَلادَتِهِ وَحَمْلِهِ إِلَى صَالِحِ يَحْنَكِهِ، ۳/۱۶۹۱، الرِّقْمُ: ۲۱۴۶، وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمَسْنَدِ، ۶/۳۴۷، الرِّقْمُ: ۲۶۹۸۳، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي السَّنَنِ الْكُبْرَى، ۶/۲۰۴، الرِّقْمُ: ۱۱۹۲۷، وَالشَّيْبَانِيُّ فِي الْأَحَادِ وَالْمَثَانِي، ۱/۴۱۳، الرِّقْمُ: ۵۷۵.

کر دیا، تو آپ ﷺ نے کھجوریں منگائیں انہیں چبایا اور ان کے منہ میں اپنا لعاب دہن مبارک ڈالا اور ان کے پیٹ میں سب سے پہلے جو چیز داخل ہوئی وہ حضور نبی اکرم ﷺ کا لعاب دہن تھا، پھر آپ ﷺ نے کھجور کی گھٹی دی پھر ان کے لئے دعاء برکت فرمائی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ وہ پہلے بچے تھے جو (ہجرت کے بعد) مسلمانوں میں پیدا ہوئے۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۷/۷۸۲۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي رَوَايَةٍ طَوِيلَةٍ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أُرِيْتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قَبْلَ الْمَدِينَةِ وَرَجَعَ عَامَّةً مَنْ كَانَ هَاجِرًا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ خَزِيمَةَ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک طویل روایت میں بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے تمہاری ہجرت کی جگہ دکھائی گئی ہے جو کھجوروں والی اور دو پتھریلے پہاڑوں کے درمیان وادی ہے۔ پس جس نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اس نے (اللہ تعالیٰ کی توفیق سے) ہجرت کی اور وہ عام لوگ جو (آپ ﷺ کے فرمان سے پہلے) حبشہ کی طرف ہجرت کر چکے تھے وہ (بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے بعد) مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر گئے۔“ اس حدیث کو امام بخاری اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

۱۸/۷۸۳۔ عَنْ أَبِي وَائِلٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ عُدْنَا خَبَابًا رضی اللہ عنہ فَقَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نُرِيدُ وَجْهَ اللَّهِ. فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْخُذْ

الحديث رقم ۱۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: هجرة الحبشة، ۱۴۰۵/۳، وفي كتاب: الحوالات، باب: جوار أبي بكر في عهد النبي ﷺ وعقده، ۸۰۳/۲ - ۸۰۴، الرقم: ۲۱۷۵، وابن خزيمة في الصحيح، ۱۳۳/۱، الرقم: ۲۶۵، وابن حبان في الصحيح، ۱۷۷/۱۴ - ۱۷۹، الرقم: ۶۲۷۷، والحاكم في المستدرک، ۴/۳، الرقم: ۴۲۶۲، وقال: هذا حديث صحيح، والبيهقي في السنن الكبرى، ۹/۹، وابن راهويه في السنن، ۳۲۵/۲، الرقم: ۸۴۹، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ۷۷۴/۴، الرقم: ۱۴۳۱.

الحديث رقم ۱۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: هجرة

مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ رضي الله عنه قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمْرَةً
فَكُنَّا إِذَا غَطَيْنَا بِهَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَغْطِيَ رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنْ إِذْخِرٍ وَمِنَّا
مَنْ أَيْبَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِيهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت ابو وائل رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت خباب رضي الله عنه کی عیادت کے لئے
حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا کی
خاطر ہجرت کی سو ہمارا اجر بھی اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے۔ پس ہم میں سے بعض تو وہ ہیں
جو اس دنیا سے اپنے اجر میں سے کوئی چیز وصول کئے بغیر رخصت ہو گئے، ان میں سے حضرت
مصعب بن عمیر رضي الله عنه ہیں جو جنگِ اُحد میں شہید ہوئے اور ترکہ میں صرف ایک کسبل چھوڑا تھا۔
جب اس کے ساتھ ہم ان کے سر کو ڈھانپتے تھے تو ان کے پاؤں ظاہر ہو جاتے تھے اور جب
ان کے پاؤں ڈھانپتے تو سر ننگا ہو جاتا تھا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا تھا کہ ہم ان کا سر
ڈھانپ دیں اور پیروں پر اذخر گھاس ڈال دیں اور ہم (مہاجرین) میں سے بعض وہ بھی ہیں
جن کے پھل پک گئے ہیں اور وہ انہیں توڑ رہے ہیں۔ (یعنی آخرت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ
نے انہیں دنیا میں بھی اجر و کرم سے نوازا ہے۔)“

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

..... النبی ﷺ وأصحابه إلى المدينة، ۳/ ۱۴۱۵، الرقم: ۳۶۸۴، وفي كتاب: الرقاق،
باب: فضل الفقر، ۵/ ۲۳۶۹، الرقم: ۶۰۸۳، والحميدي في المسند، ۱/ ۸۴، الرقم:
۱۵۵، والبيهقي في شعب الإيمان، ۷/ ۳۰۷، الرقم: ۱۰۴۰۲، والزيلعي في نصب
الراية، ۲/ ۲۶۴.

الْبَابُ الْخَامِسُ عَشَرَ:

مَنَاقِبُ الْأَنْصَارِ ﷺ

﴿انصارِ مدینہ ﷺ کے مناقب کا بیان﴾

۱۔ فَضْلٌ فِي حُبِّ الْأَنْصَارِ ۞ مِنْ الْإِيمَانِ

﴿انصار صحابہ ۞ سے محبت علامتِ ایمان ہونے کا بیان﴾

۲۔ فَضْلٌ فِي نُصْرَةِ الْأَنْصَارِ ۞ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿انصار صحابہ ۞ کا حضور ﷺ کی مدد و نصرت کرنے کا بیان﴾

۳۔ فَضْلٌ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْأَنْصَارِ وَوَلَدَاتِهِمْ وَنِسَائِهِمْ ۞

﴿حضور ﷺ کا انصار صحابہ اور ان کی اولاد و ازواج کے لئے دعا فرمانے کا بیان﴾

۴۔ فَضْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ ۞

﴿انصار صحابہ کرام ۞ کے جامع مناقب کا بیان﴾

فَصْلٌ فِي حُبِّ الْأَنْصَارِ ﷺ مِنَ الْإِيمَانِ

﴿انصار صحابہ ﷺ سے محبت علامتِ ایمان ہونے کا بیان﴾

۱/۷۸۴۔ عَنْ أَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ، وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية عنه: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: آيَةُ الْمُنَافِقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ، وَآيَةُ الْمُؤْمِنِ حُبُّ الْأَنْصَارِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انصار سے محبت ایمان کی علامت ہے اور انصار سے بغض نفاق کی علامت ہے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

”اور ایک دوسری روایت میں حضرت انس ﷺ سے ہی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: منافق کی علامت انصار سے بغض رکھنا اور مومن کی علامت انصار سے محبت کرنا ہے۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۲/۷۸۵۔ عَنْ الْبَرَاءِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، أَوْ قَالَ: قَالَ

الحديث رقم ۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: علامة الإيمان حب الأنصار، ۱/۱۴، الرقم: ۱۷، وفي كتاب: المناقب، باب: حب الأنصار، ۳/۱۳۷۹، الرقم: ۳۵۷۲، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على أن حب الأنصار وعلي ﷺ من الإيمان وعلاماته، ۱/۸۵، الرقم: ۷۴، والنسائي في السنن، كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: علامة الإيمان، ۸/۱۱۶، الرقم: ۵۰۱۹، وفي السنن الكبرى، ۵/۸۵، الرقم: ۸۳۳۱، ۶/۵۳۴، الرقم: ۱۱۷۵۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۷۰.

الحديث رقم ۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: حب الأنصار، ۳/۱۳۷۹، الرقم: ۳۵۷۲، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على أن حب الأنصار وعلي ﷺ من الإيمان وعلاماته، ۱/۸۵، الرقم: ۷۵، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل الأنصار وقریش، —

النَّبِيُّ ﷺ: الْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ (وفي رواية للنسائي: وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا كَافِرٌ) فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، یا انہوں نے کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انصار سے صرف مومن محبت کرتا ہے اور ان سے بغض صرف منافق رکھتا ہے (اور امام نسائی کی روایت میں ہے کہ ان سے صرف کافر بغض رکھتا ہے) پس جس نے ان سے محبت رکھی اس سے اللہ تعالیٰ نے محبت رکھی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس سے اللہ تعالیٰ نے بغض رکھا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳/۷۸۶. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى صَبِيَانًا وَنِسَاءً مُقْبِلِينَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ مُمَثِّلًا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ. اَللّٰهُمَّ، اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ يَعْني: الْاَنْصَارُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظٌ مُسْلِمٍ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے انصار صحابہ

..... ۷۱۲/۵، الرقم: ۳۹۰۰، وقال: هذا حديث صحيح، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل الأنصار، ۱/۵۷، الرقم: ۱۶۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۲۹۲، وفي فضائل الصحابة، ۲/۸۰۷، الرقم: ۱۴۵۵، وابن منده في الإيمان، ۲/۶۰۸، الرقم: ۵۳۴، وإسناده صحيح، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۹۸، الرقم: ۳۲۳۵۳، والطبراني في المعجم الأوسط، ۷/۹۱، الرقم: ۶۹۴۶، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/۱۹۰، الرقم: ۱۵۰۹، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ۱/۴۵۶، الرقم: ۴۷۳.

الحديث رقم ۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: قول النبي ﷺ للأنصار أنتم أحب الناس إلي، ۳/۱۳۷۹، الرقم: ۳۵۷۴، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل الأنصار، ۴/۱۹۴۸، الرقم: ۲۵۰۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۷۵، الرقم: ۱۲۸۲۰، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۹۸، الرقم: ۳۲۳۵۰.

کے کچھ بچوں اور عورتوں کو شادی سے آتے ہوئے دیکھا تو حضور نبی اکرم ﷺ (ازراہ کرم اور ان کی دلجوئی کے لئے ان کا استقبال کرنے) کھڑے ہو گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ تم محبوب ہو، مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ تم محبوب ہو، آپ ﷺ کی مراد انصار صحابہ تھے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۷۸۷/۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

قَالَ: لَا يُغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ انصار سے بغض نہیں رکھتا۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، اور نسائی نے روایت کیا ہے اور امام ابو عیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۸۸/۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ

الحديث رقم ۴: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على أن حب الأنصار وعلي من الإيمان وعلاماته، ۸۶/۱، الرقم: ۷۷.۷۶، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل الأنصار وقريش، ۷۱۵/۵، الرقم: ۳۹۰۶، والنسائي في السنن الكبرى، ۸۸، ۸۶/۵، الرقم: ۸۳۳۳، ۸۳۲۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳، الرقم: ۱۱۳۱۸، ۱۱۴۲۵، وابن حبان في الصحيح، ۱۶/۲۶۳، الرقم: ۷۲۷۴، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۴۰۰، الرقم: ۳۲۳۷۲-۳۲۳۷۳، وأبو يعلى في المسند، ۲/۲۸۷، الرقم: ۱۰۰۷، والطيالسي في المسند، ۱/۲۹۰، الرقم: ۲۱۸۲.

الحديث رقم ۵: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۱/۲۹۸، الرقم: ۹۹۹، وفي المعجم الكبير، ۱۹/۳۴۱، الرقم: ۷۸۹، وأبونعيم عن البراء بن عازب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْمَسْنَدِ الْمُسْتَخْرَجِ، ۱/۱۵۶، الرقم: ۲۳۵، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۲/۷۹۲، الرقم: ۱۴۱۶، والعسقلاني في فتح الباري، ۱/۶۳، —

الْأَنْصَارَ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَ الْأَنْصَارَ فَبِغْضِي أَبْغَضَهُمْ.
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ وَأَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ وَرِجَالُهُ
ثِقَاتٌ وَأَبُو نَعِيمٍ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے انصار سے محبت کی پس اس نے میری محبت کی خاطر ان سے محبت کی اور جس شخص نے انصار سے بغض رکھا تو اس نے مجھ سے بغض رکھنے کی وجہ سے ان سے بغض رکھا۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال، صحیح حدیث کے رجال ہیں اور امام احمد نے بھی اسے ثقہ رجال کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام ابو نعیم نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

۶/۷۸۹. عَنْ عَبْدِ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا كَانَ خَالِدٌ يَأْوِي إِلَى فِرَاشٍ إِلَّا وَهُوَ يَذْكُرُ مِنْ شَوْقِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، وَإِلَى أَصْحَابِهِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ يُسَمِّيهِمْ وَيَقُولُ: هُمْ أَصْلِي وَفَضْلِي، وَإِلَيْهِمْ يَحِنُّ قَلْبِي، طَالَ شَوْقِي إِلَيْهِمْ، فَعَجَلُ رَبِّي قَبْضِي إِلَيْكَ، حَتَّى يَغْلِبَهُ النَّوْمُ. رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ.

”حضرت عبدہ بنت خالد بن معدان رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب بھی حضرت خالد رضی اللہ عنہ اپنے بستر پر لیٹتے تو وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہاجرین و انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نام لے کر ان کے ساتھ اپنا شوق (ملاقات) ذکر کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ

..... والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۱۷۳/۷، الرقم: ۳۶۱۴، وأبو زرعة في
سؤالات البرزعي، ۵۷۱/۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳۹/۱۰، وقال:
ورجاله ثقات.

الحدیث رقم ۶: أخرجه أبو نعیم في حلیة الأولیاء، ۲۱۰/۵، وابن عسکر في
تاریخ دمشق الكبير، ۱۹۹/۱۶، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۵۳۹/۴،
والمزي في تهذيب الكمال، ۱۷۱/۸، والقاضي عیاض في الشفاء، ۴۹۶/۱،
الرقم: ۱۲۱۲.

یہ میری اصل اور فصل (یعنی حسب و نسب) ہیں اور بس انہی کی طرف میرا دل مائل رہتا ہے۔
میرا شوق (ملاقات) ان کی طرف طویل ہے۔ سوائے میرے رب! مجھے جلد اپنے پاس بلا
(تا کہ ملاقاتِ محبوب ﷺ کا کچھ سامان ہو) یہاں تک کہ ان پر نیند غالب آ جاتی۔“

اس حدیث کو امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

فَصَلِّ فِي نُصْرَةِ الْأَنْصَارِ ﷺ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿ انصار صحابہ ﷺ کا حضور ﷺ کی مدد و نصرت کرنے کا بیان ﴾

۷/۷۹۰۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْخَنْدَقِ،

فَإِذَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفَرُونَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ، فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَيْدٌ
يَعْمَلُونَ ذَلِكَ لَهُمْ، فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُوعِ، قَالَ:

اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشَ الْآخِرَةِ فَاعْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ
فَقَالُوا مُجِيبِينَ لَهُ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا
مُتَّفِقِينَ عَلَيْهِ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ (غزوہ خندق کے موقع پر) خندق کی کھدائی والی جگہ تشریف لے گئے جہاں مہاجرین و انصار صحابہ سخت سردی میں صبح ہی کھدائی میں لگ گئے تھے۔ ان حضرات کے پاس کوئی خادم اور غلام نہ تھے جو ان کی طرف سے اس کام کو انجام دیتے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کی مشقت اور بھوک دیکھ کر فرمایا: اے میرے اللہ! بلاشبہ زندگی تو آخرت کی زندگی ہے اور اے اللہ! ان انصار و مہاجرین

الحديث رقم ۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوة الخندق،
وهي الأحزاب، ۴/۱۵۰۴، الرقم: ۳۸۷۳، وفي كتاب: الجهاد والسير، باب:
التحريض على القتال، ۳/۱۰۴۳، الرقم: ۲۶۷۹، ومسلم في الصحيح، كتاب:
الجهاد والسير، باب: غزوة الأحزاب، وهي الخندق، ۳/۱۴۳۱، الرقم: ۱۸۰۵،
وابن ماجه نحوه في السنن، كتاب: المساجد والجماعات، باب: أن يجوز بناء
المساجد، ۱/۲۴۵، الرقم: ۷۴۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۲۷۶، الرقم:
۱۳۹۵۱، وابن حبان في الصحيح، ۱۶/۲۴۹، الرقم: ۷۲۵۹، وابن أبي شيبة
في المصنف، ۶/۴۰۰، الرقم: ۳۲۳۷۱.

کی مغفرت فرما! انصار و مہاجرین نے آپ ﷺ کی بات کا جواب دیتے ہوئے عرض کیا: ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھوں پر جہاد کی بیعت کی ہے جب تک ہم باقی رہیں (اس عہد پر قائم رہیں گے)۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۸/۷۹۱۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: مَرَّ أَبُو بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُونَ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكُمْ؟ قَالُوا: ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ ﷺ مِنَّا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ قَالَ: فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ قَالَ: فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْهُ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَوْصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَقَدْ قَضُوا الَّذِي لَهُمْ فَأَقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما انصار کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے تو دیکھا وہ رو رہے تھے تو پوچھا: کیا چیز تمہیں رلا رہی ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہمیں اپنی مجلسوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کا بیٹھنا یاد آ رہا ہے۔ تو وہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئے اور ساری صورتحال عرض کی۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ (حجرہ مبارک) سے باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے چادر مبارک کا ایک سرا

الحدیث رقم ۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: قول النبي ﷺ: اقبلوا من محسنهم وتجاوزوا عن مسيئهم، ۳/۱۳۸۳، الرقم: ۳۵۸۸، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل الأنصار، ۴/۱۹۴۹، الرقم: ۲۵۱۰، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول ﷺ، باب: في فضل الأنصار وقریش، ۵/۷۱۵، الرقم: ۳۹۰۷، وقال: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/۹۱، الرقم: ۸۳۴۶، وفي فضائل الصحابة، ۱/۷۱، الرقم: ۲۴۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۷۶، الرقم: ۱۲۸۲۵، وفي فضائل الصحابة، ۲/۶۱۰، الرقم: ۱۴۶۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۶/۳۷۱، الرقم: ۱۲۸۸۷.

سراقدس پر پٹی کی طرح باندھ رکھا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ ﷺ کے منبر پر جلوہ افروز ہونے کی یہ آخری بار تھی۔ اس کے بعد آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز نہیں ہوئے پھر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کر کے فرمایا: میں تمہیں انصار کے بارے میں نیک سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ میرا معدہ اور زنبیل ہیں (یعنی میرے خاص محرم راز ہیں)۔ ان پر جو فرائض تھے انہیں وہ ادا کر چکے اور ان کا حق باقی ہے لہذا ان کے نیک لوگوں کی نیکی قبول کرنا اور جوان میں سے قصور وار ہوں ان سے درگزر کرنا۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

۹/۷۹۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ الْمِقْدَادُ يَوْمَ بَدْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا لَا نَقُولُ لَكَ كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: ﴿فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ﴾ [المائدة، ۲۴: ۵]، وَلَكِنْ امْضِ وَنَحْنُ مَعَكَ فَكَأَنَّهُ سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ بدر کے وقت حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں یوں عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہم آپ سے وہ بات ہرگز نہیں کہیں گے جو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی: ”پس تم جاؤ اور تمہارا رب (ساتھ جائے) سو تم دونوں (ہی ان سے) جنگ کرو، ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔“ [المائدة، ۲۴: ۵] بلکہ آپ تشریف لے چلیں، ہم بھی آپ کے ساتھ ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ کو ان کے اس جھاب سے بہت خوشی و مسرت ہوئی۔“

اس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: تفسير القرآن، باب: قوله: فاذهب أنت وربك فقاتلا إنا هاهنا قاعدون، ۱۶۸۴/۴، الرقم: ۴۳۳، والنسائي في السنن الكبرى، ۳۳۳/۶، الرقم: ۱۱۱۴۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۱۴/۴، الرقم: ۱۸۰۷۳، وابن أبي عاصم في الجهاد، ۵۵۵/۲، الرقم: ۲۲۰، وقال: إسناده حسن.

۷۹۳ / ۱۰۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُ مِنَ الْمُقَدَّادِ مَشْهَدًا لَأَنْ أَكُونَ أَنَا صَاحِبَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ رَجُلًا فَارِسًا قَالَ: فَقَالَ: أَبْشِرْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، وَاللَّهِ لَا نَقُولُ لَكَ كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: ﴿إِذْ هَبُّ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ﴾ [المائدة، ۵: ۲۴] وَلَكِنَّ الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَنَكُونَنَّ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَمِنْ خَلْفِكَ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ. فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُشْرِقُ لِذَلِكَ وَسِرَّهُ ذَلِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَزَارُ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کا ایک ایسا منظر دیکھا کہ اس منظر کا مالک ہونا میرے لیے دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر محبوب ہے (یعنی کاش اس وقت ان کی جگہ میں ہوتا) وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ (یعنی حضرت مقداد رضی اللہ عنہ) حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ ایک بہادر شخص تھے، انہوں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! آپ کو خوشخبری ہو۔ خدا کی قسم! ہم آپ سے اس طرح نہیں کہیں گے جس طرح نبی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا: ”پس تم جاؤ اور تمہارا رب (ساتھ جائے) سو تم دونوں (ہی ان سے) جنگ کرو، ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔“ [المائدہ، ۵: ۲۴] لیکن اس ذات کی قسم! جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا ہے ہم (جہاد میں) آپ کے سامنے، دائیں

الحديث رقم ۱۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: قول الله تعالى: إذ تستغيثون ربكم فاستجاب لكم أني ممددكم بألف من الملائكة مردفين الخ، ۴/ ۱۴۵۶، الرقم: ۳۷۳۶ وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/ ۴۵۷، الرقم: ۴۳۷۶، والبزار في المسند، ۴/ ۲۸۵، الرقم: ۱۴۵۵، ۱/ ۳۸۹، الرقم: ۳۶۹۸، ۴۰۷۰، والحاكم في المستدرک، ۳/ ۳۹۲، الرقم: ۵۴۸۶، وقال: هذا حديث صحيح الإسناد، والطبراني في المعجم الكبير بإسناد جيد، ۱۷/ ۱۲۴، الرقم: ۳۰۶، والشاشي في المسند، ۲/ ۱۹۷، الرقم: ۷۶۶ وابن أبي عاصم في الجهاد، ۲/ ۵۵۶، الرقم: ۲۲۱، إسناده صحيح.

طرف اور بائیں طرف اور آپ کے پیچھے ہوں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح عطا فرما دے، پس میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کا چہرہ اقدس دیکھا کہ وہ خوشی سے چمک اٹھا اور آپ ﷺ کو ان کی اس بات نے بہت خوش کیا۔“

اس حدیث کو امام بخاری، احمد، حاکم اور بزار نے روایت کیا ہے اور الفاظ امام حاکم کے ہیں۔

۷۹۴ / ۱۱۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَاوَرَ حِينَ بَلَغَهُ إِقْبَالَ أَبِي سُفْيَانَ. قَالَ: فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: إِيَّانَا تُرِيدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُحِيضَها الْبَحْرَ لِأَخْضَانِها، لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَها إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا، قَالَ: فَندَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو جب ابوسفیان کے تجارتی قافلہ کی آمد کا پتہ چلا تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کچھ کہنا چاہا، آپ ﷺ نے منہ پھیر لیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ کہنا چاہا آپ ﷺ نے ان کی طرف سے بھی منہ پھیر لیا۔ تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہم لوگوں (یعنی انصار) سے جواب لینا چاہتے ہیں؟ تو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم اپنی سواریاں سمندر میں ڈال

الحدیث رقم ۱۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة بدر، ۱۴۰۳/۳، الرقم: ۱۷۷۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۵۷/۳، الرقم: ۱۳۷۲۹، ۲۲۰-۲۱۹/۳، الرقم: ۱۳۳۲۰-۱۳۳۲۱، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۶۲/۷، الرقم: ۳۶۷۰۸، وأبو عوانة في المسند، ۲۸۳/۴، الرقم: ۶۷۶۷، وابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، ۱۵۹/۶۰، ۲۵۰/۲۰، والنووي في شرحه على صحيح مسلم، ۱۲/۱۲۴، والمزي في تهذيب الكمال، ۲۸۰/۱۰، والشوكاني في نيل الأوطار، ۴۵/۸.

دیں تو ہم سمندر میں ڈال کر رہیں گے اور اگر آپ حکم دیں کہ ہم اپنی اونٹنیوں کے سینے برک الغماد پہاڑ سے جا ماریں تو ہم ایسا ضرور کر کے رہیں گے اس پر رسول اللہ ﷺ (خوش ہوئے اور آپ ﷺ نے) لوگوں کو دعوت (جہاد) دی۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۷۹۵۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، أَلَمْ آتِكُمْ ضُلَالًا فَهَدَاكُمْ اللَّهُ ﷻ بِي؟ أَلَمْ آتِكُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَجَمَعَكُمْ اللَّهُ بِي؟ أَلَمْ آتِكُمْ أَعْدَاءً فَأَلْفَ اللَّهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ بِي؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: أَفَلَا تَقُولُونَ جِئْنَا خَائِفًا فَأَمَّاكَ، وَطَرِيدًا فَأَوْيْنَاكَ، وَمَخْذُولًا فَصَرْنَاكَ. فَقَالُوا: بَلْ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْمَنْ بِي عَلَيْنَا وَلِرَسُولِهِ ﷺ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ نَحْوَهُ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَالنَّسَائِيِّ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے گروہ انصار! کیا میں تمہارے پاس اس وقت نہیں آیا جب تم راہِ راست سے بھٹکے ہوئے تھے پس اللہ تعالیٰ نے میرے سبب تمہیں ہدایت عطا فرمائی؟ کیا میں تمہارے پاس اس وقت نہیں آیا جب تم مختلف گروہوں میں بٹے ہوئے تھے، پس اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہیں جمع فرما دیا؟ کیا میں تمہارے پاس اس وقت نہیں آیا جب تم باہم (جانی) دشمن تھے پھر اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہارے دلوں میں محبت و الفت پیدا فرمادی؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول

الحدیث رقم ۱۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: عزوة الطائف في شوال سنة ثمان، ۴/ ۱۵۷۴، الرقم: ۴۰۷۵، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: إعطاء المؤلف لقلوبهم على الإسلام، ۲/ ۷۳۸، الرقم: ۱۰۶۱، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/ ۹۱، الرقم: ۸۳۴۷، وفي فضائل الصحابة، ۱/ ۷۲، الرقم: ۲۴۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۱۰۴، الرقم: ۱۲۰۴۰، وفي فضائل الصحابة، ۲/ ۸۰۰، الرقم: ۱۴۳۵، وابن حبان في الثقات، ۲/ ۸۱، والعسقلاني في فتح الباري، ۸/ ۵۱.

اللہ! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ کیوں نہیں کہتے کہ آپ ہمارے پاس حالتِ خوف میں تشریف لائے پس ہم نے آپ کو امان دی، اور آپ ہمارے پاس اس وقت تشریف لائے جب آپ کی قوم نے آپ کو ملک بدر کر دیا تو ہم نے آپ کو پناہ دی، اور آپ ہمارے پاس حالتِ شکست میں تشریف لائے تو ہم نے آپ کی مدد و نصرت کی۔ انہوں نے عرض کیا: (یہ آپ پر ہمارا کوئی احسان نہیں) بلکہ (آپ کا ہمارے پاس تشریف لانا) تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا ہم پر احسان ہے۔“

اس حدیث کو امام بخاری و مسلم نے طویل روایت میں حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت کیا ہے اور امام نسائی، احمد اور ابن حبان نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ یہ الفاظ امام احمد کے ہیں۔

۱۳/۷۹۶۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَشَارَ النَّبِيَّ ﷺ مَخْرَجَهُ إِلَى بَدْرٍ، فَأَشَارَ عَلَيْهِ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ اسْتَشَارَ عُمَرَ، فَأَشَارَ عَلَيْهِ عُمَرُ، ثُمَّ اسْتَشَارَهُمْ فَقَالَ بَعْضُ الْأَنْصَارِ: إِيَّاكُمْ يُرِيدُ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ قَائِلُ الْأَنْصَارِ: تَسْتَشِيرُنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ، إِنَّا لَا نَقُولُ لَكَ كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسَى عليه السلام: ﴿اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ﴾ [المائدة، ۲۴: ۵] وَلَكِنِ الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَوْ ضَرَبْتَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْعِمَادِ لَا تَبْعَنَّاكَ أَبْنَاءُ الْأَنْصَارِ.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ: هَذَا إِسْنَادٌ ثَلَاثِيٌّ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الصَّحِيحِ.

الحدیث رقم ۱۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۸۸/۳، الرقم: ۱۲۹۷۷، والنسائي في السنن الكبرى، ۹۲/۵، ۱۷۰، الرقم: ۸۳۴۸، ۸۵۸۰، وابن حبان في الصحيح، ۲۳/۱۱، الرقم: ۴۷۲۱، وأبو يعلى في المسند، ۴۰۷/۶، الرقم: ۳۷۶۶، ۳۸۰۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۰/۱۰۹، وابن أبي عاصم في الجهاد، وقال: حديث صحيح، ۵۵۷/۲، الرقم: ۲۲۲۔

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غزوہ بدر میں تشریف لے جانے کے لئے صحابہ کرام سے رائے لی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رائے دے دی، پھر آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے رائے لی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رائے دے دی۔ آپ ﷺ نے پھر ان (دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم) سے رائے لی۔ انصار میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ اے انصاری بھائیو! حضور نبی اکرم ﷺ تم لوگوں سے رائے لینا چاہتے ہیں۔ یہ سن کر انصار کے ترجمان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہم سے مشورہ لینا چاہتے ہیں ہم اس طرح نہیں کہیں گے جس طرح بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا: ”پس تم جاؤ اور تمہارا رب (ساتھ جائے) سو تم دونوں (ہی ان سے) جنگ کرو، ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔“ [المائدہ، ۲۳:۵] لیکن قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! اگر آپ ان سواروں (گھوڑوں) کے سینے برک غماد پہاڑ سے ٹکرائیں گے تو ہم انصار کے بیٹے جب بھی آپ کی پیروی کریں گے۔“

اس حدیث کو امام احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ابن کثیر فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی اسناد ثلاثی صحیح حدیث کی شرط پر صحیح ہے۔

۱۴ / ۷۹۷۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْزِضُ نَفْسَهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ عَلَى قَبَائِلَ مِنَ الْعَرَبِ، أَنْ يُؤْوُوهُ إِلَى قَوْمِهِمْ حَتَّى يُبْلَغَ كَلَامَ اللَّهِ وَرِسَالَاتِهِ، وَلَهُمُ الْجَنَّةُ. فَلَيْسَتْ قَبِيلَةٌ مِنَ الْعَرَبِ تَسْتَجِيبُ لَهُ، حَتَّى أَرَادَ اللَّهُ إِظْهَارَ دِينِهِ، وَنَصَرَ نَبِيِّهِ، وَإِنْجَازَ مَا وَعَدَهُ سَاقَهُ اللَّهُ إِلَى هَذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَاسْتَجَابُوا لَهُ وَجَعَلَ اللَّهُ لِنَبِيِّهِ ﷺ دَارَ هَجْرَتِهِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہر سال قبائل عرب کے ہاں تشریف لے جاتے کہ وہ آپ ﷺ کو اپنی قوم میں لے چلیں تاکہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کا

الحدیث رقم ۱۴: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۶/۲۹۴، الرقم: ۶۴۵۴، والهيتمي في مجمع الزوائد، ۶/۴۲.

کلام اور اس کا پیغام لوگوں تک پہنچائیں اور (یہ مژدہ بھی سنائیں کہ جو آپ ﷺ کی مدد کریں گے) ان کے لئے جنت ہے۔ عرب کے کسی قبیلہ نے آپ ﷺ کی یہ بات منظور نہ کی۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کے ظاہر کرنے اور اپنے نبی مکرم ﷺ کی مدد کرنے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے وعدہ کیا تھا اس کے وفا کرنے کا ارادہ فرمایا تو اس خیر کو اللہ تعالیٰ نے انصار کے قبیلوں کی طرف روانہ کر دیا، انہوں نے آپ ﷺ کی دعوت پر لبیک کہا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ کے لئے ان کے وطن کو دارِ ہجرت بنا دیا۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقات ہیں۔

فَصَلِّ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْأَنْصَارِ وَالْأَبْنَائِهِمْ

وَنِسَائِهِمْ ﷺ

﴿ حضور ﷺ کا انصار صحابہ اور ان کی اولاد وازواج کے لئے دعا

فرمانے کا بیان ﴾

۱۵/۷۹۸. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ

اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَالْأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَأَبْنَاءِ أُمَّةِ الْأَنْصَارِ.
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

وَالْتِّرْمِذِيُّ عَنْ أَنَسٍ ؓ وَزَادَ: وَلِنِسَاءِ الْأَنْصَارِ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت زید بن ارقم ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ!

انصار اور انصار کے بیٹوں، اور انصار کے پوتوں کی مغفرت فرما۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

الحديث رقم ۱۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: تفسير القرآن، باب:

قوله ﷺ: هم الذين يقولون لا تنفخوا على من عند رسول حتى ينفضوا،

۴/۱۸۶۲، الرقم: ۴۶۲۳، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة ﷺ، باب:

من فضائل الأنصار، ۴/۱۹۴۸، الرقم: ۲۵۰۶، والترمذي في السنن، كتاب:

المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فضائل الأنصار وقریش، ۵/۷۱۵، الرقم:

۳۹۰۹، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/۸۶، الرقم: ۱۰۱۴۶، وابن ماجه في

السنن، المقدمة، باب: فضل الأنصار، ولفظه: رَحِمَ اللهُ الْأَنْصَارَ، وَأَبْنَاءَ الْأَنْصَارِ

وَأَبْنَاءَ أُمَّةِ الْأَنْصَارِ، ۱/۸۵، الرقم: ۱۶۴، والشافعي في المسند، ۱/۲۸۰،

وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۳۶۹، وابن حبان في الصحيح، ۱۶/۲۷۰،

الرقم: ۷۲۸۱.

اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور ان الفاظ کا اضافہ کیا: اور انصار کی عورتوں کی بھی مغفرت فرما۔“
اور امام ابو عیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶/۷۹۹۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ زَمَنَ الْحَرَّةِ يُعَزِّيهِ فِيمَنْ قُتِلَ مِنْ وَلَدِهِ وَقَوْمِهِ وَقَالَ: أَبَشِّرْكَ بِبُشْرَى مِنْ اللَّهِ ﷻ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: اللَّهُمَّ، اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَاغْفِرْ لِنِسَاءِ الْأَنْصَارِ، وَلِنِسَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَلِنِسَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سانحہ حرہ کے زمانہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرف ایک خط لکھا جس میں انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی قوم اور اولاد میں سے جو لوگ قتل ہوئے تھے ان کی تعزیت کی اور لکھا: میں تمہیں اللہ ﷻ کی (عطا کردہ) خوشخبری کی بشارت دیتا ہوں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: یا اللہ! انصار، اور انصار کے بیٹوں اور انصار کے بیٹوں (یعنی پوتوں) اور اسی طرح انصار کی عورتوں اور انصار کے بیٹوں کی عورتوں اور انصار کے پوتوں کے بیٹوں کی مغفرت فرما۔“ اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۱۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴/۳۷۰، ۳۷۴، وابن حبان في الصحيح، ۱۶/۲۷۰، الرقم: ۷۲۸۱، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۹۹، الرقم: ۳۲۳۶۲، والطبراني في المعجم الكبير، ۵/۲۰۶-۲۰۵، الرقم: ۵۱۰۴، والشيباني في الأحاد والمثاني، ۳/۳۵۸، الرقم: ۱۷۵۳، ۴/۱۲۷، الرقم: ۲۱۰۴، وأبو المحاسن في معاصر المختصر، ۲/۳۷۱، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۲/۷۹۳، الرقم: ۱۴۱۹.

فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ ﷺ

﴿انصار صحابہ کرام ﷺ کے جامع مناقب کا بیان﴾

۱۷/۸۰۰۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ ﷺ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فَلَانًا؟ قَالَ: سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثْرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس بن مالک ﷺ حضرت اسید بن حذیر ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے حضور نبی اکرم ﷺ سے (تہائی میں) عرض کیا: کیا آپ مجھے عامل (گورنر) نہیں بنائیں گے؟ جس طرح آپ نے فلاں شخص کو عامل بنایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد تمہیں اپنے اوپر ترجیح کا سامنا ہوگا، تم اس پر صبر کرنا حتیٰ کہ تمہاری مجھ سے حوض کوثر پر ملاقات ہو۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۸/۸۰۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمَلِكُ

الحديث رقم ۱۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: قول النبي ﷺ للأنصار: اصبروا حتى تلقوني على الحوض، ۱۳۸۱/۳، الرقم: ۳۵۸۱، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: الأمر بالصبر عند ظلم الولاة واستئثارهم، ۱۴۷۴/۳، الرقم: ۱۸۴۵، والترمذي في السنن، كتاب: الفتن عن رسول الله ﷺ، باب: في الأثرة، ۴۸۲/۴، الرقم: ۲۱۸۹، وقال: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن، كتاب: آداب القضاة، باب: ترك استعمال من يحرس على القضاء، ۲۲۴/۸، الرقم: ۵۳۸۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۵۲/۴، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۰۶/۶، الرقم: ۳۱۶۶۹.

الحديث رقم ۱۸: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل اليمن، ۷۲۷/۵، الرقم: ۳۹۳۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۶۴/۲، الرقم: ۸۷۴۶، وفي فضائل الصحابة، ۷۹۵/۲، الرقم: ۱۴۲۳، وابن أبي شيبة في المصنف، ۴۰۳/۶، الرقم: ۳۲۳۹۵، وابن حزام في تهذيب الأسماء، ۶۸/۱، وقال: وهو أصح، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۹۲/۴، وقال: ورجاله ثقات.

فِي قُرَيْشٍ، وَالْقَضَاءِ فِي الْأَنْصَارِ وَالْأَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ، وَالْأَمَانَةُ فِي
الْأَزْدِ. يَعْنِي: الْيَمَنَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ إِلَّا قَالَ: وَالسُّرْعَةُ فِي الْيَمَنِ. وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.
”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بادشاہت
قریش میں ہے اور عدل و انصاف انصار میں ہے اور اذان حبشہ میں ہے، اور امانت ازد یعنی یمن
میں ہے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام احمد نے ان الفاظ کے ساتھ روایت
کیا ہے کہ ”سرعت یمن میں ہے۔“ اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں۔

۱۹/۸۰۲۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ،
وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَأَزْوَاجِ الْأَنْصَارِ، وَلِدَرَارِي الْأَنْصَارِ كَرِشِي وَعَيْبَتِي،
وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ أَخَذُوا شِعْبًا وَأَخَذَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَأَخَذْتُ شِعْبَ
الْأَنْصَارِ، وَلَوْ لَا الْهَجْرَةَ لَكُنْتُ امْرَأًا مِنَ الْأَنْصَارِ.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

وفي رواية أحمد زاد: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَأَوْلَادُنَا مِنْ غَيْرِنَا
قَالَ: وَأَوْلَادِ الْأَنْصَارِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَوَالِينَا قَالَ: وَمَوَالِي
الْأَنْصَارِ. وفي رواية: وَكَنَائِنِ الْأَنْصَارِ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ!
انصار، اور انصار کے بیٹوں، اور انصار کی بیویوں اور انصار کی ذریت (اولاد)، وہ انصار جو
میرے مخلص دوست اور ہم راز ہیں۔ ان کی مغفرت فرما اور اگر لوگ کسی ایک گھاٹی کی طرف
چلتے اور انصار کسی اور گھاٹی کی طرف چلتے تو میں انصار کی گھاٹی کی طرف چلتا اور اگر ہجرت نہ

الحدیث رقم ۱۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۵۶/۳، الرقم: ۱۲۶۱۶،

۲۱۶/۳، الرقم: ۱۳۲۹۱، وفي فضائل الصحابة، ۷۹۸/۲، الرقم: ۱۴۱۰،

والطبراني في المعجم الصغير، ۲۲۱/۱، الرقم: ۳۵۴.

ہوتی تو میں انصار میں سے ہی ایک شخص ہوتا۔“ اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور امام احمد نے اپنی روایت میں یہ اضافہ فرمایا ہے کہ انصار نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہماری وہ اولاد جو ہمارے غیر میں سے ہے (اس کے لئے بھی دعائے مغفرت فرمائیں) آپ ﷺ نے فرمایا: اور (اے اللہ!) انصار کی اولاد کی بھی مغفرت فرما، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے غلاموں کے حق میں بھی دعائے مغفرت فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اور (اے اللہ!) انصار کے غلاموں کی بھی مغفرت فرما اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اور انصار کی باندیوں (لونڈیوں) کی بھی مغفرت فرما۔“

۲۰/۸۰۳۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَلَا إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ تَرَكَهٗ وَضِيْعَةً، وَإِنَّ تَرَكَتِي وَضِيْعَتِي الْأَنْصَارُ، فَاحْفَظُونِي فِيهِمْ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو نَعِيمٍ وَالضِّيَاءُ.

وفي رواية أحمد: قَالَ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ تَرَكَهٗ وَضِيْعَةً وَإِنَّ تَرَكَتِي أَوْ ضِيْعَتِي الْأَنْصَارُ، أَلَا وَإِنَّ النَّاسَ يُكْثِرُونَ وَيُقَلُّونَ، أَلَا فَاقْبَلُوا عَنِّي مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنِّي مُسِيئِهِمْ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہماری طرف تشریف لائے اور فرمایا: خبردار! بے شک ہر نبی کا کوئی نہ کوئی ترکہ اور جاگیر ہوتی ہے اور بے شک میرا ترکہ اور جاگیر انصار ہیں۔“

اس حدیث کو امام طبرانی، ابو نعیم اور ضیاء المقدسی نے روایت کیا ہے۔

اور امام احمد کی روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک ہر نبی کا کوئی نہ کوئی ترکہ اور جاگیر ہوتی ہے اور بے شک میرا ترکہ اور جاگیر انصار ہیں۔ خبردار! بے

الحديث رقم ۲۰: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۳۰۹/۵، الرقم: ۵۳۹۸، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۲۶۴/۳، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۷۹۱/۲، الرقم: ۱۴۱۳، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۱۳۳/۶، ۱۳۵، الرقم: ۲۱۳۲-۲۱۳۴، وإسناده حسن.

شک لوگ کثرت اور قلت (افراط و تفریط) سے کام لیتے ہیں۔ خبردار! انصار کے نیک لوگوں کی نیکی قبول کرو اور ان کے قصور وار سے اعراض کرو۔“

۸۰۴ / ۲۱۔ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَسَمَ الْفِيءَ الَّذِي أَفَاءَ اللَّهُ بِحُنَيْنٍ مِنْ غَنَائِمِ هَوَازِنَ، فَأَحْسَنَ، فَأَفْشَى فِي أَهْلِ مِنْ قُرَيْشٍ وَغَيْرِهِمْ، فَغَضِبَتِ الْأَنْصَارُ. فَلَمَّا سَمِعَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَتَاهُمْ فِي مَنَازِلِهِمْ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنَ الْأَنْصَارِ فَلْيَخْرُجْ إِلَى رِجْلِهِ. ثُمَّ تَشَهَّدَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَحَمِدَ اللَّهَ عز وجل، ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، قَدْ بَلَغَنِي مِنْ حَدِيثِكُمْ فِي هَذِهِ الْمَغَانِمِ الَّتِي آثَرْتُ بِهَا أَنَا أَتَأَلِفُهُمْ عَلَى الْإِسْلَامِ. لَعَلَّهُمْ أَنْ يَشْهَدُوا بَعْدَ الْيَوْمِ، وَقَدْ أَدْخَلَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ الْإِسْلَامَ، ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، أَلَمْ يَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ بِالْإِيمَانِ، وَخَصَّكُمْ بِالْكَرَامَةِ، وَسَمَّاكُمْ بِأَحْسَنِ الْأَسْمَاءِ أَنْصَارَ اللَّهِ وَأَنْصَارَ رَسُولِهِ؟ وَلَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَاذِيًا وَسَلَكَتُمْ وَاذِيًا لَسَلَكَتُمْ وَاذِيَكُمْ أَفَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِهَذِهِ الْغَنَائِمِ: الشَّاةَ وَالنَّعَمَ وَالْبَعِيرَ، وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْأَنْصَارُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالُوا: رَضِينَا. قَالَ: أَجِيبُونِي فِيمَا قُلْتُ: قَالَتِ الْأَنْصَارُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَجَدْتَنَا فِي ظُلْمَةٍ فَأَخْرَجَنَا اللَّهُ بِكَ إِلَى النُّورِ، وَوَجَدْتَنَا عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَنَا اللَّهُ بِكَ وَوَجَدْتَنَا ضَلَالًا فَهَدَانَا اللَّهُ بِكَ، قَدْ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم نَبِيًّا، فَاصْنَعْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا شِئْتَ فِي أَوْسَعِ الْحِلِّ.

الحديث رقم ۲۱: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۵۱/۷، الرقم: ۶۶۶۵،
والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۳۰/۱۰.

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَاللَّهِ، لَوْ أَجَبْتُمُونِي بِغَيْرِ هَذَا الْقَوْلِ لَقُلْتُ: أَلَمْ تَأْتِنَا طَرِيدًا فَأَوْيْنَاكَ، وَمُكْذِبًا فَصَدَّقْنَاكَ، وَمَخْذُولًا فَانصَرْنَاكَ، وَقَبْلُنَا مَا رَدَّ النَّاسُ عَلَيْكَ؟ لَوْ قُلْتُمْ هَذَا لَصَدَقْتُمْ. فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: بَلْ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ الْمَنْ وَالْفَضْلُ عَلَيْنَا وَعَلَى غَيْرِنَا. ثُمَّ بَكَوْا، فَكَثُرَ بُكَاءُهُمْ وَبَكَى النَّبِيُّ ﷺ مَعَهُمْ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت سائب بن یزید ؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جو مال غنیمت قبیلہ ہوازن کے مال میں سے غزوہ حنین کے موقع پر عطا فرمایا تھا اسے حضور نبی اکرم ﷺ نے بطور احسان اہل قریش اور ان کے علاوہ دوسرے (نومسلم) لوگوں میں تقسیم فرما دیا۔ انصار (میں سے بعض لوگ) اس بات پر خفا ہوئے۔ جب رسول اللہ ﷺ کو اس بات کی اطلاع پہنچی تو آپ ﷺ ان کی قیام گاہ پر تشریف لائے اور فرمایا: جتنے انصار یہاں ہیں میری قیام گاہ پر چلیں۔ جب وہاں سب لوگ جمع ہو گئے تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے، آپ ﷺ نے اللہ ﷻ کی حمد و ثنا بیان کر کے فرمایا: اے جماعت انصار! اس مال غنیمت کے بارے میں کہ میں نے جس کی تقسیم میں دوسروں کو ترجیح دی اور انہیں اسلام سے مانوس کرنے کے لئے تقسیم کر دیا کہ شاید یہ نومسلم آج کے بعد اسلام میں پختہ اور کفار سے جنگ پر آمادہ ہو جائیں۔ مجھے تمہاری یہ خبر ملی ہے کہ تمہیں یہ برا لگا ہے؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے جماعت انصار! کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں دولت ایمان دے کر احسان نہیں فرمایا؟ اور تمہیں بزرگی اور کرامت سے نہیں نوازا؟ اور تمہارا نام بہترین نام انصار اللہ اور انصار رسول اللہ رکھا اور اگر ہجرت (کی فضیلت) نہ ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک فرد ہوتا اور اگر تمام لوگ ایک وادی کی طرف چلیں اور انصار دوسرے وادی کی طرف چلیں تو میں تمہاری وادی کی طرف چلوں گا۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ لوگ بکریاں، بھیڑیں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو لے کر جاؤ، جب انصار نے حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان سنا تو عرض کیا: ہم راضی ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اس بات کا جواب دو جو میں نے تم سے کہی ہے؟ انصار نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ہمیں تاریکی میں پایا تھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے ہمیں نور کی طرف نکالا۔ آپ نے ہمیں جہنم کے گڑھے کے کنارے پر پایا تھا اللہ

تعالیٰ نے ہمیں آپ کے ذریعے (دوزخ سے) بچا لیا۔ آپ نے ہمیں گمراہ پایا تھا آپ کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت عطا کی۔ ہم اللہ ﷻ کے رب ہونے پر اسلام کے دین ہونے پر اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔ یا رسول اللہ! آپ کے لئے میدان وسیع ہے۔ آپ جو چاہیں کریں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم! اگر اس کے علاوہ تم کچھ اور بھی کہتے تو میں کہتا کہ تم سچ کہتے ہو، اگر تم یہ کہتے کہ آپ ہمارے پاس نکالے ہوئے آئے تھے ہم نے آپ کو پناہ دی، جب دنیا نے آپ کی تکذیب کی، ہم نے آپ کی تصدیق کی، آپ بے یار و مددگار آئے تھے ہم نے آپ کی نصرت کی، ہم نے آپ کی وہ باتیں قبول کیں کہ دنیا نے ان کا انکار کیا تھا۔ اگر تم یہ سب کچھ بھی کہتے تو تم سچے تھے۔ انصار نے عرض کیا: (یہ بھی) اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کا ہم پر اور دوسروں پر بڑا فضل و احسان ہے (کہ دین کی نوکری اور مدد و نصرت کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں منتخب کیا) پھر انصار رونے لگے اور بہت روئے اور حضور نبی اکرم ﷺ بھی (ان کی گریہ و زاری دیکھ کر) ان کے ساتھ آبدیدہ ہو گئے۔“ اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقات ہیں۔

أَبَابُ السَّادِسُ عَشَرَ:

مَنَاقِبُ أَهْلِ بَدْرِ وَالْحُدَيْبِيَّةِ ﷺ

﴿ اہل بدر اور اہل حدیبیہ صحابہ ﷺ کے مناقب ﴾

۱۔ فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَدْرِ وَالْحُدَيْبِيَةِ ﷺ
﴿اہل بدر اور اہل حدیبیہ صحابہ ﷺ کے جامع مناقب کا بیان﴾

فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَدْرِ وَالْحُدَيْبِيَّةِ ﷺ

﴿ اہل بدر اور اہل حدیبیہ صحابہ ﷺ کے جامع مناقب کا بیان ﴾

۱/۸۰۵۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ: أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ، وَكُنَّا أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ، وَلَوْ كُنْتُ أَبْصِرُ الْيَوْمَ لَأَرَيْتُكُمْ مَكَانَ الشَّجَرَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حدیبیہ کے دن ہمیں فرمایا: تم زمین پر بسنے والوں میں سب سے بہتر ہو اور ہم چودہ سو افراد تھے اور اگر آج میں (یعنی حضرت جابر بن عبد اللہ جو کہ اس وقت نابینا ہو چکے تھے) دیکھ سکتا ہوتا تو تمہیں اس درخت کی جگہ دکھا دیتا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۸۰۶۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَهْلِ

الحديث رقم ۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوة الحديبية، ۴/ ۱۵۲۶، الرقم: ۳۹۲۳، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: استحباب مبايعة الإمام الجيش عند إرادة القتال، وبيانبيعة الرضوان تحت الشجرة، ۳/ ۱۴۸۴، الرقم: ۱۸۵۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۳۰۸، الرقم: ۱۴۳۵۲، والشافعي في المسند، ۱/ ۲۱۷، وأبوعوانة في المسند، ۴/ ۳۰۱، الرقم: ۶۸۱۸، والبيهقي في السنن الكبرى، ۵/ ۲۳۵، الرقم: ۹۹۸۱، وابن منصور في كتاب السنن، ۲/ ۳۶۷، الرقم: ۲۸۸۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۷/ ۳۸۵، الرقم: ۳۶۸۴۹.

الحديث رقم ۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: فضل من شهد بدرا، ۴/ ۱۴۶۳، الرقم: ۳۷۶۲، وفي كتاب: الجهاد، باب: الجاسوس، ۳/ ۱۰۹۵، الرقم: ۲۸۴۵، وفي كتاب: المغازي، باب: وما بعث به حاطب بن أبي بلتعة إلى أهل مكة يخبرهم بغزو النبي ﷺ، ۴/ ۱۵۵۷، الرقم: ۴۰۲۵، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أهل بدر ﷺ، وقصة حاطب بن أبي بلتعة ﷺ، ۴/ ۱۹۴۱، الرقم: ۲۴۹۴، والترمذي في السنن، كتاب: —

بَدْرٍ: فَلَعَلَّ اللَّهَ أَطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرِ فَقَالَ: اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ الْجَنَّةُ، أَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ..... الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت علیؑ سے ایک طویل روایت میں مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اصحاب بدر کے لئے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا: تم جو عمل کرنا چاہتے ہو کرو بیشک تمہارے لئے جنت واجب ہو چکی ہے یا فرمایا: میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳/۸۰۷. عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ أَهْلِ بَدْرِ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ: مَا تَعْدُونَ أَهْلَ بَدْرِ فِيكُمْ؟ قَالَ: مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ. أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ: وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ وَلَفْظُهُمَا فَقَالَ: مَا تَعْدُونَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا فِيكُمْ؟ قَالُوا: خِيَارَنَا، قَالَ: كَذَلِكَ هُمْ عِنْدَنَا، خِيَارُ الْمَلَائِكَةِ.

”حضرت رفاعہ بن ابی رافعؓ جو کہ اہل بدر صحابہ میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیلؑ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ (یا رسول اللہ!) آپ غزوہ بدر میں شرکت کرنے والے (صحابہ) کو کیسا سمجھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں انہیں مسلمانوں میں سب سے افضل شمار کرتا ہوں یا ایسا ہی کوئی دوسرا کلمہ استعمال فرمایا، حضرت جبرائیل نے عرض کیا: غزوہ بدر میں شمولیت کرنے والے فرشتے بھی دوسرے فرشتوں میں اسی طرح ہیں۔“

..... تفسیر القرآن عن رسول اللہ ﷺ، باب: ومن سورة المتحنة، ۴۰۹/۵، الرقم:

۳۳۰۵، والدارمی فی السنن، ۴۰۴/۲، الرقم: ۲۷۶۱۔

الحديث رقم ۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازی، باب: شهود الملائكة

بدر، ۴/۱۴۸۷، الرقم: ۳۷۷۱، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل أهل

بدر، ۱/۵۶، الرقم: ۱۶۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳: ۴۶۵، وابن أبي شيبة

في المصنف، ۷/۳۶۴، الرقم: ۳۶۷۲۵، ۳۶۷۳۱، والخطيب التبريزي

في مشكاة المصابيح، ۲/۴۵۱، الرقم: ۶۲۲۶، وابن كثير في تفسير القرآن

العظيم، ۲/۲۹۱، والكناني في مصباح الزجاجة، ۱/۲۴، الرقم: ۵۸۔

اس حدیث کو امام بخاری، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا۔

امام ابن ماجہ اور احمد کے الفاظ یوں ہیں کہ جبرائیل امین علیہ السلام نے دریافت کیا: آپ غزوة بدر میں شرکت کرنے والوں کو کیسا سمجھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہمارے بہترین لوگوں میں سے ہیں، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: اسی طرح وہ فرشتے (جنہوں نے غزوة بدر میں شرکت کی) ہمارے نزدیک بہترین فرشتوں میں سے ہیں۔“

۸۰۸/۴۔ عَنْ قَيْسِ رضی اللہ عنہ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّينَ خُمْسَةَ آلاَفٍ وَقَالَ
عُمَرُ رضی اللہ عنہ: لِأَفْضَلِنَهُمْ عَلَى مَنْ بَعْدَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت قیس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بدری صحابہ کا پانچ پانچ ہزار درہم سالانہ وظیفہ مقرر فرمایا اور انہوں نے فرمایا کہ میں غزوة بدر میں شریک ہونے والے حضرات کو دوسرے اصحاب پر ضرور ترجیح دوں گا۔“

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۸۰۹/۵۔ عَنِ الرَّبِيعِ بِنْتِ مَعْوِذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ
النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم غَدَاةَ بَنِي عَلِيٍّ فَجَلَسَ عَلَيَّ فِرَاشِي كَمَا جَلَسَ مِنِّي
وَجَوَيرِيَاتٍ يَضْرِبْنَ بِالْذُّفِّ يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِهِنَّ يَوْمَ بَدْرٍ حَتَّى قَالَتْ

الحديث رقم ۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: شهود الملائكة
بدرًا، ۴/۱۴۷۵، الرقم: ۳۷۹۷، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح،
۲/۴۵۷، الرقم: ۲۶۲۵.

الحديث رقم ۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: شهود الملائكة
بدرًا، ۴/۱۴۶۹، الرقم: ۳۷۷۹، وفي كتاب: النكاح، باب: ضرب الدف في النكاح
والوليمة، ۵/۱۹۷۶، الرقم: ۴۸۵۲، والترمذي في السنن، كتاب: النكاح عن
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: ما جاء في إعلان النكاح، ۳/۳۹۹، الرقم: ۱۰۹۰،
وأبوداود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في النهي عن الغناء، ۴/۲۸۱، الرقم:
۴۹۲۲، وابن ماجه في السنن، كتاب: النكاح، باب: الغناء والدف، ۱/۶۱۱،
الرقم: ۱۸۹۷، والنسائي في السنن الكبرى، ۳/۳۳۲، الرقم: ۵۵۶۳، وأحمد بن
حنبل في المسند، ۶/۳۶۰.۳۵۹، الرقم: ۲۷۰۶۶، ۲۷۰۷۲، وابن حبان في
الصحيح، ۱۳/۱۸۹، الرقم: ۵۸۷۸.

جَارِيَةٌ: وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدِي. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَقُولِي هَكَذَا وَ
قُولِي مَا كُنْتِ تَقُولِينَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: شبِ زفاف کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ (ہمارے گھر) تشریف لائے اور میرے بستر پر اس طرح جلوہ افروز ہوئے جیسے آپ بیٹھے ہیں اس وقت کچھ بچیاں دف بجا کر جنگِ بدر میں شہید ہو جانے والے اپنے بزرگوں کی شان میں قصیدہ گا رہی تھیں۔ آخر کار ایک بچی نے کہا: ہم میں ایسا نبی ﷺ تشریف فرما ہے جو (آنے والے) کل کی باتیں جانتا ہے، تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ نہ کہو بلکہ وہی کہو جو تم پہلے کہہ رہی تھیں۔“

اسی حدیث کو امام بخاری، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۶/۸۱۰. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: عَطَشَ النَّاسُ يَوْمَ
الْحُدَيْبِيَّةِ، وَالنَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ، فَجَهَشَ النَّاسُ نَحْوَهُ،
فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ قَالُوا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ
يَدَيْكَ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرِّكْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُورُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ

الحديث رقم ۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة
في الإسلام، ۳/۱۳۱۰، الرقم: ۳۳۸۳، وفي كتاب: المغازي، باب: غزوة الحديبية،
۴/۱۵۲۶، الرقم: ۳۹۲۱-۳۹۲۳، وفي كتاب: الأشربة، باب: شرب البركة والماء
المبارك، ۵/۲۱۳۵، الرقم: ۵۳۱۶، وفي كتاب: التفسير/الفتح، باب: إِذْ يُبَايِعُونَكَ
تَحْتَ الشَّجَرَةِ: (۱۸)، ۴/۱۸۳۱، الرقم: ۴۵۶۰، وأحمد بن حنبل في المسند،
۳/۳۲۹، الرقم: ۱۴۵۶۲، وابن خزيمة في الصحيح، ۱/۶۵، الرقم: ۱۲۵، وابن
حبان في الصحيح، ۱۴/۴۸۰، الرقم: ۶۵۴۲، والدارمي في السنن، ۱/۲۱، الرقم:
۲۷، وأبو يعلى في المسند، ۴/۸۲، الرقم: ۲۱۰۷، والبيهقي في الاعتقاد، ۱/۲۷۲،
وابن الجعد في المسند، ۱/۲۹، الرقم: ۸۲.

الْعُيُونُ، فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا،
كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جنگِ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پانی کی ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی آپ ﷺ نے اس سے وضو فرمایا: لوگ آپ ﷺ کی طرف جھپٹے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس وضو کے لئے پانی ہے نہ پینے کے لئے۔ صرف یہی پانی ہے جو آپ کے سامنے رکھا ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے (یہ سن کر) دستِ مبارک چھاگل کے اندر رکھا تو فوراً چشموں کی طرح پانی انگلیوں کے درمیان سے جوش مار کر نکلنے لگا چنانچہ ہم سب نے (خوب سیر ہو کر پانی) پیا اور وضو بھی کر لیا اور (حضرت سالم راوی کہتے ہیں) میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس وقت آپ کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی سب کے لئے کافی ہو جاتا، ہم پندرہ سو تھے۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۷/۸۱۱ - عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً
وَالْحُدَيْبِيَةُ بئرٌ، فَفَزَحْنَاهَا حَتَّى لَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً، فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ
عَلَى شَفِيرِ الْبئرِ فَدَعَا بِمَاءٍ، فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِي الْبئرِ، فَمَكَّنَا غَيْرَ
بَعِيدٍ، ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتَّى رَوَيْنَا، وَرَوَتْ أَوْ صَدَرَتْ رَكَائِبُنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں واقعہ حدیبیہ کے روز ہماری تعداد چودہ سو تھی۔ ہم حدیبیہ کے کنویں سے پانی نکالتے رہے یہاں تک کہ ہم نے اس میں پانی کا ایک قطرہ بھی نہ چھوڑا۔ (یہاں تک کہ پانی کی کمی ہو گئی اور پانی ختم ہو کر سطحِ زمین سے لگ گیا) سو حضور نبی اکرم ﷺ کنویں کے منڈیر پر آ بیٹھے اور پانی طلب فرمایا: اس سے کھلی فرمائی اور وہ پانی کنویں میں ڈال دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد ہم اس سے پانی پینے لگے، یہاں تک کہ خوب سیراب ہوئے اور ہمارے سواریوں کے جانور بھی سیراب ہو گئے۔“

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة
في الإسلام، ۳/۱۳۱۱، الرقم: ۳۳۸۴.

۸/۸۱۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه فِي رَوَايَةٍ طَوِيلَةٍ: وَبَعَثَ قُرَيْشٌ إِلَى عَاصِمٍ لِيُؤْتُوا بِشَيْءٍ مِنْ جَسَدِهِ يَعْرِفُونَهُ وَكَانَ عَاصِمٌ قَتَلَ عَظِيمًا مِنْ عَظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَبَعَثَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ، فَحَمَتُهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا مِنْهُ عَلَى شَيْءٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابوہریرہ رضي الله عنه سے ایک طویل روایت میں مروی ہے کہ کفار قریش نے اپنا ایک فوجی دستہ شناخت کے لئے حضرت عاصم رضي الله عنه کی لاش میں سے کوئی ٹکڑا کاٹ کر لانے کے لئے بھیجا۔ حضرت عاصم رضي الله عنه نے غزوہ بدر میں ان کے سرداروں میں سے ایک کو قتل کیا تھا۔ سو (اس دستہ کے پہنچتے ہی) اللہ تعالیٰ نے ان کی لاش کے پاس بھڑوں کی مثل کوئی جانور بھیج دیئے جنہوں نے کسی کو ان کی لاش کے پاس بھی پھٹکنے نہیں دیا اور وہ ان کے جسم کا کوئی بھی حصہ لے جانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔“ اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۹/۸۱۳۔ عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ عِنْدَ

الحدیث رقم ۸: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المغازی، باب: غزوة الرجیع، وَرِعْلٍ، وَذَكَوَانٍ، وَبِئْرٍ مَعُونَةٍ، ۴/۱۴۹۹، الرقم: ۳۸۵۸، وَفِي كِتَابِ: الْجِهَادِ، باب: هل يَسْتَأْذِرُ الرَّجُلُ وَمَنْ لَمْ يَسْتَأْذِرْ وَمَنْ رَكَعَ رَكَعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ، ۳/۱۱۰۸، الرقم: ۲۸۸۰، وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمَسْنَدِ، ۲/۳۱۰، الرقم: ۸۰۸۲، وَعَبْدُ الرَّزَاقِ فِي الْمَصْنَفِ، ۵/۳۵۳، الرقم: ۹۷۳۰، وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الْكَبِيرِ، ۴/۲۲۱، الرقم: ۴۱۹۱، وَاللَّالِكَاثِيُّ فِي كِرَامَاتِ الْأَوْلِيَاءِ، ۱/۱۰۱، الرقم: ۵۳، وَالْعَسْقَلَانِيُّ فِي فَتْحِ الْبَارِي، ۷/۳۸۴، وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي الْإِسْتِيعَابِ، ۲/۷۷۹، الرقم: ۱۳۰۵، وَالطَّبْرِيُّ فِي تَارِيخِ الْأُمَمِ وَالْمُلُوكِ، ۲/۷۸۔

الحدیث رقم ۹: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أصحاب الشجرة أهل بيعة الرضوان رضي الله عنهم، ۴/۱۹۴۲، الرقم: ۲۴۹۶، وَالتِّرْمِذِيُّ فِي السُّنَنِ، كِتَابِ: الْمَنَاقِبِ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم، بَابِ: فِي فَضْلِ مَنْ بَاعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، ۵/۶۹۵، الرقم: ۳۸۶۰، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَ أَبُو دَاوُدَ فِي السُّنَنِ، كِتَابِ: السُّنَةِ، بَابِ: فِي الْخُلَفَاءِ، ۴/۲۱۳، الرقم: ۴۶۵۳، وَابْنُ مَاجَةَ فِي السُّنَنِ، كِتَابِ: الزُّهْدِ، بَابِ: نَكَرَ الْبَعْثُ، ۲/۱۴۳۱، الرقم: ۴۲۸۱، وَالنَّسَائِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى، ۶/۴۶۴، ۳۹۵، الرقم: ۱۱۳۲۱، ۱۱۵۰۷، وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي —

حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَحَدٌ
الَّذِينَ بَايَعُوا تَحْتَهَا..... الحديث.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَكِلَاهُمَا عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَابْنُ مَاجَةَ
وَلَفْظُهُ: عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنِّي لَا أَرْجُو إِلَّا أَنْ يَدْخُلَ
النَّارَ أَحَدٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَالحُدَيْبِيَّةَ.

”حضرت امّ مبشر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے
پاس حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”ان شاء اللہ اصحاب شجرہ میں سے کوئی شخص
دوزخ میں داخل نہیں ہوگا..... الحديث۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی اور امام
ابوداؤد نے اس حدیث کو حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے طریق سے روایت کیا ہے اور
امام ابن ماجہ نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے اور ان کے الفاظ یہ ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ
نے فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ غزوہ بدر اور حدیبیہ میں شمولیت کرنے والے صحابہ
میں سے کوئی بھی دوزخ میں نہیں جائے گا۔“

۱۰ / ۸۱۴ - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

..... المسند، ۳/۳۵۰، الرقم: ۱۴۸۲۰، ۶/۲۶۵، الرقم: ۲۶۴۸۳، ۲۷۰۸۷، ۲۷۴۰۲،

وابن حبان في الصحيح، ۱۱/۱۲۵، ۱۲۷، الرقم: ۴۸۰۰، ۴۸۰۲، وأبو يعلى في

المسند، ۱۲/۴۷۲، الرقم: ۷۰۴۴.

الحديث رقم ۱۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من

فضائل أهل بدر، ۴/۱۹۴۲، الرقم: ۲۴۹۵، والترمذي في السنن، كتاب:

المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: (۵۹)، ۵/۶۹۷، الرقم: ۳۸۶۴، والنسائي في

السنن الكبرى، ۵/۸۰، الرقم: ۸۲۹۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۲۵،

۳۴۹، الرقم: ۱۴۵۲۴، ۱۴۸۱۳، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۹۸، الرقم:

۳۲۳۴۸، ۳۶۷۳۰، والحاكم في المستدرک، ۳/۳۴۰، الرقم: ۵۳۰۸، وقال: هذا

حديث صحيح، والطبراني في المعجم الكبير، ۳/۱۸۴، الرقم: ۳۰۶۴،

والشيباني في الأحاد والمثاني، ۱/۲۵۶، الرقم: ۳۳۶.۳۳۳.

يَشْكُو حَاطِبًا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَيْدُخُلْنِ حَاطِبُ النَّارِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَّةَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت جابر ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حاطب ؓ کا ایک غلام حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت حاطب کی شکایت کرتے ہوئے عرض کیا: یا رسول اللہ! حاطب دوزخ میں داخل ہو جائے گا، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جھوٹے ہو، وہ دوزخ میں داخل نہیں ہوگا کیونکہ وہ جنگ بدر اور حدیبیہ میں شریک ہوا۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ابو عیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱/۸۱۵۔ عَنْ جَابِرٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْدُخُلْنِ الْجَنَّةَ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جن لوگوں نے درخت کے نیچے (میرے ہاتھ پر) بیعت کی وہ ضرور بالضرور جنت میں جائیں گے سوائے سرخ اونٹ والے کے (جو کہ جد بن قیس منافق تھا جو اپنی اونٹنی کے پہلو سے چمٹ کر لوگوں سے چھپتا پھرتا رہا اور بیعت میں شریک نہ ہوا)۔“

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲/۸۱۶۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى ؓ قَالَ: شَكِيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ

الحديث رقم ۱۱: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فيمن سب أصحاب النبي ﷺ، ۶۹۶/۵، الرقم: ۳۸۶۳، والهيثمى في مجمع الزوائد، ۱۶۱/۹، وقال: رواه البزار رجاله خدش بن عياش وهو ثقة.

الحديث رقم ۱۲: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۵۶۵/۱۵، الرقم: ۷۰۹۱، والطبراني في المعجم الصغير، ۳۴۸/۱، الرقم: ۵۸۰.

بُنْ عَوْفٍ ؓ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ ؓ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا خَالِدُ، لِمَ تُؤْذِي رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ؟ لَوْ أَنْفَقْتَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا لَمْ تُدْرِكَ عَمَلَهُ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، يَقَعُونَ فِيَّ فَأَرُدُّ عَلَيْهِمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تُؤْذُوا خَالِدًا فَإِنَّهُ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ صَبَّهُ اللَّهُ عَلَى الْكُفَّارِ. رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف ؓ نے حضرت خالد بن ولید ؓ کی شکایت حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں کی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے خالد! تم اہل بدر میں شامل شخص کو کیوں تکلیف دیتے ہو اگر تم اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرو تو ان کے اس ایک عمل کے اجر کو نہیں پاسکتے، حضرت خالد بن ولید ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! انہوں نے مجھ سے جھگڑا کیا تھا تو میں نے انہیں جواب دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خالد کو تکلیف مت دو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی تلوار میں سے ایک تلوار ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے کفار کے سروں پر مسلط کر رکھا ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۸۱۷۔ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَنَّ مَوْلُودًا وُلِدَ فِي فَقِهِ أَرْبَعِينَ سَنَةً مِنْ أَهْلِ الدِّينِ يَعْمَلُ بِطَاعَةِ اللَّهِ وَيَجْتَنِبُ مَعَاصِيَ اللَّهِ كُلَّهَا إِلَى أَنْ يُرَدَّ إِلَى أَرْضِ الْعُمَرِ، أَوْ يُرَدَّ إِلَى أَنْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا لَمْ يَبْلُغْ أَحَدَكُمْ هَذِهِ اللَّيْلَةَ. وَقَالَ: إِنَّ لِلْمَلَائِكَةِ الَّذِينَ شَهِدُوا بَدْرًا لَفَضْلًا عَلَيَّ مَنْ تَخَلَّفَ مِنْهُمْ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت رافع بن خدیج ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غزوة بدر کے دن فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر کوئی مولود (بچہ)

الحدیث رقم ۱۳: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۴/۲۸۴، الرقم: ۴۴۳۵.

چالیس سال تک اللہ دین کے ہاں دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرتا ہے اور وہ اس دوران اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور تمام گناہوں سے بچتا رہا یہاں تک کہ وہ عمر کے انتہائی آخری حصے میں پہنچ گیا یا عمر کے اس حصے کو پہنچ گیا جس میں وہ سب کچھ جاننے کے بعد بھی وہ کچھ نہیں جانتا تھا پھر بھی تم میں سے کوئی اصحاب بدر کی اس فضیلت والی رات کو نہیں پاسکتا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک جن لوگوں نے غزوہ بدر میں شرکت کی ہے انہیں ان فرشتوں پر بھی فضیلت حاصل ہے جن فرشتوں نے اس غزوہ میں شرکت نہیں کی۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الْبَابُ السَّابِعُ عَشَرَ:

مَنَاقِبُ الْعَشْرَةِ الْمُبَشَّرَةِ ﷺ

﴿عشرہ مبشرہ صحابہ کرام ﷺ کے مناقب﴾

فضائل و جامع مآل العشرة المنيرة هـ
ہمشہد و مشہور جامع مآل کے جامع مراقب کا بیان ہ

فصلٌ في جامع مناقب العشرة المبشرة ﷺ

﴿عشره مبشرة صحابه كرام ﷺ﴾ کے جامع مناقب کا بیان ﴿﴾

۱/۸۱۸۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟ يَوْمَ الْأَحْزَابِ، قَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟ قَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَ الزُّبَيْرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم نے ﷺ جنگ احزاب (سے کچھ) پہلے فرمایا: میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: میں (لاؤں گا) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میں (لاؤں گا) تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک ہر نبی کا کوئی نہ کوئی حواری (مددگار) ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

الحديث رقم ۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: فضل الطليعة، ۱۰۴۶/۳، الرقم: ۲۶۹۱، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل طلحة والزبير، ۱۸۷۹/۴، الرقم: ۲۴۱۵، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب الزبير بن العوام، ۶۴۶/۵، الرقم: ۳۷۴۴-۳۷۴۵، وقال: هذا حديث حسن صحيح، ويقال الحواري الناصر، وابن ماجه في السنن، كتاب: المقدمة، باب: فضل الزبير، ۴۵/۱، الرقم: ۱۲۲، والنسائي في السنن الكبرى، ۶۰/۵، الرقم: ۸۲۱۱، وفي فضائل الصحابة، ۳۳/۱، الرقم: ۱۰۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۱۴/۳، وفي فضائل الصحابة، ۷۳۷/۲، الرقم: ۱۲۷۱-۱۲۷۳، وابن حبان في الصحيح، ۴۴۴/۱۵، الرقم: ۶۹۸۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۷۷/۶، الرقم: ۳۲۱۶۸-۳۲۱۶۷.

۸۱۹/۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ يَوْمَ الْأَحْزَابِ جُعِلْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي النِّسَاءِ..... كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ يَأْتِ بَنِي قُرَيْظَةَ؟ فَيَأْتِينِي بِخَبَرِهِمْ، فَاَنْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبُويهِ، فَقَالَ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

”حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جنگِ خندق کے دوران میں اور حضرت عمر بن ابوسلمہ عورتوں کی حفاظت پر مامور تھے..... بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ کون ہے جو قبیلہ بنی قریظہ کی طرف جا کر مجھے ان کی خبر لا کر دے؟ پس میں گیا اور جب واپس لوٹا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے میرے لیے اپنے ماں باپ (کے الفاظ) کو جمع فرمایا اور فرمایا کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

۸۲۰/۳۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ أَبُويهِ

الحديث رقم ۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب الزبير بن العوام، ۳/۱۳۶۲، الرقم: ۳۵۱۵، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل طلحة والزبير، ۴/۱۸۷۹، الرقم: ۲۴۱۶، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب الزبير بن العوام، ۵/۶۴۶، الرقم: ۳۷۴۳، وقال: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/۶۰، الرقم: ۸۲۱۳، وفي فضائل الصحابة، ۱/۳۳، الرقم: ۱۰۹، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل الزبير، ۱/۴۵، الرقم: ۱۲۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۶۶، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/۴۴۲، الرقم: ۶۹۸۴، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۷۷، الرقم: ۳۲۱۶۲.

الحديث رقم ۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: إذ همت طائفتان منكم أن تفسلا، ۴/۱۴۹۰، الرقم: ۳۸۲۳، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: في فضل سعد بن أبي وقاص ؓ، ۴/۱۸۷۶، الرقم: ۲۴۱۱، والترمذي في السنن، كتاب: الأدب عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاه في فداك أبي وأبي، ۵/۱۳۰، الرقم: ۲۸۲۹، وقال أبو عيسى: هذا حديث حسن —

لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ: يَا سَعْدُ،
ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم بیان کرتے ہیں کہ میں نے نہیں سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت سعد بن مالک ﷺ کے سوا اور کسی کے لیے اپنے والدین کریمین (کے الفاظ) کو جمع فرمایا ہو، پس غزوہ اُحد کے دن میں نے خود آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے سعد! (اور تیز) تیر اندازی کرو، میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴/۸۲۱۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ إِنِّي لِأَوَّلِ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ..... الْحَدِيثُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت سعد ﷺ سے مروی ہے کہ میں عربوں میں سے سب سے پہلا شخص ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر اندازی کی۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵/۸۲۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ، وَأَمِينُ

..... صحيح، وفي كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب سعد بن أبي وقاص ﷺ، ۳۷۵۵، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل سعد بن أبي وقاص ﷺ، ۴۷/۱، الرقم: ۴۷، والنسائي في السنن الكبرى، ۵۷/۶، الرقم: ۱۰۰۲۱، وأحمد بن حنبل في المسند ۱/۱۲۴، وفي فضائل الصحابة، ۷۵۲/۲، الرقم: ۱۳۱۴۔

الحديث رقم ۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب سعد بن أبي وقاص ﷺ، ۱۳۶۴/۳، الرقم: ۳۵۲۲، وفي كتاب: الرقاق، باب: كيف كان عيش النبي ﷺ وأصحابه، ۲۳۷۱/۵، الرقم: ۶۰۸۸، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزهد والرقائق، ۲۲۷۷/۴، الرقم: ۲۹۶۶، والترمذي في السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاه في معيشة أصحاب النبي ﷺ، ۵۸۲/۴، الرقم: ۲۳۶۶، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل سعد بن أبي وقاص ﷺ، ۴۷/۱، الرقم: ۱۳۰، والنسائي في السنن الكبرى، ۶۱/۵، الرقم: ۸۲۱۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۸۱، ۱۸۶، الرقم: ۱۶۱۸، ۱۵۵۶۔

الحديث رقم ۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: قصة أهل —

هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر امت کا کوئی نہ کوئی امین ہوتا ہے اور (میری) امت کا امین ابو عبیدہ بن جراح ہے۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۶/۸۲۳. عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فِي مَقْتَلِهِ قَالَ: فَقَالُوا: أَوْصِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ: اسْتَخْلِفْ. قَالَ: مَا أَجِدُ أَحَدًا أَحَقُّ بِهَذَا مِنْ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ أَوْ الرَّهْطِ الَّذِينَ تُوْفِّي رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، فَسَمَى عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ..... الْحَدِيثُ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو (زخمی حالت میں) دیکھا، پھر ان کے قتل کیے جانے کے بارے میں حدیث بیان کی۔ راوی

..... نجران، ۴/۱۵۹۲، الرقم: ۴۱۲۱، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أبي عبيدة بن الجراح رضی اللہ عنہ، ۴/۱۸۸۱، الرقم: ۲۴۱۹، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: مناقب معاذ بن جبل و زيد بن ثابت وأبي بن كعب و أبي عبيدة بن الجراح رضی اللہ عنہ، ۵/۶۶۴، ۶۶۷، الرقم: ۳۷۹۰، ۳۷۹۶، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل أبي عبيدة بن الجراح رضی اللہ عنہ، ۱/۴۹، الرقم: ۱۳۶، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/۶۷، الرقم: ۸۲۴۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۳۳، الرقم: ۱۲۳۸۰، والشاشي في المسند، ۲/۹۳، الرقم: ۶۱۷، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ۲/۱۱۷.

الحديث رقم ۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: قصة البيعة والانفاق على عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، ۳/۱۳۵۵، الرقم: ۳۴۹۷، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/۳۵۳، الرقم: ۶۹۱۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۸/۱۵۰، وفي الاعتقاد، ۱/۳۶۵.

بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! اپنے جانشین کے لیے وصیت فرمائیں۔ انہوں نے فرمایا: میں ان چند حضرات کے سوا اور کسی کو امرِ خلافت کا زیادہ حقدار نہیں پاتا کیونکہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے وصال فرمایا تو ان سے راضی تھے پھر انہوں نے (جن حضرات کے) نام لیے (وہ) حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت زبیر، حضرت طلحہ، حضرت سعد اور حضرت عبدالرحمن بن عوف ﷺ ہیں۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۷/۸۲۴۔ عَنْ قَيْسِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ سَلَاءً وَقِي بِهَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

”حضرت قیس بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ کے ایک ہاتھ کو شل (بیکار) دیکھا کیونکہ اس کے ساتھ انہوں نے غزوہ احد میں حضور نبی اکرم ﷺ کے اوپر سے (تلواروں، تیروں کے) وار روکے تھے۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۸/۸۲۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صَدِيقٌ أَوْ شَهِيدٌ.

الحديث رقم ۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: إذ همت طائفتان منكم أن تفشلا والله وليهما، ۴/ ۱۴۹۰، الرقم: ۳۸۳۶، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل طلحة بن عبيد الله، ۱/ ۴۶، الرقم: ۱۲۸، والخلال في السنة، ۲/ ۴۶۹، الرقم: ۷۳۸، وإسناده صحيح، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۲/ ۷۴۵، الرقم: ۱۲۹۲.

الحديث رقم ۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل طلحة والزبير، ۴/ ۱۸۸۰، الرقم: ۲۴۱۷، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في مناقب عثمان بن عفان، ۵/ ۶۲۴، الرقم: ۳۶۹۶، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/ ۴۴۱، الرقم: ۶۹۸۳، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/ ۵۹، الرقم: ۸۲۰۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۴۱۹، الرقم: ۹۴۲۰، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/ ۶۲۱، الرقم: ۱۴۴۱.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حرا پہاڑ پر تشریف فرماتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم تھے اتنے میں پہاڑ نے حرکت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہر جا، کیونکہ تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی نہیں ہے۔“

اسے امام مسلم اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۹/۸۲۶. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعِيدُ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ.

”حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر جنتی ہے، عمر جنتی ہے، عبد الرحمن بن عوف جنتی ہے، سعد جنتی ہے، سعید (بن زید) جنتی ہے اور ابو عبیدہ بن جراح جنتی ہے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اسے سعید بن زید سے روایت کیا

ہے۔

الحديث رقم ۹: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: مناقب عبد الرحمن بن عوف الزهري رضی اللہ عنہ، ۶۴۷/۵، الرقم: ۳۷۴۷، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضائل العشرة رضی اللہ عنہم، ۴۸/۱، الرقم: ۱۳۳، والنسائي في السنن الكبرى، ۵۶/۵، الرقم: ۸۱۹۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۹۳/۱، الرقم: ۱۶۷۵، وفي فضائل الصحابة، ۲۲۹/۱، الرقم: ۲۷۸، وابن حبان في الصحيح، ۴۶۳/۱۵، الرقم: ۷۰۰۲، وأبو يعلى في المسند، ۱۴۷/۲، الرقم: ۸۳۵، وخيطة بن سليمان من حديث خيطة، ۱/۹۲، ۹۵.

٨٢٧ / ١٠ - عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ: أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَالزُّبَيْرُ، وَطَلْحَةُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه، قَالَ: فَعَدَّ هَؤُلَاءِ التِّسْعَةَ وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ فَقَالَ الْقَوْمُ: نَشُدُّكَ بِاللَّهِ يَا أَبَا الْأَعْوَرِ، مَنْ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: نَشَدْتُمُونِي بِاللَّهِ أَبُو الْأَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هُوَ أَصْحَحُ.

”حضرت سعید بن زید رضي الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دس آدمی جنتی ہیں، (اور وہ یہ ہیں) ابوبکر، عمر، عثمان، علی، زبیر، طلحہ، عبدالرحمن، ابو عبیدہ اور سعد بن ابی وقاص رضي الله عنه جنتی ہیں، راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید نو آدمیوں کا نام گن کر دسویں پر خاموش ہو گئے۔ لوگوں نے کہا: ابو اعور! ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتے ہیں (بتائیے) دسواں آدمی کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: تم نے مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم دی ہے، (دسواں) ابو اعور (یعنی سعید بن زید خود بھی) جنتی ہیں۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد، حاکم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام ابویسٰی نے فرمایا کہ یہ حدیث اصح (صحیح ترین) ہے۔

٨٢٨ / ١١ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

الحديث رقم ١٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه، ٥/٦٤٨، الرقم: ٣٧٤٨، والسنن الكبرى، ٥/٥٦، الرقم: ٨١٩٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٨٨، الرقم: ١٦٣١، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٦٣، الرقم: ٧٠٠٢، والحاكم في المستدرک، ٣/٤٩٨، الرقم: ٥٨٥٨، والشاشي في المسند، ١/٢٤٧، الرقم: ٢١٠، والطيالسي في المسند، ١/٣٢، الرقم: ٢٣٦، والبيهقي في الاعتقاد، ١/٣٣٢، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣/١٠٢، الرقم: ٩٠٣.

الحديث رقم ١١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب معاذ بن جبل وزيد بن ثابت وأبي بن كعب وأبي عبيدة بن الجراح رضي الله عنه، ٥/٦٦٤-٦٦٥، الرقم: ٣٧٩٠-٣٧٩١، وابن ماجه في السنن، المقدمة، —

أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ، وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللَّهِ عُمَرُ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءُ
عُثْمَانُ، وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ
ثَابِتٍ، وَأَقْرَوُهُمْ أَبِي. وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ
الْجَرَّاحِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری
امت میں سے سب سے زیادہ میری امت پر مہربان ابو بکر ہے، احکامِ الہی میں سب سے زیادہ
سخت عمر ہے، شرم و حیا میں سب سے زیادہ سچا عثمان ہے، حلال و حرام کو سب سے زیادہ
جاننے والا معاذ بن جبل ہے، علم الفرائض (یعنی علم میراث) کا سب سے زیادہ جاننے والا زید
بن ثابت ہے اور سب سے اچھا قاری ابی بن کعب ہے اور ہر امت کا کوئی نہ کوئی امین ہوتا
ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ بن جراح ہے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام ابو عیسیٰ
نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے اور امام حاکم نے بھی فرمایا اس حدیث کی اسناد صحیح ہیں۔

۱۲/۸۲۹۔ عَنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ أُحُدٍ

..... باب: فضائل خباب رضی اللہ عنہ، ۱/۵۵، الرقم: ۱۵۴، والنسائي في السنن الكبرى،
۵/۶۷، ۷۸، الرقم: ۸۲۴۲، ۸۲۸۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۲۸۱،
الرقم: ۱۴۹۲۲، والحاكم في المستدرک، ۳/۴۷۷، الرقم: ۵۷۸۴، وأبو يعلى في
المسند، ۱۰/۱۴۱، الرقم: ۵۷۶۳، والطبراني في المعجم الصغير، ۱/۳۳۵،
الرقم: ۵۵۶، والبيهقي في السنن الكبرى، ۶/۲۱۰، الرقم: ۱۱۹۶۸، وابن أبي
عاصم في السنة، ۲/۵۸۲، الرقم: ۱۲۴۲۔

الحدیث رقم ۱۲: أخرجه الترمذی في السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم،
باب: مناقب طلحة بن عبید اللہ، ۵/۶۴۳، الرقم: ۳۷۳۸، وأحمد بن حنبل في
المسند، ۱/۱۶۵، الرقم: ۱۴۱۷، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/۴۳۶، الرقم:
۶۹۷۹، وابن أبي شيبه في المصنف، ۶/۳۷۶، الرقم: ۳۲۱۶۰، والحاكم في —

دِرْعَانٍ فَنَهَضَ إِلَى صَخْرَةٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ تَحْتَهُ طَلْحَةَ فَصَعِدَ
النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ:
أَوْجَبَ طَلْحَةُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت زبیر ؓ سے روایت ہے کہ جنگِ اُحد کے روز حضور نبی اکرم ﷺ پر دو
زرہیں تھیں، آپ ﷺ نے چٹان پر چڑھنا چاہا لیکن نہ چڑھ سکے چنانچہ آپ ﷺ حضرت طلحہ
ؓ کو نیچے بٹھا کر اوپر چڑھے، یہاں تک کہ چٹان پر تشریف فرما ہوئے، راوی بیان کرتے
ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ نے (اپنے لیے جنت) واجب
کر لی ہے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام ابو عیسیٰ
نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام حاکم نے بھی فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۸۳۰/۱۳۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ

..... المستدرک، ۳/۳۲۸، ۴۲۱، الرقم: ۴۳۱۲، ۵۶۰۲-۵۶۲۳، والشاشي في المسند،
۱/۹۴، الرقم: ۳۱، وأبو يعلى في المسند، ۲/۳۳، الرقم: ۶۷۰، والبيهقي في
السنن الكبرى، ۶/۳۷۰، الرقم: ۱۲۸۷۸، ۴۶/۹، والبزار في المسند،
۳/۱۸۸، الرقم: ۹۷۲، وابن المبارك في الجهاد، ۱/۸۰، الرقم: ۹۳۔
الحدیث رقم ۱۳: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ،
باب: مناقب طلحة بن عبید الله ؓ، ۵/۶۴۴، الرقم: ۳۷۳۹-۳۷۴۰، وابن ماجه
فی السنن، المقدمة، باب: فضل طلحة بن عبید الله ؓ، ۱/۴۶، الرقم:
۱۲۵-۱۲۷، والحاكم فی المستدرک، ۳/۴۲۴، الرقم: ۵۶۱۲، والطبرانی فی
المعجم الكبير، ۱/۱۱۷، الرقم: ۲۱۵، وابن أبي عاصم فی السنة، ۲/۶۱۴،
الرقم: ۱۴۰۳، والمقدسي فی الأحاديث المختارة، ۳/۳۵، الرقم: ۸۳۲، و
إسناده حسن، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ۲/۴۳۳، الرقم:
۶۱۲۲، والهيتمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۴۹۔

اللہ ﷺ یقول: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى شَهِيدٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ
فَلْيَنْظُرْ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ.

وفي رواية: عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَظَرَ
النَّبِيُّ ﷺ إِلَى طَلْحَةَ، فَقَالَ: هَذَا مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص زمین پر چلتا پھرتا شہید دیکھنے کی مسرت حاصل کرنا چاہے اسے چاہیے کہ وہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھے۔“

اور ایک روایت میں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر فرمایا: طلحہ ان لوگوں میں سے ہے جو اپنی نذر پوری کر چکے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام ابو عیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۳۱/۱۴. عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ أُذُنِي مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
وَهُوَ يَقُولُ: طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَأَبُو يَعْلَى وَالْبَزَارُ.

الحديث رقم ۱۴: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ،
باب: مناقب طلحة بن عبید اللہ، ۶۴۴/۵، الرقم: ۳۷۴۱، والحکم فی
المستدرک، ۴۰۹/۳، الرقم: ۵۵۶۲، وأبو يعلى في المسند، ۳۹۵/۱، الرقم:
۵۱۵، والبزار في المسند، ۶۰/۳، الرقم: ۸۱۸، وعبد اللہ بن أحمد في السنة،
۵۶۴-۵۶۰/۲، الرقم: ۱۳۲۰، ۱۳۰۹، والديلمي في مسند الفردوس، ۴۵۳/۲،
الرقم: ۳۹۴۹.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت علیؑ بیان کرتے ہیں کہ میرے کانوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے دہن مبارک سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: طلحہ اور زبیر جنت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، حاکم، ابویعلیٰ اور بزار نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۱۵/۸۳۲. عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: رَحِمَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ زَوْجَنِي ابْنَتَهُ وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهَجْرَةِ، وَأَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ، رَحِمَ اللَّهُ عُمَرَ، يَقُولُ الْحَقَّ، وَإِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهُ صِدِّيقٌ، رَحِمَ اللَّهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيهِ الْمَلَائِكَةُ، رَحِمَ اللَّهُ عَلِيًّا، اللَّهُمَّ، أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَزَارُ وَأَبُو يَعْلَى وَالطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

”حضرت علیؑ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم فرمائے اس نے اپنی صاحبزادی میرے نکاح میں دی، اور ہجرت کے وقت مجھے (اپنی اونٹنی پر) سوار کیا، اور اپنے مال سے بلال کو آزاد کیا، اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے کہ وہ حق کہتا ہے اگرچہ کڑوا ہی کیوں نہ ہو، حق بات نے اس کی یہ حالت کر دی ہے کہ اب اس کا کوئی دوست نہیں رہا، اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم فرمائے کہ اس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ علیؑ پر رحم فرمائے۔ اے اللہ! علیؑ جدر رخ کرے حق کا رخ بھی ادھر ہی پھیر دے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، بزار، ابویعلیٰ، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۱۵: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب: مناقب علی بن ابی طالبؑ، ۶۳۳/۵، الرقم: ۳۷۱۴، والبزار فی المسند، ۵۲/۳، الرقم: ۸۰۶، وأبو یعلیٰ فی المسند، ۴۱۸/۱، الرقم: ۵۵۰، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۹۵/۶، الرقم: ۵۹۰۶، وابن ابی عاصم فی السنة، ۵۸۱/۲، الرقم: ۱۲۴۶، والخطیب التبریزی فی مشکاة المصابیح، ۴۳۵/۲، الرقم: ۶۱۳۴، ومحب الدین الطبری فی الرياض النضرة، ۲۴۳/۱، الرقم: ۸۷.

۸۳۳/۱۶. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَدِّدْ رَمِيَّتَهُ وَأَجِبْ دَعْوَتَهُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَغَوِيُّ وَالْبَزَارُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.
وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

وفي رواية: قَالَ: اللَّهُمَّ، اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاكَ.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اے اللہ! اس (سعد) کی تیر اندازی کو نشانے پر بٹھا اور اس کی دعا قبول فرما۔“

اس حدیث کو امام حاکم، بغوی، بزار اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! جب سعد تجھ

سے دعا مانگے تو اس کی دعا (ہمیشہ) قبول فرما۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۸۳۴/۱۷. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ

الحديث رقم ۱۶: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب:

مناقب سعد بن أبي وقاص ﷺ، ۶۴۹/۵، الرقم: ۳۷۵۱، والحكم في المستدرک،

۲۸/۳، الرقم: ۵۷۲، ۴۳۱۴، ۶۱۲۲، والبغوي في شرح السنة، ۱۴/۱۲۴، الرقم:

۳۹۲۲، والبزار في المسند، ۵۰/۴، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/۶۱۵، الرقم:

۱۴۰۸، وابن راشد في الجامع، ۱۱/۲۳۸، والطبراني في المعجم الأوسط،

۴/۲۳۵، الرقم: ۴۰۶۹، واللالکائي في کرامات الأولیاء، ۱/۱۲۸، الرقم: ۷۶،

والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۳/۳۰۶، الرقم: ۱۰۰۷، إسناده صحيح،

والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ۲/۴۳۳، الرقم: ۶۱۲۴-۶۱۲۵.

الحديث رقم ۱۷: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في الخلفاء،

۴/۲۱۱، الرقم: ۴۶۴۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۸۸، الرقم: ۱۶۳۱، و

ابن حبان في الصحيح، ۱۵/۴۵۴، الرقم: ۶۹۹۳، وابن أبي شيبة في المصنف،

۶/۳۵۱، الرقم: ۳۱۹۵۳، والشافعي في المسند، ۱/۲۳۵، الرقم: ۱۹۲،

والطبراني في المعجم الأوسط، ۴/۳۳۹، الرقم: ۴۳۷۴.

فَذَكَرَ رَجُلٌ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَامَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ: عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ: النَّبِيُّ ﷺ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُوبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الْعَاشِرَ قَالَ: فَقَالُوا: مَنْ هُوَ؟ فَسَكَتَ. قَالَ: فَقَالُوا: مَنْ هُوَ؟ فَقَالَ: هُوَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عبدالرحمن بن احنس ﷺ سے مروی ہے کہ وہ مسجد میں تھے کہ ایک آدمی نے حضرت علی ﷺ کا (غلط انداز سے) تذکرہ کیا تو حضرت سعید بن زید ﷺ کھڑے ہو گئے اور فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: دس آدمی جنتی ہیں حضور نبی اکرم ﷺ (سب سے پہلے) جنتی ہیں اور ابوبکر جنتی ہیں، اور عمر جنتی ہیں، اور عثمان جنتی ہیں، اور علی جنتی ہیں، اور طلحہ جنتی ہیں، اور زبیر بن عوام جنتی ہیں، اور سعد بن مالک جنتی ہیں، اور عبدالرحمن بن عوف جنتی ہیں اور اگر میں چاہوں تو یقیناً دسویں آدمی کا نام لے سکتا ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں پس لوگوں نے عرض کیا: دسواں آدمی کون ہے؟ وہ خاموش رہے، راوی بیان کرتے ہیں لوگوں نے دوبارہ عرض کیا: دسواں آدمی کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ سعید بن زید ہے (یعنی خود اپنا نام لیا)۔“

اس حدیث کو امام ابوداؤد، احمد، ابن حبان اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۸/۸۳۵. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عِنْدَ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَكَرَ مِنْ عَلِيٍّ

الحدیث رقم ۱۸: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ۶۰/۵، الرقم: ۸۲۱۰، وفي فضائل الصحابة، ۱۲۶۹، ۱۲۷۴، والطبراني في المعجم الأوسط، ۳۵۰/۲، الرقم: ۲۲۰۱، وفي المعجم الصغير، ۵۹/۱، الرقم: ۶۲، والحميدي في المسند، ۴۵/۱، الرقم: ۸۴، ومحِب الدين الطبري في الرياض النضرة، ۲۱۵/۱، الرقم: ۹۴.

شَيْئًا. فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: عَشْرَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فِي
الْجَنَّةِ: أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ
فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي الْجَنَّةِ
وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو فِي الْجَنَّةِ.
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

”حضرت عبدالرحمن بن اخص ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن زید
بن عمرو بن نفیل ﷺ کو حضرت مغیرہ بن شعبہ ﷺ کے ہاں دیکھا، پس انہوں نے حضرت علی ﷺ
کے بارے میں کسی چیز کا تذکرہ کیا تو حضرت سعید بن زید ﷺ نے بیان کیا کہ میں نے حضور
نبی اکرم ﷺ کو بیان کرتے ہوئے سنا: قریش کے دس آدمی جنتی ہیں: ابو بکر جنتی ہے، اور عمر
جنتی ہے، اور علی جنتی ہے، اور عثمان جنتی ہے، اور طلحہ جنتی ہے اور زبیر جنتی ہے اور عبدالرحمن جنتی
ہے اور سعد بن ابی وقاص جنتی ہے اور سعید بن زید بن عمرو جنتی ہے۔“

اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا اور امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ
عنها سے روایت کیا ہے۔

۱۹/۸۳۶. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّهْوِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ
ﷺ فَقُلْتُ: أَلَا تَعْجَبُ مِنْ هَذَا الظَّالِمِ أَقَامَ خُطْبَاءَ يَشْتُمُونَ عَلِيًّا ﷺ
فَقَالَ: أَوْ قَدْ فَعَلُوهَا؟ أَشْهَدُ عَلَى التَّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شَهِدْتُ
عَلَى الْعَاشِرِ لَصَدَقْتُ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى حِرَاءٍ، فَتَحَرَّكَ

الحديث رقم ۱۹: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ۵/۵۵، الرقم: ۸۱۹۰، وفي
فضائل الصحابة، ۱/۱۷، ۲۷، ۳۱، الرقم: ۱۰۱، ۸۷، ۵۲، وأحمد بن حنبل في
المسند، ۱/۱۸۸، الرقم: ۱۶۳۸، ۱۶۴۴، ۳۴۶/۵، الرقم: ۲۲۹۸۶، وفي
فضائل الصحابة، ۱/۱۱۳، الرقم: ۸۳، ۸۲، والحاكم في المستدرک، ۳/۵۰۹،
الرقم: ۵۸۹۸، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۵۱، الرقم: ۳۱۹۴۸،
والشيباني في الأحاد والمثاني، ۵/۳۴۱، الرقم: ۲۹۰۲، وابن سعد في الطبقات
الكبرى، ۳/۳۸۳، والفاكهي في أخبار مكة، ۴/۳۶، الرقم: ۲۳۴۱، ۲۴۲۳.

فَقَالَ: اثْبُتْ حِرَاءُ، فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ قُلْتُ: وَمَنْ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ؟ فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدٌ. قُلْنَا: فَمَنْ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: أَنَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عبد اللہ بن سہو ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن زید ﷺ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: کیا آپ اس ظالم شخص سے تعجب نہیں کرتے جس نے حضرت علی ﷺ کو برا بھلا کہنے کے لئے خطباء مقرر کیے ہوئے ہیں، تو انہوں نے فرمایا: کیا واقعی انہوں نے ایسا کیا ہے؟ میں نو افراد کی گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں شخص (کے جنتی ہونے) کی بھی گواہی دوں تو یقیناً میں سچا ہوں۔ ایک دفعہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حرا پہاڑ پر تھے تو وہ (مارے خوشی کے) تھر تھرانے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے حرا! ٹھہر جا، پس تجھ پر سوائے نبی یا صدیق یا شہید کے اور کوئی نہیں ہے، میں نے عرض کیا: اور حرا پر کون کون تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس اور ابوبکر، اور عمر اور عثمان اور علی، اور زبیر اور عبدالرحمن بن عوف، اور سعد ﷺ تھے، ہم نے کہا: دسواں آدمی کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: دسواں آدمی میں ہوں۔“

اس حدیث کو امام نسائی، احمد، حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۸۳۷ / ۲۰۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِأَزْوَاجِهِ: إِنَّ الَّذِي يَحْنُو عَلَيْكُنَّ بَعْدِي لَهُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ، اللَّهُمَّ،

الحدیث رقم ۲۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۰۲/۶، الرقم: ۲۶۶۲۰۱،
 ۲۶۶۲۲، وفي فضائل الصحابة، ۷۲۹/۲، الرقم: ۱۲۴۹، والحاكم في المستدرک،
 ۳/۳۵۱، الرقم: ۵۳۵۶، والطبرانی في المعجم الأوسط، ۵۶/۹، الرقم: ۹۱۱۵،
 وفي المعجم الكبير، ۲۳/۳۷۸، الرقم: ۸۹۶، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/۶۱۵،
 الرقم: ۱۴۱۲، وفي كتاب الزهد، ۱/۱۹۸، وابن راهويه في المسند، ۳/۱۰۱۱،
 الرقم: ۱۷۵۵، والحاثر في المسند (زوائد الهيتمي)، ۲/۹۰۷، الرقم: ۹۸۷،
 والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ۲/۴۳۴، الرقم: ۶۱۳۱.

اسقِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو اپنی ازواج مطہرات سے فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک میرے بعد جو تم پر شفقت اور مہربانی کرے گا یقیناً وہ سچا اور نیک آدمی ہوگا (اور ساتھ ہی یہ فرمایا: اے اللہ! عبدالرحمن بن عوف کو جنت کے چشمہ سلسبیل سے سیراب فرما۔“

اس حدیث کو امام احمد، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

الْبَابُ الثَّامِنُ عَشَرَ:

مَنَاقِبُ الصَّحَابِيَّاتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ

﴿ صحابیات رضی اللہ عنہن کے مناقب ﴾

۱۔ فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الصَّحَابِيَّاتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ

﴿صحابيات رضی اللہ عنہن کے جامع مناقب کا بیان﴾

فصل فی جامع مناقب الصحابیات رضی اللہ عنہن

﴿ صحابیات رضی اللہ عنہن کے جامع مناقب کا بیان ﴾

۸۳۸ / ۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِ خِبَاءٍ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَدُلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ..... الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! (قبولِ اسلام سے قبل) مجھے روئے زمین پر آپ کے اہل خانہ سے زیادہ کسی کے گھر کی ذلت اور خواری محبوب نہیں تھی اور اب روئے زمین پر آپ کے اہل خانہ سے زیادہ کسی گھر کی عزت میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ نہیں ہے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۸۳۹ / ۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَدْخُلُ عَلَى أَحَدٍ

الحديث رقم ۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: ذكر هند بنت عتبة بن ربيعة، ۳/ ۱۳۹۰، الرقم: ۳۶۱۳، وفي كتاب: الأحكام، باب: من رأى للقاضي أن يحكم بعلمه في أمر النساء إذا لم يخف الظنون والتهمة، ۶/ ۲۶۱۷، الرقم: ۶۷۴۲، ومسلم في الصحيح، كتاب: الأفضية، باب: قضية هند، ۳/ ۱۳۳۹، الرقم: ۱۷۱۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/ ۲۲۵، الرقم: ۲۵۹۳، وابن حبان في الصحيح، ۱۰/ ۷۰، الرقم: ۴۲۵۷، وعبد الرزاق في المصنف، ۹/ ۱۲۶، والطبرانی في المعجم الكبير، ۲۵/ ۷۱، الرقم: ۱۷۱، وأبو عوانة في المسند، ۴/ ۱۶۴، الرقم: ۶۳۸۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۷/ ۶۶، الرقم: ۱۳۱۸۳، و ۱۰/ ۲۷۰، الرقم: ۲۱۰۸۸.

الحديث رقم ۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد و السير، باب: فضل من جهز غازيا أو خلفه بخير، ۳/ ۱۰۴۶، الرقم: ۲۶۸۹، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أم سليم، أم أنس بن مالك رضی اللہ عنہا، —

مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِ، إِلَّا أُمَّ سُلَيْمٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا، فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ: إِنِّي أَرْحَمُهَا قَتِلَ أَخُوهَا مَعِيَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے علاوہ کسی اور عورت کے گھر نہیں جاتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے جایا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق استفسار کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس پر رحم آتا ہے اس کا بھائی میرے ساتھ جہاد کرتے ہوئے شہید ہوا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں۔

۸۴۰ / ۳۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: أَرَيْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ امْرَأَةً أَبِي طَلْحَةَ ثُمَّ سَمِعْتُ خَشْخَشَةَ أَمَامِي فَإِذَا بِلَالٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جنت دکھائی گئی، میں نے وہاں ابو طلحہ کی بیوی (یعنی ام سلیم) کو دیکھا پھر میں نے اپنے آگے کسی کے چلنے کی آہٹ سنی (سامنے دیکھا) تو وہ بلال تھے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور امام مسلم کے الفاظ ہیں۔

..... ۱۹۰۸ / ۴، الرقم: ۲۴۵۵، وأبونعيم في حلية الأولياء، ۲ / ۶۱، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۸ / ۴۲۸، والعسقلاني في فتح الباري، ۱۱ / ۷۸، والنووي في شرحه على صحيح مسلم، ۱۶ / ۱۰، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ۲ / ۶۶۔
الحديث رقم ۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب عمر بن الخطاب أبي حفص القرشي العدوي، ۳ / ۱۳۴۶، الرقم: ۳۴۷۶، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة رضی اللہ عنہم، باب: من فضائل أم سليم أنس بن مالك وبلال رضی اللہ عنہ، ۴ / ۱۹۰۸، الرقم: ۲۴۵۷، والنسائي في السنن الكبرى، ۵ / ۱۰۳، الرقم: ۸۳۸۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳ / ۳۷۲، الرقم: ۳۸۹، الرقم: ۱۵۰۴۴، والطيالسي في المسند، ۱ / ۲۳۸، الرقم: ۱۷۱۹، وأبو يعلى في المسند، ۴ / ۵۱، الرقم: ۲۰۶۳، وابن الجعد في المسند، ۱ / ۴۲۵، الرقم: ۲۹۰۳، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۲ / ۵۷۔

٨٤١/٤ - عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَأَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ فَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا وَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

”حضرت ابو قتادہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ حالت نماز میں امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ ﷺ اور ابو العاص بن ربیع کی بیٹی یعنی اپنی نواسی کو اٹھائے ہوئے تھے، پس جب آپ ﷺ قیام فرماتے تو اسے اٹھا لیتے اور جب سجدہ فرماتے تو اسے نیچے اتار دیتے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں۔

٨٤٢/٥ - عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: صَنَعْتُ سَفْرَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ حِينَ أَرَادَ أَنْ يُهَاجِرَ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَتْ: فَلَمْ نَجِدْ لِسُفْرَتِهِ وَلَا لِسِقَائِهِ مَا نَرْبُطُهُمَا بِهِ فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: وَاللَّهِ، مَا أَجِدُ شَيْئًا أَرْبُطُ بِهِ إِلَّا نِطَاقِي قَالَ: فَشَقِيهِ بِائْتِنِ فَرُبُّطِيهِ بِوَاحِدِ السِّقَاءِ وَبِالْآخِرِ السَّفْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلِذَلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ.

الحديث رقم ٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: إذا حمل جارية صغيرة على عنقه في الصلاة، ١/١٩٣، الرقم: ٤٩٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: جواز حمل الصبيان في الصلاة، ١/٣٨٥، الرقم: ٥٤٣، وأبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: العمل في الصلاة، ١/٢٤١، الرقم: ٩١٧، والنسائي في السنن، كتاب الصلاة، باب: حمل الصبايا في الصلاة ووضعهن في الصلاة، ٣/١٠، الرقم: ١٢٠٤، ومالك في الموطأ، ١/١٧٠، الرقم: ٤١٠، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٣٨٣، الرقم: ٧٨٣-٧٨٤.

الحديث رقم ٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: حمل الزاد في الغزو، ٣/١٠٨٧، الرقم: ٢٨١٧، وفي كتاب: المناقب باب: هجرة النبي ﷺ وأصحابه إلى المدينة، ٣/١٤٢٢، الرقم: ٣٦٩٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٣٤٦، الرقم: ٢٦٩٧٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٣٤٣، الرقم: ٣٦٦٠٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/٧٩، الرقم: ٢٠٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٠١، الرقم: ٤٩٨٣.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہجرتِ مدینہ کے وقت میں نے (اپنے والد ماجد) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کیا لیکن توشہ اور پانی کا مشکیزہ باندھنے کے لئے مجھے کوئی چیز نہیں ملی تھی۔ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ خدا کی قسم! اسے باندھنے کے لئے مجھے اپنے کمر بند کے سوا کوئی چیز نہیں ملتی۔ انہوں نے فرمایا: کمر بند کے دو حصے کر لو، ایک کے ساتھ توشہ باندھ لو اور دوسرے سے مشکیزہ کا منہ باندھ لو سو میں نے ایسا ہی کیا، اسی لیے میرا نام (ذات النطاقین) دو کمر بندوں والی پڑ گیا۔“

اس حدیث کو امام بخاری، احمد، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۶/۸۴۳۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ، بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ

اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، لِعُمَرَ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نَزُورُهَا. كَمَا كَانَ

رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَزُورُهَا. فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكْتُ فَقَالَ لَهَا: مَا يُبْكِيكِ؟

مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ فَقَالَتْ: مَا أَبْكِي أَنْ لَا أَكُونُ أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ

خَيْرٌ لِرَسُولِهِ صلی اللہ علیہ وسلم، وَلَكِنْ أَبْكِي أَنَّ الْوَحْيَ قَدْ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ

فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَه.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا چلو حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کی زیارت کر کے

آئیں جس طرح حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی زیارت کے لئے تشریف لے جاتے تھے، جب ہم

حضرت ام ایمن کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگیں، ان دونوں نے کہا: کس چیز نے آپ کو زلا

دیا؟ اللہ تعالیٰ کے پاس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جو کچھ ہے وہ زیادہ اچھا ہے، حضرت ام

الحدیث رقم ۶: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة رضی اللہ عنہم، باب: من

فضائل أم أيمن رضي الله عنها، ۴/۱۹۰۷، الرقم: ۲۴۵۴، وابن ماجه في السنن،

كتاب: ماجاه في الجنائز، باب: ذكر وفاته ودفنه صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/۵۲۳، الرقم: ۱۶۳۵،

وأبو يعلى في المسند، ۱/۷۱، الرقم: ۶۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۷/۹۳،

الرقم: ۱۳۳۱۴، والكناني في مصباح الزجاجة، ۲/۵۸، الرقم: ۶۰۱۔

ایمن رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں اس لئے نہیں رو رہی کہ میں نہیں جانتی کہ اللہ تعالیٰ کے پاس حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے اچھا اجر ہے، لیکن میں اس لئے رو رہی ہوں کہ آسمان سے وحی کا نزول بند ہو گیا ہے، ان دونوں پر بھی گریہ طاری ہو گیا اور وہ بھی رونے لگ گئے۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۷/۸۴۴۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذِهِ الْغَمِيصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ، أُمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے کسی کے چلنے کی آہٹ سنی، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو اہل جنت نے عرض کیا: یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ غمیصاء بنت ملحان (ام سلیم) ہیں۔“

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی، احمد اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۸/۸۴۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي

الحديث رقم ۷: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أم سليم، أم أنس بن مالك، وبلال، ۱۹۰۸/۴، الرقم: ۲۴۵۶، والنسائي في السنن الكبرى، ۱۰۳/۵، الرقم: ۸۳۸۴-۸۳۸۵، وفي فضائل الصحابة، ۸۵/۱، الرقم: ۲۷۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۹۹/۳، ۱۲۵، الرقم: ۱۱۹۷۳، ۱۲۲۷۸، وفي فضائل الصحابة، ۸۴۸/۲، الرقم: ۱۵۶۶، وأبو يعلى في المسند، ۴۴۰/۶، الرقم ۳۸۲۲، وعبد بن حميد في المسند، ۳۹۹/۱، الرقم: ۱۳۴۶، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ۶۶/۲۔

الحديث رقم ۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: اللباس والزينة، باب: تحريم استعمال إناء الذهب والفضة على الرجال، ۱۶۴۱/۳، الرقم: ۲۰۶۹، وأبوداود في السنن، كتاب اللباس، باب: الرخصة في العلم وخيط الحرير، ۴۹/۴، الرقم: ۴۰۵۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۴۲۳/۲، الرقم: ۴۰۱۰، وفي شعب الإيمان ۱۴۱/۵، الرقم: ۶۱۰۸، وأبو عوانة في مسنده، ۲۳۰/۱، الرقم: ۵۱۱، وابن راهويه في المسند، ۱۳۳/۱، الرقم: ۳۰۔

روایۃ طویلۃ: قَالَ: أَخْبَرْتُهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ جُبَّةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: هَذِهِ جُبَّةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْرَجْتُ إِلَيَّ جُبَّةَ طَيَالِسَةَ كِسْرَوَانِيَّةٍ لَهَا لَبْنَةٌ دِيْبَاجٍ فَرَجِيهَا مَكْفُوفَيْنِ بِالْدِيْبَاجِ فَقَالَتْ: هَذِهِ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَتَّى قُبِضَتْ، فَلَمَّا قُبِضَتْ، قَبِضْتُهَا، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُهَا، فَنَحْنُ نَعْمَلُهَا لِلْمَرْضَى يُسْتَشْفَى بِهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ.

”حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ انہیں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے حضور نبی اکرم ﷺ کے جبہ مبارک کے متعلق بتایا اور فرمایا: یہ حضور نبی اکرم ﷺ کا جبہ مبارک ہے اور پھر انہوں نے ایک جبہ نکال کر دکھایا جو موٹا دھاری دار کسروانی (کسریٰ کے بادشاہ کی طرف منسوب ہے) جبہ تھا جس کا گریبان دیباج کا تھا اور اس کے دامنوں پر دیباج کے سنجاں تھے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ مبارک جبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ان کی وفات تک محفوظ رہا، جب ان کی وفات ہوئی تو یہ میں نے لے لیا۔ یہی وہ مبارک جبہ ہے جسے حضور نبی اکرم ﷺ پہنتے تھے۔ سو ہم اسے دھو کر اس کا پانی بیماروں کو پلاتے ہیں اور اس کے ذریعے شفا حاصل کی جاتی ہے۔“ اس حدیث کو امام مسلم اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۹/۸۴۶. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْخُلُ بَيْتَ أُمِّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَيَنَامُ عَلَى فِرَاشِهَا. وَلَيْسَتْ فِيهِ. قَالَ: فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَامَ عَلَى فِرَاشِهَا. فَأَتَيْتُ فَقِيلَ لَهَا: هَذَا النَّبِيُّ ﷺ نَامَ فِي بَيْتِكَ، عَلَى فِرَاشِكَ. قَالَ: فَجَاءَتْ وَقَدْ عَرِقَ، وَاسْتَنْقَعَ عَرَقُهُ عَلَى قِطْعَةِ أُدِيمٍ، عَلَى الْفِرَاشِ. فَفَتَحَتْ عَتِيدَتَهَا فَجَعَلَتْ تُنَشِفُ ذَلِكَ

الحدیث رقم ۹: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: طيب عرق النبي ﷺ، والتبرك به، ۴۰/۱۸۱۵، الرقم: ۲۳۳۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۲۱، الرقم: ۱۳۳۴/۱۳۳۹.

الْعَرَقَ فَتَعَصِرُهُ فِي قَوَارِيرِهَا. فَفَزِعَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: مَا تَصْنَعِينَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ؟ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نَرْجُو بَرَكَتَهُ لِصَبِيَانِنَا قَالَ: أَصَبْتَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے اور ان کے بچھونے پر سو جاتے جبکہ وہ گھر میں نہیں ہوتی تھیں۔ ایک دن آپ ﷺ تشریف لائے اور ان کے بچھونے پر سو گئے، وہ آئیں تو لوگوں نے کہا: حضور نبی اکرم ﷺ تمہارے گھر میں تمہارے بچھونے پر آرام فرما ہیں۔ یہ سن کر وہ گھر آئیں دیکھا تو آپ ﷺ کو پسینہ مبارک آیا ہوا ہے اور آپ ﷺ کا پسینہ مبارک چمڑے کے بستر پر جمع ہو گیا ہے۔ ام سلیم نے اپنی بوتل کھولی اور پسینہ مبارک پونچھ پونچھ کر بوتل میں جمع کرنے لگیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ اچانک اٹھ بیٹھے اور فرمایا: اے ام سلیم! کیا کر رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اس سے اپنے بچوں کے لئے برکت حاصل کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے ٹھیک کیا ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۸۴۷/۱۰۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْزُو بِأُمَّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مَعَهُ إِذَا غَزَا فَيَسْقِينَ الْمَاءَ يُدَاوِينَ الْجَرْحَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب جہاد

الحديث رقم ۱۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير باب: غزوة النساء مع الرجال، ۱۴۴۳/۳، الرقم: ۱۸۱۰، والترمذی فی السنن، كتاب: السير عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في خروج النساء في الحرب، ۱۳۹/۴، الرقم: ۱۵۷۵، وأبوداود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: في النساء يغزون، ۱۸/۳، الرقم: ۲۵۳۱، والنسائي في السنن الكبرى، ۳۶۹/۴، الرقم: ۷۵۵۷، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۶۹/۷، الرقم: ۳۶۷۷۱، وأبويعلى في المسند، ۵۰/۶، الرقم: ۳۲۹۵، والمرزوق في السنة، ۴۸/۱، الرقم: ۱۵۲، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳۰/۹.

کرتے تھے تو آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ام سلیم اور انصار کی کچھ عورتیں بھی ہوتی تھیں، وہ (مجاہدین اسلام کو) پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں تھیں۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۱۱/۸۴۸. عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَخْلَفُهُمْ فِي رِحَالِهِمْ فَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ، وَ أَدَاوِي الْجَرْحَى، وَأَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ ابْنُ مَاجَه.

”حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شرکت کی، میں مجاہدین کے عقب میں خیموں میں رہتی تھی۔ مجاہدین کے لئے کھانا تیار کرتی، زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی اور بیماروں کی تیمارداری کرتی تھی۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۸۴۹. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَطَبَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ: وَاللَّهِ، مَا مِثْلُكَ يَا أَبَا طَلْحَةَ، يُرَدُّ وَلَكِنَّكَ رَجُلٌ كَافِرٌ وَأَنَا امْرَأَةٌ مُسْلِمَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِي أَنْ أَتَزَوَّجَكَ فَإِنْ تَسَلِمَ فَذَاكَ مَهْرِي وَمَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ فَأَسْلَمَ فَكَانَ ذَلِكَ مَهْرَهَا. قَالَ ثَابِتٌ: فَمَا سَمِعْتُ

الحدیث رقم ۱۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: النسوة العازيات يرضخ لهن ولا يسهم، ۱۴۴۷/۳، الرقم: ۱۸۱۲، وابن ماجه في السنن، كتاب: الجهاد، باب: العبيد والنساء يشهدن مع المسلمين، ۲/۹۵۲، الرقم: ۲۸۵۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۸۴، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۵۳۷، الرقم: ۳۳۶۵۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۵/۵۵، الرقم: ۱۲۱.

الحدیث رقم ۱۲: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: النكاح، باب: التزويج على الإسلام، ۶/۱۱۴، الرقم: ۳۳۴۱، وفي السنن الكبرى، ۳/۳۱۲، الرقم: ۵۵۰۴، وعبد الرزاق في المصنف، ۶/۱۷۹، الرقم: ۱۰۴۱۷، والطيالسي في المسند، ۱/۲۷۳، الرقم: ۲۰۵۶، والبيهقي في السنن الكبرى، ۴/۶۵، الرقم: ۶۹۲۲، والطبراني في المعجم الكبير، ۵/۹۰، الرقم: ۴۶۷۶، ۲۵/۱۰۵، الرقم: ۲۷۳.

بِأَمْرٍ قَطُّ كَانَتْ أَكْرَمَ مَهْرًا مِنْ أُمِّ سُلَيْمٍ الْإِسْلَامَ فَدَخَلَ بِهَا فَوَلَدَتْ لَهَا.
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے (قبولِ اسلام سے قبل) امّ سلیم کو پیغام نکاح بھیجا تو انہوں نے کہا: خدا کی قسم! اے ابا طلحہ! تیرے جیسے شخص کو ٹھکرایا نہیں جا سکتا لیکن تو ایک کافر شخص ہے اور میں ایک مسلمان خاتون ہوں اور میرے لئے یہ حلال نہیں کہ میں تیرے ساتھ شادی کروں پس اگر تو اسلام قبول کر لے تو یہی میرا حق مہر ہے اور اس کے علاوہ میں تجھ سے کسی چیز کا سوال نہیں کروں گی پس انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور ان کا اسلام قبول کرنا ہی حضرت امّ سلیم کا حق مہر ٹھہرا۔ حضرت ثابت بیان کرتے ہیں میں نے کسی عورت کے بارے میں کبھی بھی اس جیسے معزز حق مہر کا نہیں سنا جو میں نے امّ سلیم کے حق مہر کا سنا کہ آپ کا حق مہر اسلام بنا۔ پس حضرت ابو طلحہ کا امّ سلیم کے ساتھ نکاح ہوا اور امّ سلیم سے ان کی اولاد بھی ہوئی۔“ اس حدیث کو امام نسائی اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۸۵۰. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا مَاتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ
أَسَدِ بْنِ هَاشِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أُمُّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ دَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ
اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَوَقَفَ عِنْدَ رَأْسِهَا فَقَالَ: رَحِمَكَ اللَّهُ، يَا أُمِّي، كُنْتُ أُمِّي بَعْدَ
أُمِّي وَتَشْبِعِيْنِي وَتَعْرِينِي وَتَكْسِينِي وَتَمْنَعِينِ نَفْسَكَ طَيِّبًا وَتُطْعِمِينِي
تُرِيدِينَ بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ وَالِدَارَ الْآخِرَةَ ثُمَّ أَمَرَ أَنْ تُغْسَلَ ثَلَاثًا فَلَمَّا بَلَغَ
الْمَاءُ الَّذِي فِيهِ الْكَافُورُ سَكَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِيَدِهِ ثُمَّ خَلَعَ رَسُولُ
اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَمِيصَهُ فَأَلْبَسَهَا إِيَّاهُ وَكَفَّنَهَا بِبُرْدٍ فَوْقَهُ ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم
أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَأَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ وَعُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَغُلَامًا أَسْوَدَ
يُحْفَرُونَ فَحَفَرُوا قَبْرَهَا فَلَمَّا بَلَغُوا اللَّحْدَ حَفَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِيَدِهِ

الحديث رقم ۱۳: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۱۲۱/۳، والطبراني في المعجم الكبير، ۳۵۱/۲۴، الرقم: ۸۷۱، وفي المعجم الأوسط، ۶۷/۱، الرقم: ۱۸۹، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۲۵۷/۹.

وَأَخْرَجَ تُرَابَهُ بِيَدِهِ فَلَمَّا فَرَغَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاضْطَجَعَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ اغْفِرْ لِأُمِّي فَاطِمَةَ بِنْتِ أَسَدٍ وَلَقِنَهَا حُجَّتَهَا وَوَسَّعَ عَلَيْهَا مَدْخَلَهَا بِحَقِّ نَبِيِّكَ وَالْأَنْبِيَاءِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِي فَإِنَّكَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ وَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا وَأَدْخَلُوهَا اللَّحْدَ هُوَ وَالْعَبَّاسُ وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ ؓ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَالطَّبْرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت فاطمہ بنت اسد بن ہاشم رضی اللہ عنہا جو کہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی والدہ ماجدہ ہیں فوت ہوئیں تو حضور نبی اکرم ﷺ وہاں (قبرستان) تشریف لے گئے اور ان کے سر کے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے۔ اے میری ماں! تو میری ماں کے بعد میری ماں تھی اور تو مجھے شکم سیر کرتی تھی اور مجھے کپڑے پہناتی تھی اور میری خاطر خود پھٹے پرانے کپڑے پہن لیتی تھی اور اپنے آپ کو اعلیٰ چیزوں سے محروم رکھتی تھی اور مجھے کھلاتی تھی اور اس سارے عمل سے تو اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت کی طلب رکھتی تھیں پھر آپ ﷺ نے تین دفعہ انہیں غسل دینے کا حکم فرمایا۔ پس جب کافور ملا پانی پہنچا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اسے انڈیلا پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا کرتہ مبارک اتارا اور انہیں پہنا دیا اور اس چادر کے ذریعے جو آپ ﷺ پر تھی انہیں کفن پہنایا پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت اسامہ بن زید، ابوالیوب انصاری، عمر بن الخطاب ؓ اور ایک حبشی غلام کو قبر کھودنے کے لیے فرمایا۔ انہوں نے قبر کھودی اور جب لحد تک پہنچے تو اسے خود حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے کھودا۔ اور اس کی مٹی اپنے ہاتھوں سے نکالی اور جب آپ ﷺ لحد کے کھودنے سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ اس کے اندر لیٹ گئے پھر فرمایا: اللہ وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آتی۔ اے اللہ! میری والدہ فاطمہ بنت اسد کو بخش دے اور اسے اس کی حجت کی تلقین فرما اور اپنے نبی اور مجھ سے قبل انبیاء کے واسطے سے اس کی قبر اس پر کشادہ فرما پس بے شک تو سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے پھر اس پر چار تکبیریں پڑھیں اور آپ ﷺ نے اور حضرت عباس اور حضرت ابوبکر ؓ نے انہیں لحد میں اتارا۔“

اس حدیث کو امام ابو نعیم اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور الفاظ امام طبرانی کے ہیں۔

أَلْبَابُ التَّاسِعُ عَشَرَ:

مَنَاقِبُ قُرَيْشٍ وَالْعَرَبِ

﴿قریش اور عرب کے مناقب﴾

۱۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ

﴿قریش کے مناقب کا بیان﴾

۲۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ الْعَرَبِ

﴿عرب کے مناقب کا بیان﴾

۳۔ فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ وَالْعَرَبِ

﴿قریش اور عرب کے جامع مناقب کا بیان﴾

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ

﴿ قریش کے مناقب کا بیان ﴾

۱/۸۵۱ - عَنْ مُعَاوِيَةَ رضي الله عنه فِي رِوَايَةِ طَوِيلَةٍ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ، لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَهُ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت معاویہ رضي الله عنه ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم کو بیان کرتے ہوئے سنا آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: خلافت قریش میں رہے گی اور جب تک یہ دین کے محافظ رہیں گے (اس وقت تک) جو کوئی ان سے عداوت رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے اونڈھے منہ گرا دے گا۔“ اس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲/۸۵۲ - عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ رضي الله عنها يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

الحديث رقم ۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب قریش، ۱۲۸۹/۳، الرقم: ۳۳۰۹، وفي كتاب: الأحكام، باب: الأمراء من قریش، ۲۶۱۱/۶، الرقم: ۶۷۲۰، والنسائي في السنن الكبرى، ۲۲۸/۵، الرقم: ۸۷۵۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۹۴/۴، والدارمي في السنن، ۳۱۵/۳، الرقم: ۲۵۲۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۴۱/۸، والطبراني في المعجم الأوسط، ۷۴/۳، الرقم: ۳۱۲۸، وفي المعجم الكبير، ۳۳۸.۳۳۷/۱۹، الرقم: ۷۸۱.۷۷۹، والمقرئ في السنن الواردة، ۴۸۳/۲، الرقم: ۱۹۳، وابن أبي عاصم في السنة، ۵۲۸/۲، الرقم: ۱۱۱۲، والديلمي في مسند الفردوس، ۳۳۲/۴، الرقم: ۶۹۶۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۹۶/۷.

الحديث رقم ۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: فضل نسب النبي صلى الله عليه وسلم، ۱۷۸۲/۴، الرقم: ۲۲۷۶، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: باب: ما جاء في فضل النبي صلى الله عليه وسلم، ۵۸۳/۵، الرقم: ۳۶۰۵، وابن حبان في الصحيح، ۱۳۵/۱۴، الرقم: ۶۲۴۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۰۷/۴، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۱۷/۶، الرقم: ۳۱۷۳۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳۶۵/۶، الرقم: ۱۲۸۵۲، ۳۵۴۲، وفي شعب الإيمان، ۱۳۹/۲، الرقم: ۱۳۹۱، وفي دلائل —

ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشِ بَنِي هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اولادِ اسماعیل علیہ السلام سے (عزت و شرف کے لئے) بنی کنانہ کو منتخب کیا اور اولادِ کنانہ میں سے قریش کو منتخب کیا اور قریش میں سے بنی ہاشم کو منتخب کیا اور بنی ہاشم میں سے مجھے شرفِ انتخاب بخشا۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۳/۸۵۳. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ يُرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ أَهَانَهُ اللَّهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

..... النبوة، ۱/۱۶۵، والطبرانی في المعجم الكبير، ۲۲/۶۶، الرقم: ۱۶۱، وأبويعلی في المسند، ۱۳/۴۶۹، الرقم: ۷۴۸۵، واللالکائی في اعتقاد أهل السنة، ۴/۷۵۱، الرقم: ۱۴۰۰، والقاضي عیاض في الشفاء، ۱/۱۲۶. الحديث رقم ۳: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فضل الأنصار وقریش، ۵/۷۱۴، الرقم: ۳۹۰۵، والحکم في المستدرک، ۴/۸۴، الرقم: ۶۹۵۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۷۱، ۱۸۳، الرقم: ۱۴۷۳، ۱۵۸۷، وابن أبي شيبه في المصنف، ۶/۴۰۲، الرقم: ۳۲۳۹۲، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/۶۳۴، الرقم: ۱۵۰۳، والشاشي في المسند، ۱/۱۷۷، الرقم: ۱۲۳-۱۲۵، والبزار في المسند، ۴/۱۶، الرقم: ۱۱۷۵، وأبويعلی في المسند، ۲/۱۱۳، الرقم: ۷۷۵، والطبرانی في المعجم الأوسط، ۳/۲۹۵، الرقم: ۳۲۰۰.

جو شخص قریش کی رسوائی کا خواہاں ہو اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، حاکم، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۴/۸۵۴. عَنْ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ الْعَبَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَانَهُ سَمِعَ شَيْئًا، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: مَنْ أَنَا؟ فَقَالُوا: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ، قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ، فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ بِيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ نَسَبًا.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ایسا لگ رہا تھا گویا کہ انہوں نے (اس وقت کافروں سے) کوئی ناگوار بات سنی تھی (اور وہ اس وقت حالتِ غصہ میں تھے، پس ان کی زبانی واقعہ پر مطلع ہو کر) حضور نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: میں کون ہوں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: آپ پر سلامتی ہو، آپ رسولِ خدا ہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں۔ جب خدا نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے بہترین خلق (یعنی انسانوں) میں پیدا کیا، پھر مخلوق کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا (یعنی عرب و عجم)، تو مجھے بہترین طبقہ میں رکھا۔ پھر ان کے مختلف قبائل بنائے تو مجھے بہترین قبیلہ (یعنی قریش) میں پیدا

الحديث رقم ۴: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الدعوات عن رسول اللہ ﷺ، باب: (۹۹)، ۵/۵۴۳، الرقم: ۳۵۳۲، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱/۲۱۰، الرقم: ۱۷۸۸ والبيهقي فی دلائل النبوة، ۱/۱۴۹، والديلمي فی مسند الفردوس، ۱/۴۱، الرقم: ۹۵، والحسيني فی البيان والتعريف، ۱/۱۷۸، الرقم: ۴۶۶، والهندي فی كنز العمال، ۱۱/۴۱۵، الرقم: ۳۱۹۵۰، والقاضي عياض فی الشفاء، ۱/۱۲۶.

کیا، پھر ان کے گھرانے بنائے تو مجھے (ان میں سے) بہترین گھرانہ میں پیدا کیا اور ان میں سے بہترین نسب والا بنایا، (اس لئے میں ذاتی شرف اور حسب و نسب کے لحاظ سے تمام مخلوق سے افضل ہوں)۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۵/۸۵۵۔ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ قُرَيْشًا جَلَسُوا فَتَذَاكَرُوا أَحْسَابَهُمْ بَيْنَهُمْ، فَجَعَلُوا مَثَلَكَ مَثَلِ نَخْلَةٍ فِي كَبُورَةٍ مِنَ الْأَرْضِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِهِمْ، مِنْ خَيْرِ فِرْقِهِمْ وَخَيْرِ الْفِرْقَيْنِ، ثُمَّ تَخَيَّرَ الْقَبَائِلَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ قَبِيلَةٍ، ثُمَّ خَيَّرَ الْبُيُوتَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ بُيُوتِهِمْ، فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا، وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالبَزَارُ وَأَبُو نَعِيمٍ وَأَحْمَدُ.
وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قریش نے ایک مجلس میں اپنے حسب و نسب کا ذکر کرتے ہوئے آپ کی مثال کھجور کے اس درخت سے دی جو کسی ٹیلہ پر ہو۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا کیا پھر ان کے گروہ بنائے تو مجھے سب سے بہتر مخلوق (انسانوں) میں پیدا فرمایا اور انسانوں کے دو گروہ (عرب و عجم) میں سے بہترین گروہ (یعنی عربوں) میں پیدا فرمایا۔ پھر

الحدیث رقم ۵: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب: فی فضل النبی ﷺ، ۵/۵۸۴، الرقم: ۳۶۰۷، والبزار فی المسند، ۴/۱۴۰، الرقم: ۱۳۱۶، وأبو نعیم فی دلائل النبوة، ۱/۲۵، وأحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ۲/۹۳۷، الرقم: ۱۸۰۳، والهندي فی کنز العمال، ۱۱/۴۱۵، الرقم: ۳۱۹۵۰، والحسينی فی البیان والتعريف، ۱/۱۷۸، الرقم: ۴۶۶، والمناوي فی فیض القدير، ۲/۲۳۲، والهيثمي فی مجمع الزوائد، ۸/۲۱۶۔

تمام قبائل (میں سے) چنا (اور) مجھے ان میں سے بہترین قبیلہ (قریش) میں پیدا فرمایا۔ پھر اس نے (اس قبیلہ میں سے) گھرانے منتخب فرمائے تو مجھے ان میں سے بہترین گھرانے (بنو ہاشم) میں پیدا فرمایا، سو (جان لو!) میں ان میں سے بہترین فرد اور بہترین خاندان والا ہوں (یعنی ذات کے اعتبار سے بھی اور اصل و نسب کے اعتبار سے بھی میں ان سب سے برتر ہوں)۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، بزار، ابو نعیم اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ابو عیسیٰ نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔

۶/۸۵۶۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ جَبْرِئِلَ الطَّلِحِيِّ قَالَ: قَلْبُ مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا فَلَمْ أَجِدْ رَجُلًا أَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَلَمْ أَرِ بَيْتًا أَفْضَلَ مِنْ بَيْتِ بَنِي هَاشِمٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

”ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت جبریل الطلحی نے (خدمت اقدس میں حاضر ہو کر) عرض کیا: میں نے زمین کے اطراف و اکناف اور گوشہ گوشہ چھان مارا، مگر نہ تو میں نے محمد مصطفیٰ ﷺ سے بہتر کسی کو پایا اور نہ ہی میں نے (آپ ﷺ کے خاندان) بنو ہاشم کے گھرانہ سے بڑھ کر بہتر کسی خاندان کو دیکھا۔“ اس حدیث کو امام احمد، طبرانی، بیہقی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۶: أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، والطبراني في المعجم الأوسط، ۲۳۷/۶، الرقم: ۶۲۸۵، وابن أبي عاصم في السنة، ۶۳۲/۲، الرقم: ۱۴۹۴، ۶۲۸/۲، الرقم: ۱۰۷۳، والبيهقي في دلائل النبوة، ۱۷۶/۱، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ۷۵۲/۴، الرقم: ۱۴۰۲، والخطيب البغدادي في وسيلة الإسلام بالنبي عليه الصلاة والسلام، ۱۴۰/۱، والديلمي في مسند الفردوس، ۱۸۷/۳، الرقم: ۴۵۱۶، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ۶۶/۱، وابن كثير في البداية والنهاية، ۲۵۷/۲، وفي تفسير القرآن العظيم، ۱۷۴/۲، والمناوي في فيض القدير، ۴۹۹/۴، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۱۷/۸.

۷/۸۵۷. عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَى نَاسٌ مِنَ الْأَنْصَارِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقَالُوا: إِنَّا لَنَسْمَعُ مِنْ قَوْمِكَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ مِنْهُمْ: إِنَّمَا مَثَلُ مُحَمَّدٍ مَثَلُ نَخْلَةٍ نَبَتَتْ فِي كِبَاءٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ أَنَا؟ قَالُوا: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. قَالَ: فَمَا سَمِعْنَاهُ قَطُّ يَنْتَمِي قَبْلَهَا، إِلَّا إِنَّ اللَّهَ عز وجل خَلَقَ خَلْقَهُ، فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ خَلْقِهِ، ثُمَّ فَرَّقَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ الْفِرْقَتَيْنِ، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ بِيُوتًا فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا، وَأَنَا خَيْرُكُمْ بَيْتًا وَخَيْرُكُمْ نَفْسًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے کچھ لوگوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ہم نے آپ کی قوم میں سے بعض کہنے والوں سے سنا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال اس کھجور کے درخت کی سی ہے جو ایک ٹیلہ پر پیدا ہوا ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! میں کون ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: آپ اللہ عز وجل کے رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں۔ راوی نے بیان کیا کہ (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جان لو، بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات کو پیدا فرمایا تو مجھے اپنی بہترین مخلوق (بنی

الحدیث رقم ۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۶۵/۴، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۸۶/۲۰، الرقم: ۶۷۶-۶۷۵، والحاكم في المستدرک، ۲۷۵/۳، الرقم: ۵۰۷۷، وأبونعيم في دلائل النبوة، ۵۸/۱، الرقم: ۱۶، وابن أبي عاصم في السنة، ۶۳۲/۲، الرقم: ۱۴۹۷، وابن أبي شيبه في المصنف، ۳۰۳/۶، الرقم: ۳۱۶۳۹، والشيباني في الأحاد والمثاني، ۳۱۸/۱، الرقم: ۴۳۹، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۱۷۴/۲، والسيوطي في الدر المنثور، ۲۹۵-۲۹۴/۳، ۲۰۱، ۱۲۸/۴.

نوع انسان) میں پیدا فرمایا، پھر ان میں دو گروہ (عرب و عجم) بنائے تو مجھے ان دو میں سے بہترین گروہ (عربوں) میں پیدا کیا، پھر اس نے ان کے قبائل بنائے تو مجھے ان میں سے بہترین قبیلہ (قریش) میں پیدا کیا، پھر ان میں خاندان بنائے تو مجھے ان میں سے بہترین گھرانہ (بنو ہاشم) میں پیدا کیا، جان لو! کہ میں تم میں سے گھرانے اور نسب دونوں حوالوں سے بہترین ہوں۔“

اس حدیث کو امام احمد، طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۸۵۸/۸۔ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: لَمَّا بَلَغَ وَلَدُ مُعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ أَرْبَعِينَ رَجُلًا، وَقَفُوا عَلَى عَسْكَرِ مُوسَى عليه السلام، وَانْتَهَبُوهُ فَدَعَا عَلَيْهِمْ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ عليه السلام، قَالَ: يَا رَبِّ هَؤُلَاءِ وَلَدُ مُعَدِّ قَدْ أَغَارُوا عَلَى عَسْكَرِي، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ، يَا مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ، لَا تَدْعُوا عَلَيْهِمْ، فَإِنَّ مِنْهُمْ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ النَّذِيرُ الْبَشِيرُ بِجَنَّتِي، وَمِنْهُمْ الْأُمَّةُ الْمَرْحُومَةُ، أُمَّةُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم الَّذِينَ يَرْضُونَ مِنَ اللَّهِ بِالْيَسِيرِ مِنَ الرِّزْقِ وَيَرْضَى اللَّهُ مِنْهُمْ بِالْقَلِيلِ مِنَ الْعَمَلِ، فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ بِقَوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، لِأَنَّ نَبِيَّهُمْ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْمُتَوَاضِعِ فِي هَيْئَتِهِ الْمُجْتَمِعِ لَهُ اللَّبُّ فِي سَكْوَتِهِ، يَنْطِقُ بِالْحِكْمَةِ وَيَسْتَعْمِلُ الْحِلْمَ، أَخْرَجَتْهُ مِنْ خَيْرِ جَيْلٍ مِنْ أُمَّتِهِ قُرَيْشًا، ثُمَّ أَخْرَجَتْهُ مِنْ هَاشِمٍ صَفْوَةً مِنْ قُرَيْشٍ، فَهُمْ خَيْرٌ مِنْ خَيْرٍ إِلَى خَيْرٍ يَصِيرُ، وَهُوَ وَأُمَّتُهُ إِلَى خَيْرٍ يَصِيرُونَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابو امامہ باہلی رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو

الحدیث رقم ۸: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۸/۱۴۰، الرقم: ۷۶۲۹،
والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۱۸.

فرماتے ہوئے سنا: جب (آپ ﷺ کے اجداد کے قبیلہ میں سے ایک قبیلہ) معد بن عدنان کی تعداد چالیس افراد تک پہنچ گئی تو انہوں نے سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لشکر پر حملہ کر دیا اور اسے لوٹ لیا۔ پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے لئے بدعا کی: یارب! یہ بنو سعد ہیں جنہوں نے میرے لشکر کے ساتھ لڑائی کی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل کی اور فرمایا: اے موسیٰ! ان کے لئے میری بارگاہ میں بدعا نہ کرنا کیونکہ ان کی نسل میں سے ہی نبی امی ﷺ مبعوث ہوں گے جو ڈر سنانے والے اور میری جنت کی بشارت دینے والے ہیں اور انہی کی نسل میں سے وہ امت محمدیہ ﷺ ہے جس پر رحم کیا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ سے تھوڑا رزق پانے پر بھی خوش ہوگی اور اللہ تعالیٰ ان کے تھوڑے عمل پر (بھی) ان سے راضی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ انہیں محض کلمہ توحید ”لا الہ الا اللہ“ کے اقرار پر جنت میں داخل فرمائے گا کیونکہ ان کے نبی ﷺ، محمد بن عبد اللہ بن عبدالمطلب ہیں۔ جو اپنے رہن سہن میں عاجزی و انکساری کرنے والے ہیں۔ جن کی خاموشی میں بھی عظمندی و دانشمندی ہے۔ وہ حکمت و دانائی سے کلام فرماتے ہیں اور حلم فرماتے ہیں۔ میں نے انہیں ان کی امت میں بہترین طبقہ قریش میں سے پیدا فرمایا پھر انہیں قریش میں سے پسندیدہ خاندان بنو ہاشم میں پیدا کیا پس وہ بہترین لوگوں میں بہتر ہیں اور بہتری کی طرف پیش قدمی فرمانے والے ہیں اور ان کی امت بہتری کی طرف بڑھنے والی ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۹/۸۵۹۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ

اللَّهُ تَعَالَى قَسَمَ الْخَلْقَ قِسْمَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمَا قِسْمًا، فَذَلِكَ

قَوْلُهُ: ﴿أَصْحَابُ الْيَمِينِ﴾ [الواقعة، ۵۶: ۲۷] ﴿وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ﴾

[الواقعة، ۵۶: ۴۱]، فَأَنَا مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ وَأَنَا مِنْ خَيْرِ أَصْحَابِ

الْيَمِينِ، ثُمَّ جَعَلَ الْقِسْمَيْنِ بَيُوتًا، فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمَا بَيْتًا، فَذَلِكَ

الحدیث رقم ۹: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۵۶/۳، الرقم: ۲۶۷۴،

۱۲/۱۰۳، الرقم: ۱۲۶۰۴، والبيهقي في دلائل النبوة، ۱/۱۷۰، والحكيم

الترمذي في نوادر الأصول، ۱/۳۳۰، وابن كثير في البداية والنهاية، ۲/۲۵۷،

والحلي في السيرة، ۱/۴۴، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۱۵.

قَوْلُهُ: ﴿فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا
 أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ﴾ [الواقعة، ۵۶: ۸-۱۰]، فَأَنَا مِنْ
 خَيْرِ السَّابِقِينَ، ثُمَّ جَعَلَ الْبُيُوتَ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِهَا قَبِيلَةً،
 فَذَلِكَ قَوْلُهُ: ﴿شُعُوبًا وَقَبَائِلَ﴾ [الحجرات، ۳۹: ۱۳]، فَأَنَا أَتَقَى وُلْدَ
 آدَمَ وَأَكْرَمُهُمْ عَلَى اللَّهِ ﷻ وَلَا فَخْرَ، ثُمَّ جَعَلَ الْقَبَائِلَ بُيُوتًا، فَجَعَلَنِي
 فِي خَيْرِهَا بَيْتًا، فَذَلِكَ قَوْلُهُ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ
 أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ [الأحزاب، ۳۳: ۳۳].

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ إِلَّا قَالَ: فَأَنَا وَأَهْلُ بَيْتِي مُطَهَّرُونَ مِنَ الذُّنُوبِ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو دو قسموں میں تقسیم کیا تو مجھے ان میں بہترین قسم میں پیدا فرمایا: اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور دائیں جانب والے،“ اور بائیں جانب والے۔“ سو میں دائیں جانب والوں میں سے ہوں اور میں دائیں جانب والوں میں سے بھی بہترین ہوں۔ پھر (اللہ تعالیٰ نے) گھروں کی دو اقسام بنائیں تو مجھے ان میں سے بہترین گھرانہ میں پیدا فرمایا، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”سو (ایک) دائیں جانب والے، دائیں جانب والوں کا کیا کہنا اور (دوسرے) بائیں جانب والے، کیا (ہی) برے حال میں ہوں گے) بائیں جانب والے۔ اور (تیسرے) سبقت لے جانے والے (یہ) پیش قدمی کرنے والے ہیں۔“ [الواقعة، ۵۶: ۸-۱۰] سو میں ان سبقت لے جانے والوں میں سے سب سے بہتر ہوں، پھر اللہ تعالیٰ نے گھروں کو (باہمی ملا کر) قبائل بنایا تو مجھے ان میں سے بھی بہترین قبیلہ میں پیدا کیا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”(اور ہم نے تمہیں بڑی بڑی قوموں اور قبیلوں میں (تقسیم) کیا۔“ [الحجرات، ۳۹: ۱۳] سو میں اولادِ آدم علیہ السلام میں سب سے زیادہ پرہیزگار اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز و مکرم ہوں اور میں یہ بات فخر سے نہیں کہتا، پھر اللہ تعالیٰ نے قبائل کو گھرانوں میں بنایا تو مجھے ان میں سے بہترین گھرانہ میں پیدا فرمایا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اہل بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ کا میل (اور شک

ونقص کی گرد تک) دور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔ [الأحزاب، ۳۳:۳۳]۔

اسے امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا۔ بیہقی نے ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا: آپ ﷺ نے فرمایا: ”سو (جان لو! کہ) میں اور میرے اہل بیت گناہوں سے پاک کر دیئے گئے ہیں۔“

۱۰ / ۸۶۰۔ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْجَحْفَةِ فَقَالَ: أَلَسْتُ أَوْلَىٰ بِأَنْفُسِكُمْ؟ قَالُوا: بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَإِنِّي سَأَلْتُكُمْ عَنِ اثْنَيْنِ: عَنِ الْقُرْآنِ وَعَنْ عِترَتِي. أَلَا وَلَا تَقْدَمُوا قُرَيْشًا فَتَضِلُّوا وَلَا تَخْلِفُوا عَنْهَا فَتَهْلِكُوا وَلَا تَعْلَمُوهَا فَهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ قُوَّةَ رَجُلَيْنِ مِنْ غَيْرِهِمْ. لَوْلَا أَنْ تَبَطَّرَ قُرَيْشٌ لِأَخْبَرْتُهَا بِمَا لَهَا عِنْدَ اللَّهِ خِيَارُ قُرَيْشٍ خِيَارُ النَّاسِ. رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ.

”حضرت عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ جحفہ کے مقام پر ہم سے مخاطب ہوئے اور فرمایا: کیا میں تمہاری جانوں سے بڑھ کر تمہیں عزیز نہیں ہوں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: پس میں تم سے دو چیزوں کے بارے میں سوال کرنے والا ہوں۔ قرآن اور اپنی عترت اہل بیت کے بارے میں آگاہ ہو جاؤ کہ قریش پر پیش قدمی نہ کرو کہ تم گمراہ ہو جاؤ اور نہ انہیں سکھاؤ کہ وہ تم سے زیادہ جانے والے ہیں کہ ان میں سے ہر کوئی اپنے علاوہ دو بندوں کے برابر علم رکھتا ہے اور اگر قریش فخر نہ کرتے تو میں ضرور انہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے مقام و مرتبہ کے بارے میں بتاتا کہ قریش کے بہترین لوگ تمام لوگوں سے بہترین ہیں۔“

اسے امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۱۰: أخرجه أبو نعیم في حلیة الأولیاء، ۶۴/۹، وابن الأثیر في أسد

الغابة، ۱۴۷/۳، والهیثمی في مجمع الزوائد، ۱۹۵/۵۔

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ الْعَرَبِ

﴿عرب کے مناقب کا بیان﴾

١١/٨٦١. عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يُبْغِضُ الْعَرَبَ إِلَّا مُنَافِقٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ عَدِيٍّ.

”حضرت علیؑ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عربوں سے سوائے منافق کے کوئی شخص بغض نہیں رکھتا۔“
اس حدیث کو امام احمد اور ابن عدی نے روایت کیا ہے۔

١٢/٨٦٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ لِأَنِّي عَرَبِيٌّ، وَالْقُرْآنَ عَرَبِيٌّ، وَكَلَامَ أَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وفي رواية عنه: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَحْفَظُونِي فِي الْعَرَبِ لِثَلَاثٍ خِصَالٍ: لِأَنِّي عَرَبِيٌّ، وَالْقُرْآنَ عَرَبِيٌّ وَلِسَانَ أَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

الحديث رقم ١١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٨١/١، الرقم: ٦١٤، وابن عدی في الكامل، ٢٠٣/٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥٣/١٠.

الحديث رقم ١٢: أخرجه الحاكم في المستدرک، ٩٨.٩٧/٤، الرقم: ٥٥٨٣، ٦٩٩٩، ٧٠٠٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣٦٩/٥، الرقم: ٥٥٨٣، ٦٩/٦، الرقم: ٩١٤٧، وفي المعجم الكبير، ١٨٥/١١، الرقم: ١١٤٤١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢٣٠، ١٥٩/٢، الرقم: ١٤٣٣، ١٦١٠، والعسقلاني في لسان الميزان، ١٨٥/٤، الرقم: ٤٨٦، والذهبي في ميزان الاعتدال، ١٢٧/٥، الرقم: ٥٧٤٣، وابن منده الأصبهاني في ترجمة أبي القاسم سليمان بن أحمد الطبراني، ٣٥٧/١، والحاكم في معرفة علوم الحديث ١٦٢/١، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٢٣/١.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین چیزوں کی وجہ سے عربوں سے محبت کرو، اس لئے کہ میں عربی ہوں اور قرآن عربی زبان میں ہے اور اہل جنت کی زبان عربی ہوگی۔“

اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

اور ان ہی سے مروی ایک روایت میں ہے کہ (آپ ﷺ نے فرمایا:) تین خصال کی بنا پر عربوں کا احترام کرو اس لئے کہ میں عربی ہوں اور قرآن عربی زبان میں ہے اور اہل جنت کی زبان عربی ہوگی۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۳/۸۶۳. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا ذَلَّتِ الْعَرَبُ ذَلَّ الْإِسْلَامُ. رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى.

”حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب عرب رسوا ہو جائیں گے تو اسلام بھی رسوا ہو جائے گا۔“

اس حدیث کو امام ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۱۴/۸۶۴. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: حُبُّ قُرَيْشٍ

الحدیث رقم ۱۳: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۴۰۲/۳، الرقم: ۱۸۸۱، ۷۴/۴۰، الرقم: ۲۰۹۶، والذهبي في ميزان الاعتدال، ۱۳۴/۶، الرقم: ۷۴۹۳، والعسقلاني في لسان الميزان، ۱۵۵/۵، الرقم: ۵۳۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۵۳/۱۰.

الحدیث رقم ۱۴: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۷۶/۳، الرقم: ۲۵۳۷، والحاكم في المستدرک، ۹۷/۴، الرقم: ۶۹۹۸، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲۳۰/۲، الرقم: ۱۶۰۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۵۳/۱۰، والمناوي في فيض القدير، ۳۶۹/۳، ۳۷۰.

إِيمَانٌ وَبُغْضُهُمْ كُفْرٌ، وَحُبُّ الْعَرَبِ إِيْمَانٌ وَبُغْضُهُمْ كُفْرٌ، فَمَنْ أَحَبَّ الْعَرَبَ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَ الْعَرَبَ فَقَدْ أَبْغَضَنِي. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

وفي رواية عنه: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: حُبُّ الْعَرَبِ إِيْمَانٌ وَبُغْضُهُمْ نِفَاقٌ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.
وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ إِسْنَادًا.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قریش سے محبت ایمان (کی علامت) ہے اور ان سے بغض کفر (کی علامت) ہے، اور (اسی طرح) عرب سے محبت ایمان (کی علامت) ہے اور ان سے بغض کفر (کی علامت) ہے۔ پس جس نے عربوں سے محبت کی تو یقیناً اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے عربوں سے بغض رکھا تو یقیناً اس نے مجھ سے بغض رکھا۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

اور ان سے ہی مروی ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عربوں سے محبت ایمان (کی علامت) ہے اور ان سے بغض نفاق (کی علامت) ہے۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور امام بیہقی نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

۱۵/۸۶۵۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: يَا عَلِيُّ، أُوصِيكَ بِالْعَرَبِ خَيْرًا، أُوصِيكَ بِالْعَرَبِ خَيْرًا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ بَرَزَةَ.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے علی! میں تمہیں عربوں کے ساتھ بھلائی کا حکم دیتا ہوں، میں تمہیں عربوں کے ساتھ بھلائی کا حکم دیتا ہوں۔“ اس حدیث کو امام طبرانی اور بزار نے روایت کیا ہے۔

۱۶/۸۶۶۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

الحديث رقم ۱۵: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۴/۸، الرقم: ۳۴۸۱، والبزار في المسند، ۲/۳۱۸، الرقم: ۷۴۹، وابن عدي في الكامل، ۸/۴۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۵۲.

الحديث رقم ۱۶: أخرجه الهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۵۳.

يَقُولُ: لَا يُبْغِضُ الْعَرَبَ مُؤْمِنٌ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مومن کبھی بھی عربوں سے بغض نہیں رکھتا۔“
امام بیہقی نے فرمایا کہ اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۷/۸۶۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ﴾ [التوبة، ۹: ۱۲۸]، قَالَ: قَدْ وَلَدْتُمُوهُ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ.
رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ”تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (ﷺ)۔“ کی تفسیر میں فرمایا: اے گروہ عرب! (تمہیں خوشخبری ہو کہ) تحقیق تم نے اس (باعظمت رسول ﷺ) کو جنم دیا۔“
اس حدیث کو امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۱۷: أخرجه ابن سعد في الطبقات، ۲۱/۱، والسيوطي في الدر المنثور، ۳۲۷/۴ والشوكاني في فتح القدير، ۴۱۹/۲.

فصل فی جامع مناقب قریش و العرب

﴿ قریش اور عرب کے جامع مناقب کا بیان ﴾

۱۸/۸۶۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ حِينَ خَلَقَ الْخَلْقَ بَعَثَ جِبْرِيلَ فَقَسَمَ النَّاسَ قِسْمَيْنِ، فَقَسَمَ الْعَرَبَ قِسْمًا، وَقَسَمَ الْعَجَمَ قِسْمًا، وَكَانَتْ خَيْرَةُ اللَّهِ فِي الْعَرَبِ، ثُمَّ قَسَمَ الْعَرَبَ قِسْمَيْنِ، فَقَسَمَ الْيَمَنَ قِسْمًا، وَقَسَمَ مِصْرَ قِسْمًا، وَقُرَيْشًا قِسْمًا، فَكَانَتْ خَيْرَةَ اللَّهِ فِي قُرَيْشٍ، ثُمَّ أَخْرَجَنِي مِنْ خَيْرٍ مَنْ أَنَا مِنْهُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا فرمایا تو حضرت جبریل علیہ السلام کو بھیجا سوائے انہوں نے لوگوں کو دو اقسام میں بانٹ دیا۔ ان میں سے ایک قسم عرب اور دوسری قسم عجم بنائی اور عرب میں اللہ تعالیٰ کے منتخب لوگ تھے، پھر عرب کو دو قسموں میں بانٹا تو یمن کو ایک قسم بنایا۔ مصر کو ایک قسم بنایا اور قریش کو ایک قسم بنایا اور اللہ تعالیٰ کے منتخب لوگ قریش میں تھے، پھر مجھے قریش میں سے بہترین فرد پیدا فرمایا میں ان ہی میں سے (سب سے افضل) ہوں۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۹/۸۶۹۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّا لَقُعُودٌ بِفَنَاءِ

الحدیث رقم ۱۸: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۴/۱۳۵، رقم: ۳۸۰۲،
۸/۱۵۵، الرقم: ۸۲۵۲، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۸/۲۱۷، والحلبی في
السيرة، ۱/۴۴۔

الحدیث رقم ۱۹: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۶/۱۹۹، الرقم: ۶۱۸۲،
وفي المعجم الكبير، ۱۲/۴۵۵، الرقم: ۱۳۶۵۰، والحاكم في المستدرک، ۴/۸۳،
الرقم: ۶۹۵۳، وأبونعيم في دلائل النبوة، ۱/۲۵، والبيهقي في شعب الإيمان، —

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ سَبْعًا، فَاخْتَارَ الْعُلْيَا فَسَكَنَهَا وَأَسْكَنَ سَائِرَ سَمَاوَاتِهِ مِنْ شَاءَ مِنْ خَلْقِهِ وَخَلَقَ الْأَرْضَيْنِ سَبْعًا، فَاخْتَارَ الْعُلْيَا وَأَسْكَنَهَا مِنْ شَاءَ مِنْ خَلْقِهِ، ثُمَّ خَلَقَ الْخَلْقَ وَاخْتَارَ مِنَ الْخَلْقِ بَنِي آدَمَ، فَاخْتَارَ مِنْ بَنِي آدَمَ الْعَرَبَ، وَاخْتَارَ مِنَ الْعَرَبِ مُضَرَ، وَاخْتَارَ مِنْ مُضَرَ قُرَيْشًا، وَاخْتَارَ مِنْ قُرَيْشِ بَنِي هَاشِمٍ، وَاخْتَارَنِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، فَأَنَا مِنْ خِيَارِ إِلَى خِيَارٍ، فَمَنْ أَحَبَّ الْعَرَبَ فَلِحُبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَ الْعَرَبَ فَلِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے گھر کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر انہوں نے طویل حدیث بیان کی، جس میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کو پیدا فرمایا، تو ان میں سب سے بلند آسمان کو چن لیا اور اس پر (اپنی شان کے لائق) سکونت اختیار کی اور اپنے تمام (دیگر) آسمانوں پر اپنے مخلوق میں سے جسے چاہا قیام بخشا اور اللہ تعالیٰ نے سات زمینیں پیدا کیں تو ان میں سے سب سے بلند کو چنا اور اس پر اپنی مخلوق میں سے جسے چاہا سکونت بخشی، پھر مخلوقات کو پیدا فرمایا تو مخلوقات میں سے بنی آدم کو منتخب کیا، بنی آدم میں سے عرب کو چنا اور عرب میں سے مضر کو چنا اور مضر میں سے قریش کو چنا اور قریش میں سے بنو ہاشم کو چنا اور بنو ہاشم میں سے مجھے منتخب فرمایا، سو میں نسل در نسل بہترین سے بہترین کی طرف منتقل ہوتا رہا لہذا جس نے عرب سے محبت کی اُس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے عرب سے بغض رکھا اُس نے میری وجہ سے ان سے بغض رکھا۔“

اس حدیث کو امام طبرانی، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

..... ۲/۱۳۹، ۲۲۹، الرقم: ۱۳۹۳، ۱۶۰۶، وفي دلائل النبوة، ۱/۱۷۰، وابن عدی فی الكامل، ۲/۲۴۸، الرقم: ۴۲۲، والحاکم فی معرفة علوم الحدیث، ۱/۱۶۶، والہیثمی فی مجمع الزوائد، ۸/۲۱۵۔

۸۷۰ / ۲۰۔ عَنِ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم:
أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَنَا أَعْرَبُ الْعَرَبِ، وَلَدَتْنِي
قُرَيْشٌ، وَنَشَأْتُ فِي بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرِ، فَأَنَّى يَأْتِينِي اللَّحْنُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابوسعید خدری رضي الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: میں
(سچا) نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب (جیسے سردار) کا لختِ جگر ہوں، میں عربوں میں
سے بہترین عرب ہوں، مجھے قریش نے جنم دیا اور میں نے بنو سعد بن بکر میں پرورش پائی، پس
میری زبان میں کیسے کوئی لحن (کلام میں اعرابی پانچویں غلطی) ہو سکتا ہے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۸۷۱ / ۲۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه
أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: قَسَمَ اللَّهُ الْأَرْضَ نِصْفَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمَا، ثُمَّ
قَسَمَ النِّصْفَ عَلَى ثَلَاثَةِ فُكُنْتُ فِي خَيْرِ ثُلُثٍ مِنْهَا، ثُمَّ اخْتَارَ الْعَرَبَ مِنَ
النَّاسِ، ثُمَّ اخْتَارَ قُرَيْشًا مِنَ الْعَرَبِ، ثُمَّ اخْتَارَ بَنِي هَاشِمٍ مِنْ قُرَيْشٍ، ثُمَّ
اخْتَارَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، ثُمَّ اخْتَارَنِي مِنْ بَنِي
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

”حضرت محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضي الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی
اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین کو دو حصوں میں تقسیم کیا تو مجھے ان دونوں میں سے بہترین
حصہ میں رکھا، پھر اس ایک حصہ کو مزید تین حصوں میں تقسیم کیا تو مجھے ان تینوں میں سے بہترین
حصہ میں رکھا، پھر (اللہ تعالیٰ نے) لوگوں میں سے عرب کو پسند کیا، پھر عرب میں سے قریش کو پسند
کیا، پھر قریش میں سے بنو ہاشم کو پسند کیا، پھر بنو ہاشم میں سے بنو عبدالمطلب کو پسند کیا پھر بنو

الحدیث رقم ۲۰: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۶/۳۵، الرقم: ۵۴۳۷، والديلمي
في مسند الفردوس، ۱/۴۲، الرقم: ۹۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۱۸.
الحدیث رقم ۲۱: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱/۲۰، والسيوطي في
الدر المنثور، ۴/۳۲۹.

عبدالطلب میں سے مجھے (اپنا حبیب) چن لیا۔“ اس حدیث کو امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۸۷۲ / ۲۲۔ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

أَتَانِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ اللَّهَ ﷻ بَعَثَنِي فَطُفْتُ فِي شَرْقِ الْأَرْضِ وَغَرْبِهَا وَسَهْلِهَا وَجَبَلِهَا فَلَمْ أَجِدْ حَيًّا خَيْرًا مِنَ الْعَرَبِ، ثُمَّ أَمَرَنِي فَطُفْتُ فِي الْعَرَبِ فَلَمْ أَجِدْ حَيًّا خَيْرًا مِنْ مُضَرَ، ثُمَّ أَمَرَنِي فَطُفْتُ فِي مُضَرَ فَلَمْ أَجِدْ حَيًّا خَيْرًا مِنْ كِنَانَةَ، ثُمَّ أَمَرَنِي فَطُفْتُ فِي كِنَانَةَ فَلَمْ أَجِدْ حَيًّا خَيْرًا مِنْ قُرَيْشٍ، ثُمَّ أَمَرَنِي فَطُفْتُ فِي قُرَيْشٍ فَلَمْ أَجِدْ حَيًّا خَيْرًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، ثُمَّ أَمَرَنِي أَنْ أَخْتَارَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَلَمْ أَجِدْ فِيهِمْ نَفْسًا خَيْرًا مِنْ نَفْسِكَ. رَوَاهُ الْحَكِيمُ التِّرْمِذِيُّ وَالْهِنْدِيُّ وَالسِّيُوطِيُّ.

”حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے بیان کیا

کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبریل امین تشریف لائے اور عرض کیا: یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم) مصطفیٰ! بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا تو میں زمین کے شرق و غرب اور میدانی و پہاڑی تمام علاقے گھوما۔ اور میں نے عرب سے افضل کوئی قبیلہ نہیں پایا۔ پھر (اللہ تعالیٰ نے) مجھے حکم دیا، میں تمام عرب گھوما تو قبیلہ مضر سے بڑھ کر کسی کو افضل نہیں پایا۔ پھر (اللہ تعالیٰ نے) مجھے حکم دیا تو میں تمام مضر میں گھوما تو قبیلہ کنانہ سے بڑھ کر کوئی افضل قبیلہ نہیں پایا، پھر (اللہ تعالیٰ نے) مجھے حکم دیا میں تمام کنانہ میں گھوما تو میں نے قریش سے بڑھ کر کسی کو افضل نہیں پایا۔ پھر (اللہ تعالیٰ نے) مجھے حکم دیا میں تمام قریش میں گھوما تو بنو ہاشم سے بڑھ کر کسی قبیلہ کو افضل نہیں پایا۔ پھر (اللہ تعالیٰ نے) مجھے حکم دیا کہ ان میں سے کسی ایک ذات کو پسند کروں تو (یا رسول اللہ!) میں نے ان میں آپ کی ذات اقدس سے بڑھ کر کسی کو بہتر و افضل نہیں پایا۔“ اس حدیث کو امام حکیم ترمذی، ہندی اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۲۲: أخرجه الحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ۳۳۲/۱، والسيوطي في الدر المنثور، ۲۹۸/۴ و في جامع الأحاديث، ۷۶/۱، الرقم: ۳۶۶، والهندي في كنز العمال، ۲۴۰۹/۱، الرقم: ۳۴۱۰۱، والحلي في السيرة، ۴۳/۱۔

الْبَابُ الْعِشْرُونَ:

مَنَاقِبُ بَعْضِ الْقَبَائِلِ
﴿بعض قبائل کے مناقب﴾

فضائل فی جامع مالک بغیر القائل
بغیر قرآن - بر مع ساقب کا بیان

فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ بَعْضِ الْقَبَائِلِ

﴿ بعض قبائل کے جامع مناقب کا بیان ﴾

۸۷۳/۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: قَرِيْشُ وَالْأَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَأَسْلَمٌ وَغِفَارٌ وَأَشْجَعٌ، مَوَالِيٌّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلَى دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

وفي رواية: عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: الْأَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَغِفَارٌ، وَأَشْجَعٌ، وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ، مَوَالِيٌّ دُونَ النَّاسِ. وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَاهُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: قبیلہ قریش، انصار، مزینہ، جہینہ، اسلم، غفار اور اشجع میرے مددگار ہیں اور ان کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلى الله عليه وسلم کے سوا کوئی مددگار نہیں ہے۔“

اور ایک روایت میں حضرت ابو ایوب انصاری رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: قبیلہ انصار، مزینہ، جہینہ، غفار اور اشجع اور بنو عبد اللہ یہ لوگوں میں سے

الحديث رقم ۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب قریش، ۱۲۹۰/۳، الرقم: ۳۳۱۳، وفي باب: ذكر أسلم وغفار ومزينة وجهينة وأشجع، ۱۲۹۳/۳، الرقم: ۳۳۲۱، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة رضي الله عنهم، باب: من فضائل غفار وأسلم وجهينة وأشجع ومزينة وتميم ودوس وطيين، ۱۹۵۴/۴، الرقم: ۲۵۱۹-۲۵۲۰، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب: مناقب لغفار وأسلم وجهينة ومزينة، ۷۲۸/۵، الرقم: ۳۹۴۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۸۸/۲، ۴۸۱، الرقم: ۹۰۲۳، ۱۰۲۵۰، والدارمي في السنن، ۳۱۵/۲، الرقم: ۲۵۲۲، والحاكم في المستدرک، ۹۲/۴، الرقم: ۶۹۸۰، وقال: هذا حديث صحيح.

میرے مددگار ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ان کا مددگار ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۷۴/۲۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

غِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهُ وَعُصِيَّةٌ عَصَتْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

وفي رواية: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَسْلَمُ

سَأَلَهَا اللَّهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا أَمَا إِنِّي لَمْ أَقْلَهَا وَلَكِنْ قَالَهَا اللَّهُ ﷻ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

قبیلہ ”غفار“ کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور قبیلہ ”اسلم“ کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور قبیلہ

”عصیہ“ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

فرمایا: قبیلہ ”غفار“ کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور قبیلہ ”اسلم“ کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے، یہ

میرا فرمان نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

الحدیث رقم ۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: ذكر أسلم

وغفار مزينة وجهينة وأشجع، ۳/۱۲۹۳، الرقم: ۳۳۲۲-۳۳۲۳، ومسلم في

الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، باب: دعاء النبي ﷺ لغفار وأسلم،

۴/۱۹۵۳، الرقم: ۲۵۱۶، ۲۵۱۸، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن

رسول الله ﷺ، باب: مناقب لغفار وأسلم وجهينة ومزينة، ۵/۷۲۹، ۷۳۲،

الرقم: ۳۹۴۹، ۳۹۴۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۶۰، ۵۰، ۲۰، الرقم: ۴۷۰۲،

۵۱۰۸، ۵۲۶۱، وفي فضائل الصحابة، ۲/۸۸۲، الرقم: ۱۶۶۴، والدارمي في

السنن، ۲/۳۱۶، الرقم: ۲۵۲۵، وابن حبان في الصحيح، ۱۶/۲۷۸، الرقم:

۷۲۸۹، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ۱/۲۴۳.

۸۷۵/۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: لَا أزالُ أَحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ بَعْدَ ثَلَاثِ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُهَا فِيهِمْ: هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَالِ، وَكَانَتْ فِيهِمْ سَبِيَّةٌ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ: أَعْتَقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ: هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمٍ أَوْ قَوْمِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے جو تین باتیں سنی ہیں ان کی وجہ سے میں بنو تمیم سے ہمیشہ محبت کرتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ میری امت میں دجال پر سب سے زیادہ سخت ہیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ان کی ایک باندی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: اسے آزاد کر دو۔ یہ حضرت اسماعیل عليه السلام کی اولاد میں سے ہے، اور ایک مرتبہ ان کے صدقات آئے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ایک قوم، یا فرمایا: یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۸۷۶/۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ خَرِيْبٍ فِي الْأَدَبِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ.

الحديث رقم ۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: وفد بني تميم، ۱۵۸۷/۴، الرقم: ۴۱۰۸، وفي كتاب: العتق، باب: من ملك من العرب رقيقاً، ۸۹۸/۲، الرقم: ۲۴۰۵، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل غفار وأسلم وجهينة وأشجع، ۱۹۵۷/۴، الرقم: ۲۵۲۵، وابن الجارود في المنتقى، ۲۴۵/۱، الرقم: ۹۷۴، وابن حبان في الصحيح، ۲۱۹/۱۵، الرقم: ۶۸۰۸، وأبو يعلى في المسند، ۴۹۴/۱۰، الرقم: ۶۱۰۸، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۱/۷، الرقم: ۱۲۹۲۵، وابن راهويه في المسند، ۲۱۵/۱، الرقم: ۱۷۱، والشيباني في الأحاد والمثاني، ۳۶۹/۲، الرقم: ۱۱۴۶.

الحديث رقم ۴: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة رضي الله عنهم، باب: من فضائل غفار وأسلم وجهينة وأشجع، ۱۹۵۷/۴، الرقم: ۲۵۲۴، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب في ثقيف وبنو حنيفة، ۷۲۹/۵، الرقم: ۳۹۴۲، والبخاري في الأدب المفرد، ۲۱۴/۱، الرقم: ۶۱۱، —

وفي رواية: عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخْرَقْتَنَا نِبَالَ
ثَقِيفٍ فَأَدْعُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ قَالَ: اللَّهُمَّ، اهْدِ ثَقِيفًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ!
قبیلہ دوس کو ہدایت دے اور انہیں (اسلام کی طرف) لے آ۔“

اس حدیث کو امام مسلم، بخاری نے الادب المفرد میں اور شافعی اور احمد نے روایت

کیا ہے۔

”ایک اور روایت میں حضرت جابر رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضي الله عنهم نے عرض
کیا: یا رسول اللہ! بنو ثقیف کے نیروں نے ہمیں خوفزدہ کئے رکھا۔ اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے
بددعا فرمائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ تعالیٰ! بنو ثقیف کو ہدایت عطا فرما۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور ابن شیبہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے

فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵/۸۷۷۔ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضي الله عنه قَالَ: أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه

فَقَالَ لِي: إِنَّ أَوَّلَ صَدَقَةٍ بَيَّضَتْ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَوُجُوهُ أَصْحَابِهِ،

..... والشافعي في السنن المأثورة، ۱/۳۵۲، الرقم: ۴۴۸، وأحمد بن حنبل في

المسند، ۲/۲۴۳، الرقم: ۷۳۱۳، ۹۷۸۳، ۳/۳۴۳، الرقم: ۱۴۷۴۳، وابن أبي

شيبه في المصنف، ۶/۴۱۳، الرقم: ۳۲۴۹۶، ۷/۴۱۱، الرقم: ۳۶۹۵۴،

والحميدي في المسند، ۲/۴۵۳، الرقم: ۱۰۵۰، والطبراني في المعجم الكبير،

۸/۳۲۶، الرقم: ۸۲۱۸۔

الحديث رقم ۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من

فضائل غفار وأسلم و جهينة وأشجع، ۴/۱۹۵۷، الرقم: ۲۵۲۳، وأحمد بن

حنبل في المسند، ۱/۴۵، الرقم: ۳۱۶، والبزار في المسند، ۱/۴۶۹، الرقم:

۳۳۶، وابن أبي شيبه في المصنف، ۷/۲۶۱، الرقم: ۳۵۸۹۵، والبيهقي في

السنن الكبرى، ۷/۱۰، الرقم: ۱۲۹۲۲۔

صَدَقَةٌ طَيِّبَةٌ، جِئْتُ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَّازُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے فرمایا کہ سب سے پہلا صدقہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے چہروں کو (خوشی سے) روشن کر دیا تھا وہ قبیلہ بنو طی کے صدقہ کا مال تھا، جسے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آیا تھا۔“

اس حدیث کو امام مسلم، احمد، بزار اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۸۷۸/۶۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نِعَمَ الْحَيِّ الْأَسَدُ وَالْأَشْعَرُونَ، لَا يَفِرُّونَ فِي الْقِتَالِ، وَلَا يَغْلُونَ، هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ الْحَدِيثُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبیلہ بنو اسد کتنا ہی اچھا قبیلہ ہے اور اشعری کتنے ہی اچھے لوگ ہیں نہ وہ جہاد سے بھاگتے ہیں اور نہ خیانت کرتے ہیں وہ مجھ سے ہیں اور میں ان میں سے ہوں۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ابو عیسیٰ نے فرمایا کہ یہ

حدیث حسن ہے۔

الحدیث رقم ۶: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ،

باب: مناقب بني ثقيف وبني حنيفة، ۷۳۱/۵، الرقم: ۳۹۴۷، وأحمد بن حنبل

في المسند، ۱۶۴، ۱۲۹/۴، والشيباني في الأحاد والمثاني، ۳۲۲/۳، الرقم:

۱۷۰۱، ۲۷۱/۴، ۴۵۴، الرقم: ۲۲۹۱، ۲۵۰۹، والديلمي في مسند الفردوس،

۲۵۴/۴، الرقم: ۶۷۵۰.

الْبَابُ الْحَادِي وَالْعِشْرُونَ:

مَنَاقِبُ التَّابِعِينَ ﷺ

﴿تابعین عظام ﷺ کے مناقب﴾

۱۔ فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ التَّابِعِينَ ؓ
﴿تابعین عظام ؓ کے جامع مناقب کا بیان﴾

فصل في جامع مناقب التابعين

﴿تابعین عظام کے جامع مناقب کا بیان﴾

۱/۸۷۹۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ. ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، قَالَ عِمْرَانُ: فَلَا أُدْرِي: أَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. ثُمَّ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ، وَيَنْذُرُونَ وَلَا يَفُونَ، وَيُظْهَرُ فِيهِمُ السَّمَنُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری بہترین امت میرے زمانہ کی ہے پھر ان کے زمانہ کے بعد کے لوگ اور پھر ان کے زمانہ کے بعد کے لوگ (حضرت عمران سے فرماتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں کہ اپنے زمانے کے بعد دو زمانوں کا ذکر فرمایا یا تین زمانوں کا پھر فرمایا)۔ پھر تمہارے بعد ایسی قوم آئے گی کہ وہ گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی۔ وہ خیانت کریں گے اور ان پر یقین نہیں کیا جائے گا۔ وہ نذریں مانیں گے مگر ان کو پورا نہیں کریں گے اور ان میں (زیادہ کھانے کی وجہ سے) موٹاپا ظاہر ہوگا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

الحدیث رقم ۱: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، ۳/۱۳۳۵، الرقم: ۳۴۵۰، ومسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة، ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، ۴/۱۹۶۴، الرقم: ۵۲۳۵، والترمذی فی السنن، کتاب: الفتن عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی القرن الثالث، ۴/۵۰۰، الرقم: ۲۳۰۲-۲۳۰۳، وفي کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی فضل من رأى النبي ﷺ وصحبه، ۵/۶۹۵، الرقم: ۳۸۵۹، والنسائی فی السنن، کتاب: الأيمان والندور، باب: الوفاء بالندور، ۷/۱۷، الرقم: ۳۸۰۹، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الأحكام، باب: كراهية الشهادة لمن لم يستشهد، ۲/۷۹۱، الرقم: ۲۳۶۲.

۲/۸۸۰. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي
الْقَرْنُ الَّذِينَ يَلُونِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو میرے قریب ہیں، پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب
ہیں، پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳/۸۸۱. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ
النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: الْقَرْنُ الَّذِي أَنَا فِيهِ ثُمَّ الثَّانِي ثُمَّ الثَّلَاثُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ سے
سوال کیا کہ کون سے لوگ اچھے ہیں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے اچھے لوگ اس
زمانہ کے ہیں جس زمانہ میں، میں موجود ہوں اس کے بعد دوسرے زمانہ کے لوگ اور اس کے
بعد تیسرے زمانہ کے لوگ۔“ اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الشهادات، باب: لا يشهد على
شهادة جورٍ إذا شهد، ۲/۹۳۸، الرقم: ۲۵۰۹، وفي كتاب: فضائل الصحابة،
باب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، ۳/۱۳۳۵، الرقم: ۳۴۵۱، وفي كتاب: الرقاق،
باب: ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها، ۵/۲۳۶۲، الرقم: ۶۰۶۵، وفي
كتاب: الأيمان والندور، باب: إذا قال أشهد بالله أو شهدت بالله، ۶/۲۴۵۲،
الرقم: ۲۶۸۲، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة
ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، ۴/۱۹۶۲، الرقم: ۲۵۳۳، وابن أبي شيبة في
المصنف، ۶/۴۰۴، الرقم: ۳۲۴۰، وأبو يعلى في المسند، ۹/۴۰، الرقم: ۵۱۰۳.
الحديث رقم ۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل
الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، ۴/۱۹۶۵، الرقم: ۲۵۳۶، وأحمد بن
حنبل في المسند، ۶/۱۵۶، الرقم: ۲۵۲۷۲، وابن أبي شيبة في المصنف
۶/۴۰۴، الرقم: ۳۲۴۰۹، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/۶۲۹، الرقم: ۱۴۷۵.

۸۸۲/۴۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ   قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ: إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِينَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَمُرُوهُ فَلْيَسْتَفْرِ لَكُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت عمر بن الخطاب   سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تابعین میں ایک بہترین شخص ہے جسے اویس (قرنی) کہتے ہیں اس کی ایک ماں ہے (جس کی دیکھ بھال میں وہ مصروف رہتا ہے) اور اس (کے ایک ہاتھ) پر سفیدی بھی ہے تم (اس کے پاس ضرور جانا) اور اسے درخواست کرنا کہ وہ تمہارے لیے مغفرت کی دعا کرے۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۸۸۳/۵۔ عَنْ جَابِرِ   عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَأَى أَوْ رَأَى مَنْ رَأَى. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ. وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت جابر   سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس مسلمان کو جہنم کی آگ ہرگز نہیں چھوئے گی جس نے میری زیارت کی یا مجھے دیکھنے والے (یعنی میرے صحابی) کی زیارت کی۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

الحديث رقم ۴: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أويس القرني  ، ۱۹۶۸/۴، الرقم: ۲۵۴۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۸/۱، الرقم: ۲۶۶، والحكم في المستدرک، ۴۵۶/۳، الرقم: ۵۷۲۰، واللالكائي في كرامات الأولياء، ۱۱۱/۱، الرقم: ۶۰، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲۱۹/۵، الرقم: ۶۷۹۸، والديلمي في مسند الفردوس، ۱۷۷:۲، الرقم: ۲۸۸۶.

الحديث رقم ۵: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في فضل من رأى النبي ﷺ وصحبه، ۶۹۴/۵، الرقم: ۳۸۵۸، والطبرانی في المعجم الكبير، ۳۵۷/۱۷، الرقم: ۹۸۳، وفي المعجم الأوسط، ۳۰۸/۱، الرقم: ۱۰۳۶، وابن أبي عاصم في السنة، ۶۳۰/۲، الرقم: ۱۴۸۴، والديلمي في مسند الفردوس، ۱۱۶/۵، الرقم: ۷۶۵۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۱/۱۰.

۸۸۴/۶۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَأَى أَوْ رَأَى مَنْ رَأَى. قَالَ طَلْحَةَ: فَقَدْ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَقَالَ مُوسَى: وَقَدْ رَأَيْتُ طَلْحَةَ. قَالَ يَحْيَى: وَقَالَ لِي مُوسَى: وَقَدْ رَأَيْتَنِي وَنَحْنُ نَرْجُو اللَّهَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنَهُ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس مسلمان شخص نے مجھے دیکھا یا اس شخص کو دیکھا جس نے مجھے دیکھا (یعنی میرے صحابی کو دیکھا) تو اسے (دوزخ کی) آگ نہیں چھوئے گی۔ حضرت طلحہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہے۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ میں نے حضرت طلحہ کو دیکھا ہے اور حضرت یحییٰ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت موسیٰ نے کہا کہ تم نے مجھے دیکھا ہے اور ہم اللہ تعالیٰ سے (ان کی زیارت کے صدقہ سے بخشش کی) امید رکھتے ہیں۔“ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسے حسن کہا ہے۔

۸۸۵/۷۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ فِينَا مِثْلَ مَقَامِي فَيْكُمْ فَقَالَ: أَحْفَظُونِي فِي أَصْحَابِي. ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

الحدیث رقم ۶: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: ماجه فی فضل من رأى النبی ﷺ، ۶۹۴/۵، الرقم: ۳۸۵۸۔
الحدیث رقم ۷: أخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب: الأحكام، باب: كراهية الشهادة لمن لم يستشهد، ۷۹۱/۲، الرقم: ۲۳۶۳، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱/۱۸، الرقم: ۱۱۴، والحاكم فی المستدرک، ۱/۱۹۸۔ ۱۹۹، الرقم: ۳۹۰، ۳۸۸، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۶/۳۰۶، الرقم: ۶۴۸۳، والبيهقی فی السنن الكبرى، ۷/۹۱، الرقم: ۱۳۲۹۹، واللالكائي فی اعتقاد أهل السنة، ۱/۱۰۶، الرقم: ۱۵۵، والحسينی فی البيان والتعريف، ۲/۲۱۹، الرقم: ۱۵۴۶۔

”حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مقامِ جابیہ پر خطبہ دیا پھر فرمایا: ہمارے درمیان حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یوں کھڑے ہوئے تھے جیسے میں تمہارے درمیان کھڑا ہوں اور فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں میری حفاظت کرو (ان کی عزت و احترام کرو!) (اور ان لوگوں کی عزت و احترام کرو) جو ان کے بعد آنے والے ہیں پھر (ان لوگوں کی) جو ان کے بعد آنے والے ہیں۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۸۸۶/۸۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم:
وَدِدْتُ أَنِّي لَقِيتُ إِخْوَانِي، قَالَ: فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: أَوْ لَيْسَ
نَحْنُ إِخْوَانُكَ؟ قَالَ: أَنْتُمْ أَصْحَابِي، وَلَكِنْ إِخْوَانِي الَّذِينَ آمَنُوا بِي
وَلَمْ يَرُونِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّبْرَانِيُّ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے یہ چاہا کہ میں اپنے بھائیوں سے ملوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے صحابہ ہو لیکن میرے بھائی وہ ہوں گے جو مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا تک نہیں ہوگا۔“

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۵۵/۳، الرقم: ۱۲۶۰۱،
والطبرانی في المعجم الكبير، ۲۱۲/۱، الرقم: ۵۷۶، والحسيني في البيان
والتعريف، ۳۲/۱، الرقم: ۶۰: ۹۴/۲، الرقم: ۱۱۶۱، والهيثمي في مجمع
الزوائد، ۶۷/۱۰.

الْبَابُ الثَّانِي وَالْعَشْرُونَ:

مَنَاقِبُ الْأَئِمَّةِ الْفُقَهَاءِ الْمُجْتَهِدِينَ ﷺ

﴿ ائمة فقهاء مجتهدین ﷺ کے مناقب ﴾

۱۔ فَضْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْأَيْمَةِ الْفُقَهَاءِ الْمُجْتَهِدِينَ ﷺ

﴿ائمہ فقہاء مجتہدین ﷺ کے جامع مناقب کا بیان﴾

فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْأَئِمَّةِ الْفُقَهَاءِ الْمُجْتَهِدِينَ

﴿ ائمة فقهاء مجتهدین کے جامع مناقب کا بیان ﴾

۸۸۷ / ۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَأَنْزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ: ﴿وَأَخْرَيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ﴾. [الجمعة، ۲۲: ۳] قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتَّى سَأَلَ ثَلَاثًا، وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ رضي الله عنه، وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا، لَنَالَهُ رِجَالٌ، أَوْ رَجُلٌ، مِنْ هَؤُلَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

”حضرت ابوہریرہ رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم کی خدمتِ اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلى الله عليه وسلم پر سورہ جمعہ (کی یہ آیت) نازل ہوئی: ”اور ان میں سے دوسرے لوگوں میں بھی (اس رسول صلى الله عليه وسلم کو تزکیہ و تعلیم کے لئے بھیجا ہے) جو ابھی ان لوگوں سے نہیں ملے (جو اس وقت موجود ہیں یعنی ان کے بعد کے زمانہ میں آئیں گے)۔“

الحديث رقم ۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التفسير / الجمعة، باب: قوله: وَأَخْرَيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ، ۴، ۳ / ۱۸۵۸، الرقم: ۴۶۱۵، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل فارس، ۴ / ۱۹۷۲، الرقم: ۲۵۴۶، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب: في فضل العجم، ۵ / ۷۲۵، الرقم: ۳۹۴۲، وفي كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب: وَمِنْ سُورَةِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم، ۵ / ۳۸۴، الرقم: ۳۲۶۰ - ۳۲۶۱، وفي باب: وَمِنْ سُورَةِ الْجُمُعَةِ، ۵ / ۴۱۳، الرقم: ۳۳۱۰، وابن حبان في الصحيح، ۱۶ / ۲۹۸، الرقم: ۷۳۰۸، وأبونعيم في حلية الأولياء، ۶ / ۶۴، والديلمي في مسند الفردوس، ۴ / ۳۶۷، الرقم: ۷۰۶۰، والعسقلاني في فتح الباري، ۸ / ۶۴۲، الرقم: ۴۶۱۵، والحسيني في البيان والتعريف، ۲ / ۱۷۰، الرقم: ۱۳۹۹، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۴ / ۳۶۴، الرقم: ۴۷۹۷، والطبراني في جامع البيان، ۲۸ / ۹۶، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ۱۸ / ۹۳.

[المجموعہ، ۳:۶۲] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون حضرات ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب ارشاد نہ فرمایا تو میں نے تین مرتبہ دریافت کیا اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی ہمارے درمیان موجود تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست اقدس حضرت سلمان رضی اللہ عنہ (کے کندھوں) پر رکھ کر فرمایا: اگر ایمان ثریا (آسمان دنیا میں سب سے اونچے مقام) کے قریب بھی ہوا تو ان (فارسیوں) میں سے کچھ لوگ یا ایک آدمی (راوی کو شک ہے) اسے وہاں سے بھی حاصل کر لے گا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

۲/۸۸۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَوْ كَانَ الدِّينُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ بِهِ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسٍ أَوْ قَالَ: مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسٍ، حَتَّى يَتَنَاوَلَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دین ثریا پر بھی ہوتا تب بھی فارس کا ایک شخص اسے حاصل کر لیتا۔ یا فرمایا: فارس (والوں) کی اولاد میں سے ایک شخص اسے حاصل کر لیتا۔“ اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۳/۸۸۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَوْ كَانَ الدِّينُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسٍ أَوْ أَبْنَاءِ فَارِسٍ حَتَّى يَتَنَاوَلَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دین ثریا پر بھی ہوتا تب بھی فارس کا ایک شخص اسے حاصل کر لیتا یا فارس (والوں) کی اولاد میں

الحديث رقم ۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل فارس، ۱۹۷۲/۴، الرقم: ۲۵۴۶، والمقرئ في السنن الواردة في الفتن، ۷۴۴/۳، الرقم: ۳۶۶، وابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، ۲۱۸/۲۳، والهيثمی في مجمع الزوائد، باب: ما جاء في ناس من أبناء فارس، ۶۴/۱۰، والحسينی في البيان والتعريف، ۱۷۰/۲، الرقم: ۱۳۹۹، والمنأوی في فيض القدير، ۳۲۲/۵، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ۹۳/۱۸۔
الحديث رقم ۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۰۸/۲، الرقم: ۸۰۶۷۔

سے ایک شخص اسے حاصل کر لیتا۔“ اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۸۹۰/۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَوْ كَانَ
الدِّينُ مُعَلَّقًا بِالشُّرْيَا لَتَنَاوَلَهُ نَاسٌ مِنْ أبنَاءِ فَارِسَ.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عبداللہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر دین
شریا کے ساتھ بھی معلق ہوا تو اہل فارس میں سے کچھ لوگ اسے ضرور پالیں گے۔“
اسے امام طبرانی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۸۹۱/۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَوْ كَانَ
الْعِلْمُ بِالشُّرْيَا لَتَنَاوَلَهُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ (أبنَاءِ) فَارِسَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.
وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالبُّزَارُ وَ الطَّبْرَانِيُّ وَرِجَالُهُم رِجَالُ الصَّحِيحِ.

الحديث رقم ۴: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۰۴/۱۰، الرقم: ۱۰۴۷۰،
وابن أبي شيبة في المصنف، باب: ماجاء في العجم، ۶/۴۱۵، الرقم: ۳۲۵۱۵.
۳۲۵۱۶، والديلمي في مسند الفردوس، ۳/۳۶۰، الرقم: ۵۰۸۴، وابن عساكر
في تاريخ دمشق الكبير، ۲۳/۲۱۸، والواسطي في تاريخ واسط، ۱/۲۲۰،
والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۱۰/۳۱۲، الرقم: ۵۴۶۰، وابن قانع في
معجم الصحابة، ۳/۱۲۹، الرقم: ۱۱۰۲، والعسقلاني في الإصابة، ۶/۲۱۳،
الرقم: ۸۲۱۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، باب: ماجاء في ناس من أبناء فارس،
۱۰/۶۵، والخطيب في تالي تلخيص المتشابه، ۱/۲۰۹، الرقم: ۱۰۸.

الحديث رقم ۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/۴۲۰، الرقم: ۹۴۳۰،
۷۹۳۷، ۹۴۵۴، ۱۰۰۵۹، والبزار في المسند، ۹/۱۹۵، الرقم: ۳۷۴۱، وابن
حبان في الصحيح، باب: ذكر لأهل الفارس بقول الإيمان والحق، ۱۶/۲۹۹،
الرقم: ۷۳۰۹، والهيثمي في موارد الظمان، باب: في ناس من أبناء فارس،
۱/۵۷۴، الرقم: ۲۳۰۹، وفي مجمع الزوائد، باب: ماجاء في ناس من أبناء
فارس، ۱۰/۶۴، والحارث في مسند زوائد الهيثمي، ۲/۹۴۳، والقيسراني في
تذكرة الحفاظ، ۳/۹۷۲، الرقم: ۹۱۲، والذهبي في سير أعلام النبلاء،
۱۰/۲۱۰، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۵۱/۱۴۰.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر علم ثریا کے ساتھ بھی معلق ہوا تو اہل فارس میں سے کچھ لوگ اسے ضرور پالیں گے۔“

اسے امام احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ نیز امام بیہقی نے فرمایا کہ اسے امام ابویعلیٰ، بزار اور طبرانی نے صحیح رجال کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۶/۸۹۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدِ اقْتَرَبَ، أَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ، تَقَرَّبُوا يَا بَنِي فَرُوحٍ إِلَى اللَّهِ، فَإِنَّ الْعَرَبَ قَدْ أُعْرِضَتْ، وَوَاللَّهِ، إِنَّ مِنْكُمْ لَرِجَالًا لَوْ كَانَ الْعِلْمُ بِالشَّرِيَا لَنَالُوهُ.
رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بربادی ہے عربوں کے لئے اس شر سے جو عنقریب آنے والا ہے۔ وہ فلاح پا گیا جس نے اس سے اپنا ہاتھ روک لیا۔ اے بنی فروخ! اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو، یقیناً عربوں نے (اس سے) ترک تعلق کر لیا اور اللہ کی قسم! یقیناً تم میں سے ضرور ایسے لوگ بھی ہوں گے کہ اگر علم ثریا پر بھی ہوا تو وہ اسے ضرور پالیں گے۔“ اسے امام طحاوی نے روایت کیا ہے۔

۷/۸۹۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اقْتَرِبُوا يَا بَنِي فَرُوحٍ، إِلَى الذِّكْرِ، وَاللَّهِ، إِنَّ مِنْكُمْ لَرِجَالًا لَوْ أَنَّ الْعِلْمَ كَانَ مُعَلَّقًا بِالشَّرِيَا لَنَالُوهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنی فروخ! (اللہ تعالیٰ کے) ذکر کے قریب ہو جاؤ۔ اللہ رب العزت کی قسم! یقیناً تم میں سے ایسے لوگ ہوں گے کہ اگر علم ثریا کے ساتھ بھی معلق ہوا تو وہ ضرور اسے پالیں گے۔“ اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۶: أخرجه الطحاوی فی مشکل الآثار، ۳/۹۴۔

الحديث رقم ۷: أخرجه البيهقي فی شعب الإيمان، ۴/۳۴۲، الرقم: ۵۳۳۰۔

۸۹۴/۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: اذُنُوا يَا مَعْشَرَ الْمَوَالِيِّ، إِلَى الذِّكْرِ، فَإِنَّ الْعَرَبَ قَدْ أُعْرِضَتْ، وَإِنَّ الْإِيمَانَ لَوْ كَانَ مُعَلَّقًا بِالْعَرْشِ كَانَ مِنْكُمْ مَنْ يَطْلُبُهُ. رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: اے گروہ موالی ذکر کے قریب ہو جاؤ یقیناً عربوں نے (اس سے) منہ موڑ لیا۔ اور یقیناً ایمان اگر عرش کے ساتھ بھی معلق ہوا تب بھی تم میں سے ایک شخص اسے ضرور پالے گا۔“
اسے امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۸۹۵/۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه رَوَايَةٌ: يُوشِكُ أَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ (الرَّجُلُ) أَكْبَادَ الْإِبِلِ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ.

وفي رواية: يَخْرُجُ النَّاسُ مِنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، فَلَا يَجِدُونَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِينَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ.
وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.
”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: عنقریب لوگ طلب علم میں اونٹوں کی سینہ کو پی کریں گے (انہیں تیزی سے بھگاتے ہوئے سفر کریں گے۔)

الحديث رقم ۸: أخرجه أبو نعيم في تاريخ أصبهان، ۶/۱.

الحديث رقم ۹: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: العلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب: ماجاء فی عالم المدينة، ۵/۵۷، الرقم: ۲۶۸۰، والنسائی فی السنن الكبرى، باب: عالم المدينة، ۲/۴۸۹، الرقم: ۴۲۹۱، والحاكم فی المستدرک، ۱/۱۶۸، الرقم: ۲۳۰۸، والبيهقي فی السنن الكبرى، ۱/۳۸۵، الرقم: ۱۶۸۱، وأبو المحاسن فی معاصر المختصر، ۲/۳۳۹، والحميدي فی المسند، ۲/۴۸۵، الرقم: ۱۱۴۷، والخطيب البغدادي فی تاريخ بغداد، ۵/۳۰۶، ۱/۱۹۵، الرقم: ۹۰، وابن عبد البر فی التمهيد، ۱/۸۴، والذهبي فی سير أعلام النبلاء، ۸/۵۵، والعسقلاني فی تهذيب التهذيب، ۱۰/۷، والمزي فی تهذيب الكمال، ۲۷/۱۱۷، والهيثمي فی مجمع الزوائد، ۱/۱۳۴.

اور ایک راویت میں ہے کہ مشرق و مغرب سے لوگ علم کی تلاش میں نکل کھڑے ہوں گے لیکن وہ عالمِ مدینہ سے زیادہ صاحبِ علم کسی کو نہیں پائیں گے۔“

اسے امام ترمذی، نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ نیز اسے امام ترمذی نے حدیث حسن قرار دیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۸۹۶/۱۰۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَسُبُّوا قُرَيْشًا، فَإِنَّ عَالِمَهَا يَمْلَأُ طَبَاقَ الْأَرْضِ عِلْمًا.

رَوَاهُ الطَّيَالِسِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالْخَطِيبُ.

”حضرت عبداللہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قریش کو گالی مت دو بیشک اہل قریش کا عالم تمام دنیا کو علم سے بھر دے گا۔“

اسے امام طیاوسی، ابن ابی عاصم اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۱۰: أخرجه الطيالسي في المسند، ۳۹/۱، الرقم: ۳۰۹، وابن أبي عاصم في السنة، ۶۳۷/۲، الرقم: ۱۵۲۳، والشاشي في المسند، ۱۶۹/۲، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۶۱/۲، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۲۹۵/۶، ۶۵/۹، والديلمي في مسند الفردوس، ۱۲/۵، الرقم: ۷۲۹۵، والبيهقي في بيان من أخطأ على الشافعي، ۹۴/۱، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ۲۴/۹، والمزني في تهذيب الكمال، ۳۶۴/۲۴، ويحيى بن شرف في تهذيب الأسماء، ۷۳/۱، والمناوي في فيض القدير، ۱۰۵/۲، الرقم: ۷۲۸، والذهبي في ميزان الاعتدال، ۲۷/۷، وفي لسان الميزان، ۱۵۹/۶، الرقم: ۵۶۶.

الْبَابُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُونَ:

مَنَاقِبُ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ ﷺ

﴿ اولیاءِ کرام اور صالحینِ عظام ﷺ کے مناقب ﴾

۱۔ فَضْلٌ فِي مَكَانَةِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى

﴿بارگاہِ الہی میں اولیاء اور صالحین کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾

۲۔ فَضْلٌ فِي مَحَبَّةِ اللَّهِ لِأَوْلِيَائِهِ وَوَضْعِهَا فِي قُلُوبِ

أَهْلِ الْأَرْضِ

﴿اللہ تعالیٰ کی اپنے اولیاءِ کرام سے محبت اور اہل زمین کے دلوں

میں اس کے ڈالے جانے کا بیان﴾

۳۔ فَضْلٌ فِي مُحَارَبَةِ اللَّهِ أَعْدَاءَ أَوْلِيَائِهِ الْكِرَامِ

﴿اللہ تعالیٰ کی جانب سے اپنے معزز اولیاء کے دشمنوں سے

اعلانِ جنگ کا بیان﴾

۴۔ فَضْلٌ فِي كَوْنِ اللَّهِ تَعَالَى سَمْعًا وَبَصْرًا لِلأَوْلِيَاءِ

وَالصَّالِحِينَ

﴿اللہ تعالیٰ کا اپنے اولیاء اور صالحین کی سماعت و بصارت بن

جانے کا بیان﴾

۵۔ فَضْلٌ فِيمَا جَاءَ فِي رُؤْيَةِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ رَبَّهُمْ

فِي الْآخِرَةِ

﴿آخرت میں اولیاء اور صالحین کے دیدارِ الہی کرنے کا بیان﴾

۶۔ فَضْلٌ فِي خِطَابِ اللَّهِ تَعَالَى لِلْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ

فِي الْآخِرَةِ

﴿آخرت میں اللہ تعالیٰ کے اولیاء اور صالحین سے ہمکلام ہونے کا بیان﴾

۷۔ فَضْلٌ فِيمَا جَاءَ فِي فِرَاسَةِ الْمُؤْمِنِينَ الصَّالِحِينَ

﴿صالح مؤمن بندوں کی فہم و فراست کا بیان﴾

۸۔ فَضْلٌ فِي حُجِّيَّةِ أَقْوَالِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ

﴿اقوال اولیاء اور صالحین کے حجت ہونے کا بیان﴾

۹۔ فَضْلٌ فِي مَكَانَةِ أَهْلِ الذِّكْرِ مِنَ الصَّالِحِينَ

﴿اہل ذکر صالحین کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾

۱۰۔ فَضْلٌ فِي أَنَّ الْمَلَائِكَةَ يَطُوفُونَ فِي طُرُقِ أَهْلِ الذِّكْرِ

وَيَتَعَابُونَ فِيهِمْ

﴿فرشتوں کا اہل ذکر کی راہوں میں چکر لگانے اور ان کی تلاش

میں سرگرداں رہنے کا بیان﴾

۱۱۔ فَضْلٌ فِي شَفَاعَةِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿روز قیامت شفاعت اولیاء اور صالحین کا بیان﴾

۱۲۔ فَضْلٌ فِي أَنَّ قُلُوبَ الْعَارِفِينَ مَعَادِنُ التَّقْوَى

﴿ قلوب عارفین کا مرکز تقویٰ ہونے کا بیان ﴾

۱۳۔ فَضْلٌ فِي وُجُودِ الْأَقْطَابِ وَالْأَبْدَالِ وَعَدَدِهِمْ

﴿ دنیا میں اقطاب اور ابدال کے موجود ہونے اور ان کی تعداد کا بیان ﴾

۱۴۔ فَضْلٌ فِيْمَا أَعَدَّهُ اللَّهُ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ لِعِبَادِهِ الصَّالِحِينَ

﴿ صالحین کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیار کردہ تسکین چشم و

جاں کا بیان ﴾

۱۵۔ فَضْلٌ فِي فَضْلِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ الَّذِينَ لَا يُؤْبَهُ لَهُمْ

﴿ اللہ تعالیٰ کے گنام اولیاء اور صالح بندوں کی فضیلت کا بیان ﴾

۱۶۔ فَضْلٌ فِي كَرَامَاتِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ

﴿ اولیاء و صالحین کی کرامات کا بیان ﴾

۱۷۔ فَضْلٌ فِي فَضْلِ الزُّهْدِ وَالزَّاهِدِينَ فِي الدُّنْيَا

﴿ دنیا میں زہد اختیار کرنے والوں کی فضیلت کا بیان ﴾

۱۸۔ فَضْلٌ فِي فَضْلِ الْقِيَامِ وَالْقَائِمِينَ بِاللَّيْلِ

﴿ راتوں کو اٹھ کر یادِ الہی کرنے والوں کی فضیلت کا بیان ﴾

۱۹۔ فَضْلٌ فِي فَضْلِ مُجَالَسَةِ الْأَوْلِيَاءِ وَمُصَاحَبَتِهِمْ

﴿اولیاء کرام کی صحبت اور ان کی ہم نشینی کی فضیلت کا بیان﴾

۲۰۔ فَضْلٌ فِي أَنَّ الْأَوْلِيَاءَ هُمُ الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا ذُكِرَ اللَّهُ تَعَالَى

﴿اولیاء اللہ کی زیارت باعث یادِ الہی ہونے کا بیان﴾

۲۱۔ فَضْلٌ فِي حُبِّ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَزِيَارَتِهِمْ

فِي اللَّهِ تَعَالَى

﴿رضاءِ الہی کی خاطر اولیاء اور صالحین سے محبت کرنے اور ان کی

زیارت کرنے کا بیان﴾

۲۲۔ فَضْلٌ فِي التَّوَسُّلِ بِالْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ

﴿اولیاء اور صالحین سے توسل کا بیان﴾

۲۳۔ فَضْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ

﴿اولیاء اور صالحین کے جامع مناقب کا بیان﴾

فصل في مكانة الأولياء والصالحين عند الله تعالى

﴿بارگاہ الہی میں اولیاء کرام اور صالحین کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾

۱/۸۹۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: أَوْلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُورَتُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُونَ فِيهَا وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ. آيَتُهُمْ فِيهَا الذَّهَبُ، أَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلْوَةُ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ. وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ. يُرَى مَخُّ سَوْقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ. لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ. قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں جو گروہ (اولیاء) سب سے پہلے داخل ہوگا ان کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح چمکتے دکتے ہوں گے انہیں تھوکنے، ناک صاف کرنے اور قضائے حاجت کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی۔ ان کے برتن سونے کے اور کنگھے سونے چاندی کے ہوں گے۔ ان کی انگلیٹھیوں میں عود سُلگے گا اور ان کا پسینہ مشک کی طرح خوشبودار ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کو دو بیویاں ملیں گی، وہ ایسی حسین ہوں گی کہ ان کے گوشت کا مغز ان کی پنڈلیوں کے آر پار سے نظر آئے گا۔ ان لوگوں کے درمیان نہ کوئی اختلاف ہوگا اور نہ ہی ان کے دلوں میں ذرا بھر بھی بغض ہوگا۔ ان کے دل متحد

الحديث رقم ۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة، ۳/۱۱۸۵-۱۱۸۶، الرقم: ۳۰۷۳-۳۰۷۴، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب: في صفات الجنة وأهلها وتسبيحهم فيها بكرة وعشيا، ۴/۲۱۸۰، الرقم: ۲۸۳۴، والترمذي في السنن، كتاب: صفة الجنة عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: ما جاء في صفة أهل الجنة، ۴/۶۷۸، الرقم: ۲۵۳۷، وقال: هذا حديث صحيح، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۳۱۶، الرقم: ۸۱۸۳، وابن حبان في الصحيح، ۱۶/۴۶۳، الرقم: ۷۴۳۶.

ہوں گے وہ صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کریں گے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۸۹۸/۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ اللَّهَ قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا، فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ: كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي، لِأَعْطِيَنَّهُ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي، لِأُعِيذَنَّهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اسے اعلان جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ ایسی کسی چیز کے ذریعے میرا قرب نہیں پاتا جو مجھے فرائض سے زیادہ محبوب ہو اور میرا بندہ مسلسل نقلی عبادات کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ مانگتا ہے تو میں ضرور اسے پناہ دیتا ہوں۔ میں نے جو کام کرنا ہوتا ہے اس میں کبھی اس طرح تردد نہیں کرتا جیسے بندہ مومن کی جان لینے میں کرتا ہوں۔ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کی تکلیف ناپسند کرتا ہوں۔“

اسے امام بخاری اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۲: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: الرقاق، باب: التواضع،

۲۳۸۴/۵، الرقم: ۶۱۳۷، وابن حبان فی الصحیح، ۵۸/۲، الرقم: ۳۴۷،

والبیہقی فی السنن الكبرى، ۲۱۹/۱۰، باب (۶۰)، وفي كتاب الزهد الكبير،

۲۶۹/۲، الرقم: ۶۹۶۔

۸۹۹/۳. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ لَأَنَاسًا مَا هُمْ بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللَّهِ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوا بِرُوحِ اللَّهِ عَلَى غَيْرِ أَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ، وَلَا أَمْوَالٍ يَتَعَاطُونَهَا، فَوَاللَّهِ، إِنَّ وُجُوهَهُمْ لَنُورٌ وَإِنَّهُمْ لَعَلَى نُورٍ، لَا يَخَافُونَ إِذَا خَافَ النَّاسُ، وَلَا يَحْزَنُونَ إِذَا حَزَنَ النَّاسُ، وَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿لَا إِكْرَاهَ فِي دِينِكُمْ لَعَلَّكُمْ يَتَّقُونَ﴾ [يونس، ۱۰: ۶۲].

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت عمر بن الخطاب رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ برگزیدہ بندے ایسے ہیں جو نہ تو انبیاء ہیں اور نہ شہداء، قیامت کے دن انبیاء کرام علیہم السلام اور شہداء بھی بارگاہ الہی میں ان کا مقام دیکھ کر ان پر رشک کریں گے۔ صحابہ کرام رضي الله عنهم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمیں ان کے بارے میں بتائیں کہ وہ کون ہیں؟ آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: وہ ایسے لوگ ہیں جن کی آپس میں محبت صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر ہوتی ہے نہ کہ رشتہ داری اور مالی لین دین کی وجہ سے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! ان کے چہرے نور (سے مزین) ہوں گے اور وہ نور (کے ٹیلوں) پر ہوں گے، انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا جب لوگ خوفزدہ ہوں گے، انہیں کوئی غم نہیں ہوگا جب تمام لوگ غم زدہ ہوں گے۔ پھر آپ صلى الله عليه وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”خبردار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گے“ (یونس، ۱۰: ۶۲) (یعنی بتایا کہ یہ آیت انہی کے حق میں نازل ہوئی ہے)۔“

اسے امام ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۳: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: البيوع، باب: في الرهن، ۲۸۸/۳، الرقم: ۳۵۲۷، والنسائي في السنن الكبرى، سورة يونس، ۳۶۲/۶، الرقم: ۱۱۲۳۶، وابن حبان في الصحيح، ۳۳۲/۲، الرقم: ۵۷۳، وأبو يعلى في المسند، ۴۹۵/۱۰، الرقم: ۶۱۱۰، والبيهقي في شعب الإيمان، ۴۸۵/۶، الرقم: ۴۸۶، الرقم: ۸۹۹۷، ۸۹۹۸، ۸۹۹۹.

۹۰۰ / ۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: الْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوا: اخْرُجِي أَيُّهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ اخْرُجِي حَمِيدَةً وَأَبْشِرِي بِرُوحٍ وَرِيحَانٍ وَرَبِّ غَيْرِ غُضْبَانَ فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَيَقُولُونَ: فُلَانٌ فَيُقَالُ: مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ ادْخُلِي حَمِيدَةً وَأَبْشِرِي بِرُوحٍ وَرِيحَانٍ وَرَبِّ غَيْرِ غُضْبَانَ فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى يُنْتَهَى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي فِيهَا اللَّهُ عز وجل. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: (کسی شخص کی وفات کے بعد) فرشتے (اس کی) میت کے پاس حاضر ہوتے ہیں پس اگر وہ نیک صالح شخص (کی روح) ہو تو وہ کہتے ہیں: اے پاکیزہ روح (خوش آمدید) نکل آ (بے شک) تو پاکیزہ جسم میں تھی۔ (اس سے باہر) نکل آ کہ تو قابل تعریف ہے اور تجھے جنت کی لطیف ہوا اور جنت کے پودوں کی خوشبو کی خوشخبری ہو اور اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہے۔ پس اسے ایسا کہا جاتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ (جسدِ انسانی سے) نکل آتی ہے پھر اسے لے کر آسمان کی طرف بلند ہوا جاتا ہے اور آسمان (کے دروازوں) کو اس کے لئے کھول دیا جاتا ہے۔ پس پوچھا جاتا ہے کہ یہ کون ہے؟ فرشتے کہتے ہیں: یہ فلاں (شخص کی روح) ہے۔ پس کہا جاتا ہے: خوش آمدید اے پاکیزہ روح، تو پاکیزہ جسم میں تھی۔ اب جنت میں داخل ہو جا کہ تو قابل تعریف ہے اور تجھے جنت کی لطیف ہوا اور جنت کے پودوں کی خوشبو مبارک ہو اور رب تعالیٰ تجھ سے راضی ہوا پس اسے یونہی کہا جاتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اس آسمان میں داخل ہو جاتی ہے جس میں اللہ عز وجل کی ذاتِ مقدسہ ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۴: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: نكر الموت

والاستعداد له، ۲ / ۱۴۲۳، الرقم: ۴۲۶۲، والنسائي في السنن الكبرى، ۶ / ۴۴۳،

الرقم: ۱۱۴۴۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲ / ۳۶۴، الرقم: ۸۷۵۴، ۶ / ۱۳۹،

الرقم: ۲۵۱۳۳، وابن جرير الطبري في تهذيب الآثار مسند علي، ۲ / ۵۰۳۔

۹۰۱/۵. عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم:
 أُعْطِيَتْ سَبْعِينَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، وَجُوهُهُمْ كَالْقَمَرِ
 لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَقُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، فَاسْتَزِدْتُ رَبِّي صلى الله عليه وسلم، فَرَادَنِي
 مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ سَبْعِينَ أَلْفًا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَرَأَيْتُ أَنَّ ذَلِكَ آتٍ عَلَى أَهْلِ
 الْقُرَى وَمُصِيبٌ مِنْ حَافَاتِ الْبَوَادِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت ابو بکر صدیق رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: مجھے
 (میری امت میں) ستر ہزار افراد ایسے عطا کیے گئے جو بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل
 ہوں گے، ان کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے اور ان کے دل
 (محبت و اطاعت رسول صلى الله عليه وسلم میں) ایک (فنا فی اللہ) شخص کے دل کی طرح ہوں گے۔
 (آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا) میں نے اپنے رب صلى الله عليه وسلم سے زیادہ چاہا تو اس نے ہر ہزار کے ساتھ
 مزید ستر ہزار کا میرے لئے اضافہ فرما دیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضي الله عنه نے فرمایا: میرا خیال ہے
 کہ بے شک یہ (مقام) دیہات میں رہنے والے (اہل ایمان) اور ننگے پاؤں چلنے والے
 صحرائی باشندوں کو ملے گا۔“ اسے امام احمد اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۹۰۲/۶. عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه فِي رَوَايَةٍ طَوِيلَةٍ: أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صلى الله عليه وسلم لَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقْبَلَ إِلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ،
 اسْمَعُوا وَاعْقِلُوا وَاعْلَمُوا: أَنَّ لِلَّهِ صلى الله عليه وسلم عِبَادًا لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ

الحديث رقم ۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۶/۱، الرقم: ۲۲، وأبو يعلى في
 المسند، ۱۰۴/۱، الرقم: ۱۱۲، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ۳۰۲/۱،
 والهيتمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۴۱۰، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۳۹۳/۱.
 الحديث رقم ۶: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ۳۶۲/۶، الرقم: ۱۱۲۳۶، وأحمد
 بن حنبل في المسند، ۳۴۲/۵، الرقم: ۳۴۳، ۲۲۹۵۷، ۲۲۹۴۸، وابن حبان في
 الصحيح، ۳۳۲/۲، الرقم: ۳۳۸، ۵۷۳، ۵۷۷، وأبو يعلى في المسند، ۴۹۵/۱۰،
 الرقم: ۶۱۱۰، وابن أبي شيبة في المصنف، ۴۵/۷، الرقم: ۳۴۱۰۰، والطبراني
 في المعجم الكبير، ۲۹۱/۳، الرقم: ۳۴۳۵، والبيهقي في شعب الإيمان، ۴۸۵/۶،
 الرقم: ۸۹۹۷، ۸۹۹۹، وابن المبارك في الزهد، ۲۴۸/۱، الرقم: ۷۱۴.

يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ عَلَى مَجَالِسِهِمْ وَقُرْبِهِمْ مِنَ اللَّهِ فَجَاءَ رَجُلٌ
 مِنَ الْأَعْرَابِ مِنْ قَاصِيَةِ النَّاسِ وَالْوَيْ بِيَدِهِ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا
 نَبِيَّ اللَّهِ، نَاسٌ مِنَ النَّاسِ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءٍ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ
 وَالشُّهَدَاءُ عَلَى مَجَالِسِهِمْ وَقُرْبِهِمْ مِنَ اللَّهِ، انْعَتُهُمْ لَنَا يَعْنِي صِفُهُمْ لَنَا
 فَسَّرَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِسُؤَالِ الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هُمْ
 نَاسٌ مِنْ أَفْنَاءِ النَّاسِ وَنَوَازِعِ الْقَبَائِلِ لَمْ تَصِلْ بَيْنَهُمْ أَرْحَامٌ مُتَقَارِبَةٌ
 تَحَابُّوا فِي اللَّهِ وَتَصَافَوْا يَضَعُ اللَّهُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ
 فَيَجْلِسُهُمْ عَلَيْهَا فَيَجْعَلُ وُجُوهُهُمْ نُورًا وَثِيَابَهُمْ نُورًا يَقْرَعُ النَّاسُ يَوْمَ
 الْقِيَامَةِ وَلَا يَفْزَعُونَ وَهُمْ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ الَّذِينَ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ الْمُنْذَرِيُّ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز سے فارغ ہوئے اور رخ انور لوگوں کی طرف پھیر کر فرمایا: اے لوگو! (جو میں کہنے جا رہا ہوں اسے) غور سے سنو اور اس سے عقل حاصل کرو اور (اچھی طرح) جان لو کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں جو کہ نہ انبیاء ہیں اور نہ ہی شہداء لیکن انبیاء اور شہداء بھی ان کے قرب الہی کی بدولت ان پر رشک کرتے ہیں۔ اتنے میں دیہاتیوں میں سے ایک مفرد قسم کا شخص آیا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا جیسے کوئی چیز پوچھنا چاہتا ہے (اجازت پا کر) اس نے عرض کیا: یا نبی اللہ! لوگوں میں سے بعض لوگ جو نہ تو انبیاء کرام علیہم السلام ہیں اور نہ ہی شہداء لیکن انبیاء اور شہداء ان کے قرب الہی کی بدولت ان پر رشک کریں گے! یا رسول اللہ! براہ کرم ان کا حلیہ تو بیان فرمائیے (تاکہ ہم انہیں پہچان سکیں)۔ اعرابی کا سوال سن کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور خوشی سے چمک اٹھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ مختلف گروہوں اور مختلف قبائل سے (تعلق رکھنے والے) ہوں گے جن کے درمیان بظاہر قریبی صلہ رحمی (خونی رشتہ) بھی نہیں ہوگا لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر

ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اور ایک دوسرے کی خیر خواہی چاہنے والے ہوں گے۔ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ ان کے لئے نور کے منبر رکھے گا اور انہیں ان پر بٹھائے گا اور ان کے چہرے اور ان کے کپڑے بھی نورانی بنادے گا۔ قیامت کے روز لوگ خوف زدہ ہوں گے لیکن انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا اور یہ وہی اولیاء اللہ ہیں جن پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ ہی وہ رنجیدہ و غمگین ہوتے ہیں۔“

اسے امام نسائی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ امام احمد کے ہیں۔ اور امام منذری نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

۷/۹۰۳. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ لِلَّهِ عِبَادًا لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الشُّهَدَاءُ وَالنَّبِيُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِقُرْبِهِمْ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَمَجْلِسِهِمْ مِنْهُ فَجَثَا أَعْرَابِيٌّ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، صِفْهُمْ لَنَا وَحِلْهُمْ لَنَا قَالَ: قَوْمٌ مِنْ أَفْنَاءِ النَّاسِ مِنْ نَزَاعِ الْقَبَائِلِ تَصَادَقُوا فِي اللَّهِ تَحَابُّوا فِيهِ يَضَعُ اللَّهُ ﷻ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ يَخَافُ النَّاسُ وَلَا يَخَافُونَ هُمْ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ ﷻ الَّذِينَ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں جو نہ تو انبیاء اور نہ ہی شہداء ہیں لیکن روزِ قیامت بارگاہِ الہی میں ان کے قرب کی بدولت انبیاء اور شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔ پس ایک اعرابی اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! ہمیں ان کا حلیہ بیان فرمائیے (تا کہ ہم انہیں پہچان سکیں) آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مختلف گروہوں اور مختلف قبائل سے ایسے لوگ ہوں گے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی خاطر آپس میں دوستی اور محبت رکھی۔ روزِ قیامت اللہ

الحديث رقم ۷: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۸۸/۴، الرقم: ۷۳۱۸، والسيوطي

في الدر المنثور، ۳۷۱/۴.

تعالیٰ ان کے لئے نور کے منبر لگوائے گا۔ اس دن لوگ خوفزدہ ہوں گے لیکن وہ پرسکون ہوں گے یہی وہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء ہیں جن پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گے۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۸/۹۰۴۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَالَ اللَّهُ ﷻ: مَنْ أَذَلَّ لِي وَلِيًّا فَقَدْ اسْتَحَلَّ مُحَارَبَتِي وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدٌ بِمِثْلِ أَدَاءِ الْفَرَائِضِ وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّىٰ أُحِبَّهُ إِنْ سَأَلَنِي أُعْطِيْتُهُ وَإِنْ دَعَانِي أُجِبُّهُ مَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدَّدِي عَنْ وَفَاتِهِ لِأَنَّهُ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو نَعِيمٍ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے میرے کسی ولی کی توہین کی تو اس نے میرے ساتھ جنگ کو حلال جانا اور کسی بندے کو میرا قرب جس قدر فرائض کی ادائیگی سے ہوتا ہے کسی اور چیز سے نہیں ہوتا۔ (فرائض کی ادائیگی کے بعد) میرا بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ پھر اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے عطا کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں اور میں کبھی بھی کسی کام میں اتنا تردد نہیں کرتا جسے میں کرنے والا ہوتا ہوں جتنا تردد میں اپنے اس بندے کی روح قبض کرنے میں کرتا ہوں کیونکہ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کی تکلیف کو ناپسند کرتا ہوں۔“ اس حدیث کو امام احمد، ابو نعیم، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۶/۲۵۶، الرقم: ۲۶۲۳۶، والطبراني في المعجم الأوسط، ۹/۱۳۹، الرقم: ۹۳۵۲، والبيهقي في كتاب الزهد الكبير، ۲/۲۷۰، الرقم: ۶۹۹، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۵، والديلمي في مسند الفردوس، ۳/۱۶۸، الرقم: ۴۴۴۵، و العسقلاني في فتح الباري، ۱۱/۳۴۲، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ۱/۳۵۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۲۶۹، فقال: رواه البزار والطبراني وأحمد ورجال أحمد رجال الصحيح.

۹۰۵ / ۹. عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَنَزَلَتْ هَذِهِ آيَةٌ: ﴿لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبَدِّلَكُمْ تَسْؤُكُمْ﴾ [المائدة، ۵: ۱۰۱] قَالَ: فَنَحْنُ نَسْأَلُهُ إِذْ قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ عِبَادًا لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ بِقُرْبِهِمْ وَمَقْعَدِهِمْ مِنَ اللَّهِ عز وجل يَوْمَ الْقِيَامَةِ. قَالَ: وَفِي نَاحِيَةِ الْقَوْمِ أُعْرَابِيٌّ، فَقَامَ فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَرَمَى بِيَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: حَدِيثُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنْهُمْ مَنْ هُمْ؟ قَالَ: فَرَأَيْتُ وَجْهَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم يَنْتَشِرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: عِبَادٌ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مِنْ بُلْدَانِ شَتَّى وَقَبَائِلٍ مِنْ شُعُوبٍ أَرْحَامِ الْقَبَائِلِ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمْ أَرْحَامٌ يَتَوَاصَلُونَ بِهَا لِلَّهِ لَا دُنْيَا، يَتَبَاذَلُونَ بِهَا يَتَحَابُّونَ بِرُوحِ اللَّهِ عز وجل، يَجْعَلُ اللَّهُ عز وجل وَجُوهَهُمْ نُورًا، يَجْعَلُ لَهُمْ مَنَابِرَ مِنْ لَوْلُؤٍ قِدَامَ الرَّحْمَنِ تَعَالَى، يَفْرَعُ النَّاسُ وَلَا يَفْرَعُونَ وَ يَخَافُ النَّاسُ وَلَا يَخَافُونَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ مُخْتَصَرًا وَالطَّبْرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت ابومالک اشعری رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیاء ہیں نہ شہداء مگر انبیاء اور شہداء بھی روز قیامت اللہ تعالیٰ سے ان کے قرب اور انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ مسندوں پر رشک کریں گے۔ لوگوں میں ایک طرف ایک دیہاتی بیٹھا تھا، وہ کھڑا ہوا اور اس نے گھٹنوں کے بل جھک کر اپنے دونوں ہاتھ مارے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں ان کے بارے میں فرمائیں کہ وہ کون لوگ ہیں؟ میں نے دیکھا کہ اس دیہاتی کے سوال پر حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم کا چہرہ مبارک خوشی سے کھل

الحديث رقم ۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۴۱/۵، ۳۴۳، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۹۰/۳، الرقم: ۳۴۳۳، والبيهقي في شعب الإيمان، ۴۸۶/۶، ۴۸۷، ۴۸۸، الرقم: ۸۹۹۸، ۸۹۹۹، ۹۰۰۱، وابن المبارك في الزهد، ۲۴۸/۱، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۵/۱، ومعر بن راشد في الجامع، ۲۰۱/۱۱، والمنذرى في الترغيب والترهيب، ۱۳/۴، الرقم: ۴۵۸۵، والحكيم الترمذی في نوادر الأصول، ۸۲/۴.

اٹھا، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کے وہ بندے ہیں جو مختلف علاقوں، مختلف قبائل اور مختلف خاندانوں سے ہیں جن کے درمیان کوئی خونی رشتہ داریاں بھی نہیں ہیں مگر صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ملتے ہیں، کسی بھی اور دنیاوی مقصد کے لیے نہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر خرچ کرتے ہیں۔ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے چہرے منور فرما دے گا، ان کے لیے خدائے رحمان کے سامنے موتیوں کے منبر بچھائے جائیں گے۔ اس دن لوگ خوفزدہ ہوں گے لیکن انہیں کوئی خوف نہ ہوگا، اور لوگ غمگین ہوں گے مگر انہیں کوئی غم نہ ہوگا۔“

اس حدیث کو مختصراً امام احمد نے اور طبرانی نے اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔

۱۰/۹۰۶۔ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ رَبِّي ﷻ وَعَدَنِي مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا لَا يُحَاسِبُونَ، مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت کے ستر ہزار افراد سے حساب نہیں لیا جائے گا نیز ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار ہوں گے۔“

اسے امام طبرانی نے اسنادِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۱/۹۰۷۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ لِلَّهِ

الحدیث رقم ۱۰: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۹۲/۲، الرقم: ۱۴۱۳،
 ۱۲/۱۳۴، الرقم: ۱۲۶۸۶، ۲۰/۱۶۸، الرقم: ۳۵۸، وفي مسند الشاميين،
 ۲/۴۳۹، الرقم: ۱۶۵۷، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/۴۰۷، ۱۰/۲۷۷،
 وَقَالَ: رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

الحدیث رقم ۱۱: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۸/۱۱۲، الرقم: ۷۵۲۷،
 وفي مسند الشاميين، ۲/۱۰، الرقم: ۸۲۶، وابن أبي شيبة في المصنف،
 ۷/۴۵، الرقم: ۳۴۰۹۶.

عِبَادًا يُجْلِسُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ، وَيَغْشَى وُجُوهُهُمْ
النُّورَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ حِسَابِ الْخَلَائِقِ.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَحْوَهُ.

”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ روزِ قیامت نور کے منبروں پر بٹھائے گا اور ان کے چہروں پر نور چھا جائے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کے حساب سے فارغ ہو جائے گا۔“
اسے امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ اور اسی طرح ابن ابی شیبہ نے بھی روایت کیا ہے۔

فَصَلِّ فِي مَحَبَّةِ اللَّهِ لِأَوْلِيَائِهِ وَوَضِعِهَا فِي قُلُوبِ

أَهْلِ الْأَرْضِ

﴿ اللہ تعالیٰ کی اپنے اولیاءِ کرام سے محبت اور اہل زمین کے دلوں

میں اس کے ڈالے جانے کا بیان ﴾

۹۰۸/۱۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ الْعَبْدَ نَادَى جِبْرِيلُ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا، فَأَحْبِبْهُ، فَيَحِبُّهُ جِبْرِيلُ، فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا، فَأَحْبِبُوهُ، فَيَحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام کو آواز دیتا ہے کہ میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں لہذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس حضرت جبریل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام آسمانی مخلوق میں ندا دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے لہذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین والوں (کے دلوں) میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

الحديث رقم ۱۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: نكر الملائكة، ۱۱۷۵/۳، الرقم: ۳۰۳۷، وفي كتاب: الأدب، باب: الموقد من الله تعالى، ۲۲۴۶/۵، الرقم: ۵۶۹۳، وفي كتاب: التوحيد، باب: كلام الرب مع جبريل ونداء الله الملائكة، ۲۷۲۱/۶، الرقم: ۷۰۴۷، ومسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: إذا أحب الله عبداً حبه إلى عباده، ۲۰۳۰/۴، الرقم: ۲۶۳۷، ومالك في الموطأ، ۹۵۳/۲، الرقم: ۱۷۱۰.

۱۳/۹۰۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ عليه السلام فَقَالَ: إِنِّي أَحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ، قَالَ: فَيَحِبُّهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي السَّمَاءِ فَيَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ، فَيَحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، قَالَ: ثُمَّ يُوَضَّعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ، وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا، دَعَا جِبْرِيلَ، فَيَقُولُ: إِنِّي أَبْغَضُ فُلَانًا فَأَبْغِضْهُ، قَالَ: فَيَبْغِضُهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ فُلَانًا، فَأَبْغِضُوهُ، قَالَ: فَيَبْغِضُونَهُ ثُمَّ تُوَضَّعُ لَهُ الْبُغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل عليه السلام کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے: میں فلاں سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔ آپ ﷺ نے مزید فرمایا: پھر جبرائیل عليه السلام بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر جبرائیل عليه السلام آسمان پر ندا کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے پس تم بھی اس سے محبت کرو۔ پھر آسمان والے بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر اس کے لیے (اہل) زمین میں مقبولیت رکھ دی جاتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو (اس کی نافرمانی کی وجہ سے) ناپسند فرماتا ہے تو جبرائیل عليه السلام کو بلا کر فرماتا ہے: میں فلاں شخص کو ناپسند کرتا ہوں تم بھی اسے ناپسند کرو، سو جبرائیل عليه السلام بھی اسے ناپسند کرتے ہیں، پھر وہ آسمان والوں میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں کو ناپسند کرتا ہے تم بھی اسے ناپسند کرو سو وہ بھی اس سے نفرت کرتے ہیں پھر اس بندے کے لیے (اہل) زمین میں نفرت رکھ دی جاتی ہے۔“

اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

الحديث الرقم ۱۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: إذا أحب الله عبداً حببه إلى عباده، ۲۰۳۰/۴، الرقم: ۲۶۳۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵۰۹/۲، الرقم: ۱۰۶۲۳، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱۴۱/۷، والبيهقي في كتاب الزهد الكبير، ۳۰۱/۲، الرقم: ۸۰۵.

۱۴/۹۱۰. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا، نَادَى جِبْرِيلَ: إِنِّي قَدْ أَحْبَبْتُ فَلَانًا فَأَحِبَّهُ، قَالَ: فَيُنَادِي فِي السَّمَاءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَهُ الْمَحَبَّةُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ، فَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا﴾ [مریم، ۱۹: ۹۶]، وَإِذَا أَبْغَضَ اللَّهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ: إِنِّي قَدْ أَبْغَضْتُ فَلَانًا، فَيُنَادِي فِي السَّمَاءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَهُ الْبُغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل عليه السلام کو آواز دیتا ہے (اے جبرائیل!) میں فلاں آدمی کو محبوب رکھتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں پھر جبریل عليه السلام آسمان میں اعلان کرتے ہیں۔ پھر اہل زمین (کے دلوں) میں اس کی محبت اترتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان اسی بارے میں ہے: ”بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے تو (خدائے) رحمن ان کے لئے (لوگوں کے) دلوں میں محبت پیدا فرمادے گا۔“ [مریم: ۱۹: ۹۶] اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو ناپسند کرتا ہے تو حضرت جبرائیل عليه السلام کو پکارتا ہے میں فلاں آدمی کو ناپسند کرتا ہوں۔ حضرت جبرائیل عليه السلام آسمان میں اس کی منادی کرتے ہیں اور پھر زمین میں (اہل زمین کے دلوں میں) اس کے لیے نفرت اترتی ہے۔“

ایسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے نیز فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵/۹۱۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ الْعَبْدَ قَالَ لِجِبْرِيلَ: قَدْ أَحْبَبْتُ فَلَانًا فَأَحِبَّهُ، فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي

الحديث الرقم ۱۴: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول

الله ﷺ، باب: ومن سورة مریم، ۳۱۷/۵، الرقم: ۳۱۶۱.

الحديث الرقم ۱۵: أخرجه مالك في الموطأ، ۹۵۳/۲، الرقم: ۱۷۱۰، وابن حبان

في الصحيح، ۸۶/۲، الرقم: ۳۶۵.

فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا، فَأَحْبُوهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوَضِّعُ لَهُ الْقَبُولَ فِي الْأَرْضِ، وَإِذَا أَبْغَضَ اللَّهُ الْعَبْدَ. قَالَ مَالِكٌ: لَا أَحْسِبُهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي الْبُغْضِ مِثْلَ ذَلِكَ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ حَبَّانَ.

”حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل علیہ السلام سے فرماتا ہے: میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس جبرائیل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر اہل آسمان میں منادی کرتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے لہذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس اہل آسمان بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر اس بندے کے لیے (اہل) زمین میں قبولیتِ عامہ رکھ دی جاتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے نفرت کرتا ہے۔ امام مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ میرا خیال نہیں کہ ایسا ہو۔ مگر یہ کہ آپ ﷺ نے بغض کے باب میں اسی طرح فرمایا ہے۔ (یعنی جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے نفرت کرتے ہے تو جبریل امین اور اہل ارض و سماء بھی اس سے نفرت کرتے ہیں)۔“

اس حدیث کو امام مالک اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۱۶/۹۱۲۔ عَنْ ثَوْبَانَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَلْتَمِسُ مَرْضَاةَ اللَّهِ وَلَا يَزَالُ بِذَلِكَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِحَبْرِيْلَ: إِنَّ فُلَانًا عَبْدِي يَلْتَمِسُ أَنْ يُرْضِيَنِي إِلَّا وَإِنْ رَحِمْتِي عَلَيْهِ فَيَقُولُ جَبْرِيْلُ: رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى فُلَانٍ وَيَقُولُهَا حَمَلَةُ الْعَرْشِ وَيَقُولُهَا مَنْ حَوْلَهُمْ حَتَّى يَقُولَهَا أَهْلُ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَهْبِطُ إِلَى الْأَرْضِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت ثوبان ؓ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا طلب کرتا ہے اور ہمیشہ اس حالتِ طلب میں رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام کو فرماتا ہے: بے شک میرا فلاں بندہ مجھے راضی کرنے کا خواہشمند ہے۔“

الحدیث رقم ۱۶: أخرجه أحمد بن حنبل في السند، ۲۷۹/۵، الرقم: ۲۲۴۵۴۔

سنو! بے شک میری رحمت اس بندے پر ہے۔ پس جبریل علیہ السلام کہتے ہیں: فلاں بندے پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہے اور ایسا ہی عرش کو اٹھانے والے فرشتے اور جو ان کے ارد گرد فرشتے ہیں وہ کہتے ہیں (کہ فلاں بندے پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے)۔ یہاں تک کہ ساتویں آسمان کے رہنے والے (بھی) اسی طرح کہتے ہیں پھر وہ زمین کی طرف اتر آتے ہیں (اور زمین میں بھی اس کا اعلان کرتے ہیں)۔“ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي مُحَارَبَةِ اللَّهِ أَعْدَاءَ أَوْلِيَائِهِ الْكِرَامِ

﴿اللہ تعالیٰ کی جانب سے اپنے معزز اولیاء کے دشمنوں سے اعلانِ جنگ کا بیان﴾

۹۱۳/۱۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ اللَّهَ قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا، فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ..... الْحَدِيثُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حَبَّانَ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اُس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔“
اسے امام بخاری اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۹۱۴/۱۸۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: إِنَّ يَسِيرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ، وَإِنَّ مَنْ عَادَى لِلَّهِ وَلِيًّا، فَقَدْ بَارَزَ اللَّهَ بِالْمُحَارَبَةِ. إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَتْقِيَاءَ الْأَخْفِيَاءَ الَّذِينَ إِذَا غَابُوا لَمْ يُفْتَقَدُوا، وَإِنْ حَضَرُوا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُعْرَفُوا. قُلُوبُهُمْ مَصَابِيحُ الْهُدَى يَخْرُجُونَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءٍ مُظْلِمَةٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

الحديث رقم ۱۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: التواضع، ۲۳۸۴/۵، الرقم: ۶۱۳۷، وابن حبان في الصحيح، ۵۸/۲، الرقم: ۳۴۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۱۹/۱۰، وفي كتاب الزهد الكبير، ۲۶۹/۲، الرقم: ۶۹۶۔
الحديث رقم ۱۸: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: من ترجى له السلامة من الفتن، ۱۳۲۰/۲، الرقم: ۳۹۸۹، والحاكم في المستدرک، ۴۴/۱، الرقم: ۴، ۳۶۴/۴، الرقم: ۷۹۳۳، والطبرانی في المعجم الصغير، ۱۲۲/۲، الرقم: ۸۹۲، والديلمی في مسند الفردوس، ۵۴۸/۵، الرقم: ۹۰۴۹، والمنذرى في الترغيب والترهيب، ۳۴/۱، الرقم: ۴۹۔

”حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک معمولی دکھاوا بھی شرک ہے اور جس نے اولیاء اللہ سے دشمنی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے اعلان جنگ کیا۔ بے شک اللہ تعالیٰ ان نیکو کار متقی لوگوں کو محبوب رکھتا ہے جو (اس طرح) چھپے رہتے ہیں، اگر وہ غائب ہو جائیں تو انہیں تلاش نہیں کیا جاتا اور اگر وہ موجود ہوں تو انہیں (کسی بھی مجلس میں یا کام کے لئے) بلایا نہیں جاتا اور نہ ہی انہیں پہچانا جاتا ہے، ان کے دل ہدایت کے چراغ ہوتے ہیں ایسے لوگ ہر طرح کی آزمائش اور تاریک فتنے سے نکل جاتے ہیں۔“

اسے امام ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۹/۹۱۵۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَالَ اللَّهُ ﷻ: مَنْ أَذَلَّ لِي وَلِيًّا فَقَدْ اسْتَحَلَّ مُحَارَبَتِي وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدٌ بِمِثْلِ أَدَاءِ الْفَرَائِضِ وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ إِنْ سَأَلَنِي أُعْطِيْتُهُ وَإِنْ دَعَانِي أُجِبُّهُ مَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ وَفَاتِهِ لِأَنَّهُ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو نَعِيمٍ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے میرے کسی ولی کی اہانت کی تو اس نے میری دشمنی کو حلال سمجھا اور جس قدر کسی بندے کو فرائض کی ادائیگی سے میرا قرب نصیب ہوتا ہے کسی اور چیز سے نہیں ہوتا اور میرا بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے

الحدیث رقم ۱۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۵۶/۶، الرقم: ۲۶۲۳۶، والطبراني في المعجم الأوسط، ۱۳۹/۹، الرقم: ۹۳۵۲، والبيهقي في كتاب الزهد الكبير، ۲۷۰/۲، الرقم: ۶۹۹، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۵/۱، والديلمي في مسند الفردوس، ۱۶۸/۳، الرقم: ۴۴۴۵، والعسقلاني في فتح الباري، ۳۴۲/۱۱، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ۳۵۸/۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۶۹/۱۰، فقال: رواه البزار والطبراني وأحمد ورجال أحمد رجال الصحيح.

محبت کرنے لگ جاتا ہوں پھر اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے عطا کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں اور میں کبھی بھی کسی کام میں اتنا تردد نہیں کرتا جسے میں کرنے والا ہوتا ہوں جتنا تردد میں اپنے اس بندے کی روح قبض کرنے میں کرتا ہوں کیونکہ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور مجھے اس کی تکلیف پسند نہیں ہے۔“

اس حدیث کو امام احمد، ابو نعیم، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۲۰/۹۱۶۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رضي الله عنه عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ رضي الله عنه خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ يَوْمًا فَوَجَدَ مُعَاذًا عِنْدَ قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَبْكِي، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ يَا مُعَاذُ؟ قَالَ: يُبْكِينِي حَدِيثُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: أَلَيْسَ مِنَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ، وَمَنْ عَادَى أَوْلِيَاءَ اللَّهِ فَقَدْ بَارَزَ اللَّهَ بِالْمُحَارَبَةِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَتْقِيَاءَ الْأَخْفِيَاءَ الَّذِينَ إِنْ غَابُوا لَمْ يُفْتَقَدُوا، وَإِنْ حَضَرُوا لَمْ يُعْرَفُوا. قُلُوبُهُمْ مَصَابِيحُ الدُّجَى يَخْرُجُونَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءٍ مُظْلِمَةٍ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: وَهَذَا إِسْنَادٌ مِصْرِيٌّ صَحِيحٌ وَلَا تُحْفَظُ لَهُ عِلَّةٌ.

”حضرت زید بن اسلم رضي الله عنه اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضي الله عنه ایک دن مسجد کی طرف گئے تو حضرت معاذ رضي الله عنه کو مسجد کے قریب روتے ہوئے پایا، انہوں نے دریافت کیا: اے معاذ! تجھے کس چیز نے رلا دیا ہے؟ حضرت معاذ رضي الله عنه نے جواب دیا: مجھے اس حدیث نے رلایا ہے جو میں نے حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم سے سنی کہ آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: معمولی سی ریاکاری بھی شرک (خفی) ہے اور جس نے اولیاء اللہ سے دشمنی مول لی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے جنگ مول لی۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے نیکوکار، متقی اور اہل دنیا سے پوشیدہ

الحدیث رقم ۲۰: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱/۴۴، الرقم: ۴، ۴/۳۶۴، الرقم:

۷۹۳۳، وابن أبي الدنيا في الأولياء، ۱/۱۱، الرقم: ۶، والديلمي في مسند

الفرديوس، ۵/۵۴۸، الرقم: ۹۰۴۹، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۳۴،

الرقم: ۴۹، ۳/۲۹۸، الرقم: ۴۱۵۱، ۴/۷۴، الرقم: ۴۸۵۴.

ایسے لوگوں (یعنی گمنام اولیاء) کو پسند کرتا ہے جو اگر موجود نہ ہوں تو انہیں تلاش نہ کیا جائے اور اگر موجود ہوں تو انہیں پہچانا نہ جائے (یعنی کوئی اہمیت نہ دی جائے)۔ ان کے دل اندھیرے میں چراغ کی مانند ہیں اور وہ ہر ایک طرح کی ظلمت و تاریکی سے پاک ہوتے ہیں۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا اس کی سند صحیح مصری ہے۔ جس میں کوئی علت نہیں۔

۲۱/۹۱۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَقُولُ اللهُ ﷻ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ نَاصَبَنِي بِالْمُحَارَبَةِ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدُّدِي عَنْ مَوْتِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ وَرُبَّمَا سَأَلَنِي وَلِيِّ الْمُؤْمِنِ الْغِنَى فَأَصْرَفُهُ مِنَ الْغِنَى إِلَى الْفَقْرِ وَلَوْ صَرَفْتُهُ إِلَى الْغِنَى لَكَانَ شَرًّا لَهُ وَرُبَّمَا سَأَلَنِي وَلِيِّ الْمُؤْمِنِ الْفَقْرَ فَأَصْرَفْتُهُ إِلَى الْغِنَى وَلَوْ صَرَفْتُهُ إِلَى الْفَقْرِ لَكَانَ شَرًّا لَهُ. إِنَّ اللَّهَ ﷻ قَالَ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَعُلُوِّي وَبَهَائِي وَجَمَالِي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي لَا يُؤْتِرُ عَبْدٌ هَوَايَ عَلَيَّ هَوَى نَفْسِهِ إِلَّا أَثْبَتُ أَجَلَهُ عِنْدَ بَصَرِهِ وَضَمَنْتُ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ رِزْقَهُ وَكُنْتُ لَهُ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَةِ كُلِّ تَاجِرٍ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس نے میرے کسی ولی سے عداوت رکھی اس نے مجھ سے جنگ مول لی اور میں کسی کام میں جسے میں کرنے والا ہوتا ہوں تردد نہیں کرتا جتنا میں مومن (ولی) کی موت میں تردد کرتا ہوں اس صورت میں کہ وہ موت کو ناپسند کرتا ہو اور میں اسے تکلیف کو ناپسند کرتا ہوں اور بسا اوقات میرا کوئی ولی مجھ سے غنا کا سوال کرتا ہے مگر میں اسے غنا سے فقر کی طرف پھیر دیتا ہوں اور اگر میں اسے غنا کی طرف پھیر دیتا تو یہ اس کے لئے شر (اور آزمائش کا) باعث ہوتا اور بعض اوقات میرا ولی مجھ سے فقر کا سوال کرتا ہے تو میں اسے غنا کی

الحدیث رقم ۲۱: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۲/۱۴۵، الرقم: ۱۲۷۱۹،
والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۲۷۰.

طرف پھیر دیتا ہوں اور اگر میں اسے فقر کی طرف پھیر دیتا تو یہ اس کے لئے شر کا باعث ہوتا۔ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور میری عزت، جلال، علو، رونق، جمال اور بلند مرتبہ کی قسم! کوئی بندہ میری خواہش کو اپنی خواہش پر ترجیح نہیں دیتا مگر یہ کہ میں اس کی موت اس کی آنکھوں کے سامنے رکھ دیتا ہوں (تاکہ وہ ہمیشہ اس کو یاد کر کے عبرت حاصل کرتا رہے) اور آسمان اور زمین کو اس کے رزق کی ضمانت دے دیتا ہوں اور ہر تاجر کی تجارت کے پیچھے میں اس کا (کارساز) ہو جاتا ہوں۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۲/۹۱۸۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، عَنْ رَبِّهِ تَعَالَى وَتَقَدَّسَ قَالَ: مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ، وَمَا تَرَدَّدْتُ فِي شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ مَا تَرَدَّدْتُ فِي قَبْضِ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ، لِأَنَّهُ يَكْرَهُ الْمَوْتَ، وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ، وَلَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ، وَإِنَّ مِنْ عِبَادِي الْمُؤْمِنِينَ مَنْ يُرِيدُ أَبَا مِنَ الْعِلْمِ فَأَكْفَهُ عَنْهُ، لَا يَدْخُلُهُ عُجْبٌ فَيَفْسُدُ لِذَلِكَ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِمِثْلِ آدَاءِ مَا افْتَرَضْتُهُ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَنَفَّلُ لِي حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ لَهُ سَمْعًا، وَبَصَرًا، وَيَدًا، وَمُؤَيِّدًا، دَعَانِي فَأَجَبْتُهُ وَسَأَلَنِي فَأَعْطَيْتُهُ، وَنَصَحَ لِي فَنَصَحْتُ لَهُ..... الحديث.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَأَبُو نَعِيمٍ وَالطَّبْرَانِيُّ مُخْتَصَرًا وَالْقُضَاعِيُّ.

الحديث رقم ۲۲: أخرجه ابن أبي الدنيا في كتاب الأولياء، ۲۸/۱، الرقم: ۱، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱۱/۱، ۳۱۸/۸، والطبراني في المعجم الأوسط، ۱۹۲/۱، الرقم: ۶۰۹، والقضاعي في مسند الشهاب، ۲۲۶-۲۲۷، الرقم: ۱۴۵۷-۱۴۵۵، وابن أبي عاصم في كتاب الزهد، ۶۵/۱، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ۲۳۲/۲، ۹۱/۳، والديلمي في مسند الفردوس، ۱۶۷/۳، الرقم: ۴۴۴۳، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ۳۹/۱، ۴۲، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ۳۶۰-۳۵۹/۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۷۰/۱۰، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ۲۸/۱۶، ۲۸۸/۱۷، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۱۴۷/۳.

وفي رواية عنه: أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ
وَأِنِّي لَأَسْرَعُ شَيْءٍ إِلَى نُصْرَةِ أَوْلِيَائِي لِأَنِّي لَأَغْضَبُ لَهُمْ كَمَا يَغْضَبُ
اللَّيْثُ الْحَرْبَ..... الحديث. رَوَاهُ الْحَكِيمُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.
وفي رواية: قَالَ: مَنْ آذَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ اسْتَحَلَّ مَحَارِمِي.
رَوَاهُ الْقُضَاعِيُّ.

وفي رواية: قَالَ: سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثْرِ السُّجُودِ أَوْلَيْكَ
هُمْ أَوْلِيَائِي حَقًّا حَقًّا فَإِذَا لَقَيْتَهُمْ فَاخْفِضْ لَهُمْ جَنَاحَكَ وَذَلِّلْ لَهُمْ
قَلْبَكَ وَلِسَانَكَ وَاعْلَمْ أَنَّهُ مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيًّا أَوْ أَخَافَهُ فَقَدْ بَارَزَنِي
بِالْمُحَارَبَةِ وَبَادَأَنِي وَعَرَضَ لِي نَفْسَهُ وَدَعَانِي إِلَيْهَا وَأَنَا أَسْرَعُ شَيْءٍ إِلَى
نُصْرَةِ أَوْلِيَائِي أَفِظُنُّ الَّذِي يُحَارِبُنِي أَنْ يَقُومَ لِي أَوْ يَظُنُّ الَّذِي يُعَادِينِي
أَنْ يُعْجِزَنِي أَوْ يَظُنُّ الَّذِي يُبَارِزُنِي أَنْ يَسْبِقَنِي أَوْ يَفُوتَنِي فَكَيْفَ وَأَنَا
الثَّائِرُ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَا أَكِلُ نُصْرَتَهُمْ إِلَى غَيْرِي.

رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے بارے میں
روایت کرتے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے سنی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے میرے
کسی ولی کی توہین کی گویا اس نے میرے ساتھ اعلان جنگ کیا اور میں کسی کام میں تردد نہیں
کرتا جسے میں مکر نے والا ہوتا ہوں جتنا تردد مجھے مومن کی روح قبض کرنے میں ہوتا ہے، کیونکہ
وہ موت کو پسند نہیں کرتا اور میں اس کی تکلیف پسند نہیں کرتا (لیکن پھر بھی موت اس لیے طاری
کرتا ہوں کہ) یہ اس کے لئے ضروری ہے۔ بسا اوقات میرا مومن بندہ علم کا کوئی باب سیکھنا
چاہتا ہے تو میں اسے اس سے روک لیتا ہوں تاکہ علم کا وہ باب سیکھ کر اسے غرور نہ آئے اور وہ
اس کے لئے فساد کا سبب نہ بنے۔ میرا بندہ جو کچھ میں نے اس پر فرض کیا ہے اس کی ادائیگی
کے ذریعے جو میرا قرب حاصل کر سکتا ہے وہ کسی اور ذریعے سے حاصل نہیں کر سکتا۔ میرا بندہ
(فرائض کی ادائیگی کے بعد مزید میرا قرب پانے کے لئے) میرے لیے ہمیشہ نقلی عبادت ادا

کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اسے چاہنے لگتا ہوں۔ پس جب میں اس سے محبت کر لیتا ہوں تو میں اس کے کان، آنکھ، ہاتھ اور اس کا مددگار بن جاتا ہوں۔ پھر اگر وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں (اس کی دعا) قبول کرتا ہوں اور اگر مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے عطا کرتا ہوں۔ پس وہ میرے لئے مخلص ہو جاتا ہے اور میں اس کے لئے مخلص ہو جاتا ہوں..... الحدیث۔

اس حدیث کو امام ابن ابی دنیا، ابو نعیم اور طبرانی نے اختصار کے ساتھ اور قضاعی نے روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے میرے کسی ولی کی اہانت کی گویا اس نے میرے ساتھ اعلانِ جنگ کیا اور بے شک میں بڑی تیزی سے اپنے اولیاء کی مدد و نصرت کرنے والا ہوں کیونکہ میں ان کی خاطر غضبناک ہو جاتا ہوں اور اس کی مثال (تمہارے سمجھانے کے لیے) ایسی ہے جیسے شیر لڑائی کے وقت غضبناک ہوتا ہے..... الحدیث۔

اس حدیث کو حکیم ترمذی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے میرے کسی ولی کو تکلیف دی تو گویا اس نے میرے محارم (حرام کردہ اشیاء) کو حلال جانا..... الحدیث۔

اس حدیث کو امام قضاعی نے روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ لوگ جن کے چہروں پر سجدوں کے نشانات ہوں گے یقیناً وہی میرے اولیاء ہیں۔ پس جب تم ان سے ملو تو مارے ادب کے اپنے کندھے ان کے سامنے جھکا کر رکھا کرو اور اپنے دل و زبان کو ان کا اطاعت گزار بناؤ۔ یہ جان لو کہ جس شخص نے میرے کسی ولی کی توہین کی اور اسے خوفزدہ کیا تو اس نے میرے ساتھ اعلانِ جنگ کیا اور میرے سامنے کھل کر مقابلہ میں آ گیا اور میں بہت تیزی سے اپنے اولیاء کی مدد کرنے والا ہوں۔ کیا وہ شخص جو میرے ساتھ جنگ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے (اور) وہ یہ گمان کرتا ہے کہ میرے سامنے ٹھہر سکے گا؟ یا جو میرے ساتھ دشمنی مول لیتا ہے (کیا وہ) یہ گمان کرتا ہے کہ مجھے عاجز کر سکے گا؟ یا جو میرے ساتھ مقابلہ کرتا ہے یہ گمان کرتا ہے کہ مجھ سے سبقت یا فوقیت لے جائے گا؟ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے اور میں اپنے اولیاء کی خاطر دنیا و آخرت میں انتقام لینے والا ہوں اور ان کی مدد و نصرت (کا معاملہ) میں اپنے علاوہ کسی اور کو نہیں سوچتا۔“ اس حدیث کو امام ابو نعیم اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

فَصَلِّ فِي كَوْنِ اللَّهِ تَعَالَى سَمْعًا وَبَصَرًا لِأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ

﴿ اللہ تعالیٰ کا اپنے اولیاء اور صالحین کی سماعت و بصارت بن جانے کا بیان ﴾

۲۳/۹۱۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ اللَّهَ قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا، فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ: كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي لِأَعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنْ اسْتَعَاذَنِي لِأُعِيذَنَّهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبْنُ حِبَّانَ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اُسے اعلان جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ ایسی کسی چیز کے ذریعے میرا قرب نہیں پاتا جو مجھے فرائض سے زیادہ محبوب ہو اور میرا بندہ مسلسل نفلی عبادات کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کے کان (کی سماعت) بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ (کا نور) بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ (کی گرفت) بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں (کی توانائی) بن جاتا

الحدیث رقم ۲۳: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الرقاق، باب: التواضع،

۲۳۸۴/۵، الرقم: ۶۱۳۷، وابن حبان فی الصحيح، ۵۸/۲، الرقم: ۳۴۷،

والبیہقی فی السنن الكبرى، ۲۱۹/۱۰، باب (۶۰)، وفي كتاب الزهد الكبير،

۲۶۹/۲، الرقم: ۶۹۶.

ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ مانگتا ہے تو میں ضرور اسے پناہ دیتا ہوں۔ میں نے جو کام کرنا ہوتا ہے میں اس میں کبھی اس طرح مترد نہیں ہوتا جیسے بندۂ مومن کی جان لینے میں ہوتا ہوں (ایسے کہ) اسے موت پسند نہیں اور مجھے اس کی تکلیف پسند نہیں۔“

اسے امام بخاری اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۲۴/۹۲۰. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم عَنْ رَبِّهِ تَعَالَى وَتَقَدَّسَ قَالَ: مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ، وَمَا تَرَدَّدْتُ فِي شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ مَا تَرَدَّدْتُ فِي قَبْضِ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ، لِأَنَّهُ يَكْرَهُ الْمَوْتَ، وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ، وَلَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ، وَإِنَّ مِنْ عِبَادِي الْمُؤْمِنِينَ مَنْ يُرِيدُ أَبَا مِنَ الْعِلْمِ فَأَكْفَهُ عَنْهُ، لَا يَدْخُلُهُ عُجْبٌ فَيَفْسُدُ لِدَلِكِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِمِثْلِ آدَاءِ مَا افْتَرَضْتُهُ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَنَفَّلُ لِي حَتَّى أَحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ لَهُ سَمْعًا، وَبَصْرًا، وَيَدًّا، وَمَوْيِدًا، دَعَانِي فَأَجَبْتُهُ وَسَأَلَنِي فَأَعْطَيْتُهُ، وَنَصَحَ لِي فَصَحْتُ لَهُ..... الحديث.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَأَبُو نَعِيمٍ وَالطَّبْرَانِيُّ مُخْتَصَرًا وَالْقُضَاعِيُّ.

”حضرت انس بن مالک رضي الله عنه حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم سے اس چیز کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو آپ صلى الله عليه وسلم نے اللہ تعالیٰ سے سنی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے میرے کسی ولی کی اہانت کی گویا اس نے میرے ساتھ اعلان جنگ کیا اور میں کسی کام میں تردد نہیں کرتا جسے میں کرنے والا ہوتا ہوں جتنا تردد مجھے مومن کی روح قبض کرنے میں ہوتا ہے، (اس

الحديث رقم ۲۴: أخرجه ابن أبي الدنيا في كتاب الأولياء، ۲۸/۱، الرقم: ۱، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱۱/۱، ۳۱۸/۸، والطبراني في المعجم الأوسط، ۱۹۲/۱، الرقم: ۶۰۹، والقضاعي في مسند الشهاب، ۲۲۶/۲، ۲۲۷، الرقم: ۱۴۵۵، ۱۴۵۷، وابن أبي عاصم في كتاب الزهد، ۶۵/۱، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ۳۹/۱، ۴۲، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ۳۵۹/۱-۳۶۰، والهيتمي في مجمع الزوائد، ۲۷۰/۱۰، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ۲۸/۱۶، ۲۸۸/۱۷، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۱۴۷/۳.

کے نہ چاہنے کے باوجود اسے موت اس لیے دیتا ہوں کہ) اس کے سوا کوئی چارہ نہیں اور میرے مومن بندوں میں سے جب کوئی علم کا کوئی باب سیکھنا چاہتا ہے تو (بعض اوقات) میں (ازراہ شفقت) اسے اس سے روک دیتا ہوں تاکہ علم کا وہ باب سیکھ کر اس میں غرور نہ آئے جو اس کے لیے فساد کا سبب ہو اور میرا بندہ جو کچھ میں نے اس پر فرض کیا ہے اس کی ادائیگی کے ذریعے جو میرا قرب حاصل کر سکتا ہے وہ کسی اور ذریعے سے نہیں کر سکتا۔ میرا بندہ میرے لیے مسلسل نوافل پڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اسے چاہنے لگتا ہوں۔ پس جب میں اس سے محبت کر لیتا ہوں تو میں اس کے کان، آنکھ، ہاتھ اور اس کا مددگار بن جاتا ہوں۔ پھر اگر وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں (اس کی دعا) قبول کرتا ہوں اور اگر مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے عطا کرتا ہوں۔ پس وہ میرے لئے مخلص ہو جاتا ہے اور میں اس کے لئے مخلص ہو جاتا ہوں۔

اس حدیث کو امام ابن ابی دنیا، ابو نعیم اور طبرانی نے اختصار کے ساتھ اور قضاوی نے روایت کیا ہے۔

۲۵/۹۲۱۔ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْعَدَاوَةِ. ابْنُ آدَمَ، لَنْ تُدْرِكَ مَا عِنْدِي إِلَّا بِأَدَاءِ مَا افْتَرَضْتُ عَلَيْكَ وَلَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَحَبَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَأَكُونَ قَلْبُهُ الَّذِي يَعْقِلُ بِهِ وَلِسَانُهُ الَّذِي يَنْطِقُ بِهِ وَبَصَرُهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ فَإِذَا دَعَانِي أُجِبْتُهُ وَإِذَا سَأَلَنِي أُعْطِيتُهُ وَإِذَا اسْتَنْصَرَنِي نَصَرْتُهُ وَأَحَبُّ عِبَادَةِ عَبْدِي إِلَيَّ النَّصِيحَةُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) جس شخص نے میرے کسی دوست کی اہانت کی تو اس نے مجھ سے دشمنی مول لی۔ اے ابن آدم! تو اس چیز (یعنی نعمتوں) کو حاصل نہیں کر سکتا جو میرے پاس تیرے لیے ہیں مگر یہ کہ تو ان فرائض کی ادائیگی کرے جو میں نے تم پر لازم کیے ہیں۔ میرا بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعے میرا محبوب ہوتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا

الحدیث رقم ۲۵: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۲۱/۸، الرقم: ۷۸۸۰،
والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۲/۲۴۸، وابن رجب الحنبلی فی جامع العلوم
والحکم، ۱/۳۵۹.

ہوں پھر میں اس کا دل بن جاتا ہوں جس سے وہ سوچتا ہے اور اس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے اور اس کی بصارت بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار کا جواب دیتا ہوں اور جب مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے عطا کرتا ہوں اور جب وہ مجھ سے مدد چاہتا ہے میں اس کی مدد کرتا ہوں اور میرے بندے کی میرے ہاں سب سے پسندیدہ عبادت اس کا (دوسروں کے لئے) خیر خواہی چاہتا ہے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۶/۹۲۲۔ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ اللَّهُ عز وجل: لَا يَنْجُو مِنِّي عَبْدِي إِلَّا بِأَدَاءِ مَا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَبْرَحُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنَ النَّصِيحَةِ فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ كُنْتُ قَلْبُهُ الَّذِي يَعْقِلُ بِهِ وَلِسَانُهُ الَّذِي يَنْطِقُ بِهِ وَبَصَرُهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ أَجَبْتُهُ إِذَا اسْتَفْفَرَنِي. رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ.

”حضرت اوزاعی حضرت حسان بن عطیہ رضي الله عنه سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عز وجل کا فرمان ہے: بندہ میرے (عذاب) سے چھٹکارا نہیں پاسکتا سوائے اس چیز کے ادا کرنے سے جو میں نے اس پر فرض کی ہے۔ بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ مجھے اس سے محبت ہو جاتی ہے اور میرا بندہ میرا قرب، (میری مخلوق کو) نصیحت اور (ان کی) خیر خواہی سے بڑھ کر کسی اور چیز سے حاصل نہیں کر سکتا۔ پس جب وہ ایسا کر لیتا ہے تو میں اس کا دل بن جاتا ہوں جس سے وہ سوچتا ہے اور اس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ کلام کرتا ہے اور اس کی بصارت بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ جب وہ مجھے پکارتا ہے میں اسے جواب دیتا ہوں اور جب وہ مجھ سے مانگتا ہے میں اسے عطا کرتا ہوں اور جب وہ مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے تو میں اسے بخش دیتا ہوں۔“

اس حدیث کو امام عبداللہ بن مبارک نے روایت کیا ہے۔

فَصَلِّ فِيمَا جَاءَ فِي رُؤْيَا الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ رَبَّهُمْ

فِي الْآخِرَةِ

﴿ آخرت میں اولیاء اور صالحین کے دیدارِ الہی کرنے کا بیان ﴾

۹۲۳/۲۷. عَنْ صُهَيْبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ عز وجل: تُرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: أَلَمْ تَبَيِّضْ وَجُوهَنَا؟ أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيُكْشَفُ الْحِجَابَ فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ﴾ [يونس، ۱۰: ۲۶].

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت صہیب رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ عز وجل فرمائے گا: تم کچھ اور چاہتے ہو کہ میں تمہیں وہ بھی عطا کروں؟ وہ عرض کریں گے: (اے ہمارے پروردگار!) کیا تو نے ہمارے چہرے منور نہیں فرمائے؟ اور کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں فرمایا؟ اور دوزخ سے نجات نہیں دی؟ (پس اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے؟) فرمایا: اس کے بعد اللہ تعالیٰ پردہ اٹھا دے گا، انہیں اپنے پروردگار کے دیدار سے بہتر کوئی چیز نہیں عطا کی گئی ہوگی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”ایسے لوگوں کے لئے جو نیک کام کرتے ہیں نیک جزا ہے (بلکہ) اس پر اضافہ بھی ہے۔“ [یونس، ۱۰: ۲۶]۔ اسے امام مسلم، ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۲۷: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: إثبات رؤية المؤمنين في الآخرة ربهم، ۱/۱۶۳، الرقم: ۱۸۱، والترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: ومن سورة يونس، ۵/۲۸۶، الرقم: ۳۱۰۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۳۳۲، وعبد الله بن أحمد في السنة، ۱/۲۴۵، الرقم: ۴۴۹، والمنذرى في الترغيب والترهيب، ۴/۳۰۹، الرقم: ۵۷۴۴.

۲۸/۹۲۴. عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: تُرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: أَلَمْ تُبَيِّضْ وَجُوهَنَا؟ أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ، وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ، فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت صہیب رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تمام جنتی جنت میں چلے جائیں گے تو اس وقت اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: کیا جنت کے بعد تمہاری کوئی اور خواہش ہے جسے میں پورا کر دوں؟ جنتی عرض کریں گے: (اے ہمارے رب!) کیا تو نے ہمارے چہرے روشن نہیں کر دیئے؟ کیا تو نے ہمیں جنت عطا نہیں کی؟ کیا تو نے ہمیں دوزخ سے نجات نہیں دی؟ (اس سے بڑھ کر ہمیں اور کیا چاہیے ہم اسی پر تیرا شکر نہیں بجالا سکتے)۔ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ ان کے اور اپنی ذات کے درمیان سے حجاب اٹھا دے گا اور جنتی اللہ تعالیٰ کی ذات کا دیدار کر لیں گے تو انہیں اس کے دیدار سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہ ہوگی۔“

اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۹/۹۲۵. عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ، فَقَالَ سَعِيدٌ: أَفِيهَا سُوقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ

الحديث رقم ۲۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: إثبات رؤية المؤمنين في الآخرة لربهم سبحانه وتعالى، ۱/۱۶۳، الرقم: ۱۸۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/۱۵، الرقم: ۲۳۹۷۰.

الحديث رقم ۲۹: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة الجنة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في سوق الجنة، ۴/۶۸۵، الرقم: ۲۵۴۹، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة الجنة، ۲/۱۴۵۰، الرقم: ۴۳۳۶، وابن حبان في الصحيح، ۱۶/۴۶۶، ۴۶۷، الرقم: ۷۴۳۹، وابن أبي عاصم في السنة، ۱/۲۵۸، ۲۵۹، الرقم: ۵۸۵، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۴/۳۰۱، ۳۰۲، الرقم: ۵۷۲۸.

إِذَا دَخَلُوهَا، نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ، ثُمَّ يُؤَذَّنُ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ
الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا، فَيُزَوَّرُونَ رَبَّهُمْ، وَيُبْرَزُ لَهُمْ عَرْشُهُ، وَيَتَبَدَّى لَهُمْ
فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، فَتُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ،
وَمَنَابِرُ مِنْ زَبْرَجِدٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ، وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ
وَمَا فِيهِمْ مِنْ دَنِيٍّ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ، وَمَا يَرُونَ أَنَّ
أَصْحَابَ الْكِرَاسِيِّ بِأَفْضَلٍ مِنْهُمْ مَجْلِسًا، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: قُلْتُ: يَا
رَسُولَ اللَّهِ، وَهَلْ نَرَى رَبَّنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: هَلْ تَتَمَارُونَ فِي رُؤْيَةِ
الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟ قُلْنَا: لَا، قَالَ: كَذَلِكَ لَا تُمَارُونَ فِي رُؤْيَةِ
رَبِّكُمْ، وَلَا يَبْقَى فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضِرُهُ اللَّهُ مُحَاضِرَةً،
حَتَّى يَقُولَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ: يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ، أَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتُ: كَذَا
وَكَذَا؟ فَيَذْكُرُ بَعْضُ غَدْرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي؟
فَيَقُولُ: بَلَى، فَسَعَةَ مَغْفِرَتِي بَلَغَتْ بِكَ مَنَزِلَتَكَ هَذِهِ، فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى
ذَلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ، فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طَيْبًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ
رِيحِهِ شَيْئًا قَطُّ، وَيَقُولُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى: قَوْمُوا إِلَيَّ مَا أَعَدَدْتُ لَكُمْ
مِنَ الْكِرَامَةِ، فَخُذُوا مَا اشْتَهَيْتُمْ. فَنَأْتِي سُوقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ فِيهِ
مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُونُ إِلَى مِثْلِهِ، وَلَمْ تَسْمَعْ الْأَذَانُ، وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى
الْقُلُوبِ، فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا، لَيْسَ يُبَاعُ فِيهَا وَلَا يُشْتَرَى. وَفِي
ذَلِكَ السُّوقِ يَلْقَى أَهْلَ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، قَالَ: فَيُقْبَلُ الرَّجُلُ
ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقَى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوعُهُ مَا يَرَى
عَلَيْهِ مِنَ اللَّبَاسِ، فَمَا يَنْقِضِي آخِرُ حَدِيثِهِ حَتَّى يَتَخَيَّلَ إِلَيْهِ مَا هُوَ أَحْسَنُ

مِنْهُ، وَذَلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَحْزَنَ فِيهَا، ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلَى مَنَازِلِنَا، فَيَتَلَقَانَا أَرْوَاجُنَا، فَيَقْلُنَ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا، لَقَدْ جِئْتُ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ أَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ، فَيَقُولُ: إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ، وَيَحِقُّنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات ہوئی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہم دونوں کو جنت کے بازار میں اکٹھا کر دے۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: کیا جنت میں بازار بھی ہوں گے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ مجھے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ جنتی جب بازاروں میں داخل ہوں گے تو اپنے اعمال کی فضیلت کے مطابق اس میں اتریں گے۔ پھر دنیاوی یوم جمعہ کے وقت کے برابر آواز دی جائے گی تو یہ لوگ اپنے پروردگار کی زیارت کریں گے۔ ان کے لیے اس کا عرش ظاہر ہوگا اور اللہ تعالیٰ باغاتِ جنت میں سے کسی ایک باغ میں تجلی فرمائے گا۔ جنتیوں کے لیے منبر بچھائے جائیں گے جو نور، موتی، یاقوت، زبرجد، سونے اور چاندی کے ہوں گے۔ ان میں سے ادنیٰ درجے والے مشک اور کافور کے ٹیلے پر بیٹھیں گے اور وہاں کوئی شخص ادنیٰ نہیں ہوگا۔ وہ کرسیوں پر بیٹھنے والوں کو اپنے سے افضل نہیں سمجھیں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے رب تعالیٰ کا دیدار کریں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ کیا تمہیں سورج اور چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کچھ شک ہوتا ہے؟ ہم نے عرض کیا: نہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی طرح تم اپنے رب تعالیٰ کے دیکھنے میں بھی شک و شبہ نہیں کرو گے۔ اس مجلس کے ہر آدمی سے اللہ تعالیٰ بلا حجاب گفتگو فرمائے گا یہاں تک کہ ان میں سے ایک سے فرمائے گا: اے فلاں بن فلاں! کیا تجھے وہ دن یاد ہے جب تو نے فلاں بات کہی تھی؟ پس وہ اسے اس کے بعض گناہ یاد دلائے گا۔ وہ شخص عرض گزار ہوگا: اے رب! کیا تو نے مجھے بخش نہیں دیا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہاں کیوں نہیں اور میرے معاف فرمانے کی وجہ سے ہی تو اس مقام پر پہنچا۔ لوگ اس حال میں ہوں گے کہ ان پر ایک بادل چھا جائے گا اور ایسی خوشبو برسائی جائے گی کہ اس طرح کی خوشبو اس سے پہلے انہوں نے کبھی محسوس نہیں کی ہوگی۔ پھر

ہمارا پروردگار فرمائے گا: اس انعام و اکرام کی طرف اٹھو جو ہم نے تمہارے لیے تیار کر رکھا ہے اور اس سے جو تمہارا جی چاہے لے لو۔ پھر ہم بازار میں آئیں گے جہاں فرشتے ہی فرشتے ہوں گے ایسا بازار نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا ہوگا نہ کسی کان نے سنا ہوگا اور نہ ہی کسی دل میں اس کا خیال گزرا ہوگا۔ جو چیز ہم چاہیں گے ہماری طرف اٹھائی جائے گی اور خرید و فروخت نہ ہوگی۔ اس بازار میں جنتی ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلند مرتبے والے آگے بڑھ کر ادنیٰ درجے والوں سے ملیں گے، وہاں کوئی ادنیٰ نہ ہوگا، وہ (کم درجے والا) اس کا لباس دیکھ کر پریشان ہو جائے گا۔ ابھی ان کی گفتگو ختم نہیں ہوگی کہ وہ اپنے جسم پر اس سے بھی زیادہ خوبصورت لباس دیکھے گا اور یہ اس لیے کہ وہاں کسی کو کوئی رنج و غم نہ ہوگا۔ پھر ہم اپنی اپنی منزل میں آئیں گے تو ہماری بیویاں ہم سے ملیں گی اور خوش آمدید کہیں گی اور پوچھیں گی (کیا وجہ ہے) آپ کا حسن پہلے سے کہیں بڑھ گیا ہے؟ جب آپ رخصت ہوئے تھے اس وقت ایسا نہ تھا۔ ہم کہیں گے: آج ہمیں اپنے رب تعالیٰ کے دربار میں بیٹھنا نصیب ہوا۔ پس ہمیں ایسا ہی ہونا چاہیے تھا۔“

اسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۹۲۶ / ۳۰۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: بَيْنَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي نَعِيمِهِمْ إِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُورٌ فَرَفَعُوا رُؤُوسَهُمْ، فَإِذَا الرَّبُّ قَدْ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِهِمْ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، قَالَ: وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ: ﴿سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيمٍ﴾ [يس، ۳۶: ۸۵] قَالَ: فَيَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، فَلَا يَلْتَفِتُونَ إِلَى شَيْءٍ مِنَ النَّعِيمِ، مَا دَامُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، حَتَّى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ، وَيَبْقَى نُورُهُ وَبَرَكَتُهُ عَلَيْهِمْ

الحديث رقم ۳۰: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فيما أنكرت الجهمية، ۶۵/۱، الرقم: ۱۸۴، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ۴۸۲/۳، الرقم: ۸۳۶، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۲۰۸/۶، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳۱۰/۴، الرقم: ۵۷۴۶، والديلمي في مسند الفردوس، ۱۴/۲، الرقم: ۲۱۰۶، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹۸/۷۔

فِي دِيَارِهِمْ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنتی اپنی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے کہ اچانک ایک نور چمکے گا وہ اپنے سروں کو اوپر اٹھائیں گے تو اللہ رب العزت اوپر کی جانب ان پر جلوہ افروز ہوگا اور فرمائے گا: اے اہل جنت! تم پر سلامتی ہو۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ رب العزت کے اس فرمان: ”(تم پر) سلام ہو، (یہ) رب رحیم کی طرف سے فرمایا جائے گا۔“ [یس، ۳۶: ۸۵] کا یہی معنی ہے، اہل جنت اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھیں گے اور اللہ رب العزت ان کی جانب نظر التفات فرمائے گا۔ اہل جنت جب تک اللہ تعالیٰ کے دیدار میں مشغول رہیں گے وہ جنت کی کسی اور نعمت کی طرف ہرگز متوجہ نہ ہوں گے یہاں تک کہ اللہ رب العزت ان سے پردہ فرما لے گا لیکن اس کا نور اور اس کی برکت ان پر اور ان کے گھروں میں ہمیشہ رہے گی۔“

اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۹۲۷/۳۱. عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: تَلَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ﴾ [يونس، ۱۰: ۲۶] وَقَالَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ، نَادَىٰ مُنَادٍ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، إِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ مَوْعِدًا، يُرِيدُ أَنْ يُنْجِزَ كُمُوهُ، فَيَقُولُونَ: وَمَا هُوَ؟ أَلَمْ يُثَقِّلِ اللَّهُ مَوَازِينَنَا، وَيَبَيِّضْ وَجُوهَنَا وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَيُنْجِنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ: فَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، فَوَاللَّهِ، مَا أَعْطَاهُمُ اللَّهُ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ يَعْنِي إِلَيْهِ وَلَا أَقْرَبَ لَأَعْيُنِهِمْ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”ایسے لوگوں کے لئے جو نیک کام کرتے ہیں نیک جزا ہے بلکہ (اس پر) اضافہ بھی

الحديث رقم ۳۱: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فيما أنكرت الجهمية،

۱/۶۷، الرقم: ۱۸۷، وابن حبان في الصحيح، ۱۶/۴۷۱، الرقم: ۷۴۴۱، وابن

مندہ فی ایمان، ۲/۷۷۲، الرقم: ۷۸۳، وھناد فی الزھد، ۱/۱۳۲، الرقم: ۱۷۱.

ہے۔“ [یونس، ۱۰:۲۶]، اور فرمایا: جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو ایک آواز دینے والا آواز دے گا: اے اہل جنت! اللہ تعالیٰ کا تم سے ایک وعدہ تھا جسے وہ اب پایہ تکمیل تک پہنچانا چاہتا ہے۔ اہل جنت کہیں گے: وہ کیا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے ہمارے (اعمال ناموں کے) پلڑوں کو بھاری نہیں فرمایا اور کیا ہمارے چہرے منور نہیں فرمائے؟ کیا ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور ہمیں دوزخ سے نجات عطا نہیں فرمائی؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پردہ اٹھا دے گا اور اہل جنت اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔ اللہ رب العزت کی قسم! اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے دیدار سے زیادہ محبوب کوئی شے عطا نہیں کی ہوگی اور نہ اس سے زیادہ آنکھوں کی فرحت کسی شے میں ہوگی۔“

اسے امام ابن ماجہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي خِطَابِ اللَّهِ تَعَالَى لِأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ فِي الْآخِرَةِ

﴿ آخِرَت میں اللہ تعالیٰ کا اولیاء اور صالحین سے ہمکلام ہونے کا بیان ﴾

۹۲۸/۳۲۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
 إِنَّ اللَّهَ ﻋَﻠَیْكَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُونَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا
 وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ. فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا
 لَا نَرْضَى يَا رَبِّ، وَقَدْ أُعْطِينَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ. فَيَقُولُ: أَلَا
 أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، فَيَقُولُونَ: يَا رَبِّ، وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ
 ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ: أَحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي؟ فَلَا أُسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا.
 مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابوسعید خدری رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
 اللہ ﻋَﻠَیْكَ جنتیوں سے فرمائے گا: اے جنتیو! وہ کہیں گے: ”اے ہمارے پروردگار! ہم تیرے حکم
 کے سامنے بار بار سر تسلیم خم کر کے دوہری سعادت چاہتے ہیں، ہر قسم کی بھلائی تیرے اختیار

الحديث رقم ۳۲: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الرقاق، باب: صفة الجنة
 والنار، ۲۳۹۸/۵، الرقم: ۶۱۸۳، وفي کتاب: التوحيد، باب: كلام الرب مع أهل
 الجنة، ۲۷۳۲/۶، الرقم: ۷۰۸۰، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الجنة وصفة
 نعيمها، باب: إحلال الرضوان على أهل الجنة، ۲۱۷۶/۴، الرقم: ۲۸۲۹،
 والترمذي فی السنن، کتاب: صفة الجنة عن رسول الله ﷺ، باب: (۱۸)،
 والنسائي فی السنن الكبرى، ۴۱۶/۴، الرقم: ۷۷۴۹، وأحمد بن حنبل فی
 المسند، ۸۸/۳، الرقم: ۱۱۸۵۳، وابن حبان فی الصحيح، ۴۷۰/۱۶، الرقم:
 ۷۴۴۰، وابن المبارك فی الزهد، ۱۲۹/۱، الرقم: ۴۳۰، والمنذري فی الترغيب
 والترهيب، ۳۱۳/۴، الرقم: ۵۷۵۰.

میں ہے۔“ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم خوش ہو؟ وہ عرض کریں گے: اے رب! ہم خوش کیوں نہ ہوں تو نے ہمیں وہ کچھ عطا فرمایا ہے جو مخلوق میں سے کسی کو عطا نہیں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر نہ عطا کروں؟ وہ کہیں گے: اس سے بہتر کیا ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے اپنی رضا و خوشنودی تمہیں دے دی، اب میں تم پر کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳۳/۹۲۹. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ، فَقَالَ لَهُ: أَوْلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ؟ قَالَ: بَلَى، وَلَكِنِّي أَحْبُّ أَنْ أُزْرَعَ فَاسْرَعَ وَبَدَرَ، فَتَبَادَرَ الطَّرْفُ نَبَاتُهُ وَاسْتَوَاوَهُ، وَاسْتَحْصَاذُهُ وَتَكْوِيرُهُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ، فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ، فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ. فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَا تَجِدْ هَذَا إِلَّا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا، فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ، فَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز گفتگو فرما رہے تھے اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک دیہاتی بھی موجود تھا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا): اہل جنت میں سے ایک آدمی اپنے رب سے کھیتی باڑی کرنے کی اجازت مانگے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: کیا تجھے تیری مرضی کی ہر چیز نہیں دی گئی؟ وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں، لیکن میں کھیتی باڑی کرنا پسند کرتا ہوں۔ پس وہ جلد ہی کام کرنا شروع کر دے گا اور چشم زدن میں کھیتی کا اگنا، بڑھنا اور کٹنا شروع ہو جائے گا اور پہاڑوں کی طرح غلے کے انبار لگ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابن آدم! اسے لے کیونکہ کوئی چیز تجھے شکم سیر نہیں کرتی۔ دیہاتی عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! ہم ایسا وصف قریشیوں اور

الحدیث رقم ۳۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: كلام الرب

مع أهل الجنة، ۶/۲۷۳۳، الرقم: ۷۰۸۱.

انصاریوں میں ہی پاتے ہیں کیونکہ یہی کھیتی باڑی کرتے ہیں جب کہ ہم زراعت پیشہ نہیں ہیں۔ پس اس بات پر حضور نبی اکرم ﷺ نے تبسم فرمایا۔“

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۳۴/۹۳۰۔ عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ ﷻ: تُرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: أَلَمْ تُبَيِّضْ وَجُوهَنَا؟ أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ ﷻ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ﴾ [يونس، ۱۰: ۲۶].

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ ﷻ ان سے فرمائے گا: تم کچھ اور چاہتے ہو کہ میں تمہیں عطا کروں؟ وہ عرض کریں گے: کیا تو نے ہمارے چہرے منور نہیں کر دیئے؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کر دیا اور دوزخ سے نجات نہیں دی؟ فرمایا: اس کے بعد اللہ تعالیٰ پردہ اٹھا دے گا، انہیں ایسی کوئی شے نہیں دی گئی ہوگی جو انہیں اپنے رب تعالیٰ کے دیدار سے بڑھ کر ہو۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”ایسے لوگوں کے لئے جو نیک کام کرتے ہیں نیک جزا ہے (بلکہ) اس پر اضافہ بھی ہے۔“ [یونس، ۱۰: ۲۶]۔

اسے امام مسلم، ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۳۴: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: إثبات رؤية المؤمنين في الآخرة ربهم، ۱/۱۶۳، الرقم: ۱۸۱، والترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة يونس، ۵/۲۸۶، الرقم: ۳۱۰۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۳۳۲، وعبد الله بن أحمد في السنة، ۱/۲۴۵، الرقم: ۴۴۹، والمنذرى في الترغيب والترهيب، ۴/۳۰۹، الرقم: ۵۷۴۴.

۹۳۱/۳۵. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْأَوْلِيْنَ وَالْآخِرِينَ يُنَادِي مُنَادٍ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ مِنْ بَطْنَانِ الْعَرْشِ: أَيُّنَ أَهْلِ الْمَعْرِفَةِ بِاللَّهِ؟ أَيُّنَ الْمُحْسِنُونَ؟ قَالَ: فَيَقُومُ عُنُقٍ مِنَ النَّاسِ حَتَّى يَقِفُوا بَيْنَ يَدِي اللَّهِ، فَيَقُولُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِذَلِكَ: مَا أَنْتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: نَحْنُ أَهْلُ الْمَعْرِفَةِ الَّذِينَ عَرَفْنَا إِيَّاكَ وَجَعَلْتَنَا أَهْلًا لِذَلِكَ. فَيَقُولُ: صَدَقْتُمْ. ثُمَّ يَقُولُ لِلْآخِرِينَ: مَا أَنْتُمْ؟ قَالُوا: نَحْنُ الْمُحْسِنُونَ. قَالَ: صَدَقْتُمْ، قُلْتُ لِنَبِيِّ ﷺ: ﴿مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ﴾ [التوبة، ۹: ۹۱] مَا عَلَيْكُمْ مِنْ سَبِيلٍ، ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي. ثُمَّ تَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: لَقَدْ نَجَّاهُمْ اللَّهُ مِنْ أَهْوَالِ بَوَائِقِ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ فِي الْأَرْبَعِينَ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب اولین و آخرین (یعنی تمام لوگوں) کو جمع فرمائے گا تو ایک پکارنے والا عرش کے پایوں تلے ایک میدان سے صدا دے گا: کہاں ہیں اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھنے والے؟ کہاں ہیں صاحبانِ احسان؟ فرمایا: لوگوں میں سے ایک گروہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جا کھڑا ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا، حالانکہ وہ بہتر جاننے والا ہے: تم کون ہو؟ تو وہ کہیں گے: ہم اہل معرفت ہیں جنہیں تو نے اپنی معرفت عطا کی اور ہمیں اس معرفت کا اہل بنایا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے سچ کہا، پھر دوسرے گروہ سے پوچھے گا: تم کون ہو؟ وہ عرض کریں گے: ہم صاحبانِ احسان ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے سچ کہا، میں نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا تھا: ”نیکوکاروں (یعنی صاحبانِ احسان پر) الزام کی کوئی راہ نہیں۔“ [التوبہ، ۹: ۹۱]، لہذا تم پر بھی (طعنہ زنی کی) کوئی راہ نہیں۔ میری رحمت کے ساتھ سیدھے جنت میں داخل ہو جاؤ پھر حضور نبی اکرم ﷺ تبسم کناں ہوئے اور فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ انہیں قیامت کی ہولناکیوں اور سختیوں سے نجات دے دے گا۔“ اسے امام ابو نعیم نے کتاب الاربعین میں بیان کیا۔

الحديث رقم ۳۵: أخرجه أبو نعیم فی کتاب الأربعین، ۱/۱۰۰، الرقم: ۵۱،

والمناوی فی فیض القدير، ۱/۴۲۰، الرقم: ۴.

فَصْلٌ فِيمَا جَاءَ فِي فَرَاَسَةِ الْمُؤْمِنِينَ الصَّالِحِينَ

﴿صالح مومن بندوں کی فہم و فراست کا بیان﴾

۹۳۲/۳۶. رَوَى أَبُو حَنِيفَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ قَالَ: اتَّقُوا فَرَاَسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ﴾ [الحجر، ۱۵: ۷۵] أَيْ الْمُتَفَرِّسِينَ. رَوَاهُ أَبُو حَنِيفَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: ”بیشک اس میں اہل فراست کے لئے نشانیاں ہیں۔“ [الحجر، ۱۵: ۷۵]۔

اسے امام ابوحنیفہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۹۳۳/۳۷. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ (يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ) قَالَ: أَفْرَسُ النَّاسِ ثَلَاثَةٌ صَاحِبَةُ مُوسَى عليه السلام الَّتِي قَالَتْ: ﴿يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ إِنَّ خَيْرَ مَنِ

الحديث رقم ۳۶: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ۱/۱۸۹، والترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: من سورة الحجر، ۵/۲۹۸، الرقم: ۳۱۲۷، والطبراني في المعجم الأوسط، ۸/۲۳، الرقم: ۷۸۴۳، والقضاعي في مسند الشهاب، ۱/۳۸۷، الرقم: ۶۶۳.

الحديث رقم ۳۷: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۲/۳۷۶، الرقم: ۳۳۲۰، ۳/۹۶، الرقم: ۴۵۰۹، وابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۴۳۵، الرقم: ۳۷۰۵۸، والطبراني في المعجم الكبير، ۹/۱۶۷، وابن منصور في السنن، ۵/۳۷۹، الرقم: ۱۱۱۳، وابن الجعد في المسند، ۱/۳۷۱، الرقم: ۲۵۵۵، الرقم: ۸۸۲۹، والخلال في السنة، ۱/۲۷۷، الرقم: ۳۴۰، والبيهقي في الاعتقاد، ۱/۳۵۹، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۳/۲۷۳، والطبري في جامع البيان، ۱۲/۱۷۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۲۶۸، وقال: رواه الطبراني بإسنادين ورجال أحدهما رجال الصحيح.

اسْتَأْجَرَت الْقَوِيَّ الْأَمِينُ ﴿ [القصص، ۲۸:۲۶] قَالَ: وَمَا رَأَيْتِ مِنْ قُوَّتِهِ؟ قَالَتْ: جَاءَ إِلَى الْبُرِّ وَعَلَيْهِ صَخْرَةٌ لَا يَقْلُهَا كَذَا وَكَذَا فَرَفَعَهَا قَالَ: مَا رَأَيْتِ مِنْ أَمَانَتِهِ؟ قَالَتْ: كُنْتُ أَمْشِي أَمَامَهُ فَجَعَلَنِي خَلْفَهُ وَصَاحِبُ يُوسُفَ عليه السلام حَيْثُ قَالَ: ﴿ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ عَسَى أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا ﴾ [يوسف: ۱۲:۲۱] وَأَبُوبَكْرٍ حِينَ اسْتَخْلَفَ عُمَرَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تمام لوگوں سے زیادہ فہم و فراست والے تین اشخاص ہیں: ایک موسیٰ عليه السلام کی بیوی جس نے کہا: ”اے میرے والد گرامی! انہیں اپنے پاس مزدوری پر رکھ لیں بے شک بہترین شخص جسے آپ مزدوری پر رکھیں وہی ہے جو طاقتور امانتدار ہو (اور یہ اس ذمہ داری کے اہل ہیں)۔“ ان کے والد (حضرت شعیب عليه السلام) نے فرمایا: تو نے ان (موسیٰ عليه السلام) کی قوت میں سے کیا چیز دیکھی ہے؟ اس نے کہا: وہ (موسیٰ عليه السلام) کنویں کی طرف آئے اور اس پر ایک بھاری بھرکم چٹان تھی انہوں نے اسے اٹھا کر وہاں سے ہٹا دیا۔ پھر حضرت شعیب عليه السلام نے فرمایا: تو نے ان کی امانت میں سے کون سی چیز دیکھی ہے؟ اس نے کہا: میں ان کے آگے آگے چل رہی تھی تو انہوں نے مجھے اپنے پیچھے کر دیا۔ اور دوسرا سب سے زیادہ صاحبِ فراست شخص حضرت یوسف عليه السلام کا مالک (عزیز مصر جس نے آپ کو خریدا تھا) اس نے (اپنی بیوی زینب سے) کہا: ”اے عزت و اکرام سے ٹھہراؤ! شاید یہ ہمیں نفع پہنچائے یا ہم اسے بیٹا بنا لیں۔“ [یوسف، ۱۲:۲۱] اور تیسرے سب سے زیادہ فہم و فراست والے شخص حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں جب انہوں نے کمال فہم و فراست کا ثبوت دیتے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا۔“

اس حدیث کو امام حاکم، ابن ابی شیبہ، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے یہ الفاظ طبرانی کے ہیں اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

۹۳۴/۳۸. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ لِلَّهِ عِبَادًا يَعْرِفُونَ النَّاسَ بِالتَّوَسُّمِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْقُضَاعِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ. وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں جو لوگوں (کے ظاہر و باطن) کو (اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ) فہم و فراست سے جان لیتے ہیں۔“

اس حدیث کو امام طبرانی، قضاوی اور دیلمی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

۹۳۵/۳۹. عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا حَارِثُ؟ قَالَ: أَصْبَحْتُ مُؤْمِنًا حَقًّا. فَقَالَ: انْظُرْ مَا تَقُولُ، فَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ حَقِيقَةً، فَمَا حَقِيقَةُ إِيمَانِكَ؟ فَقَالَ: عَزَفْتُ نَفْسِي عَنِ الدُّنْيَا وَأَسْهَرْتُ لِدَلِكِ لَيْلِي وَأَظْمَأْتُ نَهَارِي، وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى عَرْشِ رَبِّي بَارِزًا (وفى رواية: قَالَ عَزَفْتُ نَفْسِي عَنِ الدُّنْيَا وَأَسْهَرْتُ لَيْلِي وَأَظْمَأْتُ نَهَارِي وَكَأَنِّي أَنْظُرُ عَرْشَ رَبِّي بَارِزًا) وَكَأَنِّي

الحديث رقم ۳۸: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۲۰۷/۳، الرقم: ۲۹۳۵، والقضاعي في مسند الشهاب، ۱۱۶/۲، الرقم: ۱۰۰۵، والديلمي في مسند الفردوس، ۱۸۳/۱، الرقم: ۶۸۴، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ۸۷/۳، والذهبي في ميزان الاعتدال، ۵۹/۲، الرقم: ۱۲۷۹، والطبري في جامع البيان، ۴۶/۱۴، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ۴۳/۱۰، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۵۵۶/۲، وقال: رواه الحافظ أبو بكر البزار، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۶۸/۱۰، وقال: رواه البزار والطبراني وإسناده حسن.

الحديث رقم ۳۹: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۶۶/۳، الرقم: ۳۳۶۷، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳۶۲/۷، الرقم: ۱۰۵۹۰-۱۰۵۹۱، وابن أبي شيبة في المصنف، ۱۷۰/۶، الرقم: ۳۰۴۲۳، وعبد بن حميد في المسند، ۱۶۵/۱، الرقم: ۴۴۵، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ۳۶/۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۵۷/۱، وقال: رواه البزار.

أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَزَاوَرُونَ فِيهَا، وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ النَّارِ يَتَضَاغُونَ فِيهَا. قَالَ: يَا حَارِثُ، عَرَفْتَ فَالزَّمْ، ثَلَاثًا.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وفي رواية: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه: فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: أَصَبْتَ

فَالزَّمْ، مُؤْمِنٌ نَوَّرَ اللَّهُ قَلْبَهُ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْهَيْثَمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ. (۱)

”حضرت حارث بن مالک انصاری رضي الله عنه سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم کے پاس سے گزرے تو آپ صلى الله عليه وسلم نے ان سے استفسار فرمایا: اے حارث! تو نے صبح کیسے کی؟ انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں نے سچے مومن کی طرح (یعنی حقیقتِ ایمان کے ساتھ) صبح کی، حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: (اے حارث!) غور کرو کیا کہہ رہے ہو یقیناً ہر ایک شے کی کوئی نہ کوئی حقیقت ہوتی ہے، سو تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ عرض کیا: میرا نفس دنیا سے بے رغبت ہو گیا ہے اور اسی وجہ سے اپنی راتوں میں بیدار اور دن میں پیاسا (یعنی روزہ سے) رہتا ہوں اور حالت یہ ہے گویا میں اپنے رب کے عرش کو اپنے سامنے ظاہر دیکھ رہا ہوں، اہل جنت کو ایک دوسرے سے ملتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اور دوزخیوں کو تکلیف سے چلاتے دیکھ رہا ہوں۔ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: اے حارث! تو نے (حقیقتِ ایمان کو) پہچان لیا، اب (اس سے) چمٹ جا۔ یہ کلمہ آپ صلى الله عليه وسلم نے تین مرتبہ فرمایا۔“ اسے امام طبرانی، ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں حضرت انس بن مالک رضي الله عنه سے ان الفاظ کے اضافہ کے ساتھ مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: ”تو نے حقیقتِ ایمان کو پا لیا، پس اس حالت کو قائم رکھنا، تو وہ مومن ہے جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے نور (حقیقت) سے بھر دیا ہے۔“ اسے امام بیہقی، ابن ابی شیبہ اور پیشی نے روایت کیا ہے، الفاظ پیشی کے ہیں۔

(۱) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۶/ ۱۷۰، الرقم: ۳۰۴۲۵، والبيهقي في

شعب الإيمان، ۷/ ۳۶۳، الرقم: ۱۰۵۹۲، وفي كتاب الزهد الكبير، ۲/ ۳۵۵،

الرقم: ۹۷۳، وابن المبارك في كتاب الزهد، ۱/ ۱۰۶، الرقم: ۳۱۴، الرقم: ۳۲،

والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱/ ۵۷، وقال الهيثمي: رواه البزار.

فصل في حجية أقوال الأولياء والصالحين

﴿ اقوال اولياء اور صالحين کے حجت ہونے کا بیان ﴾

۹۳۶ / ۴۰۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ: يَا مُعَاذُ، بِمَ تَقْضِي؟ قَالَ: أَقْضِي بِكِتَابِ اللَّهِ، قَالَ: فَإِنْ جَاءَكَ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَمْ يَقْضِ فِيهِ نَبِيُّهُ وَلَمْ يَقْضِ فِيهِ الصَّالِحُونَ قَالَ: أَوْمُّ الْحَقِّ جَهْدِي قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ يَقْضِي بِمَا يَرْضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”محمد بن عبد اللہ ثقفی رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب حضرت معاذ رضي الله عنه کو یمن کا حکمران بنا کر بھیجنے لگے تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: اے معاذ! تم کیسے فیصلہ کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا: میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہیں کوئی ایسا معاملہ درپیش ہو جو کتاب اللہ میں (صراحتاً) موجود نہ ہو، اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے رسول نے اس بارے میں کوئی فیصلہ فرمایا ہو اور نہ ہی صالحین نے اس بارے میں کوئی فیصلہ کیا ہو؟ حضرت معاذ رضي الله عنه نے عرض کیا: پھر میں حق تک پہنچنے کے لیے اپنی بھرپور کوشش کروں گا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں کہ جس نے اپنے رسول کے نائب کو اس قابل بنایا کہ وہ رسول اللہ کی رضا کے مطابق فیصلہ کر سکے۔“

الحديث رقم ۴۰: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الأحكام عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في القاضي كيف يقضي، ۶۱۶/۳، الرقم: ۱۳۲۷، وأبو داود في السنن، كتاب: الأفضية، باب: اجتهاد الرأي في القضيه، ۳/۳۰۳، الرقم: ۳۵۹۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۳۰/۵، الرقم: ۲۲۰۶۰، والدارمي في السنن، ۷۲/۱، الرقم: ۱۶۸، والطبراني في المسند، ۷۶/۱، الرقم: ۵۵۹، وابن أبي شيبة في المصنف، ۵۴۳/۴، الرقم: ۲۲۹۸۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۷۰/۲۰، الرقم: ۳۶۲.

اس حدیث کو امام ترمذی، ابوداؤد، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ یہ الفاظ ابن ابی شیبہ کے ہیں۔

۹۳۷/۴۱۔ عَنِ ابْنِ الْفِرَاسِيِّ، أَنَّ الْفِرَاسِيَّ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَسْأَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: لَا وَإِنْ كُنْتَ سَائِلًا لَا بُدَّ فَاسْأَلِ الصَّالِحِينَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابن فراسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ان کے والد) حضرت فراسی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں سے سوال کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، اور اگر سوال کرنا انتہائی ضروری ہو تو تم (صرف) صالحین سے سوال کرو (کیونکہ صرف وہی مدد کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں)۔“

اس حدیث کو امام ابوداؤد، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۹۳۸/۴۲۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: أَكْثَرُوا عَلَيَّ عَبْدِ اللَّهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّهُ قَدْ أَتَى عَلَيْنَا زَمَانٌ وَلَسْنَا نَقْضِي وَلَسْنَا هُنَالِكَ ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ ﷻ قَدَّرَ عَلَيْنَا أَنْ بَلَّغْنَا مَا تَرَوْنَ فَمَنْ عَرَضَ لَهُ مِنْكُمْ قَضَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلْيَقْضِ بِمَا فِي كِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ جَاءَ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ

الحديث رقم ۴۱: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الزكاة، باب: في الاستعفاف، ۱۲۲/۲، الرقم: ۱۶۴۶، والنسائي في السنن، كتاب: الزكاة، باب: سؤال الصالحين، ۹۵/۵، الرقم: ۲۵۸۷، وفي السنن الكبرى، ۲/۵۰، الرقم: ۲۳۶۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۳۳۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۴/۱۹۷، الرقم: ۷۶۶۶.

الحديث رقم ۴۲: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: آداب القضاة، باب: الحكم باتفاق أهل العلم، ۲۳۰/۸، الرقم: ۵۳۹۷، وفي السنن الكبرى، ۳/۴۶۹، الرقم: ۵۹۴۶، والدارمي في السنن، المقدمة، باب: الفتيا وما فيه من الشدة، ۱: ۷۱، الرقم: ۱۶۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۴/۵۴۴، الرقم: ۲۲۹۹۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۰/۱۱۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۹/۱۸۷، الرقم: ۸۹۲۰، والهندي في كنز العمال، ۶/۵۰۲، الرقم: ۱۶۷۲۱.

اللَّهِ فَلْيُقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ نَبِيُّهُ فَإِنْ جَاءَ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا قَضَى بِهِ نَبِيُّهُ ﷺ فَلْيُقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُونَ فَإِنْ جَاءَ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا قَضَى بِهِ نَبِيُّهُ ﷺ وَلَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُونَ فَلْيَجْتَهِدْ بِرَأْيِهِ..... الحديث. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالذَّارِمِيُّ.

”حضرت عبدالرحمن بن یزید ؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن لوگوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے بہت سے مسائل دریافت کئے، آپ ؓ نے فرمایا: ایک زمانہ ایسا تھا کہ ہم کوئی فیصلہ نہیں کرتے تھے اور نہ ہی کسی فیصلہ یا فتویٰ کے مجاز تھے۔ بعد ازاں اللہ ﷻ نے ہمارے معاملہ میں رعایت فرمائی اور ہم اس رتبہ تک پہنچے جسے تم اب دیکھ رہے ہو۔ لہذا آج کے بعد تم میں سے جس شخص کو فیصلہ کرنے کی ضرورت لاحق ہو جائے وہ اللہ ﷻ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کرے۔ اگر اسے وہ معاملہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہ ملے تو پھر رسول اللہ ﷺ کے فیصلوں کے مطابق فیصلہ کرے اور اگر وہ فیصلہ کتاب اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے بیان کردہ فیصلوں میں بھی نہ ملے تو وہ صالحین کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کرے۔ اگر وہ معاملہ ایسا ہو جو نہ تو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ملے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے احکام میں ملے اور نہ صالحین کے فیصلوں میں ملے تو تب وہ شخص اپنی رائے سے اجتہاد کرے۔“ اس حدیث کو امام نسائی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

۹۳۹ / ۴۳. عَنْ شُرَيْحٍ ؓ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ ؓ يَسْأَلُهُ فَاكْتَبَ إِلَيْهِ أَنْ أَقْضِ بِمَا فِي كِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُونَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَقْضِ بِهِ الصَّالِحُونَ فَإِنْ شِئْتَ فَتَقَدَّمْ وَإِنْ شِئْتَ فَتَأَخَّرْ وَلَا

الحديث رقم ۴۳: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: آداب القضاة، باب: الحكم

باتفاق أهل العلم، ۲۳۱ / ۸، الرقم: ۵۳۹۹، وفي السنن الكبرى، ۳ / ۴۶۸، الرقم:

۵۹۴۴، وابن أبي شيبة في المصنف، ۴ / ۵۴۳، الرقم: ۲۲۹۹۰، والمقدسي في

الأحاديث المختارة، ۱ / ۲۳۸، ۲۳۹، الرقم: ۱۳۳.

أَرَى التَّأخِرَ إِلَّا خَيْرًا لَكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

”قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف یہ پوچھنے کے لیے خط لکھا (کہ فیصلہ کیسے کیا جائے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا: تم اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کرو اور اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب میں (صراحتاً) موجود نہ ہو تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق فیصلہ کرو۔ اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت دونوں میں اس بارے میں کوئی واضح حکم نہ ہو تو پھر تم صالحین کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کرو۔ اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب، اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور صالحین کے فیصلوں میں بھی نہ ہو تو پھر اگر تمہارا دل چاہے تو آگے بڑھو (اور اجتہاد کرو) اور اگر چاہو تو پیچھے ہٹ جاؤ اور میرا خیال ہے کہ (آگے بڑھنے کی نسبت) تمہارا پیچھے ہٹنا زیادہ بہتر ہے۔“

اس حدیث کو امام نسائی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد صحیح ہیں۔

۹۴ / ۴۴ . عَنْ أَبِي سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم سُئِلَ عَنِ الْأَمْرِ يَحْدُثُ

لَيْسَ فِي كِتَابٍ وَلَا سُنَّةٍ فَقَالَ: يَنْظُرُ فِيهِ الْعَابِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

”حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس معاملہ کے

بارے میں پوچھا گیا جو پیش آئے اور اس کے بارے میں کتاب و سنت میں کوئی واضح راہنمائی نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس معاملہ میں عبادت گزار مومن (یعنی اولیاء و صالحین) غور و فکر کریں (اور اس کا حل بتائیں)۔“ اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۹۴۱ / ۴۵ . عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ:

الْحَدِيثُ رَقْم ۴۴: أَخْرَجَهُ الدَّارِمِيُّ فِي السُّنَنِ، الْمَقْدَمَةِ، بَاب: التَّوَرُّعِ عَنِ الْجَوَابِ فِيمَا

لَيْسَ فِيهِ كِتَابٌ وَلَا سُنَّةٌ، ۱/۶۱، رَقْم: ۱۱۷، وَالسِّيَوطِيُّ فِي مِفْتَاحِ الْجَنَّةِ، ۱/۵۸.

الْحَدِيثُ رَقْم ۴۵: أَخْرَجَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي الْمَصْنَفِ، ۸/۳۰۱، الرَّقْم: ۱۵۲۹۵، وَالْحَكَمُ

فِي الْمُسْتَدْرَكِ، ۴/۱۰۶، الرَّقْم: ۷۰۳۰، وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي جَامِعِ بَيَانِ الْعِلْمِ وَفَضْلِهِ،

۲/۸۴۷، الرَّقْم: ۱۵۹۶، وَالْهِنْدِيُّ فِي كَنْزِ الْعَمَالِ، ۵/۸۱۳، الرَّقْم: ۱۴۴۶۰.

إِذَا حَضَرَكَ أَمْرٌ لَا تَجِدُ مِنْهُ بُدًّا فَأَقْضِ بِمَا فِي كِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ عَيَّتَ
فَأَقْضِ بِسُنَّةِ نَبِيِّ اللَّهِ، فَإِنْ عَيَّتَ فَأَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُونَ، فَإِنْ
عَيَّتَ فَأَوْمِئْ إِيمَاءً وَلَا تَأُلْ فَإِنْ عَيَّتَ فَأَفِرُّ مِنْهُ وَلَا تَسْتَحِي.
رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ إِسْنَادًا.

”حضرت قاسم بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تمہیں کوئی ایسا معاملہ درپیش ہو جس سے فرار ممکن نہ ہو تو اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کرو اور اگر تم ایسا کرنے سے عاجز آ جاؤ تو پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق فیصلہ کرو اور اگر تم اس کے مطابق بھی فیصلہ کرنے سے عاجز آ جاؤ تو صالحین کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کرو اور اگر تم اس سے بھی عاجز آ جاؤ تو پھر اپنی رائے کا اظہار کرو اور ٹال مٹول نہ کرو اور اگر تم اس سے بھی عاجز آ جاؤ تو اس معاملہ سے انکار کرو اور اس (سے لاعلمی کے اظہار میں) شرم محسوس نہ کرو۔“

اس حدیث کو امام عبدالرزاق اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۹۴۲/۴۶. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ نَزَلَ بِنَا أَمْرٌ
لَيْسَ فِيهِ بَيَانٌ أَمْرٍ وَلَا نَهْيٍ فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: تُشَاوِرُونَ الْفُقَهَاءَ
وَالْعَابِدِينَ وَلَا تَمْضُوا فِيهِ رَأْيَ خَاصَّةٍ.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرِجَالُهُ مُوثِقُونَ مِنْ أَهْلِ الصَّحِيحِ.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر ہمیں کوئی ایسا معاملہ درپیش ہو کہ جس کے بارے میں کوئی حکم یا نہی وارد نہ ہوئی ہو تو اس معاملہ میں آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس معاملے میں فقہاء و عبادت گزار لوگوں سے مشورہ کیا کرو اور اس میں فقط مخصوص لوگوں کی رائے سے فیصلہ نہ کیا کرو۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور اس کے رجال ثقات اور صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

الحدیث رقم ۴۶: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۱۷۲/۲، الرقم: ۱۶۱۸،
والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۷۸/۱، والسیوطی فی مفتاح الجنة، ۵۷/۱.

۹۴۳ / ۴۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي رِوَايَةِ طَوِيلَةٍ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ عَرَضَ لَنَا أَمْرٌ لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ الْقُرْآنُ وَلَمْ يُخَصَّصْ فِيهِ سُنَّةٌ مِنْكَ؟ قَالَ: تَجْعَلُونَهُ سُورَى بَيْنَ الْعَابِدِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا تَقْضُونَهُ بِرَأْيِي خَاصَّةً..... الحديث. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (اس بارے میں) آپ کا کیا حکم ہے کہ اگر ہمیں کوئی ایسا معاملہ درپیش ہو جس میں نہ تو قرآن میں کوئی واضح حکم نازل ہوا ہو اور نہ ہی اس بارے میں آپ کی سنت میں کوئی تخصیص کی گئی ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس معاملہ میں مومنین میں سے عبادت گزاروں (اولیاء اللہ) سے مشورہ طلب کرو اور اس معاملہ میں مخصوص لوگوں کی رائے سے فیصلہ نہ کرو۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۹۴۴ / ۴۸۔ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ ظَهْرٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَتَى عَلَيْنَا زَمَانٌ لَسْنَا نَقْضِي وَلَسْنَا هُنَالِكَ وَإِنَّ اللَّهَ قَدَّرَ عَلَيْنَا أَنْ قَدْ بَلَّغْنَا مَا تَرَوْنَ فَمَنْ عَرَضَ مِنْكُمْ لَهُ قِضَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلْيَقْضِ فِيهِ بِمَا فِي كِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ أَتَاهُ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلْيَقْضِ فِيهِ بِمَا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِنْ أَتَاهُ أَمْرٌ لَيْسَ فِيهِ كِتَابُ اللَّهِ وَلَمْ يَقْضِ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُونَ فَإِنْ أَتَاهُ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَمْ يَقْضِ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَقْضِ بِهِ الصَّالِحُونَ

الحديث رقم ۴۷: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۱ / ۳۷۱، الرقم: ۱۲۰۴۲،

والهيثمى في مجمع الزوائد، ۱ / ۱۸۰، والسيوطي في مفتاح الجنة، ۱ / ۵۷،

والعسقلاني في الميزان، ۳ / ۷۸، الرقم: ۲۸۳، وابن عبد البر في جامع بيان

العلم وفضله، ۲ / ۸۵۲، الرقم: ۱۶۱۲۔

الحديث رقم ۴۸: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۹ / ۱۸۷، الرقم: ۸۹۲۰،

والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۰ / ۱۱۵۔

فَلْيَجْتَهِدْ وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ إِنِّي أَخَافُ وَإِنِّي أَرَىٰ فَإِنَّ الْحَلَالَ بَيْنَ
وَالْحَرَامِ بَيْنَ وَبَيْنَ ذَلِكَ أُمُورٌ مُّشْتَبِهَةٌ فَدَعُ مَا يُرِيْبُكَ إِلَىٰ مَا لَا
يُرِيْبُكَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ.

”حضرت حریث بن ظہیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! ہم پر ایک زمانہ ایسا بھی آیا کہ ہم کوئی فیصلہ خود نہیں کرتے تھے اور نہ ہی ہمیں اس کی حاجت تھی کیونکہ جو کچھ ہمیں درپیش تھا اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں ہم تک ہدایت پہنچا دی تھی۔ پس آج کے بعد جس کسی کو کوئی مسئلہ درپیش ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) کے مطابق فیصلہ کرے۔ اگر اسے کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہو کہ جس میں اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کوئی واضح حکم نہ ہو تو پھر وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کرے۔ اگر قرآن مجید میں بھی اس بارے میں کوئی واضح حکم نہ ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس بارے میں کوئی فیصلہ نہ کیا ہو تو پھر وہ صالحین کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کرے اور اگر اسے کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہو کہ جس کے بارے میں نہ تو قرآن مجید میں کوئی واضح حکم ہو اور نہ ہی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں کوئی فیصلہ کیا ہو اور نہ ہی صالحین نے اس بارے میں کوئی فیصلہ کیا ہو تو پھر وہ اجتہاد کرے اور تم میں سے کوئی یہ مت کہے کہ مجھے ڈر ہے یا میری رائے ہے، کیونکہ حلال و حرام واضح ہیں اور ان کے مابین کچھ مشتبہ امور ہیں۔ پس تم ناپسندیدہ عمل کو پسندیدہ عمل کے مقابلہ میں چھوڑ دو۔“ اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي مَكَانَةِ أَهْلِ الذِّكْرِ مِنَ الصَّالِحِينَ

﴿ اہل ذکر صالحین کے مقام و مرتبہ کا بیان ﴾

۴۹/۹۴۵. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شَبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرَوَلَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا بندہ میرے متعلق جیسا خیال رکھتا ہے میں اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں۔ جب وہ میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر (یعنی ذکرِ خفی) کرے تو میں بھی اپنے (شایانِ شان) اپنی ذات میں اس کا ذکر کرتا ہوں، اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر (یعنی ذکرِ جہری) کرے تو میں اس کی جماعت سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک آئے تو میں ایک بازو کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں۔ اگر وہ ایک بازو کے برابر میرے نزدیک آئے تو میں دو بازوؤں کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

الحديث رقم ۴۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: ويحذركم الله نفسه، ۲۶۹۴/۶، الرقم: ۶۹۷۰، ومسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: الحث على ذكر الله تعالى، ۲۰۶۱/۴، الرقم: ۲۶۷۵، والترمذي في السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: في حسن الظن بالله ﷻ، ۵۸۱/۵، الرقم: ۳۶۰۳، وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، والنسائي في السنن الكبرى، ۴/۴۱۲، الرقم: ۷۷۳۰، وابن ماجه في السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل العمل، ۲/۱۲۵۵، الرقم: ۳۸۲۲.

۹۴۶ / ۵۰۔ عَنْ أَبِي مُوسَى رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو موسیٰ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: اپنے رب تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اور رب تعالیٰ کا ذکر نہ کرنے والے شخص کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۹۴۷ / ۵۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: إِنَّ اللَّهَ عز وجل يَقُولُ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں جو وہ میرے بارے میں رکھتا ہے، اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۹۴۸ / ۵۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

الحديث رقم ۵۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: فضل ذكر الله عز وجل، ۲۳۵۳/۵، الرقم: ۶۰۴۴، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين، باب: استحباب صلاة النافلة في بيته وجوارها في المسجد، ۱/۵۳۹، الرقم: ۷۷۹، ولفظه: مثل البيت الذي يذكر الله فيه والبيت الذي لا يذكر الله فيه، وابن حبان في الصحيح، ۳/۱۳۵، الرقم: ۸۵۴، وأبو يعلى في المسند، ۱۳/۲۹۱-۲۹۲، الرقم: ۷۳۰۶، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱/۴۰۱، الرقم: ۵۳۶، والرويانى في المسند، ۱/۳۱۷، الرقم: ۴۷۳، والديلمى في مسند الفردوس، ۴/۱۴۳، الرقم: ۶۴۴۲.

الحديث رقم ۵۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ، ۶/۲۷۲۵، الرقم: ۷۰۶۶۳، ومسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: فضل الذكر والدعاء والتقرب إلى الله تعالى، ۴/۲۰۶۷، الرقم: ۲۶۷۵، والترمذى في السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب: ما جاء في حسن الظن بالله، ۴/۵۹۶، الرقم: ۲۳۸۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۴۴۵، الرقم: ۹۷۴۸.

الحديث رقم ۵۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ، [القيامة: ۱۶]، ۶/۲۷۳۶، وابن ماجه في السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل الذكر، ۲/۱۲۴۶، الرقم: ۳۷۹۲، وأحمد بن حنبل في —

أَنَا مَعَ عَبْدِي إِذَا هُوَ ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے لب میرے ذکر کے لئے حرکت کرتے ہیں۔“

اسے امام بخاری، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ الفاظ ابن ماجہ کے ہیں۔

۹۴۹/۵۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: يَقُولُ اللَّهُ

عَبْدِي: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے اس گمان کے مطابق ہوتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جس وقت وہ میرا ذکر کرتا ہے۔“

اسے امام مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

..... المسند، ۲/۵۴۰، الرقم: ۱۰۹۸۱، ۱۰۹۸۸، ۱۰۹۸۹، وابن حبان في الصحيح،
۳/۹۷، الرقم: ۸۱۵، والحاكم في المستدرک، ۱/۶۷۳، الرقم: ۱۸۲۴،
والطبراني في المعجم الأوسط، ۶/۳۶۳، الرقم: ۶۶۲۱، وفي مسند الشاميين،
۱/۳۲۰، الرقم: ۵۶۲، ۲/۳۱۹، الرقم: ۱۴۱۷، والديلمي في مسند الفردوس،
۳/۱۸۶، الرقم: ۴۵۱۱، وابن المبارك في الزهد، ۱/۳۳۹، الرقم: ۹۵۶،
والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۲۵۳، الرقم: ۲۲۸۹، والهيثمي في موارد
الظلمآن، ۱/۵۷۶، الرقم: ۲۳۱۶۔

الحديث رقم ۵۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة
والاستغفار، باب: الحث على ذكر الله تعالى، ۴/۲۰۶۱، الرقم: ۲۶۷۵،
والترمذی في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: في حسن الظن
بالله ﷻ، ۵/۵۸۱، الرقم: ۳۶۰۳، والنسائي في السنن الكبرى، ۴/۴۱۲، الرقم:
۷۷۳۰، وابن ماجه في السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل العمل، ۲/۱۲۵۵، الرقم:
۳۸۲۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۴۱۳، الرقم: ۹۳۴۰، ۱۰۲۵۸، ۱۰۷۱۵۔

۹۵/۵۴. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم سُئِلَ: أَيُّ الْعِبَادِ أَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَنِ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهِ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِينَ حَتَّى يَنْكَسِرَ، وَيَخْتَضِبَ دَمًا لَكَانَ الذَّاكِرُونَ اللَّهَ أَفْضَلُ مِنْهُ دَرَجَةً.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ مُخْتَصَرًا.

”حضرت ابوسعید خدری رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: کون سے لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں درجہ میں افضل ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے مرد اور کثرت سے ذکر کرنے والی عورتیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بھی (زیادہ)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی شخص اپنی تلوار کافروں اور مشرکوں پر اس قدر چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے اور خون آلود ہو جائے پھر بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اُس سے ایک درجہ افضل ہیں۔“ اسے امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام بیہقی نے بھی مختصراً روایت کیا ہے۔

۹۵۱/۵۵. عَنْ أَنَسِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: يَقُولُ اللَّهُ عز وجل: أَخْرَجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي يَوْمًا أَوْ خَافَنِي فِي مَقَامٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنَهُ وَالْحَاكِمُ.

الحديث رقم ۵۴: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الدعوات عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: منه (۵)، ۴۵۸/۵، الرقم: ۳۳۷۶، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۷۵/۳، الرقم: ۱۱۷۳۸، والبيهقی فی شعب الإيمان، ۴۱۹/۱، الرقم: ۵۸۹، وأبو يعلى فی المسند، ۵۳۰/۲، الرقم: ۱۴۰۱، وابن رجب الحنبلي فی جامع العلوم والحكم، ۲۳۸/۱، والمنذري فی الترغيب والترهيب، ۲۵۴/۲، الرقم: ۲۲۹۶.

الحديث رقم ۵۵: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: صفة جهنم عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: ما جاء أن للنار نفسين، ۷۱۲/۴، الرقم: ۲۵۹۴، والحاكم فی المستدرک، ۱۴۱/۱، الرقم: ۲۳۴، وقال الحاكم: صحيح الإسناد، ۲۴۴/۵، الرقم: ۸۰۸۴، وابن أبي عاصم فی السنة، ۴۰۰/۲، الرقم: ۸۳۳، والبيهقی فی الاعتقاد، ۲۰۱/۱.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (روزِ قیامت) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: دوزخ میں سے ایسے شخص کو نکال دو جس نے ایک دن بھی مجھے یاد کیا یا کسی مقام پر (بھی) مجھ سے ڈرا۔“

اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

۵۶/۹۵۲. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ الدِّينَ لَا تَزَالُ أَلْسِنَتُهُمْ رَطْبَةً مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَهُمْ يَضْحَكُونَ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو نَعِيمٍ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

”حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جن لوگوں کی زبانیں ذکرِ الہی سے ہمیشہ تر رہتی ہیں وہ جنت میں خوش و خرم داخل ہوں گے۔“

اسے امام ابن ابی شیبہ، ابو نعیم، ابن المبارک اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

۵۷/۹۵۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ لَيَرَوْنَ بُيُوتَ أَهْلِ الدُّكْرِ تَضِيءُ لَهُمْ كَمَا تَضِيءُ الْكَوَاكِبُ لِأَهْلِ الْأَرْضِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حَيَّانَ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آسمان والے ذکر کرنے والوں کے گھروں کو ایسے روشن دیکھتے ہیں جیسے زمین والے آسمان پر ستاروں کو روشن دیکھتے ہیں۔“

اسے امام ابن ابی شیبہ اور ابن حیان نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۵۶: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۱۱۱/۷، الرقم: ۳۴۵۸۷،
۳۵۰۵۲، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۲۱۹/۱، وابن المبارك في الزهد،
۳۹۷/۱، وابن أبي عاصم في الزهد، ۱۳۶/۱، وابن الجوزي في صفوة
الصفوة، ۶۳۹/۱، والسيوطي في الدر المنثور، ۳۶۶/۱، وابن رجب الحنبلي
في جامع العلوم والحكم، ۴۴۵/۱.

الحديث رقم ۵۷: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۱۷۰/۷، الرقم: ۳۰۵۵۵،
وابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ۲۸۲/۴، الرقم: ۶۶۸، والسيوطي
في الدر المنثور، ۳۶۷/۱.

۹۵۴/۵۸. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوا يَذْكُرُونَ اللَّهَ لَا يُرِيدُونَ بِذَلِكَ إِلَّا وَجْهَهُ، إِلَّا نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: أَنْ قَوْمُوا مَغْفُورًا لَكُمْ، قَدْ بَدَلْتُ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب بھی کچھ لوگ محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر اجتماعی طور پر اس کا ذکر کرتے ہیں تو آسمان سے ایک منادی آواز دیتا ہے: کھڑے ہو جاؤ! تمہیں بخش دیا گیا ہے، تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیے گئے ہیں۔“ اسے امام احمد، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۹۵۵/۵۹. عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ، فَقَالَ: أَيُّ الْجِهَادِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: أَكْثَرُهُمْ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذِكْرًا، قَالَ: فَأَيُّ الصَّائِمِينَ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: أَكْثَرُهُمْ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذِكْرًا، ثُمَّ ذَكَرَ لَنَا الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَالْحَجَّ وَالصَّدَقَةَ، كُلُّ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: أَكْثَرُهُمْ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذِكْرًا. فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا

الحديث رقم ۵۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۴۲/۳، الرقم: ۱۲۴۷۶، والطبراني في المعجم الأوسط، ۱۵۴/۲، الرقم: ۱۵۵۶، والبيهقي في شعب الإيمان، ۴۰۱/۱، الرقم: ۵۳۴، ۶۹۴، وأبو يعلى في المسند، ۱۶۷/۷، الرقم: ۴۱۴۱، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶۰/۶، الرقم: ۲۹۴۷۷، ۲۴۴/۷، الرقم: ۳۵۷۱۳، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۲۳۴/۷، وابن أبي عاصم في كتاب الزهد، ۲۰۵/۱، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲۶۰/۲، الرقم: ۲۳۲۰، وقال: رواه أحمد ورواته محتج بهم، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۷۶/۱۰، وقال: رواه البزار.

الحديث رقم ۵۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴۳۸/۳، الرقم: ۱۵۶۹۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۸۶/۲۰، الرقم: ۴۰۷، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲۵۷/۲، الرقم: ۲۳۰۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۷۴/۱.

أَبَا حَفْصٍ، ذَهَبَ الدَّاكِرُونَ بِكُلِّ خَيْرٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَجَلٌ.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت معاذ رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ سے سوال کیا: کون سے جہاد کا سب سے زیادہ اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس بندے کا جہاد جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا ہے، اس نے سوال کیا: کس روزہ دار کا اجر سب سے زیادہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کا۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمارے لئے نماز، زکوٰۃ، حج اور صدقہ کا ذکر کیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ان سب عبادتوں میں اس کا اجر سب سے زیادہ ہوگا جو اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ ذکر کرنے والا ہوگا۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابو حفص! ذکر کرنے والے تمام بھلائی لے گئے؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں (ابو بکر تو سچ کہہ رہا ہے)۔“ اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۶۰/۹۵۶. عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ قَالَ لَهُ:
أَوْصِنِي يَا أَبَا مُسْلِمٍ قَالَ: اذْكُرِ اللَّهَ تَحْتَ كُلِّ شَجَرَةٍ وَحَجْرٍ، قَالَ:
زِدْنِي فَقَالَ: اذْكُرِ اللَّهَ حَتَّى يَحْسِبَكَ النَّاسُ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ مَجْنُونًا قَالَ:
فَكَانَ أَبُو مُسْلِمٍ يُكْثِرُ ذِكْرَ اللَّهِ فَرَأَاهُ رَجُلٌ يَذْكُرُ اللَّهَ فَقَالَ: أَمَجْنُونٌ
صَاحِبُكُمْ هَذَا؟ فَسَمِعَهُ أَبُو مُسْلِمٍ فَقَالَ: لَيْسَ هَذَا بِالْمَجْنُونِ يَا ابْنَ أَخِي
وَلَكِنْ هَذَا دَوَاءُ الْمَجْنُونِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت ابو مسلم خولانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا اور کہا: اے ابو مسلم! مجھے وصیت کریں تو انہوں نے فرمایا: ہر درخت اور پتھر (کے سائے) تلے (کثرت سے) اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ اس نے کہا: اس کے علاوہ مزید کوئی نصیحت فرمائیں۔ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا اتنا ذکر کرو کہ کثرت ذکر الہی کی وجہ سے لوگ تمہیں دیوانہ کہیں۔“

راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو مسلم ﷺ، اللہ تعالیٰ کا اس کثرت سے ذکر کیا کرتے تھے کہ ایک آدمی نے آپ کو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے دیکھ کر (آپ کے ساتھیوں سے) کہا: کیا تمہارا یہ ساتھی مجنون ہے؟ حضرت ابو مسلم نے اس کا یہ قول سن لیا اور فرمایا: اے بھتیجے! یہ جنون نہیں بلکہ یہ (ذکرِ الہی ہی) تو جنون اور پاگل پن کا علاج ہے۔“

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

فَصَلُّ فِي أَنْ الْمَلَائِكَةَ يَطُوفُونَ فِي طُرُقِ أَهْلِ

الذِّكْرِ وَيَتَعَابُونَ فِيهِمْ

﴿ فرشتوں کا اہل ذکر کی راہوں میں چکر لگانے اور ان کی تلاش میں

سرگرداں رہنے کا بیان ﴾

۹۵۷/۶۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: يَتَعَابُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةُ بِاللَّيْلِ، وَمَلَائِكَةُ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ، وَصَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ. وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكَتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكَنَاهُمْ، وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَمَالِكٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے تمہارے پاس باری باری آتے ہیں اور نماز عصر اور نماز فجر کے وقت اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر جنہوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری تھی وہ آسمان کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔ اللہ رب العزت ان سے دریافت فرماتا ہے حالانکہ وہ بہتر جانتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ ہم نے انہیں نماز پڑھتے چھوڑا اور جب ہم ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔“

اسے امام بخاری، نسائی اور مالک نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۶۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب: كلام الرب مع جبريل ونداء الله الملائكة، ۲۷۲۱/۶، الرقم: ۷۰۴۸، والنسائي في السنن الكبرى، ۱۷۵/۱، الرقم: ۴۵۹، ومالك في الموطأ، ۱۷۰/۱، الرقم: ۴۱۱، وأبو عوانة في المسند، ۳۱۵/۱، الرقم: ۱۱۱۹، والبيهقي في شعب الإيمان، ۵۰/۳، الرقم: ۲۸۳۶.

۹۵۸/۶۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: الْمَلَائِكَةُ يَتَعَاقِبُونَ: مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ، وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ. وَهُوَ أَعْلَمُ. فَيَقُولُ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ يُصَلُّونَ، وَأَتَيْنَاهُمْ يُصَلُّونَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: فرشتے باری باری زمین کی طرف اترتے ہیں، کچھ فرشتے رات کے ہیں اور کچھ فرشتے دن کے ہیں۔ ان کا اجتماع نماز فجر اور نماز عصر کے وقت ہوتا ہے۔ پھر وہ فرشتے آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں جنہوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری، اللہ تعالیٰ ان سے لوگوں کے متعلق دریافت فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا حالانکہ وہ بہتر جانتا ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: جب ہم انہیں چھوڑ کر آئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔“ اسے امام بخاری، ابن حبان اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۹۵۹/۶۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطَّرِيقِ، يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الدِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَنَادَوْا: هَلُمُّوا إِلَيْنَا حَاجَتِكُمْ، قَالَ: فَيُحْفَوْنَهُمْ بِأَجْنَحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، قَالَ: فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ. وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ: مَا يَقُولُ

الحديث رقم ۶۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: ذكر الملائكة، ۱۱۷۸/۳، الرقم: ۳۰۵۱، وفي كتاب: الصلاة، باب: فضل صلاة العصر، ۲۰۳/۱، الرقم: ۵۳۰، وابن حبان في الصحيح، ۲۹/۵، الرقم: ۱۷۳۷، وأبو يعلى في المسند، ۲۲۸/۱۱، الرقم: ۶۳۴۲، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۳۲۵/۷.

الحديث رقم ۶۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: فضل ذكر الله ﷻ، ۲۳۵۳/۵، الرقم: ۶۰۴۵، وابن حبان في الصحيح، ۱۳۹/۳، الرقم: ۸۵۷، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳۹۹/۱، الرقم: ۵۳۱، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ۳۴۵/۱، والمنذرى في الترغيب والترهيب، ۲۵۸/۲، الرقم: ۲۳۱۶.

عِبَادِي؟ قَالُوا: يَقُولُونَ: يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيُحَمِّدُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ قَالَ: فَيَقُولُ: هَلْ رَأَوْنِي؟ قَالَ: فَيَقُولُونَ: لَا وَاللَّهِ، مَا رَأَوْكَ قَالَ: فَيَقُولُ: وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ تَمَجِيدًا وَتَحْمِيدًا، وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا، قَالَ: فَيَقُولُ: فَمَا يَسْأَلُونِي؟ قَالَ: يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ؟ لَا، وَاللَّهِ، يَا رَبِّ، مَا رَأَوْهَا، قَالَ: يَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا، وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً، قَالَ: فَمِمَّ يَتَعَوَّذُونَ؟ قَالَ: يَقُولُونَ: مِنَ النَّارِ، قَالَ: يَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَا وَاللَّهِ، يَا رَبِّ، مَا رَأَوْهَا، قَالَ: يَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا، وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ: فَيَقُولُ: فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، قَالَ: يَقُولُ: مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: فِيهِمْ فُلَانٌ، لَيْسَ مِنْهُمْ، إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ، قَالَ: هُمُ الْجُلَسَاءُ، لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستوں میں پھرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں۔ جب وہ ایسے لوگوں کو پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو نداء دیتے ہیں کہ ادھر اپنی حاجت کی طرف دوڑ آؤ۔ ارشاد فرمایا: پھر وہ آسمان دنیا تک ان پر اپنے پروں سے سایہ نکلن ہو جاتے ہیں۔ پھر (جب وہ واپس اللہ تعالیٰ کے پاس جاتے ہیں تو) ان سے ان کا رب پوچھتا ہے، حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے، کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں: وہ تیری پاکیزگی، بڑائی، تعریف اور بزرگی بیان کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: اللہ رب العزت کی قسم!

تجھے تو انہوں نے نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو تیری بہت زیادہ عبادت کریں، تیری بہت زیادہ بزرگی بیان کریں اور تیری بہت زیادہ تسبیح کریں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: اے رب! اللہ کی قسم، انہوں نے اسے دیکھا تو نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر اسے دیکھ لیں تو کیا حال ہوگا؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اس کی بہت زیادہ حرص، بہت زیادہ طلب اور بہت زیادہ رغبت رکھنے والے ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں: دوزخ سے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اسے دیکھا تو نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر اسے دیکھ لیں تو کیا حال ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر اسے دیکھ لیں تو ان کا اس سے بھاگنا اور ڈرنا بہت زیادہ بڑھ جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: گواہ رہنا میں نے انہیں بخش دیا۔ ایک فرشتہ عرض کرتا ہے: ان میں فلاں ایسا بھی تھا جو (ذکر کے لیے نہیں بلکہ) اپنی حاجت کے لیے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ (یعنی میرے اولیاء اللہ) ایسے ہم نشین ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا کبھی بد بخت و محروم نہیں ہوتا۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۶۴/۹۶۰. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ

الحديث رقم ۶۴: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، ۲۰۷۴/۴، الرقم: ۲۷۰۰، والترمذي في السنن كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في القوم يجلسون فيذكرون الله ﷻ ما لهم من الفضل، ۴۵۹/۵، الرقم: ۳۳۷۸، وابن ماجه في السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل الذكر، ۱۲۴۵/۲، الرقم: ۳۷۹۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۹۲/۳، الرقم: ۱۱۸۹۳، وابن حبان في الصحيح، ۱۳۶/۳، الرقم: ۸۵۵، وأبو يعلى في المسند، ۲۰/۱۱، الرقم: ۶۱۵۹، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶۰/۶، الرقم: ۲۹۴۷۵.

فِيْمَنْ عِنْدَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما دونوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے بارے میں گواہی دی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب بھی لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے بیٹھتے ہیں انہیں فرشتے ڈھانپ لیتے ہیں اور رحمت الہی انہیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینہ کا نزول ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنی بارگاہ کے حاضرین میں کرتا ہے۔“

اسے امام مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۵/۹۶۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ عِنْدَكَ

مَلَائِكَةً سَيَّارَةٌ فَضُلًا يَلْتَمِسُونَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ، يَجْتَمِعُونَ عِنْدَ الذِّكْرِ،

فَإِذَا مَرُّوا بِمَجْلِسٍ عَلَا بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ حَتَّى يَبْلُغُوا الْعَرْشَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جن کی باقاعدہ ذمہ داری نہیں مگر یہ صرف مجالس ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں اور ذکر میں شامل ہو جاتے ہیں پس جب وہ کسی مجلس ذکر کے پاس سے گزرتے ہیں تو (اس مجلس میں اتنی کثرت سے شرکت کرتے ہیں کہ) تہہ در تہہ عرش تک پہنچ جاتے ہیں۔“

اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔ الفاظ امام احمد کے ہیں۔

۶۶/۹۶۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ تَبَارَكَ

الْحَدِيثُ رَقْمٌ ۶۵: أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيْحِ، كِتَابُ: الذِّكْرِ وَالِدَعَا وَالتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ، بَابُ:

فَضْلِ مَجَالِسِ الذِّكْرِ، ۴/۲۰۶۹، الرَّقْمُ: ۲۶۸۹، وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمَسْنَدِ، ۲/۳۵۸،

الرَّقْمُ: ۸۶۸۹، ۵، ۸۷۰، وَالْمَنْذَرِيُّ فِي التَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ، ۴/۲۴۴، الرَّقْمُ: ۵۵۲۳.

الْحَدِيثُ رَقْمٌ ۶۶: أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيْحِ، كِتَابُ: الذِّكْرِ وَالِدَعَا وَالتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ،

بَابُ: فَضْلِ مَجَالِسِ الذِّكْرِ، ۴/۲۰۶۹، الرَّقْمُ: ۲۶۸۹، وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمَسْنَدِ،

۲/۲۵۲، الرَّقْمُ: ۷۴۲۰، ۲/۳۸۲، الرَّقْمُ: ۸۹۶۰، وَالْمَنْذَرِيُّ فِي التَّرْغِيْبِ

وَالتَّرْهِيْبِ، ۲/۲۵۹، الرَّقْمُ: ۲۳۱۶، ۴/۲۴۴، الرَّقْمُ: ۵۵۲۳.

وَتَعَالَى مَلَائِكَةٌ، سَيَّارَةٌ فَضُلًا، يَتَّبِعُونَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوا
 مَجْلِسًا فِيهِ ذِكْرٌ، قَعَدُوا مَعَهُمْ، وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ، حَتَّى
 يَمْلَأُوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَإِذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا وَصَعِدُوا إِلَى
 السَّمَاءِ قَالُوا: فَيَسْأَلُهُمُ اللَّهُ عَنكُمْ . وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ؟
 فَيَقُولُونَ: جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ فِي الْأَرْضِ، يُسَبِّحُونَكَ
 وَيُكَبِّرُونَكَ، وَيُهَلِّلُونَكَ وَيُحَمِّدُونَكَ وَيَسْأَلُونَكَ، قَالَ: وَمَاذَا
 يَسْأَلُونِي؟ قَالُوا: يَسْأَلُونَكَ جَنَّتِكَ قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوا: لَا
 أَي رَبِّ قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوا: وَيَسْتَجِيرُونَكَ قَالَ: وَمِمَّ
 يَسْتَجِيرُونَنِي؟ قَالُوا: مِنْ نَارِكَ يَا رَبِّ. قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا نَارِي؟ قَالُوا:
 لَا. قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي؟ قَالُوا: وَيَسْتَغْفِرُونَكَ قَالَ: فَيَقُولُ: قَدْ
 غَفَرْتُ لَهُمْ، أَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا، وَأَجْرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا قَالَ:
 فَيَقُولُونَ: رَبِّ، فِيهِمْ فُلَانٌ، عَبْدٌ خَطَاءٌ، إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ، قَالَ:
 فَيَقُولُ: وَلَهُ غَفَرْتُ، هُمْ الْقَوْمُ، لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک
 اللہ تبارک و تعالیٰ کے کچھ گشت کرنے والے فرشتے ہیں جو ذکر کی مجالس کو ڈھونڈتے پھرتے
 ہیں، جب وہ ذکر کی کوئی مجلس دیکھتے ہیں تو ان (ذاکرین) کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور اپنے
 پروں سے بعض فرشتے دوسرے فرشتوں کو (اوپر تلے) ڈھانپ لیتے ہیں، حتیٰ کہ زمین سے لے
 کر آسمان دنیا تک کی جگہ (ان کے نورانی وجود سے) بھر جاتی ہے، جب ذاکرین مجلس سے اٹھ
 جاتے ہیں تو یہ فرشتے آسمان کی طرف واپس چلے جاتے ہیں، پھر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے سوال کرتا
 ہے حالانکہ اسے ان سے زیادہ علم ہوتا ہے ”تم کہاں سے آئے ہو؟“ وہ کہتے ہیں کہ ہم زمین پر
 تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں، جو سبحان اللہ، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ اور الحمد للہ کہ رہے

تھے اور تجھ سے سوال کر رہے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا سوال کر رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے تیری جنت کا سوال کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں اے ہمارے رب۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا عالم ہوتا؟ (پھر) فرشتے عرض کرتے ہیں: اور وہ تجھ سے پناہ طلب کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کس چیز سے میری پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے رب! تیری دوزخ سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ میری دوزخ کو دیکھ لیتے تو پھر کس قدر پناہ مانگتے؟ (پھر) فرشتے عرض کرتے ہیں: اور وہ تجھ سے استغفار کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے انہیں بخش دیا اور جو کچھ انہوں نے مانگا وہ میں نے انہیں عطا کر دیا اور جس چیز سے انہوں نے پناہ مانگی اس سے میں نے انہیں پناہ دے دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتے عرض کرتے ہیں: اے میرے رب! ان میں فلاں خطا کار بندہ بھی تھا، وہ اس مجلس کے پاس سے گزرا اور ان کے ساتھ آ کے بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اسے بھی بخش دیا ہے، یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی بد بخت و محروم نہیں رہتا۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۶۷/۹۶۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةَ سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ، فَضُلَا عَنْ كُتَّابِ النَّاسِ، فَإِذَا وَجَدُوا أَقْوَامًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ، تَنَادَوْا: هَلُمُّوا إِلَيَّ بُغْيَتِكُمْ فَيَجِئُونَ فَيُحْفُونَ بِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَقُولُ اللَّهُ: عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تَرَكَتُمْ عِبَادِي يَصْنَعُونَ؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكَنَاهُمْ يَحْمَدُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ وَيَذْكُرُونَكَ قَالَ: فَيَقُولُ: فَهَلْ رَأَوْنِي؟ فَيَقُولُونَ: لَا،

الحدیث رقم ۶۷: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء إن لله ملائكة سياحين في الأرض، ۵/۵۷۹، الرقم: ۳۶۰۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۵۱، الرقم: ۷۴۱۸.

قَالَ: فَيَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ قَالَ: فَيَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْكَ لَكَانُوا أَشَدَّ تَحْمِيدًا وَأَشَدَّ تَمَجِيدًا، وَأَشَدَّ لَكَ ذِكْرًا، قَالَ: فَيَقُولُ: وَأَيُّ شَيْءٍ يَطْلُبُونَ؟ قَالَ: فَيَقُولُونَ: يَطْلُبُونَ الْجَنَّةَ، قَالَ: فَيَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: فَيَقُولُونَ: لَا، قَالَ: فَيَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ فَيَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْهَا لَكَانُوا أَشَدَّ لَهَا طَلَبًا، وَأَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا، قَالَ: فَيَقُولُ: فَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَتَعَوَّذُونَ؟ قَالُوا: يَتَعَوَّذُونَ مِنَ النَّارِ، قَالَ: فَيَقُولُ: هَلْ رَأَوْهَا؟ فَيَقُولُونَ: لَا فَيَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ فَيَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْهَا لَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا هَرَبًا، وَأَشَدَّ مِنْهَا خَوْفًا، وَأَشَدَّ مِنْهَا تَعَوُّذًا، قَالَ: فَيَقُولُ: فَإِنِّي أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، فَيَقُولُونَ: إِنَّ فِيهِمْ فَلَانًا الْخَطَاءَ لَمْ يُرِدْهُمْ، إِنَّمَا جَاءَهُمْ لِحَاجَةٍ فَيَقُولُ: هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى لَهُمْ جَلِيسٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابو ہریرہ یا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے جو اعمال لکھنے والوں کے علاوہ ہیں زمین پر پھرتے رہتے ہیں، جب کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ اپنے مقصود کی طرف آؤ۔ چنانچہ وہ آتے ہیں اور اہل مجلس کو آسمان دنیا تک ڈھانپ لیتے ہیں۔ (اور جب مجلس ذکر کے اختتام پر بارگاہ الہی میں واپس لوٹتے ہیں تو) اللہ تعالیٰ ان سے فرماتا ہے: میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑ کر آئے ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم نے تیرے بندوں کو اس حال میں چھوڑا کہ وہ تیری حمد اور پاکیزگی بیان کرتے ہیں اور تیرا ذکر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: کیا ان لوگوں نے مجھے دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کی کیا حالت ہوتی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: (یا اللہ!) اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو پہلے سے کہیں زیادہ تیری حمد کریں، بزرگی بیان کریں اور تیرا ذکر کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھ رکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں۔ اللہ

تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اس کی شدید طلب اور حرص کرتے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: دوزخ سے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھ رکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: (یا اللہ!) اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اس سے زیادہ بھاگتے، بہت ڈرتے اور اس سے زیادہ پناہ مانگتے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فرشتو! گواہ رہو میں نے انہیں بخش دیا۔ وہ عرض کرتے ہیں: (یا اللہ!) ان میں فلاں آدمی بہت بڑا گنہگار ہے وہ ذکر سننے کے لیے نہیں بلکہ کسی کام کے لیے ان کے پاس آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ وہ (مقرب) بندے ہیں کہ جن کے ساتھ بیٹھنے والا شخص بھی محروم و بد بخت نہیں رہتا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۶۴/۶۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: تَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ قَالَ: فَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ قَالَ: فَتَصْعَدُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَتَثْبُتُ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ قَالَ: وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ قَالَ: فَيَصْعَدُ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ وَتَثْبُتُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ قَالَ: فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ كَيْفَ تَرَكَتُمْ عِبَادِي قَالَ: فَيَقُولُونَ: أَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَتَرَكَنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ. قَالَ سُلَيْمَانُ: وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَدْ قَالَ فِيهِ: فَاغْفِرْ لَهُمْ يَوْمَ الدِّينِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

”حضرت ابو ہریرہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رات اور دن کے فرشتے فجر اور عصر کی نماز کے وقت جمع ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پس وہ فجر کی نماز

الحدیث رقم ۶۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۹۶/۲، الرقم: ۹۱۴۰، وابن خزيمة في الصحيح، ۱/۱۶۵، الرقم: ۳۲۲، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۱۷۷، الرقم: ۶۶۶.

کے وقت جمع ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: رات کے فرشتے آسمانوں کی طرف بلند ہو جاتے ہیں اور دن کے فرشتے وہیں رہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر وہ (فرشتے) نمازِ عصر کے وقت جمع ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دن والے فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور رات والے فرشتے وہیں رہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عرض کرتے ہیں: ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ہم نے انہیں چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت سلیمان بیان کرتے ہیں: اور جہاں تک میرا خیال ہے کہ اس حدیث میں حضور نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا: (اے میرے مولا) روزِ قیامت انہیں معاف فرما دینا۔“

اس حدیث کو امام احمد اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

فصل في شفاعَةِ الأولياءِ والصالحين يومَ القيامةِ

﴿ روزِ قیامتِ شفاعتِ اولیاءِ اور صالحین کا بیان ﴾

٦٩/٩٦٥. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فِي رَوَايَةٍ طَوِيلَةٍ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَمَا أَنْتُمْ بِأَشَدَّ لِي مُنَاشِدَةً فِي الْحَقِّ، قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِ يَوْمئِذٍ لِلْجَبَّارِ، وَإِذَا رَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ نَجَوْا فِي إِخْوَانِهِمْ، يَقُولُونَ: رَبَّنَا، إِخْوَانُنَا، كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا، وَيَصُومُونَ مَعَنَا، وَيَعْمَلُونَ مَعَنَا، فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ، وَيُحَرِّمُ اللَّهُ صُورَهُمْ عَلَى النَّارِ، فَيَأْتُونَهُمْ وَبَعْضُهُمْ قَدْ غَابَ فِي النَّارِ إِلَى قَدَمِهِ وَإِلَى أَنْصَافِ سَاقِيهِ، فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا، ثُمَّ يَعُودُونَ، فَيَقُولُ: اذْهَبُوا، فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا، ثُمَّ يَعُودُونَ، فَيَقُولُ: اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَإِنْ لَمْ تُصَدِّقُونِي فَاقْرَأُوا: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكَ حَسَنَةً يُضْعِفُهَا﴾. [النساء، ٤: ٤٠] فَيَشْفَعُ النَّبِيُّونَ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْمُؤْمِنُونَ. فَيَقُولُ الْجَبَّارُ: بَقِيَتْ شَفَاعَتِي، فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ، فَيُخْرِجُ أَقْوَامًا قَدْ امْتَحَشُوا، فَيُلْقُونَ فِي نَهْرٍ بِأَفْوَاهِ الْجَنَّةِ، يُقَالُ لَهُ: مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ فِي حَافَتِيهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، قَدْ رَأَيْتُمُوهَا إِلَى جَانِبِ الصَّخْرَةِ وَإِلَى جَانِبِ الشَّجَرَةِ، فَمَا كَانَ إِلَى الشَّمْسِ مِنْهَا كَانَ أَخْضَرَ، وَمَا كَانَ مِنْهَا إِلَى الظِّلِّ كَانَ

الحديث رقم ٦٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى:

وجوه يومئذ ناظرة إلى ربها ناظرة، ٦/٢٧٠٧، الرقم: ٧٠٠١، وأحمد بن حنبل

في المسند، ٣/١٦، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٣٧٩، الرقم: ٧٣٧٧.

أَبْيَضَ، فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمُ اللَّوْلُؤُ، فَيُجْعَلُ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِيمُ فَيَدْخُلُونَ
الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ: هَؤُلَاءِ عِتْقَاءُ الرَّحْمَنِ، أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ
عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ، فَيُقَالُ لَهُمْ: لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلَهُ مَعَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث مروی ہے (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤمنین کا اپنے مؤمن بھائیوں کی شفاعت کرنے کے باب میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ”تم مجھ سے حق کا مطالبہ کرنے میں جو تمہارے لئے واضح ہو چکا ہے آج اس قدر سخت نہیں ہو جس قدر شدت کے ساتھ مومن اس روز اللہ تعالیٰ سے مطالبہ کریں گے جس وقت وہ دیکھیں گے کہ وہ نجات پا گئے ہیں (اور ان کے بھائی دوزخ میں چلے گئے ہیں۔ تو) اپنے بھائیوں کے حق میں نجات کا مطالبہ کرتے ہوئے وہ عرض کریں گے: اے رب! (یہ) ہمارے بھائی (ہیں) جو دوزخ میں چلے گئے) یہ ہمارے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے، ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ (نیک) عمل کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ جس کے دل میں دینار کے وزن کے برابر ایمان پاؤ، اسے (دوزخ سے) نکال لو اور اللہ تعالیٰ ان کی صورتوں کو آگ پر حرام کر دے گا۔ پس وہ (جنتی) ان (دوزخیوں) کے پاس آئیں گے جبکہ بعض قدموں تک اور بعض پنڈلیوں تک آگ میں ڈوبے ہوئے ہوں گے چنانچہ جنہیں وہ پہچانیں گے انہیں نکال لیں گے پھر واپس لوٹیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس کے دل میں نصف دینار کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے نکال لو، پس وہ جسے پہچانیں گے نکال لیں گے۔ پھر وہ واپس لوٹیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس کے دل میں ذرہ بھر بھی ایمان پاؤ اسے بھی نکال لو چنانچہ وہ جسے پہچانیں گے نکال لیں گے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جسے یقین نہ آتا ہو وہ یہ آیت پڑھ لے: ”بیشک اللہ تعالیٰ ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا، اور اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دوگنا کر دیتا ہے۔“ [النساء، ۴: ۴۰] پس انبیاء کرام علیہم السلام، فرشتے اور مؤمنین شفاعت کریں گے تو خالق و مالک جبار فرمائے گا: میری (اپنی) شفاعت (ابھی) باقی ہے تو وہ (خود) دوزخ سے (جنہیوں کو) مٹھی بھر کر نکالے گا جو جل کر کونکہ ہو چکے ہوں گے۔ پھر انہیں ایسے دریا میں ڈالا جائے گا جو جنت کے کناروں پر ہے اسے ”آب حیات“ کہا جاتا ہے چنانچہ وہ اس سے اس طرح تروتازہ ہو کر نکلیں گے جیسے سیلابی جگہ سے دانہ اگتا ہے جنہیں تم نے کسی پتھر یا درخت

کے پاس دیکھا ہوگا۔ پس جو پودا سورج کی طرف ہوتا ہے سبز اور جو سایہ میں ہوتا ہے سفید رہتا ہے گویا وہ موتیوں کی مانند نکلیں گے اور ان کی گردنوں میں مہریں لگا دی جائیں گی وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ پس اہل جنت کہیں گے کہ یہ رحمن کے آزاد کردہ ہیں۔ اس نے انہیں بغیر کوئی (نیک) عمل کئے اور بغیر بھلائی کو آگے بھیجے، جنت میں داخل کر دیا ہے۔ پس ان (جہنم سے آزاد ہونے والوں) سے کہا جائے گا: تمہارے لئے جو تم نے (جنت میں) دیکھا یہ اور اس کے برابر مزید ہے۔“ اسے امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۷۰ / ۹۶۶۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مُجَادَلَةٌ أَحَدِكُمْ فِي الْحَقِّ يَكُونُ لَهُ فِي الدُّنْيَا بِأَشَدِّ مُجَادَلَةً مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِرَبِّهِمْ فِي إِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ أُدْخِلُوا النَّارَ قَالَ: يَقُولُونَ: رَبَّنَا إِخْوَانُنَا كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا وَيُصُومُونَ مَعَنَا وَيَحُجُّونَ مَعَنَا فَأَدْخَلْتَهُمُ النَّارَ قَالَ: فَيَقُولُ: اذْهَبُوا فَأَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ مِنْهُمْ، قَالَ: فَيَأْتُونَهُمْ فَيَعْرِفُونَهُمْ بِصُورِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ النَّارُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى كَعْبِيهِ، فَيُخْرِجُونَهُمْ، فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا قَدْ أَخْرَجْنَا مَنْ أَمَرْتَنَا قَالَ: وَيَقُولُ: أَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزَنْ دِينَارٍ مِنَ الْإِيمَانِ ثُمَّ قَالَ: مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزَنْ نِصْفِ دِينَارٍ حَتَّى يَقُولَ: مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزَنْ ذَرَّةً. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْ فَلْيَقْرَأْ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ إِلَى **﴿عَظِيمًا﴾**. [النساء، ۴: ۴۸]. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه.

الحديث رقم ۷۰: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: فى قول الله تعالى: وجوه يومئذ ناضرة إلى ربها ناظرة، ۶/ ۲۷۰۷، الرقم: ۷۰۰۱، والنسائى فى السنن، كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: زيادة الإيمان، ۸/ ۱۱۲، الرقم: ۵۰۱۰، وابن ماجه فى السنن، المقدمة، باب: فى الإيمان، ۱/ ۲۳، الرقم: ۶۰، وأحمد بن حنبل فى المسند، ۳/ ۹۴، الرقم: ۱۱۷، والحكم فى المستدرک، ۴/ ۶۲۶، الرقم: ۸۷۳۶، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ، وَابْنُ رَاشِدٍ فِي الْجَامِعِ، ۱۱/ ۴۱۰.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے کسی ایک شخص کا بھی دنیا میں کسی حق بات کے لئے تکرار کرنا اس قدر سخت نہیں ہوگا جو تکرار مومنین کا ملین اپنے پروردگار سے اپنے ان بھائیوں کے لئے کریں گے جو جہنم میں داخل کئے جا چکے ہوں گے۔ وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! ہمارے یہ بھائی ہمارے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے اور ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ہی ساتھ حج کرتے تھے اور تو نے انہیں دوزخ میں ڈال دیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اچھا تم جنہیں پہچانتے ہو انہیں جا کر خود ہی دوزخ سے نکال لو۔ کہتے ہیں: وہ ان کے پاس جائیں گے اور ان کی شکلیں دیکھ کر انہیں پہچان لیں گے۔ ان میں سے بعض کو تو آگ نے پنڈلیوں کے نصف تک اور بعض کو ٹخنوں تک پکڑا ہوگا۔ وہ انہیں نکالیں گے اور پھر عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں جن کے نکالنے کا حکم فرمایا تھا انہیں ہم نے نکال لیا ہے، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: انہیں بھی جا کر نکال لو جن کے دل میں ایک دینار کے بھر بھی ایمان ہے۔ پھر فرمائے گا: اسے بھی نکال لاؤ جس کے دل میں نصف دینار کے برابر ایمان ہے (پھر) یہاں تک فرمائے گا: اسے بھی (نکال لاؤ) جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب جس شخص کو یقین نہ آئے تو وہ یہ آیت کریمہ پڑھ لے۔ ”بیشک اللہ اس بات کو نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس سے کم تر (جو گناہ بھی ہو) جس کے لئے چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔“ [النساء، ۴: ۴۸]۔

اسے امام بخاری، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے الفاظ امام نسائی کے ہیں۔

۷۱/۹۶۷۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ، شَكٌّ فِي أَحَدِهِمَا، مَتَمَّاسِكِينَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ، حَتَّى يَدْخُلَ أَوْلَهُمْ وَآخِرُهُمُ الْجَنَّةَ،

الحديث رقم ۷۱: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الرقاق، باب: يدخل الجنة سبعون ألفاً بغير حساب، ۲۳۹۶/۵، الرقم: ۶۱۷۷، وفي باب: صفة الجنة والنار، ۲۳۹۹/۵، الرقم: ۶۱۸۷، وفي كتاب: بدء الخلق، باب: ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة، ۱۱۸۶/۳، الرقم: ۳۰۷۵، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ۱۹۸/۱، الرقم: ۲۱۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۳۵/۵، الرقم: ۲۲۸۳۹.

وَوُجُوهُهُمْ عَلَى ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار یا سات لاکھ افراد بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے، (راوی کو دونوں میں سے ایک کا شک ہے) یہ ایک دوسرے کو تھامے ہوئے ہوں گے یہاں تک کہ ان کا پہلا اور آخری شخص جنت میں داخل ہو جائے گا اور ان کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۷۲/۹۶۸. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ فِي رَوَايَةٍ طَوِيلَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ بِأَشَدَّ مُنَاشِدَةً لِلَّهِ فِي اسْتِقْصَاءِ الْحَقِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِلَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ فِي النَّارِ، يَقُولُونَ: رَبَّنَا، كَانُوا يَصُومُونَ مَعَنَا، وَيُصَلُّونَ وَيَحُجُّونَ. فَيَقَالُ لَهُمْ: أَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ، فَتَحَرَّمُ صُورُهُمْ عَلَى النَّارِ، فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا قَدْ أَخَذَتِ النَّارُ إِلَى نِصْفِ سَاقِيهِ وَإِلَى رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُونَ: رَبَّنَا، مَا بَقِيَ فِيهَا أَحَدٌ مِمَّنْ أَمَرْتَنَا بِهِ، فَيَقُولُ: ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا، ثُمَّ يَقُولُونَ: رَبَّنَا، لَمْ نَذَرْ فِيهَا أَحَدًا مِمَّنْ أَمَرْتَنَا، ثُمَّ يَقُولُ: ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا، ثُمَّ يَقُولُونَ: رَبَّنَا، لَمْ نَذَرْ فِيهَا أَحَدًا، ثُمَّ يَقُولُ: ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا، ثُمَّ يَقُولُونَ: رَبَّنَا، لَمْ نَذَرْ فِيهَا خَيْرًا، وَكَانَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رضی اللہ عنہ

الحديث رقم ۷۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: معرفة طريق

الرؤية، ۱/۱۶۹، الرقم: ۱۸۳، والطيالسي في المسند، ۱/۲۸۹، الرقم: ۲۱۷۹،

والحلم في المستدرک، ۴/۶۲۶، الرقم: ۸۷۳۶، والمنذري في الترغيب والترهيب،

۴/۲۲۳، الرقم: ۵۴۶۶.

يَقُولُ: إِنَّ لَمْ تُصَدِّقُونِي بِهَذَا الْحَدِيثِ، فَاقْرَأُوا إِن شِئْتُمْ: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِن تَكَ حَسَنَةً يُّضْعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ [النساء، ۴: ۴۰]. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت ابوسعید خدری ؓ سے مروی طویل حدیث پاک میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جو مومن نجات پا کر جنت میں چلے جائیں گے وہ اپنے ان مسلمان بھائیوں کو جو جہنم میں پڑے ہوں گے جہنم سے چھڑانے کے لیے (بطور ناز) اللہ تعالیٰ سے ایسی تکرار کریں گے جیسی تکرار کوئی شخص اپنا حق مانگنے کے لیے بھی نہیں کرتا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے: اے ہمارے رب! یہ لوگ ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے، نمازیں پڑھتے تھے اور حج کرتے تھے۔ ان سے کہا جائے گا: جن لوگوں کو تم پہچانتے ہو انہیں دوزخ سے نکال لو۔ پس ان لوگوں کی صورتیں آگ پر حرام کر دی جائیں گی۔ پھر جنتی مسلمان کثیر تعداد میں ان لوگوں کو دوزخ سے نکال لائیں گے جن میں سے بعض کو نصف پنڈلیوں تک اور بعض کو گھٹنوں تک دوزخ کی آگ نے جلا ڈالا تھا۔ وہ پھر عرض کریں گے: اے اللہ! اب ان لوگوں میں سے کوئی باقی نہیں بچا جنہیں جہنم سے نکال لانے کا تو نے حکم دیا تھا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: پھر جاؤ اور جس کے دل میں دینار کے برابر بھی نیکی ہے اسے بھی جہنم سے نکال لاؤ، وہ پھر کثیر تعداد میں لوگوں کو دوزخ سے نکال لائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے: اے ہمارے رب! جن لوگوں کو تو نے جہنم سے نکالنے کا حکم دیا تھا ہم نے ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑا۔ اللہ تعالیٰ پھر فرمائے گا: جاؤ جس کے دل میں نصف دینار کے برابر بھی نیکی ہو اسے بھی جہنم سے نکال لاؤ۔ وہ پھر جائیں گے اور کثیر تعداد میں لوگوں کو جہنم سے نکال لائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے: اے ہمارے رب! جن لوگوں کو تو نے دوزخ سے نکالنے کا حکم دیا تھا ہم نے ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑا۔ اللہ تعالیٰ پھر فرمائے گا: جس شخص کے دل میں تمہیں ایک ذرہ برابر بھی نیکی ملے اسے بھی جہنم سے نکال لاؤ۔ وہ جائیں گے اور جہنم سے بہت بڑی تعداد میں مخلوق خدا کو نکال لائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے: اے اللہ! اب دوزخ میں نیکی کا ایک ذرہ بھی نہیں۔ حضرت ابوسعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ اگر تم میری اس بیان کردہ حدیث کی تصدیق نہیں کرتے تو قرآن کریم کی اس آیت کو پڑھو: ”بیشک اللہ تعالیٰ ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا، اور اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دوگنا کر دیتا ہے اور اپنے پاس سے بڑا اجر عطا فرماتا ہے۔“ [النساء، ۴: ۴۰]۔

اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۷۳/۹۶۹. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي رَوَايَةٍ طَوِيلَةٍ قَالَ: ثُمَّ يَنْجُو الْمُؤْمِنُونَ، فَتَنْجُو أَوَّلُ زُمْرَةٍ، وَجُوهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ سَبْعُونَ أَلْفًا لَا يُحَاسِبُونَ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ كَأَضْوَاءِ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ ثُمَّ كَذَلِكَ..... الحديث. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ مَرْفُوعًا.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے طویل حدیث مروی ہے فرماتے ہیں: پھر قیامت کے دن مومنین نجات پائیں گے تو سب سے پہلے ایسی جماعت نجات پائے گی جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے، وہ ستر ہزار افراد ہوں گے جن سے کوئی حساب نہیں لیا جائے گا۔ پھر (وہ مومن نجات پائیں گے) جو ان سے ملے ہوئے ہوں گے (اور جن کے چہرے) آسمان کے ستاروں کی مانند چمکتے ہوں گے پھر اسی طرح یہ سلسلہ جاری رہے گا۔“ اسے امام مسلم اور احمد نے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۷۴/۹۷۰. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَهْطٍ بِإِيلِيَاءَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ. قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ سِوَاكَ؟ قَالَ: سِوَايَ. فَلَمَّا قَامَ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا ابْنُ أَبِي الْجَدْعَاءِ.

الحديث رقم ۷۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ۱/۱۷۷، الرقم: ۱۹۱، وأحمد بن حنبل مرفوعاً في المسند، ۳/۳۴۵، الرقم: ۱۴۷۲۱، وعبد الله بن أحمد في السنة، ۱/۲۴۸، الرقم: ۴۵۷، وابن منده في الإيمان، ۲/۸۲۵، الرقم: ۸۵۱، وإسناده صحيح.

الحديث رقم ۷۴: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في الشفاعة، ۴/۶۲۶، الرقم: ۲۴۳۸، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ۲/۱۴۴۳، الرقم: ۴۳۱۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۴۶۹-۴۷۰، الرقم: ۱۵۸۵۷، إسناده صحيح، ورجاله ثقات رجال الصحيح، والدارمي في السنن، ۲/۴۲۳، الرقم: ۲۸۰۸، وأبو يعلى في المسند، ۱۲/۲۸۰، الرقم: ۶۸۶۶.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں ایلیاء کے مقام پر ایک گروہ کے ساتھ تھا تو ان میں سے ایک شخص نے کہا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کے ایک شخص (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یا حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ) کی شفاعت کے سبب بنو تمیم کے افراد سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کیا وہ شخص آپ کے علاوہ کوئی اور ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں میرے علاوہ۔ راوی کہتے ہیں: پس جب وہ چلے گئے تو میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتلایا: یہ ابن ابی الجعد رضی اللہ عنہ (صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔“

اسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۵/۹۷۱. عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم:
يَشْفَعُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمِثْلِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

”حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ قیامت کے دن دو قبیلوں ربیعہ اور مضر (کے افراد کی تعداد) کے برابر لوگوں کی شفاعت کریں گے۔“ اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۷۶/۹۷۲. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِنَّ مِنْ أُمَّتِي

الحديث رقم ۷۵: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: ما جاء في الشفاعة، ۴/۶۲۷، الرقم: ۲۴۳۹، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۱/۵۲۳، الرقم: ۸۶۶، والآجري في الشريعة، ۱/۲۹۹.

الحديث رقم ۷۶: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: ما جاء في الشفاعة، ۴/۶۲۷، الرقم: ۲۴۴۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۲۰، الرقم: ۱۱۱۴۸، وابن كثير في البداية والنهاية، ۱۰/۴۶۸.

مَنْ يَشْفَعُ لِلْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيلَةِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ
لِلْعَصْبَةِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتَّى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً میرا ایک امتی لوگوں کے ایک گروہ کی شفاعت کرے گا، ان میں سے کوئی کسی قبیلہ کی شفاعت کرے گا، ان میں سے کوئی کسی جماعت کی شفاعت کرے گا اور ان میں سے کوئی کسی شخص کی شفاعت کرے گا یہاں تک کہ وہ سب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔“

اسے امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۹۷۳/۷۷۔ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ:
وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا، لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا
عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَثَلَاثَ حَيَاتٍ مِنْ حَيَاتِهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری امت سے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار کو داخل کرے گا نیز اللہ تعالیٰ اپنے چلوؤں میں سے (اپنے حسبِ حال) تین چلو (جہنمیوں کے) بھی جنت میں ڈالے گا۔“

الحديث رقم ۷۷: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والودع
عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: في الشفاعة، ۴/۶۲۶، الرقم: ۲۴۳۷، وابن ماجه في
السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ۲/۱۴۳۳، الرقم: ۴۲۸۶، وأحمد بن
حنبل في المسند، ۵/۲۶۸، الرقم: ۲۲۳۰۳، إسناده حسن، وابن أبي شيبة في
المصنف، ۶/۳۱۵، الرقم: ۳۱۷۱۴، وابن أبي عاصم في السنة، ۱/۲۶۰، ۲۶۱،
الرقم: ۵۸۸، ۵۸۹، والعسقلاني في الإصابة، ۶/۶۴۶، الرقم: ۹۲۳۳، سنده صحيح.

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۷۸/۹۷۴. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ: الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ.

”حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن تین قسم کے لوگ شفاعت کریں گے: انبیاء کرام، پھر علماء، پھر شہداء۔“

اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۷۹/۹۷۵. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا الْحَارِثُ بْنُ أَقِيْشٍ، فَحَدَّثَنَا الْحَارِثُ لَيْلَتَيْهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ أَكْثَرُ مِنْ مُضَرَ، وَإِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَعْظُمُ لِلنَّارِ حَتَّى يَكُونَ أَحَدَ زَوَايَاهَا.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ہمارے پاس حضرت حارث بن اقیس رضی اللہ عنہ آئے۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ نے اسی رات ہم سے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے ایک امتی کی شفاعت کے سبب قبیلہ

الحديث رقم ۷۸: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ۱۴۴۳/۲، الرقم: ۴۳۱۳، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/۲۶۵، الرقم: ۱۷۰۷، والآجری فی الشریعة، ۱/۳۵۰، والخطیب البغدادی فی تاریخ بغداد، ۱۱/۱۷۷، الرقم: ۵۸۸۸.

الحديث رقم ۷۹: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة النار، ۱۴۴۶/۲، الرقم: ۴۳۲۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۳۱۲، والحاكم في المستدرک، ۱/۲۴۲، الرقم: ۲۳۸، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۱۳، الرقم: ۳۱۷۰۲، وأبو يعلى في المسند، ۳/۱۵۴، الرقم: ۱۵۸۱، والشيباني في الأحاد والمثاني، ۲/۲۹۴، الرقم: ۱۰۵۶.

مضر سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور بے شک ایک ایسا امتی بھی ہوگا (جو اپنے گناہوں کے سبب) دوزخ کے لئے اتنا بڑا ہو جائے گا کہ (گویا) اس کا ایک کونہ ہوگا۔“

اسے امام ابن ماجہ، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ نیز انہوں نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۹۷۶ / ۸۰۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَصْفُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صُفُوفًا (وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: أَهْلُ الْجَنَّةِ) فَيَمُرُّ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ عَلَى الرَّجُلِ، فَيَقُولُ: يَا فُلَانُ، أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ اسْتَسْقَيْتَ فَسَقَيْتَكَ شَرْبَةً؟ قَالَ: فَيَشْفَعُ لَهُ، وَيَمُرُّ الرَّجُلُ، فَيَقُولُ: أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ نَاوَلْتُكَ طَهُورًا؟ فَيَشْفَعُ لَهُ، وَيَقُولُ: يَا فُلَانُ، أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ بَعَثْتَنِي فِي حَاجَةٍ كَذَا وَكَذَا؟ فَذَهَبْتُ لَكَ، فَيَشْفَعُ لَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگ صفیں بنائیں گے (ابن نمیر نے کہا یعنی کہ اہل جنت) تو دوزخیوں میں سے ایک شخص جنتیوں میں سے ایک شخص کے پاس سے گزرے گا اور کہے گا: اے فلاں! تجھے یاد ہے کہ ایک دن تو نے پانی مانگا تھا اور میں نے تجھے پانی پلایا تھا؟ راوی فرماتے ہیں: پس وہ جنتی اس دوزخی کے لئے شفاعت کرے گا۔ ایک اور آدمی دوسرے آدمی کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا: تجھے یاد ہے کہ میں نے ایک دن تجھے طہارت کے لئے پانی دیا تھا؟ چنانچہ وہ اس کے لئے شفاعت کرے گا۔ ایک اور آدمی کہے گا: اے فلاں! تجھے یاد ہے کہ ایک دن تو نے مجھے اس کام کے لئے بھیجا تھا چنانچہ میں تیری خاطر چلا گیا تھا؟ پس وہ اس کی شفاعت

الحدیث رقم ۸۰: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل صدقة

الماء، ۱۲۱۵/۲، الرقم: ۳۶۸۵، وأبو يعلى في المسند، ۷/۷۸، الرقم: ۴۰۰۶،

والطبراني في المعجم الأوسط، ۶/۳۱۷، الرقم: ۶۵۱۱، والمنذري في الترغيب

والترهيب، ۲/۳۹، الرقم: ۱۴۱۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۳۸۲،

والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ۳/۲۷۵.

کرے گا۔“ اسے امام ابن ماجہ اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۸۱/۹۷۷. عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِذَا خَلَصَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ النَّارِ، وَأَمِنُوا فَمَا مُجَادَلَةٌ أَحَدِكُمْ لِصَاحِبِهِ فِي الْحَقِّ يَكُونُ لَهُ فِي الدُّنْيَا أَشَدَّ مُجَادَلَةً مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِرَبِّهِمْ فِي إِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ أُدْخِلُوا النَّارَ، قَالَ: يَقُولُونَ: رَبَّنَا، إِخْوَانُنَا، كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا وَيَصُومُونَ مَعَنَا، وَيَحُجُّونَ مَعَنَا، فَأَدْخَلْتَهُمُ النَّارَ، فَيَقُولُ: أَذْهَبُوا فَأَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ مِنْهُمْ، فَيَأْتُونَهُمْ فَيَعْرِفُونَهُمْ بِصُورِهِمْ، لَا تَأْكُلُ النَّارُ صُورَهُمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ النَّارُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقِيهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى كَعْبِيهِ، فَيُخْرِجُونَهُمْ، فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا، أَخْرَجْنَا مَنْ قَدْ أَمَرْتَنَا، ثُمَّ يَقُولُ: أَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزْنُ دِينَارٍ مِنَ الْإِيمَانِ، ثُمَّ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزْنُ نِصْفِ دِينَارٍ، ثُمَّ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ.

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْ هَذَا، فَلْيَقْرَأْ: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكَ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ [النساء، ۴: ۴۰]. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایمان والوں کو نجات عطا فرمائے گا اور وہ دوزخ سے محفوظ ہو جائیں گے تو وہ اپنے ان ساتھیوں کے لیے جو دوزخ میں ہیں خدا سے اس شخص سے بھی زیادہ بحث کریں گے جو دنیا میں اپنے ساتھی کے لیے اس کے حق پر جھگڑتا ہے۔ وہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! یہ ہمارے بھائی ہیں ہمارے ساتھ نمازیں پڑھا کرتے تھے، ہمارے ساتھ

الحديث رقم ۸۱: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: في الإيمان، ۲۳/۱، الرقم: ۶۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۹۴/۳، الرقم: ۱۱۷، وابن رشد في الجامع، ۴۰۹/۱۱، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ۲۹۴/۱.

روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ حج کیا کرتے تھے تو نے انہیں دوزخ میں داخل کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: جاؤ تم جن لوگوں کو جانتے ہو انہیں دوزخ سے نکال لو، وہ آئیں گے اور ان کے چہرے پہچانیں گے، ان کے چہروں کو آگ نے نہ جلایا ہوگا، بعض کو آدمی پنڈلیوں تک آگ نے جلا دیا ہوگا اور بعض کو ان کے ٹخنوں تک۔ وہ انہیں نکال لائیں گے اور عرض گزار ہوں گے: اے خداوند! جن کے بارے میں تو نے ہمیں حکم دیا تھا ہم نے انہیں نکال لیا ہے۔ پھر حکم ہوگا جس کے دل میں دینار کے برابر بھی ایمان ہو اسے نکال لاؤ۔ پھر حکم ہوگا جس کے دل میں نصف دینار کے برابر بھی ایمان ہو اسے بھی نکال لاؤ۔ پھر حکم ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو اسے بھی نکال لاؤ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جسے یقین نہ آتا ہو وہ یہ آیت پڑھے:

”بیشک اللہ تعالیٰ ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا، اور اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دوگنا کر دیتا ہے۔“

[النساء، ۴: ۴۰]۔ اسے امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۸۲/۹۷۸۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: أَمَّا أَهْلُ النَّارِ الَّذِينَ هُمْ أَهْلُهَا لَا يَمُوتُونَ وَلَا يَحْيَوْنَ وَأَمَّا أَنَا فَيُرِيدُ اللَّهُ بِهِمُ الرَّحْمَةَ فَيَمِيتُهُمْ فِي النَّارِ. فَيَدْخُلُ عَلَيْهِمُ الشُّفَعَاءُ، فَيَأْخُذُ الرَّجُلُ أَنْصَارَهُ. فَيَبِئْتُهُمْ أَوْ قَالَ: فَيَنْبُتُونَ عَلَى نَهْرِ الْحَيَاةِ، أَوْ قَالَ: الْحَيَوَانِ، أَوْ قَالَ: الْحَيَاةِ، أَوْ قَالَ: نَهْرِ الْجَنَّةِ، فَيَنْبُتُونَ نَبَاتِ الْحَبَّةِ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: أَمَّا تَرَوْنَ الشَّجَرَةَ تَكُونُ خَضْرَاءَ ثُمَّ تَكُونُ صَفْرَاءَ، أَوْ قَالَ: تَكُونُ صَفْرَاءَ ثُمَّ تَكُونُ خَضْرَاءَ؟ قَالَ: فَقَالَ بَعْضُهُمْ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ بِالْبَادِيَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جہنم میں سے جو اس کے مستحق ہوں گے وہ نہ اس میں مریں گے اور نہ جی پائیں گے، اور جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے نوازنا چاہے گا انہیں جہنم میں موت دے دے گا۔ پس شفاعت کرنے

الحديث رقم ۸۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/۳، الرقم: ۱۱۰۱۶، إسناده صحيح على شرط مسلم، وعبد بن حميد في المسند، ۱/۲۷۴، الرقم: ۸۶۵۔

والے ان کے پاس جائیں گے تو انسان اپنے مددگاروں کو بلائے گا۔ پس وہ ان کو بکھیر دے گا یا فرمایا: وہ جنت کی نہر حیات میں (نہا کر دوبارہ) اگیں گے، پس وہ (اس میں سے) ایسے نکلیں گے جیسے سیلابی جگہ سے سرسبز دانہ نکلتا ہے۔ فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم درخت کو نہیں دیکھتے کہ سبز ہوتا ہے پھر زرد ہوتا ہے، یا فرمایا: زرد ہوتا ہے پھر سبز ہوتا ہے؟ ان میں سے بعض نے کہا گویا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کسی دیہات میں تھے (اور درخت کو دیکھ دیکھ کر اس کی صفات بیان کر رہے تھے)۔“ اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۸۳/۹۷۹. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: يُعْرَضُ النَّاسُ عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ، وَعَلَيْهِ حَسَكٌ وَكَالَلَيْبِ وَخَطَاطِيفٌ تَخْطِفُ النَّاسَ. قَالَ: فَيَمُرُّ النَّاسُ مِثْلَ الْبُرْقِ، وَآخِرُونَ مِثْلَ الرِّيحِ، وَآخِرُونَ مِثْلَ الْفَرَسِ الْمَجْدِ، وَآخِرُونَ يَسْعَوْنَ سَعْيًا، وَآخِرُونَ يَمْشُونَ مَشْيًا، وَآخِرُونَ يَحْبُونَ حَبًّا وَآخِرُونَ يَزْحَفُونَ زَحْفًا. فَأَمَّا أَهْلُ النَّارِ فَلَا يَمُوتُونَ وَلَا يَحْيُونَ، وَأَمَّا نَاسٌ فَيُؤْخَذُونَ بِذُنُوبِهِمْ فَيُحْرَقُونَ، فَيَكُونُونَ فَحْمًا، ثُمَّ يَأْذَنُ اللَّهُ فِي الشَّفَاعَةِ، فَيُوجَدُونَ ضَبَارَاتٍ ضَبَارَاتٍ، فَيَقْدَفُونَ عَلَى نَهْرٍ، فَيَنْبَتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جہنم کے پل پر لوگوں کو ڈالا جائے گا، اس پر کانٹے اور نوکیلے منہ والے لوہے کے ٹکڑے پڑے ہوں گے جو لوگوں کو اچکیں گے۔ فرماتے ہیں کہ بعض لوگ بجلی کی طرح اس سے گزریں گے، بعض ہوا کی طرح، بعض عالی نسل تیز رفتار گھوڑے کی طرح، بعض دوڑتے ہوئے، بعض چلتے ہوئے، بعض سرین کے بل گھسٹتے

الحديث رقم ۸۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۵/۳، الرقم: ۱۱۲۰۰،
إسناده صحيح على شرط مسلم، والنسائي في السنن الكبرى، ۴۰۶/۶، الرقم:
۱۱۳۲۷، وابن حبان في الصحيح، ۳۸۴/۱۶، الرقم: ۷۳۷۹، والحكم في
المستدرک، ۶۲۷/۴، الرقم: ۸۷۳۷، وأبو يعلى في المسند، ۴۴۶/۲، الرقم: ۱۲۵۳.

ہوئے اور بعض ریگتے ہوئے گزریں گے۔ پس اہل جہنم نہ اس میں مرے گے اور نہ جہنم میں گئے اور وہ لوگ جنہیں ان کے گناہوں کے سبب پکڑا جائے گا جب انہیں جلایا جائے گا تو وہ کوندہ ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ شفاعت کا اذن دے گا تو انہیں جماعتوں کی شکل میں لا کر نہر (حیات) پر ڈال دیا جائے گا۔ پس وہ (اس میں سے) ایسے تروتازہ نکلیں گے جیسے سیلابی جگہ سے سرسبز و شاداب دانہ نکلتا ہے۔“

اسے امام احمد، نسائی، ابن حبان، حاکم اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۹۸۰/۸۴۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا مَيَّرَ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ، فَدَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ. قَامَتِ الرُّسُلُ فَشَفَعُوا، فَيَقُولُ: انْطَلِقُوا أَوْ اذْهَبُوا، فَمَنْ عَرَفْتُمْ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَهُمْ قَدْ امْتَحَشُوا، فَيَلْقَوْنَهُمْ فِي نَهْرٍ أَوْ عَلَى نَهْرٍ. يُقَالُ لَهُ: الْحَيَاةُ. قَالَ: فَتَسْقُطُ مَحَاشُهُمْ عَلَى حَافَةِ النَّهْرِ، وَيَخْرُجُونَ بِيضًا مِثْلَ الثَّعَارِيرِ، ثُمَّ يَشْفَعُونَ، فَيَقُولُ: اذْهَبُوا أَوْ انْطَلِقُوا، فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ قِيرَاطٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوهُمْ، قَالَ: فَيُخْرِجُونَ بَشْرًا، ثُمَّ يَشْفَعُونَ، فَيَقُولُ: اذْهَبُوا أَوْ انْطَلِقُوا، فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ، ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ ﷻ: أَنَا الْآنَ أَخْرِجُ بِعِلْمِي وَرَحْمَتِي، قَالَ: فَيُخْرِجُ أَضْعَافَ مَا أَخْرَجُوا، وَأَضْعَافَهُ، فَيُكْتَبُ فِي رِقَابِهِمْ عِتْقَاءُ اللَّهِ ﷻ، ثُمَّ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، فَيُسَمَّوْنَ فِيهَا الْجَهَنَّمِيِّينَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَأِسْنَادُهُ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب جنتی اور جہنمی لوگوں میں امتیاز ہو جائے گا اور جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں

الحديث رقم ۸۴: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۲۵، الرقم: ۱۴۴۹۱، وابن

حبان في الصحيح، ۱/۴۱۰، الرقم: ۱۸۳، وابن جعد في المسند، ۱/۳۸۶، الرقم:

۲۶۴۳، وابن كثير في البداية والنهاية، ۱۰: ۴۵۲.

گے۔ اس کے بعد رسلِ عظام کھڑے ہو کر شفاعت فرمائیں گے۔ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا: جاؤ اور جس جسے تم پہچانتے ہو اسے جہنم سے نکال لاؤ تو وہ ایسے لوگوں کو نکال لائیں گے جو جل کر کوئلے کی طرح ہو چکے ہوں گے۔ پھر انہیں آبِ حیات کے دریا میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر فرمایا: پس ان کے جلے ہوئے جسموں کو دریا کے کنارے میں ڈال دیا جائے گا۔ جس کے بعد وہ سفید کٹڑیوں کی طرح سفید تر و تازہ ہو کر نکلیں گے۔ پھر اس کے بعد وہ دوبارہ شفاعت فرمائیں گے تو (اللہ تعالیٰ انہیں) فرمائے گا: پس جاؤ جس کے دل میں رتی بھر ایمان پاؤ تو اسے بھی جہنم سے نکال لاؤ تو وہ جلدی سے نکال لائیں گے۔ پھر وہ شفاعت کریں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں فرمائے گا: جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان پاؤ تو اسے بھی نکال لاؤ (وہ مزید لوگوں کو نکال لائیں گے) پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اب میں اپنے علم اور رحمت سے نکالتا ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ جتنے لوگ انہوں نے نکالے ہوں گے اس سے کئی گنا زیادہ لوگوں کو نکال لے گا اور (پھر) اس سے بھی زیادہ، تو ان کی گردنوں پر لکھ دیا جائے گا ”عتقاء اللہ“ (یعنی اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ لوگ)۔ پھر وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے اور انہیں جہنمیوں کے نام سے پکارا جائے گا۔“

اسے امام احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ نیز اس کی اسناد مسلم کی شرائط پر صحیح اور رجال ثقات ہیں۔

۸۵/۹۸۱۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: يُحْمَلُ النَّاسُ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَتَقَادَعُ بِهِمْ جَنَبَةُ الصِّرَاطِ تَقَادَعُ الْفَرَاشِ فِي النَّارِ، قَالَ: فَيُنَجِّي اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ. قَالَ: ثُمَّ يُؤْذَنُ لِلْمَلَائِكَةِ وَالنَّبِيِّينَ وَالشُّهَدَاءِ أَنْ يَشْفَعُوا، فَيَشْفَعُونَ وَيُخْرِجُونَ، وَيَشْفَعُونَ وَيُخْرِجُونَ، وَيَشْفَعُونَ وَيُخْرِجُونَ، وَزَادَ عَفَانُ مَرَّةً، فَقَالَ أَيْضًا: وَيَشْفَعُونَ

الحديث رقم ۸۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴۳/۵، الرقم: ۲۰۴۴۰، وإسناده حسن، والبزار في المسند، ۱۲۳/۹، الرقم: ۳۶۷۱، والطبراني في المعجم الصغير، ۱۴۲/۲، الرقم: ۹۲۹، وابن أبي عاصم في السنة، ۴۰۳/۲، الرقم: ۸۳۷، وإسناده حسن، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳۵۹/۱۰، وقال: رجاله رجال الصحيح، وابن كثير في البداية والنهاية، ۴۷۰/۱۰۔

وَيُخْرِجُونَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً مِنْ إِيْمَانٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّازُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

وإِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن لوگ پل صراط پر چلیں گے تو پل صراط کا کنارہ ان کو پتنگوں کے آگ میں گرنے کی طرح اس میں گرائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے جسے چاہے گا نجات دے گا۔ پھر فرشتوں، انبیاء کرام علیہم السلام، اور شہداء کو اجازت دی جائے گی کہ وہ شفاعت کریں۔ پس وہ شفاعت کریں گے اور (دوزخیوں) کو نکالیں گے، پھر وہ شفاعت کریں گے اور (دوزخیوں) کو نکالیں گے، پھر وہ شفاعت کریں گے اور (دوزخیوں) کو نکالیں گے۔ راوی عفان نے اس میں ایک مرتبہ اور کا اضافہ کیا ہے کہ پھر وہ شفاعت کریں گے اور جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا اسے بھی (دوزخ سے) نکال لیں گے۔“

اسے امام احمد، بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ نیز اس کی اسناد حسن ہیں اور امام بیہمی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۸۶/۹۸۲. عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: لِيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ لَيْسَ بِنَبِيِّ، مِثْلُ الْحَيِّينِ أَوْ مِثْلُ أَحَدِ الْحَيِّينِ: رَبِيعَةَ وَمُضَرَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ایک شخص جو کہ نبی بھی نہیں ہوگا اس کی شفاعت کے سبب سے دو قبیلوں ربیعہ اور مضر یا ان دونوں میں سے ایک کے برابر لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔“

اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۸۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۵۷/۵، الرقم: ۲۲۲۱۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۴۳/۸، الرقم: ۷۶۳۸، وفي مسند الشاميين، ۱۴۷/۲، الرقم: ۱۰۷۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳۸۱/۱۰، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۲۴۸/۴.

۸۷/۹۸۳۔ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أُمَّتِي لَيَشْفَعُ لِلْفِتَامِ مِنَ النَّاسِ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَشْفَعُ لِلْقَبِيلَةِ مِنَ النَّاسِ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَشْفَعُ لِلرَّجُلِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت ابوسعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میرا ایک امتی ایک گروہ کی شفاعت کرے گا تو وہ اس کی شفاعت کے سبب سے جنت میں داخل ہوں گے۔ بے شک ایک شخص کسی قبیلہ کی شفاعت کرے گا تو وہ اس کی شفاعت کے سبب سے جنت میں داخل ہوں گے اور بے شک ایک شخص کسی ایک شخص کی اور اپنے گھر والوں کی شفاعت کرے گا تو وہ اس کی شفاعت کے سبب سے جنت میں داخل ہوں گے۔“

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۸۸/۹۸۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيَتَحَمَدَنَّ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَنْاسٍ مَا عَمِلُوا مِنْ خَيْرٍ قَطُّ. فَيُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ بَعْدَ مَا احْتَرَقُوا فَيَدْخُلُهُمُ الْجَنَّةُ بِرَحْمَتِهِ بَعْدَ شَفَاعَةِ مَنْ يَشْفَعُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان لوگوں کے بارے میں احسان جنائے گا جنہوں نے (دنیا میں) کبھی کوئی بھلائی نہیں کی ہوگی۔ پس وہ انہیں دوزخ میں جل جانے کے بعد وہاں سے نکال لے گا اور پھر وہ انہیں اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرما دے گا (یہ سارا عمل) شفاعت کرنے والوں کی شفاعت کے بعد ہوگا۔“ اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۸۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۶۳، الرقم: ۱۱۶۰۵۔
الحديث رقم ۸۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/۴۰۰، الرقم: ۹۲۰۱،
والطبراني في المعجم الأوسط، ۵/۳۴۶، الرقم: ۵۵۰۶، والهيثمي في مجمع
الزوائد، ۱۰/۳۸۳۔

۸۹/۹۸۵. عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ كَعْبٌ رضی اللہ عنہ فَأَخَذَ بِحُجْرَةِ الْعَبَّاسِ رضی اللہ عنہ وَقَالَ: أَذْخِرُهَا عِنْدَكَ لِلشَّفَاعَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ الْعَبَّاسُ: وَلي الشَّفَاعَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّ يُسَلِّمُ إِلَّا كَانَتْ لَهُ شَفَاعَةٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو نَعِيمٍ.

”حضرت عطیہ عوفی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا دامن پکڑا اور عرض کرنے لگے: میں آپ کے اس دامن کو قیامت کے دن اپنے لئے ذریعہ شفاعت بناتا ہوں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میرے لئے شفاعت ہوگی؟ انہوں نے کہا: ہاں! حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے جس کسی نے بھی اسلام قبول کیا ہے اسے حق شفاعت حاصل ہوگا۔“

اسے امام احمد اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۹۰/۹۸۶. عَنْ أَنَسِ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: سَلَكَ رَجُلَانِ مَفَازَةً، أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ بِهِ رَهَقٌ، فَعَطِشَ الْعَابِدُ حَتَّى سَقَطَ. فَجَعَلَ صَاحِبُهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَمَعَهُ مِیْضَاءٌ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ، فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَهُوَ صَرِيْعٌ. فَقَالَ: وَاللَّهِ، لِإِنْ مَاتَ هَذَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ عَطِشًا وَمَعِيَ مَاءٌ، لَا أُصِيبُ مِنَ اللَّهِ خَيْرًا أَبَدًا. وَإِنْ سَقَيْتُهُ مَائِي لِأَمُوتَنَّ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ عَلَيْكَ، وَعَزِمَ وَرَشَّ عَلَيْهِ مِنْ مَائِهِ وَسَقَاهُ مِنْ فَضْلِهِ. قَالَ: فَقَامَ حَتَّى قَطَعَا الْمَفَازَةَ. قَالَ: فَيُوقَفُ الَّذِي بِهِ رَهَقٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِلْحِسَابِ، فَيُؤْمَرُ بِهِ إِلَى النَّارِ، فَتَسُوْقُهُ الْمَلَائِكَةُ، فَيَرَى الْعَابِدَ، فَيَقُولُ: يَا فُلَانُ، أَمَا

الحديث رقم ۸۹: أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۹۴۴/۲، الرقم: ۱۸۲۴، وأبو نعیم في حلیة الأولیاء، ۴۲/۶.

الحديث رقم ۹۰: أخرجه أبو یعلی في المسند، ۲۱۵/۷، الرقم: ۴۲۱۲، والطبرانی في المعجم الأوسط، ۴/۳، الرقم: ۲۹۰۶، والمنذري في الترغیب والترہیب، ۳۸/۲، الرقم: ۱۴۱۴، والهیثمی في مجمع الزوائد، ۱۳۲/۳، ۳۸۲/۱۰.

تَعْرِفْنِي؟ قَالَ: يَقُولُ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا فُلَانُ الَّذِي آثَرْتُكَ عَلَى نَفْسِي يَوْمَ الْمَفَازَةِ. قَالَ: يَقُولُ: بَلَى، أَعْرِفُكَ، قَالَ: فَيَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ: قِفُوا، قَالَ: فَيُوقَفُ وَيَجِيءُ حَتَّى يَقِفَ وَيَدْعُو رَبَّهُ يَقُولُ: يَا رَبِّ، قَدْ تَعْرِفُ يَدَهُ عِنْدِي، وَكَيْفَ آثَرَنِي عَلَى نَفْسِيهِ؟ يَا رَبِّ، هَبْهُ لِي. فَيَقُولُ: هُوَ لَكَ. قَالَ: وَيَجِيءُ فَيَأْخُذُ بِيَدِهِ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ. قَالَ الصَّلْتُ: قَالَ جَعْفَرٌ: قُلْتُ: حَدِّثْكَ أَنْسَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالتَّبْرَانِيُّ.

”حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو شخص کسی بیابان میں سے گزرے جن میں سے ایک عبادت گزار تھا اور دوسرا گناہ گار تھا۔ جب عبادت گزار (کے پاس پانی ختم ہو گیا) اور وہ پیاس کی شدت کی تاب نہ لا کر راستے میں گر گیا تو اس کا ساتھی اس کی طرف دیکھنے لگا اور اس کے پاس برتن میں ابھی کچھ پانی تھا۔ اس (گناہ گار) نے (بے دم ہو کر) پیاس سے چلاتے ہوئے اس ساتھی کو دیکھ کر کہا: اللہ رب العزت کی قسم! اگر یہ صالح بندہ میرے پاس پانی ہونے کے باوجود پیاس سے فوت ہو گیا تو میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کبھی بھی بھلائی نہیں پاسکوں گا اور اگر میں نے اسے اپنا پانی پلایا تو یقیناً میں مر جاؤں گا۔ پس اس نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے پختہ ارادہ کر کے اس پر پانی بہایا اور اس سے کچھ بچا ہوا پانی اسے پلا دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس پر وہ اٹھ کھڑا ہوا یہاں تک کہ ان دونوں نے صحرا عبور کر لیا۔ فرمایا: قیامت کے دن اس گناہ گار کو حساب کے لئے کھڑا کیا جائے گا تو (اس کے گناہوں کے سبب) اسے جہنم میں بھیجنے کا حکم دیدیا جائے گا۔ پس فرشتے اسے لے کر جا رہے ہوں گے تو وہ اسی عبادت گزار شخص کو دیکھ کر کہے گا: اے فلاں! کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ فرمایا: وہ پوچھے گا: تو کون ہے؟ وہ کہے گا: میں وہی فلاں شخص ہوں جس نے بیابان میں اپنی جان پر تجھے ترجیح دی تھی۔ وہ کہے گا: کیوں نہیں! میں تجھے پہچانتا ہوں۔ فرمایا: پس وہ فرشتوں سے کہے گا: رک جاؤ۔ تو اسے روک دیا جائے گا اور وہ (صالح بندہ) اپنے رب کے حضور حاضر ہو کر عرض کرے گا: اے رب! تو میری نسبت اس کا حال پہچانتا ہے کہ کیسے اس

نے اپنی جان پر مجھے ترجیح دی تھی؟ اے رب! تو اس شخص کو میرے اختیار میں دیدے۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: وہ تیرے اختیار میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص آئے گا اور اسے ہاتھ سے پکڑ کر جنت میں لے جائے گا۔“ صلت راوی کہتے ہیں کہ میں نے جعفر سے کہا: کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اسے حضور ﷺ سے روایت کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔“

اس حدیث کو امام ابو یعلیٰ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۹۱/۹۸۷. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُشْرِفُ عَلَى أَهْلِ النَّارِ فَيُنَادِيهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّارِ: يَا فَلَانُ، أَمَا تَعْرِفُنِي؟ قَالَ: وَاللَّهِ، مَا أَعْرِفُكَ، مَنْ أَنْتَ وَيَحْكُ؟ قَالَ: أَنَا الَّذِي مَرَرْتُ بِبِي فِي الدُّنْيَا فَاسْتَسْقَيْتَنِي شَرْبَةَ مَاءٍ فَسَقَيْتُكَ، فَاشْفَعْ لِي بِهَا عِنْدَ رَبِّكَ. قَالَ: فَدَخَلَ ذَلِكَ الرَّجُلُ عَلَى اللَّهِ فِي زُورِهِ، فَقَالَ: يَا رَبِّ، إِنِّي أَشْرَفْتُ عَلَى أَهْلِ النَّارِ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَنَادَى: يَا فَلَانُ، أَمَا تَعْرِفُنِي؟ فَقُلْتُ: لَا وَاللَّهِ مَا أَعْرِفُكَ، وَمَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا الَّذِي مَرَرْتُ بِبِي فِي الدُّنْيَا فَاسْتَسْقَيْتَنِي فَسَقَيْتُكَ، فَاشْفَعْ لِي بِهَا عِنْدَ رَبِّكَ، يَا رَبِّ، فَشَفِّعْنِي فِيهِ، قَالَ: فَيُشَفِّعُهُ اللَّهُ فِيهِ. وَأَخْرَجَهُ مِنَ النَّارِ.
رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اہل جنت میں سے ایک شخص دوزخیوں کو نیچے جھانک کر دیکھے گا تو ان میں سے ایک شخص اسے بلا کر کہے گا: اے فلاں! کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ وہ کہے گا: اللہ کی قسم! میں تجھے نہیں پہچانتا تمہارا بھلا ہوتم کون ہو؟ وہ کہے گا: میں وہی ہوں، دنیا میں تم میرے پاس گزرے تھے تو تم نے مجھ سے پانی

الحدیث رقم ۹۱: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۶/۲۱۰، الرقم: ۳۴۹۰، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۳۹، الرقم: ۱۴۱۵، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/۳۸۲، وابن كثير في البداية والنهاية، ۱۰/۴۷۱.

مانگا تھا اور میں نے تمہیں پانی پلایا تھا۔ پس اپنے رب کے ہاں اس (نیک) عمل کے سبب میری شفاعت کریں۔ راوی فرماتے ہیں: وہ شخص اللہ تعالیٰ کی زیارت کرنے والوں میں جا کر عرض کرے گا: اے رب! میں جہنم والوں کے پاس گیا تو ان میں سے ایک شخص نے مجھے بلا کر کہا: اے فلاں! کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ تو میں نے کہا: نہیں، بخدا! میں تجھے نہیں پہچانتا کہ تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں وہی ہوں کہ تو نے دنیا میں میرے پاس سے گزرنے پر مجھ سے پانی مانگا تھا سو میں نے تجھے پانی پلایا تھا۔ پس اپنے رب کے ہاں اس (نیک) عمل کے سبب میری شفاعت کرو۔ اے رب! اب تو میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کے حق میں اس کی شفاعت قبول فرمائے گا اور اسے دوزخ سے نکال لے گا۔“ اسے امام ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۹۲/۹۸۸۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: يَقُولُ النَّبِيُّ ﷺ: يُقَالُ لِلرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: قُمْ فَاشْفَعْ، فَيَشْفَعُ لِقَبِيلَتِهِ. فَيُقَالُ لِلآخِرِ: قُمْ فَاشْفَعْ، فَيَشْفَعُ لِأَهْلِ الْبَيْتِ. فَيُقَالُ لِلآخِرِ: قُمْ فَاشْفَعْ، فَيَشْفَعُ لِلرَّجُلِ وَالرَّجُلَيْنِ عَلَى قَدْرِ عَمَلِهِ. رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن کسی شخص کو کہا جائے گا: اٹھو، شفاعت کرو تو وہ اپنے قبیلہ کی شفاعت کرے گا۔ پھر کسی دوسرے سے کہا جائے گا: اٹھو، شفاعت کرو تو وہ اپنے گھر والوں کی شفاعت کرے گا۔ پھر کسی اور سے کہا جائے گا: اٹھو، شفاعت کرو تو وہ اپنے عمل کے موافق ایک یا دو شخص کی شفاعت کرے گا۔“ اسے امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۹۲: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۱۰۵/۷، وابن كثير في البداية والنهاية، ۴۶۸/۱۰.

أخرج ابن كثير في نهاية بداية النهاية، ۴۶۷/۱۰، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَقُولُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا رَبِّ! إِنَّ فُلَانًا سَقَانِي شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ فِي الدُّنْيَا، فَشَفَعَنِي فِيهِ. فَيَقُولُ اللَّهُ: إِذْهَبْ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ، فَيَذْهَبُ فَيَتَحَسَّرُ فِي النَّارِ حَتَّى يُخْرِجَهُ مِنْهَا.

۹۳/۹۸۹۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَمَعَ اللَّهُ أَهْلَ الْجَنَّةِ صُفُوفًا، فَإِذَا أَهْلُ النَّارِ صُفُوفًا فَيَنْظُرُ الرَّجُلُ مِنْ صُفُوفِ أَهْلِ النَّارِ إِلَى الرَّجُلِ مِنْ صُفُوفِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ لَهُ: يَا فَلَانُ، أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ اضْطَنَعْتُ إِلَيْكَ فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا؟ قَالَ: فَيَقُولُ: أَللَّهُمَّ، إِنَّ هَذَا اضْطَنَعَ لِي فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا، فَيُقَالُ لَهُ: خُذْ بِيَدِهِ، فَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ. قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ اہل جنت کی صفیں بنائے گا تو دوزخیوں کی بھی صفیں بنی ہوں گی۔ پس اہل جہنم کی صفوں میں سے ایک شخص اہل جنت کی صفوں میں ایک شخص کو دیکھ کر کہے گا: اے فلاں! تو یاد کر ایک دن میں نے دنیا میں تیرے ساتھ نیکی کی تھی؟ فرماتے ہیں: پس وہ (جنتی) عرض کرے گا: اے اللہ! بے شک اس نے دنیا میں میرے ساتھ نیکی کی تھی تو اسے کہا جائے گا: اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں داخل کر دو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔“ اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۹۴/۹۹۰۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ قَوْمٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، قَدْ عُدُّبُوا فِي النَّارِ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَشَفَاعَةِ الشَّافِعِينَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

الحديث رقم ۹۳: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۶/۱۲۵، الرقم: ۷۶۸۷، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۴/۳۳۲، الرقم: ۲۱۵۲، وابن كثير في البداية والنهاية، ۱۰/۴۷۱۔

الحديث رقم ۹۴: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۰/۲۱۴، الرقم: ۱۰۵۰۹، والهيتمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۳۷۹۔

”حضرت عبداللہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کی ایک قوم جنہیں دوزخ میں عذاب دیا گیا ہوگا اللہ تعالیٰ کی رحمت اور شفاعت کرنے والوں کی شفاعت سے ضرور جنت میں داخل ہوگی۔“ اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۹۵/۹۹۱. عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَفْتَقِدُ أَهْلُ الْجَنَّةِ نَاسًا يَعْرِفُونَهُمْ فِي الدُّنْيَا، فَيَأْتُونَ الْأَنْبِيَاءَ فَيَذْكُرُونَ لَهُمْ فَيُشَفَّعُونَ فِيهِمْ فَيُشَفَّعُونَ. فَيُقَالُ لَهُمْ: الطَّلَقَاءُ، وَكُلُّهُمْ طُلُقَاءُ، يُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءٌ الْحَيَاةِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

”حضرت جابر ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اہل جنت ان لوگوں کو جنہیں دنیا میں پہچانتے تھے جنت میں نہیں دیکھیں گے تو انبیاء کرام علیہم السلام کے پاس آکر ان کے بارے میں عرض کریں گے۔ (جب انہیں علم ہوگا کہ وہ دوزخ میں ہیں) تو وہ ان کی شفاعت کریں گے۔ ان کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ لہذا انہیں (اس شفاعت کے سبب جنت میں ان داخل ہونے والوں کو) ”آزاد کردہ لوگ“ کے نام سے پکارا جائے گا اور وہ سارے آزاد ہو جائیں گے۔ پھر ان پر آب حیات انڈیلا جائے گا۔“

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

۹۶/۹۹۲. عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ مُضَرَ، وَيَشْفَعُ الرَّجُلُ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ، وَيَشْفَعُ عَلَى قَدْرِ عَمَلِهِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابو امامہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے ایک

الحديث رقم ۹۵: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۳/۲۴۳، الرقم: ۳۰۴۴، والهيثمى في مجمع الزوائد، ۱۰/۳۷۹، وقال: إسناده حسن، والهندي في كنز العمال، ۱۴/۴۱۴، الرقم: ۳۹۱۱۶.

الحديث رقم ۹۶: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۸/۲۷۵، الرقم: ۸۰۵۹، والهيثمى في مجمع الزوائد، ۱۰/۳۸۲.

امتی کی شفاعت کے سبب سے قبیلہ مضر کی تعداد سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ایک شخص (صرف) اپنے گھر والوں کی شفاعت کرے گا اور ہر ایک اپنے عمل کے حسبِ حال شفاعت کرے گا۔“ اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۹۷/۹۹۳۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَكْثَرُوَا مِنَ الْمَعَارِفِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، فَإِنَّ لِكُلِّ مُؤْمِنٍ شَفَاعَةً عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مؤمنین سے اچھی طرح جان پہچان رکھو کیونکہ ہر مومن قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں شفاعت کرے گا۔“ اسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

فَصَلِّ فِي أَنْ قُلُوبَ الْعَارِفِينَ مَعَادِنُ التَّقْوَى

﴿ قلوب عارفين کا مرکز تقویٰ ہونے کا بیان ﴾

۹۸/۹۹۴. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ مَعْدِنًا وَمَعْدِنُ التَّقْوَى قُلُوبُ الْعَارِفِينَ.
رَوَاهُ الْقُضَاعِيُّ وَطَبْرَانِيُّ وَابِيَهَقِي.

”حضرت عمر بن الخطاب رضي الله عنه حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: ہر چیز کی کوئی نہ کوئی کان (یعنی مخفی خزانہ) ہوتی ہے اور تقویٰ کی کان عارفوں کے دل ہوتے ہیں۔“

اس حدیث کو امام قضاوی، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۹۹/۹۹۵. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى.

الحدیث رقم ۹۸: أخرجه القضاعي في مسند الشهاب، ۱۲۹/۲، الرقم: ۱۰۳۳-۱۰۳۴، والطبرانی في المعجم الكبير، ۳۰۳/۱۲، الرقم: ۱۳۱۸۵، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱۵۸/۴، الرقم: ۴۶۵۱، والديلمي في مسند الفردوس، ۳۲۹/۳، الرقم: ۴۹۸۸، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۱۱/۴، الرقم: ۱۵۹۴، والزرعي في نقد المنقول، ۶۰/۱، الرقم: ۸۱، والذهبي في ميزان الاعتدال، ۱۴، ۱۰۱، والعسقلاني في لسان الميزان، ۲۱۷/۶، الرقم: ۷۶۰، والدمشقي في المنار المنيف، ۶۶/۱، الرقم: ۱۲۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۸۶/۱۰.

الحدیث رقم ۹۹: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الزهد والرقائق، باب: (۱)، ۲۲۷۷/۴، الرقم: ۲۹۶۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۶۸/۱، الرقم: ۱۴۴۱، وأبو يعلى في المسند، ۸۵/۲، الرقم: ۷۳۷، والدورقي في مسند سعد، ۴۹/۱، الرقم: ۱۸، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲۹۷/۷، الرقم: ۱۰۳۷۰، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲۹۵/۳، الرقم: ۴۱۳۷.

”حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے سے محبت رکھتا ہے جو متقی (لوگوں سے) بے نیاز اور گوشہ نشین ہو۔“

اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۹۹۶ / ۱۰۰. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أَدْنَى الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَأَحَبُّ الْعَبِيدِ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْأَتْقِيَاءُ الْأَخْفِيَاءُ الَّذِينَ إِذَا غَابُوا لَمْ يُفْتَقَدُوا وَإِذَا شَهِدُوا لَمْ يُعْرَفُوا أَوْلِيكَ أَيْمَةُ الْهُدَى وَمَصَابِيحُ الْعِلْمِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت معاذ بن جبلؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: معمولی سا دکھاوا بھی شرک ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بندوں میں سے محبوب ترین، متقی اور خشتِ الہی رکھنے والے وہ لوگ ہیں جو موجود نہ ہوں تو تلاش نہ کیے جائیں اور موجود ہوں تو پہچانے نہ جائیں، وہی لوگ ہدایت کے امام اور علم کے چراغ ہیں۔“

اسے امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۹۹۷ / ۱۰۱. عَنْ أَنَسِ ؓ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ آلُ مُحَمَّدٍ؟ فَقَالَ: كُلُّ تَقِيٍّ وَتَلَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ﴿إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ﴾.

الحديث الرقم ۱۰۰: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳/۳۰۳، الرقم: ۵۱۸۲، والطبرانی في المعجم الأوسط، ۵/۱۶۳، الرقم: ۴۹۵۰، وفي المعجم الكبير، ۲۰/۳۶، الرقم: ۵۳، والقضاعي في مسند الشهاب، ۲/۲۵۲، الرقم: ۱۲۹۸، والبيهقي في كتاب الزهد، ۲/۱۱۲.

الحديث رقم ۱۰۱: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۳/۳۳۸، الرقم: ۳۳۳۲، وفي المعجم الصغير، ۱/۱۹۹، الرقم: ۳۱۸، والديلمي في مسند الفردوس، ۱/۴۱۸، الرقم: ۱۶۹۲، والعسقلاني في فتح الباری، ۱۱/۱۶۱، والحسيني في البيان والتعريف، ۱/۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۲۶۹، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ۱۶/۸۱، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۲/۳۰۷.

[الأَنْفَال، ۸: ۳۴]. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ آل محمد ﷺ کون ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمام اہل تقویٰ (میری آل میں سے ہیں) اور پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”اس کے اولیاء (یعنی دوست) تو صرف پرہیزگار لوگ ہوتے ہیں۔“ [الأَنْفَال، ۸: ۳۴]۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۲/۹۹۸. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَزِيدُ ذَا شَرَفٍ عِنْدَهُ وَلَا يَنْقُصُهُ إِلَّا بِالتَّقْوَى. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کسی شرف والے کے شرف میں اپنے ہاں نہ اضافہ فرماتے تھے اور نہ کمی، مگر تقویٰ کی بناء پر (یعنی آپ ﷺ کی بارگاہ میں معیارِ شرف و عزت صرف تقویٰ تھا)۔“

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۱۰۲: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۷/۲۲۱، الرقم: ۷۳۲۸،
والهثيمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۲۶۹.

فَصَلِّ فِي وُجُودِ الْأَقْطَابِ وَالْأَبْدَالِ وَعَدَدِهِمْ

﴿ دنیا میں اقطاب اور ابدال کے موجود ہونے اور ان کی تعداد کا بیان ﴾

۹۹۹/۱۰۳۔ عَنْ شَرِيحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: ذَكَرَ أَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه وَهُوَ بِالْعِرَاقِ فَقَالُوا: إِيَّاكُمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: لَا، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: الْأَبْدَالُ يَكُونُونَ بِالشَّامِ وَهُمْ أَرْبَعُونَ رَجُلًا كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبَدَلَ اللَّهُ مَكَانَهُ رَجُلًا يُسْقَى بِهِمُ الْعَذَابُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمُ عَلَى الْأَعْدَاءِ، وَيُصْرَفُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ.

وفي رواية: لَا يَزَالُ أَرْبَعُونَ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ إِبْرَاهِيمَ، يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِمْ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، يُقَالُ لَهُمُ الْأَبْدَالُ.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت شریح بن عبید بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضي الله عنه کے ہاں اہل شام کا ذکر کیا گیا جبکہ وہ عراق میں (مقیم) تھے، تو اہل عراق نے کہا: اے امیر المؤمنین! انہیں برا بھلا کہیے (یا ان پر لعنت بھیجیں)، تو آپ رضي الله عنه نے فرمایا: نہیں۔ میں نے حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ابدال شام میں ہوں گے اور وہ چالیس آدمی ہوں گے جب ان سے کوئی آدمی چل بے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرے آدمی کو لے آئے گا (اور یہی وہ لوگ ہیں) جن کے ذریعے بادل برستے ہیں اور جن کے توسط سے دشمنوں پر فتح و نصرت طلب کی جاتی ہے اور اہل شام سے ان کے ذریعے عذاب کو ٹالا جاتا ہے۔“

اور ایک روایت میں ہے: ”میری امت میں ہمیشہ چالیس آدمی ایسے ہوں گے جن کے دل، قلبِ ابراہیمی کی طرح ہوں گے اور ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ اہل زمین سے عذاب کو ہٹائے

الحديث رقم ۱۰۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۲۲، والطبراني في

المعجم الكبير، ۱۰/۶۳، الرقم: ۱۰۳۹۰.

گا اور انہیں ابدال کہا جائے گا۔“

اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۰۰/۱۰۴۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يُبَايِعُ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ كَعِدَّةِ أَهْلِ بَدْرٍ، فَيَأْتِيهِ عَصْبُ الْعِرَاقِ وَأَبْدَالُ الشَّامِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ایک شخص (امام مہدی علیہ السلام) کی حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان اہل بدر کی تعداد (۳۱۳ افراد) کی مثل بیعت کی جائے گی۔ بعد ازاں اس امام کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال (بیعت کے لئے) آئیں گے۔“

اسے امام حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۰۰۱/۱۰۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَيْرٍ الْغَافِقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ﷺ يَقُولُ: لَا تَسُبُّوا أَهْلَ الشَّامِ وَسُبُّوا ظَلَمَتَهُمْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الْأَبْدَالَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عبداللہ بن زریر غافقی سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمام اہل شام کو گالیاں نہ دو اور ان میں سے جو ظالم (اور برے لوگ) ہیں صرف انہیں ہی برا بھلا کہو کیونکہ ان (اہل شام) میں ابدال بھی ہیں۔“

اسے امام حاکم نے روایت کیا ہے، نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

الحديث رقم ۱۰۴: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۴/۴۷۸، الرقم: ۸۳۲۸، وابن

أبي شيبة في المصنف، ۷/۴۶۰، الرقم: ۳۷۲۲۳.

الحديث رقم ۱۰۵: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۴/۵۹۶، الرقم: ۸۶۵۸،

والهيثمی في مجمع الزوائد، ۷/۳۱۷.

۱۰۰۲/۱۰۶۔ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم:

لا يزال أربعون رجلاً من أمتي قلوبهم على قلب إبراهيم يدفع الله بهم عن أهل الأرض، يقال لهم الأبدال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: إنهم لم يتركوها بصلاة ولا بصوم ولا بصدقة، قالوا: يا رسول الله، فبم أدرکوها؟ قال: بالسخاء والنصيحة للمسلمين. رواه الطبرانی وأبو نعیم.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں چالیس آدمی ہمیشہ رہیں گے جن کے دل، قلب ابراہیمی رضی اللہ عنہ کی مانند ہوں گے ان کے صدقہ سے اللہ تعالیٰ اہل زمین سے عذاب نالے گا، انہیں ابدال کہا جائے گا۔ پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہوں نے یہ (ابدالیت والا) رتبہ کثرت نماز و روزہ اور صدقہ کے ذریعے نہیں پایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر کس چیز کے ذریعے انہوں نے یہ مقام و مرتبہ پایا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سخاوت قلب اور مسلمانوں کے لئے خیر خواہی چاہنے کے ذریعے۔“ اسے امام طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۱۰۰۳/۱۰۷۔ عن شهر بن حوشب، قال: ثم لما أهل مضر

سبوا أهل الشام فأخرج عوف بن مالك رضی اللہ عنہ رأسه من ثوب ثم قال: يا

أهل مضر، أنا عوف بن مالك لا نسبوا أهل الشام، فإني سمعت

رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول: فيهم الأبدال، وبهم تنصرون وبهم ترزقون.

رواه الطبرانی.

”حضرت شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں کہ جب اہل مصر نے اہل شام کو برا بھلا کہا

تو حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے احوال سے اپنا سر نکالا اور فرمایا اے اہل مصر! میں عوف بن

الحدیث رقم ۱۰۶: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير ۱۰/۱۸۱، الرقم: ۱۰۳۹۰.

وأبو نعیم في حلية الأولياء ۱/۱۷۳، والبيهقي في مجمع الزوائد ۱۰/۶۳.

الحدیث رقم ۱۰۷: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير ۱۸/۶۵، الرقم: ۱۱۲۰.

والبيهقي في مجمع الزوائد ۱۰/۶۳.

مالک ہوں اہل شام کو برا بھلا مت کہو۔ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ان (اہل شام) میں ابدال ہیں اور انہی کے ذریعے تمہاری مدد کی جاتی ہے اور انہی کے ذریعے تمہیں رزق دیا جاتا ہے۔“ اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۰۴ / ۱۰۸۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَنْ تَخْلُوَ الْأَرْضَ مِنْ أَرْبَعِينَ رَجُلًا مِثْلَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ الرَّحْمَنِ، فَبِهِمْ يُسْقَوْنَ، وَبِهِمْ يُنْصَرُونَ، مَا مَاتَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَبَدَلَ اللَّهُ مَكَانَهُ آخَرَ. وَقَالَ قَتَادَةُ: لَسْنَا نَشْكُ أَنْ الْحَسَنَ مِنْهُمْ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: زمین کبھی بھی ایسے چالیس آدمیوں سے خالی نہیں ہوگی جو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام (کے دل) کی مانند (دل رکھتے) ہوں گے، پس انہی کے تصدق سے لوگوں کو سیراب کیا جائے گا اور انہی کے صدقہ سے ان کی مدد کی جائے گی۔ ان میں سے کوئی آدمی اس دنیا سے پردہ نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کسی اور آدمی کو لے آتا ہے۔“

اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم اس میں شک نہیں کرتے کہ حضرت حسن (بصری رضی اللہ عنہ) ان ہی میں سے ہیں۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کی اسناد حسن ہیں۔

۱۰۰۵ / ۱۰۹۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَزَالُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ، بِهِمْ تَقُومُ الْأَرْضُ، وَبِهِمْ تُمَطَّرُونَ وَبِهِمْ

الحديث رقم ۱۰۸: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۲۴۷/۴، الرقم: ۴۱۰۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۶۳/۱۰.

الحديث رقم ۱۰۹: أخرجه الهيثمي في مجمع الزوائد، ۶۳/۱۰، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۵۷۴/۴، والمزي في تهذيب الكمال، ۱۰۹/۶، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۳۰۴/۱، والعظيم آبادي في عون المعبود، ۱۵۱/۸.

تَنْصَرُونَ. وَقَالَ قَتَادَةُ: إِنِّي أَرْجُو أَنْ يَكُونَ الْحَسَنُ مِنْهُمْ.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْبَزَّازُ كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں ہمیشہ تیس آدمی (ابدال) رہیں گے جن کے صدقے یہ زمین قائم و دائم رہے گی اور جن کے تصدق سے تم پر بارش برسائی جاتی ہے اور جن کے ذریعے تمہاری مدد کی جاتی ہے۔“

اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اُمید کرتا ہوں کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ بھی ان میں سے ہیں۔

امام بیہقی نے فرمایا کہ اسے امام طبرانی اور بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح ہیں۔

۱۱۰/۱۰۰۶ - عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ

الْأَبْدَالِ؟ قَالَ: هُمْ سِتُّونَ رَجُلًا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، حِلُّهُمْ لِي؟ قَالَ:

لَيْسُوا بِالْمُتَنَطِّعِينَ، وَلَا بِالْمُبْتَدِعِينَ، وَلَا بِالْمُتَعَمِّقِينَ لَمْ يَنَالُوا مَا نَالُوا

بِكثْرَةِ صِيَامٍ، وَلَا صَلَاةٍ، وَلَا صَدَقَةٍ، وَلَكِنْ بِسَخَاءِ النَّفْسِ وَسَلَامَةِ

الْقُلُوبِ وَالنَّصِيحَةِ لِأَيُّمَّتِهِمْ، إِنَّهُمْ يَا عَلِيُّ، فِي أُمَّتِي أَقْلٌ مِنَ الْكِبْرِيَّتِ

الْأَحْمَرِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابدال کے

بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ساٹھ آدمی ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول

اللہ! مجھے ان کی صفات بیان فرمائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ نہ تو تکلف سے کام لینے والے

ہوں گے اور نہ ہی بدعتی اور چرب زبان ہوں گے اور انہوں نے جو مقام بھی حاصل کیا ہے وہ

کثرت نماز و روزہ اور صدقہ سے حاصل نہیں کیا بلکہ انہوں نے یہ مقام سخاوت نفس اور دلوں

کی سلامتی اور اپنے ائمہ کرام کے لئے خیر خواہی سے حاصل کیا ہے اور اے علی! بے شک وہ

میری امت میں سرخ سلف (گندھک) سے بھی کم ہیں۔“

اسے امام ابن ابی دنیا نے روایت کیا ہے۔

۱۱۱/۱۰۰۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَوْمَ صِفِّينَ: اللَّهُمَّ، اَلْعَنِ أَهْلَ الشَّامِ. فَقَالَ عَلِيٌّ: لَا تَسُبَّ أَهْلَ الشَّامِ جَمًّا غَفِيرًا فَإِنَّ بِهَا الْأَبْدَالَ فَإِنَّ بِهَا الْأَبْدَالَ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَأَحْمَدُ.

”حضرت عبداللہ بن صفوان بیان کرتے ہیں کہ جنگِ صفین والے دن ایک آدمی نے کہا: اے اللہ! اہلِ شام پر لعنت بھیج، حضرت علی رضي الله عنه نے فرمایا: اہلِ شام کے جمِ غفیر کو گالی مت دو کیونکہ اس (ملکِ شام) میں ابدال ہیں، اس میں ابدال ہیں، اس میں ابدال ہیں۔“

اسے امام ابنِ دنیا اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۱۲/۱۰۰۸۔ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: لَا يَزَالُ فِي أُمَّتِي شَيْعَةٌ (وفي رواية: سَبْعَةٌ) لَا يَدْعُونَ اللَّهَ بِشَيْءٍ إِلَّا اسْتَجَابَ لَهُمْ، بِهِمْ تَنْصَرُونَ وَبِهِمْ تُمْطَرُونَ، وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: وَبِهِمْ يُدْفَعُ عَنْكُمْ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ رَاشِدٍ.

”حضرت ابو قلابہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: میری امت میں ہمیشہ کچھ لوگ (اور ایک روایت میں ہے کہ سات اشخاص) ایسے ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے جب بھی کوئی چیز مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں عطا فرمادیتا ہے۔ انہی کے ذریعے تمہاری مدد کی جائے گی اور انہی کے ذریعے تم پر بارش برسائی جائے گی اور (راوی بیان کرتے ہیں) میرے خیال میں آپ صلى الله عليه وسلم نے یہ بھی فرمایا: اور انہی کے ذریعے تم سے مصیبتوں کو ٹالا جائے گا۔“ اس حدیث کو امام ابو داؤد، ابن مبارک اور ابن راشد نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۱۱۱: أخرجه ابن أبي الدنيا في الأولياء، ۱/۳۰، الرقم: ۷۰، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۲/۹۰۵، الرقم: ۱۷۲۶، وابن راشد في الجامع، ۱۱/۲۴۹، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۲/۱۱۱.

الحدیث رقم ۱۱۲: أخرجه أبو داود في المراسيل، ۱/۲۳۶، الرقم: ۳۰۹، وابن المبارك في الجهاد، ۱/۱۵۳، الرقم: ۱۹۵، وابن راشد في الجامع، ۱۱/۲۵۰.

۱۰۰۹ / ۱۱۳۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خِيَارُ أُمَّتِي فِي كُلِّ قَرْنٍ خَمْسِمِائَةٍ وَالْأَبْدَالُ أَرْبَعُونَ فَلَا الْخَمْسِمِائَةَ يُنْقِصُونَ وَلَا الْأَرْبَعُونَ كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبَدَلَ اللَّهُ مِنَ الْخَمْسِمِائَةِ مَكَانَهُ وَأَدْخَلَ فِي الْأَرْبَعِينَ مَكَانَهُمْ يَعْفُونَ عَمَّنْ ظَلَمَهُمْ وَيُحْسِنُونَ إِلَيَّ مَنْ أَسَاءَ إِلَيْهِمْ وَيَتَوَاسَوْنَ فِيمَا آتَاهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ وَالدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ہر صدی میں میری امت کے بہترین لوگ پانچ سو ہیں اور ابدال چالیس ہوں گے۔ پس نہ تو پانچ سو میں کوئی کمی واقع ہوتی ہے اور نہ چالیس میں، جب کبھی کوئی آدمی ان (چالیس) میں سے فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ پانچ سو میں سے کسی کو اس کی جگہ پر بدل دیتا ہے اور اسے چالیس لوگوں میں شامل کر دیتا ہے۔ جو شخص ان پر ظلم کرتا ہے وہ اس سے درگزر فرماتے ہیں اور جو ان کے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہیں اور جو کچھ (رزق) اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمایا ہے اس سے آپس میں ایک دوسرے کی دادری کرتے ہیں۔“

اسے امام ابو نعیم اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۱۰ / ۱۱۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْخَلْقِ ثَلَاثِمِائَةٍ قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاللَّهُ تَعَالَى فِي الْخَلْقِ أَرْبَعُونَ قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاللَّهُ تَعَالَى فِي الْخَلْقِ سَبْعَةَ قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاللَّهُ تَعَالَى فِي الْخَلْقِ خَمْسَةَ قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاللَّهُ تَعَالَى فِي الْخَلْقِ ثَلَاثَةَ قُلُوبُهُمْ عَلَى

الحديث رقم ۱۱۳: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۸/۱، والديلمي في مسند

الفردوس، ۱۷۴/۲، ۱۷۵، الرقم: ۲۸۶۶، والمنأوي في فيض القدير، ۴۶۱/۳،

والعسقلاني في القول المسدد، ۸۲/۱.

الحديث رقم ۱۱۴: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۹/۱، والديلمي في مسند

الفردوس، ۱۸۷/۱، الرقم: ۷۰۳.

قَلْبِ مِيكَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ لِلَّهِ تَعَالَى فِي الْخَلْقِ وَاحِدٌ قَلْبُهُ عَلَى قَلْبِ
 إِسْرَافِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَإِذَا مَاتَ الْوَاحِدُ أَبَدَلَ اللَّهُ ﷻ مَكَانَهُ مِنَ الثَّلَاثَةِ وَإِذَا
 مَاتَ مِنَ الثَّلَاثَةِ أَبَدَلَ اللَّهُ تَعَالَى مَكَانَهُ مِنَ الْخَمْسَةِ وَإِذَا مَاتَ مِنَ
 الْخَمْسَةِ أَبَدَلَ اللَّهُ تَعَالَى مَكَانَهُ مِنَ السَّبْعَةِ وَإِذَا مَاتَ مِنَ السَّبْعَةِ أَبَدَلَ
 اللَّهُ تَعَالَى مَكَانَهُ مِنَ الْأَرْبَعِينَ وَإِذَا مَاتَ مِنَ الْأَرْبَعِينَ أَبَدَلَ اللَّهُ تَعَالَى
 مَكَانَهُ مِنَ الثَّلَاثِمِائَةِ وَإِذَا مَاتَ مِنَ الثَّلَاثِمِائَةِ أَبَدَلَ اللَّهُ تَعَالَى مَكَانَهُ مِنَ
 الْعَامَّةِ فِيهِمْ يُحْيِي، وَيُمِيتُ، وَيُمْطِرُ، وَيُنْبِثُ، وَيُدْفَعُ الْبَلَاءَ، قِيلَ لِعَبْدِ
 اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ كَيْفَ يُحْيِي وَيُمِيتُ، قَالَ: لِأَنَّهُمْ يَسْأَلُونَ اللَّهَ ﷻ
 إِكْثَارَ الْأَمَمِ فَيَكْثُرُونَ وَيَدْعُونَ عَلَى الْجَبَابِرَةِ فَيُقْصَمُونَ وَيَسْتَسْقُونَ
 فَيُسْقَوْنَ وَيَسْأَلُونَ فَتُنْبِثُ لَهُمُ الْأَرْضُ وَيَدْعُونَ فَيُدْفَعُ بِهِمْ أَنْوَاعَ
 الْبَلَاءِ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَالدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
 بے شک مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے تین سو آدمی ایسے ہیں جن کے دل حضرت آدم علیہ السلام کے دل
 کی مانند ہیں اور مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے چالیس آدمی ایسے ہیں جن کے دل حضرت موسیٰ علیہ السلام
 کے دل کی مانند ہیں اور مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے سات آدمی ایسے ہیں جن کے دل حضرت
 ابراہیم علیہ السلام کے دل کی مانند ہیں اور مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے پانچ آدمی ایسے ہیں جن کے دل
 حضرت جبریل علیہ السلام کی مانند ہیں اور مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے تین آدمی ایسے ہیں جن کے دل
 حضرت میکائیل علیہ السلام کے دل کی مانند ہیں اور مخلوق میں اللہ تعالیٰ کا ایک آدمی ایسا ہے جس کا
 دل حضرت اسرافیل علیہ السلام کے دل کی مانند ہے، سو جب وہ اکیلا آدمی فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ
 اس کی جگہ تین آدمیوں میں سے کسی کو لے آتا ہے اور جب تین آدمیوں میں سے کوئی فوت
 ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ پانچ آدمیوں میں سے کسی کو لے آتا ہے اور جب پانچ آدمیوں
 میں سے کوئی فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ سات آدمیوں میں سے کسی کو لے آتا ہے

اور جب سات آدمیوں میں سے کوئی فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ چالیس آدمیوں میں سے کسی کو لے آتا ہے اور جب چالیس آدمیوں میں سے کوئی فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ تین سو آدمیوں میں سے کسی کو لے آتا ہے اور جب تین سو آدمیوں میں سے کوئی فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ عامۃ الناس میں سے کسی کو اس کی جگہ پر لے آتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ انہی کے ذریعہ سے کسی کو مارتا اور کسی کو زندہ کرتا ہے اور (انہی کی وجہ سے) سبزہ اُگاتا ہے اور آزمائشوں کو دور کرتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: اللہ تعالیٰ کس طرح ان کے ذریعے مارتا اور زندہ کرتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے اُمتوں کی کثرت کی دعا مانگتے ہیں تو وہ کثیر ہو جاتی ہیں (یہ ان کے ذریعے زندہ کرنا ہے)۔ وہ ظالم اور جابر لوگوں کے لئے بددعا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے اذن سے وہ ہلاک ہو جاتے ہیں (یہ ان کے ذریعے مارنا ہے)۔ وہ بارش کی دعا مانگتے ہیں تو ان پر بارش برسائی جاتی ہے، وہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں تو زمین ان کے لئے غلہ اگاتی ہے اور وہ دعا مانگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ جملہ بلاؤں اور آزمائشوں کو دور فرماتا ہے۔“ اسے امام ابو نعیم اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۱۱۵/۱۰۱۱۔ عَنِ الْحَسَنِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ بُدْلَاءَ أُمَّتِي لَمْ يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِكَثْرَةِ صَلَاتِهِمْ وَلَا صِيَامِهِمْ وَلَكِنْ دَخَلُوهَا بِسَلَامَةِ صُدُورِهِمْ وَسَخَاوَةِ أَنْفُسِهِمْ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

”حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میری اُمت کے ابدال جنت میں کثرت نماز اور روزہ کے سبب داخل نہیں ہوں گے بلکہ وہ اپنے سینوں کی سلامتی اور نفوس کی سخاوت کے سبب جنت میں داخل ہوں گے۔“

اسے امام بیہقی اور ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

۱۱۶/۱۰۱۲۔ عَنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَوْ غَيْرِهِ قَالَ: قَالَ

الحديث رقم ۱/۱۵: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۴۳۹/۷، الرقم: ۱۰۸۹۱، وابن أبي الدنيا في الأولياء، ۲۸/۱، الرقم: ۵۸، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳/۳۴۹، الرقم: ۴۳۸۷.

الحديث رقم ۱۱۶: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۴۳۹/۷، الرقم: ۱۰۸۹۳.

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أَبْدَالَ أُمَّتِي لَمْ يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِالْأَعْمَالِ وَلَكِنْ إِنَّمَا دَخَلُوهَا بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَسَخَاوَةِ الْأَنْفُسِ وَسَلَامَةِ الصُّدُورِ وَرَحْمَةِ لَجْمِيعِ الْمُسْلِمِينَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت ابوسعید خدری ؓ یا ان کے علاوہ کسی اور (صحابی) نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میری امت کے ابدال اعمال کے بل بوتے پر جنت میں داخل نہیں ہوں گے بلکہ محض اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سخاوتِ نفوس، سینوں کے (وساوس و خواہشات سے) سلامتی اور تمام مسلمانوں کے لئے (طالب) رحمت (ہونے) کے صدقہ سے وہ جنت میں داخل ہوں گے۔“ اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۱۷/۱۰۱۳۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ دَعَامَةَ أُمَّتِي عُصْبُ الْيَمَنِ وَأَبْدَالُ الشَّامِ وَهُمْ أَرْبَعُونَ رَجُلًا كَلَّمَا هَلَكَ رَجُلٌ أَبَدَلَ اللَّهُ مَكَانَهُ آخَرَ لِيَسُورُوا بِالْمُتَمَاتِرِينَ وَلَا الْمُتَهَالِكِينَ وَلَا الْمُتَنَاطِشِينَ لَمْ يَبْلُغُوا مَا يَبْلُغُوا بِكَثْرَةِ صَوْمٍ وَلَا صَلَاةٍ وَإِنَّمَا يَبْلُغُوا ذَلِكَ بِالسَّخَاءِ وَصِحَّةِ الْقُلُوبِ وَالْمُنَاصَحَةِ لِجَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

”حضرت انس بن مالک ؓ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک میری امت کا ستون یمن کے عصب (ایک طبقہ اولیاء کا نام ہے) اور شام کے ابدال ہیں اور وہ چالیس مرد ہیں جب بھی ان میں سے کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کسی اور کو لے آتا ہے۔ نہ تو وہ عبادت میں کوتاہی برتنے والے ہیں اور نہ ہی باہم ہلاکت میں پڑنے والے اور نہ ہی دور سے ایک دوسرے پر وار کرنے والے ہیں۔ انہیں یہ مقام و مرتبہ کثرتِ (نماز و روزہ) کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنی سخاوت، دلوں کی صحت اور تمام مسلمانوں کے لیے خیر خواہی چاہنے کی بدولت ملا ہے۔“

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۱۱۷: أخرجه ابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، ۲۶/۴۳۵، والسيوطي في الحاوي للفتاوى: ۶۵۱.

۱۰۱۴/۱۱۸۔ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: ذَكَرَ أَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه فَقَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِيَّاكَ؟ فَقَالَ: لَا، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: إِنَّ الْأُبْدَالَ بِالشَّامِ يَكُونُونَ وَهُمْ أَرْبَعُونَ رَجُلًا، بِهِمْ تُسْقَوْنَ الْغَيْثَ، وَبِهِمْ تُنْصَرُونَ عَلَى أَعْدَائِكُمْ، وَيُصْرَفُ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ الْبَلَاءُ وَالْفُرْقُ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

”حضرت شریح بن عبید الحضرمی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاں اہل شام کا ذکر کیا گیا تو لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! ان پر لعنت بھیجے، انہوں نے فرمایا: نہیں، میں نے حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک ابدال شام میں ہوں گے اور وہ چالیس آدمی ہیں، انہی کے سبب تم پر بارش برسائی جاتی ہے اور انہی کے تصدق سے دشمنوں کے مقابلے میں تمہاری مدد کی جاتی ہے اور اہل زمین سے مصائب و آلام کو دور کیا جاتا ہے۔“ اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۱۰۱۵/۱۱۹۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيِّ رضي الله عنه قَالَ: إِذَا قَامَ قَائِمٌ آلِ مُحَمَّدٍ جَمَعَ اللَّهُ لَهُ أَهْلَ الْمَشْرِقِ وَأَهْلَ الْمَغْرِبِ فَيَجْتَمِعُونَ كَمَا يَجْتَمِعُ قَرْعُ الْخَرِيفِ فَأَمَّا الرَّفَقَاءُ فَمِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَأَمَّا الْأُبْدَالُ فَمِنْ أَهْلِ الشَّامِ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

”حضرت ابو طفیل، حضرت علی رضي الله عنه سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جب آل محمد صلى الله عليه وسلم میں سے کوئی شخص کسی نیک کام کے لئے اٹھ کھڑا ہو تو اہل مشرق و اہل مغرب کو اللہ تعالیٰ اس (کی مدد) کے لیے جمع فرمادے گا۔ پس وہ یوں جمع ہو جائیں گے جیسے خزاں کے پتے ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں۔ پس جو رفقاء ہیں وہ اہل کوفہ میں سے ہیں۔ اور جو ابدال ہیں وہ اہل شام میں سے ہیں۔“ اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۱۱۸: أخرجه ابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، ۲۸۹/۱۔

الحديث رقم ۱۱۹: أخرجه ابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، ۲۹۷/۱۔

والسيوطي في الحاوي للفتاوى: ۶۴۹۔

۱۰۱۶ / ۱۲۰۔ عَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ: قُبَّةُ الْإِسْلَامِ بِالْكُوفَةِ وَالْهَجْرَةُ بِالْمَدِينَةِ وَالنُّجَبَاءُ بِمِصْرَ وَالْأَبْدَالُ بِالشَّامِ وَهُمْ قَلِيلٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

”حضرت علی ؓ بیان کرتے ہیں اسلام کا گنبد کوفہ میں ہے، ہجرت مدینہ منورہ میں ہے، نجباء مصر میں ہیں اور ابدال شام میں ہیں اور وہ تھوڑی تعداد میں ہیں۔“
اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۱۰۱۷ / ۱۲۱۔ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ ؓ قَالَ: لَنْ تَخْلُوَ الْأَرْضُ مِنْ سَبْعِينَ صِدِّيقًا وَهُمْ الْأَبْدَالُ، لَا يَهْلِكُ مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا أَخْلَفَ اللَّهُ مَكَانَهُ مِثْلَهُ. أَرْبَعُونَ بِالشَّامِ، وَثَلَاثُونَ فِي سَائِرِ الْأَرْضِينَ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

”حضرت حسن بصری ؓ بیان کرتے ہیں کہ یہ زمین کبھی بھی ستر صدیقین سے خالی نہیں ہوتی اور وہ ابدال ہیں، ان میں سے کوئی آدمی فوت نہیں ہوتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اسی طرح کا کوئی اور بندہ لے آتا ہے۔ ان میں سے چالیس شام میں ہیں اور تیس باقی تمام زمین کے مختلف ٹکڑوں پر۔“ اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۱۰۱۸ / ۱۲۲۔ عَنْ قَتَادَةَ ؓ قَالَ: لَنْ تَخْلُوَ الْأَرْضُ مِنْ أَرْبَعِينَ بِهِمْ يُغَاثُ النَّاسُ وَبِهِمْ تُنْصَرُونَ وَبِهِمْ تُرْزَقُونَ كُلَّمَا مَاتَ مِنْهُمْ أَحَدٌ أُبْدِلَ مَكَانَهُ رَجُلًا. قَالَ قَتَادَةُ: وَاللَّهِ، إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ الْحَسَنُ مِنْهُمْ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

الحديث رقم ۱۲۰: أخرجه ابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، ۱/۲۹۶، والسيوطي في الحاوي للفتاوى: ۶۵۰.

الحديث رقم ۱۲۱: أخرجه ابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، ۱/۲۹۸، والسيوطي في الحاوي للفتاوى: ۶۵۵.

الحديث رقم ۱۲۲: أخرجه ابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، ۱/۲۹۸، والسيوطي في الحاوي للفتاوى: ۶۵۵.

”حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ زمین چالیس مردوں سے کبھی خالی نہیں ہوتی جن کے ذریعے لوگوں کی مدد کی جاتی ہے اور انہی کے ذریعے تمہاری مدد کی جاتی ہے اور تمہیں رزق دیا جاتا ہے ان میں سے جب کبھی کوئی فوت ہو جاتا ہے تو اس کی جگہ کسی اور آدمی کو بدل دیا جاتا ہے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم! بے شک میں امید کرتا ہوں کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ ان ہی میں سے ایک ہیں۔“

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۱۰۱۹/۱۲۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَيْشِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ الْكُتَّانِيَّ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: النَّقَبَاءُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَالنُّجَبَاءُ سَبْعُونَ وَالْبُدَلَاءُ أَرْبَعُونَ وَالْأَخْيَارُ سَبْعَةٌ وَالْعُمَدُ أَرْبَعَةٌ وَالغَوْثُ وَاحِدٌ فَمَسْكَنُ النَّقَبَاءِ الْمَغْرِبُ وَمَسْكَنُ النُّجَبَاءِ مِصْرُ وَمَسْكَنُ الْأَبْدَالِ الشَّامُ وَالْأَخْيَارُ سَيَّاحُونَ فِي الْأَرْضِ وَالْعُمَدُ فِي زَوَايَا الْأَرْضِ وَمَسْكَنُ الْغَوْثِ مَكَّةُ فَإِذَا عُرِضَتِ الْحَاجَّةُ مِنْ أَمْرِ الْعَامَّةِ ابْتَهَلَ فِيهَا النَّقَبَاءُ ثُمَّ النُّجَبَاءُ ثُمَّ الْأَبْدَالُ ثُمَّ الْأَخْيَارُ ثُمَّ الْعُمَدُ فَإِنْ أُجِيبُوا وَإِلَّا ابْتَهَلَ الْغَوْثُ فَلَا تَمَّ مَسْأَلَتُهُ حَتَّى تُجَابَ دَعْوَتُهُ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

”حضرت عبید اللہ بن محمد عیشی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت کتانی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نقباء تین سو ہیں، نجباء ستر ہیں، ابدال چالیس ہیں، اخیار سات ہیں، عمد چار ہیں اور غوث ایک ہے۔ پس نقباء کا مسکن مغرب، نجباء کا مسکن مصر، ابدال کا مسکن شام ہے اور اخیار زمین میں چلتے پھرتے رہتے ہیں اور عمد (طبقہ اولیاء) زمین کے کونوں میں ہیں اور غوث کا مسکن مکہ مکرمہ ہے۔ پس جب عام معاملات میں سے کوئی معاملہ پیش آتا ہے تو اس میں نقباء، اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا کرتے ہیں، پھر نجباء، پھر ابدال، پھر اخیار، پھر عمد۔ پھر اگر ان کی دعا قبول کر لی جائے تو ٹھیک وگرنہ غوث اس معاملہ میں گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہے اور ابھی

الحديث رقم ۱۲۳: أخرجه ابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، ۱/۳۰۰، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۳/۷۵، ۷۶، والسيوطي في الحاوي للفتاوى: ۶۵۵۔

غوث کی دعا مکمل نہیں ہوتی کہ اس کی دعا قبول کر لی جاتی ہے۔“

اسے امام ابن عسا کرنے روایت کیا ہے۔

۱۰۲۰ / ۱۲۴۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: الْبَدَلَاءُ أَرْبَعُونَ رَجُلًا اثْنَانِ وَعِشْرُونَ بِالشَّامِ وَثَمَانِيَةَ عَشَرَ بِالْعِرَاقِ وَكُلَّمَا مَاتَ وَاحِدٌ بَدِلَ آخَرٌ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقِيَامَةِ مَاتُوا كُلُّهُمْ فَإِذَا جَاءَ الْأَمْرُ قَبِضُوا كُلُّهُمْ فَعِنْدَ ذَلِكَ تَقُومُ السَّاعَةُ. رَوَاهُ الْحَكِيمُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

”حضرت انس بن مالک رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ ابدال چالیس مرد ہیں۔ بائیس شام میں اور اٹھارہ عراق میں ہیں۔ ان میں سے جب کبھی کوئی فوت ہوتا ہے۔ اس کی جگہ کسی اور کو مقرر کر دیا جاتا ہے۔ جب قیامت کا وقت قریب آئے گا تو تمام ابدال وصال پا جائیں گے۔ جب قیامت کے انعقاد کا حکم آئے گا تو ان سب کی ارواح کو قبض کر لیا جائے گا۔ پس اس وقت قیامت قائم ہوگی۔“ اسے حکیم ترمذی اور ابن عسا کرنے روایت کیا ہے۔

۱۰۲۱ / ۱۲۵۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فِي الْمَسْجِدِ. فَقَالَ: يَدْخُلُ مِنْ هَذَا الْبَابِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِلَى الصَّلَاةِ فَخَرَجْتُ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ فَمَضَيْتُ فَنَظَرْتُ هَلْ أَرَى أَحَدًا فَلَمْ أَرَ أَحَدًا فَدَخَلْتُ فِيهِ فَقَعَدْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: أَمَا أَنْكَ لَسْتَ بِهِ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ حَبَشِيٌّ فَدَخَلَ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ صُوفٍ فِيهَا مِنْ أَدَمِ رَامٍ بِطَرَفِهِ إِلَى

الحديث رقم ۱۲۴: أخرجه الحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ۱/۲۶۱، وابن

عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۱/۲۹۱، والديلمي في مسند الفردوس، ۲/۳۶،

الرقم: ۲۲۲۴، والسيوطي في الحاوي للفتاوى: ۶۵۰.

الحديث رقم ۱۲۵: أخرجه الحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ۲/۹۷،

والعسقلاني في الإصابة، ۶/۵۵۰.

السَّمَاءِ حَتَّى قَامَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: كَيْفَ أَنْتَ يَا هِلَالُ؟
 فَقَالَ: بِخَيْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ، جَعَلَكَ اللَّهُ بِخَيْرٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
 ادْعُ لَنَا يَا هِلَالُ، وَاسْتَغْفِرْ لَنَا. فَقَالَ: رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ،
 وَغَفَرَ لَكَ. فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: فَقُلْتُ لَهُ: اسْتَغْفِرْ لِي يَا هِلَالُ، فَأَعْرَضَ
 عَنِّي ثُمَّ عَاوَدْتُهُ الثَّانِيَةَ فَأَقْبَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: أَرَا ضِ أَنْتَ
 عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ وَغَفَرَ لَكَ ثُمَّ خَرَجَ
 وَهُوَ رَامٍ بِطَرْفِهِ إِلَى السَّمَاءِ. فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: لَقَدْ رَأَيْتُ عَجَبًا يَا
 رَسُولَ اللَّهِ، لَقَدْ أَقْبَلَ وَهُوَ رَامٍ بِطَرْفِهِ إِلَى السَّمَاءِ وَمَا يَقْلَعُ ثُمَّ خَرَجَ
 وَهُوَ عَلَى ذَلِكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ إِنَّ قَلْبَهُ
 لَمُعَلَّقٌ بِالْعَرْشِ أَمَا أَنَّهُ لَمْ يَبْقَ فِيكُمْ أَكْثَرُ مِنْ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَأَحْصَيْتُ الْأَيَّامَ
 فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمَ الثَّلَاثُ وَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْفَجْرَ خَرَجَ مِنَ
 الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ مَعَهُ فَخَرَجَ يَوْمَ دَارِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَقِيَ الْمُغِيرَةَ
 خَارِجًا مِنْ دَارِهِ فَقَالَ لَهُ: آجَرَكَ اللَّهُ يَا مُغِيرَةُ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا
 مَاتَ فِي دَارِنَا اللَّيْلَةَ أَحَدٌ قَالَ: بَلَى تُوفِّيَ هِلَالٌ فَالْتَمَسَهُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 فَوَجَدَهُ فِي نَاحِيَةِ الدَّارِ فِي اصْطَبَلٍ لَهُ خَارًا عَلَى وَجْهِهِ سَاجِدًا مَيِّتًا فَأَمَرَ
 أَصْحَابَهُ فَاحْتَمَلُوهُ فَوَلَّى أَمْرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِنَفْسِهِ حَتَّى دُفِنَ ثُمَّ أَقْبَلَ
 عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ، أَمَا إِنَّهُ أَحَدُ السَّبْعَةِ الَّذِينَ بِهِمْ
 كَانَتْ تَقُومُ الْأَرْضُ وَبِهِمْ كُنْتُمْ تُسْتَسْقَوْنَ الْمَطَرُ بَلْ هُوَ خَيْرُهُمْ.

رَوَاهُ الْحَكِيمُ التِّرْمِذِيُّ.

”حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی معیت میں

مسجد میں تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس دروازہ سے اہل جنت میں سے ایک آدمی داخل ہوگا اور (یہ فرما کر) حضور نبی اکرم ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ پس میں اس دروازے سے باہر نکلا اور تھوڑا سا چلا۔ میں نے (ادھر ادھر) دیکھا کہ آیا میں دیکھوں کہ کوئی (اس طرف آتے ہوئے) نظر آ رہا ہے یا نہیں؟ مگر میں نے کسی کو نہ دیکھا پھر میں (دوبارہ) اس دروازے سے داخل ہو کر حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب ہو کر بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو درداء! تم وہ آدمی نہیں ہو، پھر (اسی دوران) ایک حبشی شخص آیا اور وہ اسی دروازہ سے داخل ہوا اس نے اونی جبہ جو تھوڑا بہت گندمی رنگ کا تھا زیب تن کیا ہوا تھا اور وہ ٹکٹکی باندھ کر آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا یہاں تک کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ہلال! تم کیسے ہو؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں خیریت سے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خیریت سے رکھے اور آپ کے ذریعے (امت کی) مغفرت فرمائے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اس سے کہا: اے ہلال! میرے لیے بھی مغفرت کی دعا کرو تو اس نے مجھ سے منہ موڑ لیا، میں نے دوبارہ اسے یہی کہا تو اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف مڑ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ اس سے راضی ہیں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں میں راضی ہوں۔ تو اس نے کہا: اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہو اور تمہاری مغفرت کرے۔ پھر وہ آسمان کی طرف تکتے ہوئے باہر چلا گیا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے یہ ایک عجیب چیز دیکھی ہے۔ جب وہ شخص آیا تو اس وقت آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا اور مسلسل دیکھے جا رہا تھا پھر وہ باہر نکلا تو وہ بالکل اسی حالت میں تھا؟ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً تو ایسا کہہ سکتا ہے کہ اس کا دل عرش الہی کے ساتھ معلق ہے اور وہ تم میں تین دن سے زیادہ نہیں رہے گا۔ پس میں نے دن گننا شروع کر دیئے۔ تیسرے دن حضور نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز ادا فرمائی اور ہم آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ مسجد سے باہر تشریف لائے اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے گھر کا قصد کیا۔ آپ ﷺ کی حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے ان کے گھر کے باہر ہی ملاقات ہو گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے مغیرہ! اللہ تعالیٰ تجھے اجر عطا فرمائے۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے گھر آج رات کوئی بھی فوت نہیں ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں، ہلال فوت ہوا ہے۔ یہ سن کر حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مل کر اسے تلاش کرنا شروع کیا تو اسے اپنے گھر کے ایک کونے میں اصطلیل میں پایا۔ (وہاں وہ) اپنے منہ کے بل حالت سجدہ میں فوت پڑے

تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام ﷺ کو حکم دیا تو انہوں نے اسے اٹھالیا اور اس کی تجھیز و تکفین کا ذمہ خود حضور نبی اکرم ﷺ نے اٹھایا یہاں تک کہ اسے دفن کر دیا گیا۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی طرف بڑھے اور فرمایا: اے اباورداء! بے شک یہ شخص ان سات (ابدالوں) میں سے ہے جن کے ذریعے یہ زمین قائم ہے اور جن کے ذریعے تم پر بارش برسائی جاتی ہے بلکہ یہ آدمی ان سات میں سب سے افضل ہے۔“

اس حدیث کو حکیم ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۲۲/۱۲۶۔ عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: الْأَبْدَالُ بِالشَّامِ

وَهُمْ ثَلَاثُونَ رَجُلًا عَلَى مِنْهَاجِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أُبْدِلَ

اللَّهُ مَكَانَهُ آخَرَ فَالْعُصْبُ بِالْعِرَاقِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أُبْدِلَ

اللَّهُ مَكَانَهُ آخَرَ عِشْرُونَ مِنْهُمْ عَلَى اجْتِهَادِ عَيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَعِشْرُونَ مِنْهُمْ قَدْ أُوتُوا مَزَامِيرَ آلِ دَاوُدَ وَالْعُصْبُ رِجَالٌ تُشْبَهُ

الْأَبْدَالِ. رَوَاهُ الْحَكِيمُ التِّرْمِذِيُّ.

”حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابدال اہل شام میں سے ہیں۔ وہ

تیس مرد ہیں اور وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے طریقہ پر ہیں ان میں سے جب کبھی کوئی شخص

فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کسی اور کو بدل دیتا ہے اور عصب عراق میں چالیس مرد

ہیں۔ ان میں سے جب کوئی فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کسی اور کو بدل دیتا ہے۔ ان

میں سے بیس حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے اجتہاد پر ہیں اور ان میں سے بیس کو آل داود

علیہ السلام کے مزامیر عطا ہوئے ہیں اور عصب ایسے لوگ ہیں جو ابدال کے مشابہ ہیں۔“

اسے حکیم ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۲۳/۱۲۷۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

الْحَدِيثُ رَقْمُ ۱۲۶: أَخْرَجَهُ الْحَكِيمُ التِّرْمِذِيُّ فِي نَوَادِرِ الْأَصُولِ، ۱/۲۶۲،

وَالسِّيُوطِيُّ فِي الْحَاوِي لِلْفَتَاوَى: ۶۵۱.

الْحَدِيثُ رَقْمُ ۱۲۷: أَخْرَجَهُ الْحَكِيمُ التِّرْمِذِيُّ فِي نَوَادِرِ الْأَصُولِ، ۱/۲۶۲.

كَانُوا أَوْلَادَ الْأَرْضِ فَلَمَّا انْقَطَعَتِ النَّبُوَّةُ أَبَدَلَ اللَّهُ تَعَالَى مَكَانَهُمْ قَوْمًا
 مِنْ أُمَّةٍ أَحْمَدَ يُقَالُ لَهُمُ الْأَبْدَالُ لَمْ يُفْضِلُوا النَّاسَ بِكَثْرَةِ صَوْمٍ وَلَا
 صَلَاةٍ وَلَا تَسْبِيحٍ وَلَكِنْ بِحُسْنِ الْخُلُقِ وَبِصِدْقِ الْوَرَعِ وَحُسْنِ النِّيَّةِ
 وَسَلَامَةِ قُلُوبِهِمْ لِجَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ وَالنَّصِيحَةِ لِلَّهِ تَعَالَى ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِهِ
 بِصَبْرٍ وَحِلْمٍ وَلَبِّ وَتَوَاضَعٍ مُدْلَةٍ فَهُمْ خُلَفَاءُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَوْمٌ اصْطَفَاهُمُ
 اللَّهُ تَعَالَى لِنَفْسِهِ وَاسْتَخْلَصَهُمْ بِعِلْمِهِ لِنَفْسِهِ وَهُمْ أَرْبَعُونَ صَدِيقًا مِنْهُمْ
 ثَلَاثُونَ رَجُلًا عَلَى مِثْلِ يَقِينِ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ الرَّحْمَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهِمْ تُدْفَعُ
 الْمَكَارَهُ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ وَالْبَلَايَا عَنِ النَّاسِ وَبِهِمْ يُمَطَّرُونَ وَبِهِمْ
 يُرْزَقُونَ لَا يَمُوتُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ أَبَدًا حَتَّى يَكُونَ اللَّهُ تَعَالَى قَدْ أَنْشَأَ مَنْ
 يَخْلِفُهُ وَلَا يُعْلِنُونَ شَيْئًا وَلَا يُؤْذُونَ مَنْ تَحْتَهُمْ وَلَا يَتَطَاوَلُونَ عَلَيْهِمْ وَلَا
 يَحْقِرُونَهُمْ وَلَا يَحْسُدُونَ مَنْ فَوْقَهُمْ وَلَا يَحْرُصُونَ عَلَى الدُّنْيَا لَيْسُوا
 بِمُتَمَارِتِينَ وَلَا مُتَكَبِّرِينَ وَلَا مُتَخَشِعِينَ أَطِيبُ النَّاسِ خَبْرًا وَأَوْرَعُهُمْ
 أَنْفُسًا. طَبِيعَتُهُمُ السَّخَاءُ وَصِفَتُهُمُ السَّلَامَةُ مِنْ دَعْوَى النَّاسِ قَبْلَهُمْ لَا
 تَتَفَرَّقُ صِفَتُهُمْ لَيْسُوا الْيَوْمَ فِي حَالِ خَشِيَّةٍ وَغَدًا فِي حَالِ غَفْلَةٍ وَلَكِنْ
 مُدَاوِمِينَ عَلَى حَالِهِمْ وَهُمْ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَبِّهِمْ لَا تَتَدَرَّكُهُمُ الرِّيحُ
 الْعَاصِفُ وَلَا الْخَيْلُ الْمُجْرَاةُ قُلُوبُهُمْ تَصْعَدُ فِي السَّمَاءِ ارْتِيَا حَا إِلَى اللَّهِ
 تَعَالَى وَاشْتِيَاقًا إِلَيْهِ قَدَمًا فِي اشْتِيَاقِ الْخَيْرَاتِ أَوْلَيْكَ حِزْبُ اللَّهِ: ﴿الْأَلَا
 إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾. [المجادلة، ۵۸: ۲۲]. رَوَاهُ الْحَكِيمُ التِّرْمِذِيُّ.

”حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک انبیاء علیہم السلام اس زمین کے
 اولاد تھے۔ پس جب نبوت کا اختتام ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی جگہ حضور نبی اکرم ﷺ کی
 امت میں سے بعض ایسے لوگوں کو مقرر کیا جنہیں ابدال کہا جاتا ہے اور جو لوگوں کو کثرت نماز،

روزہ اور تسبیح کی بناء پر فضیلت نہیں دیتے بلکہ مسلمانوں کو حسنِ خلق، صدق و ورع، حسن نیت اور سلامتِ قلوب کی بناء پر فضیلت دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے لیے اس کی رضا طلب کرتے ہوئے صبر و حلم اور عقل و تواضع کے ساتھ لوگوں کے لئے خیر خواہ ہوتے ہیں۔ پس وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے خلفاء ہیں وہ ایسے لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے چن لیا ہے۔ انہیں اپنے علم کے ساتھ اپنے لئے خاص کر لیا ہے اور وہ چالیس صدیق ہیں۔ ان میں سے تیس حضرت ابراہیم خلیل الرحمن علیہ السلام کے یقین کے مثل ہیں اور ان کے ذریعے اہل زمین سے مصائب اور لوگوں سے آزمائشوں کو ہٹایا جاتا ہے، انہی کے ذریعے بارش برسائی جاتی ہے اور انہی کے ذریعے لوگوں کو رزق دیا جاتا ہے، جب ان میں سے کوئی آدمی فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا نائب پیدا کر دیتا ہے اور وہ (اپنے مقام و مرتبہ کا) کھلے عام اعلان نہیں کرتے، نہ اپنے ماتحت کو تکلیف دیتے ہیں اور نہ ہی ان پر ظلم و زیادتی کرتے ہیں اور نہ انہیں حقیر جانتے ہیں اور نہ ہی اپنے سے بلند رتبہ پر حسد کرتے ہیں اور نہ ہی دنیا کے لئے حریص ہیں، نہ وہ عبادت میں غفلت کرنے والے اور نہ ہی تکبر کرنے والے اور نہ ہی خواجواہ عاجزی کا اظہار کرنے والے ہیں۔ صبر کے اعتبار سے تمام لوگوں سے پاکیزہ اور تمام لوگوں سے زیادہ متقی و پرہیزگار ہوتے ہیں، ان کی طبیعت میں سخاوت ہے اور ان کا وصف اپنے سے پہلے لوگوں کے دعوؤں سے محفوظ ہوتا ہے اور ان کے یہ اوصاف کبھی ختم نہیں ہوتے۔ ایسا نہیں ہوتا کہ آج وہ خشیت کی حالت میں ہوں اور کل حالتِ غفلت میں ہوں بلکہ وہ اپنے حال پر استقامت رکھتے ہیں۔ انہیں تیز چلنے والی آندھی اور تیز رفتار گھوڑے بھی نہیں پاسکتے۔ ان کے دل آسمانوں کی طرف اللہ تعالیٰ کے شوق (ملاقات) میں سکون پاتے ہوئے بلند ہوتے ہیں اور یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی جماعت میں سے ہیں: ”بیشک اللہ (والوں) کی جماعت ہی مراد پانے والی ہے۔“ [المجادلہ، ۵۸: ۲۲]۔ اسے حکیم ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۲۴ / ۱۲۸۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

ثَلَاثٌ، مَنْ كُنَّ فِيهِ فَهُوَ مِنَ الْأَبْدَالِ الَّذِينَ بِهِمْ قِوَامُ الدُّنْيَا وَأَهْلِهَا:

الرِّضَاءُ بِالْقَضَاءِ، وَالصَّبْرُ عَنْ مَحَارِمِ اللَّهِ وَالْغَضَبُ فِي ذَاتِ اللَّهِ عز وجل.

رَوَاهُ الدِّيْلَمِيُّ.

الحديث رقم ۱۲۸: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۲/ ۸۴، الرقم: ۲۴۵۷.

”حضرت معاذ بن جبل ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس میں پائی جائیں وہ ان ابدال میں سے ہو جاتا ہے جن کے تصدق سے دنیا اور اہل دنیا قائم ہیں (اور وہ تین چیزیں یہ ہیں): اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنا، اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے بچنا اور اللہ ﷻ کی ذات کی خاطر کسی پر غضبناک ہونا۔“

اسے امام دیلمی نے بیان کیا ہے۔

فَصَلِّ فِيمَا أَعَدَّهُ اللَّهُ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ لِعِبَادِهِ الصَّالِحِينَ

﴿ صالحین کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیار کردہ تسکین چشم و جاں کا بیان ﴾

۱۰۲۵/۱۲۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

قَالَ اللَّهُ عز وجل: أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ: مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرُؤُوا إِن شِئْتُمْ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [السجدة، ۳۲: ۱۷].

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عز وجل کا فرمان ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی نعمتیں تیار کی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی فرد بشر کے دل میں ان کا خیال آیا ہے۔ چاہتے ہو تو پڑھو: ”سو کسی کو معلوم نہیں جو آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ رکھی گئی ہے، یہ ان (اعمالِ صالحہ) کا بدلہ ہوگا جو وہ کرتے رہے تھے۔“ [السجدة، ۳۲: ۱۷]۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

الحديث رقم ۱۲۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: ما جاء في

صفة الجنة وأنها مخلوقة، ۳/ ۱۱۸۵، الرقم: ۳۰۷۲، وفي كتاب:

التفسير/ السجدة، باب: قوله: فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ: [۱۷]،

۴/ ۱۳۹۴، الرقم: ۴۵۰۱-۴۵۰۲، وفي كتاب: التوحيد، باب: قوله تعالى:

يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ: [الفتح: ۱۵]، ۶/ ۲۷۲۳، الرقم: ۷۰۵۹، ومسلم في

الصحيح، كتاب: الجنة وصفة نعيمها، باب: (۵۱)، ۴/ ۱۲۷۴-۲۱۷۵، الرقم:

۲۸۲۴، والترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب:

ومن سورة السجدة، ۵/ ۳۴۶، الرقم: ۳۱۹۷، وفي باب: ومن سورة الواقعة،

۵/ ۴۰۰، الرقم: ۳۲۹۲، وقال أبو عيسى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وابن ماجه

في السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة الجنة، ۲/ ۱۴۴۷، الرقم: ۴۳۲۸، والنسائي

في السنن الكبرى، ۶/ ۳۱۷، الرقم: ۱۱۰۸۵۔

۱۰۲۶ / ۱۳۰۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ. فَيَقُولُونَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ. فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبِّ، وَقَدْ أُعْطِينَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ. فَيَقُولُ: أَلَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُونَ: يَا رَبِّ، وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ: أَحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي؟ فَلَا أُسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ عَزَّ وَجَلَّ جنتیوں سے فرمائیں گے: اے جنتیو! وہ عرض کریں گے: ”اے ہمارے پروردگار! ہم تیرے حکم کے سامنے بار بار سر تسلیم خم کر کے دوہری سعادت چاہتے ہیں۔ ہر قسم کی بھلائی تیرے اختیار میں ہے۔“ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم خوش ہو؟ وہ عرض کریں گے: اے رب! ہم خوش کیوں نہ ہوں تو نے ہمیں وہ کچھ عطا کیا ہے جو مخلوق میں سے کسی کو عطا نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر شے نہ عطا کروں؟ وہ عرض کریں گے: اس سے بہتر کیا ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے اپنی رضا و خوشنودی تمہیں دے دی۔ آج کے بعد میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

الحديث رقم ۱۳۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: صفة الجنة والنار، ۲۳۹۸/۵، الرقم: ۶۱۸۳، وفي كتاب: التوحيد، باب: كلام الرب مع أهل الجنة، ۲۷۳۲/۶، الرقم: ۷۰۸۰، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجنة وصفة نعيمها، باب: إحلال الرضوان على أهل الجنة، ۲۱۷۶/۴، الرقم: ۲۸۲۹، والترمذي في السنن، كتاب: صفة الجنة عن رسول الله ﷺ، باب: (۱۸)، ۶۸۹/۴، الرقم: ۲۵۵۵، والنسائي في السنن الكبرى، ۴۱۶/۴، الرقم: ۷۷۴۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۸۸/۳، الرقم: ۱۱۸۵۳، وابن حبان في الصحيح، ۴۷۰/۱۶، الرقم: ۷۴۴۰.

۱۰۲۷ / ۱۳۱۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا يَأْتُونَهَا كُلُّ جُمُعَةٍ فَتَهْبُ رِيحُ الشِّمَالِ فَتَحْتَوُ فِي وُجُوهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ. فَيَزْدَادُونَ حُسْنًا وَجَمَالًا، فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَقَدْ أَزْدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا. فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ: وَاللَّهِ، لَقَدْ أَزْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا. فَيَقُولُونَ: وَأَنْتُمْ وَاللَّهِ، لَقَدْ أَزْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالدَّارِمِيُّ.

”حضرت انس بن مالک رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک ایسا بازار ہے جس میں لوگ ہر جمعہ کے روز آئیں گے، شمالی جانب سے ہوا چلے گی اور ان کے کپڑوں اور چہروں پر لگے گی جس سے ان کا حسن و جمال بڑھ جائے گا۔ جب وہ اپنے گھر والوں کے پاس واپس جائیں گے تو ان کا حسن و جمال بڑھا ہوا دیکھ کر وہ کہیں گے۔ اللہ کی قسم! ہم سے دور جا کر تمہارا حسن و جمال بڑھ گیا ہے اور یہ ان سے کہیں گے کہ اللہ رب العزت کی قسم! ہمارے بعد تمہارا بھی حسن و جمال بڑھ گیا ہے۔“

اسے امام مسلم اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۲۸ / ۱۳۲۔ عَنْ صُهَيْبٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ عز وجل: تُرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ؟ فَيَقُولُونَ:

الحديث رقم ۱۳۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صفة الجنة ونعيمها، باب: في سوق الجنة وما ينالون فيها من النعيم والجمال، ۴/ ۲۱۷۸، الرقم: ۲۸۳۳، والدارمي في السنن، ۲/ ۴۳۶، الرقم: ۲۸۴۱، وابن المبارك في الزهد، ۱/ ۵۲۴، الرقم: ۱۴۹۱، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۴/ ۳۰۱، الرقم: ۵۷۲۷.

الحديث رقم ۱۳۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: إثبات رؤية المؤمنين في الآخرة ربهم، ۱/ ۱۶۳، الرقم: ۱۸۱، والترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب: ومن سورة يونس، ۵/ ۲۸۶، الرقم: ۳۱۰۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/ ۳۳۲، وعبد الله بن أحمد في السنة، ۱/ ۲۴۵، الرقم: ۴۴۹، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۴/ ۳۰۹، الرقم: ۵۷۴۴.

أَلَمْ تَبْيَضْ وَجُوهُنَا؟ أَلَمْ تَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ ﷻ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ﴾ [يونس، ۱۰: ۲۶].

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے، اللہ ﷻ فرمائے گا: تم کچھ اور چاہتے ہو تو میں تمہیں دوں؟ وہ عرض کریں گے: (اے رب) کیا تو نے ہمارے چہرے منور نہیں فرمادیئے؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں فرما دیا اور دوزخ سے نجات عطا نہیں فرمائی؟ فرمایا: اس کے بعد اللہ تعالیٰ پردہ اٹھا دے گا (اور انہیں اپنے دیدار سے مشرف فرمائے گا)۔ پس انہیں اپنے پروردگار کے دیدار سے بہتر کوئی چیز نہیں ملی ہوگی۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”ایسے لوگوں کے لئے جو نیک کام کرتے ہیں نیک جزا ہے بلکہ (اس پر) اضافہ بھی ہے۔“ [یونس، ۱۰: ۲۶]۔

اسے امام مسلم، ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۰۲۹ / ۱۳۳۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَجْلِسًا وَصَفَ فِيهِ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ انْتَهَىٰ ثُمَّ قَالَ ﷺ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَىٰ قَلْبِ بَشَرٍ ثُمَّ اقْتَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿ [السجدة، ۳۲: ۱۶-۱۷].

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

الحديث رقم ۱۳۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، ۴/ ۲۱۷۵، الرقم: ۲۸۲۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/ ۳۳۴، الرقم: ۲۲۸۷۷، والرويانى في المسند، ۲/ ۲۰۴، الرقم: ۱۰۴۰، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۴/ ۳۱۳، الرقم: ۵۷۵۲.

”حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مجلس میں موجود تھا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی صفت بیان فرمائی، حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث کے آخر میں یہ فرمایا: جنت میں ایسی نعمتیں ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا ہے، اور نہ کسی فرد بشر کے دل میں ان کا خیال آیا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: ”ان کے پہلو ان کی خواہاں ہوں سے جدا رہتے ہیں اور اپنے رب کو خوف اور امید (کی ملی جلی کیفیت) سے پکارتے ہیں اور ہمارے عطا کردہ رزق میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں سو کسی کو معلوم نہیں جو آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ رکھی گئی ہے، یہ ان (اعمالِ صالحہ) کا بدلہ ہوگا جو وہ کرتے رہے۔“ [السجدہ، ۳۲: ۱۷-۱۶]۔ اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۰۳۰ / ۱۳۴۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ

فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ، فَقَالَ سَعِيدٌ: أَوْ فِيهَا سُوقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ، فَيُؤَذَّنُ لَهُمْ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيُزَوَّرُونَ رَبَّهُمْ، وَيُبْرَزُ لَهُمْ عَرْشُهُ.

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَهَلْ نَرَى رَبَّنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، هَلْ تَتَمَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا: لَا، قَالَ: كَذَلِكَ لَا تَتَمَارُونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَا يَبْقَى فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضِرُهُ اللَّهُ مُحَاضِرَةٌ...

ثُمَّ نُنْصَرِفُ إِلَى مَنَازِلِنَا، فَيَتَلَقَّانَا أَرْوَاجُنَا فَيَقْلُن: مَرْحَبًا وَأَهْلًا

الحديث رقم ۱۳۴: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة الجنة عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: ما جاء في سوق الجنة، ۴/ ۶۸۵، الرقم: ۲۵۴۹، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة الجنة، ۲/ ۱۴۵۰، الرقم: ۴۳۳۶، وابن حبان في الصحيح، ۱۶/ ۴۶۷-۴۶۴، الرقم: ۷۴۳۷، وابن أبي عاصم في السنة، ۱/ ۲۵۸، الرقم: ۵۸۶-۵۸۵، والمنذرى في الترغيب والترهيب، ۴/ ۳۰۱، الرقم: ۵۷۲۸.

لَقَدْ جِئْتُ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ وَالطَّيِّبِ أَفْضَلُ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ،
فَيَقُولُ: إِنَّا جَالِسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ (عَلَيْكَ)، وَيَحِقُّ لَنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ
مَا انْقَلَبْنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت سعید بن مسیبؓ سے روایت ہے کہ ان کی ملاقات حضرت ابو ہریرہؓ سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو جنت کے بازار میں اکٹھا کر دے۔ حضرت سعید کہنے لگے: کیا اس میں کوئی بازار بھی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں مجھے حضور نبی اکرم ﷺ نے بتایا ہے کہ جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو وہ اپنے اعمال کی برتری کے لحاظ سے مراتب حاصل کریں گے۔ دنیا کے جمعہ کے روز کے برابر انہیں اجازت دی جائے گی کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔ اور وہ ان کے لیے اپنا عرش ظاہر کرے گا.....

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، کیا تم سورج اور چودھویں کے چاند کو دیکھنے میں کوئی شک کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح تم اپنے پروردگار کے دیدار میں کوئی شک نہیں کرو گے۔ اس محفل میں کوئی ایسا شخص نہیں ہوگا جس سے اللہ تعالیٰ براہ راست گفتگو نہ فرمائے.....

انہوں نے کہا: پھر ہم واپس اپنے گھروں میں آجائیں گے۔ ہماری بیویاں ہمارا استقبال کریں گی اور کہیں گی خوش آمدید، خوش آمدید، آپ واپس آئے ہیں تو آپ کا حسن و جمال ہم سے جدا ہوتے وقت سے بڑھ گیا ہے تو وہ جنتی کہے گا: آج ہماری مجلس ہمارے رب جبار ﷻ سے ہوئی ہے۔ ہم اسی (خوبصورت) شکل و صورت میں تبدیل ہونے کے حق دار ہیں۔“ اسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۱۰۳۱/۱۳۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَقُولُ

اللَّهُ ﷻ: أُعِدُّتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ،

الحديث رقم ۱۳۵: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: تفسیر القرآن عن رسول اللہ ﷺ،

باب: ومن سورة الواقعة، ۴۰۰/۵، الرقم: ۳۲۹۲، والنسائی فی السنن الكبرى،

۳۱۷/۶، الرقم: ۱۱۰۷۵، وابن أبي شیبة فی المصنف، ۳۰/۷، الرقم: ۳۳۹۷۴.

وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، وَاقْرَأُوا إِن شِئْتُمْ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [السجدة، ۱۷:۳۲] وَفِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيرُ الرَّائِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا، وَاقْرَأُوا إِن شِئْتُمْ: ﴿وَوَظِلٌّ مَّمْدُودٌ﴾ [الواقعة، ۳۰:۵۶] وَمَوْضِعٌ سَوِطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَاقْرَأُوا إِن شِئْتُمْ: ﴿فَمَنْ زُحِرَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ﴾. [آل عمران، ۳: ۱۸۵].

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے نیکو کار بندوں کے لیے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گزرا۔ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو: ”سو کسی کو معلوم نہیں جو آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ رکھی گئی ہے، یہ ان (اعمالِ صالحہ) کا بدلہ ہوگا جو وہ کرتے رہے تھے۔“ [السجدة، ۱۷:۳۲] جنت میں ایک درخت ہے کہ سوار اس کے سایہ میں ایک سو سال چلے گا تو پھر بھی اسے طے نہیں کر سکے گا۔ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو: ”اور بڑھایا ہوا سایہ“ [الواقعة، ۳۰:۵۶] اور جنت میں ایک چابک کے برابر جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو: ”پس جو کوئی دوزخ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا وہ واقعہ کامیاب ہو گیا، اور دنیا کی زندگی دھوکے کے مال کے سوا کچھ بھی نہیں۔“ [آل عمران، ۳: ۱۸۵]۔

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۳۲ / ۱۳۶۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي

الحديث رقم ۱۳۶: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۲/۴۴۸، الرقم: ۳۵۵۰، وابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۳۴، ۱۰۸، الرقم: ۳۴۰۰۳، ۳۴۵۶۸، والمنذرى في الترغيب والترهيب، ۱/۲۴۶، الرقم: ۹۳۸.

التَّوْرَةَ لَقَدْ أَعَدَّ اللَّهُ لِلَّذِينَ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ مَا لَمْ تَرَ عَيْنٌ،
وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ، وَلَا يَعْلَمُهُ مَلَكٌ مُقْرَبٌ،
وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ قَالَ: وَنَحْنُ نَقْرُؤُهَا: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ
قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [السجدة، ۳۲: ۱۷].

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ تورات میں لکھا ہے: اللہ تعالیٰ نے
تہجد گزار بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھیں، کسی کان نے
نہیں سنی، اور کسی انسان کے دل میں ان کا خیال (تک) نہیں آیا، نہ ہی انہیں کوئی مقرب
فرشتہ جانتا ہے اور نہ ہی کوئی نبی مرسل۔ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہم بھی قرآن
پاک میں اس (مفہوم) کے ہم معنی آیت تلاوت کرتے ہیں: ”سو کسی کو معلوم نہیں جو آنکھوں
کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ رکھی گئی ہے، یہ ان (اعمالِ صالحہ) کا بدلہ ہوگا جو وہ کرتے
رہے تھے۔“ [السجدة، ۳۲: ۱۷]

اسے امام حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح
الاسناد ہے۔

۱۰۳۳/۱۳۷۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَحَاطَ بِحَائِطِ الْجَنَّةِ لَبِنَةً مِنْ ذَهَبٍ وَلَبِنَةً مِنْ فِضَّةٍ ثُمَّ

الحديث رقم ۱۳۷: أخرجه البزار في المسند، ۱۸۹/۴، وأحمد بن حنبل في
المسند، ۳۶۲/۲، والطبرانی في المعجم الأوسط، ۷۴/۳، الرقم: ۲۵۳۲،
والحميدى مختصراً في المسند، ۴۸۶/۲، الرقم: ۱۱۵۰، والديلمى في مسند
الفردوس، ۱۷۸/۱، الرقم: ۶۶۴، ۱۱۵/۲، الرقم: ۲۶۰۵، وابن المبارك في
الزهد، ۵۱۲/۱، الرقم: ۱۴۵۷، والمنذرى في الترغيب والترهيب، ۲۸۲/۴،
الرقم: ۵۶۵۰، وقال: أخرجه البيهقي.

شَقَّ فِيهَا الْأَنْهَارَ وَغَرَسَ الْأَشْجَارَ فَلَمَّا نَظَرَتْ الْمَلَائِكَةُ إِلَى حُسْنِهَا
قَالَتْ: طُوبَى لَكَ مَنَازِلَ الْمَلُوكِ.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْبَزَّازُ وَأَحْمَدُ مُخْتَصَرًا.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اللہ عزوجل نے جنت کی بیرونی دیوار اس طرح بنائی ہے کہ اس کی ایک اینٹ سونے کی ہے اور
ایک چاندی کی۔ پھر اس میں نہریں چلائیں اور درخت لگائے۔ جب فرشتوں نے اس کی خوب
صورتی کو دیکھا تو انہوں نے کہا: اے (روحانیت اور ولایت کے) بادشاہوں کی جائے قرار!
تجھے مبارک ہو۔“ اسے امام طبرانی اور بزار نے اور احمد نے مختصراً روایت کیا ہے۔

فَصُلِّ فِي فَضْلِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ الَّذِينَ لَا يُؤْبَهُ لَهُمْ

﴿اللہ تعالیٰ کے گناہ اولیاء اور صالح بندوں کی فضیلت کا بیان﴾

۱۰۳۴/۱۳۸۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ الرَّبِيعَ، وَهِيَ ابْنَةُ النَّضْرِ، كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ، فَطَلَبُوا الْأَرْضَ وَطَلَبُوا الْعَفْوَ فَأَبَوْا، فَأَتُوا النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَمَرَهُمْ بِالْقِصَاصِ، فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ: أَتُكْسَرُ ثَنِيَّةَ الرَّبِيعِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا، فَقَالَ: يَا أَنَسُ، كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ. فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَعَفَوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِأَبْرَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ربیع بنت نضر نے ایک لڑکی کے سامنے

الحديث رقم ۱۳۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصلح، باب: الصلح في الدية، ۹۶۱/۲، الرقم: ۲۵۵۶، وفي كتاب: الجهاد، باب: قول الله تعالى: مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا لَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا، [الأحزاب: ۲۳]، ۱۰۳۲/۳، الرقم: ۲۶۵۱، وفي كتاب: التفسير/ البقرة، باب: قوله: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ الْحَرْبِ بِالْحَرْبِ. إِلَى قَوْلِهِ: عَذَابٌ أَلِيمٌ. [البقرة: ۱۷۸]، ۱۶۳۶-۱۳۳۷، الرقم: ۴۲۳۹-۴۲۳۰، وفي كتاب: التفسير/ المائدة، باب: وَالْجُرُوحُ قِصَاصٌ [المائدة: ۴۵]، ۱۶۸۵/۴، الرقم: ۴۳۳۵، وفي كتاب: الديات، باب: السِّنُّ بِالسِّنِّ [المائدة: ۴۵]، ۲۵۲۶/۶، الرقم: ۶۴۹۹، ومسلم في الصحيح، كتاب: القسامة والمحاربين والقيصاص والديات، باب: إثبات القصاص في الإنسان وما في معناها، ۱۳۰۲/۳، الرقم: ۱۶۷۵، وأبوداود في السنن، كتاب: الديات، باب: القصاص من السنِّ، ۱۹۷/۴، الرقم: ۴۵۹۵، والنسائي في السنن، كتاب: القسامة، باب: القصاص من الثنية، ۲۷/۸، الرقم: ۴۷۵۶-۴۷۵۷، وفي السنن الكبرى، ۲۲۳/۴، الرقم: ۶۹۵۹، وابن ماجه في السنن، كتاب: الديات، باب: القصاص في السنِّ، ۸۸۴/۲، الرقم: ۲۶۴۹.

والے دو دانت توڑ دیئے تو اس کے ورثاء نے دیت کا مطالبہ کر دیا۔ یہ (یعنی حضرت زبیر کے ورثاء) معافی کے خواستگار ہوئے تو انہوں نے انکار کر دیا۔ (ابھی سزا پر عمل درآمد نہیں ہوا تھا کہ) وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے قصاص کا حکم دیا۔ حضرت انس بن نصر نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا زبیر کے سامنے کے دانت توڑے جائیں گے؟ نہیں، قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! اس کے دانت نہیں توڑے جائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے انس! اللہ تعالیٰ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے۔ (جس پر وہ خاموش ہو گئے۔ کچھ دنوں بعد) وہ لوگ (یعنی مدعی) راضی ہو گئے اور انہوں نے (زبیر کو) معاف کر دیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے وہ بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو ضرور پورا فرما دیتا ہے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۰۳۵ / ۱۳۹۔ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبِ الْخَزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلِّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِأَبْرَهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلِّ عَتَلٍ جَوَاطِ مُسْتَكْبِرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

”حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں اہل جنت کی پہچان نہ بتاؤں؟ ہر کمزور اور حقیر سمجھا جانے والا شخص، (مگر اس کا اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ مقام ہوتا ہے کہ) اگر وہ اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر قسم کھا

الحديث رقم ۱۳۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: تفسير القرآن، باب: عتل بعد ذلك زعيم، ۴/ ۱۸۷۰، الرقم: ۴۶۳۴، وفي كتاب: الأدب، باب: الكبير، ۵/ ۲۲۵۵، الرقم: ۵۷۲۳، وفي كتاب: الأيمان والندور، باب: قول الله تعالى: وأقسموا بالله جهد أيمانهم، ۶/ ۲۴۵۲، الرقم: ۶۲۸۱، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب: النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء، ۴/ ۲۱۹۰، الرقم: ۲۸۵۳، والترمذي في السنن، كتاب: صفة جهنم عن رسول الله ﷺ، باب: (۱۳)، ۴/ ۷۱۷، الرقم: ۲۶۰۵، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: من لا يؤبه له، ۲/ ۱۳۷۸، الرقم: ۴۱۱۶۔

بیٹھے تو وہ اسے ضرور سچا کر دیتا ہے۔ کیا میں تمہیں دوزخیوں کی پہچان نہ بتا دوں؟ ہر سخت مزاج، جھگڑالو اور مغرور شخص۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

۱۴۰ / ۱۰۳۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

رُبَّ أَشْعَثٍ مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِأَبْرَةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کتنے ایسے لوگ ہوتے ہیں جو پراگندہ حال ہوتے ہیں جنہیں دروازوں (کے باہر) سے ہی دھتکار دیا جاتا ہے (مگر اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا یہ مقام ہوتا ہے کہ) اگر وہ کسی معاملے میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیں تو وہ اسے ضرور پورا فرما دیتا ہے۔“ اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱۴۱ / ۱۰۳۷۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ

اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے سے محبت رکھتا ہے جو متقی، مستغنی ہو اور گوشہ نشین ہو۔“ اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۱۴۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: فضل الضعفاء والخاملين، ۴/ ۲۰۲۴، الرقم: ۲۶۲۲، وفي كتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب: النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء، ۴/ ۲۱۹۱، الرقم: ۲۸۵۴، والبيهقي في شعب الإيمان، ۷/ ۳۳۱، الرقم: ۱۰۴۸۲، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ۱۰/ ۱۰۵، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۴/ ۷۳، الرقم: ۴۸۴۹.

الحديث رقم ۱۴۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الزهد والرقائق، باب: (۱)، ۴/ ۲۲۷۷، الرقم: ۲۹۶۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/ ۱۶۸، الرقم: ۱۴۴۱، وأبو يعلى في المسند، ۲/ ۸۵، الرقم: ۷۳۷، والدورقي في مسند السعد، ۱/ ۴۹، الرقم: ۱۸، والبيهقي في شعب الإيمان، ۷/ ۲۹۷، الرقم: ۱۰۳۷۰، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳/ ۲۹۵، الرقم: ۴۱۳۷.

۱۰۳۸ / ۱۴۲۔ عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: حَوْضِي مِنْ عَدَنَ إِلَى عَمَانَ الْبَلْقَاءِ مَاءٌ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَكْوَيْبُهُ عَدَدُ نُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا أَوَّلُ النَّاسِ وَرُودًا عَلَيْهِ فَقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ (وفي رواية: أَوَّلُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ فَقَرَاءُ أُمَّتِي) الشُّعْتُ رُءُوسًا الدُّنْسُ ثِيَابًا الَّذِينَ لَا يَنْكِحُونَ الْمُتَعَمَّاتِ وَلَا تُفْتَحُ لَهُمُ السُّدُودُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.
وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ إِسْنَادًا.

”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے حوض (کی لمبائی) عدن سے بلقاء کے عمان تک ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں۔ جو اس سے پیئے گا اس کے بعد کبھی بھی پیاسا نہ ہوگا۔ اس پر سب سے پہلے جانے والے فقراء مہاجرین ہیں۔ (اور ایک روایت میں ہے: سب سے پہلے جو لوگ حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے وہ میری امت کے گننام اولیاء ہوں گے) جن کے بال گرد آلود اور کپڑے میلے ہوتے ہیں اور وہ ناز و نعمت میں پٹی ہوئی عورتوں سے نکاح نہیں کرتے اور ان کے لیے (گھروں کے) بند دروازے کھولے نہیں جاتے۔“
اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۱۰۳۹ / ۱۴۳۔ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِنَّ

الحديث رقم ۱۴۲: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: ما جاء في صفة أواني الحوض، ۶۲۹/۴، الرقم: ۲۴۴۴، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: نكر الحوض، ۱۴۳۸/۲، الرقم: ۴۳۰۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۷۵/۵، الرقم: ۲۲۴۲۱، والحاكم في المستدرک، ۲۰۴/۴، الرقم: ۷۲۷۴، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳۳۲/۷، الرقم: ۱۰۴۸۵۔

الحديث رقم ۱۴۳: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: من لا يؤبه له، —

أَغْبَطَ النَّاسِ عِنْدِي مُؤْمِنٌ خَفِيفٌ الْحَاذِ ذُو حَظٍّ مِنْ صَلَاةٍ غَامِضٍ فِي النَّاسِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ كَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا وَصَبَرَ عَلَيْهِ عَجَلْتُ مَنِيَّتَهُ وَقَلَّ تَرَاثُهُ وَقَلْتُ بَوَاكِيهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالْحَاكِمُ بِنَحْوِهِ.

”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے نزدیک وہ مومن قابل رشک ہے جس کی پشت اہل و عیال کی ذمہ داریوں سے بوجھل نہ ہو، نماز میں اسے خوشی حاصل ہوتی ہو، لوگوں سے اس کی (اندرونی) حالت پوشیدہ ہو اور (ظاہراً) اس کی پرواہ نہ کی جاتی ہو، اسے رزق اس کی ضرورت کے مطابق دیا جاتا ہو اور وہ اسی پر قناعت کرتا ہو، اس کی موت جلدی آجائے، اس کا ترکہ کم ہو اور اس پر رونے والیاں بھی کم ہوں۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے اور انہی کی مثل امام حاکم نے بھی روایت کیا ہے۔

۱۰۴۰ / ۱۴۴۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم:
أَلَا أُخْبِرُكَ عَنْ مُلُوكِ الْجَنَّةِ. قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: رَجُلٌ ضَعِيفٌ
مُسْتَضْعَفٌ ذُو طُمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَرَوَاهُ إِسْنَادِهِ مُتَّحَجٌّ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ.

”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں جنت کے بادشاہوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کمزور و ناتواں، پھٹے پرانے کپڑوں والا، جس کی پرواہ نہیں کی جاتی مگر (اس کی شان یہ ہے کہ) اگر اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر وہ کسی شے کی قسم کھا بیٹھے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا فرما دیتا ہے۔“

..... ۱۳۷۸ / ۲، الرقم: ۴۱۱۷، والحاكم في المستدرک، ۱۳۷ / ۴، الرقم: ۷۱۴۸،
وابن درهم في الزهد وصفة الزاهدين، ۶۰ / ۱، الرقم: ۱۰۴، والمنذري في
الترغيب والترهيب، ۷۳ / ۴، الرقم: ۴۸۵۳.

الحدیث رقم ۱۴۴: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: من لا يؤبه له،
۱۳۷۸ / ۲، الرقم: ۴۱۱۵، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳۳۳ / ۷، الرقم: ۱۰۴۸۸،
والمنذري في الترغيب والترهيب، ۷۰ / ۴، الرقم: ۴۸۳۵.

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ اور اس کی سند کے راوی صحیح احادیث میں حجت ہیں۔

۱۰۴۱/۱۴۵۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَمْ مِنْ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ ذِي طَمْرَيْنٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِأَبْرٍ قَسَمَهُ مِنْهُمْ الْبِرَاءُ بِنِ مَالِكٍ الحديث.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَبُو نُعَيْمٍ وَابْنُ حَبَانَ وَاللَّالِكَاثِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.
وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کتنے ہی کمزور اور ناتواں اور پھٹے پرانے کپڑوں والے (لوگ) ایسے ہوتے ہیں کہ اگر (کسی معاملہ میں) اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھالیں تو اللہ تعالیٰ ضرور ان کی قسم کو پورا فرما دیتا ہے اور براء بن مالک رضی اللہ عنہ بھی ان ہی لوگوں میں سے ہیں۔“

اس حدیث کو امام حاکم، ابو نعیم، ابن حبان، لالکائی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۱۰۴۲/۱۴۶۔ عَنْ حُدَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَنَازَةٍ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ عِبَادِ اللَّهِ؟ أَلْفُطُّ الْمُسْتَكْبِرُ. أَلَا

الحديث رقم ۱۴۵: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳/۳۳۱، الرقم: ۵۲۷۴، وأبو نعیم في حلیة الأولیاء، ۱/۷، ۳۵۰، وابن حبان في الثقات، ۳/۲۷، الرقم: ۹۳، واللالکائی في کرامات الأولیاء، ۱/۱۴۸، الرقم: ۱۰۸، والبیہقی في شعب الإیمان، ۷/۳۳۱، الرقم: ۱۰۴۸۳، وفي الاعتقاد، ۱/۳۱۵، والمقدسی في الأحادیث المختارة، ۷/۲۱۷، الرقم: ۲۶۵۹.

الحديث رقم ۱۴۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/۴۰۷، الرقم: ۲۳۵۰۴، والمنذري في الترغیب و الترهیب، ۳/۳۵۴، الرقم: ۴۴۰۷، ۴/۶۹، الرقم: ۴۸۳۴، والعسقلانی في فتح الباری، ۸/۶۶۳، الرقم: ۴۶۳۴، وفي القول المسدد، ۱/۲۸، والهیثمی في مجمع الزوائد، ۱۰/۲۶۴.

أَخْبِرْكُمْ بِخَيْرِ عِبَادِ اللَّهِ؟ الضَّعِيفُ الْمُسْتَضْعَفُ ذُو طَمْرَيْنٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّ اللَّهُ قَسَمَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاتُهُ رِوَاةُ الصَّحِيحِ.

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک جنازہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے شریر ترین بندے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (وہ ایسا بندہ ہے) جو اکھڑ، بد مزاج اور متکبر ہو۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے جو بہترین (بندہ) ہے اس کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (وہ ایسا شخص ہے) جو ظاہرًا کمزور حال، ناتواں، پھٹے پرانے کپڑوں والا ہو مگر (اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا مقام و مرتبہ یہ ہے کہ اگر وہ کسی معاملہ میں) قسم اٹھالے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو ضرور پورا فرما دیتا ہے۔“

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس حدیث کے تمام راوی صحیح حدیث کے راوی ہیں۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ أَدْنَى الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَأَحَبُّ الْعَبِيدِ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْأَتْقِيَاءُ الْأَخْفِيَاءُ الَّذِينَ إِذَا غَابُوا لَمْ يُفْتَقَدُوا وَإِذَا شَهِدُوا لَمْ يُعْرَفُوا أَوْلَيْكَ أُمَّةٌ الْهُدَى وَمَصَابِيحُ الْعِلْمِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معمولی سا دکھاوا بھی شرک ہے اور بندوں میں سے محبوب ترین اللہ تعالیٰ کے نزدیک متقی اور خشیت الہی رکھنے والے وہ لوگ ہیں جو موجود نہ ہوں تو تلاش نہ کیے جائیں (یعنی ان کی کمی محسوس نہ کی جائے) اور موجود ہوں تو پہچانے نہ جائیں، وہی لوگ ہدایت کے امام اور علم کے چراغ ہیں۔“

الحديث الرقم ۱۴۷: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳/۳۰۳، الرقم: ۵۱۸۲، والطبرانی في المعجم الأوسط، ۵/۱۶۳، الرقم: ۴۹۵۰، وفي المعجم الكبير، ۲۰/۳۶، الرقم: ۵۳، والقضاعي في مسند الشهاب، ۲/۲۵۲، الرقم: ۱۲۹۸، والبيهقي في كتاب الزهد، ۲/۱۱۲.

اسے امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۰۴۴ / ۱۴۸۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ۞ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ ۞ خَرَجَ

إِلَى الْمَسْجِدِ يَوْمًا فَوَجَدَ مُعَاذًا عِنْدَ قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَبْكِي، فَقَالَ:

مَا يُبْكِيكَ يَا مُعَاذُ؟ قَالَ: يُبْكِينِي حَدِيثُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

يَقُولُ: أَلَيْسَ مِنَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ، وَمَنْ عَادَى أَوْلِيَاءَ اللَّهِ فَقَدْ بَارَزَ اللَّهَ

بِالْمُحَارَبَةِ، إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَتْقِيَاءَ الْأَخْفِيَاءَ الَّذِينَ إِنْ غَابُوا لَمْ

يُفْتَقَدُوا، وَإِنْ حَضَرُوا لَمْ يُعْرَفُوا، قُلُوبُهُمْ مَصَابِيحُ الدُّجَى يَخْرُجُونَ مِنْ

كُلِّ غَبْرَاءٍ مُظْلِمَةٍ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: وَهَذَا إِسْنَادٌ مِصْرِيٌّ صَحِيحٌ وَلَا يُحْفَظُ لَهُ عِلَّةٌ.

”حضرت زید بن اسلم ۞ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق

۞ ایک دن مسجد نبوی میں حاضر ہوئے تو حضرت معاذ ۞ کو حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور

کے قریب روتے ہوئے پایا، انہوں نے پوچھا: اے معاذ! تجھے کس چیز نے رُلا دیا ہے؟

حضرت معاذ ۞ نے عرض کیا: مجھے اس حدیث نے رُلا دیا ہے جو میں نے حضور نبی

اکرم ﷺ سے سنی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: معمولی سی ریاکاری بھی شرک ہے اور جس نے

اولیاء اللہ سے دشمنی مول لی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے جنگ مول لی اور بے شک اللہ تعالیٰ

نیکوکار، متقی، متواضع اور لوگوں سے پوشیدہ ایسے گمنام بندوں کو پسند کرتا ہے جو اگر موجود نہ ہوں

تو انہیں تلاش نہ کیا جائے (یعنی ان کی کمی محسوس نہ کی جائے) اور اگر موجود ہوں تو انہیں پہچانا

نہ جائے (یعنی کوئی اہمیت نہ دی جائے)۔ ان کے دل اندھیرے میں چراغ کی مانند ہیں اور وہ

ہر طرح کی ظلمت و تاریکی سے پاک ہوتے ہیں۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا اس کی سند صحیح مصری ہے۔ جس

الحدیث رقم ۱۴۸: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱/۴۴، الرقم: ۴، ۴/۳۶۴، الرقم:

۷۹۳۳، وابن أبي الدنيا في الأولیاء، ۱/۱۱، الرقم: ۶، والديلمي في مسند الفردوس،

۵/۵۴۸، الرقم: ۹۰۴۹، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۳۴، الرقم: ۴۹،

۳/۲۹۸، الرقم: ۴۱۵۱، ۴/۷۴، الرقم: ۴۸۵۴.

میں کوئی علت نہیں۔

۱۰۴۵ / ۱۴۹۔ عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ لَوْ جَاءَ أَحَدَكُمْ يَسْأَلُهُ دِينَارًا لَمْ يُعْطِهِ، وَلَوْ سَأَلَهُ دِرْهَمًا لَمْ يُعْطِهِ، وَلَوْ سَأَلَهُ فَلْسًا لَمْ يُعْطِهِ، وَلَوْ سَأَلَ اللَّهُ الْجَنَّةَ لَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا ذُو طَمْرَيْنٍ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِأَبْرَةٍ.

رواه ابن أبي عاصم والطبراني واللفظ له، ورواه مخرج بهم في الصحيح.

”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میری امت میں سے بعض لوگ ایسے بھی ہیں (کہ ان میں سے اگر کوئی بطور قرض بھی) تم میں سے کسی سے دینار کا سوال کرے تو وہ اسے دینار نہ دے اور اگر کسی سے درہم کا سوال کرے تو وہ اسے درہم نہ دے اور اگر کسی سے پیسہ کا سوال کرے تو وہ اسے پیسہ نہ دے۔ لیکن (اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا مقام یہ ہے کہ اگر) وہی شخص اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور اسے جنت عطا فرمادے۔ (اس کی پہچان یہ ہے کہ) وہ پھٹے پرانے کپڑوں والا گننام قسم کا شخص ہوتا ہے اور اگر وہ کسی معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور بالضرور پورا کرتا ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی عاصم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ الفاظ بھی طبرانی کے ہیں اور اس کے تمام راوی صحیح حدیث میں حجت ہیں۔

۱۰۴۶ / ۱۵۰۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ فِي بَعْضِ سِجْكِ الْمَدِينَةِ فَرَأَى رَجُلًا أَسْوَدَ مَيْتًا قَدْ رَمَوْا بِهِ فِي الطَّرِيقِ

الحدیث رقم ۱۴۹: أخرجه ابن أبي عاصم في كتاب الزهد، ۱/۱۲، والطبراني في المعجم الأوسط، ۷/۲۹۸، الرقم: ۷۵۴۸، وهناد في الزهد، ۱/۳۲۳، الرقم: ۵۸۷، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۴/۷۳، الرقم: ۴۸۵۱، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ۱/۳۶۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۲۶۴، وقال: رواه الطبراني في الأوسط ورجاله رجال الصحيح.

الحدیث رقم ۱۵۰: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۲/۱۴۲، الرقم: ۱۵۱۴، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۲۶۶، وقال: إسناد جيد.

نہ ملے اور اگر وہ بادشاہ سے ملنے کے لئے اجازت طلب کریں تو انہیں اجازت نہ ملے، (مگر ان کا اللہ تعالیٰ کے ہاں مقام و مرتبہ یہ ہے کہ) اگر روزِ قیامت ان کا نور تمام اہل دنیا پر تقسیم کیا جائے تو وہ نور سب کے سب کو پورا ہو جائے گا۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے نیز اس کے روای صحیح حدیث کے راوی ہیں۔

۱۰۴۹ / ۱۵۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِنَّ مُلُوكَ أَهْلِ الْجَنَّةِ كُلِّ أَشْعَتْ أُغْبَرَ ذِي طَمْرَيْنٍ إِذَا اسْتَأْذَنُوا عَلَى الْأَمْرَاءِ لَمْ يُؤْذَنَ لَهُمْ وَإِذَا طَلَبُوا النِّسَاءَ لَمْ يُنْكَحُوا أَوْ إِذَا قَالُوا الْحَدِيثَ لَمْ يُنْصِتْ لِقَوْلِهِمْ. حَاجَةٌ أَحَدِهِمْ يَتَجَلَّجَلُ فِي صَدْرِهِ لَوْ قَسِمَ نُورُهُ بَيْنَ أَهْلِ الْأَرْضِ لَوَسِعَهُمْ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اہل جنت کے بادشاہ پر اگندہ بالوں، غبار آلود چہروں اور پھٹے پرانے کپڑوں والے وہ لوگ ہیں کہ جب وہ امراء کے ہاں داخل ہونے کے لیے اجازت طلب کریں تو انہیں اجازت نہ ملے، جب نکاح کے لیے عورتوں کا رشتہ طلب کریں تو ان کا نکاح نہ کیا جائے اور جب وہ کوئی بات کریں تو ان کی بات نہ سنی جائے ان میں سے اگر کسی کو کوئی حاجت ہو تو وہ حاجت اس کے سینے میں ہی کھٹکتی رہتی ہے (اس کا اظہار نہیں کر پاتے، لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا مقام و مرتبہ یہ ہے کہ) اگر ان میں کسی کا نور تمام اہل زمین پر تقسیم کر دیا جائے تو وہ ان سب کے لیے کافی ہو۔“

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي كَرَامَاتِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ

﴿ اولیاء اور صالحین کی کرامات کا بیان ﴾

۱۰۵۰/۱۰۵۴. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي رَوَايَةٍ طَوِيلَةٍ: فَدَعَا (أَيُّ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) بِالطَّعَامِ فَأَكَلَ وَأَكَلُوا فَجَعَلُوا لَا يَرْفَعُونَ لُقْمَةً إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرَ مِنْهَا، فَقَالَ: يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ، مَا هَذَا؟ قَالَتْ: لَا وَقُرَّةَ عَيْنِي، لَهِيَ الْآنَ أَكْثَرَ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِثَلَاثِ مَرَّاتٍ، فَأَكَلُوا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے ایک طویل واقعہ میں مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (اہل صفہ) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دعوت کی، آپ نے خود بھی کھانا کھایا اور دوسروں نے بھی۔ ہر لقمہ اٹھانے کے بعد کھانا پہلے سے بھی زیادہ بڑھ جاتا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے (اپنی بیوی سے جو بنی فراس کے قبیلہ سے تھیں) فرمایا: اے بنی فراس کی بہن! یہ کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک (میرے سر تاج!) اب تو یہ کھانا پہلے سے تین گناہ زیادہ ہے۔ چنانچہ ان سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی خوب کھایا اور حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں بھی روانہ کیا (لیکن کھانا کم نہ ہوا) اور حضور نبی اکرم ﷺ نے بھی اس میں سے تناول فرمایا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

الحديث رقم ۱۰۵۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: مواقيت الصلاة، باب: السَّعْرِ مَعَ الضَّيْفِ وَالْأَهْلِ، ۱/۲۱۶، الرقم: ۵۷۷، وفي كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ۳/۱۳۱۲، الرقم: ۳۳۸۸، وفي كتاب: الأدب، باب: ما يُكره من الغضب والجزع عند الضيف، ۵/۲۲۷۴، الرقم: ۵۷۸۹، وفي كتاب: الأدب، باب: قول الضيف لصاحبه: لَا أَكُلُ حَتَّى تَأْكُلَ، ۵/۲۲۷۴، الرقم: ۵۷۹۰، ومسلم في الصحيح، كتاب: الأشربة، باب: إكرام الضيف وفضل إيثاره، ۳/۱۶۲۷، الرقم: ۲۰۵۷، والبزار في المسند، ۶/۲۲۸، الرقم: ۲۲۶۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۹۷، الرقم: ۱۷۰۲، ۱۷۱۲.

۱۰۵۱/۱۵۵۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نَفِيلٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ أَرَوَى خَاصَمَتَهُ فِي بَعْضِ دَارِهِ فَقَالَ: دَعُوهَا وَإِيَّاهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ طَوَّقَهُ فِي سَبْعِ أَرْضِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. اللَّهُمَّ إِن كَانَتْ كَاذِبَةً فَأَعْمِ بَصَرَهَا وَاجْعَلْ قَبْرَهَا فِي دَارِهَا قَالَ: فَرَأَيْتُهَا عَمِيَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدْرَ تَقُولُ: أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ فَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِي فِي الدَّارِ مَرَّتْ عَلَى بَيْتٍ فِي الدَّارِ فَوَقَعَتْ فِيهَا فَكَانَتْ قَبْرَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

”حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اروی (نامی ایک عورت) نے ان سے گھر (کی زمین) کے بعض حصہ کے متعلق جھگڑا کیا۔ انہوں نے (اس کے آئے روز کے جھگڑوں اور تکرار سے تنگ آ کر) فرمایا: اسے چھوڑ دو اور یہ زمین بھی اسے دے دو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے: جس شخص نے ایک بالشت زمین بھی ناحق لی قیامت کے دن سات تہوں تک وہ زمین طوق بنا کر اس کی گردن میں ڈال دی جائے گی۔ اے اللہ! اگر یہ جھوٹی ہے تو اسے اندھا کر دے اور اس کی قبر اسی گھر میں بنا دے۔ راوی کہتے ہیں کہ (بعد ازاں) میں نے دیکھا وہ اندھی ہو چکی تھی۔ دیواروں کو ٹٹولتی پھرتی تھی اور کہتی تھی مجھے سعید بن زید کی بددعا لگ گئی ہے۔ پس ایک دفعہ وہ گھر میں چلتے ہوئے اسی گھر کے کنوئیں کے پاس سے گزرتے ہوئے اس میں گر گئی (اور وہیں مر گئی) اور وہ کنواں اس کی قبر بن گیا۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

الحدیث رقم ۱۵۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: ما جاء في سبع أرضين، ۱۱۶۸/۳، الرقم: ۳۰۲۶، ومسلم في الصحيح، كتاب: المساقاة، باب: تحريم الظلم وغصب الأرض وغيرها، ۱۲۳۰/۳، الرقم: ۱۶۱۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۸۸/۱، الرقم: ۱۶۳۳، وابن حبان في الصحيح، ۵۶۷/۱۱، الرقم: ۵۱۶۳، والدارمي في السنن، ۳۴۷/۲، الرقم: ۲۶۰۶.

۱۰۵۲/۱۰۵۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ: وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ يَوْمَ بَدْرٍ، فَمَكَتْ عِنْدَهُمْ أُسِيرًا. حَتَّى إِذَا أَجْمَعُوا قَتْلَهُ اسْتَعَارَ مُوسَى مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ لِيَسْتَحِدَّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ قَالَتْ: فَغَفَلْتُ عَنْ صَبِيٍّ لِي فَدَرَجَ إِلَيْهِ حَتَّى أَتَاهُ فَوَضَعَهُ عَلَيَّ فَخِذِهِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ فَرَعْتُ فَرُوعَةً عَرَفَ ذَاكَ مِنِّي وَفِي يَدِهِ الْمَوْسَى فَقَالَ: أَتَخَشِينَ أَنْ أَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَاكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَكَانَتْ تَقُولُ: مَا رَأَيْتُ أُسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ، لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ وَمَا بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ ثَمَرَةً، وَإِنَّهُ لَمَوْثِقٌ فِي الْحَدِيدِ، وَمَا كَانَ إِلَّا رِزْقَهُ اللَّهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل روایت میں ہے کہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا (بعد میں ایک جنگ کے دوران) حضرت خبیب رضی اللہ عنہ (گرفتار ہو کر) اس (یعنی حارث کے خاندان) کے قیدی بن گئے۔ تو انہوں نے (انتقاماً حضرت خبیب کو) قتل کرنے کی ٹھان لی (ایک دن کسی ضرورت کے تحت) حضرت خبیب نے حارث کی ایک بیٹی سے استرا مانگا۔ اس نے استرا دے دیا اور اپنے بچے کی طرف سے غافل ہوگی اور بچہ کھیلتا ہوا حضرت خبیب کے پاس چلا گیا انہوں نے اسے اپنی ران پر بٹھا لیا۔ جب اس کی ماں نے بچے کو ان کے پاس دیکھا تو بہت گھبرائی، حضرت خبیب نے اس کی پریشانی کو محسوس کرتے ہوئے فرمایا: کیا تم اس لئے ڈر رہی ہو کہ میں بچے کو قتل کر دوں گا؟ میں ان شاء اللہ ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ وہ عورت کہتی تھی: میں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ سے زیادہ اچھا اور نیک کوئی قیدی نہیں دیکھا اور بے شک میں نے (دورانِ قید) حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو

الحديث رقم ۱۰۵۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوة الرّجيع، ورِعْلٍ، وَذَكَوَانٍ، وَبِئْرٍ مَعُونَةٍ، ۴/ ۱۴۹۹، الرقم: ۳۸۵۸، وفي كتاب: الجهاد، باب: هل يَسْتَأْذِرُ الرَّجُلُ وَمَنْ لَمْ يَسْتَأْذِرْ وَمَنْ رَكَعَ رَكَعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ، ۳/ ۱۱۰۸، الرقم: ۲۸۸۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۳۱۰، الرقم: ۸۰۸۲، وعبد الرزاق في المصنف، ۵/ ۳۵۳، الرقم: ۹۷۳۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۴/ ۲۲۱، الرقم: ۴۱۹۱.

انگور کا خوشہ کھاتے ہوئے دیکھا حالانکہ ان دنوں مکہ میں کوئی پھل نہیں ملتا تھا (یعنی پھلوں کا موسم ہی نہیں تھا) اور ویسے بھی وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ سو یہ وہ روزی تھی جو اللہ تعالیٰ انہیں (غیب سے) مرحمت فرماتا تھا۔“ اسے امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۰۵۳/۱۵۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فِي رَوَايَةِ طَوِيلَةٍ: وَبَعَثَ قُرَيْشٌ

إِلَى عَاصِمٍ لِيُؤْتُوا بِشَيْءٍ مِنْ جَسَدِهِ يَعْرِفُونَهُ وَكَانَ عَاصِمٌ قَتَلَ عَظِيمًا مِنْ عَظْمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَبَعَثَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ، فَحَمَتُهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا مِنْهُ عَلَى شَيْءٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت میں مروی ہے کہ کفار قریش نے کچھ لوگوں کو حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کی لاش کی شناخت کے لئے ان کی لاش میں سے کوئی ٹکڑا کاٹ کر لانے کے لئے بھیجا۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر میں قریش کے سرداروں میں سے ایک کو قتل کیا تھا۔ سو (ان کافروں کے پہنچتے ہی) اللہ تعالیٰ نے ان کی لاش کے پاس بھڑوں کی مثل کوئی مخلوق بھیج دی جس نے کسی کو ان کی لاش کے پاس بھی پھٹکنے نہیں دیا اور وہ ان کے جسم کا کوئی حصہ لے جانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔“ اسے امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۰۵۴/۱۵۸۔ عَنْ جَابِرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا حَضَرَ أُحُدٌ، دَعَانِي أَبِي

مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ: مَا أَرَانِي إِلَّا مَقْتُولًا فِي أَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ

الحديث رقم ۱۵۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوة الرّجيع، ورّغل، ونكوان، وبئر معونة، ۱۴۹۹/۴، الرقم: ۳۸۵۸، وفي كتاب: الجهاد، باب: هل يستأسر الرجل ومن لم يستأسر ومن ركع ركعتين عند القتل، ۱۱۰۸/۳، الرقم: ۲۸۸۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۱۰/۲، الرقم: ۸۰۸۲، وعبد الرزاق في المصنف، ۳۵۳/۵، الرقم: ۹۷۳۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۲۱/۴، الرقم: ۴۱۹۱۔

الحديث رقم ۱۵۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: هل يخرج الميت من القبر واللحد لعله، ۴۵۳/۱، الرقم: ۱۲۸۶، والحكم في المستدرک، ۲۲۴/۳، الرقم: ۴۹۱۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۸۵/۶، الرقم: ۱۲۴۵۹، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ۳۹۹/۲، الرقم: ۵۹۴۵۔

النَّبِيِّ ﷺ، وَإِنِّي لَا أَتْرُكُ بَعْدِي أَعَزُّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ، فَإِنَّ عَلَيَّ دِينًا فَاقْضِ، وَاسْتَوْصِ بِأَخْوَاتِكَ خَيْرًا. فَأَصْبَحْنَا
فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيلٍ، وَدُفِنَ مَعَهُ آخِرُ فِي قَبْرِ، ثُمَّ لَمْ تَطْبُ نَفْسِي أَنْ أَتْرُكَهُ
مَعَ الْآخِرِ، فَاسْتَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ، فَإِذَا هُوَ كَيَوْمِ وَضَعْتُهُ هُنَيْئَةً غَيْرَ
أُذْنِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوة احد کا وقت آیا تو میرے والد
(حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ) نے مجھے رات کے وقت بلایا اور فرمایا: میں یہی دیکھتا ہوں کہ (کل
میدان جنگ میں) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے سب سے پہلے میں شہید کیا
جاؤں گا اور میں اپنے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ کے سوا تم سے بڑھ کر کوئی عزیز
چھوڑ کر نہیں جا رہا۔ مجھ پر قرض ہے اسے ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔
صبح ہوئی تو سب سے پہلے وہی شہید کئے گئے اور (جنگ ختم ہونے کے بعد) ایک دوسرے
(شہید) کے ساتھ دفن کر دیئے گئے۔ پھر میرا دل اس پر رضامند نہ ہوا کہ انہیں (قبر میں کسی)
دوسرے کے ساتھ چھوڑے رکھوں لہذا چھ ماہ کے بعد میں نے ان کا جسد اقدس نکالا تو وہ اسی
طرح (تروتازہ) تھا جیسے تدفین کے روز تھا، سوائے ایک کان کے (جو کہ دوران جنگ شہید ہو
گیا تھا)۔“ اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ
خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ، وَمَعَهُمَا مِثْلُ مِصْبَاحَيْنِ يُضِيئَانِ

الحديث رقم ۱۵۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المساجد، باب: إدخال
البعير في المسجد لليلة، ۱/۱۷۷، الرقم: ۴۵۳، وفي كتاب: المناقب، باب: سؤال
المشركين أن يريهم النبي ﷺ آية فأراهم انشقاق القمر، ۳/۱۳۳۱، الرقم:
۳۴۴۰، وفي كتاب: فضائل الصحابة، باب: منقبة أسيد بن حضير، وعباد بن
يشير رضي الله عنهما، ۳/۱۳۸۴، الرقم: ۳۵۹۴، وأبو يعلى في المسند، ۵/۳۶۱، الرقم:
۳۰۰۷، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ۲/۳۹۹، الرقم: ۵۹۴۴.

بَيْنَ أَيْدِيهِمَا، فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ، حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ.
 رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ طُرُقٍ، وَفِي بَعْضِهَا: أَنَّ الرَّجُلَيْنِ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ،
 وَعَبَّادُ بْنُ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو حضرات حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے (اٹھ کر) ایک اندھیری رات میں (اپنے گھر جانے کے لئے) نکلے تو ان کے ساتھ دو چراغوں کی طرح کی کوئی چیزیں ہم سفر ہو گئیں جو ان کے ہاتھوں (بانہوں) کے درمیان روشن تھیں (وہ دونوں ان کی روشنی میں چل پڑے)۔ جب راستے میں وہ دونوں جدا ہوئے تو ایک ایک چراغ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ہو گیا یہاں تک کہ وہ اپنے اہل و عیال کے پاس پہنچ گئے۔“

اسے امام بخاری نے مختلف طرق سے بیان کیا اور ان دو اشخاص کے نام حضرت اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما بیان کئے ہیں۔

۱۰۵۶ / ۱۶۰۔ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا جِئَ بِرَأْسِ
 عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ وَأَصْحَابِهِ نُصِدْتُ فِي الْمَسْجِدِ فِي الرَّحْبَةِ. فَانْتَهَيْتُ
 إِلَيْهِمْ وَهُمْ يَقُولُونَ: قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ، فَإِذَا حَيَّةٌ قَدْ جَاءَتْ تَخَلُّ
 الرُّؤُوسَ حَتَّى دَخَلَتْ فِي مَنْخَرِي عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ فَمَكَثَتْ هُنَيْهَةً ثُمَّ
 خَرَجَتْ فَذَهَبَتْ حَتَّى تَغَيَّبَتْ. ثُمَّ قَالُوا: قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ، فَفَعَلْتُ
 ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عمارہ بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب (امام حسین علیہ السلام کے قاتل) عبید اللہ بن زیاد اور اس کے ساتھیوں (کے قتل کے بعد ان) کے سر لا کر مسجد کے برآمدے میں

الحديث رقم ۱۶۰: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم،
 باب: مناقب الحسن والحسين عليهما السلام، ۵ / ۶۶۰، الرقم: ۳۷۸۰، والطبراني في
 المعجم الكبير، ۳ / ۱۱۲، الرقم: ۲۸۳۲۔

رکھے گئے اور میں اس وقت ان لوگوں کے پاس پہنچا جبکہ وہ لوگ کہہ رہے تھے ”وہ آ گیا وہ آ گیا۔“ اتنی دیر میں ایک سانپ کہیں سے آیا اور ان کے سروں میں گھسنا شروع کیا اور عبید اللہ بن زیاد کے نتھنے میں گھسا اور اس میں تھوڑی دیر ٹھہر کر پھر باہر آ گیا اور کہیں چلا گیا یہاں تک کہ وہ غائب ہو گیا، پھر اچانک کوئی بولا کہ ”وہ آیا وہ آیا“ (میں نے دیکھا کہ) وہ سانپ پھر آیا اور یہی عمل اس نے دو یا تین بار دہرایا۔“

اسے امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۷/۱۶۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ضَرَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ خَبَاءَهُ عَلَى قَبْرِ وَهُوَ لَا يَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ، فَإِذَا فِيهِ إِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُورَةَ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ حَتَّى خَتَمَهَا، فَآتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي ضَرَبْتُ خَبَائِي عَلَى قَبْرِ وَأَنَا لَا أَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ، فَإِذَا فِيهِ إِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْمُلْكِ حَتَّى خَتَمَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هِيَ الْمَانِعَةُ، هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے کسی صحابی نے ایک قبر پر خیمہ لگایا انہیں معلوم نہ تھا کہ یہ قبر ہے اچانک پتہ چلا کہ یہ قبر ہے اور اس میں کوئی آدمی سورۃ الملک پڑھ رہا ہے۔ یہاں تک کہ پڑھنے والے نے (قبر کے اندر) مکمل سورۃ الملک پڑھی۔ وہ صحابی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

الحديث رقم ۱۶۱: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: فضائل القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی فضل سورة الملك، ۱۶۴/۵، الرقم: ۲۸۹۰، والبيهقي فی شعب الإيمان، ۴۹۵/۲، الرقم: ۲۵۱۰، والمنذرى فی الترغيب والترهيب، ۲۴۷/۲، الرقم: ۲۲۶۶، والخطيب التبريزي فی مشكاة المصابيح، ۴۰۵/۱، الرقم: ۲۱۵۳.

یا رسول اللہ! میں نے (نادانستہ) ایک قبر پر خیمہ لگایا اور مجھے یہ خیال نہیں تھا کہ یہ قبر ہے۔ اچانک میں نے سنا کہ ایک آدمی قبر میں سورۃ الملک پڑھ رہا ہے یہاں تک کہ اس نے مکمل سورت تلاوت کی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ (سورت عذاب کو) روکنے والی اور عذابِ قبر سے نجات دینے والی ہے۔“

اسے امام ترمذی اور بیہقی نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰۵۸/۱۶۲۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ

كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ لَا يَزَالُ يُرَى عَلَى قَبْرِهِ نُورٌ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ جب نجاشی ﷺ (شاہِ حبشہ) فوت ہو گئے تو ہم بیان کیا کرتے تھے کہ ان کی قبر پر ہمیشہ نور (برستا) دیکھا جاتا ہے۔“
اسے امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۱۰۵۹/۱۶۳۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

هَذَا الَّذِي تَحْرَكَ لَهُ الْعَرْشُ، وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَشَهِدَهُ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَقَدْ ضَمَّ ضُمَّ ثُمَّ فَرَّجَ عَنْهُ.

وفي رواية: قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ لَوْ نَجَا أَحَدٌ مِنْ ضُمَّةِ الْقَبْرِ لَنَجَا مِنْهَا

سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ.

الحديث رقم ۱۶۲: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: في النور يرى عند قبر الشهيد، ۱۶/۳، الرقم: ۲۵۲۳، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ۴۰۰/۲، الرقم: ۵۹۴۷، والنهبي في سير أعلام النبلاء، ۴۳۰/۱، والعسقلاني في الإصابة، ۲۰۶/۱، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۴۴۴/۱.

الحديث رقم ۱۶۳: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: ضمة القبر وضغطته، ۱۰۰/۴، الرقم: ۲۰۵۵، وفي السنن الكبرى، ۶۶۰/۱، الرقم: ۸۱۸۲، والطبراني في المعجم الأوسط، ۱۹۹/۲، الرقم: ۱۷۰۷، وفي المعجم الكبير، ۱۰/۶، الرقم: ۵۳۳۳، ونحوه ابن راهويه في المسند، ۵۵۲/۲، الرقم: ۱۱۲۷، والزيلعي في نصب الراية، ۲۸۶/۲، والعسقلاني في القول المسدد، ۸۱/۱.

وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ مُحْتَجِّجٌ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے (حضرت سعد بن معاذ انصاری ؓ کے متعلق) فرمایا: یہ وہ ہستی ہے جس کی وفات سے عرش بھی لرز اٹھا اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے اور ستر ہزار فرشتے اس کے جنازے میں شریک ہوئے۔ قبر نے اسے صرف ایک دفعہ دبایا پھر (یہ اس کے لئے) کشادہ کر دی گئی۔“

اور ایک روایت میں فرمایا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہی ہیں۔ اگر کوئی قبر کے دبانے سے بچ سکتا تو سعد بن معاذ اس کے دبانے سے ضرور بچ جاتے۔ (مومنین و صالحین کے لئے قبر کا دبانا راحت کا باعث ہوتا ہے جیسے ماں بچے کو گود میں لے کر پیار سے دباتی ہے)۔“

اسے امام نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے نیز امام عسقلانی نے فرمایا کہ اس حدیث کے رجال ثقات صحیح حدیث سے حجت ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ ؓ كَانَ نَحَلَهَا جَادًا عِشْرِينَ وَسُقًا مِنْ مَالِهِ بِالْغَابَةِ. فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ: وَاللَّهِ، يَا بُنَيَّةُ، مَا مِنْ النَّاسِ أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ غَنِيٌّ بَعْدِي مِنْكَ وَلَا أَعَزُّ عَلَيَّ فَقْرًا بَعْدِي مِنْكَ. وَإِنِّي كُنْتُ نَحَلْتُكَ جَادًا عِشْرِينَ وَسُقًا. فَلَوْ كُنْتُ جَدَدْتِيهِ وَاحْتَزْتِيهِ كَانَ لَكَ وَإِنَّمَا هُوَ الْيَوْمَ مَالٌ وَارِثٌ. وَإِنَّمَا هُوَ أَخَوَاكِ وَأُخْتَاكِ. فَاقْتَسِمُوهُ عَلَيَّ كِتَابِ اللَّهِ. قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَقُلْتُ: يَا أَبَتِ، وَاللَّهِ، لَوْ كَانَ كَذَا وَكَذَا لَتَرَكْتُهُ إِنَّمَا

الحديث رقم ۱۶۴: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب: الأفضية، باب: ما لا يجوز من النحل، ۷۵۲/۲، الرقم: ۱۴۳۸، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۶۹/۶، الرقم: ۱۱۷۲۸، ۱۲۲۶۷، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ۸۸/۴، واللالكائي في كرامات الأولياء، ۱۷۷/۱، الرقم: ۶۲، والعسقلاني في الإصابة، ۵۷۵/۷، الرقم: ۱۱۰۲۳، والنووي في تهذيب الأسماء، ۵۷۴/۲، الرقم: ۱۰۳۰، ۱۲۳۹، والزيلي في نصب الراية، ۱۲۲/۴، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱۹۴/۳.

هِيَ أَسْمَاءُ فَمَنْ الْأُخْرَى؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رضي الله عنه: ذُو بَطْنٍ بِنْتِ خَارِجَةَ أَرَاهَا جَارِيَةً فَوَلَدَتْ أُمَّ كَلْثُومٍ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَالطَّحَاوِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غابہ (نامی وادی) میں انہیں کھجور کے چند درخت بہہ کیے تھے جن میں سے بیس وسق کھجوریں آتی تھیں۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے فرمایا: اے میری پیاری بیٹی! ایسا دوسرا کوئی نہیں جس کا اپنے بعد امیر ہونا مجھے تم سے زیادہ پسند ہو اور اپنے بعد مجھے کسی کی مفلسی تم سے زیادہ گراں نہیں۔ میں نے تمہیں کچھ درخت دیئے تھے جن سے بیس وسق کھجوریں آتی تھیں۔ اگر تم نے ان پر قبضہ کیا ہوتا تو وہ تمہارے ہو جاتے۔ اب وہ میراث کا مال ہے اور تمہارے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ سو سارے مال کو اللہ تعالیٰ کی کتاب (کے احکام) کے مطابق تقسیم کر لینا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: ابا جان! مال خواہ کتنا ہی زیادہ ہوتا میں چھوڑ دیتی لیکن میری بہن تو صرف حضرت اسماء رضی اللہ عنہا ہیں دوسری کون ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ (میری زوجہ) بنت خارجه کے پیٹ میں ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ لڑکی ہے۔ پس انہوں نے حضرت ام کلثوم کو جنم دیا۔“ اسے امام مالک، طحاوی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُدْعَى سَارِيَةَ، فَبَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ فَجَعَلَ يَصِيحُ: يَا سَارِيَةُ الْجَبَلِ. فَقَدِمَ رَسُولٌ مِنَ الْجَيْشِ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَقِينَا عَدُوَّنَا فَهَزَمُونَا فَإِذَا بِصَاحِبِ يَصِيحُ: يَا سَارِيَةُ الْجَبَلِ. فَأَسْنَدْنَا ظُهُورَنَا إِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى. رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ وَالْبَيْهَقِيُّ وَأَبُو نَعِيمٍ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر

الحديث رقم ۱۶۵: أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۱/۲۱۹، الرقم:

۳۵۵، والبيهقي في دلائل النبوة، ۶/۳۷۰، وفي الاعتقاد، ۱/۳۱۴، وأبو نعيم

في دلائل النبوة، ۳/۲۱۰-۲۱۱، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح،

۲/۴۱۰، الرقم: ۵۹۵۴، والرازي في التفسير الكبير، ۲۱/۸۷.

روانہ فرمایا اور اس کا سالار ساریہ نامی ایک شخص کو مقرر کیا۔ ایک دن آپ خطبہ دے رہے تھے کہ دوران خطبہ اچانک آپ نے پکارا: اے ساریہ! پہاڑ کی اوٹ لو۔ (بعد میں) لشکر سے ایک قاصد آیا اور کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! ہم دشمن سے لڑے اور وہ ہمیں شکست دینے کے قریب تھا کہ اچانک کسی پکارنے والے نے پکارا: اے ساریہ! پہاڑ کی اوٹ لو۔ ہم نے اپنی پشتیں پہاڑ کی طرف کر لیں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دی (اور ہمیں فتح عطا کی)۔“

اسے امام احمد نے فضائل صحابہ میں، اور بیہقی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۱۰۶۲/۱۶۶۔ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرَأْيَتِهِ، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْحِصْنِ، خَرَجَ إِلَيْهِ أَهْلُهُ فَقَاتَلَهُمْ، فَضْرَبَهُ رَجُلٌ مِنْ يَهُودٍ فَطَرَحَ تَرْسَهُ مِنْ يَدِهِ، فَتَنَاولَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَابًا كَانَ عِنْدَ الْحِصْنِ، فَتَرَسَ بِهِ نَفْسَهُ، فَلَمْ يَزَلْ فِي يَدِهِ وَهُوَ يُقَاتِلُ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَلْقَاهُ مِنْ يَدَيْهِ حِينَ فَرَغَ فَلَقَدْ رَأَيْتَنِي فِي نَفَرٍ مَعِيَ سَبْعَةٌ أَنَا ثَامِنُهُمْ، نَجَّهْتُ عَلِيَّ أَنْ نَقَلَبَ ذَلِكَ الْبَابَ فَمَا نَقَلِبُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ جو حضور نبی اکرم ﷺ کے غلام تھے روایت فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا جھنڈا دے کر خیبر کی طرف روانہ کیا تو ہم بھی ان کے ساتھ تھے۔ جب ہم قلعہ خیبر کے پاس پہنچے جو مدینہ منورہ کے قریب ہے تو خیبر کے یہودی (اچانک) ان پر ٹوٹ پڑے۔ وہ بے مثال بہادری کا مظاہرہ کر رہے تھے کہ اچانک ان پر ایک یہودی نے چوٹ کر کے ان کے ہاتھ سے ڈھال گرا دی۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قلعہ کا ایک دروازہ اکھاڑ کر اسے اپنی ڈھال بنا لیا اور اسے ڈھال کی حیثیت سے اپنے ہاتھ میں لئے جنگ میں شریک رہے۔ بالآخر دشمنوں پر فتح حاصل ہو جانے کے بعد اس ڈھال نما دروازہ کو اپنے ہاتھ سے پھینک دیا۔ میرے ہمراہ سات آدمی تھے اور میں آٹھواں تھا

الحديث رقم ۱۶۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۸/۶، الرقم: ۲۳۹۰۹،
والهيثمى في مجمع الزوائد، ۱۵۲/۶، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ۱۳۷/۲،
وابن هشام في السيرة النبوية، ۳۰۶/۴.

ہم سب مل کر اس دروازے کو لٹنے کی کوشش کرتے رہے لیکن ہم وہ دروازہ (جسے حضرت علی ؑ نے تنہا کھیرا تھا) نہ اُلٹ سکے۔“ اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۰۶۳/۱۶۷۔ عَنْ جَابِرٍ ؓ أَنَّ عَلِيًّا ؑ حَمَلَ الْبَابَ يَوْمَ خَيْبَرَ حَتَّى صَعِدَ الْمُسْلِمُونَ فَفَتَحُوهَا وَأَنَّهُ جُرِبَ فَلَمْ يَحْمِلْهُ إِلَّا أَرْبَعُونَ رَجُلًا. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت جابر ؓ نے بیان کیا ہے کہ غزوہ خیبر کے روز حضرت علی ؑ نے قلعہ خیبر کا دروازہ اٹھا لیا یہاں تک کہ مسلمان قلعہ پر چڑھ گئے اور اسے فتح کر لیا اور یہاں زماں ہوئی بات تھی کہ اس دروازے کو چالیس آدمی مل کر ہی اٹھاتے تھے۔“

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور امام عسقلانی نے فرمایا کہ اسے امام حاکم نے بھی روایت کیا ہے۔

۱۰۶۴/۱۶۸۔ عَنْ أُمِّ سَلْمَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اشْتَكْتُ فَاطِمَةَ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا شَكْوَاهَا الَّتِي قُبِضَتْ فِيهِ، فَكُنْتُ أَمْرَضُهَا فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا كَأَمَلِ مَا رَأَيْتُهَا فِي شَكْوَاهَا تِلْكَ. قَالَتْ: وَخَرَجَ عَلِيٌّ ؑ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ، فَقَالَتْ: يَا أُمَّهُ، اسْكِبِي لِي غُسْلًا، فَسَكَبْتُ لَهَا غُسْلًا فَأَغْتَسَلْتُ كَأَحْسَنِ مَا رَأَيْتُهَا تَغْتَسِلُ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أُمَّهُ، أَعْطِنِي ثِيَابِي الْجُدَدَ، فَأَعْطَيْتُهَا، فَلَبَسَتْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أُمَّهُ، قَدِمِي لِي فِرَاشِي وَسَطَ الْبَيْتِ،

الحديث رقم ۱۶۷: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۷۴، الرقم: ۳۲۱۳۹،
والعسقلاني في فتح الباري، ۷/۴۷۸، وقال العسقلاني: رواه الحكم، والطبري
في تاريخ الأمم والملوك، ۲/۱۳۷، وابن هشام في السيرة النبوية، ۴/۳۰۶.
الحديث رقم ۱۶۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۶/۴۶۱، الرقم: ۲۷۶۵۶.
۲۷۶۵۷، والدولابي في الذرية الطاهرة، ۱/۱۱۳، والزيلعي في نصب الراية،
۲/۲۵۰، ومحَب الدين الطبري في ذخائر العقبى، ۱/۱۰۳، والهيثمي في مجمع
الزوائد، ۹/۲۱۰، وابن الأثير في أسد الغابة، ۷/۲۲۱.

فَفَعَلْتُ وَاضْطَجَعْتُ وَاسْتَقْبَلْتُ الْقِبْلَةَ، وَجَعَلْتُ يَدَهَا تَحْتَ خَدِّهَا، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أُمَّهُ، إِنِّي مَقْبُوضَةٌ الْآنَ، وَقَدْ تَطَهَّرْتُ فَلَا يَكْشِفُنِي أَحَدٌ، فَقبِضْتُ مَكَانَهَا، قَالَتْ: فَجَاءَ عَلِيٌّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت امّ سلمیٰ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا اپنے مرضِ وصال میں مبتلا ہوئیں تو میں ان کی تیمارداری کیا کرتی تھی۔ بیماری کے اس پورے عرصہ کے دوران میرے خیال میں ایک صبح ان کی حالت قدرے بہتر تھی۔ حضرت علیؑ کسی کام سے باہر گئے ہوئے تھے۔ سیدہ کائنات نے فرمایا: اے اماں! میرے غسل کے لیے پانی لائیں۔ میں پانی لائی، میرے خیال میں انہوں نے (اس روز) بہترین غسل کیا۔ پھر بولیں: اماں جی! مجھے نیا لباس دیں۔ میں نے ایسا ہی کیا پھر وہ قبلہ رخ ہو کر لیٹ گئیں۔ ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے کر لیا اور فرمایا: اماں جی! اب میری وفات ہو جائے گی، میں (غسل کر کے) پاک ہو چکی ہوں، لہذا مجھے کوئی نہ کھولے پس اسی جگہ ان کی وفات ہو گئی۔ حضرت امّ سلمیٰ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پھر حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ تشریف لائے تو میں نے انہیں ساری بات بتائی۔“ اے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۰۶۵/۱۶۹۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: إِنَّ عُثْمَانَ ﷺ أَصْبَحَ فَحَدَّثَ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَنَامِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ، أَفْطِرُ عِنْدَنَا فَأَصْبَحَ عُثْمَانُ ﷺ صَائِمًا فَقُتِلَ مِنْ يَوْمِهِ.
رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ.

الحديث رقم ۱۶۹: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳/۱۱۰، الرقم: ۴۵۵۴، وابن أبي شيبه في المصنف، ۶/۱۸۱، الرقم: ۳۰۵۱۰، ۳۰۵۱۱، ۷/۴۴۲، الرقم: ۳۷۰۸۵، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۳/۷۴، وابن حبان في الطبقات المحدثين بأصبهان، ۲/۲۹۸، الرقم: ۱۸۲، وابن عسکر في تاریخ دمشق الكبير، ۳۹، ۳۸۴، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۷/۲۳۲.

وفي رواية: عَنِ امْرَأَةِ عُثْمَانَ قَالَتْ: قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
 وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالُوا: إِنَّكَ تَفْطِرُ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ.
 رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ سَعْدٍ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان ؓ نے ایک دن صبح کے وقت بتایا: میں نے رات کو خواب میں حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی اور حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے عثمان! تم آج کا روزہ ہمارے پاس افطار کرو۔ سو اس دن حضرت عثمان ؓ نے روزے کی حالت میں صبح کی اور اسی دن انہیں شہید کر دیا گیا۔“
 اسے امام حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

ایک روایت میں حضرت عثمان ؓ کی زوجہ محترمہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان ؓ نے (خواب سے بیدار ہو کر) فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو دیکھا وہ سب مجھے کہہ رہے تھے: (اے عثمان!) آج شام تمہاری افطاری ہمارے ساتھ ہے۔“
 اسے امام ابن ابی شیبہ اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ سَفِينَةَ ؓ قَالَ: رَكِبْتُ الْبَحْرَ فِي سَفِينَةٍ
 فَاَنْكَسَرَتْ فَرَكِبْتُ لَوْحًا مِنْهَا فَطَرَحَنِي فِي اَجْمَةٍ فِيهَا اَسَدٌ فَلَمْ يَرُعْنِي
 اِلَّا بِهٍ فَقُلْتُ: يَا اَبَا الْحَارِثِ، اَنَا مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَطَاطَأَ رَاسَهُ
 وَعَمَزَ بِمَنْكَبِهِ شِقِّيَ فَمَا زَالَ يَغْمِزُنِي وَيَهْدِينِي اِلَى الطَّرِيقِ حَتَّى وَضَعَنِي

الحديث رقم ۱۷۰: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۲/۶۷۵، الرقم: ۴۲۳۵، ۳/۷۰۲،
 الرقم: ۶۵۵۰، والبخاری في التاريخ الكبير، ۳/۱۹۵، الرقم: ۶۶۳، والطبرانی في
 المعجم الكبير، ۷/۸۰، الرقم: ۶۴۳۲، وابن رشد في الجامع، ۱۱/۲۸۱،
 واللائكاثي في كرامات الأولياء، ۱/۱۵۸، الرقم: ۱۱۴، والبغوي في شرح السنة،
 ۱۳/۳۱۳، الرقم: ۳۷۳۲، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ۲/۴۰۰،
 الرقم: ۵۹۴۹.

عَلَى الطَّرِيقِ فَلَمَّا وَضَعَنِي هَمَّهُمْ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُوَدِّعُنِي.
رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ خَرِيٍّ فِي الْكَبِيرِ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْبَغَوِيُّ.
وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ إِسْنَادًا.

”حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (ایک مرتبہ) میں سمندر میں ایک کشتی پر سوار تھا کہ وہ کشتی ٹوٹ گئی تو میں اس کے ایک تختے پر سوار ہو گیا۔ اس نے مجھے ایک ایسی جگہ پھینک دیا جو شیر کی کچھارتھی (وہی ہوا جس کا ڈرتھا) اور اچانک شیر سامنے تھا۔ میں نے اسے کہا: اے شیر! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں تو اس نے فوراً اپنا سر خم کر دیا اور اپنے کندھے سے مجھے اشارہ کیا اور وہ اس وقت تک مجھے اشارہ اور رہنمائی کرتا رہا جب تک کہ اس نے مجھے صحیح راہ پر نہ ڈال دیا۔ پھر جب اس نے مجھے صحیح راہ پر ڈال دیا تو وہ دھیمی آواز میں غرغرایا تو میں نے خیال کیا کہ وہ مجھے الوداع کہہ رہا ہے۔“

اسے امام حاکم نے اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں اور طبرانی اور بغوی نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۱۷۱/۱۰۶۷۔ عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ امْرَأَةٌ فِرْعَوْنَ
تُعَذِّبُ بِالشَّمْسِ فَإِذَا انْصَرَفُوا عَنْهَا أَظَلَّتْهَا الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا
وَكَانَتْ تَرَى بَيْتَهَا فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي
وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

وفي رواية: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ فِرْعَوْنَ أُوْتِدَ لِامْرَأَتِهِ أَرْبَعَةٌ
أُوْتَادٍ فِي يَدَيْهَا وَرِجْلَيْهَا فَكَانَ إِذَا تَفَرَّقُوا عَنْهَا ظَلَّتْهَا الْمَلَائِكَةُ
فَقَالَتْ: رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ

الحديث رقم ۱۷۱: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۲/۵۳۸، الرقم: ۳۸۳۴، وابن أبي
شيبه في المصنف، ۷/۱۲۰، الرقم: ۳۴۶۵۶، وأبو يعلى في المسند، ۱۱/۳۱۶،
الرقم: ۶۴۳۱، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/۲۴۴، الرقم: ۱۶۳۷، والهيثمی في
مجمع الزوائد، ۹/۲۱۸، وقال: ورجاله رجال الصحيح.

وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ فَكَشَفَ لَهَا عَنْ بَيْتِهَا فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فرعون کی بیوی (حضرت آسیہ) کو سورج کی (جھلسا دینے والی) تپش کے ذریعے عذاب دیا جاتا تھا۔ پس جب وہ سارے (فرعونی) اسے (تپتی زمین پر تڑپتا) چھوڑ کر چلے جاتے تو فرشتے اپنے پروں کے ساتھ اس پر سایہ لگن ہو جاتے اور وہ (وہاں سے) جنت میں موجود اپنے گھر کو تکتی تھیں۔“

اس حدیث کو امام حاکم، ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

اور ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرعون ملعون نے اپنی بیوی (حضرت آسیہ) کے ہاتھوں اور پاؤں میں چار میخیں گاڑی ہوئی تھیں اور جب لوگ اسے چھوڑ کر آگے پیچھے ہو جاتے تو فرشتے اس پر سایہ کر لیتے تو وہ کہتیں: اے میرے اللہ! میرے لئے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے عمل بد سے اور ظالم قوم سے نجات دلا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُن کے لئے (دنیا میں ہی) جنت میں اُن کے گھر سے پردہ ہٹا دیا (تاکہ وہ اسے دیکھ لیں)۔“

اس حدیث کو امام ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَ الْحَسَنُ
بُنَّ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حِينَ قُتِلَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ، أَوْ يَا أَهْلَ
الْعِرَاقِ، لَقَدْ كَانَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ رَجُلٌ قُتِلَ اللَّيْلَةَ أَوْ أُصِيبَ الْيَوْمَ لَمْ
يَسْبِقْهُ الْأَوْلُونَ بِعِلْمٍ وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُونَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا بَعَثَهُ فِي
سَرِيَّةٍ كَانَ جَبْرِئِلُ عليه السلام عَنْ يَمِينِهِ وَمِيكَائِيلُ عليه السلام عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرْجِعُ

الحديث رقم ۱۷۲: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۳۶۹/۶، الرقم: ۳۲۰۹۴،
والهندي في كنز العمال، ۴۱۲/۶.

حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عاصم بن ضمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا: اے اہل کوفہ! یا اے اہل عراق! آج تمہارے درمیان وہ شخص شہید کر دیا گیا جس سے علم میں (امت کے) اولین بھی سبقت نہیں کر سکے اور بعد میں آنے والوں میں سے بھی کوئی ان کے مقام کو نہ پہنچ سکے گا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی جہاد کی مہم پر روانہ فرماتے تو ان کی دائیں طرف حضرت جبرئیل رضی اللہ عنہ اور بائیں طرف حضرت میکائیل رضی اللہ عنہ رہا کرتے تھے اور وہ کبھی بھی فتح حاصل کئے بغیر نہیں لوٹتے تھے۔“ اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۷۳/۱۰۶۹. عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ أَنَّ عَامِرَ بْنَ فَهَيْرَةَ رضی اللہ عنہ

قُتِلَ يَوْمَئِذٍ فَلَمْ يُوجَدْ جَسَدُهُ حِينَ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ دَفَنَتْهُ.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَبُو نَعِيمٍ.

”حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس دن حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو ان کا جسدِ خاکی کہیں بھی نہ پایا گیا کیونکہ فرشتوں نے انہیں دفن کر دیا تھا۔“ اس حدیث کو امام عبدالرزاق، ابن مبارک اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ ابن مبارک کے ہیں۔

۱۷۴/۱۰۷۰. عَنْ زَادَانَ أَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ حَدَّثَ حَدِيثًا فَكَذَّبَهُ

رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ رضی اللہ عنہ: أَدْعُو عَلَيْكَ إِنْ قُلْتَ كَاذِبًا قَالَ: ادْعُ فَدَعَا

عَلِيهِ فَلَمْ يَبْرَحْ حَتَّى ذَهَبَ بَصْرُهُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

الحديث رقم ۱۷۳: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ۳۸۳/۵، الرقم: ۹۷۴۱، وابن

المبارك في الجهاد، ۷۱/۱، الرقم: ۸۱، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱۱۰/۱،

وابن عبد البر في الاستيعاب، ۷۹۷/۲، وابن تيمية في الفرقان، ۹۶/۱، وابن

الجوزي في صفوة الصفوة، ۱/۴۳۲-۴۳۳، الرقم: ۲۳.

الحديث رقم ۱۷۴: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۲/۲۱۹، الرقم: ۱۷۹۱،

والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۱۱۶/۹، واللالكائي في كرامات الأولياء، ۱۲۶/۱،

الرقم: ۷۳.

”حضرت زادان سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) حضرت علیؑ گفتگو فرما رہے تھے تو ایک شخص نے انہیں جھٹلایا اس پر حضرت علیؑ نے فرمایا: اگر تو نے جھوٹ بولا ہو تو میں تجھے بددعا دوں؟ اس نے کہا: ہاں بددعا کریں چنانچہ حضرت علیؑ نے اس کے لیے بددعا کی تو وہ شخص ابھی اس مجلس سے اٹھنے بھی نہ پایا تھا کہ اندھا ہو گیا۔“

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۷۵/۱۰۷۱۔ عَنْ قُرَّةِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا رِجَاءَ
الْعَطَارِدِيِّؑ يَقُولُ: لَا تَسُبُّوا عَلِيًّاؑ وَلَا أَهْلَ هَذَا الْبَيْتِ فَإِنَّ جَارًا لَنَا
مِنْ بِلَهَجِيمٍ قَالَ: أَلَمْ تَرَوْا إِلَى هَذَا الْفَاسِقِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ (عليهما السلام)
قَتَلَهُ اللَّهُ، فَرَمَاهُ اللَّهُ بِكُوكَبَيْنِ فِي عَيْنَيْهِ فَطَمَسَ اللَّهُ بَصَرَهُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.
وَأِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت قرہ بن خالد فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ حضرت ابو رجاء عطاردیؑ فرما رہے تھے: حضرت علیؑ اور ان کے اہل بیت کو گالیاں مت دو۔ ایک دفعہ ہمارا ایک پڑوسی کہنے لگا: کیا تم یہ نہیں دیکھتے (معاذ اللہ) کہ اس فاسق حسین بن علی (علیہما السلام) کو اللہ تعالیٰ نے قتل کر دیا، (اس کا یہ کہنا ہی تھا کہ) اسی وقت اللہ تعالیٰ نے اس کی دونوں آنکھوں میں دو ستارے مارے اور وہ اندھا ہو گیا۔“

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اس کی سند حسن ہے اور اس کے رجال صحیح ہیں۔

۱۷۶/۱۰۷۲۔ عَنْ مَالِكِؑ فِي رَوَايَةٍ طَوِيلَةٍ قَالَ: قُتِلَ

الحديث رقم ۱۷۵: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۱۲/۳، الرقم: ۲۸۳۰،
والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۹۶/۹، وقال: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.
الحديث رقم ۱۷۶: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۷۸/۱، الرقم: ۱۰۹، وابن
عساکر في تاريخ دمشق الكبير، ۵۳۲/۳۹، وابن عبد البر في الاستيعاب،
۱۰۴۷/۳، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۷۷/۳، والمزي في تهذيب الكمال،
۴۵۷/۱۹، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ۱۴۵/۲، والهيثمي في مجمع
الزوائد، ۹۵/۹۔

عُثْمَانُ رضي الله عنه، وَإِنَّ رَأْسَهُ عَلَى الْبَابِ لَيَقُولُ: طُقُّ طُقُّ حَتَّى صَارُوا بِهِ إِلَى حَشِّ كَوْكَبٍ فَاحْتَفَرُوا لَهُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

”حضرت امام مالک رضي الله عنه سے ایک طویل روایت میں مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضي الله عنه کو شہید کیا گیا، اور دروازے پر ہی ان کا سر مبارک پکار رہا تھا: مجھے دفن کرو، مجھے دفن کرو چنانچہ ان کے ساتھی ان کی نعش مبارک کو باغ کوكب میں لے گئے جہاں ان کی تدفین کی گئی۔“ اسے امام طبرانی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

عَنْ مَالِكِ رضي الله عنه قَالَ: وَكَانَ عُثْمَانُ رضي الله عنه يَمُرُّ بِحَشِّ

كَوْكَبٍ فَيَقُولُ لِيُدْفَنُ هَاهُنَا رَجُلٌ صَالِحٌ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

”حضرت امام مالک رضي الله عنه سے مروی ہے کہ جب کبھی حضرت عثمان رضي الله عنه باغ کوكب کے قریب سے گذرتے تو فرماتے کہ یہاں ایک نیک انسان دفن کیا جائے گا (چنانچہ آپ خود وہاں دفن کیے گئے)۔“ اسے امام طبرانی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

عَنْ خَيْثَمَةَ رضي الله عنه قَالَ: أَتَيْ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ رضي الله عنه

بِرَجُلٍ وَمَعَهُ زُقٌّ خَمْرٍ فَقَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ عَسَلًا، فَصَارَ عَسَلًا.

وَفِي رَوَايَةٍ: لَمَّا قَدِمَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ رضي الله عنه الْحُرَّةَ أَتَى بِسَمِّ فَوَضَعَهُ

فِي رَاحَتِهِ ثُمَّ سَمَّى وَشَرِبَهُ. رَوَاهُ اللَّالِكَاثِيُّ وَالذَّهَبِيُّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ.

وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

الحديث رقم ۱۷۷: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱/۷۸، الرقم: ۱۰۹، وابن

عساکر في تاريخ دمشق الكبير، ۳۹/۵۳۲، وابن عبد البر في الاستيعاب،

۳/۱۰۴۷، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۳/۷۷، والمزني في تهذيب الكمال،

۱۹/۴۵۷، والهيتمي في مجمع الزوائد، ۹/۹۵.

الحديث رقم ۱۷۸: أخرجه اللالكائي في كرامات الأولياء، ۲/۲۵۴، الرقم: ۹۷-۹۴،

والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۱/۳۷۵، ۳۷۶، والعسقلاني في الإصابة،

۲/۲۵۴، والرازي في التفسير الكبير، ۲۱/۸۹.

”حضرت خیمہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید ؓ کے پاس ایک آدی لایا گیا اس کے پاس شراب کی صراحی تھی آپ نے فرمایا: اے اللہ! اسے شہد بنا دے تو وہ شراب فوراً شہد میں تبدیل ہو گئی۔“

اور ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت خالد بن ولید ؓ حرہ کے مقام پر آئے تو آپ کے پاس زہر قاتل لایا گیا آپ نے اسے ہتھیلی پر ڈالا اور بسم اللہ پڑھ کر پی گئے (مگر اس زہر نے آپ پر کوئی مضر اثر نہیں کیا)۔“

اسے امام لاکائی، ذہبی اور عسقلانی نے روایت کیا ہے اور امام عسقلانی نے فرمایا کہ اسے امام ابو یعلیٰ، ابن سعد اور ابن ابی الدنیا نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۰۷۵ / ۱۷۹۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: عُذْتُ شَابًا مِنَ

الْأَنْصَارِ فَمَا كَانَ بِأَسْرَعٍ مِنْ أَنْ مَاتَ، فَأَغْمَضْنَاهُ وَمَدَدْنَا عَلَيْهِ الثُّوبَ،

فَقَالَ بَعْضُنَا لِأَمِّهِ: احْتَسِبِيهِ. قَالَتْ: وَقَدْ مَاتَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَتْ: أَحَقُّ

تَقُولُونَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، فَمَدَّتْ يَدَيْهَا إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَتْ: اَللَّهُمَّ، إِنِّي آمَنْتُ

بِكَ، وَهَاجَرْتُ إِلَى رَسُولِكَ. فَإِذَا نَزَلَ بِي شَدِيدَةٌ دَعَوْتُكَ

فَفَرَّجْتَهَا، فَاسْأَلْكَ اَللَّهُمَّ، لَا تُحْمِلْ عَلَيَّ هَذِهِ الْمُصِيبَةَ الْيَوْمَ. قَالَ:

فَكَشَفَ الثُّوبَ عَنِّي وَجْهِي فَمَا بَرِحْنَا حَتَّى أَكَلْنَا وَأَكَلَ مَعَنَا.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَأَبُو نَعِيمٍ وَابْنُ بَيْهَقٍ وَابْنُ عَدِيٍّ.

وَقَالَ الْحَافِظُ ابْنُ كَثِيرٍ: وَهَذَا إِسْنَادٌ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انصار کے ایک (قریب

المرگ بیمار) نوجوان کی عیادت کی اور وہ تھوڑی دیر میں (میری موجودگی کے دوران ہی) وفات

پا گیا، ہم نے اس کی آنکھیں بند کر دیں اور اس پر کپڑا ڈال دیا۔ ہم میں سے بعض نے اس کی

الحديث رقم ۱۷۹: أخرجه ابن أبي الدنيا في من عاش بعد الموت، ۱/۱۰، الرقم:

۱، وفي مجابي الدعوة، الرقم: ۴۶، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ۲/۶۱۸، الرقم:

۵۶۱، وابن عدي في الكامل، ۴/۶۲، والبيهقي في دلائل النبوة، ۶/۵۱، وابن

كثير في البداية والنهاية، ۶/۲۹۲، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ۲/۷۳.

ماں سے کہا: اس کی وفات پر ثواب کی توقع کے ساتھ صبر کرو۔ اس نے کہا: کیا وہ فوت ہو گیا ہے؟ ہم نے کہا: ہاں، اس نے کہا: کیا جو کچھ تم کہہ رہے ہو سچ ہے؟ ہم نے کہا: ہاں، پھر اس نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر دیئے اور یہ دعا کی: اے اللہ! بے شک میں تجھ پر ایمان لائی اور تیرے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کی اور جب کبھی مجھ پر کوئی مصیبت نازل ہوئی تو میں نے تجھے پکارا جس کے نتیجے میں تو نے مجھے اس مصیبت سے چھٹکارا عطا فرمایا۔ پس میں تجھ سے سوال کرتی ہوں کہ آج کے دن مجھ پر یہ مصیبت نہ ڈال۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ (اس کی ماں کی یہ دعا کرنے کی دیر تھی کہ) اس نوجوان نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا (اور زندہ ہو کر اٹھ کھڑا ہوا) پھر اس وقت ہم نے کھانا کھایا تو اس نوجوان نے بھی ہمارے ساتھ کھانا کھایا۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی دنیا، ابو نعیم، بیہقی اور ابن عدی نے روایت کیا ہے اور حافظ ابن کثیر نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند کے رجال ثقہ ہیں۔

۱۰۷۶ / ۱۸۰۔ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ: كُنَّا إِخْوَةَ ثَلَاثَةِ، وَكَانَ أَعْبَدُنَا وَأَصْوَمُنَا وَأَفْضَلُنَا الْأَوْسَطَ مِنَّا، فَغَبِثُ غَيْبَةً إِلَى السَّوَادِ ثُمَّ قَدِمْتُ عَلَى أَهْلِي فَقَالُوا: أَدْرِكُ أَخَاكَ فَإِنَّهُ فِي الْمَوْتِ. فَخَرَجْتُ أَسْعَى إِلَيْهِ، فَأَنْتَهَيْتُ وَقَدْ قُضِيَ وَسُجِّي بِثَوْبٍ، فَقَعَدْتُ عِنْدَ رَأْسِهِ أَبْكِيهِ، قَالَ: فَرَفَعَ يَدَهُ وَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ قُلْتُ: أَيُّ أَخِي، أَحْيَاةٌ بَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنِّي لَقَيْتُ رَبِّي بِرُوحِ

الحديث رقم ۱۸۰: أخرجه ابن أبي الدنيا في من عاش بعد الموت، ۱/۱۸، الرقم: ۹، وأبو نعیم في حلیة الأولیاء، ۴/۳۶۸، والبیہقی في دلائل النبوة، ۶/۴۵۴-۴۵۵، وابن حبان الرازي في الجرح والتعديل، ۳/۴۵۶، الرقم: ۲۰۶۲، وفي الثقات، ۴/۲۴۱، الرقم: ۲۷۰۹، والنووي في شرحه على صحيح مسلم، ۱/۶۶، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۴/۳۵۹، الرقم: ۱۳۹، وابن منجويه الأصبهاني في رجال مسلم، ۱/۲۰۸، الرقم: ۴۴۴، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۱/۵۶۲-۵۶۳، وابن کثیر في البداية والنهاية، ۶/۱۵۸، والهيتمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۹۱.

وَرِيحَانٍ وَرَبِّ غَيْرُ غَضْبَانٍ، وَإِنَّهُ كَسَانِي ثِيَابًا خَضْرًا مِنْ سُندَسٍ
وَإِسْتَبْرَقٍ، وَإِنِّي وَجَدْتُ الْأَمْرَ أَيْسَرَ مِمَّا تَحْسِبُونَ ثَلَاثًا فَأَعْمَلُوا وَلَا
تَغْتَرُوا ثَلَاثًا، إِنِّي لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَقْسَمَ أَنْ لَا يَبْرَحَ حَتَّى آتِيَهُ
فَعَجَلُوا جِهَازِي، ثُمَّ طَفِيَءَ فَكَأَنَّهُ أُسْرِعُ مِنْ حُصَاةٍ لَوْ أَلْقَيْتُ فِي الْمَاءِ
قَالَ: فَقُلْتُ: عَجَلُوا جِهَازَ أَخِي. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ.

وَقَالَ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ: هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ لَا يَشُكُّ حَدِيثِي فِي صِحَّتِهِ.

”حضرت ربیع بن حراش بیان کرتے ہیں کہ ہم تین بھائی تھے اور ہم میں سب سے زیادہ عبادت گزار، سب سے زیادہ روزہ دار اور سب سے زیادہ افضل ہمارا درمیانہ بھائی تھا، ایک دن میں شہر سے متصل ایک گاؤں کی طرف گیا جب میں واپس اپنے گھر والوں کی طرف آیا تو انہوں نے کہا: اپنے بھائی کی خبر لو یوں لگتا ہے وہ حالت نزع میں ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کی طرف گیا اور جب میں اس کے پاس پہنچا تو اس کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر چکی تھی اور اسے ایک کپڑے میں لپیٹا جا چکا تھا۔ میں نے اس کے سر کے قریب بیٹھ کر رونا شروع کر دیا، راوی بیان کرتے ہیں کہ اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور کہا: السلام علیکم، میں نے کہا: اے میرے بھائی موت کے بعد زندگی؟ اس نے کہا: ہاں۔ بے شک میں اپنے ربِّ کریم سے جنت میں ملا ہوں اور میرا رب مجھ سے ناراض نہیں ہے اور اس نے مجھے زرق برق سبز لباس پہنایا ہے اور جو کچھ تم (موت کے بارے میں) گمان کرتے ہو میں نے موت کا معاملہ اس سے بڑھ کر کئی گنا آسان پایا ہے۔ اُس نے یہ تین مرتبہ کہا، پھر کہا: (اے لوگو) عمل کرو اور غرور میں مبتلا نہ ہو۔ یہ بھی تین مرتبہ کہا، پھر کہا: میں حضور نبی اکرم ﷺ سے ملا ہوں اور انہوں نے قسم کھائی ہے کہ وہ اس وقت تک اس جگہ سے تشریف نہیں لے جائیں گے جب تک میں ان کے پاس نہ پہنچ جاؤں۔ پس جلدی سے میری تجھیز و تکفین کرو پھر وہ ان کنکریوں سے بھی جلدی فوت ہو گیا جنہیں جب پانی میں ڈالا جائے تو تیزی سے اس میں بیٹھ جاتی ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: جلدی سے میرے بھائی کی تجھیز و تکفین کرو۔“

اسے امام ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے روایت کیا ہے نیز امام بیہقی نے فرمایا کہ یہ اسناد

صحیح ہیں اور اس حدیث کی صحت میں کوئی شک نہیں ہے۔

۱۰۷۷/۱۸۱۔ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ: انْتَهَيْنَا إِلَى دَجَلَةَ وَهِيَ مَارَّةٌ، وَالْأَعَاجِمُ خَلْفَهَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ: بِسْمِ اللَّهِ ثُمَّ اقْتَحَمَ فَرَسَهُ، فاندَفَعَ عَلَى الْمَاءِ، فَقَالَ النَّاسُ: بِسْمِ اللَّهِ ثُمَّ اقْتَحَمُوا فَارْتَفَعُوا عَلَى الْمَاءِ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِمُ الْأَعَاجِمُ، قَالُوا: دِيَوَانٌ دِيَوَانٌ، ثُمَّ ذَهَبُوا عَلَى وُجُوهِهِمْ فَمَا فَقَدُوا إِلَّا قَدْحًا كَانَ مُعَلَّقًا بِعَذْبَةِ سَرَجٍ، فَلَمَّا خَرَجُوا أَصَابُوا الْغَنَائِمَ فَاقْتَسَمُوهَا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَقُولُ: مَنْ يُبَادِلُ صُفْرَاءَ بَيْضَاءَ؟ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ: هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

”امام اعمش اپنے بعض دوستوں سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) ہم دجلہ کے کنارے پہنچے وہ (اپنی پوری روانی سے) بہہ رہا تھا اور اس (دریا) کی دوسری طرف (کافر) عجمیوں کی فوج تھی، پس مسلمانوں میں سے ایک شخص نے ”بسم اللہ“ پڑھ کر اپنا گھوڑا دریا میں ڈال دیا تو پانی ایک طرف ہٹ گیا۔ پھر باقی مسلمانوں نے بھی ”بسم اللہ“ پڑھا اور (گھوڑوں سمیت) دریا میں کود پڑے اور پانی پر بلند ہو کر (سلامتی کے ساتھ) تیرنے لگے۔ جب عجمیوں نے ان کی طرف دیکھا تو کہنے لگے: (یہ تو) دیوانے ہیں دیوانے، پھر وہ (مسلمان) سیدھے تیرتے چلے گئے اور انہوں نے سوائے ایک پیالہ کے جو گھوڑے کی زین کے ساتھ لٹکا ہوا تھا کوئی چیز نہ کھوئی۔ پس جب وہ دریا سے باہر نکلے تو بہت زیادہ مالِ غنیمت پایا اور اسے آپس میں تقسیم کر لیا، ان میں سے ایک آدمی کہنے لگا: کون سونے کو چاندی سے بدلے گا؟“

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ اس کی سند صحیح ہے۔

۱۰۷۸/۱۸۲۔ عَنِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةَ أَنَّ أَبَا مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيَّ

الحدیث رقم ۱۸۱: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ۶/۵۳۔ ۵۴، وابن كثير في البداية والنهاية، ۶/۱۵۵۔ ۱۵۶۔

الحدیث رقم ۱۸۲: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ۶/۵۴، وابن كثير في البداية والنهاية، ۶/۱۵۶۔

﴿ ﷺ ﴾ جَاءَ إِلَى الدُّجَلَةِ وَهِيَ تَرْمِي الخَشَبَ مِنْ مَدِّهَا، فَمَشَى عَلَى المَاءِ وَالتَّفَتَ إِلَى أَصْحَابِهِ، وَقَالَ: هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ مَتَاعِكُمْ شَيْئًا فَنَدْعُو اللهَ. رَوَاهُ البَيْهَقِيُّ. وَقَالَ: هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

حضرت سلیمان بن مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو مسلم خولانی رضی اللہ عنہ دریائے دجلہ کی طرف آئے اور دریا کی لہریں اپنی طغیانی کی وجہ سے لکڑیوں کو بھی اٹھا کر باہر پھینک رہی تھیں لیکن وہ پانی پر چلنے لگے اور اپنے دوستوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم نے اپنے سامان میں سے کوئی چیز کھوئی ہے کہ ہم (اس کی بازیابی کے لئے) اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔“ اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ اس کی سند صحیح ہے۔

۱۰۷۹ / ۱۸۳۔ عَنْ خَلْفِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الْبَلْخِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: ذَهَبَتْ عَيْنَا مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ فِي صِغَرِهِ، فَرَأَتْ وَالِدَتَهُ فِي الْمَنَامِ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلَ عليه السلام، فَقَالَ لَهَا: يَا هَذِهِ، قَدْ رَدَّ اللهُ عَلَيَّ ابْنِكَ بَصْرَهُ لِكَثْرَةِ بُكَائِكَ أَوْ كَثْرَةِ دُعَائِكَ الشُّكُّ مِنْ أَبِي مُحَمَّدِ الْبَلْخِيِّ. فَأَصْبَحْنَا وَقَدْ رَدَّ اللهُ عَلَيْهِ بَصْرَهُ.

رَوَاهُ اللَّالِكَايِيُّ وَالْخَطِيبُ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

”حضرت خلف بن محمد بن فضل بلخی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو کہتے ہوئے سنا: امام محمد بن اسماعیل بخاری کی دونوں آنکھیں چھوٹی عمر میں ہی ضائع ہو گئیں تھیں، ان کی والدہ نے خواب میں حضرت ابراہیم خلیل عليه السلام کو دیکھا کہ انہوں نے ان کی والدہ سے فرمایا: اے خاتون! اللہ تعالیٰ نے تیرے بیٹے کی آنکھیں تیری کثرتِ گریہ و زاری یا کثرتِ دعا (ابو محمد بلخی کو شک گزرا ہے کہ الفاظ کیا تھے) کی وجہ سے لوٹا دی ہیں۔ سو ہم نے صبح دیکھا تو

الحدیث رقم ۱۸۳: أخرجه اللالكائي في كرامات الأولياء، ۱/۲۴۷، الرقم: ۲۲۹، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۲/۱۰، وابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، ۵۲/۵۶، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۱۲/۳۹۳، والمزي في تهذيب الكمال، ۲۴/۴۴۵.

اللہ تعالیٰ نے انہیں (یعنی امام بخاری کو) آنکھیں لوٹا دی تھیں۔“

اس حدیث کو امام لاکائی، خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۱۰۸۰ / ۱۸۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَرُوقَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم زَارَ قُبُورَ الشُّهَدَاءِ بِأَحَدٍ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، اِنَّ عَبْدَكَ وَنَبِيَّكَ يَشْهَدُ اَنَّ هٰؤُلَاءِ شُهَدَاءٌ، وَاِنَّهُ مَنْ زَارَهُمْ اَوْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَدُّوا عَلَيْهِ.

قَالَ الْعِطَافُ: وَحَدَّثَنِي خَالَتِي: اَنَّهَا زَارَتْ قُبُورَ الشُّهَدَاءِ، قَالَتْ: وَلَيْسَ مَعِيَ اِلَّا غُلَامَانِ يَحْفَظَانِ عَلَيَّ الدَّابَّةَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ، فَسَمِعْتُ رَدَّ السَّلَامِ، وَقَالُوا: وَاللّٰهِ، اِنَّا نَعْرِفُكُمْ كَمَا يَعْرِفُ بَعْضُنَا بَعْضًا، قَالَتْ: فَاَقْشَعُرَّتْ وَقُلْتُ: يَا غُلَامُ، اَذِنِّي بِغَلْتِي، فَرَكِبْتُ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا اِسْنَادٌ مَدَنِيٌّ صَحِيحٌ.

”حضرت عبداللہ بن ابی فروہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے مقام پر شہداء کی قبروں کی زیارت کی، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! بے شک تیرا بند اور نبی گواہی دیتا ہے کہ یہ شہداء ہیں اور یہ کہ جو شخص بھی قیامت کے دن تک ان کی زیارت کرے گا یا انہیں سلام کہے گا یہ اس کا جواب دیں گے۔

عطاف کہتے ہیں کہ میری خالہ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے شہداء اُحد کی قبروں کی زیارت کی اور کہا کہ میرے ساتھ دو غلام تھے جو میری سواری کا خیال رکھتے تھے، سو میں نے ان شہداء کو سلام کیا تو میں نے ان کے سلام کا جواب سنا، اور انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم، ہم تمہیں ایسے ہی جانتے ہیں جیسے ہم ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ (یہ سارا کچھ سن کر) میں کانپ اٹھی اور میں نے کہا: اے غلام! میری نچر میرے قریب کرو۔ پس میں اس پر سوار ہو کر چل دی۔“

الحدیث رقم ۱۸۴: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳/۳۱، الرقم: ۴۳۲۰، والبيهقي

في دلائل النبوة، ۳/۳۰۷، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ۱/۳۶۴.

اس حدیث کو امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس کی سند صحیح ہے۔

۱۰۸۱/۱۸۵۔ عَنْ فَاطِمَةَ الْخَزَاعِيَّةِ تَقُولُ: لَقَدْ رَأَيْتِي وَقَدْ غَابَتِ الشَّمْسُ بِقُبُورِ الشُّهَدَاءِ وَمَعِيَ أُخْتٌ لِي، فَقُلْتُ لَهَا: تَعَالَى نُسَلِمُ عَلَى قَبْرِ حَمْزَةَ، فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَوَقَفْنَا عَلَى قَبْرِهِ فَقُلْنَا: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَسَمِعْنَا كَلَامًا رَدَّ عَلَيْنَا: وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، قَالَتْ: وَمَا قُرْبَنَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت فاطمہ خزاعیہ بیان کرتی ہیں کہ میں سورج غروب ہونے کے بعد شہدائے احد کی قبور کے پاس تھی اور میرے ساتھ میری بہن بھی تھی۔ پس میں نے اسے کہا: آؤ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر سلام کرتے ہیں، اس نے کہا: ٹھیک ہے۔ پس ہم ان کی قبر پر کھڑی ہوئیں، اور ہم نے کہا: ”اے حضور نبی اکرم ﷺ کے چچا آپ پر سلامتی ہو۔“ پس ہم نے وہ کلام سنا جو انہوں نے ہمیں جواباً فرمایا (اور وہ یہ تھا) وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ، (اور تم پر بھی سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو)۔ اس وقت ہمارے آس پاس کوئی شخص بھی نہ تھا۔“

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۸۲/۱۸۶۔ عَنِ الشُّعْبِيِّ أَنَّ قَوْمًا أَقْبَلُوا مِنَ الْيَمَنِ مُتَطَوِّعِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَانْفَقَ حِمَارٌ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَأَرَادُوا أَنْ يُنْطَلِقَ مَعَهُمْ فَأَبَى، فَقَامَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، اِنِّي جِئْتُ مِنَ الدُّنْيَا مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ وَإِنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ تُحْيِي الْمَوْتَى وَتَبْعَثُ مَنْ فِي

الحدیث رقم ۱۸۵: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ۳/۳۰۹.

الحدیث رقم ۱۸۶: أخرجه ابن أبي الدنيا في من عاش بعد الموت، ۱/۳۲، الرقم:

۲۸، والبيهقي في دلائل النبوة، ۶/۴۹، ۴۸، والعسقلاني في الإصابة، ۳/۳۹۰،

الرقم: ۳۹۹۶، وابن كثير في البداية والنهاية، ۶/۱۵۴، ۱۵۳، والصوي في معجم

البلدان، ۲/۴۴۰.

الْقُبُورِ لَا تَجْعَلُ لِأَحَدٍ عَلَيَّ مِنْهُ، وَإِنِّي أَطْلُبُ إِلَيْكَ أَنْ تَبْعَثَ لِي
حِمَارِي، ثُمَّ قَامَ إِلَى الْحِمَارِ فَضْرَبَهُ فَقَامَ الْحِمَارُ يَنْفُضُ أُذُنَيْهِ فَأَسْرَجَهُ
وَالْجَمَةَ ثُمَّ رَكِبَهُ فَأَجْرَاهُ فَلَحِقَ بِأَصْحَابِهِ، فَقَالُوا: مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ:
شَأْنِي أَنَّ اللَّهَ بَعَثَ لِي حِمَارِي! قَالَ الشَّعْبِيُّ: فَأَنَا رَأَيْتُ الْحِمَارَ بَيْعَ أَوْ
يُبَاعَ بِالْكَنَاسَةِ (مَوْضِعٌ مُشْهُورٌ بِالْكُوفَةِ).

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَابْنُ أَبِي عَسْقَلَانَ وَابْنُ كَثِيرٍ.
وَقَالَ ابْنُ أَبِي عَسْقَلَانَ: هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

”امام شععی بیان کرتے ہیں کہ یمن کے کچھ لوگ جہاد فی سبیل اللہ کے لیے نکلے، اور
ان میں سے ایک آدمی کا گدھا ہلاک ہو گیا۔ دوسرے لوگوں نے چاہا کہ وہ (جس کا گدھا مر گیا
تھا) ان کے ساتھ چلے لیکن اس نے انکار کر دیا۔ پس وہ اٹھا، وضو کیا، نماز ادا کی اور پھر یہ دعا
کی: اے اللہ! میں دہنیہ (جگہ کا نام) سے تیری راہ میں جہاد اور تیری رضا کا طلبگار بن کر آیا
ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تو مردوں کو زندہ کرتا ہے اور ان کو بھی زندہ کرے گا جو قبور میں
ہیں۔ (اے اللہ!) مجھے کسی کا احسان مند نہ کر۔ بے شک میں تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں کہ میرا
گدھا زندہ کر دے۔ پھر وہ اپنے گدھے کی طرف گیا اور اسے ٹھوکر ماری تو وہ اپنے کان جھاڑتا
ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر اس شخص نے اس پر زین ڈالی اسے لگام دی اور اس پر سوار ہو کر اسے
دوڑاتا ہوا اپنے دوستوں سے جا ملا۔ انہوں نے کہا: تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ اس نے کہا:
میرا معاملہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرا گدھا زندہ کر دیا ہے۔ شععی کہتے ہیں کہ (بعد ازاں)
میں نے دیکھا کہ وہ گدھا کنانہ (کوفہ میں ایک مشہور جگہ) میں بیچا گیا یا بیچا جا رہا تھا۔“

اسے امام ابن ابی دنیا، بیہقی، عسقلانی اور ابن کثیر نے روایت کیا ہے اور امام بیہقی
نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۱۰۸۳/۱۸۷۔ وقال الشيخ ابن تيمية (۵۷۲۸): وَلَمَّا مَاتَ

الحدیث رقم ۱۸۷: أخرجه ابن تيمية في الفرقان بين أولياء الرحمن وأولياء
الشیطان، ۱/۹۷-۹۹.

أُوَيْسُ الْقُرْنِيُّ رضي الله عنه، وَجَدُوا فِي ثِيَابِهِ أَكْفَانًا لَمْ تَكُنْ مَعَهُ قَبْلُ، وَوَجَدُوا لَهُ قَبْرًا مَحْفُورًا فِيهِ لَحْدٌ فِي صَخْرَةٍ، فَدَفَنُوهُ فِيهِ، وَكَفَّنُوهُ فِي تِلْكَ الْأَثْوَابِ.

وقال أيضاً: وَلَمَّا عُذِّبَتِ الزَّيْبِرَةُ عَلَى الْإِسْلَامِ فِي اللَّهِ، قَابَتْ إِلَّا الْإِسْلَامَ، وَذَهَبَ بَصَرُهَا، قَالَ الْمُشْرِكُونَ: مَا أَصَابَ بَصَرَهَا إِلَّا اللَّاتُ وَالْعُزَّى، قَالَتْ: كَلَّا وَاللَّهِ، فَرَدَّ اللَّهُ عَلَيْهَا بَصَرَهَا.

وَأَيْضًا قَالَ: وَتَغَيَّبَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ، فَدَخَلُوا عَلَيْهِ سِتِّ مَرَّاتٍ، فَدَعَا اللَّهُ عز وجل فَلَمْ يَرَوْهُ، وَدَعَا عَلَى بَعْضِ الْخَوَارِجِ كَانَ يُؤْذِيهِ فَخَرَّ مَيِّتًا.

وَأَيْضًا قَالَ: وَكَانَ مُطَرَفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ سَبَّحَتْ مَعَهُ آيَتُهُ، وَكَانَ هُوَ وَصَاحِبُهُ لَهُ يَسِيرَانِ فِي ظُلْمَةٍ فَأَضَاءَ لهُمَا طَرَفُ السُّوْطِ.

وَقَالَ أَيْضًا: وَلَمَّا مَاتَ الْأَخْنَفُ بْنُ قَيْسٍ، وَقَعَتْ قَلَنْسُوءُ رَجُلٍ فِي قَبْرِهِ فَأَهْوَى لِيَأْخُذَهَا فَوَجَدَ الْقَبْرَ قَدْ فَسَحَ فِيهِ مَدُّ الْبَصْرِ.

وَقَالَ أَيْضًا: وَكَانَ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زَيْدٍ أَصَابَهُ الْفَالِجُ فَسَأَلَ رَبَّهُ أَنْ يُطْلِقَ لَهُ أَعْضَاءَهُ وَقَتَ الْوُضُوءِ، فَكَانَتْ وَقَتَ الْوُضُوءِ تُطْلَقُ لَهُ أَعْضَاؤُهُ ثُمَّ تَعُودُ بَعْدَهُ. أَخْرَجَهُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ فِي الْفُرْقَانِ.

”شیخ ابن تیمیہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت اویس قرنی رضي الله عنه فوت ہوئے تو لوگوں نے آپ کے کپڑے میں کفن کے کپڑے بھی پائے جو پہلے آپ کے پاس نہ تھے اور لوگوں نے ایک چٹان میں آپ کی قبر بھی کھودی ہوئی پائی جس میں لحد بھی تھی۔ پس لوگوں نے آپ کو

اس میں دفن کر دیا اور آپ کو ان کپڑوں کا کفن پہنایا۔

شیخ ابن تیمیہ نے یہ بھی بیان کیا کہ جب حضرت زبیرہ رضی اللہ عنہا کو اسلام قبول کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں اذیتیں دی گئیں تو انہوں نے اسلام کے علاوہ ہر چیز کا انکار کر دیا اور (اذیتوں کی وجہ سے) ان کی نظر ختم ہو گئی۔ مشرکوں نے کہا: اسے یہ تکلیف لات و عزیٰ (کے انکار) کی وجہ سے پہنچی ہے تو انہوں نے کہا: اللہ رب العزت کی قسم! یہ تکلیف ہرگز ان کی وجہ سے نہیں پہنچی۔ سو اللہ تعالیٰ نے ان کی بصارت واپس لوٹا دی۔

اور انہوں نے یہ بھی بیان کیا: حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ حجاج بن یوسف کے مظالم سے تنگ آ کر روپوش ہو گئے تو حجاج کے سپاہی چھ مرتبہ آپ کو پکڑنے کے لیے گئے لیکن آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تو وہ سپاہی آپ کو دیکھ نہ سکتے تھے اور آپ نے خوارج کے کسی آدمی کے لئے بددعا کی جو آپ کو اذیت دیتا تھا تو وہ (اسی وقت) منہ کے بل گر کر مر گیا۔

اور انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ مطرف بن عبداللہ بن شخیر جب اپنے گھر داخل ہوتے تو آپ کے برتن بھی آپ کے ساتھ تسبیح کرتے تھے اور وہ اور ان کا دوست تاریک رات میں چلتے تو ان کے چابک سے ایسا نور خارج ہوتا جو ان کے لئے راستہ روشن کر دیتا۔

اور انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ جب حضرت احنف بن قیس کی وفات ہو گئی، (تو قبر پر مٹی ڈالتے وقت) ایک شخص کی ٹوپی قبر میں گر پڑی سو وہ اپنی ٹوپی اٹھانے قبر میں اترا تو اس نے قبر کو اس حالت میں پایا کہ وہ تاحد نظر وسیع ہو چکی تھی۔

اور انہوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ عبدالواحد بن زید کو فالج ہو گیا تو انہوں نے اپنے رب کے حضور عرض کیا کہ وہ وضو کے وقت آپ کے اعضاء کو صحیح کر دیا کرے پس وضو کے وقت آپ کے اعضاء صحیح ہو جاتے اور اس کے بعد دوبارہ اپنی حالت میں لوٹ آتے۔“

اسے امام ابن تیمیہ نے اپنی کتاب ”الفرقان بین اولیاء الرحمن و اولیاء الشیطان“ میں بیان کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الزُّهْدِ وَالزَّاهِدِينَ فِي الدُّنْيَا

﴿ دنیا میں زہد اختیار کرنے والوں کی فضیلت کا بیان ﴾

۱۰۸۴/۱۸۸۔ رَوَى أَبُو حَنِيفَةَ رضی اللہ عنہما قَالَ: حَدَّثَنِي دَاوُدُ عَنْ عُمَرَ

بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: أَعْقَلُ
النَّاسِ أَتْرَكُهُمْ لِلدُّنْيَا. رَوَاهُ أَبُو حَنِيفَةَ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ عقل مند وہ ہے جو دنیا (کی محبت) کو سب سے زیادہ چھوڑنے والا ہے۔“ اسے امام ابوحنیفہ نے روایت کیا ہے۔

۱۰۸۵/۱۸۹۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطُّ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم خَطًّا

مُرَبَّعًا وَخَطًّا خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطًّا خَطًّا صِغَارًا إِلَى هَذَا
الَّذِي فِي الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي الْوَسَطِ وَقَالَ: هَذَا الْإِنْسَانُ وَهَذَا
أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ وَهَذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ وَهَذِهِ الْخُطُّ
الصِّغَارُ الْأَعْرَاضُ فَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا وَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَهُ

الحديث رقم ۱۸۸: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة،
۱۹۹/۱۔

الحديث رقم ۱۸۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: في الأمل
وطوله، ۲۳۵۹/۵، الرقم: ۶۰۵۴، والترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة
والرقائق والورع عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: (۲۲)، ۶۳۵/۴، الرقم: ۲۴۵۴،
وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: الأمل والأجل، ۱۴۱۴/۲، الرقم:
۴۲۳۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۸۵/۱، الرقم: ۳۶۵۲، والدارمي في
السنن، ۳۹۳/۲، الرقم: ۲۷۲۹، وأبو يعلى في المسند، ۱۵۸/۹، الرقم: ۵۲۴۳،
والرامهرمزي في أمثال الحديث، ۱۰۸/۱، الرقم: ۷۲۔

هَذَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے خطوط (لیکروں) کے ذریعے ایک مربع شکل بنائی اور ان کے درمیان ایک خط کھینچا جو ان سے باہر نکلا ہوا تھا پھر درمیان میں اُس کے دونوں طرف کچھ چھوٹے خطوط کھینچے اور فرمایا: یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے جو اس پر محیط ہے یا فرمایا کہ جس نے اسے گھیرا ہوا ہے اور یہ باہر کی طرف نکلا ہوا خط اس کی آرزو ہے اور چھوٹے خط اس کے مصائب ہیں اگر ایک مصیبت سے بچا تو دوسری نے آدبایا اور اگر دوسری سے بچا تو تیسری نے آدبوجا۔“

اسے امام بخاری، ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے، نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۰۸۶/۱۹۰۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے سے محبت رکھتا ہے جو متقی، بے نیاز اور گوشہ نشین ہو۔“ اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۱۰۸۷/۱۹۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

الْحَدِيثِ رَقْمَ ۱۹۰: أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابُ: الزُّهْدِ وَالرَّقَائِقِ، بَابُ: (۱)،

۴/۲۲۷۷، الرِّقْمُ: ۲۹۶۵، وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمَسْنَدِ، ۱/۱۶۸، الرِّقْمُ: ۱۴۴۱،

وَأَبُو يَعْلَى فِي الْمَسْنَدِ، ۲/۸۵، الرِّقْمُ: ۷۳۷، وَالذُّورِقِيُّ فِي مَسْنَدِ سَعْدِ، ۱/۴۹،

الرِّقْمُ: ۱۸، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ، ۷/۲۹۷، الرِّقْمُ: ۱۰۳۷۰، وَالْمَنْذَرِيُّ فِي

التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيْبِ، ۳/۲۹۵، الرِّقْمُ: ۴۱۳۷.

الْحَدِيثِ رَقْمَ ۱۹۱: أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي السُّنَنِ، كِتَابُ: الزُّهْدِ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ،

بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْكِفَافِ وَالصَّبْرِ عَلَيْهِ، ۴/۵۷۵، الرِّقْمُ: ۲۳۴۸، وَابْنُ حَبَّانٍ فِي —

قَالَ: قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللَّهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک وہ شخص کامیاب ہو گیا جو اسلام لایا، اسے حسب ضرورت روزی دی گئی اور صبر کی دولت عطا کی گئی۔“

اسے امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے، نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ أُغْبَطَ

أَوْلِيَائِي عِنْدِي لِمُؤْمِنٍ خَفِيفُ الْحَاذِ ذُو حَظٍّ مِنَ الصَّلَاةِ أَحْسَنَ عِبَادَةِ

رَبِّهِ وَأَطَاعَهُ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ

وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ نَقَرَ بِيَدِهِ فَقَالَ: عَجَلْتُ مَنِيَّتَهُ

قَلْتُ بَوَاكِيهِ قَلَّ تَرَاثُهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو امامہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے

..... الصحيح، ۴۴۴/۲، الرقم: ۶۷۰، والطبراني في المعجم الأوسط، ۶۱/۵، الرقم:

۴۶۷۰، وفي مسند الشاميين، ۱۸۹/۱، الرقم: ۳۳۰، وابن درهم في الزهد وصفة

الزاهدين؟ ۶۶/۱، الرقم: ۱۲۳، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱۲۵/۷، الرقم: ۹۷۲۳.

الحديث رقم ۱۹۲: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: ما

جاه في الكفاف والصبر عليه، ۵۷۵/۴، الرقم: ۲۳۴۷، وأحمد بن حنبل في المسند،

۲۵۲/۵، الرقم: ۲۲۲۲۱، والحيدى في المسند، ۴۰۴/۲، الرقم: ۹۰۹، والطبراني في

المعجم الكبير، ۲۱۳/۸، الرقم: ۷۸۶۰، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲۹۳/۷، الرقم:

۱۰۳۵۷، وابن درهم في الزهد وصفة الزاهدين، ۵۹/۱، الرقم: ۱۰۲، والديلمي في

مسند الفردوس، ۱۷۰/۳، الرقم: ۴۴۵۳، والحكيم الترمذي في نواذر الأصول،

۹۴/۲، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۷۳/۴، الرقم: ۴۸۵۲.

نزدیک سب سے زیادہ قابلِ رشک دوست وہ مومن ہے جو قلتِ مال (کی وجہ سے) ہلکے بوجھ والا ہو، نماز سے لطف لینے والا، اپنے رب کا بہترین عبادت گزار ہو، خاموشی اور پوشیدگی کے ساتھ اپنے رب کی اطاعت کرتا ہو۔ لوگوں سے مخفی ہو، اس کی طرف انگلیاں نہ اٹھتی ہوں، اسے حسبِ ضرورت روزی میسر ہو اور اس پر وہ صابر ہو پھر آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو زمین پر مارتے ہوئے فرمایا: اس کی موت قریب آچکی ہے۔ اس پر رونے والی عورتیں کم ہوں گی اور اس کا ترکہ بھی قلیل ہوگا۔“ اسے امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۰۸۹/۱۹۳۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنِّي النَّبِيُّ ﷺ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ذُلِّي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمَلْتُهُ أَحَبَّنِي اللَّهُ وَأَحَبَّنِي النَّاسُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللَّهُ، وَازْهَدْ فِيمَا فِي أَيْدِي النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ إِسْنَادًا.

”حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جسے کرنے سے اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا سے بے رغبت ہو جا، اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے رغبت ہو جا، لوگ بھی تجھ سے محبت کریں گے۔“

اسے امام ابن ماجہ، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ

الحديث رقم ۱۹۳: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: الزهد في الدنيا، ۱۳۷۳/۲، الرقم: ۴۱۰۲، والحكم في المستدرک، ۳۴۸/۴، الرقم: ۷۸۷۳، والطبرانی في المعجم الكبير، ۱۹۳/۶، الرقم: ۵۹۷۲، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱۷ ۳۴۴، الرقم: ۱۰۵۲۲، والصيداوی في معجم الشيوخ، ۳۱۲/۱، الرقم: ۲۸۲، والقضاعي في مسند الشهاب، ۳۷۳/۱، الرقم: ۶۴۳، والديلمی في مسند الفردوس، ۴۳۱/۱، الرقم: ۱۷۵۸، وابن عبد البر في التمهيد، ۲۰۱/۹.

حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۱۰۹۰/۱۹۴۔ عَنْ أَبِي خَلَادٍ رضی اللہ عنہ (وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ) قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ أُعْطِيَ زُهْدًا فِي الدُّنْيَا وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ
فَاقْتَرِبُوا مِنْهُ، فَإِنَّهُ يُلْقَى الْحِكْمَةَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت ابوخلاد رضی اللہ عنہ (جو کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں) روایت کرتے ہیں کہ حضور
نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم دیکھو کہ کسی شخص کو دنیا میں زہد اور کم گوئی عطا کر دی گئی ہے تو
اس کا قرب حاصل کرو کیونکہ اسے حکمت عطا کر دی جاتی ہے۔“
اسے امام ابن ماجہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۹۱/۱۹۵۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ: مَنْ انْقَطَعَ إِلَى اللَّهِ ﷻ كَفَاهُ اللَّهُ كُلَّ مَوْوَنَةٍ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا
يَحْتَسِبُ وَمَنْ انْقَطَعَ إِلَى الدُّنْيَا وَكَلَّهُ اللَّهُ إِلَيْهَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو
شخص (دنیا سے) کٹ کر اللہ ﷻ کی طرف راغب ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کی ہر ضرورت پوری
کرتا ہے اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہ ہو اور جو شخص (اللہ
تعالیٰ سے) کٹ کر دنیا کی طرف راغب ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اسی (دنیا) کے سپرد کر دیتا

الحدیث رقم ۱۹۴: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: الزهد في
الدنيا، ۱۳۷۳/۲، الرقم: ۴۱۰۱، والبيهقي عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ في شعب الإيمان،
۲۵۴/۴، الرقم: ۴۹۸۵، ۱۰۵۳۴، وأبويعلى في المسند، ۱۲/۱۷۵، الرقم:
۶۸۰۳، والشيباني في الأحاد والمثاني، ۴/۴۹۹، الرقم: ۲۴۴۸۔

الحدیث رقم ۱۹۵: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۳/۳۴۶، الرقم: ۳۳۵۹،
وفي المعجم الصغير، ۱/۲۰۱، الرقم: ۳۲۱، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/۲۸،
الرقم: ۱۰۷۶، ۱۳۵۱، والقضاعي في مسند الشهاب، ۱/۲۹۸، الرقم: ۴۹۳،
والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۳۴۱، الرقم: ۲۶۴۲، وقال المنذري: رواه
أبو الشيخ في كتاب الثواب، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۳۰۳، والقرطبي في
الجامع لأحكام القرآن، ۱۸/۱۶۱، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۴/۳۸۱۔

ہے۔“ اسے امام طبرانی اور ہیثمی نے روایت کیا ہے۔

۱۹۶/۱۰۹۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:
 إِنَّ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَضْطَرِبُ فَقَامَ: يَدْعُو اللَّهَ لَهُ
 أَنْ يُعَافِيَهُ. فَقِيلَ لَهُ: يَا مُوسَى، إِنَّهُ لَيْسَ الَّذِي يُصِيبُهُ حَظٌّ مِنْ إِبْلِيسَ
 وَلَكِنَّهُ جَوْعَ نَفْسِهِ لِي فَهُوَ الَّذِي يَرَى أَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّاتٍ
 اتَّعَجَبُ مِنْ طَاعَتِهِ لِي فَمُرَّهُ فَلْيَدْعُ لَكَ فَإِنَّ لَهُ عِنْدِي كُلَّ يَوْمٍ دَعْوَةً.
 رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام ایک آدمی کے پاس سے گزرے اور وہ حالتِ اضطراب میں کھڑا تھا۔ پس حضرت موسیٰ علیہ السلام وہاں کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے لگے کہ اے اللہ! اس کی پریشانی دور فرما۔ پس حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا گیا: اے موسیٰ! یہ وہ نہیں ہے جس پر شیطان کا کوئی تسلط ہو بلکہ اس نے خود اپنے نفس کو میرے لیے خوب بھوکا رکھا اور یہ وہ شخص ہے جو یہ یقین رکھتا ہے کہ میں ہر روز اس کی طرف کئی بار دیکھتا ہوں۔ میں اس کی وہ اطاعت جو میرے لئے ہے، اس سے بہت زیادہ خوش ہوں۔ پس تم اسے کہو کہ وہ تمہارے لیے دعا کرے۔ بے شک ہر روز میں اس کی دعا سنتا ہوں۔“

اس حدیث کو امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۱۹۷/۱۰۹۳۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَا تَزِينُ الْأَبْرَارُ بِمِثْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا. رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادِهِ.

الحدیث رقم ۱۹۶: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۱۱/۲۶۸، الرقم: ۱۱۶۹۵، والديلمي في مسند الفردوس، ۱/۲۲۶، الرقم: ۸۶۶، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/۲۲۶.

الحدیث رقم ۱۹۷: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۳/۱۹۱، الرقم: ۱۶۱۷، والديلمي في مسند الفردوس، ۴/۱۰۵، الرقم: ۶۳۲۲، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۴/۷۶، الرقم: ۴۸۶۰، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/۲۸۶.

”حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: بارگاہِ الہی کے مقربین دنیا سے بے رغبتی کے علاوہ کسی اور چیز کے ساتھ خوبصورت نہیں لگتے۔“ اسے امام ابویعلیٰ نے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۰۹۴/۱۹۸۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم

إِلَى مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ مُقْبِلًا وَعَلَيْهِ إِهَابٌ كَبِشٍ قَدْ تَنَطَّقَ بِهِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: انظروا إلى هذا الرجل الذي نور الله قلبه لقد رأيتُه بينَ أبوينِ
يغدوانه بِأطيبِ الطَّعامِ وَالشَّرَابِ فَدَعَاهُ حُبُّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى مَا تَرَوْنَ.
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَأَبُو نَعِيمٍ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

”حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو آتے ہوئے دیکھا کہ وہ ایک مینڈھے کی کھال کمر کے گرد لپیٹے چلے آ رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: اس شخص کو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کا دل نور سے بھر دیا ہے۔ میں نے اسے اس کے ماں باپ کے ساتھ دیکھا تھا کہ اسے عمدہ کھانا پینا دیا کرتے تھے اور اب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نے اس کا یہ حال کیا ہے جو تم دیکھتے ہو۔“

اس حدیث کو امام بیہقی اور ابو نعیم نے اسناد حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۱۹۸: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۱۶۰/۵، الرقم: ۶۱۸۹،
وأبو نعیم في حلیة الأولیاء، ۱۰۸/۱، والمنذري في الترغیب والترہیب،
۸۱/۳، الرقم: ۳۱۶۳، والغزالي في إحياء علوم الدین، ۲۵۳/۴، وابن الجوزي
في صفوة الصفوة، ۳۹۱/۱.

فَصَلِّ فِي فَضْلِ الْقِيَامِ وَالْقَائِمِينَ بِاللَّيْلِ

﴿راتوں کو اٹھ کر یا دالہی کرنے والوں کی فضیلت کا بیان﴾

۱۰۹۵/۱۹۹۔ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ، فَإِنَّهُ دَابُّ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ إِلَى
رَبِّكُمْ، وَمَكْفَرَةٌ لِلْسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَاجَةٌ عَنِ الْإِثْمِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.
وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ أَصَحُّ.

”حضرت ابو امامہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رات کا قیام
اپنے اوپر لازم کر لو کہ وہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے لیے اللہ تعالیٰ
کے قرب کا باعث ہے، برائیوں کو مٹانے والا اور گناہوں سے روکنے والا ہے۔“

اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح تر ہے۔

۱۰۹۶/۲۰۰۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ
يَقُولُ: أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ، فَإِنْ

الحديث رقم ۱۹۹: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ،
باب: فی دعاء النبي ﷺ، ۵/۵۵۲، الرقم: ۳۵۴۹، والحکم فی المستدرک، ۱/۴۵۱،
الرقم: ۱۱۵۶، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، والبيهقی فی السنن الكبرى،
۲/۵۰۲، الرقم: ۴۴۲۳، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۸/۹۲، الرقم: ۷۷۶۶.

الحديث رقم ۲۰۰: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الدعوات عن رسول
الله ﷺ، باب: (۱۱۹)، ۵/۵۶۹، الرقم: ۳۵۷۹، والنسائی فی السنن، کتاب:
المواقیت، باب: النهی عن الصلاة بعد العصر، ۱/۲۷۹، الرقم: ۵۷۲، وفي کتاب:
التطبیق، باب: أقرب ما يكون العبد من الله ﷻ، ۲/۲۲۶، الرقم: ۱۱۳۷، وابن
خزيمة فی الصحيح، ۲/۱۸۲، الرقم: ۱۱۴۷، والحکم فی المستدرک، ۱/۴۵۳،
الرقم: ۱۱۶۲، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، والبيهقی فی السنن الكبرى،
۳/۴، الرقم: ۴۴۳۹، والطبرانی فی مسند الشاميين، ۱/۳۴۹، الرقم: ۶۰۵،
والمنذري فی الترغيب والترهيب، ۱/۲۴۵، الرقم: ۹۳۳.

اَسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللَّهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے سب سے زیادہ نزدیک رات کے آخری حصے میں ہوتا ہے۔ اگر تم اس وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں میں شامل ہو سکو تو ضرور ہو جاؤ۔“
اسے امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۰۱ / ۱۰۹۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي

التُّورَةِ لَقَدْ أَعَدَّ اللَّهُ لِلَّذِينَ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ مَا لَمْ تَرَ عَيْنٌ،
وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، وَلَا يَعْلَمُهُ مَلَكٌ مُقْرَبٌ،
وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ قَالَ: وَنَحْنُ نَقْرُؤُهَا: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ
قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [السجدة، ۳۲: ۱۷].

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ إِسْنَادًا.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تورات میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تہجد گزاروں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں، کسی کان نے سنی نہیں، کسی انسان کے دل میں ان کا خیال (تک) نہیں آیا، نہ ہی انہیں کوئی مقرب فرشتہ جانتا ہے اور نہ ہی کوئی نبی مرسل۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم بھی قرآن پاک میں اس (مفہوم) کے ہم معنی آیت تلاوت کرتے ہیں: ”سو کسی کو معلوم نہیں جو آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ رکھی گئی ہے، یہ ان (اعمالِ صالحہ) کا بدلہ ہوگا جو وہ کرتے رہے تھے۔“ [السجدة، ۳۲: ۱۷]۔
اسے امام حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

الحديث رقم ۲۰۱: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۴۴۸/۲، الرقم: ۳۵۵۰، وابن

أبي شيبة في المصنف، ۳۴/۷، ۱۰۸، الرقم: ۳۴۰۰۳، ۳۴۵۶۸، والمنذري في

الترغيب والترهيب، ۲۴۶/۱، الرقم: ۹۳۸۔

۲۰۲/۱۰۹۸ - عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يُحْشَرُ النَّاسُ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُنَادِي مُنَادٍ فَيَقُولُ: أَيُّنَ الَّذِينَ كَانَتْ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ؟ فَيَقُومُونَ وَهُمْ قَلِيلٌ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ إِلَى الْحِسَابِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَنَحْوَهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگ قیامت کے دن ایک میدان میں اکٹھے کئے جائیں گے اور ایک منادی (یوں) اعلان کرے گا: (دنیا میں) جن لوگوں کے پہلو (اپنے رب کی یاد میں) بستروں سے جدا رہتے تھے، وہ کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے مگر ان کی تعداد بہت کم ہوگی۔ پس وہ جنت میں بغیر حساب و کتاب کے داخل ہو جائیں گے پھر باقی (بچ جانے والے) لوگوں کے حساب و کتاب کا حکم دیا جائے گا۔“

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے بھی اس کی مثل روایت کیا ہے۔

۲۰۳/۱۰۹۹ - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَشْرَافُ أُمَّتِي حَمَلَةُ الْقُرْآنِ وَأَصْحَابُ اللَّيْلِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ.

الحديث رقم ۲۰۲: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۱۶۹/۳، الرقم: ۳۲۴۴، ۳۲۴۶، والحكم نحوه في المستدرک، ۴۳۳/۲، الرقم: ۳۵۰۸، وابن المبارك في كتاب الزهد، ۱۰۱/۱، الرقم: ۳۵۳، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ۱۰۲/۱۴، والطبري في جامع البيان، ۱۸۶/۳۰، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۴۶۱/۳.

الحديث رقم ۲۰۳: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۵۵۶/۲، الرقم: ۲۷۰۳، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۲۵/۱۲، الرقم: ۱۲۶۶۲، (إِلَّا وَأَصْحَابُ اللَّيْلِ)، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲۴۳/۱، الرقم: ۹۳۰، وقال المنذري: رواه ابن أبي الدنيا في كتاب التهجد، والإسماعيلي في معجم شيوخ أبي بكر الإسماعيلي، الرقم: ۳۱۹/۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۶۱/۷.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
میری امت کے اشراف (یعنی سردار) قرآن (کا علم اور عمل) رکھنے والے اور راتوں (کو
جاگنے) والے (لوگ) ہیں۔“ اسے امام بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ مُجَالَسَةِ الْأَوْلِيَاءِ وَمُصَاحَبَتِهِمْ

﴿ اولیاءِ کرام کی صحبت اور ان کی ہم نشینی کی فضیلت کا بیان ﴾

۲۰۴/۱۱۰۰. عَنْ أَبِي مُوسَى رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسُّوءِ كَمَثَلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكَبِيرِ، فَحَامِلُ الْمِسْكِ: إِمَّا أَنْ يُحْدِيكَ، وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً. وَنَافِخُ الْكَبِيرِ: إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو موسیٰ (اشعری) رضي الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: اچھے اور برے ساتھی کی مثال مشک والے اور بھٹی دھونکنے والے جیسی ہے کیونکہ مشک والا یا تو تحفہ تمہیں (تھوڑی بہت خوشبو) دے دے گا یا تم اس سے خرید لو گے۔ ورنہ عمدہ خوشبو تو تم پا ہی لو گے، رہی بھٹی والے (لوہار) کی بات تو (اس کی بھٹی کی آگ) یا تو تمہارے کپڑے جلا دے گی وگرنہ تمہیں (بھٹی کی) بدبو تو ضرور پہنچے گی۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۰۵/۱۱۰۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطَّرِيقِ، يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوا

الحديث رقم ۲۰۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الذبائح والصيد، باب: المسك، ۲۱۰۴/۵، الرقم: ۵۲۱۴، وفي كتاب: البيوع، باب: في العطار وبيع المسك، ۷۴۱/۲، الرقم: ۱۹۹۵، ومسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: استحباب مجالسة الصالحين، ومجانبة قرنه السوء، ۲۰۲۶/۴، الرقم: ۷۲۷۰، ۷۳۰۷، والبيهقي في شعب الإيمان، ۵۴/۷، الرقم: ۹۴۳۵، والقضاعي في مسند الشهاب، ۲۸۸/۲، الرقم: ۱۳۸۰، والرويانى في المسند، ۳۱۸/۱، الرقم: ۹۷۴، والمنذرى في الترغيب والترهيب، ۲۴/۴، الرقم: ۴۶۳۸.

الحديث رقم ۲۰۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: فضل ذكر الله تعالى، ۲۳۵۳/۵، الرقم: ۶۰۴۵، وابن حبان في الصحيح، ۱۳۹/۳، الرقم: —

قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَنَادُوا: هَلُمُّوا إِلَى حَاجَتِكُمْ، قَالَ: فَيَحْفُونَهُمْ
بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، قَالَ: فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ. وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ: مَا
يَقُولُ عِبَادِي؟ قَالُوا: يَقُولُونَ: يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيُحْمَدُونَكَ
وَيُتَمَجِّدُونَكَ قَالَ: فَيَقُولُ: هَلْ رَأَوْنِي؟ قَالَ: فَيَقُولُونَ: لَا وَاللَّهِ، مَا
رَأَوْكَ قَالَ: فَيَقُولُ: وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا
أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ تَمَجُّدًا وَتَحْمِيدًا، وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا،
قَالَ: فَيَقُولُ: فَمَا يَسْأَلُونِي؟ قَالَ: يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُولُ: وَهَلْ
رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ؟ لَا، وَاللَّهِ، يَا رَبِّ، مَا رَأَوْهَا، قَالَ: يَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ
أَنَّهُمْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا،
وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً، قَالَ: فَمِمَّ يَتَعَوَّذُونَ؟ قَالَ: يَقُولُونَ:
مِنَ النَّارِ، قَالَ: يَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ يَقُولُونَ: لَا وَاللَّهِ، يَا رَبِّ،
مَا رَأَوْهَا، قَالَ: يَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا
أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا، وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ: فَيَقُولُ: فَأَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ
غَفَرْتُ لَهُمْ، قَالَ: يَقُولُ: مَلِكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: فِيهِمْ فُلَانٌ، لَيْسَ
مِنْهُمْ، إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ، قَالَ: هُمُ الْجُلَسَاءُ، لَا يَشْفِي بِهِمْ جَلِيسُهُمْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ

کے کچھ ایسے فرشتے ہیں جو راستوں میں پھرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں جب وہ ایسے لوگوں کو پاتے ہیں تو نداء دیتے ہیں کہ ادھر اپنی حاجت کی

..... ۸۵۷، والبیہقی فی شعب الإیمان، ۱/۳۹۹، الرقم: ۵۳۱، وابن رجب الحنبلی

فی جامع العلوم والحکم، ۱/۳۴۵، والمنذری فی الترغیب والترہیب، ۲/۲۵۸،

الرقم: ۲۳۱۶۔

طرف دوڑ آؤ۔ ارشاد فرمایا کہ پھر وہ آسمانِ دنیا تک اس پر اپنے پروں سے سایہ فگن ہو جاتے ہیں پھر (جب وہ بارگاہِ الہی میں واپس لوٹتے ہیں تو) ان سے ان کا رب پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ وہ تیری پاکیزگی، بڑائی، تعریف اور بزرگی بیان کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ وہ عرض کریں گے: خدا کی قسم! تجھے تو انہوں نے نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو تیری بہت زیادہ عبادت کریں، تیری بہت زیادہ بزرگی بیان کریں اور تیری بہت زیادہ تسبیح کریں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: اے رب! تیری قسم، انہوں نے اسے دیکھا تو نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر اسے دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اس کی بہت زیادہ حرص، بہت زیادہ طلب اور بہت زیادہ رغبت رکھنے والے ہو جائیں۔ (پھر) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں: دوزخ سے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: اللہ کی قسم، اسے دیکھا تو نہیں ہے (پھر) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر اسے دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر اسے دیکھ لیں تو ان کا اس سے بھاگنا اور ڈرنا بہت زیادہ بڑھ جائے۔ (پھر) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم گواہ رہنا میں نے انہیں بخش دیا۔ ایک فرشتہ عرض کرتا ہے: ان میں فلاں ذکر کرنے والوں میں سے نہیں تھا بلکہ وہ تو اپنی حاجت کے لیے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ (اولیاء اللہ) ایسے ہمنشین ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی کبھی بد بخت نہیں رہتا۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۲۰۶/۱۱۰۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ

الحدیث رقم ۲۰۶: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعا والتوبة والاستغفار، باب: فضل مجالس الذكر، ۴/۲۰۶۹، الرقم: ۲۶۸۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۵۲، الرقم: ۷۴۲۰، ۲/۳۸۲، الرقم: ۸۹۶۰، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۲۵۹، الرقم: ۲۳۱۶، ۴/۲۴۴، الرقم: ۵۵۲۳.

تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَلَائِكَةٌ، سَيَّارَةٌ فَضُلًا، يَتَّبِعُونَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ، فَإِذَا
وَجَدُوا مَجْلِسًا فِيهِ ذِكْرٌ، قَعَدُوا مَعَهُمْ، وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا
بِأَجْنِحَتِهِمْ، حَتَّى يَمْلَأُوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَإِذَا تَفَرَّقُوا
عَرَجُوا وَصَعِدُوا إِلَى السَّمَاءِ قَالَ: فَيَسْأَلُهُمُ اللَّهُ ﷻ. وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: مِنْ
أَيْنَ جِئْتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ فِي الْأَرْضِ، يُسَبِّحُونَكَ
وَيُكَبِّرُونَكَ، وَيُهَلِّلُونَكَ وَيُحَمِّدُونَكَ وَيَسْأَلُونَكَ، قَالَ: وَمَاذَا
يَسْأَلُونِي؟ قَالُوا: يَسْأَلُونَكَ جَنَّتِكَ قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوا: لَا
أَيَّ رَبِّ، قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوا: وَيَسْتَجِيرُونَكَ. قَالَ: وَمِمَّ
يَسْتَجِيرُونََنِي؟ قَالُوا: مِنْ نَارِكَ يَا رَبِّ. قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا نَارِي؟ قَالُوا:
لَا، قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي؟ قَالُوا: وَيَسْتَغْفِرُونَكَ. قَالَ: فَيَقُولُ: قَدْ
غَفَرْتُ لَهُمْ، وَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا، وَأَجْرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا قَالَ: فَيَقُولُونَ:
رَبِّ، فِيهِمْ فُلَانٌ، عَبْدٌ خَطَاءٌ، إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ، قَالَ: فَيَقُولُ: وَلَهُ
غَفَرْتُ، هُمْ الْقَوْمُ، لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ کے کچھ گشت کرنے والے فرشتے ہیں جو ذکر کی مجالس کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں، جب وہ ذکر کی کوئی مجلس دیکھتے ہیں تو ان (ذاکرین) کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور اپنے پروں سے بعض فرشتے دوسرے فرشتوں کو (اوپر تلے) ڈھانپ لیتے ہیں، حتیٰ کہ زمین سے لے کر آسمان دنیا تک جگہ بھر جاتی ہے، جب ذاکرین مجلس سے اٹھ جاتے ہیں تو یہ فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں، پھر اللہ ﷻ ان سے سوال کرتا ہے حالانکہ اسے ان سے زیادہ علم ہوتا ہے ”تم کہاں سے آئے ہو؟“ وہ کہتے ہیں کہ ہم زمین پر تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں، جو تیری پاکیزگی، بڑائی، تسبیح اور تیری تعریف بیان کر رہے تھے اور تجھ سے سوال کر رہے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا سوال کر رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ

تجھ سے تیری جنت کا سوال کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ نہیں اے ہمارے رب۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا عالم ہوتا؟ (پھر) فرشتے عرض کرتے ہیں: اور وہ تجھ سے پناہ طلب کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کس چیز سے میری پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے رب تیری دوزخ سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ میری دوزخ کو دیکھ لیتے تو پھر کس قدر پناہ مانگتے؟ (پھر) فرشتے عرض کرتے ہیں: اور وہ تجھ سے استغفار کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے ان کو بخش دیا اور جو کچھ انہوں نے مانگا وہ میں نے انہیں عطا کر دیا اور جس چیز سے انہوں نے پناہ مانگی اس سے میں نے انہیں پناہ دے دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتے عرض کرتے ہیں: اے میرے رب ان میں فلاں خطا کار بندہ بھی تھا، وہ اس مجلس کے پاس سے گزرا اور ان کے ساتھ آ کے بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اسے بھی بخش دیا ہے کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی بد بخت نہیں رہتا۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:
لَا تُصَاحِبُ إِلَّا مُؤْمِنًا، وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيًّا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.
وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابوسعید (خری) سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

الحديث رقم ۲۰۷: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ،
باب: ما جاء فی صحبة المؤمن، ۴/۶۰۰، الرقم: ۲۳۹۵، وأبو داود فی السنن،
کتاب: الأدب، باب: من یؤمر أن یجالس، ۴/۲۵۹، الرقم: ۴۸۳۲، وابن حبان فی
الصحيح، ۲/۳۱۴، الرقم: ۵۶۰.۵۵۵.۵۵۴، والدارمی فی السنن، ۲/۱۴۰،
الرقم: ۲۰۵۷، والحاکم فی المستدرک، ۴/۱۴۳، الرقم: ۷۱۶۹، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا
حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ. والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۳/۲۷۷، الرقم: ۳۱۳۶،
وأبو یعلیٰ فی المسند، ۲/۴۸۴، الرقم: ۱۳۱۵.

صرف مومن کی سنگت ہی اختیار کیا کرو اور تمہارا کھانا صرف پرہیزگار ہی کھائے۔“
اسے امام ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا ہے کہ یہ
حدیث حسن ہے۔

۲۰۸/۱۱۰۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا
لَنَا إِذَا كُنَّا عِنْدَكَ رَقَّتْ قُلُوبُنَا، وَزَهَدْنَا فِي الدُّنْيَا، وَكُنَّا مِنْ أَهْلِ
الْآخِرَةِ، فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ فَأَنْسْنَا أَهَالِينَا، وَشَمَمْنَا أَوْلَادَنَا أَنْكُرْنَا
أَنْفُسَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَوْ أَنَّكُمْ تَكُونُونَ إِذَا خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِي
كَمَا كُنْتُمْ عَلَى حَالِكُمْ ذَلِكَ لَزَارَتْكُمْ الْمَلَائِكَةُ فِي بُيُوتِكُمْ، وَلَوْ لَمْ
تُذْنِبُوا لَجَاءَ اللَّهُ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ كَي يُذْنِبُوا فَيَغْفِرَ لَهُمْ..... الحديث.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں کیا
ہو گیا ہے کہ جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو ہمارے دل نرم ہوتے ہیں ہم دنیا سے بے
رغبت اور آخرت کے طالب ہو جاتے ہیں، اور جب آپ کے پاس سے چلے جاتے ہیں تو
اپنے گھر والوں سے مانوس ہوتے ہیں اور اپنی اولاد سے ملتے جلتے ہیں تو ہمارے دل بدل
جاتے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم اسی حالت میں رہو جس طرح میرے پاس
سے جاتے ہو تو فرشتے تمہارے گھروں میں تمہاری زیارت کریں اور اگر تم گناہ نہ کرو تو
اللہ تعالیٰ ایک نئی مخلوق لے آئے گا تاکہ وہ گناہ کریں اور (توبہ کریں) اور اللہ تعالیٰ انہیں بخش
دے۔“ اسے امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۲۰۸: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: صفة الجنة عن رسول
الله ﷺ، باب: ما جاء فی صفة الجنة ونعيمها، ۶۷۲/۴، الرقم: ۲۵۲۶، وابن
حبان فی الصحيح، ۳۹۶/۱۶، الرقم: ۳۷۸۷، والطیالسی فی المسند، ۳۳۷/۱،
الرقم: ۲۵۸۳، والبيهقي فی شعب الإيمان، ۴۰۹/۵، الرقم: ۷۱۰۱، وعبد بن
حميد فی المسند، ۴۱۵/۱، الرقم: ۱۴۲۰، وابن المبارك فی الزهد، ۳۸۰/۱،
الرقم: ۱۰۷۵۔

۲۰۹/۱۱۰۵۔ عَنْ أَبِي مُوسَى رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم:
 مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الْعَطَّارِ إِنْ لَمْ يُصِبْكَ مِنْهُ أَصَابُكَ رِيحُهُ،
 وَمَثَلُ الْجَلِيسِ السُّوءِ مَثَلُ الْقَيْنِ إِنْ لَمْ يُحْرِقْكَ بِشَرِّهِ عَلِقَ بِكَ مِنْ
 رِيحِهِ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالْبَزَّازُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ إِسْنَادًا.

”حضرت ابو موسیٰ (اشعری) رضي الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا:
 اچھے ساتھی کی مثال عطار کی سی ہے اس سے اگر تمہیں اور کچھ بھی نہ ملے تو اس کی (اچھی)
 خوشبو تو پہنچ ہی جائے گی، اور برے ساتھی کی مثال لوہار کی سی ہے اگرچہ وہ شعلوں کے ذریعے
 تمہیں نہ بھی جلانے مگر اس کی (بھٹی کی) بدبو تو تمہیں ضرور پہنچے گی۔“

اسے امام ابن حبان، احمد، حاکم اور بزار نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا
 کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

الحديث رقم ۲۰۹: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۳۴۱/۲، الرقم: ۵۷۹، والبزار
 في المسند، ۴۴/۸، الرقم: ۳۰۲۷، ۳۱۹۰، وأحمد بن حنبل في المسند،
 ۴/۴، الرقم: ۱۹۶۲۴، والحاكم في المستدرک، ۳۱۲/۴، الرقم: ۷۷۴۹، وأبو
 يعلى في المسند، ۲۷۴/۷، الرقم: ۴۲۹۵، والمقدسي في الأحاديث المختارة،
 ۱۹۹/۶، الرقم: ۲۲۱۵، ۲۲۱۶، وقال المقدسي: إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ. والقضاعي في
 مسند الشهاب، ۲۸۷/۲، الرقم: ۱۳۷۷، وابن خلد في أمثال الحديث،
 ۱۱۳/۱، الرقم: ۷۸.۷۷، وابن أبي عاصم في كتاب الزهد، ۲۷۴/۱، والهيثمي
 في مجمع الزوائد، ۶۱/۸، وقال الهيثمي: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

فَصَلِّ فِي أَنْ الْأَوْلِيَاءَ هُمْ الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى

﴿ اولیاء اللہ کی زیارت باعثِ یادِ الہی ہونے کا بیان ﴾

۱۱۰۶ / ۲۱۰۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: أَلَا أَنْبِئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟ قَالُوا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ،

قَالَ: خِيَارُكُمْ الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا، ذَكَرَ اللَّهُ ﷻ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خَرِيٍّ فِي الْأَدَبِ.

”حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ

کو فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں تم میں سے سب سے بہترین لوگوں کے بارے میں خبر نہ

دوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے

بہترین لوگ وہ ہیں کہ جب انہیں دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ یاد آ جائے۔“

اسے امام ابن ماجہ، احمد اور بخاری نے الادب المفرد میں روایت کیا ہے۔

۱۱۰۷ / ۲۱۱۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ عَنْ أَوْلِيَاءِ اللَّهِ؟ فَقَالَ: الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا ذَكَرَ اللَّهُ ﷻ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے

اولیاء اللہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جنہیں دیکھنے سے اللہ تعالیٰ یاد

آ جائے (وہ اولیاء اللہ ہیں)۔“ اسے امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۲۱۰: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: من لا يؤبه له،

الرقم: ۱۳۷۹/۲، الرقم: ۴۱۱۹، وأحمد بن حنبل في المسند؛ ۴۵۹/۶، الرقم:

۲۷۶۴۰، والبخاری في الأدب المفرد، ۱/۱۱۹، الرقم: ۳۲۳، والطبراني في

المعجم الكبير، ۲۴/۱۶۷، الرقم: ۴۲۳.

الحديث رقم ۲۱۱: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، سورة يونس، ۳۶۲/۶،

الرقم: ۱۱۲۳۵، وابن المبارك في كتاب الزهد، ۱/۷۲، الرقم: ۲۱۷، والمقدسي

في الأحاديث المختارة، ۱۰/۱۰۸، الرقم: ۱۰۵، والحكيم الترمذي في نوادر

الأصول، ۲/۳۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۷۸.

۱۱۰۸ / ۲۱۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ النَّاسِ مَفَاتِيحَ لِذِكْرِ اللَّهِ إِذَا رُؤُوا ذِكْرَ اللَّهِ.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضي الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً

بعض لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی کنجیاں ہوتے ہیں انہیں دیکھ کر اللہ تعالیٰ یاد آ جاتا ہے۔“

اسے امام طبرانی، بیہقی اور ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

۱۱۰۹ / ۲۱۳۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،

أَيُّ جُلَسَائِنَا خَيْرٌ؟ قَالَ: مَنْ ذَكَرَكُمْ اللَّهُ رُؤَيْتُهُ وَزَادَ فِي عِلْمِكُمْ مَنْطِقَهُ

وَذَكَرَكُمْ بِالْآخِرَةِ عَمَلُهُ. رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَابْنُ حُمَيْدٍ وَابْنُ نَعِيمٍ نَحْوَهُ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ہمارے بہترین ہم نشین کون ہے؟ فرمایا: وہ جس کی زیارت تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلائے اور جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے اور جس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔“ اسے امام ابویعلیٰ، ابن حمید اور اسی طرح ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

۱۱۱۰ / ۲۱۴۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ

الْحَدِيثِ رَقْمَ ۲۱۲: أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الْكَبِيرِ، ۱۰/۲۰۵، الرِّقْمُ: ۱۰۴۷۶،

وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ، ۱/۴۵۵، الرِّقْمُ: ۴۹۹، وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ

الْأَوْلِيَاءِ، ۱/۱۷، الرِّقْمُ: ۲۶، وَالْهَيْثَمِيُّ فِي مَجْمَعِ الزَّوَادِ، ۱۰/۷۸، وَصَحَّحَهُ.

الْحَدِيثِ رَقْمَ ۲۱۳: أَخْرَجَهُ أَبُو يَعْلَى فِي الْمَسْنَدِ، ۴/۳۲۶، الرِّقْمُ: ۲۴۳۷، وَعَبْدُ بْنُ

حُمَيْدٍ فِي الْمَسْنَدِ، ۱/۲۱۳، الرِّقْمُ: ۶۳۱، وَأَبُو نَعِيمٍ فِي حَلِيَةِ الْأَوْلِيَاءِ، ۷/۴۶،

وَابْنُ الْمُبَارَكِ فِي الزَّهْدِ، ۱/۱۲۱، الرِّقْمُ: ۳۵۵، وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي الْأَوْلِيَاءِ،

۱/۱۷، الرِّقْمُ: ۲۵، وَالْمَنْذَرِيُّ فِي التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيْبِ، ۱/۶۳، الرِّقْمُ: ۱۶۳.

الْحَدِيثِ رَقْمَ ۲۱۴: أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمَسْنَدِ، ۳/۴۳۰، الرِّقْمُ: ۱۵۶۳۴،

وَالتَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الْأَوْسَطِ، ۱/۲۰۳، الرِّقْمُ: ۶۵۱، وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ

الْأَوْلِيَاءِ، ۱/۱۵، الرِّقْمُ: ۱۹، وَالدَّيْلَمِيُّ فِي مَسْنَدِ الْفَرْدَوْسِ، ۵/۱۵۲، الرِّقْمُ:

۷۷۸۹، وَالْمَنْذَرِيُّ فِي التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيْبِ، ۴/۱۴، الرِّقْمُ: ۴۵۸۹، وَابْنُ رَجَبٍ

فِي جَامِعِ الْعُلُومِ وَالْحِكْمِ، ۱/۳۶۵، وَالْهَيْثَمِيُّ فِي مَجْمَعِ الزَّوَادِ، ۱/۵۸.

اللَّهُ ﷻ: لَا يُحِقُّ الْعَبْدُ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَغْضَبَ لِلَّهِ وَيَرْضَى لِلَّهِ، فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ اسْتَحَقَّ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ، وَإِنَّ أَحِبَّائِي وَأَوْلِيَائِي الَّذِينَ يُذَكِّرُونَ بِذِكْرِي وَأُذَكِّرُ بِذِكْرِهِمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ صرف اس وقت حقیقتِ ایمان کو پاسکتا ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہی (لوگوں) سے ناراض اور اللہ تعالیٰ کے لیے ہی (لوگوں) سے راضی ہو۔ (یعنی اس کی رضا و ناراضگی کا مرکز و محور فقط ذاتِ الہی ہو) اور جب اس نے یہ کام کر لیا تو اس نے ایمان کی حقیقت کو پایا۔ بے شک میرے احباب اور اولیاء وہ لوگ ہیں کہ میرا ذکر کرنے سے وہ یاد آ جاتے ہیں اور ان کا ذکر کرنے سے میں یاد آ جاتا ہوں۔ (یعنی میرا ذکر ان کا ذکر ہے اور ان کا ذکر میرا ذکر ہے)۔“

اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔

۱۱۱۱/۲۱۵۔ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷻ: إِنَّ لِلَّهِ عِبَادًا إِذَا رُؤُوا ذُكِرَ اللَّهُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَابْنُ الْمُبَارَكِ.

”حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ تعالیٰ یاد آ جاتا ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی دنیا اور ابن مبارک نے روایت کیا ہے۔

فَصَلِّ فِي حُبِّ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَزِيَارَتِهِمْ

فِي اللَّهِ تَعَالَى

﴿رضاءِ الہی کی خاطر اولیاء اور صالحین سے محبت کرنے اور ان کی

زیارت کرنے کا بیان﴾

۱۱۱۲/۲۱۶۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص کے بارے میں کیا ارشاد ہے جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن ان سے (کبھی) ملا نہیں ہے؟ اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (روزِ قیامت) آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ (دنیا میں) محبت رکھتا ہوگا۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۱۱۳/۲۱۷۔ عَنْ أَنَسِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ

الحديث رقم ۲۱۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأدب، باب: علامة الحب في الله رضی اللہ عنہ، ۲۲۸۳/۵، الرقم: ۵۸۱۷، ۵۸۱۸، ومسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: المرء مع من أحب، ۲۰۳۴/۴، الرقم: ۲۶۴۰، والترمذي في السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: ما جاء أن المرء مع من أحب، ۵۹۶/۴، الرقم: ۲۳۸۷، وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ. والنسائي في السنن الكبرى، ۳۴۴/۶، الرقم: ۱۱۷۸، وابن حبان في الصحيح، ۳۱۶/۲، الرقم: ۵۵۷، والبزار في المسند، ۳۲/۸، الرقم: ۳۰۱۴، والطبراني في المعجم الأوسط، ۴۲/۴، الرقم: ۳۵۶۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۳۹/۴، ۳۹۵، ۳۹۸، ۴۰۵، وأبو يعلى في المسند، ۱۰۰/۹، الرقم: ۵۱۶۶.

الحديث رقم ۲۱۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب عمر ابن الخطاب أبي حفص القرشي العدوي، ۱۳۴۹/۳، الرقم: ۳۴۸۵، وفي كتاب: —

السَّاعَةِ، فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: وَمَاذَا أَعْدَدْتُ لَهَا؟ قَالَ: لَا شَيْءَ
(وفي رواية أحمد: قَالَ: مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرِ عَمَلٍ لَا صَلَاةٍ وَلَا
صِيَامٍ) إِلَّا أَنِّي أَحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ﷺ. فَقَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ
أَنَسٌ: فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ فَرِحْنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ.
قَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا أَحِبُّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ
بِحُبِّي إِيَّاهُمْ وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ کسی آدمی نے حضور نبی اکرم ﷺ سے قیامت کے بارے میں سوال کیا (کہ قیامت کب آئے گی؟) آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس نے عرض کیا: میرے پاس تو کوئی عمل نہیں (امام احمد کی روایت میں ہے کہ اس نے عرض کیا: میں نے اس کے لئے بہت سے اعمال تو تیار نہیں کیے، نہ بہت سی نمازیں اور نہ بہت سے روزے تیار کیے ہیں) سوائے اس کے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم (قیامت کے روز) اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت رکھتے ہو۔ حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں (یعنی تمام صحابہ کرام ؓ کو) کبھی کسی خبر سے اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنی خوشی حضور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمانِ عالیشان سے ہوئی کہ تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔ حضرت انس ؓ نے فرمایا: میں حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت کرتا ہوں اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے محبت کرتا ہوں۔ لہذا امید کرتا ہوں کہ ان کی محبت کے باعث میں بھی ان حضرات کے ساتھ ہی ہوں گا اگرچہ میں نے ان جیسے اعمال تو نہیں کیے۔“

..... الأدب، باب: ما جاء في قول الرجل و يلك، ۵/ ۲۲۸۵، الرقم: ۵۸۱۵، ومسلم في الصحيح، كتاب: البر و الصلة والآداب، باب: المرء مع من أحب، ۴/ ۲۰۳۲، الرقم: ۲۶۳۹، والترمذي في السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء أن المرء مع من أحب، ۴/ ۵۹۵، الرقم: ۲۳۸۵، وقال أبو عيسى: هذا حديث صحيح، وأبوداود في السنن، كتاب: الأدب، باب: إخبار الرجل الرجل بمحبته إياه، ۴/ ۳۳۳، الرقم: ۵۱۲۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۱۰۴، ۱۶۸، ۱۷۸، الرقم: ۱۲۰۳۲، ۱۲۷۳۸، ۱۲۸۴۶.

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۱۸/۱۱۱۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي؟ الْيَوْمَ أَظْلَهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالدَّارِمِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: میری عظمت کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج میں انہیں اپنے سائے میں جگہ دوں گا کیونکہ آج میرے سائے کے علاوہ کوئی اور سایہ نہیں ہے۔“ اسے امام مسلم، احمد، ابن حبان اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

۲۱۹/۱۱۱۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخَاهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى. فَأَرْصَدَ اللَّهُ لَهُ عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا. فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ قَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: أُرِيدُ أَخًا لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ. قَالَ: هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا. غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللَّهِ ﷻ. قَالَ: فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ

الحديث رقم ۲۱۸: أخرجه مسلم في صحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: في فضل الحب في الله، ۱۹۸۸/۴، الرقم: ۲۵۶۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۳۷/۲، الرقم: ۷۲۳، ۸۴۳۶، ۸۸۱۸، ۱۰۷۹۰، ۱۰۹۲۳، وابن حبان في الصحيح، ۳۳۴/۲، الرقم: ۵۷۴، والدارمي في السنن، ۴۰۳/۲، الرقم: ۲۷۵۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۰/۲۳۲۔

الحديث رقم ۲۱۹: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: في فضل الحب في الله، ۱۹۸۸/۴، الرقم: ۲۵۶۷، وابن حبان في الصحيح، ۳۳۱/۲، الرقم: ۳۳۷، ۵۷۲، ۵۷۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴۰۸/۲، الرقم: ۹۲۸۰، ۹۹۵۹، ۱۰۶۰۸، وأبو يعلى في المعجم، ۲۱۱/۱، الرقم: ۲۵۴، والبيهقي في شعب الإيمان، ۴۸۸/۶، وابن المبارك في الزهد، ۲۴۷/۱، الرقم: ۷۱۰، والمنذرى في الترغيب والترهيب، ۱۰/۴، الرقم: ۴۵۷۳، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۴۵۴/۷، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۴۰۰/۳، الرقم: ۱۵۲۷، ۵۷۵۱، ۷۳۷۶، ۶۸۲۷۔

إِلَيْكَ بِأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحَبَّتَهُ فِيهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کے لئے ایک دوسری بستی میں گیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ بھیج دیا، جب اس شخص کا اس کے پاس سے گزر ہوا تو فرشتے نے پوچھا: کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ اس شخص نے کہا: اس بستی میں میرا ایک بھائی ہے اس سے ملنے کا ارادہ ہے۔ فرشتہ نے پوچھا: کیا تمہارا اس پر کوئی احسان ہے جس کی تکمیل مقصود ہے؟ اس نے کہا: اس کے سوا اور کوئی بات نہیں کہ مجھے اس سے صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت ہے، تب اس فرشتہ نے کہا کہ میں تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام لایا ہوں کہ جس طرح تم اس شخص سے محض اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتے ہو اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرتا ہے۔“

اسے امام مسلم، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۱۱۱۶ / ۲۲۰ - عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ

اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: قَالَ اللَّهُ عز وجل: الْمُتَحَابُّونَ فِي جَلَالِي لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ، يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے لیے آپس میں محبت کرنے والوں کے لیے (قیامت کے دن ایسے) نور کے منبر ہوں گے جن پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔“

اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

الحديث رقم ۲۲۰: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: ما جاء في الحب في الله، ۴ / ۵۹۷، الرقم: ۲۳۹۰، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۲ / ۱۳۱، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۴ / ۱۱، الرقم: ۴۵۷۶، والهيثمي في موارد الظمان: ۶۲۲، الرقم: ۲۵۱۰.

۱۱۱۷/۲۲۱۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَعْمَلَ كَعَمَلِهِمْ؟ قَالَ: إِنَّكَ يَا أَبَا ذَرٍّ، مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ: فَإِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ: أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ، مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ: فَأَعَادَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَزَارُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

”حضرت ابو ذرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک آدمی کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے لیکن ان جیسا عمل نہیں کر سکتا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ذر! تو ان کے ساتھ ہو گا جن سے تجھے محبت ہے۔ انہوں نے عرض کیا: میں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا: اے ابو ذر! تو یقیناً ان کے ساتھ ہو گا جن سے تجھے محبت ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے پھر دہرایا۔“

اسے امام ابوداؤد، احمد، ابن حبان اور بزار نے روایت کیا ہے اور الفاظ بھی بزار کے ہیں۔

۱۱۱۸/۲۲۲۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَجَبْتُ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ، وَالْمُتَجَالِسِينَ فِيَّ، وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ، وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ.

الحديث رقم ۲۲۱: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: إخبار الرجل الرجل بمحبته إليه، ۳۳۳/۴، الرقم: ۵۱۲۶، والبزار في المسند، ۳۷۳/۹، الرقم: ۳۹۵، وابن حبان في الصحيح، ۳۱۵/۲، الرقم: ۵۵۶، والدارمي في المسند، ۴۱۴/۲، الرقم: ۲۷۸۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۵۶/۵، الرقم: ۶۱۴۱۶، ۲۱۵۰۱، والبخاري في الأدب المفرد، ۱۲۸/۱، الرقم: ۳۵۱، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱۵/۴، الرقم: ۴۵۹۸، والهيثمي في موارد الظمان، ۶۲۱/۱، الرقم: ۲۵۰۶، والحاثر في المسند (زوائد الهيثمي)، ۹۹۱/۲، الرقم: ۱۱۰۷.

الحديث رقم ۲۲۲: أخرجه مالك في الموطأ، ۹۵۳/۲، الرقم: ۱۷۱، وإسناده صحيح، وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الصَّحِيحِ، ۳۳۵/۲، الرقم: ۵۷۵، والحاكم في المستدرک، ۱۸۶/۴، الرقم: ۷۳۱۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۳۳/۱۰، وَصَحَّحَهُ، وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ، وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ بَرٍ: إِسْنَادُهُ صَوِّحٌ.

رَوَاهُ مَالِكٌ بِإِسْنَادِهِ الصَّحِيحِ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.
وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری خاطر آپس میں محبت کرنے والوں، میری خاطر مجلسیں قائم کرنے والوں، میری خاطر ایک دوسرے سے ملنے والوں اور میری خاطر خرچ کرنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہوگئی ہے (یعنی یہ اعمال کرنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ بھی اپنا محبوب بنا لیتا ہے)۔“

اسے امام مالک نے اسناد صحیح کے ساتھ اور ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۱۱۹ / ۲۲۳۔ عَنْ إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ

مَسْجِدَ دِمَشْقَ، فَإِذَا فَتَى شَابٌّ بَرَّاقَ الشَّيَا، وَإِذَا النَّاسُ مَعَهُ (وفي رواية:

وَمَعَهُ مِنَ الصَّحَابَةِ عَشْرُونَ. (وفي رواية: ثَلَاثُونَ) إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ

أَسَدُوهُ إِلَيْهِ، وَصَدَرُوا عَنْ قَوْلِهِ، فَسَأَلْتُ عَنْهُ، فَقِيلَ: هَذَا مُعَاذُ بْنُ

جَبَلٍ رضی اللہ عنہ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ هَجَرْتُ، فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِي بِالتَّهْجِيرِ،

وَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي، قَالَ: فَانْتَظَرْتُهُ حَتَّى قَضَى صَلَاتَهُ، ثُمَّ جِئْتُهُ، مِنْ قَبْلِ

وَجْهِهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ قُلْتُ: وَاللَّهِ، إِنِّي لِأُحِبُّكَ لِلَّهِ، فَقَالَ: أَلِلَّهِ؟

فَقُلْتُ: أَلِلَّهِ، فَقَالَ: أَلِلَّهِ؟ فَقُلْتُ: أَلِلَّهِ، فَأَخَذَ

بِحَبْوِ رِدَائِي. (وفي رواية: بِحَبْوَتِي رِدَائِي) فَجَذَبَنِي إِلَيْهِ، وَقَالَ: أَبْشِرْ،

فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: وَجَبْتُ

الحديث رقم ۲۲۳: أخرجه مالك في الموطأ، ۲ / ۹۵۳، الرقم: ۱۷۱۱، وابن حبان

في الصحيح، ۲ / ۳۳۵، الرقم: ۵۷۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵ / ۲۳۳،

الرقم: ۲۲۰۸۳، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۰ / ۸۰، الرقم: ۱۵۰، والبيهقي

في شعب الإيمان، ۶ / ۴۸۳، الرقم: ۸۹۹۲، والمنذري في الترغيب والترهيب،

۴ / ۱۰، الرقم: ۴۵۷۴۔

مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ، وَالْمُتَجَالِسِينَ فِيَّ، وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ،
وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ادریس خولانی سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد دمشق میں داخل ہوا۔ پس اچانک میں نے ایک خوبصورت چمکتے ہوئے دانتوں والا نوجوان دیکھا اور اس کے ساتھ کچھ لوگ تھے (ایک روایت میں ہے کہ اس نوجوان کے ساتھ بیس صحابہ اور ایک روایت ہے کہ تیس صحابہ تھے) جب ان میں کسی چیز میں اختلاف ہوتا تو وہ اس نوجوان کی طرف متوجہ ہوتے اور اس کے اقوال سے (صحیح مسئلہ تک پہنچے میں) مدد لیتے۔ پس میں نے اس نوجوان کے بارے میں پوچھا تو بتایا گیا کہ یہ (صحابی رسول اللہ ﷺ) حضرت معاذ بن جبل ؓ ہیں، پس جب اگلا دن ہوا میں جلد ہی مسجد پہنچ گیا۔ تو میں نے اس نوجوان کو خود سے قبل وہاں نماز پڑھتے ہوئے موجود پایا۔ آپ کہتے ہیں: میں نے ان کا انتظار کیا یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہوئے۔ پھر میں سامنے سے ان کے پاس آیا۔ میں نے انہیں سلام کیا، اور پھر عرض کیا: خدا کی قسم! میں آپ سے اللہ تعالیٰ کے واسطے محبت کرتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: کیا واقعی اللہ تعالیٰ کے لیے؟ میں نے کہا: ہاں اللہ تعالیٰ کے لیے۔ انہوں نے پھر پوچھا: کیا واقعی اللہ تعالیٰ کے لیے؟ میں نے کہا: ہاں (واقعی) اللہ تعالیٰ کے لیے۔ انہوں نے میری چادر کا کنارہ پکڑا (اور ایک روایت میں ہے میری چادر کے دونوں کنارے پکڑے) اور مجھے اپنی طرف کھینچ کر فرمایا: تمہیں خوشخبری ہو، میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری خاطر محبت کرنے والوں، میری خاطر آپس میں بیٹھنے والوں، میری خاطر ایک دوسرے کی زیارت کرنے والوں اور میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لیے میری محبت واجب ہوگئی ہے۔“ اسے امام مالک، ابن حبان اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۲۴/۱۱۲۰۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ ؓ قَالَ: أَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ

دَاوُدَ ؑ أَنْ أَحِبِّي وَأَحِبَّ أَحِبَّائِي وَحَبِّبِي إِلَى عِبَادِي قَالَ: يَا رَبِّ،

الحديث رقم ۲۲۴: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۶۸/۷، الرقم: ۳۴۲۵۴،

وابن أبي الدنيا في الأولياء، ۱/۴۸، الرقم، ۲۹، والبيهقي في شعب الإيمان،

۱/۶، الرقم: ۷۶۶۸، والديلمي عن ابن عباس ؓ في مسند الفردوس، ۵/۳،

الرقم: ۴۵۴۳.

أَحَبُّكَ وَأَحَبُّ أَحِبَّاءِكَ فَكَيْفَ أَحَبَّكَ إِلَى عِبَادِكَ قَالَ: اذْكُرُونِي لَهُمْ فَإِنَّهُمْ لَنْ يَذْكُرُوا مِنِّي إِلَّا خَيْرًا. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَابْنُ أَبِي بَرَكَةَ.

”حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داود علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ (اے داود!) مجھ سے اور میرے دوستوں سے محبت کرو اور مجھے میرے بندوں کے لئے محبوب بناؤ۔ انہوں نے عرض کیا: اے رب! میں تجھ سے اور تیرے دوستوں سے محبت تو کرتا ہوں لیکن میں تجھے تیرے بندوں کے لئے محبوب کیسے بناؤں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کے لئے میرا ذکر کر پھر وہ مجھے ہرگز یاد نہیں کریں گے مگر بھلائی کے ساتھ۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

۱۱۲۱/۲۲۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَوْ

أَنَّ عَبْدَيْنِ تَحَابَّا لِلَّهِ عجلت، وَاحِدٌ فِي الْمَشْرِقِ وَآخَرُ فِي الْمَغْرِبِ، لَجَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُولُ: هَذَا الَّذِي كُنْتُ تُحِبُّهُ فِيَّ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي بَرَكَةَ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دو بندے اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کریں۔ خواہ ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں (بھی) ہو تو بھی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز انہیں ضرور ملا دے گا اور فرمائے گا: یہ ہے وہ (شخص) جس سے تو میری خاطر محبت کیا کرتا تھا۔“ اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۱۲۲/۲۲۶۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ يَقُولُ: إِنِّي لَأَهْمُ بِأَهْلِ الْأَرْضِ عَذَابًا، فَإِذَا نَظَرْتُ إِلَى عَمَّارِ بِيُوتِي وَالْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ، صَرَفْتُ عَنْهُمْ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي بَرَكَةَ.

الحدیث رقم ۲۲۵: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۶/۴۹۲، الرقم: ۹۰۲۲۔

الحدیث رقم ۲۲۶: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۶/۵۰۰، الرقم: ۹۰۵۱،

والديلمي في مسند الفردوس، ۳/۱۶۵، الرقم: ۴۴۳۶، والسيوطي في الدر

المنثور، ۱۳/۲۱۶۔

”حضرت انس بن مالک ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اللہ زمین پر عذاب نازل کرنا چاہتا ہوں لیکن جب میں، میری خاطر میرا گھر آباد کرنے والوں، میرے لیے باہم محبت کرنے والوں اور کچھلی رات کو استغفار کرنے والوں کو دیکھتا ہوں تو (اپنا غضب) ان سے پھیر دیتا ہوں۔“

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي التَّوَسُّلِ بِالْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ

﴿ اولیاء اور صالحین سے توسل کا بیان ﴾

۱۱۲۳/۲۲۷۔ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُونَ فِتْنًا مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ? فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُونَ فِتْنًا مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ? فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُونَ فِتْنًا مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ مِنْ صَاحَبِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ? فَيَقُولُونَ: نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب لوگوں کی ایک بڑی جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا: کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جو رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہا ہو؟ پس وہ لوگ کہیں گے: ہاں۔ تو انہیں (اس صحابی رسول کے صدقہ سے) فتح عطا کر دی جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جب لوگوں کی ایک بڑی جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا: کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی صحبت پائی ہو؟ وہ کہیں گے: ہاں۔ پھر انہیں (اس تابعی کے صدقہ سے) فتح عطا کر دی جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک کثیر جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا: کیا

الحديث رقم ۲۲۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، ۳/۱۳۳۵، الرقم: ۳۴۴۹، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، ۴/۱۹۶۲، الرقم: ۲۵۳۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۷/۳، الرقم: ۱۰۵۶، وابن حبان في الصحيح، ۱۱/۸۶، الرقم: ۴۷۶۸.

تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی صحبت پانے والوں کی صحبت پائی ہو؟ وہ کہیں گے: ہاں، تو انہیں (اس تبع تابعی کی موجودگی کی وجہ سے) فتح عطا کر دی جائے گی۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۲۸/۱۱۲۴۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا قُحِطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. فَقَالَ: اللَّهُمَّ، إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِينَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا، قَالَ: فَيُسْقَوْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قحط پڑ جاتا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے بارش کی دعا کیا کرتے تھے اور یوں عرض کرتے: اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی مکرم ﷺ کو وسیلہ بنایا کرتے تھے اور تو ہم پر بارش برسا دیتا تھا اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی مکرم ﷺ کے چچا جان کو وسیلہ بناتے ہیں۔ پس ہم پر بارش برسا۔ فرمایا: تو ان پر بارش برسا دی جاتی۔“
اسے امام بخاری اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

۲۲۹/۱۱۲۵۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

الحديث رقم ۲۲۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاستسقاء، باب: سؤال الناس الإمام الاستسقاء إذا قحطوا، ۱/۳۴۲، الرقم: ۹۶۴، وفي كتاب: فضائل الصحابة، باب: ذكر العباس بن عبد المطلب رضي الله عنهما، ۳/۱۳۶۰، الرقم: ۳۵۰۷، وابن خزيمة في الصحيح، ۲/۳۳۷، الرقم: ۱۴۲۱، وابن حبان في الصحيح، ۷/۱۱۰، الرقم: ۲۸۶۱، والطبراني في المعجم الأوسط، ۳/۴۹، الرقم: ۲۴۳۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳/۳۵۲، الرقم: ۶۲۲۰، والشيباني في الأحاد والمثاني، ۱/۲۷۰، الرقم: ۳۵۱، واللالكائي في كرامات الأولياء، ۱/۱۳۵، الرقم: ۸۷، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۲/۸۱۴، وابن جرير الطبري في تاريخ الأمم والملوك، ۴/۴۳۳.

الحديث رقم ۲۲۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: أم حسبت أن أصحاب الكهف والرقيم، ۳/۱۲۸۰، الرقم: ۳۲۸۳، ومسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: قبول توبة القاتل وإن كثر قتله، ۴/۲۱۱۹، الرقم: ۲۷۶۶، —

كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةَ وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ يُسْأَلُ
فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ: هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: لَا، فَقَتَلَهُ فَجَعَلَ يُسْأَلُ
فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا فَأَذْرِكُهُ الْمَوْتَ فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا
فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْ هَذِهِ
أَنْ تَقْرَبِي وَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْ هَذِهِ أَنْ تَبَاعِدِي وَقَالَ: قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ
إِلَى هَذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل میں سے ایک شخص تھا جس نے ننانوے قتل کیے تھے اور پھر مسئلہ پوچھنے نکلا تھا (کہ اس کی توبہ قبول ہو سکتی یا نہیں)۔ وہ ایک راہب کے پاس آیا اور اس سے پوچھا: کیا (اس گناہ سے) توبہ کی کوئی صورت ممکن ہے؟ راہب نے جواب دیا: نہیں۔ اس نے اس راہب کو بھی قتل کر دیا۔ پھر اس نے ایک اور شخص سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ تم فلاں بستی (میں جہاں نیک لوگ رہتے ہیں) جاؤ (ان کے ساتھ مل کر توبہ کرو)۔ وہ اس بستی کی طرف روانہ ہوا لیکن ابھی راستے میں بھی نہیں پہنچا تھا کہ اس کی موت واقع ہو گئی۔ موت کے وقت اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف کر لیا تھا۔ رحمت اور عذاب کے فرشتوں میں جھگڑا ہونے لگا کہ کون اس کی روح لے جائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو (جہاں وہ توبہ کرنے کے لئے جا رہا تھا) حکم دیا کہ اس کی نعش کے قریب ہو جائے اور دوسری بستی کو (جہاں سے نکلا تھا) حکم دیا کہ اس کی نعش سے دور ہو جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا: اب دونوں کا فاصلہ دیکھو (جس طرف کا فاصلہ کم ہو اسے اس بستی کے رہنے والوں کے حساب میں ڈال دو) اور جب فاصلہ ناپا گیا تو اس بستی کو (جہاں وہ توبہ کرنے جا رہا تھا) ایک بالشت نعش سے زیادہ قریب پایا اور اس کی مغفرت کر دی گئی۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

..... وابن حبان فی الصحيح، ۲/۳۸۰، الرقم: ۶۱۵، وأبو يعلى فی المسند،

۲/۵۰۸، والبيهقي فی شعب الإيمان، ۵/۳۹۷۔

۱۱۲۶ / ۲۳۰ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صلوات الله عليه وآله وسلم قَالَ: كَانَ فِي مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةَ وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَاهِبٍ فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةَ وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: لَا، فَقَتَلَهُ فَكَمَلَ بِهِ مِائَةَ ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ: إِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ: نَعَمْ، وَمَنْ يَحْوُلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ انْطَلِقْ إِلَى أَرْضٍ كَذَا وَكَذَا فَإِنَّ بِهَا أَنْاسًا يَعْبُدُونَ اللَّهَ فَاعْبُدِ اللَّهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ إِلَى أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضٌ سُوءٌ فَانْطَلِقْ حَتَّى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ أَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ: جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ إِلَى اللَّهِ وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ: إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَأَتَاهُمْ مَلَكٌ فِي صُورَةِ آدَمِيٍّ فَجَعَلُوهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ: قَيْسُوا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ فَإِلَى أَيَّتِهِمَا كَانَ أُذُنِي فَهُوَ لَهُ. فَقَاسُوهُ، فَوَجَدُوهُ أُذُنِي إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي أَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ. قَالَ قَتَادَةُ: فَقَالَ الْحَسَنُ: ذَكَرْنَا أَنَّهُ لَمَّا أَتَاهُ الْمَوْتُ نَأَى بِصَدْرِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت ابوسعید خدری رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلوات الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: تم سے پہلی قوم کا ایک آدمی تھا جس نے ننانوے لوگوں کو قتل کیا تھا اس کے بعد وہ لوگوں سے اہل زمین میں سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھنے لگا۔ لوگوں نے اسے ایک راہب کے پاس بھیجا وہ اس کے پاس آیا اور پوچھا کہ اس نے ننانوے قتل کیے ہیں تو کیا اس کے لئے توبہ

الحديث رقم ۲۳۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: قبول توبة القاتل

وإن كثر قتله، ۲/۱۱۱۸، الرقم: ۲۷۶۶، وابن حبان في الصحيح، ۲/۳۷۶،

الرقم: ۶۱۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۸/۱۷، وفي شعب الإيمان، ۵/۳۹۷،

الرقم: ۷۰۶۶، والمنذرى في الترغيب والترهيب، ۴/۵۰، الرقم: ۴۷۶۷.

کی کوئی صورت ہے؟ اس نے کہا: نہیں، اس نے اسے (یعنی اس راہب کو) بھی قتل کر دیا اور سو کا عدد پورا کر دیا۔ پھر وہ دوبارہ لوگوں سے اہل زمین کے سب سے بڑے عالم کا پتہ پوچھنے لگا۔ لوگوں نے اسے ایک عالم کا پتہ بتایا۔ اس نے اس عالم سے پوچھا کہ اس نے سو آدمیوں کو قتل کیا ہے، کیا اس کے لئے توبہ کی کوئی صورت ہے؟ اس (عالم) نے کہا: ہاں! تمہارے اور توبر کے درمیان کون حائل ہو سکتا ہے؟ تم فلاں فلاں بستی کی طرف جاؤ۔ وہاں اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں تم بھی ان کے ساتھ جا کر عبادت کرو اور اپنے علاقہ کی طرف واپس مت جانا وہ برائی کی جگہ ہے۔ الغرض وہ وہاں سے چلا۔ ابھی وہ آدھے راستے میں ہی تھا کہ اسے موت نے آ لیا۔ رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں کے درمیان اس کے بارے میں جھگڑا شروع ہو گیا۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا کہ وہ دل سے تائب ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف آیا تھا (اس لئے وہ جنت کا حقدار ہے) جبکہ عذاب کے فرشتوں نے کہا کہ اس نے کوئی نیکی کا کام نہیں کیا تھا (اس لئے وہ جہنم میں جائے گا)۔ پس ان کے پاس ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں آیا تو انہوں نے اسے اپنے درمیان ثالث بنا لیا۔ اس (فرشتے) نے کہا: دونوں بستیوں کا درمیانی فاصلہ ماپ لو پھر جو بستی زیادہ قریب ہو اسے اسی بستی کے رہنے والوں کے حساب میں ڈال دو۔ پس فرشتوں نے ماپا تو اسے اس (صالحین کی) زمین کے زیادہ قریب پایا جس کا اس نے ارادہ کیا تھا۔ پس رحمت کے فرشتے اسے اپنے ساتھ لے گئے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب اسے موت آئی تو اس نے اپنا سینہ اس (نیک لوگوں کی) بستی کی طرف کر لیا تھا (پس اس نیک لوگوں کی بستی کے وسیلہ سے اس کی مغفرت ہو گئی)۔“ اسے امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۲۳۱/۱۱۲۷۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّ

رَجُلًا قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَجَعَلَ يَسْأَلُ: هَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَأَتَى رَاهِبًا

فَسَأَلَهُ فَقَالَ: لَيْسَتْ لَكَ تَوْبَةٌ. فَقَتَلَ الرَّاهِبَ ثُمَّ جَعَلَ يَسْأَلُ ثُمَّ خَرَجَ

مِنْ قَرْيَةٍ إِلَى قَرْيَةٍ فِيهَا قَوْمٌ صَالِحُونَ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ أُدْرِكَهُ

الحديث رقم ۲۳۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: قبول توبة

القاتل وإن كثر قتله، ۲/۲۱۱۹، الرقم: ۲۷۶۶، وأبو يعلى في المسند، ۲/۳۰۵،

الرقم: ۱۰۳۳۔

الْمَوْتُ فَنَأَى بِصَدْرِهِ ثُمَّ مَاتَ فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَكَانَ إِلَى الْقُرْبَى الصَّالِحَةِ أَقْرَبَ مِنْهَا بِشِيرٍ فَجُعِلَ مِنْ أَهْلِهَا.

وفي رواية زاد: فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ هَذِهِ أَنْ تَبَاعِدِي وَإِلَى هَذِهِ أَنْ

تَقْرَبِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص نے ننانوے آدمیوں کو قتل کیا، پھر وہ یہ پوچھتا پھرتا تھا کہ کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس نے ایک راہب کے پاس جا کر یہ سوال کیا کہ کیا اس کے لئے توبہ (کی کوئی کوئی گنجائش) ہے؟ اس راہب نے کہا: تمہاری توبہ قبول نہیں ہو سکتی۔ یہ سن کر اس (شخص) نے اس راہب کو بھی قتل کر دیا اور اس نے پھر سوال کرنا شروع کیا اور وہ اس بستی سے نکل کر دوسری بستی کی طرف جانے لگا جس میں کچھ نیک لوگ رہتے تھے۔ جب اس نے اس راستہ کا کچھ حصہ طے کیا تھا تو اسے اس کی موت نے آ لیا۔ اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف کر دیا اور اس حال میں اسے موت آ گئی۔ پھر رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں (اس کی روح لے جانے پر) بحث ہوئی۔ وہ ایک بالشت کے برابر نیک آدمیوں کی بستی کے قریب تھا۔ سو اسے نیک لوگوں کی بستی سے لائق کر دیا گیا۔

ایک اور روایت میں اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس (برے لوگوں کی) بستی سے کہا: تو (اس کی نعش سے) دور ہو جا اور اس (نیک لوگوں کی) بستی سے کہا تو (اس کی نعش سے) قریب ہو جا۔“ اس حدیث کو امام مسلم اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۱۱۲۸ / ۲۳۲. عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَلَا أَخْبِرُكُمْ

بِمَا سَمِعْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَمِعْتُهُ أُذْنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي إِنَّ عَبْدًا قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا ثُمَّ عَرَضَتْ لَهُ التَّوْبَةُ فَسَأَلَ عَنْ أَغْلَمِ أَهْلِ

الحديث رقم ۲۳۲: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الديات، باب: هل لقاتل

مؤمن توبة، ۷۲۵/۲، الرقم: ۲۶۲۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۰/۳،

الرقم: ۱۱۱۷۰، وأبو يعلى في المسند، ۵۰۸/۲، الرقم: ۱۳۵۶، وابن أبي شيبة

في المصنف، ۶۳/۷، الرقم: ۳۱۲۲۰.

الأَرْضِ فِدْلٌ عَلَى رَجُلٍ فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنِّي قَتَلْتُ تِسْعَةَ وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: بَعْدَ تِسْعَةِ وَتِسْعِينَ نَفْسًا؟ فَاذْهَبِي سَيْفَهُ فَقَتَلَهُ فَأَكْمَلَ بِهِ الْمِائَةَ، ثُمَّ عَرَضْتُ لَهُ التَّوْبَةَ فَسَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فِدْلٌ عَلَى رَجُلٍ فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنِّي قَتَلْتُ مِائَةَ نَفْسٍ، فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: فَقَالَ: وَيُحَكِّ وَ مَنْ يَحْوُلُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ أَخْرُجْ مِنَ الْقَرْيَةِ الْخَبِيثَةِ الَّتِي أَنْتَ فِيهَا إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ قَرْيَةٍ كَذَا وَكَذَا فَاعْبُدِي رَبَّكَ فِيهَا فَخَرَجَ يُرِيدُ الْقَرْيَةَ الصَّالِحَةَ فَعَرَضَ لَهُ أَجَلُهُ فِي الطَّرِيقِ فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ قَالَ: إِبْلِيسُ: أَنَا أَوْلَى بِهِ إِنَّهُ لَمْ يَعْصِنِي سَاعَةً قَطُّ قَالَ: فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ: إِنَّهُ خَرَجَ تَائِبًا.

قال همام: فحدثني حميد الطويل عن بكر بن عبد الله عن أبي رافع قال: فَبَعَثَ اللَّهُ ﷻ مَلَكًا فَاخْتَصَمُوا إِلَيْهِ ثُمَّ رَجَعُوا فَقَالَ: انظُرُوا أَيَّ الْقَرْيَتَيْنِ كَانَتْ أَقْرَبَ فَأَلْحِقُوهُ بِأَهْلِهَا. قَالَ قَتَادَةُ: فَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ: لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ احْتَفَرَ بِنَفْسِهِ فَقَرَّبَ مِنَ الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ وَبَاعَدَ مِنْهُ الْقَرْيَةَ الْخَبِيثَةَ فَأَلْحَقُوهُ بِأَهْلِ الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں تمہیں اس چیز کی خبر نہ دوں جسے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہن مبارک سے میرے کانوں نے سنا اور دل نے محفوظ کیا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلی قوم کے کسی شخص نے ننانوے قتل کیے پھر اسے توبہ کا خیال آیا تو اس نے علماء سے اس بارے میں معلومات حاصل کرنا شروع کیں۔ لوگوں نے اسے ایک عالم کا پتہ بتایا وہ اس کے پاس جا کر کہنے لگا کہ میں نے ننانوے قتل کیے ہیں کیا میرے لئے توبہ کا

کوئی راستہ ہے؟ اس نے جواب دیا: کیا ننانوے قتل کرنے کے بعد بھی! پھر اس (سوال کرنے والے) نے اپنی تلوار سوتی اور اسے بھی قتل کر دیا اور اس کے قتل کے ساتھ سو کا عدد پورا کر دیا۔ اسے پھر توبہ کا خیال آیا تو اس نے زمین پر بسنے والوں میں سے سب سے زیادہ علم رکھنے والے شخص کے بارے میں پوچھا تو اسے ایک آدمی کے بارے میں بتایا گیا۔ اب وہ اس کے پاس آیا اور اس سے کہا: میں نے سو آدمیوں کا قتل کیا ہے، کیا میرے لیے توبہ کا کوئی راستہ ہے؟ اس نے جواب دیا: تجھ پر افسوس ہے۔ بھلا تمہارے اور توبہ کے درمیان کون حائل ہو سکتا ہے؟ تو اس خبیث بستی سے نکل کر فلاں نیک لوگوں کی بستی کی طرف جا اور اس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کر۔ وہ اس بستی (کی طرف جانے) کے ارادے سے چلا۔ راہ میں اس کی موت واقع ہو گئی۔ اس کی روح لے جانے کے بارے میں رحمت اور عذاب کے فرشتوں میں جھگڑا ہونے لگا۔ ابلیس کہنے لگا: میں اس کا زیادہ حقدار ہوں اس لئے کہ اس نے میری کبھی نافرمانی نہیں کی۔ رحمت کے فرشتے بولے: یہ توبہ کرنے نکلا تھا۔

حضرت ہمام نے ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیجا تا کہ ان میں فیصلہ کرے۔ انہوں نے فیصلہ اس پر چھوڑ دیا۔ اس نے کہا: یہ دیکھو کہ یہ شخص کس بستی کے زیادہ قریب ہے۔ جس کے قریب ہو اسے اسی میں شمار کر لو۔ حضرت قتادہ، حضرت حسن سے یہ روایت کرتے ہیں کہ وہ موت کے وقت اس بستی کی جانب گھسٹ کر قریب ہو گیا تھا اور برے لوگوں کی بستی اس سے دور ہو گئی تھی اس لئے اسے نیک بستی والوں میں شمار کیا گیا تھا۔“

اسے امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۱۲۹ / ۲۳۳۔ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَقَدُوا إِلَى عُمَرَ رضی اللہ عنہ فِيهِمْ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ يَسْخَرُ بِأُوَيْسٍ، فَقَالَ عُمَرُ: هَلْ هَهُنَا أَحَدٌ مِنَ الْقَرْنِيِّينَ؟ فَجَاءَ ذَلِكَ الرَّجُلُ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم

الحديث رقم ۲۳۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أويس القرني، ۴ / ۱۹۶۸، الرقم: ۲۵۴۲، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۲ / ۷۹، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۶ / ۱۶۲، وابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، ۳ / ۱۲۳، والذهبي في ميزان الاعتدال، ۱ / ۴۴۷.

قَدْ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ، لَا يَدْعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ
أُمَّ لَهُ، قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ، فَدَعَا اللَّهَ فَأَذْهَبَهُ عَنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ الدِّينَارِ أَوْ
الدِّرْهَمِ، فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو نُعَيْمٍ.

”حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ اہل کوفہ ایک وفد لے کر حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ وفد میں ایک ایسا آدمی بھی تھا جو حضرت اویس رضی اللہ عنہ سے مذاق کرتا
تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہاں کوئی قرن کا رہنے والا ہے؟ یہ سن کر وہ شخص حاضر ہوا تو
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: تمہارے پاس یمن سے ایک
شخص آئے گا اس کا نام اویس رضی اللہ عنہ ہوگا۔ یمن میں اس کی والدہ کے سوا کوئی نہیں ہوگا۔ اسے
برص کی بیماری تھی اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ایک دینار یا درہم کے برابر
سفید داغ کے سوا باقی (برص کے) داغ اس سے دور کر دیئے تم میں سے جس شخص کی اس سے
ملاقات ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے تمہاری مغفرت کی دعا کرائے۔“

اسے امام مسلم اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۲۳۴/۱۱۳۰۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، اِنِّيْ اَسْأَلُكَ
بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ وَاَسْأَلُكَ بِحَقِّ مَمْشَايَ هَذَا، فَاِنِّيْ لَمْ اُخْرَجْ
اَشْرًا وَلَا بَطْرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً وَخَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سُخْطِكَ وَابْتِغَاءَ
مَرْضَاتِكَ، فَاَسْأَلُكَ اَنْ تُعِيْذَنِي مِنَ النَّارِ وَاَنْ تُغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّهُ لَا
يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَاسْتَغْفَرَ لَهُ سَبْعُونَ اَلْفَ

الحديث رقم ۲۳۴: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: المساجد والجماعات، باب:
المشي إلى الصلاة، ۲۵۶/۱، الرقم: ۷۷۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۱/۳،
الرقم: ۱۱۱۷۲، وابن الجعد في المسند، ۲۹۹/۱، الرقم: ۲۰۳۱، وابن أبي شيبة
في المصنف، ۲۵/۶، رقم: ۲۹۲۰۲، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ۳۰/۱،
الرقم: ۸۳، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱۳۵/۱، الرقم: ۴۸۸.

مَلِكٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نماز کے ارادے سے اپنے گھر سے نکلے اور یہ دعا مانگے: ﴿اللَّهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِينَ عَلَيْكَ وَأَسْأَلُكَ بِحَقِّ مَمْشَايَ هَذَا، فَإِنِّي لَمْ أَخْرُجْ أَشْرًا وَلَا بَطْرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً وَخَرَجْتُ اتِّقَاءَ سُخْطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ، فَاسْأَلُكَ أَنْ تُعِيدَنِي مِنَ النَّارِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ﴾ ”اے اللہ! میں تجھ سے تیرے سائلین کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے (نماز کی طرف اٹھنے والے) اپنے قدموں کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں۔ بے شک میں نہ کسی برائی کی طرف چلا ہوں نہ تکبر اور غرور سے، نہ دکھاوے اور نہ کسی دنیاوی شہرت کی خاطر نکلا ہوں۔ میں تو صرف تیری ناراضگی سے بچنے کے لئے اور تیری رضا کے حصول کے لئے نکلا ہوں۔ سو میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے دوزخ کی آگ سے نجات دے، میرے گناہوں کو بخش دے۔ بے شک تو ہی گناہوں کو بخشنے والا ہے۔“ تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور ستر ہزار فرشتے اس کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔“ اسے امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۱۳۱/۲۳۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِذَا انْفَلَتَتْ دَابَّةُ أَحَدِكُمْ بِأَرْضٍ فَلْيُنَادِ يَا عِبَادَ اللَّهِ، احْبِسُوا عَلَيَّ، يَا عِبَادَ اللَّهِ، احْبِسُوا عَلَيَّ، فَإِنَّ لِلَّهِ فِي الْأَرْضِ حَاضِرًا سَيَحْبِسُهُ عَلَيْكُمْ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی سواری جنگل بیاباں میں گم ہو جائے تو اس (شخص) کو (یہ) پکارنا چاہیے: اے اللہ تعالیٰ کے بندو! میری سواری پکڑا دو، اے اللہ تعالیٰ کے بندو! میری سواری پکڑا دو۔ بے

الحديث رقم ۲۳۵: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۰/۲۱۷، الرقم:

۱۰۵۱۸، ۱۱۷/۱۷، الرقم: ۲۹۰، وأبو يعلى في المسند، ۹/۱۷۷، الرقم:

۵۲۶۹، والديلمي في مسند الفردوس، ۱/۳۳۰، الرقم: ۱۳۱۱، والهيثمي في

مجمع الزوائد، ۱۰/۱۳۲.

شک اللہ تعالیٰ کے بہت سے (ایسے) بندے اس زمین میں ہوتے ہیں، وہ تمہیں تمہاری سواری پکڑا دیں گے۔“ اسے امام طبرانی اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۲۳۶/۱۱۳۲۔ عَنْ عَتَبَةَ بْنِ غَزْوَانَ رضی اللہ عنہ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِذَا أَضَلَّ أَحَدُكُمْ شَيْئًا أَوْ أَرَادَ أَحَدُكُمْ عَوْنًا وَهُوَ بَارِضٌ لَيْسَ بِهَا أُنَيْسٌ فَلْيَقُلْ: يَا عِبَادَ اللَّهِ، أَغِيثُونِي يَا عِبَادَ اللَّهِ، أَغِيثُونِي فَإِنَّ لِلَّهِ عِبَادًا لَا نَرَاهُمْ وَقَدْ جُرِّبَ ذَلِكَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی کوئی شے گم ہو جائے یا تم میں سے کوئی مدد چاہے اور وہ ایسی جگہ ہو کہ جہاں اس کا کوئی مددگار بھی نہ ہو تو اسے چاہیے کہ یوں پکارے: اے اللہ تعالیٰ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ تعالیٰ کے بندو! میری مدد کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ کے ایسے بھی بندے ہیں جنہیں ہم دیکھ نہیں سکتے (لیکن وہ لوگوں کی مدد کرنے پر مامور ہیں)۔ اور (راوی بیان کرتے ہیں کہ) یہ تجربہ شدہ بات ہے۔“ اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۳۷/۱۱۳۳۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ لِلَّهِ خَلْقًا خَلَقَهُمْ لِحَوَائِجِ النَّاسِ، تَفْزَعُ النَّاسُ إِلَيْهِمْ فِي حَوَائِجِهِمْ أَوْلَئِكَ الْآمِنُونَ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ. رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ وَ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الحديث رقم ۲۳۶: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۲۱۷/۱۰، الرقم: ۱۰۵۱۸، ۱۱۷/۱۷، الرقم: ۲۹۰، وأبویعلیٰ فی المسند، ۱۷۷/۹، الرقم: ۵۲۶۹، والديلمی فی مسند الفردوس، ۳۳۰/۱، الرقم: ۱۳۱۱، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/۱۳۲۔

الحديث رقم ۲۳۷: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۲۲۵/۳، والطبرانی في المعجم الكبير، ۳۵۸/۱۲، الرقم: ۱۳۳۳۴، والقضاعي في مسند الشهاب، ۱۱۷/۲، الرقم: ۱۰۰۷، والمنذرى في الترغيب والترهيب، ۲۶۲/۳، الرقم: ۳۹۶۶، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۸/۱۹۲۔

بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ خاص بندے ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مخلوق کی حاجت روائی کے لئے خاص فرمایا ہے۔ لوگ گھبرائے ہوئے اپنی حاجتیں ان کے پاس لے کر آتے ہیں (اور وہ ان کی حاجت روائی کرتے ہیں)۔ اللہ تعالیٰ کے وہ خاص بندے عذاب الہی سے امان میں ہیں۔“ اسے امام ابو نعیم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۱۳۴/۲۳۸۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: اسْتَقَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ عَامَ الرَّمَادَةِ بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: اللَّهُمَّ، هَذَا عَمُّ نَبِيِّكَ الْعَبَّاسُ نَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِهِ فَاسْقِنَا فَمَا بَرِحُوا حَتَّى سَقَاهُمُ اللَّهُ قَالَ: فَخَطَبَ عُمَرُ ﷺ النَّاسَ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَرَى لِلْعَبَّاسِ مَا يَرَى الْوَلَدُ لِوَالِدِهِ يُعْظِمُهُ وَيُفَخِّمُهُ وَيُبْرِئُ قَسَمَهُ فَاقْتَدُوا أَيُّهَا النَّاسُ، بِرَسُولِ اللَّهِ فِي عَمِّهِ الْعَبَّاسِ وَاتَّخِذُوهُ وَسِيلَةً إِلَى اللَّهِ ﷻ فِيمَا نَزَلَ بِكُمْ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وقال الشيخ تقي الدين السبكي (٥٧٥٦هـ): وكذلك يجوز مثل هذا التوسل بسائر الصالحين، وهذا شيء لا يُنكره مسلم، بل مَنْ يَدِينُ بِمِلَّةٍ مِنَ الْمِلَلِ. (١)

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عام الرمادہ (یعنی قحط و ہلاکت کے سال) میں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کو وسیلہ بنایا اور اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا مانگی۔ پھر لوگوں سے خطاب فرمایا: اے لوگو! حضور نبی

الحديث رقم ۲۳۸: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳/۳۷۷، الرقم: ۵۴۳۸، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۳/۹۸، والسيوطي في الجامع الصغير، ۱/۳۰۵، الرقم: ۵۵۹، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۲/۹۲، والعسقلاني في فتح الباري، ۲/۴۹۷، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ۴/۲۷۷، والسبكي في شفاء السقام، ۱/۱۲۸، والمباركفوري في تحفة الأحوذى، ۹/۳۴۸، والمناوى في فيض القدير، ۵/۲۱۵.

(١) أخرجه تقي الدين السبكي في شفاء السقام في زيارة خير الأنام، ۱۰/۱۲۸.

اکرم ﷺ حضرت عباس ؓ کو ویسا ہی سمجھتے تھے جیسے بیٹا باپ کو سمجھتا ہے۔ (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عباس ؓ کو بمنزلہ والد سمجھتے تھے) آپ ﷺ ان کی تعظیم و توقیر کرتے اور ان کی قسموں کو پورا کرتے تھے۔ اے لوگو! تم بھی حضرت عباس ؓ کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ کی اقتداء کرو اور انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ بناؤ تاکہ وہ تم پر (بارش) برسائے۔“ اسے امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

امام تقی الدین سبکی نے اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا: ”اس طرح اس واقعہ سے تمام صالحین کرام سے توسل کا جواز ثابت ہوتا ہے اور یہ ایسی چیز ہے جس کا مسلمانوں نے انکار نہیں کیا بلکہ ادیان میں سے کسی بھی دین کے پیروکاروں نے توسل کا انکار نہیں کیا ہے۔“

۲۳۹/۱۱۳۵۔ عَنْ أَبِي عَبْدِ رَبِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَى الْمِنْبَرِ يُحَدِّثُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ رَجُلًا أَسْرَفَ عَلَى نَفْسِهِ فَلَقِيَ رَجُلًا. فَقَالَ: إِنَّ الْآخِرَ قَتَلَ تِسْعَةَ وَتِسْعِينَ نَفْسًا كُلَّهُمْ ظُلْمًا، فَهَلْ تَجِدُ لِي مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: حَدَّثْتُكَ أَنَّ اللَّهَ لَا يَتُوبُ عَلَى مَنْ تَابَ كَذْبُكَ، هَاهُنَا قَوْمٌ يَتَعَبَّدُونَ، فَأَتَيْهِمْ تَعْبُدِ اللَّهَ مَعَهُمْ، فَتَوَجَّهْ إِلَيْهِمْ، فَمَاتَ عَلَى ذَلِكَ فَاجْتَمَعَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَبَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَقَالَ: قِيسُوا مَا بَيْنَ الْمَكَانَيْنِ، فَأَيُّهُمَا كَانَ أَقْرَبَ فَهُوَ مِنْهُمُ، فَوَجَدُوهُ، أَقْرَبَ إِلَى دَيْرِ التَّوَابِينَ بِأَنْمَلَةٍ فَغَفَرَ لَهُ. رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادَيْنِ أَحَدُهُمَا جَيِّدٌ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت ابو عبیدہ ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی

الحديث رقم ۲۳۹: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۳/۱۳، الرقم: ۷۳۶۱، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۹/۳۶۹، الرقم: ۸۶۷، وفي مسند الشاميين، ۱/۳۴۹، الرقم: ۶۰۶، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۴/۵۱، الرقم: ۴۷۶۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۲۱۲۔

اللہ عہما کو منبر پر یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ایک آدمی نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا۔ پس وہ ایک شخص سے ملا اور اسے کہا: میں نے ننانوے قتل کیے ہیں۔ کیا اب بھی آپ میرے لئے کوئی توبہ کی کوئی گنجائش پاتے ہیں؟ اس آدمی نے کہا: (اگر) میں تجھے کہوں کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی توبہ قبول نہیں کرتا جو اس سے (سچی) توبہ کرتا ہے تو میں جھوٹا ہوں۔ پس فلاں جگہ پر کچھ لوگ ایسے ہیں جو (دن رات) اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں، ان (نیک) لوگوں کے پاس چلے جاؤ اور ان کے ساتھ مل کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ پس اس آدمی نے ان (نیک) لوگوں کی (بستی کی) طرف جانے کا ارادہ کیا لیکن راستہ میں اس کی موت واقع ہو گئی۔ اسی جگہ رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے جمع ہو گئے۔ (اور ان کے درمیان اس شخص کی روح لے جانے پر تکرار ہونے لگی)۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف (ثالثی کے لیے) ایک فرشتہ بھیجا اور فرمایا: دونوں جگہوں کا درمیانی فاصلہ ماپ لو، پھر جو جگہ اُس سے زیادہ قریب ہوگی وہ انہی میں سے ہوگا۔ پس جب انہوں نے جگہ ماپی تو وہ تو ابین (نیک لوگوں) کی بستی سے دوسری جگہ کی نسبت چند پورے قریب تھا۔ سو اس کی بخشش کر دی گئی۔“

اس حدیث کو امام ابو یعلیٰ اور طبرانی نے دوسندوں کے ساتھ روایت کیا ہے ان میں سے ایک جید ہے۔ اور یہ الفاظ امام طبرانی کے ہیں۔

۱۱۳۶ / ۲۴۰۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانَ فِي قَوْمٍ كُفَّارٍ وَكَانَ فِيْمَا بَيْنَهُمْ قَوْمٌ صَالِحُونَ قَالَ: فَطَالَمَا كُنْتُ فِي كُفْرِي لَا تَيْنٌ هَذِهِ الْقَرْيَةُ الصَّالِحَةَ فَأَكُونَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِهَا فَانْطَلَقَ فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَاحْتَجَّ فِيهِ الْمَلَكُ وَالشَّيْطَانُ يَقُولُ هَذَا: أَنَا أَوْلَى بِهِ وَيَقُولُ هَذَا: أَنَا أَوْلَى بِهِ إِذْ قَيَّضَ اللَّهُ بَعْضَ جُنُودِهِ فَقَالَ

الحدیث رقم ۲۴۰: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۶۳/۷، الرقم: ۳۴۲۱۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۷۱/۹، الرقم: ۸۸۵۱، وابن راشد في الجامع، ۲۸۴/۱۱، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۵۰/۴، الرقم: ۴۷۶۶، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۱۳/۱۰

لَهُمَا: قِيسُوا مَا بَيْنَ الْقَرْيَتَيْنِ فَأَيْتُهُمَا كَانَ أَقْرَبُ إِلَيْهِمَا فَهُوَ مِنْ أَهْلِهَا
فَقَاسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوَجَدُوهُ أَقْرَبَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ فَكَانَ مِنْهُمْ.

وَقَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ مَنْ يَقُولُ: قَرَّبَ اللَّهُ إِلَيْهِ الْقَرْيَةَ الصَّالِحَةَ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبْرَانِيُّ مَوْقُوفًا وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ موقوفاً بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی جو تم سے پہلے لوگوں میں سے تھا وہ کافر لوگوں میں رہتا تھا اور ان کفار کے درمیان (ایک بستی میں) کچھ صالح لوگ بھی رہتے تھے۔ اس آدمی نے کہا: جب تک میں اپنے کفر پر (ناحق) رہا رہا لیکن میں ایک نہ ایک دن ضرور اس صالح بستی کی طرف آؤں گا اور اس (صالح بستی) کے رہنے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔ پس وہ ایک دن (صدق نیت کے ساتھ صالحین سے ملنے) چلا (تو راہ ہی میں) اسے موت نے آیا۔ پس اس (کی روح لے جانے) کے بارے میں فرشتوں اور شیطان میں تکرار ہو گئی۔ ایک کہنے لگا: میں اس کا زیادہ حقدار ہوں، دوسرا کہنے لگا: میں اس کا زیادہ حقدار ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے (ملائکہ کے) لشکروں میں سے کسی فرشتے کو مامور کیا (کہ وہ ان دونوں کے پاس جا کر فیصلہ کرے)۔ پس اس فرشتے نے ان سے کہا: دونوں بستیوں کے درمیانی فاصلہ کو ماپ لو پھر یہ جس بستی کے زیادہ قریب ہو اسی کے رہنے والوں میں سے شمار کیا جائے۔ پس انہوں نے بستیوں کا درمیانی فاصلہ ماپا تو اسے قریہ صالحہ (یعنی نیک لوگوں کی بستی) کے زیادہ قریب پایا۔ پس وہ ان میں شمار ہو گیا۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے موقوفاً روایت کیا ہے اور اس کے رجال

صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

اور امام معمر بیان کرتے ہیں: ”اور میں نے کسی کو کہتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے

(صالحین سے اس کی محبت کے سبب) قریہ صالحہ (نیک لوگوں کی بستی) کو اس کے قریب کر دیا

تھا۔“

فصل في جامع مناقب الأولياء والصالحين

﴿ اولياء اور صالحين کے جامع مناقب کا بیان ﴾

۱۱۳۷ / ۲۴۱ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يُسْرِفُ عَلَى نَفْسِهِ، فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِبَنِيهِ: إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَحْرِقُونِي، ثُمَّ اطْحَنُونِي، ثُمَّ ذَرُونِي فِي الرِّيحِ، فَوَاللَّهِ، لَئِن قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لِيُعَذِّبَنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا، فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهِ ذَلِكَ، فَأَمَرَ اللَّهُ الْأَرْضَ فَقَالَ: اجْمَعِي مَا فِيكَ مِنْهُ، فَفَعَلَتْ، فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ، فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَيَّ مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: يَا رَبِّ خَشَيْتُكَ، أَوْ قَالَ: مَخَافَتُكَ يَا رَبِّ، فَغَفَرَ لَهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: ایک آدمی اپنی جان پر ظلم و زیادتی کرتا رہا (یعنی بہت زیادہ گناہ کرتا رہا)، جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا: جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے اچھی طرح جلا دینا، پھر (میرے جلے ہوئے جسم کو) پیس کر میری راکھ ہو میں اڑا دینا، اللہ رب العزت کی قسم! اگر میرے رب نے مجھے پکڑ لیا تو وہ مجھے ایسا عذاب دے گا کہ اس جیسا عذاب کبھی کسی کو نہ دیا ہوگا۔ جب وہ فوت ہو گیا تو اس کے ساتھ اسی طرح کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا: اپنے

الحديث رقم ۲۴۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: أم حسبت أن أصحاب الكهف والرقيم [الكهف]: ۳، ۱۲۸۳، الرقم: ۳۲۹۳، ومسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: في سعة رحمة الله تعالى، وأنها سبقت غضبه، ۳۱۰ / ۴، الرقم: ۲۷۵۶، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: أرواح المؤمنين، ۱۱۲ / ۴، الرقم: ۲۰۷۹ - ۲۰۸۰، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر التوبة، ۱۴۲۱ / ۲، الرقم: ۴۲۵۵، ومالك في الموطأ، كتاب: الجنائز، باب: جامع الجنائز، ۲۴۰ / ۱، الرقم: ۵۷۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۶۹ / ۲، الرقم: ۷۶۳۵.

اندر موجود اس کے (بکھرے ہوئے ذرات) جمع کر دے، اس نے تمام ذرات جمع کر دیئے تو وہ (مکمل جسم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے) کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمہیں اس کاروائی پر کس چیز نے آمادہ کیا تھا؟ اس نے کہا: اے میرے رب! تیرے خوف نے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۱۳۸ / ۲۴۲۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ
لِلْمَرِيضِ: بِسْمِ اللَّهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، وَرِيقَةُ بَعْضِنَا، يُشْفَى سَقِيمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا.
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مریض کے لئے فرمایا کرتے تھے: اللہ رب العزت کے نام سے (شفاء طلب کر رہا ہوں)، ہماری زمین کی مٹی اور بعض کے لعاب سے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہمارے مریض کو شفا ملتی ہے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۱۳۹ / ۲۴۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ
اللَّهُ ﷻ: إِذَا أَحَبَّ عَبْدِي لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَإِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ

الحديث رقم ۲۴۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الطب، باب: رُقِيَّةِ
النَّبِيِّ ﷺ، ۵ / ۲۱۶۸، الرقم: ۵۴۱۴، ومسلم في الصحيح، كتاب: السلام، باب:
استحباب الرقية من العين والنملة والحملة والنظرة، ۴ / ۱۷۲۴، الرقم: ۲۱۹۴،
وأبو داود في السنن، كتاب: الطب، باب: كيف الرقي، ۴ / ۱۲، الرقم: ۳۸۹۵،
والنسائي في السنن الكبرى، ۴ / ۳۶۸، الرقم: ۷۵۵۰، وابن ماجه في السنن، كتاب:
الطب، باب: ما عوذ به النبي ﷺ وما عوذ به، ۲ / ۱۱۶۳، الرقم: ۳۵۲۱، وأحمد
بن حنبل في المسند، ۶ / ۹۳، الرقم: ۲۴۶۶۱.

الحديث رقم ۲۴۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله
تعالى: يريدون أن يبدلوا كلام الله، ۶ / ۲۷۲۵، الرقم: ۷۰۶۵، والنسائي في
السنن، كتاب: الجنائز، باب: فيمن أحب لقاء الله، ۴ / ۱۰، الرقم: ۱۸۳۵، ومالك
في الموطأ، ۱ / ۲۴۰، الرقم: ۵۶۹، و ابن حبان في الصحيح، ۲ / ۸۴، الرقم:
۳۶۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲ / ۴۱۸، الرقم: ۹۴۰۰، والديلمي في مسند
الفردوس، ۳ / ۱۷۲، الرقم: ۴۴۶۰، والمنذري في الترغيب والترهيب،
۴ / ۱۷۲، الرقم: ۵۲۹۸.

لِقَاءَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَمَالِكٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میرا بندہ مجھ سے ملنا پسند کرتا ہے تو میں بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہوں اور جب وہ میری ملاقات کو ناپسند کرتا ہے تو میں بھی اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہوں۔“

اسے امام بخاری، نسائی اور مالک نے روایت کیا ہے۔

۱۱۴۰ / ۲۴۴۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ، أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ، كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَكْرَاهِيَةَ الْمَوْتِ؟ فَكُلْنَا نَكْرَهُ الْمَوْتِ، فَقَالَ: لَيْسَ كَذَلِكَ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ، أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ، فَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَسَخِطِهِ، كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ، وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو پسند فرماتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند فرماتا ہے۔ میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! کیا موت کی ناپسندیدگی (اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی ناپسندیدگی ہے؟) تو ہم میں سے ہر شخص (طبعاً) موت کو ناپسند کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بات نہیں ہے، لیکن جب مومن کو اللہ تعالیٰ کی رحمت، رضا اور جنت کی بشارت دی جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور کافر کو جب اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی ناراضگی کی خبر دی جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے سو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا

الحديث رقم ۲۴۴: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه و من كره لقاء الله كره الله لقاءه، ۲۰۶۵/۴، الرقم: ۲۶۸۴، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱۷۱/۴، الرقم: ۵۲۹۷۔

ہے۔“ اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۲۴۵/۱۱۴۱۔ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُولُ وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ. وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ، لَلْآحِقُونَ. أَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانَ.

”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ انہیں (زیارتِ قبور کے آداب) سکھایا کرتے تھے کہ جب وہ قبور کی زیارت کے لئے جائیں تو ان میں سے کہنے والا کہے:..... اور حضرت زہیر کی روایت میں ہے: اے مومن اہل قبور! تم پر سلامتی ہو اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی ضرور بالضرورت تم سے ملنے والے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت کے طلب گار ہیں۔“ اسے امام مسلم، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۲۴۶/۱۱۴۲۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ: قَالَتْ: قُلْتُ: كَيْفَ أَقُولُ لَهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ (تَعْنِي فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ) قَالَ: قُولِي: السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَيَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ، وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَلْآحِقُونَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

الحديث رقم ۲۴۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: ما يقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها، ۶۷۱/۲، الرقم: ۹۷۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۵۳/۵، الرقم: ۲۳۰۳۵، وابن حبان في الصحيح، ۴۴۵/۷، الرقم: ۳۱۷۳، والرويانى في المسند، ۶۷/۱، الرقم: ۱۵، والبيهقى في السنن الكبرى، ۷۹/۴، الرقم: ۷۰۰۵.

الحديث رقم ۲۴۶: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: ما يقال عند دخول القبر والدعاء لأهلها، ۶۶۹/۲، الرقم: ۹۷۴، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: الأمر بالاستغفار للمؤمنين، ۹۱/۴، الرقم: ۲۰۳۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۲۱/۶، الرقم: ۲۵۸۹۷، وعبد الرزاق في المصنف، ۵۷۶/۳، الرقم: ۶۷۲۲.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک طویل روایت میں بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں زیارتِ قبور کے وقت اہل قبور سے کس طرح مخاطب ہوا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہا کرو، اے مومن اہل قبور! تم پر سلامتی ہو، اللہ تعالیٰ ہمارے اگلے اور پچھلے لوگوں پر رحم فرمائے اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تمہیں ملنے والے ہیں۔“ اسے امام مسلم، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۴۷/۱۱۴۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ أَوْ قَالَ أَحَدُكُمْ، أَتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ، يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا: الْمُنْكَرُ، وَالْآخَرُ: النَّكِيرُ، فَيَقُولَانِ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ: مَا كَانَ يَقُولُ: هُوَ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَيَقُولَانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ هَذَا، ثُمَّ يُفْسَخُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِينَ، ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهُ فِيهِ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: نَمْ، فَيَقُولُ: أَرْجِعْ إِلَى أَهْلِي فَأَخْبِرْهُمْ؟ فَيَقُولَانِ: نَمْ كَنَوْمَةِ الْعُرُوسِ الَّذِي لَا يُوقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ، حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ مِنْ مَضْجِعِهِ ذَلِكَ وَإِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ: سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ لَا أُدْرِي فَيَقُولَانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ ذَلِكَ، فَيُقَالُ لِلأَرْضِ التَّيْمِي عَلَيْهِ فَتَلْتَمُّ عَلَيْهِ فَتُخْتَلِفُ فِيهَا أَضْلَاعُهُ فَلَا يَزَالُ فِيهَا مُعَذَّبًا حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ مِنْ مَضْجِعِهِ ذَلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنَهُ وَابْنُ حِبَّانَ.

الحديث رقم ۲۴۷: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الجنائز عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في عذاب القبر، ۳/۳۸۳، الرقم: ۱۷۱، وابن حبان في الصحيح، ۷/۳۸۶، الرقم: ۳۱۱۷، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳/۵۶، الرقم: ۱۲۰۶۲، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/۴۱۶، الرقم: ۸۶۴، والمنذرى في الترغيب والترغيب، ۴/۱۹۹، الرقم: ۵۳۹۹، والمباركفوري في تحفة الأحوذى، ۴/۱۵۶، والمناوى في فيض القدير، ۲/۳۳۱.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میت کو یا (فرمایا:) تم میں سے کسی ایک (وفات پا جانے والے) کو قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو اس کے پاس سیاہ رنگ کے نیلگوں آنکھوں والے دو فرشتے آتے ہیں۔ ایک کا نام منکر اور دوسرے کا نام نکیر ہے۔ وہ دونوں اس میت سے پوچھتے ہیں۔ اس عظیم ہستی (رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟ وہ شخص وہی بات کہتا ہے جو دنیا میں کہا کرتا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بیشک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے (خاص) بندے اور رسول ہیں۔ وہ کہتے ہیں: ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی کہے گا۔ پھر اس کی قبر کو لمبائی و چوڑائی میں ستر ستر ہاتھ کشادہ کر دیا جاتا ہے اور نور سے بھر دیا جاتا ہے۔ پھر اسے کہا جاتا ہے: (آرام سے) سو جا، وہ کہتا ہے: میں واپس جا کر اپنے گھر والوں کو بتاؤں۔ وہ کہتے ہیں: نہیں۔ (نئی نوپلی) دلہن کی طرح سو جاؤ جسے گھر والوں میں سے جو اسے محبوب ترین ہوتا ہے وہی اٹھاتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (روزِ محشر) اُسے اس کی خواب گاہ سے اٹھائے گا۔ اگر وہ شخص منافق ہو تو (سوالات کے نتیجے میں) کہے گا: میں نے ایسا ہی کہا جیسا میں نے لوگوں کو کہتے ہوئے سنا، میں نہیں جانتا (وہ صحیح تھا یا غلط)۔ پس وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں: ہم جانتے تھے کہ تم ایسا ہی کہو گے۔ پس زمین سے کہا جائے گا کہ اس پر مل جا۔ پس وہ اس پر اکٹھی ہو جائے گی یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں داخل ہو جائیں گی۔ وہ مسلسل عذاب میں مبتلا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے اس کی قبر سے اٹھائے گا۔“ اسے امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا اور حسن قرار دیا۔

۱۱۴۴ / ۲۴۸۔ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ

الحديث رقم ۲۴۸: أخرجه الموفق في مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة، ۱/۳۶،
 والترمذي في السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: في التوكل على الله،
 ۴/۵۷۳، الرقم: ۲۳۴۴، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: التوكل
 واليقين، ۲/۱۳۹۴، الرقم: ۴۱۶۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۵۲، ۳۰:
 ۵/۲۲۹، والطيالسي في المسند، ۱/۱۱، الرقم: ۵۱، والحميدي في المسند،
 ۱/۱۸۱، الرقم: ۳۶۹، وأبو يعلى في المسند، ۱/۲۱۲، الرقم: ۲۴۷، والشيباني
 في الأحاد والمثاني، ۴/۲۲۹، الرقم: ۲۲۱۳، والقضاعي في مسند الشهاب،
 ۲/۳۱۹، الرقم: ۱۴۴۴۔

مَالِكٍ ﷺ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مُخْلِصًا بِهَا قَلْبَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَلَوْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُو حِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا.
رَوَاهُ أَبُو حَنِيفَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ.

”حضرت ابوحنیفہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک ﷺ سے سنا: انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا: فرمایا: جو شخص خلوص دل کے ساتھ ﴿ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ﴾ کہتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا اور اگر تم نے اللہ تعالیٰ پر اس طرح توکل کیا جس طرح توکل کرنے کا حق ہے تو تمہیں اس طرح رزق دیا جائے گا جس طرح پرندوں کو رزق دیا جاتا ہے وہ صبح خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو شکم سیر ہو کر (اپنے گھروں کو) لوٹتے ہیں۔“
اسے امام ابوحنیفہ، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱۱۴۵ / ۲۴۹۔ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ﷺ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ قَالَ: الدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ.
رَوَاهُ أَبُو حَنِيفَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابوحنیفہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک ﷺ سے

الحديث رقم ۲۴۹: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ۸۵/۱، وأبونعيم الأصبهاني في مسند أبي حنيفة برواية أبي حنيفة من ثلاثياته عن بريدة ﷺ، ۱/۱۵۰، ۱۵۱، والرويانى في المسند برواية أبي حنيفة من ثلاثياته عن بريدة ﷺ، ۱/۶۳، الرقم: ۶، والترمذي في السنن، كتاب: العلم عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء الدال على الخير كفاعله، ۵/۴۱، رقم: ۲۶۷۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۳۵۷، وأبو يعلى في المسند، ۷/۲۷۵، الرقم: ۴۲۹۶، والبزار في المسند، ۵/۱۵۰، الرقم: ۱۷۴۲، والطبراني في المعجم الأوسط، ۳/۳۴، الرقم: ۲۳۸۴، وفي المعجم الكبير، ۱۷/۲۲۸، الرقم: ۶۳۱، ۶۳۲، والقضاعي في مسند الشهاب، ۱/۸۵، الرقم: ۸۶، وأبو بكر الإسماعيلي في معجم شيوخ أبي بكر، ۱/۴۶۶، والصيداوي في معجم الشيوخ، ۱/۱۸۴۔

سنا انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: نیکی کی طرف راہنمائی کرنے والا (اجر و ثواب کے حصول میں) اس نیکی کے کرنے والے کی طرح ہی ہے۔“

اسے امام ابوحنیفہ، ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۵۰ / ۱۱۴۶۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ: مَنْ لَزِمَ الْإِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ هَمٍّ وَمِنْ ضَيْقٍ مَخْرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص پابندی کے ساتھ استغفار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر غم سے نجات اور ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے وہ خیال بھی نہیں کرتا۔“

اسے امام ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۲۵۱ / ۱۱۴۷۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي رِوَايَةِ طَوِيلَةٍ: قَالَ: إِنَّ

الحديث رقم ۲۵۰: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في الاستغفار، ۸۵/۲، الرقم: ۱۵۱۸، وابن ماجه في السنن، كتاب: الأدب، باب: الاستغفار، ۱۲۵۴/۲، الرقم: ۳۸۱۹، والنسائي في عمل اليوم والليلة، ۱/۳۳۰، الرقم: ۴۵۶، والحاكم في المستدرک، ۴/۲۹۱، الرقم: ۷۶۷۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۲۴۸، الرقم: ۲۲۳۴، والطبرانی في المعجم الكبير، ۱۰/۲۸۱، الرقم: ۱۰۶۶۵، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳/۳۵۱، الرقم: ۶۲۱۴، والمنذرى في الترغيب والترهيب، ۲/۳۰۹، الرقم: ۲۵۰۲.

الحديث رقم ۲۵۱: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في المسألة في القبر وعذاب القبر، ۴/۲۳۸، الرقم: ۴۷۵۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۲۳۳، الرقم: ۱۳۴۷۲، والمنذرى في الترغيب والترهيب، ۴/۱۹۴، الرقم: ۵۳۹۴، والعسقلاني في فتح الباري، ۳/۲۳۷.

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ أَتَاهُ مَلَكٌ، فَيَقُولُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَعْبُدُ؟ فَإِنَّ اللَّهَ هَدَاهُ قَالَ: كُنْتُ أَعْبُدُ اللَّهَ فَيُقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ: هُوَ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ: فَمَا يُسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ غَيْرِهَا فَيَقُولُ: دَعُونِي حَتَّى أَذْهَبَ فَأُبَشِّرَ أَهْلِي فَيُقَالُ لَهُ: اسْكُنْ.
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (وفات کے بعد) مومن کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اور اس سے سوال کرتا ہے کہ تو کس کی عبادت کیا کرتا تھا؟ پس اللہ تعالیٰ اسے ہدایت عطا فرماتا ہے اور وہ کہتا ہے: میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتا تھا۔ پھر اس سے پوچھا جاتا ہے کہ تو اس عظیم ہستی (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ) کے متعلق کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے: یہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ﷺ ہیں۔ پس اس کے سوا اس سے کسی اور شے کے متعلق نہیں پوچھا جاتا اور اسی روایت میں ہے وہ کہتا ہے: مجھے چھوڑ دو تا کہ میں جاؤں اپنے گھر والوں کو بشارت دوں۔ اسے کہا جاتا ہے کہ یہیں سکون سے رہو۔“ اسے امام ابو داؤد اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۵۲/۱۱۴۸۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:
إِنَّ هَذَا الْخَيْرَ خَزَائِنٌ وَلِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيحُ فَطُوبَى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللَّهُ
مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ، مِفْلَاقًا لِلشَّرِّ وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللَّهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ مِفْلَاقًا
لِلْخَيْرِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

”حضرت سہل بن سعد ساعدی ﷺ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ خیر (دراصل) خزانے ہیں اور ان خزانوں کو کھولنے کی چابیاں بھی ہیں۔ اس شخص کو مبارک ہو جسے اللہ تعالیٰ نے خیر کی چابی بنا دیا اور شر کو روکنے والا بنا دیا اور بربادی ہو اس شخص کے لئے جسے اللہ تعالیٰ نے شر کی چابی بنا دیا اور خیر کو روکنے والا بنا دیا۔“

الحديث رقم ۲۵۲: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: من كان مفتاحًا للخير،

۸۷/۱، الرقم: ۲۳۸، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۸۷، الرقم: ۹۸.

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۲۵۳/۱۱۴۹. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيحَ لِلْخَيْرِ، مَفَالِيْقَ لِلشَّرِّ. وَإِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيحَ لِلشَّرِّ، مَفَالِيْقَ لِلْخَيْرِ، فَطُوبَى لِمَنْ جَعَلَ اللَّهُ مَفَاتِيحَ الْخَيْرِ عَلَى يَدَيْهِ وَوَيْلٌ لِمَنْ جَعَلَ اللَّهُ مَفَاتِيحَ الشَّرِّ عَلَى يَدَيْهِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَأَبُو نَعِيمٍ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ بِيهَقِي.

وفي رواية: عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ لِلَّهِ عِبَادًا هُمْ أَهْلُ الْمَعَاوَةِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

”حضرت انس بن مالک رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے بعض لوگ خیر کی کنجیاں اور شر کے تالے ہیں اور لوگوں میں سے بعض لوگ شر کی کنجیاں اور خیر کے تالے ہیں۔ سو مبارکباد ہو ان لوگوں کو جن کے ہاتھوں میں اللہ تعالیٰ نے خیر کی کنجیاں تھما دیں اور ہلاکت ہو ان لوگوں کے لئے جن کے ہاتھوں میں اللہ تعالیٰ نے شر کی کنجیاں تھما دیں۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابو نعیم، ابن ابی عاصم، ابن مبارک اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں حضرت زید بن اسلم رضي الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ

الحدیث رقم ۲۵۳: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: من كان مفتاحا للخير، ۱/۸۶، الرقم: ۲۳۷، وابن أبي الدنيا في الأولياء، ۱/۴۴، الرقم: ۲۴، وابن أبي عاصم في السنة، ۱/۱۲۷، الرقم: ۲۹۷-۲۹۸، وابن المبارك في الزهد، ۱/۳۴۴، الرقم: ۹۶۸، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۳/۲۲۳، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱/۴۵۵، الرقم: ۶۹۷-۶۹۸، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ۱/۴۲۰، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ۷/۱، والعسقلاني في فتح الباري، ۸/۲۹۱.

نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں جو دنیا و آخرت میں عافیت سے ہی ہوں گے۔“
اس حدیث کو امام ابن ابی دنیا نے روایت کیا ہے۔

۲۵۴/۱۱۵۰۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْمَغْرِبَ، فَرَجَعَ مَنْ رَجَعَ، وَعَقَّبَ مَنْ عَقَّبَ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُسْرِعًا، قَدْ حَفَزَهُ النَّفْسُ، وَقَدْ حَسَرَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ: أَبْشِرُوا، هَذَا رَبُّكُمْ، قَدْ فَتَحَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ السَّمَاءِ، يُبَاهِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ، يَقُولُ: انظُرُوا إِلَى عِبَادِي قَدْ قَضَوْا فَرِيضَةً، وَهُمْ يَنْتَظِرُونَ أُخْرَى. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی۔ پس جو بیٹھنے والے حضرات تھے وہ بیٹھ گئے اور جو جانے والے تھے وہ چلے گئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ اس تیزی سے تشریف لائے کہ آپ کا سانس پھولا ہوا تھا، اور آپ ﷺ نے اپنے مبارک گھٹنوں سے کپڑا ہٹایا ہوا تھا، پھر فرمایا: تم خوش ہو جاؤ کہ تمہارے رب نے آسمان کا ایک دروازہ کھولا اور تمہارا ذکر فرشتوں سے فخریہ کر رہا ہے اور فرما رہا ہے: میرے بندوں کی جانب دیکھو کہ ایک فریضہ ادا کر کے دوسرے کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔“ اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۲۵۵/۱۱۵۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ: قَالَتْ: قَالَ

الحدیث رقم ۲۵۴: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: المساجد والجماعات، باب: لزوم المساجد وانتظار الصلاة، ۱/۲۶۲، الرقم: ۸۰۱، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۱۷۲، الرقم: ۶۴۶، والشوكاني في نيل الأوطار، ۲/۵۴۔
الحدیث رقم ۲۵۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۶/۱۱۰، الرقم: ۲۴۸۳۷، وابن أبي الدنيا في الأولياء، ۱/۴۳، الرقم: ۲۳، وابن منده في الإيمان، ۲/۸۰۲، الرقم: ۸۱۷، وابن المبارك في الزهد، ۱/۱۲۲، الرقم: ۴۰۶، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱/۳۳۲۔ ۳۳۳، الرقم: ۳۶۷، وابن رجب الحنبلي في التخويف من النار، ۱/۱۶۸۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَلِجَهَنَّمَ جِسْرٌ أَدْقُ مِنَ الشَّعْرِ وَأَحَدٌ مِنَ السِّيفِ عَلَيْهِ
 كَلَالِيْبٌ وَحَسَكٌ يَأْخُذُونَ مِنْ شَاءِ اللَّهِ وَالنَّاسُ عَلَيْهِ كَالطَّرْفِ
 وَكَالْبُرْقِ وَكَالرَّيْحِ وَكَأَجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ وَالْمَلَائِكَةُ يَقُولُونَ:
 رَبِّ سَلِّمْ رَبِّ سَلِّمْ فَنَاجٍ مُسَلِّمٌ وَمَخْدُوشٌ مُسَلِّمٌ وَمُكَوَّرٌ فِي النَّارِ عَلَى
 وَجْهِهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَابْنُ مَنْدَةَ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ أَبِي بَشِيرٍ وَابْنُ
 وَاسِنَادُهُ صَحِيحٌ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک طویل روایت میں بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی
 اکرم ﷺ نے فرمایا: جہنم پر ایک پل (صراط) ہے جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ
 تیز ہے۔ اس پل پر ٹیڑھے منہ والے لوہے کے سخت کانٹے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ جسے عذاب
 دینا چاہے گا وہ اس کو پکڑ لیں گے اور کچھ لوگ اس پل پر سے آنکھ جھپکنے کی دیر میں گزر جائیں
 گے اور کچھ بجلی کی سی تیزی سے اور کچھ ہوا کی رفتار سے اور کچھ طاقتور تیز رفتار گھوڑوں کی رفتار
 سے اور کچھ عام سواریوں کی رفتار سے اس پر سے گزر جائیں گے۔ فرشتے اس دوران ”رب
 سلم، رب سلم“ کی صدائیں لگا رہے ہوں گے۔ پس پل صراط سے نجات پانے والے عذاب
 سے بچ جائیں گے اسی طرح جو تھوڑا بہت زخمی ہوگا وہ بھی جہنم سے نجات پا جائے گا اور کوئی
 آگ میں منہ کے بل اوندھا گر پڑے گا۔“

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی الدنیا، ابن مندہ، ابن مبارک اور اسی طرح بیہقی نے
 روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: أَلْعَلُّمُ عِلْمَانِ: فَعِلْمٌ فِي

الحدیث رقم ۲۵۶: أخرجه الدارمی فی السنن، ۱/۱۱۴، الرقم: ۳۶۴، والبیہقی فی
 شعب الإيمان، ۲/۲۹۴، الرقم: ۱۸۲۵، والمنذری فی الترغیب والترہیب،
 ۱/۵۸، الرقم: ۱۳۹-۱۴۰، والدیلمی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا فی مسند الفردوس،
 ۳/۶۸، الرقم: ۴۱۹۴، وابن عمر الأزدی فی مسند الربیع، ۱/۳۶۵، الرقم:
 ۹۴۷، وابن المبارک فی الزهد، ۱/۴۰۷، الرقم: ۱۱۴۱، والحکیم الترمذی نحوه
 فی نوادر الأصول، ۳/۴۲، وابن رجب الحنبلی فی جامع العلوم والحکم،
 ۱/۳۴۳، والمنائوی فی فیض القدير، ۴/۳۹۰۔

الْقَلْبِ فَذَلِكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ، وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَلِكَ حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى ابْنِ آدَمَ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْمُنْذَرِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

وفي رواية: الْعِلْمُ عِلْمَانِ: فَعِلْمٌ ثَابِتٌ فِي الْقَلْبِ وَعِلْمٌ فِي اللِّسَانِ فَذَلِكَ حُجَّةٌ عَلَى عِبَادِهِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالذَّيْلَمِيُّ.

”حضرت جابر ؓ سے مروی ہے ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علم دو (طرح کے) ہیں: ایک علم دل میں ہوتا ہے اور یہ علم نافع ہے اور ایک علم زبان پر ہوتا ہے یہ ابن آدم پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہے۔“

اسے امام دارمی اور منذری نے روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ علم دو (طرح کے) ہیں: ایک علم دل میں راسخ ہوتا ہے اور ایک علم زبان پر (جاری ہوتا) ہے۔ پس یہ علم اللہ تعالیٰ کے بندوں پر حجت ہے (یعنی اگر صحیح عمل نہیں کریں گے تو یہ ان کے خلاف گواہ ہوگا)۔“

اسے امام بیہقی اور ذیلمی نے روایت کیا ہے۔

۱۱۵۳/۲۵۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: حِينَ كَلَّمَ رَبَّهُ. أَي رَبِّ، أَي عِبَادِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: أَكْثَرُهُمْ لِي ذِكْرًا. قَالَ: أَيُّ عِبَادِكَ أَغْنَى؟ قَالَ: الرَّاضِي بِمَا أُعْطِيَتْهُ. قَالَ: أَيُّ رَبِّ، أَيُّ عِبَادِكَ أَحْكَمُ؟ قَالَ: الَّذِي يَحْكُمُ عَلَيَّ نَفْسِهِ بِمَا يَحْكُمُ عَلَيَّ النَّاسِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہوئے تو عرض کیا: اے میرے رب! تجھے اپنے بندوں میں سے کون سب

الحديث رقم ۲۵۷: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۷۲، الرقم: ۳۴۲۸۶، والبيهقي في شعب الإيمان، ۷/۲۹۱، الرقم: ۱۰۳۴۸، وهناد في الزهد، ۱/۲۷۷، الرقم: ۴۸۹، ۲/۶۰۸، الرقم: ۱۳۰۱، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ۱/۴۴۵۔

سے زیادہ محبوب ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو سب سے زیادہ میرا ذکر کرنے والا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے اللہ! تیرے بندوں میں سے زیادہ امیر کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو میری عطا پر راضی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر عرض کیا: اے اللہ! تیرا کون سا بندہ سب سے زیادہ حکمت و دانش والا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو اپنی ذات کے بارے میں بھی وہی فیصلہ کرے جو وہ دوسرے لوگوں کے لئے کرتا ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۱۵۴ / ۲۵۸۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لِلَّهِ

ضَنَائِنُ مِنْ عِبَادِهِ، يَغْذُوهُمْ فِي رَحْمَتِهِ، وَيُحْيِيهِمْ فِي عَافِيَتِهِ، وَإِذَا تَوَفَّاهُمْ، تَوَفَّاهُمْ إِلَى جَنَّتِهِ، أُولَئِكَ الَّذِينَ تَمُرُّ عَلَيْهِمُ الْفِتْنُ كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، وَهُمْ مِنْهَا فِي عَافِيَةٍ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَأَبُو نَعِيمٍ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بعض خاص بندے ایسے ہوتے ہیں جنہیں وہ اپنی خاص رحمت سے نوازتا ہے اور انہیں اپنی عافیت میں زندہ رکھتا ہے۔ جب انہیں موت دیتا ہے تو اپنی جنت کی خاطر دیتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر آزمائشیں یوں گزرتی ہیں جیسے اندھیری رات (آتی ہے اور) گزر جاتی ہے، اور وہ (اولیاء اللہ) ان آزمائشوں سے عافیت میں رہتے ہیں۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی دنیا، ابو نعیم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۱۵۵ / ۲۵۹۔ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ

الحدیث رقم ۲۵۸: أخرجه ابن أبي الدنيا في الأولياء، ۱/۲۹، الرقم: ۲، وأبو نعیم في حلية الأولياء، ۱/۶، والطبرانی في المعجم الأوسط، ۶/۲۶۵، الرقم: ۶۳۶۹، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۱۰/۲۶۵۔

الحدیث رقم ۲۵۹: أخرجه ابن أبي الدنيا في الأولياء، ۱/۳۷، الرقم: ۱۳، والطبرانی في المعجم الكبير، ۸/۱۱۲، الرقم: ۷۵۲۷، وفي مسند الشاميين، ۲/۱۰، الرقم: ۸۲۶، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۴/۱۲، الرقم: ۴۵۸۱، وقال: رواه الطبرانی بإسناد جيد، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۱۰/۲۷۷، وقال: إسناده جيد۔

لِلَّهِ عِبَادًا يُجْلِسُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ يَغْشَى وَجُوهَهُمُ النُّورُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ حِسَابِ الْخَلَائِقِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

وفي رواية: إِنَّ لِلَّهِ عِبَادًا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَجْلَسَهُمْ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ وَأَلْقَى عَلَيْهِمُ السُّبَاتَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ حِسَابِ الْخَلْقِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالتَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابو امامہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں جنہیں وہ روزِ قیامت نور کے منبروں پر بٹھائے گا نور ان کے چہروں پر جھللا رہا ہوگا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مخلوقات کے حساب سے فارغ ہو جائے (یعنی ان سے حساب بھی نہیں لیا جائے گا)۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ انہیں نور کے منبروں پر بٹھائے گا اور ان پر ہلکی سی نیند طاری کر دے گا یہاں تک کہ وہ مخلوق کے حساب سے فارغ ہو جائے۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی دنیا اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۱۵۶ / ۲۶۰۔ عَنْ جَابِرٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ مِنْ مُوجِبَاتِ وِلَايَةِ اللَّهِ ثَلَاثًا: إِذَا رَأَى حَقًّا مِنْ حُقُوقِ اللَّهِ لَمْ يُؤَخِّرْهُ إِلَى أَيَّامٍ لَا يَدْرِكُهَا وَأَنْ يَعْمَلَ الْعَمَلَ الصَّالِحَ فِي الْعَلَانِيَةِ عَلَى قَوَامٍ مِنْ عَمَلِهِ فِي السَّرِيرَةِ وَهُوَ يَجْمَعُ مَا يَعْجَلُ صِلَاحَ مَا يَأْمَلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَهَكَذَا وَلِيَ اللَّهُ وَعَقَدَ بِيَدِهِ ثَلَاثًا. رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ وَالتَّبْرَانِيُّ.

”حضرت جابر ؓ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے

الحدیث رقم ۲۶۰: أخرجه أبو نعیم فی حلیة الأولیاء، ۱/۱۷، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۶/۱۸۴، الرقم: ۶۱۳۷، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/۲۶۹.

فرمایا: اللہ تعالیٰ کی دوستی کے موجبات تین ہیں: جب وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے کوئی حق دیکھے تو اس کو ان دنوں کے لئے موخر نہ کر دے جنہیں وہ نہ پاسکے (یعنی اس حق کی ادائیگی میں جتنا ممکن ہو سکے جلدی کرے) اور یہ کہ وہ خلوت میں اپنے عمل کی پختگی کے ساتھ اعلانیہ طور پر بھی نیک عمل بجالائے (تا کہ دوسروں کو ترغیب ملے) اور وہ جس میں جلدی کرتا ہے اس کو اس چیز کے ساتھ جمع کرے جس کی اصلاح کی وہ امید رکھتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ اس طرح اللہ تعالیٰ کا ولی ہوتا ہے اور آپ نے اپنے دستِ اقدس کے ساتھ تین گرہیں لگائیں۔“ اس حدیث کو امام ابو نعیم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الْبَابُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ:

مَنَاقِبُ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ

﴿أُمَّتِ مُحَمَّدِيَّةِ كَيْ مَنَاقِبِ﴾

۱۔ فَضْلٌ فِي شَرَفِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ

﴿اُمّتِ محمدیہ کے شرف کا بیان﴾

۲۔ فَضْلٌ فِي فَضْلِ آخِرِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ

﴿آخری زمانہ میں اُمّتِ محمدیہ کی فضیلت کا بیان﴾

۳۔ فَضْلٌ فِي أَنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ لَا تَجْتَمِعُ عَلَى الضَّلَالَةِ

﴿اس اُمّت کے کبھی بھی گمراہی پر جمع نہ ہونے کا بیان﴾

۴۔ فَضْلٌ فِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَخْشَى عَلَى أُمَّتِهِ أَنْ

تُشْرَكَ بَعْدَهُ

﴿حضور ﷺ کو اپنے بعد اُمّت کے شرک میں مبتلا ہونے کا

اندیشہ نہ ہونے کا بیان﴾

۵۔ فَضْلٌ فِي بَعْثِ الْأَيْمَةِ الْمُجَدِّدِينَ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ

﴿اس اُمّت میں ائمہ مجددین کے بھیجے جانے کا بیان﴾

فصل في شرف الأمة المحمدية

﴿ امت محمدیہ کے شرف کا بیان ﴾

۱۱۵۷ / ۱ - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ، فَأَجِدُ النَّبِيَّ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشْرَةَ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةَ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ، فَانظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ، قُلْتُ: يَا جَبْرِيلُ، هَؤُلَاءِ أُمَّتِي؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ انظُرِي إِلَى الْأُفُقِ، فَانظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ، قَالَ: هَؤُلَاءِ أُمَّتُكَ، وَهَؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قَدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ، قُلْتُ: وَلِمَ؟ قَالَ: كَانُوا لَا يَكْتَوُونَ، وَلَا يَسْتَرْقُونَ، وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ. فَقَامَ إِلَيْهِ عُكَّاشَةُ بْنُ مُحْصَنِ فَقَالَ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ، قَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ. ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ قَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

الحديث الرقم ۱: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: يدخل الجنة سبعون ألفا بغير حساب، ۲۳۹۶/۵، الرقم: ۶۱۷۵، وفى كتاب: الطب، باب: من اکتوى أو كوى غيره، وفضل من لم يكتو، ۲۱۵۷/۵، الرقم: ۵۳۷۸، وفى كتاب: الطب، باب: من لم يرق، ۲۱۷۰/۵، الرقم: ۵۴۲۰، وفى كتاب: الأنبياء، باب: وفاة موسى وذكره بعد، ۱۲۵۱/۳، الرقم: ۳۲۲۹، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ۱۷۹/۱، الرقم: ۱۹۹، الرقم: ۲۱۶، والترمذى فى السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ، باب: (۱۶)، ۶۳۱/۴، الرقم: ۲۴۴۶، والنسائى فى السنن الكبرى، ۳۷۸/۴، الرقم: ۷۶۰۴.

فرمایا: مجھ پر (تمام) امتیں پیش کی گئیں پس ایک نبی گزرنے لگا اور اس کے ساتھ اس کی امت تھی ایک نبی ایسا بھی گزرا کہ اس کے ساتھ چند افراد تھے، ایک نبی کے ساتھ دس آدمی، ایک نبی کے ساتھ پانچ آدمی، ایک نبی صرف تنہا، میں نے نظر دوڑائی تو ایک بڑی جماعت نظر آئی میں نے پوچھا: اے جبرئیل! کیا یہ میری امت ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، بلکہ آپ افق کی جانب توجہ فرمائیں، میں نے دیکھا تو وہ بہت ہی بڑی جماعت تھی۔ انہوں نے کہا: یہ آپ کی امت ہے اور یہ جو ستر ہزار ان کے آگے ہیں ان کے لئے نہ حساب ہے نہ عذاب، میں نے پوچھا: کس وجہ سے؟ انہوں نے کہا: یہ لوگ داغ نہیں لگواتے تھے، غیر شرعی جھاڑ پھونک نہیں کرتے تھے، شگون نہیں لیتے تھے اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے تھے۔ حضرت عکاشہ بن محسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! اسے بھی ان لوگوں میں شامل فرما۔ پھر دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عکاشہ تم سے سبقت لے گیا۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۱۵۸/۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي قُبَّةٍ، فَقَالَ: أَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ. قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَذَلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ

الحديث رقم ۲: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الرقاق، باب: کیف الحشر، ۲۳۹۲/۵، الرقم: ۶۱۶۳، وفی کتاب: الأیمان والنذور، باب: کیف كانت یمین النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۲۴۴۸/۶، الرقم: ۶۲۶۶، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الإیمان، باب: کون هذه الأمة نصف أهل الجنة، ۲۰۰/۱، الرقم: ۲۲۱، والترمذی فی السنن، کتاب: صفة الجنة عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: ما جاء فی صف أهل الجنة، ۶۸۴/۴، الرقم: ۲۵۴۷، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الزهد، باب: صفة أمة محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ۱۴۳۲/۲، الرقم: ۴۲۸۳، والنسائی فی السنن الكبرى، ۴۰۹/۶، الرقم: ۱۱۳۳۹، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳۸۶/۱، الرقم: ۳۶۶۱.

الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ، أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ہم ایک قبہ (مکان) میں تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ اہل جنت کا تہائی حصہ تم (میں سے) ہو؟ ہم نے عرض کیا: ہاں۔ فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے! مجھے امید ہے کہ تم (تعداد میں) اہل جنت میں سے نصف ہو گے اور وہ یوں کہ جنت میں مسلمان کے سوا کوئی داخل نہیں ہوگا اور مشرکوں کے مقابلے میں تم یوں ہو جیسے کالے بیل کی جلد پر ایک سفید بال یا سرخ بیل کی جلد پر ایک کالا بال۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۱۵۹/۳. عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةٌ صَفٍّ، ثَمَانُونَ مِنْهَا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ، وَأَرْبَعُونَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہما نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے اسی (۸۰) صفیں میری امت کی ہوں گی اور باقی تمام امتوں کی صرف چالیس (۴۰) صفیں ہوں گی۔“

الحديث رقم ۳: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: صفة الجنة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی کم صفّ أهل الجنة، ۶۸۳/۴، الرقم: ۲۵۴۶، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الزهد، باب: صفة أمة محمد ﷺ، ۱۴۳۴/۲، الرقم: ۴۲۸۹، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳۴۷/۵، الرقم: ۲۲۹۹۰، ۲۳۰۵۲، ۲۳۱۱۱، والحاكم فی المستدرک، ۱/۱۵۵، الرقم: ۲۷۳، والدارمی فی السنن، ۲/۴۳۴، الرقم: ۲۸۳۵، وابن حبان فی الصحيح، ۱۶/۴۹۸، الرقم: ۷۴۵۹، والبزار فی المسند، ۵/۳۶۸، الرقم: ۱۹۹۹، وابن أبي شيبة فی المصنف، ۶/۳۱۵، الرقم: ۳۱۷۱۳، والطبرانی فی المعجم الصغير، ۱/۶۷، الرقم: ۸۲، وفي المعجم الأوسط، ۲/۷۷، الرقم: ۱۳۱۰، وفي المعجم الكبير، ۱۰/۱۸۴، الرقم: ۱۰۳۹۸، وأبو يعلى فی المعجم، ۱/۱۸۳، الرقم: ۲۱۱.

اسے امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی اور حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے۔

۱۱۶۰/۴. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: الْجَنَّةُ حُرِّمَتْ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ حَتَّى أُدْخِلَهَا، وَحُرِّمَتْ عَلَى الْأُمَّمِ حَتَّى تَدْخُلَهَا أُمَّتِي. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت تمام انبیاء علیہم السلام پر اس وقت تک حرام کر دی گئی ہے جب تک کہ میں اس میں داخل نہ ہو جاؤں اور تمام امتوں پر اس وقت تک حرام ہے کہ جب تک میری امت اس میں داخل نہ ہو جائے۔“ اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۱۶۱/۵. عَنْ أَبِي ذَرِّ الْغِفَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ، وَمَا اسْتَكْرَهُوا عَلَيْهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَالِدَارِقُطْنِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الثَّلَاثَةِ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

الحديث رقم ۴: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۲۸۹/۱، الرقم: ۹۴۲، والهندي في كنز العمال، ۴۱۶/۱۱، الرقم: ۳۱۹۵۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۶۹/۱۰.

الحديث رقم ۵: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الطلاق، باب: طلاق المكره والناسي، ۶۵۹/۱، الرقم: ۲۰۴۳، وابن حبان عن ابن عباس رضي الله عنهما في الصحيح، ۲۰۲/۱۶، الرقم: ۷۲۱۹، والحاكم في المستدرک، ۲۱۶/۲، الرقم: ۲۸۰۱، والدارقطني في السنن، ۱۷۰/۴، الرقم: ۳۳، وابن أبي شيبة في المصنف، ۱۷۲/۴، الرقم: ۲۰۴، وعبد الرزاق نحوه في المصنف، ۴۱۰/۶، الرقم: ۱۱۴۱۷، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ۹۵/۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳۵۶/۷، الرقم: ۱۴۸۷۱، والطبرانی في المعجم الصغير، ۵۲/۲، الرقم: ۷۶۶، وفي المعجم الأوسط، ۱۶۱/۸، الرقم: ۸۲۷۳، وفي المعجم الكبير، ۹۷/۲، الرقم: ۱۴۳۰، وفي مسند الشاميين، ۱۵۲/۲، الرقم: ۱۰۹۰.

”حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت سے (وہ گناہ جو) خطا، نسیان اور جبر و اکراہ (کی وجہ سے ہو) معاف فرما دیا ہے۔“
اسے امام ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، دارقطنی اور طبرانی نے اپنی تینوں معاجم میں روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۱۶۲/۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا حَدَّثْتُ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ بِهِ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے امتی سے ان کی دل کی باتوں (یعنی وساوس و خیالات) کو معاف فرما دیا ہے جب تک وہ اس پر عمل نہ کرے یا زبان سے نہ کہے۔“
اسے امام مسلم، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱۱۶۳/۷۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَدْرِعِ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ رَضِيَ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ الْيُسْرَ وَكَرِهَ لَهَا الْعُسْرَ قَالَهَا ثَلَاثًا.
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِرِجَالِ الصَّحِيحِ.

الحديث رقم ۶: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: تجاوز الله عن حديث النفس والخواطر بالقلب إذا لم تستقر، ۱/۱۱۶، الرقم: ۱۲۷، وابن ماجه في السنن، كتاب: الطلاق، باب: من طلق في نفسه ولم يتكلم به، ۱/۶۵۸، الرقم: ۲۰۴۰، والنسائي في السنن الكبرى، ۳/۳۶۰، الرقم: ۵۶۲۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۵۵، الرقم: ۷۴۶۴، وابن خزيمة في الصحيح، ۲/۵۲، الرقم: ۸۹۸، وابن حبان في الصحيح، ۱۰/۱۷۹، الرقم: ۴۳۳۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۴/۸۵، وأبو يعلى في المسند، ۱۱/۲۷۶، الرقم: ۶۳۸۹، والبيهقي في شعب الإيمان ۱/۲۹۹، الرقم: ۳۳۲.

الحديث رقم ۷: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۰/۲۹۸، الرقم: ۷۰۷، والهيتمي في مجمع الزوائد، ۴/۱۵، والهارث في المسند (زوائد الهيتمي)، ۱/۳۴۳، الرقم: ۲۳۷.

”حضرت محجن بن ادرع سلمیؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے آسانی کو پسند فرمایا ہے اور (اس پر) تنگی کو ناپسند فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔“ اسے امام طبرانی نے صحیح رجال کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۱۶۴/۸۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: يَوْمًا سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ حَتَّى ظَنَّنَا أَنْ نَفْسَهُ قُبِضَتْ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: رَبِّي اسْتَشَارَنِي وَفِيهِ: وَأَحَلَّ لَنَا كَثِيرًا مِمَّا شَدَّدَ عَلَيَّ مِنْ قَبْلُنَا وَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْنَا فِي الدُّنْيَا مِنْ حَرَجٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ نے اتنا طویل سجدہ فرمایا کہ ہم نے گمان کیا شاید آپ ﷺ کا وصال اقدس ہو گیا ہے پھر جب آپ ﷺ سجدہ سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میرے رب نے مجھ سے میری امت کے بارے میں مشورہ طلب فرمایا (آگے طویل حدیث ہے) اس میں فرمایا: اور ہمارے لئے وہ بہت سی چیزیں حلال کر دیں جو ہم سے قبل (امتوں پر) ممنوع تھیں اور ہم پر اس دنیا میں کوئی تنگی (روا) نہیں رکھی۔“ اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۱۶۵/۹۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ بِالسُّجُودِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ، فَأَنْظُرَ إِلَى بَيْنَ يَدَيَّ، فَأَعْرِفَ أُمَّتِي مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ، وَمِنْ خَلْفِي مِثْلُ ذَلِكَ، وَعَنْ يَمِينِي مِثْلُ ذَلِكَ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ

الحديث رقم ۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۹۳/۵، الرقم: ۲۳۳۸۴، والهيثمى في مجمع الزوائد، ۳۹۳/۵.

الحديث رقم ۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۹۹/۵، الرقم: ۲۱۷۸۵، والحاكم في المستدرک، ۵۲۰/۲، الرقم: ۳۷۸۴، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱۷/۳، الرقم: ۲۷۴۵، والطيالسى في المسند، ۴۸/۱، الرقم: ۳۶۱، وابن حبان نحوه في الصحيح، ۳۲۴/۳، الرقم: ۱۰۴۹، والمنذرى في الترغيب والترهيب، ۹۱/۱، الرقم: ۲۸۶.

تَعْرِفُ أُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ فِيمَا بَيْنَ نُوحٍ إِلَى أُمَّتِكَ؟ قَالَ: هُمْ غُرٌّ
مُحَجَّلُونَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ، لَيْسَ أَحَدٌ كَذَلِكَ غَيْرُهُمْ، وَأَعْرِفُهُمْ أَنَّهُمْ
يُوتُونَ كُتُبَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ، وَأَعْرِفُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ.

”حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ہی وہ
سب سے پہلا شخص ہوں گا جسے قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ کو) سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے
گی اور میں ہی ہوں گا جسے سب سے پہلے سر اٹھانے کی اجازت ہوگی۔ سو میں اپنے سامنے
دیکھوں گا اور اپنی امت کو دوسری امتوں کے درمیان بھی پہچان لوں گا۔ اسی طرح اپنے پیچھے اور
اپنی داہنی طرف بھی انہیں دیکھ کر پہچان لوں گا۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اپنی
امت کو دوسری امتوں کے درمیان کیسے پہچانیں گے جبکہ اس وقت حضرت نوح علیہ السلام کی امت
سے لے کر آپ کی امت تک کے لوگ ہوں گے؟..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے اعضاء وضو
کے اثر سے چمک رہے ہوں گے اور ان کے سوا کسی اور (امت) کے ساتھ ایسا نہیں ہوگا اور میں
انہیں پہچان لوں گا کہ ان کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور انہیں پہچان لوں گا کہ ان
کے آگے ان کی اولاد دوڑتی ہوگی۔“

اسے امام احمد، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی
سند صحیح ہے۔

۱۱۶۶ / ۱۰۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: إِنِّي لَأَعْرِفُ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ،
وَكَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَكَ؟ قَالَ: أَعْرِفُهُمْ يُوتُونَ كُتُبَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ. وَأَعْرِفُهُمْ
بِسِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ، وَأَعْرِفُهُمْ بِنُورِهِمْ يَسْعَى بَيْنَ
أَيْدِيهِمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

الحديث رقم ۱۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۹۹/۵، الرقم: ۲۱۷۸۸.

”حضرت ابو ذر اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہما سے مروی ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے روز ضرور اپنی امت کو دوسری امتوں کے درمیان پہچان لوں گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے؟ فرمایا: میں انہیں پہچان لوں گا کہ ان کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور ان کی پیشانیوں پر سجدوں کا اثر ہوگا اور میں انہیں ان کے نور سے پہچان لوں گا جو ان کے آگے آگے دوڑ رہا ہوگا۔“ اسے امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۱ / ۱۱۶۷۔ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: تَخْرُجُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ غُرٌّ مُحَجَّلُونَ يَسُدُّ الْأُفُقَ نُورُهُمْ مِثْلُ الشَّمْسِ فَيُنَادِي مُنَادٍ: النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ فَيَتَحَسَّسُ لَهَا كُلُّ نَبِيٍّ أُمِّيٍّ، فَيَقَالُ: مُحَمَّدٌ ﷺ وَأُمَّتُهُ، فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ لَيْسَ عَلَيْهِمْ حِسَابٌ وَلَا عَذَابٌ، ثُمَّ تَخْرُجُ ثَلَاثَةٌ أُخْرَى غُرٌّ مُحَجَّلُونَ نُورُهُمْ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ يَسُدُّ الْأُفُقَ نُورُهُمْ، فَيُنَادِي مُنَادٍ: النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ فَيَتَحَسَّسُ لَهَا كُلُّ نَبِيٍّ أُمِّيٍّ، فَيَقَالُ: مُحَمَّدٌ ﷺ وَأُمَّتُهُ، فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ، ثُمَّ تَخْرُجُ ثَلَاثَةٌ أُخْرَى غُرٌّ مُحَجَّلُونَ نُورُهُمْ مِثْلُ أَعْظَمِ كَوْكَبٍ فِي السَّمَاءِ يَسُدُّ الْأُفُقَ نُورُهُمْ، فَيُنَادِي مُنَادٍ: النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ، فَيَتَحَسَّسُ لَهَا كُلُّ نَبِيٍّ أُمِّيٍّ فَيَقَالُ: مُحَمَّدٌ ﷺ وَأُمَّتُهُ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ، ثُمَّ يَجِيءُ رَبُّكَ ﷻ ثُمَّ يُوَضَعُ الْمِيزَانَ وَالْحِسَابُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز روشن پیشانیوں اور چمکتے ہاتھ پاؤں والے لوگوں کی ایک جماعت نمودار ہوگی جو افق پر چھا جائے گی۔ ان کا نور سورج کی طرح ہوگا۔ سوا ایک ندا دینے والا ندا دے گا ”نبی اُمی“ پس اس ندا پر ہر امی نبی

الحديث رقم ۱۱: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۸/۱۷۳، الرقم: ۷۷۲۳، وفي

مسند الشاميين، ۲/۲۰۱، الرقم: ۱۱۸۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۴۰۹.

متوجہ ہوگا لیکن کہا جائے گا (کہ اس سے مراد) محمد ﷺ اور ان کی امت ہے۔ سو وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ ان پر کوئی حساب اور عذاب نہیں ہوگا۔ پھر اس طرح کی ایک اور جماعت نمودار ہوگی جن کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں چمک رہے ہوں گے۔ ان کا نور چودھویں کے چاند کی طرح ہوگا اور ان کا نور افق پر چھا جائے گا۔ سو پھر ندا دینے والا ندا دے گا اور کہے گا ”نبی اُمّی۔“ پس اس ندا پر ہر اُمّی نبی متوجہ ہو جائے گا لیکن کہا جائے گا: اس ندا سے مراد محمد مصطفیٰ ﷺ اور ان کی امت ہے۔ سو وہ بغیر حساب اور سزا کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر اسی طرح کی ایک اور جماعت نمودار ہوگی ان کی (بھی) پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہوں گے۔ ان کا نور آسمان میں بڑے ستارے کی طرح ہوگا ان کا نور افق پر چھا جائے گا۔ پس ندا دینے والا آواز دے گا: ”نبی اُمّی“ پس اس پر ہر اُمّی نبی متوجہ ہو جائے گا، کہا جائے گا: (اس سے مراد بھی) محمد ﷺ اور ان کی امت ہے۔ پس وہ بغیر حساب اور سزا کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر آپ ﷺ کا رب (اپنی شان کے لائق) تشریف لائے گا۔ پھر میزان و حساب قائم کیا جائے گا۔“ اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۱۶۸/۱۲۔ عَنْ بَهْرِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ [آل عمران، ۳: ۱۱۰]، قَالَ: إِنَّكُمْ تُتَمُونَ سَبْعِينَ أُمَّةً، أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللَّهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ.

”حضرت بہر بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمان الہی: ”تم بہترین امت ہو جو سب لوگوں (کی رہنمائی) کے لئے ظاہر کی

الحديث رقم ۱۲: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: تفسیر القرآن عن رسول اللہ ﷺ، باب: ومن سورة آل عمران، ۲۲۶/۵، الرقم: ۳۰۰۱، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الزهد، باب: صفة أمة محمد ﷺ، ۱۴۳۳/۲، الرقم: ۴۲۸۷، ۴۲۸۸، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۶۱/۳، الرقم: ۱۱۶۰۴، ۱۱۶۰۴: ۴/۴۴۷: ۳/۵، والحاكم فی المستدرک، ۹۴/۴، الرقم: ۶۹۸۷، والبيهقي فی السنن الكبرى، ۵/۹، والطبرانی فی معجم الكبير، ۴۱۹/۱۹، الرقم: ۱۰۱۲، ۱۰۲۳۔

گئی ہے۔“ [آل عمران، ۳: ۱۱۰] کے بارے میں فرمایا: تم ستر امتوں کو مکمل کرنے والے ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان سب سے بہتر اور معزز ہو۔“

اسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے اور حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۱۱۶۹/۱۳۔ عَنْ بَهْرِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نَكْمَلُ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، سَبْعِينَ أُمَّةً. نَحْنُ آخِرُهَا، وَخَيْرُهَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

”حضرت بہر بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم قیامت کے دن ستر امتوں کی تکمیل کریں گے اور ہم ان سب سے آخری اور سب سے بہتر ہوں گے۔“ اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱۱۷۰/۱۴۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أُعْطِيتُ مَا لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ. فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا هُوَ؟ قَالَ: نَصْرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَسُمِّيتُ أَحْمَدَ وَجُعِلَ التُّرَابُ لِي طَهُورًا وَجُعِلَتْ أُمَّتِي خَيْرَ الْأُمَّمِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

”حضرت علی ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے وہ کچھ عطا کیا گیا جو (سابقہ) انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی کو عطا نہیں کیا گیا۔ ہم نے عرض کیا: وہ کیا

الحديث رقم ۱۳: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة أمة محمد ﷺ، ۲/۱۴۳۳، الرقم: ۴۲۸۷۔

الحديث رقم ۱۴: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۰۴، الرقم: ۳۱۶۴۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۹۸، الرقم: ۷۶۳، ۱۳۶۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱/۲۱۳، الرقم: ۹۶۵، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ۴/۷۸۳، الرقم: ۱۴۴۳، ۱۴۴۷، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۲/۳۴۸، الرقم: ۷۲۸، ۷۲۹۔

ہے؟ فرمایا: میری رعب و دبدبہ سے مدد کی گئی اور مجھے زمین (کے خزانوں) کی کنجیاں عطا کی گئیں اور میرا نام احمد رکھا گیا اور مٹی کو بھی میرے لئے پاکیزہ قرار دیا گیا اور میری امت کو بہترین امت بنایا گیا۔“

اسے امام ابن ابی شیبہ اور امام احمد نے عمدہ اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۱۷۱/۱۵۔ عَنْ ثَوْبَانَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: إِنَّ اللَّهَ زَوَى لِي الْأَرْضَ. فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا. وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَأُعْطِيَتْ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ. وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةِ عَامَّةٍ، وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ، فَيَسْتَبِيحَ بِيضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَإِنِّي أُعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أَهْلِكَهُمْ بِسَنَةِ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بِيضَتَهُمْ وَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ: مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.
”حضرت ثوبان رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ

الحديث رقم ۱۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفتن وأشرط الساعة، باب: هلاك هذه الأمة بعضهم ببعض، ۴/۲۲۱۵، الرقم: ۲۸۸۹، والترمذی فی السنن، کتاب: الفتن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب: ما جاء فی سوال النبي صلى الله عليه وسلم ثلاثا فی أمته، ۴/۴۷۲، الرقم: ۲۱۷۶، وأبو داود فی السنن، کتاب: الفتن والملاحم، باب: ذكر الفتن ودلائلها، ۴/۹۷، الرقم: ۴۲۵۲، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۵/۲۷۸، الرقم: ۲۲۴۴۸، ۲۲۵۰۵، والبزار فی المسند، ۸/۴۱۳، الرقم: ۳۴۸۷، والحاكم فی المستدرک، ۴/۴۹۶، الرقم: ۸۳۹۰، وابن أبي شيبه فی المصنف، ۶/۳۱۱، الرقم: ۳۱۶۹۴، وابن حبان فی الصحيح، ۱۵/۱۰۹، الرقم: ۶۷۱۴.

نے زمین کو میرے لئے لپیٹ دیا اور میں نے اس کے مشارق و مغارب کو دیکھا۔ عنقریب میری حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک میرے لئے زمین لپیٹی گئی۔ مجھے (قیصر و کسریٰ کے) دو خزانے سرخ اور سفید دیئے گئے۔ میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے بارے میں سوال کیا کہ وہ انہیں قحط سالی سے ہلاک نہ فرمائے اور ان پر ان کے اپنوں کے سوا کوئی دشمن مسلط نہ کرے جو انہیں مکمل طور پر نیست و نابود کر دے اور بے شک میرے رب نے مجھے فرمایا: اے محمد! میں جب ایک فیصلہ کر لیتا ہوں تو اسے واپس نہیں لوٹایا جاسکتا اور بیشک میں نے آپ کو آپ کی امت کے لئے یہ چیز عطا فرمادی ہے کہ میں انہیں قحط سالی سے ہلاک نہیں کروں گا اور نہ ہی ان کے علاوہ کسی اور کو ان پر دشمن مسلط کروں گا جو ان کو مکمل طور پر نیست و نابود کر دے اگرچہ وہ (دشمن) ان کے خلاف ہر طرف سے اکٹھے ہو جائیں یہاں تک کہ ان میں سے بعض بعض کو ہلاک نہ کریں اور بعض بعض کو قیدی نہ بنائیں۔“

اسے امام مسلم، ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۱۷۲/۱۶. عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِنَّ اللَّهَ أَذْرَكَ بِي الْأَجَلَ الْمَرْحُومَ وَاخْتَصَرَ لِي اخْتِصَارًا، فَنَحْنُ الْآخِرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنِّي قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ، إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ اللَّهِ وَمُوسَى صَفِيُّ اللَّهِ وَأَنَا حَبِيبُ اللَّهِ وَمَعِيَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَإِنَّ اللَّهَ وَعَدَنِي فِي أُمَّتِي وَأَجَارَهُمْ مِنْ ثَلَاثٍ: لَا يَعْثُمُهُمْ بِسَنَةِ وَلَا يَسْتَأْصِلُهُمْ عَدُوٌّ، وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلَى ضَلَالَةٍ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

”حضرت عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کو مرحوم قرار دیا اور اس کی عمر مختصر رکھی۔ سو ہم ہی آخری (امت) ہیں اور ہم ہی قیامت کے دن اول ہوں گے اور میں بغیر کسی فخر کے یہ بات کہہ رہا ہوں کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور حضرت موسیٰ صفی اللہ ہیں اور میں ہی حبیب اللہ ہوں اور روز قیامت میرے

الحديث رقم ۱۶: أخرجه الدارمي في السنن، باب: (۸)، ما أعطى النبي صلی اللہ علیہ وسلم من الفضل، ۱/۴۲، الرقم: ۵۴، والمباركفوري في تحفة الأحوذی، ۶/۳۲۳.

پاس ہی حمد کا جھنڈا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے بارے میں مجھ سے تین وعدے فرمائے ہیں اور تین چیزوں سے انہیں نجات عطا فرمائی ہے۔ (اور وہ تین وعدے یہ ہیں) ان پر عام قحط سالی مسلط نہیں فرمائے گا اور کوئی دشمن انہیں ختم نہیں کر سکے گا اور انہیں گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا۔“ اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۱۱۷۳/۱۷۔ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ أَجَارَكُمْ مِنْ ثَلَاثِ خِلَالٍ: أَنْ لَا يَدْعُو عَلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ فَتَهْلِكُوا جَمِيعًا، وَأَنْ لَا يَظْهَرَ أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلَى أَهْلِ الْحَقِّ، وَأَنْ لَا تَجْتَمِعُوا عَلَى ضَلَالَةٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین آفتوں سے بچا لیا: (ایک یہ کہ) تمہارا نبی تمہارے لئے ایسی بد دعا نہ کرے گا کہ تم سارے ہلاک ہو جاؤ۔ (دوسرا یہ کہ) اہل باطل اہل حق پر (کلیتاً) غالب نہ ہوں گے۔ تیسرا یہ کہ تم گمراہی پر جمع نہیں ہو گے۔“

اسے امام ابوداؤد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۱۷: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الفتن، باب: ذكر الفتن ودلائلها، ۹۸/۴، الرقم: ۴۲۵۳، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۹۲/۳، الرقم: ۳۴۴۰، وفي مسند الشاميين، ۲/۴۴۲، الرقم: ۱۶۶۳۔

فَصُلِّ فِي فَضْلِ آخِرِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ

﴿ آخِرِ زَمَانِهِ فِي أُمَّةٍ مُحَمَّدِيَّةٍ كِي فَضِيلَتِ كَا بِيَانِ ﴾

۱۱۷۴ / ۱۸۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

”حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم رہے گی جو ان کی مخالفت کرے گا وہ انہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر (روزِ قیامت) آئے گا اور وہ اسی حالت پر ہوں گے۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

۱۱۷۵ / ۱۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَالَّذِي

الحديث رقم ۱۸: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المناقب، باب: سؤال المشركين أن يريهم النبي ﷺ آية فأراهم انشقاق القمر، ۱۳۳۱ / ۳، الرقم: ۳۴۴۲، وفي كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: إنما قولنا لشيء، ۲۷۱۴ / ۶، الرقم: ۷۰۲۲، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: قوله: لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خالفهم، ۱۵۲۴ / ۳، الرقم: ۱۰۳۷، وأحمد بن حنبل، في المسند، ۱۰۱ / ۴، وأبو يعلى في المسند، ۳۷۵ / ۱۳، الرقم: ۷۳۸۳، والطبرانی في المعجم الكبير، ۳۸۰ / ۱۹، الرقم: ۸۹۳، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ۱۱۰ / ۱، الرقم: ۱۴۴۔

الحديث رقم ۱۹: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ۳۱۵ / ۳، الرقم: ۳۳۹۴، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: فضل النظر إليه ﷺ وتمنيه، ۱۸۳۶ / ۴، الرقم: ۲۳۶۴، وابن حبان في الصحيح، ۱۶۷ / ۱۵، الرقم: ۶۷۶۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۱۳ / ۲، الرقم: ۸۱۲۶، ۴۱ / ۲، الرقم: ۹۷۹۳، والعسقلاني في فتح الباري، ۶۰۷ / ۶، والنووي في شرحه على صحيح مسلم، ۱۱۸ / ۱۵، والسيوطي في الديباج، ۳۴۸ / ۶، الرقم: ۲۳۶۴۔

نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لِيَأْتِيَنَّ عَلَيَّ أَحَدِكُمْ يَوْمَ وَلَا يَرَانِي، ثُمَّ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد مصطفیٰ کی جان ہے! تم لوگوں پر ایک دن ایسا ضرور آئے گا کہ تم مجھے دیکھ نہیں سکو گے، لیکن میری زیارت کرنا (اس وقت) (ایک سچے) مومن کے نزدیک اس کے اہل اور مال سے زیادہ محبوب ہوگا۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں۔

۱۱۷۶ / ۲۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِي لِي حُبًّا، نَاسٌ يَكُونُونَ بَعْدِي، يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ رَأَانِي، بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے میرے ساتھ شدید محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے اور ان میں سے ہر ایک (مومن) کی یہ تمنا ہوگی کہ کاش وہ اپنے سب اہل و عیال اور مال و اسباب کے بدلے میں مجھے دیکھ لیں۔“ اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۱۷۷ / ۲۱۔ عَنْ أَنَسِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ

الحدیث رقم ۲۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب: فيمن يود رؤية النبي صلی اللہ علیہ وسلم بأهله وماله، ۴/ ۲۱۷۸، الرقم: ۲۸۳۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۴۱۷، الرقم: ۹۳۸۸، وابن حبان في الصحيح، ۱۶/ ۲۱۴، الرقم: ۷۲۳۱.

الحدیث رقم ۲۱: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب: الأمثال عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: مثل الصلوات الخمس، ۵/ ۱۵۲، الرقم: ۲۸۶۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۱۳۰، ۱۴۳، الرقم: ۱۲۳۴۹، ۱۲۴۸۳، والبزار في المسند، ۹/ ۲۳، الرقم: ۳۵۲۷، والطیالسی في المسند، ۱/ ۹۰، الرقم: ۶۴۷، والقضاعي في مسند الشهاب، ۲/ ۲۷۷، الرقم: ۱۳۵۲، وأبو يعلى في المسند، ۶/ ۳۸۰، الرقم: ۳۷۱۷.

الْمَطَرِ، لَا يُدْرَى أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنَهُ وَأَحْمَدُ وَالبَزَّازُ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے معلوم نہیں اس کا اول بہتر ہے یا آخر۔“

اسے امام ترمذی نے حسن قرار دیتے ہوئے روایت کیا ان کے علاوہ امام احمد اور بزار نے بھی روایت کیا ہے۔

۱۱۷۸ / ۲۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ أَنَسًا مِنْ أُمَّتِي يَأْتُونَ بَعْدِي يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ اشْتَرَى رُؤْيِي بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً میری امت میں میرے بعد ایسے لوگ بھی آئیں گے جن میں سے ہر ایک کی خواہش یہ ہوگی کہ وہ اپنے اہل و عیال اور (تمام) مال کے بدلہ میں میری زیارت خرید لے (یعنی اپنے اہل و مال کی قربانی دے کر بھی ایک مرتبہ مجھے دیکھ لے)۔“

اسے امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۱۱۷۹ / ۲۳۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَعِيبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: أَيُّ الْخَلْقِ أَعْجَبُ إِلَيْكُمْ إِيمَانًا؟ قَالُوا: الْمَلَائِكَةُ.

الحديث رقم ۲۲: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۴ / ۹۵، الرقم: ۶۹۹۱۔

الحديث رقم ۲۳: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۱۲ / ۸۷، الرقم: ۱۲۵۶۰،

وأبو يعلى عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ في المسند، ۱ / ۱۴۷، الرقم: ۱۶۰، والحاكم في

المستدرک، ۴ / ۹۶، الرقم: ۶۹۹۳، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح،

۳ / ۴۰۳، الرقم: ۶۲۸۸، والهيثمی عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ في مجمع الزوائد،

۸ / ۳۳۰، ۶ / ۶۵، وقال رواه البزار وأحمد، والحسيني في البيان والتعريف،

۱ / ۱۳۰، الرقم: ۳۴۶۔

قَالَ: وَمَالَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ؟ قَالُوا: فَالَنَّبِيُّونَ. قَالَ: وَمَالَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ؟ قَالُوا: فَنَحْنُ. قَالَ: وَمَالَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهَرِكُمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أَعْجَبَ الْخَلْقِ إِلَيَّ إِيْمَانًا لِقَوْمٍ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي يَجِدُونَ صُحُفًا فِيهَا كِتَابُ يُؤْمِنُونَ بِمَا فِيهَا.
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْبَزَّازُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا: کس مخلوق کا ایمان تمہارے نزدیک سب سے پسندیدہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا: فرشتوں کا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے کیوں ایمان نہ لائیں جبکہ وہ ہر وقت اپنے رب کی حضوری میں رہتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: پھر انبیاء کرام علیہم السلام کا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور انبیاء کرام علیہم السلام کیوں ایمان نہ لائیں جبکہ ان پر وحی نازل ہوتی ہے۔ انہوں نے عرض کیا: تو پھر ہم (ہی ہوں گے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایمان کیوں نہیں لاؤ گے جب کہ خود میری ذات تمہارے درمیان جلوہ افروز ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مخلوق میں میرے نزدیک پسندیدہ ایمان ان لوگوں کا ہے جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔ کئی کتابوں کو پائیں گے مگر (صرف میری) کتاب میں جو کچھ لکھا ہوگا (بن دیکھے) اس پر ایمان لائیں گے۔“

اسے امام طبرانی، بزار اور حاکم نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۱۱۸۰/۲۴. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَدِدْتُ أَنِّي لَقِيتُ إِخْوَانِي، قَالَ: فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ: أَوْ لَيْسَ

الحديث رقم ۲۴: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۵۵/۳، الرقم: ۱۲۶۰۱، والطبرانی في المعجم الكبير، ۱/۲۱۲، الرقم: ۵۷۶، والحسيني في البيان والتعريف، ۱/۳۲، الرقم: ۶۰: ۲/۹۴، الرقم: ۱۱۶۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۶۷.

نَحْنُ إِخْوَانُكَ؟ قَالَ: أَنْتُمْ أَصْحَابِي، وَلَكِنْ إِخْوَانِي الَّذِينَ آمَنُوا بِي
وَلَمْ يَرُونِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے یہ خواہش کی کہ میں اپنے بھائیوں سے ملوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے صحابہ ہو لیکن میرے بھائی وہ ہیں جو مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا بھی نہیں ہوگا۔“

اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۱۸۱/۲۵۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ
قَالَ لِرَسُولِ صلی اللہ علیہ وسلم: (يَا رَسُولَ اللَّهِ) أَرَأَيْتَ مَنْ آمَنَ بِكَ وَلَمْ يَرَكَ
وَصَدَّقَكَ وَلَمْ يَرَكَ؟ قَالَ: طُوبَى لَهُمْ طُوبَى لَهُمْ، أَوْلَيْكَ مِنَّا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبدالرحمن بن ابی عمرہ انصاری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ ان لوگوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو آپ پر ایمان لائے حالانکہ انہوں نے آپ کو دیکھا تک نہیں، آپ کی تصدیق کی حالانکہ آپ کو دیکھا تک نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے لئے دو مرتبہ مبارک باد اور خوشخبری ہے اور وہ ہم میں سے ہیں۔“ اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۱۸۲/۲۶۔ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: طُوبَى لِمَنْ

الحديث رقم ۲۵: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۲۷۶/۸، الرقم: ۸۶۲۴.

الحديث رقم ۲۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۵۷/۵، الرقم: ۲۲۲۶۸،

۲۲۱۹۲، ۲۲۳۳۱، وأيضاً عن أبي سعيد الخدري، وأبي هريرة رضي الله عنهما، وابن

حبان في الصحيح، ۲۱۶/۱۶، الرقم: ۷۲۳۳، والحاكم عن عبد الله بن بسر رضی اللہ عنہ،

في المستدرک، ۹۶/۴، الرقم: ۶۹۹۴، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۵۹/۸،

الرقم: ۸۰۰۹، وفي المعجم الصغير، ۱۰۴/۲، الرقم: ۸۵۸، وأبو يعلى عن أنس

بن مالك رضی اللہ عنہ في المسند، ۱۱۹/۶، الرقم: ۳۳۹۱، والرويانى في المسند،

۳۱۱/۲، الرقم: ۱۲۶۶، والمقدسى في الأحاديث المختارة، ۹۹/۹، الرقم: ۸۷.

رَأَى وَآمَنَ بِى وَطُوبَى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ يَرِنِى وَآمَنَ بِى.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانَ.

”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوشخبری اور مبارک باد ہو اس کے لئے جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اور سات بار خوشخبری اور مبارک باد ہو اس کے لئے جس نے مجھے نہیں دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا۔“

اسے امام احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۱۱۸۳/۲۷۔ عَنْ أَبِي جُمُعَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: تَغَدَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَعَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، قَالَ: قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ أَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا؟ أَسْلَمْنَا مَعَكَ، وَجَاهَدْنَا مَعَكَ، قَالَ: نَعَمْ، قَوْمٌ يَكُونُونَ مِنِّي بَعْدَكُمْ يُؤْمِنُونَ بِى وَلَمْ يَرُونِى. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالتَّطْبَرَانِيُّ.
وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت ابو جمعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے ایک مرتبہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دن کا کھانا کھایا اور ہمارے ساتھ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم سے بہتر بھی کوئی ہوگا؟ ہم آپ کی معیت میں ایمان لائے، اور آپ کی ہی معیت میں ہم نے جہاد کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں وہ لوگ جو تمہارے بعد آئیں گے وہ مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا بھی نہیں ہوگا (وہ اس جہت سے تم سے بھی بہتر ہوں گے)۔“

اسے امام احمد، دارمی اور طبرانی نے روایت کیا ہے نیز امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقات ہیں۔

الحديث رقم ۲۷: أخرجه الدارمي في السنن، ۳۹۸/۲، الرقم: ۲۸۴۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۰۶/۴، الرقم: ۱۷۰۱۷، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۲/۴، الرقم: ۳۵۳۷، وأبو يعلى في المسند، ۱۲۸/۳، الرقم: ۱۵۵۹، وابن منده في الإيمان، ۳۷۲/۱، الرقم: ۲۱۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۶۶۔

۱۱۸۴ / ۲۸. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ رضي الله عنه قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي آخِرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ أَجْرِ أَوْلِيهِمْ، يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَيُقَاتِلُونَ أَهْلَ الْفِتَنِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت عبد الرحمن بن علاء حضرمی رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ مجھے اس نے بتایا جس نے حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک اس امت کے آخر میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے لئے اجر اس امت کے اولین کے برابر ہوگا، وہ نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے اور فتنہ پرور لوگوں سے جہاد کریں گے۔“ اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

فَصَلِّ فِي أَنْ هَذِهِ الْأُمَّةَ لَا تَجْتَمِعُ عَلَى الضَّلَالَةِ

﴿اس امت کے کبھی بھی گمراہی پر جمع نہ ہونے کا بیان﴾

۱۱۸۵/۲۹۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ
اللَّهُ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي (أَوْ قَالَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ) عَلَى ضَلَالَةٍ، وَيَدُّ اللَّهُ مَعَ الْجَمَاعَةِ،
وَمَنْ شَدَّ شَدًّا إِلَى النَّارِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میری امت کو (یا فرمایا: امت محمدیہ کو) کبھی گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا اور جماعت پر اللہ تعالیٰ (کی حفاظت) کا ہاتھ ہے اور جو شخص جماعت سے جدا ہوا وہ آگ کی طرف جدا ہوا۔“ اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۱۸۶/۳۰۔ عَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَمَرَنِي اللَّهُ بِهِنَّ: الْجَمَاعَةُ وَالسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ وَالْهَجْرَةُ
وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَمَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قَيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ
الْإِسْلَامِ مِنْ رَأْسِهِ إِلَّا أَنْ يَرْجِعَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ خَزِيمَةَ.
وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

الحديث رقم ۲۹: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الفتن عن رسول الله ﷺ،
باب: ما جاء في لزوم الجماعة، ۴/۴۶۶، الرقم: ۲۱۶۷، والحاكم في المستدرک،
۱/۲۰۱، الرقم: ۳۹۷، والمناوی فی فیض القدير، ۲/۲۷۱۔
الحديث رقم ۳۰: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱/۲۰۴، الرقم: ۵۸۲، الرقم: ۴۰۴،
۱۵۳۴، وابن خزيمة في الصحيح، ۳/۱۹۵، الرقم: ۱۸۹۵، والبيهقي في السنن
الكبرى، ۸/۱۵۷، والطبرانی في المعجم الكبير، ۳/۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۹، الرقم:
۳۴۲۷، ۳۴۳۰، ۳۴۳۱، وأبو يعلى في المسند، ۳/۱۴۰، الرقم: ۱۵۷۱۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ باتوں کا حکم دیا (اور وہ پانچ باتیں یہ ہیں:) جماعت کا ساتھ اختیار کرنے، نصیحت سننے، فرمانبرداری اختیار کرنے، ہجرت کرنے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کا۔ پس جو جماعت سے ایک بالشت برابر بھی الگ ہوا تو اس نے اسلام کا قلاوہ (یعنی پٹہ) اپنے گلے سے اتار دیا جب تک کہ وہ (جماعت کی طرف) لوٹ نہیں آتا۔“

اسے امام حاکم اور ابن خزیمہ نے روایت کیا نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۱۸۷ / ۳۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ: قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي قُمْتُ فِيكُمْ كَمَقَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا فَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ، وَهُوَ مِنَ الْإِثْنَيْنِ أَبْعَدُ مَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزِمِ الْجَمَاعَةَ، مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَذَلِكُمْ الْمُؤْمِنُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جابیہ کے مقام پر حضرت عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے ہمیں خطاب فرمایا کہ میں تمہارے درمیان اس جگہ پر کھڑا ہوں جہاں حضور نبی اکرم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ہمارے درمیان قیام فرماتے پھر فرمایا: جماعت کو لازم پکڑو اور علیحدگی سے بچو کیونکہ شیطان ایک کے ساتھ ہوتا ہے اور دو آدمیوں سے دور رہتا ہے جو شخص جنت کا وسط چاہتا ہے اس کے لیے جماعت سے وابستگی لازمی ہے جسے اس کی نیکی خوش کرے اور برائی پریشان کرے پس وہی مومن ہے۔“

اسے امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

الحديث رقم ۳۱: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الفتن عن رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، باب: ماجاء في لزوم الجماعة، ۴/ ۴۶۵، الرقم: ۲۱۶۵، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/ ۳۸۸، الرقم: ۹۲۲۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/ ۳۷۰، الرقم: ۲۳۱۹۴، وابن أبي عاصم في السنة، ۱/ ۴۲، الرقم: ۸۸، والعسقلاني في فتح الباري، ۱۳/ ۳۱۶، والمباركفوري في تحفة الأخوذی، ۶/ ۳۲۰.

۱۱۸۸ / ۳۲۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَجْمَعُ اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ عَلَى الضَّلَالَةِ أَبَدًا وَقَالَ: يَدُ اللَّهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ فَاتَّبِعُوا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ فَإِنَّهُ مِنْ شَدِّ شَدِّ فِي النَّارِ.
رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کو کبھی بھی گمراہی پر اکٹھا نہیں فرمائے گا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کا دست قدرت جماعت پر ہوتا ہے۔ پس سب سے بڑی جماعت کی اتباع کرو اور جو اس جماعت سے الگ ہوا وہ آگ میں ڈال دیا گیا۔“ اسے امام حاکم اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

۱۱۸۹ / ۳۳۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أُمَّتِي لَا تَجْتَمِعُ عَلَى ضَلَالَةٍ فَإِذَا رَأَيْتُمْ اخْتِلَافًا فَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میری امت کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔ پس اگر تم ان میں اختلاف دیکھو تو تم پر لازم ہے کہ سب سے بڑی جماعت (کا ساتھ) اختیار کرو۔“ اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۳۲: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱/۱۹۹-۲۰۱، الرقم: ۳۹۱-۳۹۷، وابن أبي عاصم في كتاب السنة، ۱/۳۹، الرقم: ۸۰، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ۱/۱۰۶، الرقم: ۱۵۴، وأبونعيم في حلية الأولياء، ۳/۳۷، والديلمي في مسند الفردوس، ۵/۲۵۸، الرقم: ۸۱۱۶، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ۱/۴۲۲۲، والمناوي في فيض القدير، ۲/۲۷۱.

الحديث رقم ۳۳: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: السَّوَادِ الْأَعْظَمِ، ۴/۳۶۷، الرقم: ۳۹۵۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۲، ۴۴۷، الرقم: ۱۳۶۲۳، والكناني في مصباح الزجاجة، ۴/۱۶۹، الرقم: ۱۳۹۵.

۱۱۹۰ / ۳۴۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ افْتَرَقَتْ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. وَإِنَّ أُمَّتِي سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. كُلُّهَا فِي النَّارِ، إِلَّا وَاحِدَةً. وَهِيَ الْجَمَاعَةُ.
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت انس بن مالک رضي الله عنه روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً بنی اسرائیل اکثر (۷۱) فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور میری امت یقیناً بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ وہ سب کے سب دوزخ میں جائیں گے سوائے ایک کے اور وہ جماعت ہے۔“ اسے امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۱۹۱ / ۳۵۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: اِثْنَانِ خَيْرٌ مِنْ وَاحِدٍ، وَثَلَاثَةٌ خَيْرٌ مِنْ اثْنَيْنِ، وَأَرْبَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ ثَلَاثَةٍ، فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَنْ يَجْمَعَ أُمَّتِي إِلَّا عَلَى هُدًى. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت ابو ذر رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو (شخص) ایک سے بہتر ہیں اور تین (شخص) دو سے بہتر ہیں، اور چار (اشخاص) تین سے بہتر ہیں۔ پس تم پر لازم ہے کہ جماعت کے ساتھ رہو، یقیناً اللہ تعالیٰ میری امت کو کبھی بھی ہدایت کے سوا کسی شے پر اکٹھا نہیں کرے گا۔“ اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۳۴: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: افتراق الأمم، ۱۳۲۲/۲، الرقم: ۳۹۹۱-۳۹۹۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۴۵/۳، الرقم: ۱۲۵۰۱، وأبو يعلى في المسند، ۳۶/۷، الرقم: ۳۹۴۴، وابن أبي عاصم في كتاب السنة، ۳۲/۱، الرقم: ۶۴، والمروزي في كتاب السنة، ۲۱/۱، الرقم: ۵۳، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۹۰/۷، الرقم: ۲۴۹۹، والكناني في مصباح الزجاجة، ۱۸۰/۴، الرقم: ۱۴۱۲.

الحديث رقم ۳۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۴۵/۵، الرقم: ۲۱۳۳۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۷۷/۱، الرقم: ۲۱۸/۵، والمباركفوري في تحفة الأحوزي، ۳۲۳/۶.

فَصَلِّ فِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَخْشَى عَلَى أُمَّتِهِ أَنْ تُشْرِكَ بَعْدَهُ

﴿حضور ﷺ کو اپنے بعد امت کے شرک میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ تھا﴾

۱۱۹۲/۳۶. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ قَتَلَى أَحَدٍ، بَعْدَ ثَمَانِي سِنِينَ كَالْمَوْدِعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ، ثُمَّ طَلَعَ الْمَنْبِرَ، فَقَالَ: إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَرَطٌ وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمْ الْحَوْضُ، وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ مَقَامِي هَذَا، وَإِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا، وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوهَا قَالَ: فَكَانَتْ آخِرَ نَظَرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

”حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد پر آٹھ سال بعد (دوبارہ) اس طرح نماز پڑھی گویا زندوں اور مردوں کو الوداع کہہ رہے ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: میں تمہارا پیش رو ہوں، میں تمہارے اوپر گواہ ہوں، ہماری ملاقات کی جگہ حوض کوثر ہے اور میں اس جگہ سے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے تمہارے متعلق اس بات کا تو ڈر ہی نہیں ہے کہ تم شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے بلکہ تمہارے متعلق مجھے دنیا داری کی محبت میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ حضرت عقبہ فرماتے ہیں کہ یہ میرا حضور

الحديث رقم ۳۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوة أحد، ۱۴۸۶/۴، الرقم: ۳۸۱۶، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: إثبات حوض نبينا صلی اللہ علیہ وسلم وصفاته، ۱۷۹۶/۴، الرقم: ۲۲۹۶، وأبو داود في السنن، أول كتاب: الجنائز، باب: الميت يصلى على قبره بعد حين، ۲۱۶/۳، الرقم: ۳۲۲۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۵۴/۴، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۷۹/۱۷، الرقم: ۷۶۸، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۴/۴، الرقم: ۶۶۰۱، والشيباني في الأحاد والمثاني، ۴۵/۵، الرقم: ۲۵۸۳.

نبی اکرم ﷺ کا آخری دیدار تھا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے نیز الفاظ بخاری کے ہیں۔

۱۱۹۳/۳۷۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي فَرَطُ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ، أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ، وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَتَنَافَسُوا فِيهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میں تمہارا پیش رو اور تم پر گواہ ہوں۔ اللہ رب العزت کی قسم! میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بیشک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں (یا فرمایا: زمین کی کنجیاں) عطا کر دی گئی ہیں اور اللہ رب العزت کی قسم! مجھے یہ ڈر نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگو گے بلکہ مجھے ڈر اس بات کا ہے کہ تم دنیا کی محبت میں مبتلا ہو جاؤ گے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۱۹۴/۳۸۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا أَنْ تَتَنَافَسُوا فِيهَا، وَتَقْتَتِلُوا فَتَهْلِكُوا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ. قَالَ عُقْبَةُ: فَكَانَ آخِرَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے تمہارے متعلق اس بات کا تو ڈر ہی نہیں ہے کہ تم میرے بعد شرک کرو گے بلکہ مجھے ڈر ہے کہ

الحديث رقم ۳۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ۱۳۱۷/۳، الرقم: ۳۴۰۱، وفي كتاب: الرقاق، باب: ما يُحذَرُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَالتَّنَافُسِ فِيهَا، ۲۳۶۱/۵، الرقم: ۶۰۶۱، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: إثبات حوض نبينا ﷺ وصفاته، ۱۷۹۵/۴، الرقم: ۲۲۹۶ وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۵۳/۴۔

الحديث رقم ۳۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: إثبات حوض نبينا ﷺ وصفاته، ۱۷۹۶/۴، الرقم: ۲۲۹۶، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۷۹/۱۷، الرقم: ۷۶۹۔

تم دنیا کی محبت میں گرفتار ہو جاؤ گے اور آپس میں لڑو گے اور ہلاک ہو گے جیسا کہ تم سے پہلے لوگ ہوئے۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ آخری بار تھی جب میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر جلوہ افروز دیکھا۔“ اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي بَعْتِ الْأُمَّةِ الْمُجَدِّدِينَ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ

﴿ اس امت میں ائمہ مجددین کے بھیجے جانے کا بیان ﴾

۱۱۹۵ / ۳۹. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه فِيمَا أَعْلَمُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عز وجل يَبْعُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه اس (علم) میں سے جو آپ نے حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم سے سیکھا، روایت کرتے ہیں کہ آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے آخر میں کسی ایسے شخص (یا اشخاص) کو پیدا فرمائے گا جو اس (امت) کے لئے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔“ اسے امام ابوداؤد، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۱۹۶ / ۴۰. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: إِنَّ أَدْنَى الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَأَحَبُّ الْعِبَادِ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْأَتْقِيَاءُ الْأَخْفِيَاءُ الَّذِينَ إِذَا غَابُوا لَمْ يُفْتَقَدُوا وَإِذَا شَهِدُوا لَمْ يُعْرَفُوا أَوْلَيْكَ أُمَّةٌ الْهُدَى وَمَصَابِيحُ الْعِلْمِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

الحديث رقم ۳۹: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الملاحم، باب: ما يذكر في قرن المثة ۱۰۹ / ۴، الرقم: ۴۲۹۱، والحاكم في المستدرک، ۴ / ۵۶۷، ۵۶۸، الرقم: ۸۵۹۲، ۸۵۹۳، والطبرانی في المعجم الأوسط، ۶ / ۲۲۳، الرقم: ۶۵۲۷، والديلمی في مسند الفردوس، ۱ / ۱۴۸، الرقم: ۵۳۲، والمقرئ في السنن الواردة في الفتن، ۳ / ۷۴۲، الرقم: ۳۶۴، وابن عساکر في تاریخ دمشق الكبير، ۵۱ / ۳۸۸، ۳۴۱، والخطيب البغدادي في تاریخ بغداد، ۲ / ۶۱.

الحديث رقم ۴۰: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳ / ۳۰۳، الرقم: ۵۱۸۲، والطبرانی في المعجم الأوسط، ۵ / ۱۶۳، الرقم: ۴۹۵۰، وفي المعجم الكبير، ۲۰ / ۳۶، الرقم: ۵۳، والقضاعي في مسند الشهاب، ۲ / ۲۵۲، الرقم: ۱۲۹۸، والبيهقي في كتاب الزهد، ۲ / ۱۱۲.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت معاذ بن جبل رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معمولی سا دکھاوا بھی شرک ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بندوں میں سے محبوب ترین متقی اور خشیت الہی رکھنے والے وہ لوگ ہیں جو موجود نہ ہوں تو تلاش نہ کیے جائیں اور موجود ہوں تو پہچانے نہ جائیں، وہی لوگ ہدایت کے امام اور علم کے چراغ ہیں۔“

اسے امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۱۹۷ / ۴۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَأَبُو نَعِيمٍ وَالذَّيْلَمِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اس وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھاما جب میری امت فساد میں مبتلا ہو چکی ہوگی تو اس کے لئے سو شہیدوں کے برابر ثواب ہے۔“

اسے امام بیہقی، ابو نعیم اور ذیلیمی نے روایت کیا ہے۔

۱۱۹۸ / ۴۲۔ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْإِسْلَامَ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّينَ

الحديث رقم ۴۱: أخرجه البيهقي في كتاب الزهد الكبير، ۲ / ۱۱۸، الرقم: ۲۰۷، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۸ / ۲۰۰، والديلمي في مسند الفردوس، ۴ / ۱۹۸، الرقم: ۶۶۰۸، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱ / ۴۱ / الرقم: ۶۵، والمزى في تهذيب الكمال، ۲۴ / ۳۶۴، والذهبي في ميزان الاعتدال، ۲ / ۲۷۰.

الحديث رقم ۴۲: أخرجه الدارمي في السنن، باب: (۳۲) في فضل العلم والعالم، ۱ / ۱۱۲، الرقم: ۳۵۴، والطبراني في المعجم الأوسط، ۹ / ۱۷۴، الرقم: ۹۴۵۴، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ۱ / ۴۶، والزيدي في اتحاف سادة المتقين، ۱ / ۱۰۰، وابن عسکر في تاريخ دمشق الكبير، ۵۱ / ۶۱، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱ / ۵۳، الرقم: ۱۱۰، والهيتمي في مجمع الزوائد، ۱ / ۱۲۳.

دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالتَّطَبْرَانِيُّ.

”حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دورانِ حصولِ علم اگر کسی کو موت آجائے اور وہ اس لئے علم حاصل کر رہا ہو کہ اس کے ذریعہ سے اسلام کو زندہ کرے گا تو اس کے اور انبیاء کرام علیہم السلام کے درمیان جنت میں صرف ایک درجے کا فرق ہوگا۔“ اسے امام دارمی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۱۹۹ / ۴۳۔ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ رضي الله عنه عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الدِّينَ (أَوْ قَالَ: إِنَّ الإِسْلَامَ) بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ الْغُرَبَاءُ؟ قَالَ: الَّذِينَ يُحْيُونَ سُنَّتِي وَيُعَلِّمُونَهَا عِبَادَ اللَّهِ. رَوَاهُ الْقُضَاعِيُّ وَالبَيْهَقِيُّ.

”حضرت کثیر بن عبد اللہ مزنی رضي الله عنه بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک دین (یا فرمایا: اسلام) کی ابتداء غرباء سے ہوئی اور غرباء میں ہی لوٹے گا جس طرح کہ اس کا آغاز ہوا تھا، سو غرباء کو مبارک ہو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! غرباء کون ہیں؟ فرمایا: وہ لوگ جو میری سنتوں کو زندہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کو ان سنتوں کی تعلیم دیتے ہیں۔“ اسے امام قضاعی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۲۰۰ / ۴۴۔ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى خُلَفَائِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالُوا: وَمَنْ خُلَفَاؤُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الَّذِينَ يُحْيُونَ سُنَّتِي وَيُعَلِّمُونَهَا النَّاسَ.

الحديث رقم ۴۳: أخرجه القضاعي في مسند الشهاب، ۱۳۸/۲، الرقم: ۱۰۵۲۔
۱۰۵۳، والبيهقي في كتاب الزهد الكبير، ۱۱۷/۲، الرقم: ۲۰۵، والسيوطي في
مفتاح الجنة، ۱/۶۷۔

الحديث رقم ۴۴: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۶۱/۵۱، وابن عبد
البر في جامع بيان العلم وفضله، ۱/۴۶، والهندي في كنز العمال، ۱۰/۲۲۹،
الرقم: ۲۹۲۰۹۔

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْهِنْدِيُّ.

”حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے خلفاء پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔ یہ تین مرتبہ فرمایا۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے خلفاء کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ (لوگ) جو میری سنتوں کو زندہ کرتے ہیں اور (دوسرے) لوگوں کو ان کی تعلیم دیتے ہیں۔“

اسے امام ابن عساکر، ابن عبدالبر اور متقی ہندی نے روایت کیا ہے۔

مصادر التخریج

- ١- القرآن الحكيم-
- ٢- آجری، ابو بكر محمد بن حسین بن عبد اللہ (٣٦٠ھ)۔ الشریعة۔ ریاض، سعودی عرب: دار الوطن، ١٣٢٠ھ/١٩٩٩ء۔
- ٣- آلوسی، ابو الفضل شهاب الدین السید محمود (م ١٢٤٠ھ/١٨٥٢ء)۔ روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی۔ بیروت، لبنان: دار الاحیاء التراث۔
- ٤- آمدی، سیف الدین ابی الحسن علی بن ابی علی بن محمد (٥٥١-٦٣١ھ/١١٥٦-١٢٣٣ء)۔ الإحكام فی أصول الأحكام۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیة، ١٣٠٠ھ/١٩٨٠ء۔
- ٥- ابن اثیر، ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (٥٥٥-٦٣٠ھ/١١٦٠-١٢٣٣ء)۔ أسد الغابة فی معرفة الصحابة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیة۔
- ٦- ابن اثیر، ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (٥٥٥-٦٣٠ھ/١١٦٠-١٢٣٣ء)۔ الكامل فی التاریخ۔ بیروت، لبنان: دار صادر، ١٩٤٩ء۔
- ٧- احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد شیبانی (١٦٣-٢٤١ھ/٤٨٠-٨٥٥ء)۔ الزهد۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیة، ١٣٩٨ھ۔
- ٨- احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٣-٢٤١ھ/٤٨٠-٨٥٥ء)۔ فضائل الصحابة۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة۔
- ٩- احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٣-٢٤١ھ/٤٨٠-٨٥٥ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/١٩٤٨ء۔
- ١٠- احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٣-٢٤١ھ/٤٨٠-٨٥٥ء)۔ الورع۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیة، ١٣٠٣ھ۔

- ١١- أزدي، ربيع بن حبيب بن عمر بصري- الجامع الصحيح مسند الإمام الربيع بن حبيب- بيروت، لبنان، دار الحكمة، ١٣١٥هـ-
- ١٢- ابن اسحاق، محمد بن اسحاق بن ييار، (٨٥-١٥١هـ)- السيرة النبوية- معهد الدراسات والبحاث للتعريب-
- ١٣- اسماعيلي، ابو بكر احمد بن ابراهيم بن اسماعيل اسماعيلي (٢٤٤-٣٤١هـ)- معجم الشيوخ أبي بكر الإسماعيلي- مدينة منوره، سعودي عرب، مكتبة العلم والحكم، ١٣١٠هـ-
- ١٤- اندلسي، محمد بن علي بن احمد الوادياشي (٤٢٣-٨٠٣هـ)- تحفة المحتاج إلى أدلة المنهاج- مكة المكرمة، سعودي عرب: دار حراء، ١٣٠٦هـ-
- ١٥- الباني، محمد ناصر الدين (١٣٣٣-١٣٢٠هـ/١٩١٣-١٩٩٩ء)- سلسلة الأحاديث الصحيحة- بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ١٣٠٥هـ/١٩٨٥ء-
- ١٦- بحرق، محمد بن عمر حضرمي شافعي (٨٦٩-٩٣٠هـ)- حدائق الأنوار- جدة، سعودي عرب: دار المنهاج، ١٣٢٣هـ/٢٠٠٣ء-
- ١٧- بخاري، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيرة (١٩٣-٢٥٦هـ/٨١٠-٨٤٠ء)- الأدب المفرد- بيروت، لبنان: دار البشائر الاسلامية، ١٣٠٩هـ/١٩٨٩ء-
- ١٨- بخاري، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيرة (١٩٣-٢٥٦هـ/٨١٠-٨٤٠ء)- التاريخ الكبير- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية-
- ١٩- بخاري، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيرة (١٩٣-٢٥٦هـ/٨١٠-٨٤٠ء)- خلق أفعال العباد- رياض، سعودي عرب: دار المعارف السعودية، ١٣٩٨هـ/١٩٤٨ء-
- ٢٠- بخاري، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيرة (١٩٣-٢٥٦هـ/٨١٠-٨٤٠ء)- الصحيح- بيروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٣٠١هـ/١٩٨١ء-
- ٢١- بخاري، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيرة (١٩٣-٢٥٦هـ/٨١٠-٨٤٠ء)- الكنى- بيروت، لبنان: دار الفكر-
- ٢٢- بزار، ابو بكر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصري (٢١٠-٢٩٢هـ/٨٢٥-٩٠٥ء)- المسند- بيروت، لبنان: ١٣٠٩هـ-

- ٢٣- بغوی، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (٢٣٦-٥١٦ھ/١٠٢٢-١١٢٢ء)۔ شرح السنة۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٠٣ھ/١٩٨٣ء۔
- ٢٤- بغوی، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (٢٣٦-٥١٦ھ/١٠٢٢-١١٢٢ء)۔ معالم التنزیل۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفة، ١٣٠٤ھ/١٩٨٤ء۔
- ٢٥- بغوی، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز المرزبان (٢١٣-٣١٤ھ)۔ مسند الحب بن الحب أسامة بن زید۔ ریاض، سعودی عرب: دار الضیاء، ١٣٠٩ھ۔
- ٢٦- بیضاوی، ناصر الدین ابی سعید عبد اللہ بن عمر بن محمد شیرازی بیضاوی (٤٩١ھ)۔ أنوار التنزیل۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٣١٦ھ/١٩٩٦ء۔
- ٢٧- بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٢-٤٥٨ھ/٩٩٢)۔ الاعتقاد۔ بیروت، لبنان، دار الآفاق الجدید، ١٣٠١ھ۔
- ٢٨- بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٢-٤٥٨ھ/٩٩٢)۔ بیان خطأ من أخطأ علی الشافعی۔ بیروت، لبنان: مؤسسه الرسالہ، ١٣٠٢ھ۔
- ٢٩- بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٢-٤٥٨ھ/٩٩٢)۔ دلائل النبوة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٣٠٥ھ/١٩٨٥ء۔
- ٣٠- بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٢-٤٥٨ھ/٩٩٢)۔ الزهد الكبير۔ بیروت، لبنان: مؤسسه الکتب الثقافیہ، ١٩٩٦ء۔
- ٣١- بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٢-٤٥٨ھ/٩٩٢)۔ السنن الصغری۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ١٣١٠ھ/١٩٨٩ء۔
- ٣٢- بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٢-٤٥٨ھ/٩٩٢)۔ السنن الكبرى۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ دار الباز، ١٣١٢ھ/١٩٩٣ء۔
- ٣٣- بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٢-٤٥٨ھ/٩٩٢)۔ السنن الكبرى۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ١٣١٠ھ/١٩٨٩ء۔

- ۱۹۸۹ء۔
- ۳۴۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۳-۳۵۸ھ/۹۹۳۔
۱۰۶۶ء)۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔
- ۳۵۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۳-۳۵۸ھ/۹۹۳۔
۱۰۶۶ء)۔ المدخل إلى السنن الكبرى۔ الکویت، دار الخلفاء للکتاب الاسلامی،
۱۴۰۴ھ۔
- ۳۶۔ ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمیٰ (۲۱۰-۲۷۹ھ/۸۲۵۔
۸۹۲ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔
- ۳۷۔ ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمیٰ (۲۱۰-۲۷۹ھ/۸۲۵۔
۸۹۲ء)۔ الشمائل المحمدية والخصائص المصطفوية۔ بیروت، لبنان:
مؤسسة الکتب الثقافیہ، ۱۴۱۲ء۔
- ۳۸۔ تھانوی، اشرف علی (۱۲۸۰-۱۳۶۲ھ/۱۸۶۳-۱۹۲۳ء)۔ نشر الطیب فی ذکر
النبي الحبيب ﷺ۔ کراچی، پاکستان: ایچ۔ ایم سعید کمپنی، ۱۹۸۹ء۔
- ۳۹۔ ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱-۷۲۸ھ/۱۲۶۳-۱۳۲۸ء)۔
اقتضاء الصراط المستقیم۔ لاہور، پاکستان: المکتبۃ السلفیہ، ۱۹۷۸ء۔
- ۴۰۔ ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱-۷۲۸ھ/۱۲۶۳-۱۳۲۸ء)۔
الصارم المسلول۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۱۷ھ۔
- ۴۱۔ ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱-۷۲۸ھ/۱۲۶۳-۱۳۲۸ء)۔
الفرقان بین اولیاء الرحمن وأولیاء الشیطان۔
- ۴۲۔ ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱-۷۲۸ھ/۱۲۶۳-۱۳۲۸ء)۔
مجموع الفتاوی۔ مکتبہ ابن تیمیہ۔
- ۴۳۔ ابن جارود، ابو محمد عبد اللہ بن علی بن جارود نیشاپوری (۳۰۷ھ)۔ المنتقى من
السنن المسندة۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الکتب الثقافیہ، ۱۴۱۸ھ/۱۹۸۸ء۔
- ۴۴۔ جرجانی، ابو قاسم حمزہ بن یوسف (۴۲۸ھ)۔ تاریخ جرجان۔ بیروت، لبنان: عالم

- الکتب، ١٣٠١هـ/١٩٨١ء۔
- ٤٥۔ جصاص، احمد بن علی الرازی ابو بکر (٣٠٥-٣٤٠هـ)۔ أحكام القرآن۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث، ١٣٠٥هـ۔
- ٤٦۔ ابن جعد، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (١٣٣-٢٣٠هـ/٤٥٠-٨٣٥ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ١٣١٠هـ/١٩٩٠ء۔
- ٤٧۔ جنیدی، المفصل بن محمد بن ابراہیم، ابو سعید (٣٠٨هـ)۔ فضائل المدینة۔ دمشق: دار الفکر، ١٣٠٤هـ۔
- ٤٨۔ ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠-٥٤٩هـ/١١١٦-١٢٠١ء)۔ التحقيق في أحاديث الخلاف۔ بیروت لبنان: دارالکتب العلمیة، ١٣١٥هـ۔
- ٤٩۔ ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠-٥٤٩هـ/١١١٦-١٢٠١ء)۔ تذكرة الخواص۔ بیروت، لبنان: مؤسسة أهل بیت، ١٣٠١هـ/١٩٨١ء۔
- ٥٠۔ ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠-٥٤٩هـ/١١١٦-١٢٠١ء)۔ زاد المسیر فی علم التفسیر۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٠٢هـ۔
- ٥١۔ ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠-٥٤٩هـ/١١١٦-١٢٠١ء)۔ صفوة الصفوة۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیة، ١٣٠٩هـ/١٩٨٩ء۔
- ٥٢۔ ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠-٥٤٩هـ/١١١٦-١٢٠١ء)۔ المنتظم فی تاریخ الملوک والامم۔ بیروت، لبنان: دار صادر، ١٣٥٨هـ۔
- ٥٣۔ ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠-٥٤٩هـ/١١١٦-١٢٠١ء)۔ الوفا بأحوال المصطفى ﷺ۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیة، ١٣٠٨هـ/١٩٨٨ء۔
- ٥٤۔ ابن ابی حاتم، عبد الرحمن بن ابی حاتم محمد بن ادريس ابو محمد الرازی التمیمی (٣٢٤هـ)۔ الجرح والتعديل۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٢٤١هـ۔

٥٥. حارث، ابن ابى اسامه (١٨٦-٢٨٢هـ) - بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث -
مدينة منوره، سعودى عرب: مركز خدمة السنة والسيرة النبوية، ١٣١٣هـ/١٩٩٢ء -
٥٦. حاكم، ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد (٣٢١-٣٠٥هـ/٩٣٣-١٠١٢ء) - المستدرک
على الصحيحين - بيروت - لبنان: دار الكتب العلمية، ١٣١١هـ/١٩٩٠ء -
٥٧. حاكم، ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد (٣٢١-٣٠٥هـ/٩٣٣-١٠١٢ء) - المستدرک
على الصحيحين - مكة، سعودى عرب: دار الباز للنشر والتوزيع -
٥٨. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٤٠-٣٥٢هـ/٨٨٢-٩٦٥ء) -
الثقات - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣٩٥هـ -
٥٩. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٤٠-٣٥٢هـ/٨٨٢-٩٦٥ء) -
الصحيح - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٣١٣هـ/١٩٩٣ء -
٦٠. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٤٠-٣٥٢هـ/٨٨٢-٩٦٥ء) -
مشاهير علماء الأمصار - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٩٥٩ء -
٦١. ابن حجر عسقلانى، احمد بن على بن محمد بن محمد بن على بن احمد كنانى (٤٤٣-٨٥٢هـ/
١٣٤٢-١٣٣٩ء) - الإصابة في تمييز الصحابة - بيروت، لبنان: دار الجيل،
١٣١٢هـ/١٩٩٢ء -
٦٢. ابن حجر عسقلانى، احمد بن على بن محمد بن محمد بن محمد بن على بن احمد كنانى (٤٤٣-٨٥٢هـ/
١٣٤٢-١٣٣٩ء) - تغليق التعليق على صحيح البخاري - بيروت، لبنان:
المكتب الاسلامى + عمان، اردن: دار عمار، ١٣٠٥هـ -
٦٣. ابن حجر عسقلانى، احمد بن على بن محمد بن محمد بن محمد بن على بن احمد كنانى (٤٤٣-٨٥٢هـ/
١٣٤٢-١٣٣٩ء) - تلخيص الحبير في أحاديث الرافعي الكبير - مدينة منوره،
سعودى عرب، ١٣٨٢هـ/١٩٦٣ء -
٦٤. ابن حجر عسقلانى، احمد بن على بن محمد بن محمد بن محمد بن على بن احمد كنانى (٤٤٣-٨٥٢هـ/
١٣٤٢-١٣٣٩ء) - تهذيب التهذيب - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣٠٢هـ/١٩٨٢ء -
٦٥. ابن حجر عسقلانى، احمد بن على بن محمد بن محمد بن محمد بن على بن احمد كنانى (٤٤٣-٨٥٢هـ/

- ١٣٤٢-١٣٣٩ء)- الدراية في تخریج أحاديث الهداية- بيروت، لبنان: دار المعرفة-
- ٦٦- ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٤٤٣-٨٥٢هـ/ ١٣٤٢-١٣٣٩ء)- سلسلة الذهب فيما رواه الشافعي عن مالك عن نافع عن ابن عمر-
- ٦٧- ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٤٤٣-٨٥٢هـ/ ١٣٤٢-١٣٣٩ء)- فتح الباري شرح صحيح البخاري- لاهور، پاکستان: دار نشر الكتب الاسلاميه، ١٣٠١هـ/ ١٩٨١ء-
- ٦٨- ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٤٤٣-٨٥٢هـ/ ١٣٤٢-١٣٣٩ء)- القول المسدد في الذب عن المسند للإمام أحمد- قاهره، مصر: مكتبة ابن تيمية، ١٣٠١هـ-
- ٦٩- ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٤٤٣-٨٥٢هـ/ ١٣٤٢-١٣٣٩ء)- لسان الميزان- بيروت، لبنان، مؤسسة الأعلمی المطبوعات ١٣٠٦هـ/ ١٩٨٦ء-
- ٧٠- ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٤٤٣-٨٥٢هـ/ ١٣٤٢-١٣٣٩ء)- المطالب العالیة- بيروت، لبنان: دار المعرفة، ١٣٠٤هـ/ ١٩٤٨ء-
- ٧١- ابن حزم، علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی (٣٨٣-٤٥٦هـ/ ٩٩٣-١٠٦٣ء)- الإحكام في أصول الأحكام- فيصل آباد، پاکستان: ضياء السنه ادارة الترجمة والتعريف، ١٣٠٣هـ-
- ٧٢- ابن حزم، علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی (٣٨٣-٤٥٦هـ/ ٩٩٣-١٠٦٣ء)- المحلى- بيروت، لبنان: دار الآفاق الجديدة-
- ٧٣- حسام الدين هندی، علاء الدين علی متقی (م ٩٤٥هـ)- كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال- بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٣٩٩/ ١٩٤٩-
- ٧٤- حسینی، ابراهيم بن محمد (١٠٥٣-١١٢٠هـ)- البيان والتعريف- بيروت، لبنان: دار الكتاب العربي، ١٣٠١هـ-

۷۵. هكفي، صدر الدين موسى بن زكريا (۶۵۰ھ)۔ مسند الإمام أبي حنيفة۔ كراچی،
پاكستان: مير محمد كتب خانہ۔
۷۶. ابن حضر عروسی، ابو عبد الرحمن جيلان۔ كتاب الدعاء۔ لاہور، پاكستان: نعمانی كتب
خانہ، ۲۰۰۳ء۔
۷۷. حكيم ترمذی، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشير۔ نوادر الأصول في أحاديث
الرسول۔ بيروت، لبنان: دار الجليل، ۱۹۹۲ء۔
۷۸. حلبي، ابراهيم بن محمد بن سبط ابن العجمي الطرابلسي (۴۵۳-۸۴۱ھ)۔ الكشف الحثيث
رمي يوضع الحديث۔ بيروت، لبنان: مكتبة النهضة العربية، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔
۷۹. حلبي، علي بن برهان الدين (۱۴۰۴ھ)۔ السيرة الحلبية، بيروت، لبنان،
دار المعرفه، ۱۴۰۰ھ۔
۸۰. حميدي، ابو بكر عبد اللہ بن زبير (۲۱۹ھ/۸۳۴ء)۔ المسند۔ بيروت، لبنان: دار
الكتب العلمية + قاہرہ، مصر: مكتبة المنتهي۔
۸۱. ابن حيان، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حيان الأنصاري (۲۷۴-۳۶۹ھ)۔
طبقات المحدثين بأصبهان والواردين عليها۔ بيروت، لبنان: مؤسسة
الرسالة، ۱۴۱۲ھ۔
۸۲. ابن حيان، عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حبان اصبهاني، ابو محمد (۲۷۴-۳۶۹ھ)۔
العظمة۔ رياض، سعودي عرب: دار العاصمة، ۱۴۰۸ھ۔
۸۳. ابن خزيمه، ابو بكر محمد بن اسحاق (۲۲۳-۳۱۱ھ/۸۳۸-۹۲۳ء)۔ الصحيح۔
بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء۔
۸۴. خطابي، حمد بن محمد بن ابراهيم الخطابي البستي (۳۱۹-۳۸۸ھ)۔ إصلاح غلط
المحدثين۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۷ھ۔
۸۵. خطيب بغدادی، ابو بكر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مهدي بن ثابت (۳۹۲-
۴۶۳ھ/۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ تاريخ بغداد۔ بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية۔
۸۶. خطيب بغدادی، ابو بكر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مهدي بن ثابت (۳۹۲-

- ۳۶۳/ھ ۱۰۰۲- ۱۰۰۱ء)۔ تلخیص المتشابه۔ ریاض، سعودی عرب: دار الصمعی، ۱۴۱۷ھ۔
- ۸۷۔ خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مهدی بن ثابت (۳۹۲- ۳۶۳/ھ ۱۰۰۲- ۱۰۰۱ء)۔ الجامع لأخلاق الراوی و آداب السامع۔ الرياض، سعودی عرب: مکتبه المعارف، ۱۴۰۳ھ۔
- ۸۸۔ خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مهدی بن ثابت (۳۹۲- ۳۶۳/ھ ۱۰۰۲- ۱۰۰۱ء)۔ الکفاية في علم الرواية۔ مدينة منوره، سعودی عرب: المکتبه العلمیه۔
- ۸۹۔ خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مهدی بن ثابت (۳۹۲- ۳۶۳/ھ ۱۰۰۲- ۱۰۰۱ء)۔ موضح أوھام الجمع والتفریق۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۷ء۔
- ۹۰۔ خطیب ترمیزی، ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (۷۴۱ھ)۔ مشکوٰۃ المصابیح۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۳ء۔
- ۹۱۔ ابن خلاد، ابو الحسن بن عبد الرحمن بن خلاد دامهر مزی (۵۷۶ھ)۔ أمثال الحدیث المرویۃ عن النبی ﷺ۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتاب الثقافیۃ، ۱۴۰۹ھ۔
- ۹۲۔ خلال، احمد بن محمد بن ہارون بن یزید الخلال، ابوبکر (۳۳۴- ۳۱۱ھ)۔ السنۃ۔ ریاض، سعودی عرب: ۱۴۱۰ھ۔
- ۹۳۔ خوارزمی، ابو المویذ محمد بن محمود (۵۹۳- ۶۶۵ھ)۔ جامع المسانید۔ بیروت، لبنان۔
- ۹۴۔ دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن (۱۸۱- ۲۵۵/ھ ۷۹۷- ۸۶۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۴۰۷ھ۔
- ۹۵۔ دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مهدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶- ۳۸۵ھ/ ۹۱۸- ۹۹۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء۔
- ۹۶۔ ابوداود، سلیمان بن اشعث سجستانی (۲۰۲- ۲۷۵ھ/ ۸۱۷- ۸۸۹ء)۔ السنن۔

- بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣١٣هـ/١٩٩٣ء-
- ٩٧- ابن درهم، ابو سعيد احمد بن محمد بن زياد بن بشر بن درهم (٢٣٥-٢٣٠هـ) - الزهد وصفة الزاهدين - طنطا: دار الصحابة للتراث، ١٣٠٨هـ-
- ٩٨- الدمشقي، ابو عبد الله محمد بن ابى بكر الحسبى (٢٩١-٤٥١هـ) - المنار المنيف في الصحيح والضعيف - حلب، شام: مكتب المطبوعات الإسلامية، ١٣١٣هـ-
- ٩٩- دمياطى، ابو محمد شرف الدين (م ٤٠٥هـ) - المتجر الرابع في ثواب العمل الصالح - مكة مكرمه، سعودى عرب: مكتبة ومطبعة النهضة الحديثة، ١٣١٣هـ/١٩٩٣ء-
- ١٠٠- ابن ابى الدنيا، ابو بكر عبد الله بن محمد القرشى (٢٠٨-٢٨١هـ) - الأولياء - بيروت، لبنان: مؤسسة الكتب الثقافية، ١٣١٣هـ-
- ١٠١- ابن ابى الدنيا، ابو بكر عبد الله بن محمد القرشى (٢٠٨-٢٨١هـ) - كتاب التهجد وقيام الليل - الرياض، سعودى عرب: مكتبة الرشيد، ١٩٨٠ء-
- ١٠٢- ابن ابى الدنيا، ابو بكر عبد الله بن محمد القرشى (٢٠٨-٢٨١هـ) - من عاش بعد الموت - بيروت، لبنان: مؤسسة الكتب الثقافية، ١٣١٣هـ-
- ١٠٣- دولابى، ابو بشر محمد بن احمد بن محمد بن حماد (٢٢٣-٣١٠هـ) - الذرية الطاهرة النبوية - الكويت: الدار السلفية - ١٣٠٤هـ
- ١٠٤- ديلمى، ابو شجاع شيرويه بن شهردار بن شيرويه الديلمى الهمذانى (٢٣٥-٥٠٩هـ/١٠٥٣-١١١٥ء) - مسند الفردوس - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٩٨٦ء-
- ١٠٥- ذهمى، شمس الدين محمد بن احمد الذهمى (٢٤٣-٤٢٨هـ) - ميزان الاعتدال في نقد الرجال - بيروت، لبنان، دار الكتب العلمية، ١٩٩٥ء-
- ١٠٦- ذهمى، شمس الدين محمد بن احمد الذهمى (٢٤٣-٤٢٨هـ) - سير أعلام النبلاء - بيروت، لبنان، مؤسسة الرسالة، ١٣١٣هـ-
- ١٠٧- ذهمى، شمس الدين محمد بن احمد الذهمى (٢٤٣-٤٢٨هـ) - تذكرة الحفاظ - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية -
- ١٠٨- رازى، محمد بن عمر بن حسن بن حسين بن على تيمى (٥٣٣-٦٠٦هـ/١١٣٩-١٢١٠ء) -

التفسیر الكبير - تهران، ایران: دارالکتب العلمیہ -

۱۰۹ - ابن راشد، معمر بن راشد الأزدي (۱۵۱ھ) - الجامع - بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ -

۱۱۰ - ابن راهویہ، ابو یعقوب إسحاق بن إبراهيم بن مخلد بن إبراهيم بن عبد اللہ (۱۶۱ - ۲۳۷ھ / ۷۷۸ - ۸۵۱ء) - المسند - مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ / ۱۹۹۱ء -

۱۱۱ - ابن رجب حنبلی، ابو الفرج عبد الرحمن بن احمد (۳۶۶ - ۷۹۵ھ) - التخويف من النار والتعريف بحال دار البوار - دمشق، شام: مکتبۃ دار البیان، ۱۳۹۹ھ -

۱۱۲ - ابن رجب حنبلی، ابو الفرج عبد الرحمن بن احمد (۳۶۶ - ۷۹۵ھ) - جامع العلوم والحکم فی شرح خمسین حدیثاً من جوامع الکلم - بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۸ھ -

۱۱۳ - ابن رشد، ابو ولید محمد بن احمد بن محمد بن رشد القرطبی (۵۹۵ھ) - بداية المجتهد - بیروت، لبنان: دار الفکر -

۱۱۴ - رویانی، ابو بکر محمد بن ہارون الرویانی (۳۰۷ھ) - المسند - قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ -

۱۱۵ - زرعی، ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر ایوب (۶۹۱ - ۷۵۱ھ) - نقد المنقول بین المردود والمقبول - بیروت، لبنان: دار القاری، ۱۴۱۱ھ -

۱۱۶ - زرقانی، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری أزہری مالکی (۱۰۵۵ - ۱۱۲۲ھ / ۱۶۳۵ - ۱۷۱۰ء) - شرح المواهب اللدنیة - بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ / ۱۹۹۶ء -

۱۱۷ - زرقانی، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری أزہری مالکی (۱۰۵۵ - ۱۱۲۲ھ / ۱۶۳۵ - ۱۷۱۰ء) - شرح الموطأ - بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ -

۱۱۸ - زنجیری، ابو القاسم محمد بن عمر (۵۳۸ھ) - مختصر کتاب الموافقة بین أهل

- البيت والصحابة - بيروت، لبنان: دار الكتب الحكيمة -
- ١١٩ - ابن زيد، ابو اسماعيل حماد بن اسحاق بن اسماعيل (٢٦٤هـ) - تركة النبي ﷺ والسبل التي وجهها فيها - ١٢٠٢هـ -
- ١٢٠ - زيلعي، ابو محمد عبد الله بن يوسف حنفي (٤٦٢هـ) - نصب الراية لأحاديث الهداية - مصر، دار الحديث، ١٣٥٤هـ -
- ١٢١ - سبكي، تقى الدين ابو الحسن علي بن عبد الكافي بن علي بن تمام بن يوسف بن موسى بن تمام أنصاري (٦٨٣-٤٥٦هـ/١٢٨٢-١٣٥٥ء) - شفاء السقام في زيارة خير الأنام - حيدرآباد، بهارت: دائره معارف نظاميه، ١٣١٥هـ -
- ١٢٢ - سخاوي، شمس الدين محمد بن عبدالرحمن (٨٣١-٩٠٢هـ) - استجلاب إرتقاء الغرف بحب أقربا الرسول وذوى الشرف - مكتبة الملك رياض، سعودي عرب: مكتبة فهد الوطنية، ١٣٢١هـ -
- ١٢٣ - ابن سعد، ابو عبد الله محمد (١٦٨-٢٣٠هـ/٤٨٢-٨٢٥ء) - الطبقات الكبرى - بيروت، لبنان: دار بيروت للطباعة والنشر، ١٣٩٨هـ/١٩٤٨ء -
- ١٢٤ - ابوسعود، محمد بن عمادى (٨٩٨-٩٨٢هـ/١٢٩٣-١٥٤٥ء) - إرشاد العقل السليم إلى مزايا القرآن الكريم (تفسير ابى سعود) - بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربى -
- ١٢٥ - سعيد بن منصور، ابو عثمان الخراساني، (٢٢٤هـ) - السنن - رياض، سعودي عرب: دار العصيمي، ١٣١٢هـ -
- ١٢٦ - ابن سليمان، خيثمة بن سليمان القرشي الطرابلسي (٢٥٠-٣٢٣هـ) - من حديث خيثمة بن سليمان القرشي الطرابلسي - بيروت، لبنان: دار بيروت الكتاب العربى، ١٣٠٠هـ/١٩٨٠ء -
- ١٢٧ - سمرقدي، ابو حمد محمد بن احمد (٥٣٩هـ) - تحفة الفقهاء - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٣٠٥هـ -
- ١٢٨ - سمعاني، منصور بن محمد بن عبد الجبار السمعاني ابو المظفر (٢٢٦-٢٨٩هـ) - التفسير -

- ریاض، سعودی عرب: دار الوطن، ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷م۔
- ۱۲۹۔ سندی، نور الدین بن عبدالهادی، ابوالحسن (۱۱۳۸ھ)۔ حاشیة علی سنن النسائي۔
حلب، شام: مکتبة المطبوعات الاسلامیة، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔
- ۱۳۰۔ ابن السنی، احمد بن محمد الدینوری (۲۸۴-۳۶۳ھ)۔ عمل اللیوم واللیلة۔ بیروت،
لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء۔
- ۱۳۱۔ سیوطی، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان
(۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۳۵-۱۵۰۵ء)۔ أسباب ورود الحدیث أو اللمع فی أسباب
الحدیث۔ بیروت، لبنان: دار المکتبة العلمیة، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔
- ۱۳۲۔ سیوطی، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان
(۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۳۵-۱۵۰۵ء)۔ الإیتقان فی علوم القرآن۔ لبنان، مطبعة أمیر،
منشورات الرضی بیدار۔
- ۱۳۳۔ سیوطی، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان
(۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۳۵-۱۵۰۵ء)۔ تاریخ الخلفاء۔ بغداد، عراق: مکتبة الشرق الجدید۔
- ۱۳۴۔ سیوطی، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان
(۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۳۵-۱۵۰۵ء)۔ تبیيض الصحیفة بمناقب أبی حنیفة۔
بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیة، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔
- ۱۳۵۔ سیوطی، محلی، جلال الدین محمد بن احمد المحلی (۸۶۳ھ) جلال الدین ابوالفضل
عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۳۵-۱۵۰۵ء)۔
تفسیر الجلالین۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، ۱۴۱۹ھ-۱۹۹۸ء۔
- ۱۳۶۔ سیوطی، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان
(۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۳۵-۱۵۰۵ء)۔ تدرب الراوی فی شرح تقریب النوای۔
ریاض، سعودی عرب: مکتبة الرياض الحدیث۔
- ۱۳۷۔ سیوطی، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان
(۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۳۵-۱۵۰۵ء)۔ تنویر الحوالمک شرح موطأ مالک۔ مصر:

مکتبہ التجاریہ الکبریٰ، ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء۔

۱۳۸۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان
(۸۳۹-۹۱۱ھ/۱۴۳۵-۱۵۰۵ء)۔ الجامع الصغیر فی أحادیث البشیر النذیر۔

بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ۔

۱۳۹۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان
(۸۳۹-۹۱۱ھ/۱۴۳۵-۱۵۰۵ء)۔ الحاوی للفتاویٰ۔ بیروت، لبنان: دارالکتب

العربی، ۱۴۲۵ھ۔

۱۴۰۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان
(۸۳۹-۹۱۱ھ/۱۴۳۵-۱۵۰۵ء)۔ الحاوی للفتاویٰ۔ لاکپور، پاکستان: المکتبۃ

النوریۃ الرضویۃ، ۷۷۹۲ھ۔

۱۴۱۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان
(۸۳۹-۹۱۱ھ/۱۴۳۵-۱۵۰۵ء)۔ الخصائص الکبریٰ۔ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ

نوریۃ رضویۃ۔

۱۴۲۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان
(۸۳۹-۹۱۱ھ/۱۴۳۵-۱۵۰۵ء)۔ الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور۔ بیروت،

لبنان: دارالمعرفۃ۔

۱۴۳۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان
(۸۳۹-۹۱۱ھ/۱۴۳۵-۱۵۰۵ء)۔ الدیاج علی صحیح مسلم۔ الخبر، سعودی

عرب: دار ابن عفان، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء۔

۱۴۴۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان
(۸۳۹-۹۱۱ھ/۱۴۳۵-۱۵۰۵ء)۔ شرح سنن ابن ماجہ۔ کراچی، پاکستان: قدیمی

کتب خانہ۔

۱۴۵۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان
(۸۳۹-۹۱۱ھ/۱۴۳۵-۱۵۰۵ء)۔ شرح علی سنن النسائی۔ حلب، شام: مکتب

المطبوعات الإسلامیۃ، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

- ۱۴۶- سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان
(۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)- لباب النقول فی أسباب النزول- قاہرہ، مصر:
مطبعہ مصطفیٰ البابی الحلی، ۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ھ-
- ۱۴۷- سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان
(۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)- مفتاح الجنة- مدینہ منورہ، سعودی عرب: الجامعة
الإسلامیة، ۱۳۹۹ھ-
- ۱۴۸- شاشی، ابو سعید یثیم بن کلیب بن شریح (۳۳۵ھ/۹۴۶ء)- المسند- مدینہ منورہ،
سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۱۰ھ-
- ۱۴۹- شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰-۲۰۴ھ
/۷۶۷-۸۱۹ء)- المسند- بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ
- ۱۵۰- شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰-۲۰۴ھ
/۷۶۷-۸۱۹ء)- السنن المأثورة- بیروت لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۶ھ-
- ۱۵۱- شاہ ولی اللہ، الدهلوی (۱۱۷۴ھ/۱۷۶۲ء)- المسوی من أحادیث الموطأ- مکہ
مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ الحجاز، ۱۳۵۱ھ-
- ۱۵۲- ابن شاکین، ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان (۲۹۷-۳۸۵ھ)- ناسخ الحدیث و
منسوخہ- الزرقاء: مکتبۃ المنار، ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸-
- ۱۵۳- شوکانی، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳-۱۲۵۰ھ/۱۷۶۰-۱۸۳۳ء)- در السحابة فی
مناقب القرابة والصحابۃ- لاہور، پاکستان: مکتبۃ سید احمد شہید، ۱۴۰۴ھ-
- ۱۵۴- شوکانی، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳-۱۲۵۰ھ/۱۷۶۰-۱۸۳۳ء)- نیل الأوطار شرح
منتقى الأخبار- بیروت، لبنان: دار النکر، ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء-
- ۱۵۵- شوکانی، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳-۱۲۵۰ھ/۱۷۶۰-۱۸۳۳ء)- فتح القدير-
بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء-
- ۱۵۶- شہرستانی، ابو الفتح محمد بن عبدالکریم بن ابی بکر احمد (۴۷۹-۵۴۸ھ)- الملل
والنحل- بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۲۰۰۱ء-

- ۱۵۷۔ شبّانی، محمد بن حسن (۱۳۲-۱۸۹ھ)۔ الموطأ۔ کراچی، پاکستان: میر محمد کتب خانہ۔
- ۱۵۸۔ شبّانی، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (۲۰۶-۲۸۷ھ/۸۲۲-۹۰۰ء)۔ الآحاد والمثانی۔ ریاض، سعودی عرب: دار الراية، ۱۳۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔
- ۱۵۹۔ شبّانی، محمد بن الحسن بن فرقد ابو عبد اللہ (۱۳۲-۱۸۹ھ)۔ الأصل المعروف بالمبسوط۔ کراچی، پاکستان: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیہ۔
- ۱۶۰۔ ابن ابی شیبہ، ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن ابراهیم بن عثمان کوفی (۱۵۹-۲۳۵ھ/۷۷۶-۸۳۹ء)۔ المصنف۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔
- ۱۶۱۔ صنعانی، محمد بن اسماعیل الامیر (م ۷۷۳-۸۵۲ھ)۔ سبل السلام شرح بلوغ المرام۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۳۷۹ھ۔
- ۱۶۲۔ صیداوی، محمد بن احمد بن جمیع، ابو الحسین (م ۳۰۵-۴۰۲ھ)۔ معجم الشیوخ۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۰۵ھ۔
- ۱۶۳۔ طاہر القادری، ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔ عرفان القرآن۔ لاہور، پاکستان: منہاج القرآن پبلی کیشنز۔
- ۱۶۴۔ طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۱ء)۔ کتاب الدعاء۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیۃ، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء۔
- ۱۶۵۔ طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۱ء)۔ مسند الشامیین۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء۔
- ۱۶۶۔ طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۱ء)۔ المعجم الأوسط۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔
- ۱۶۷۔ طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۱ء)۔ المعجم الصغیر۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیۃ،

۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

- ۱۶۸۔ طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ المعجم الكبير۔ موصل، عراق: مطبعة الزهراء الحديثة۔
- ۱۶۹۔ طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ المعجم الكبير۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔
- ۱۷۰۔ طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۲-۳۱۰ھ/ ۸۳۹-۹۲۳ء)۔ تاریخ الأمم والملوک۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۷ھ۔
- ۱۷۱۔ طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۲-۳۱۰ھ/ ۸۳۹-۹۲۳ء)۔ جامع البیان عن تأویل آی القرآن۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۰۵ھ۔
- ۱۷۲۔ طبری، ابو جعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (۶۱۵-۶۹۴ھ/ ۱۲۱۸-۱۲۹۵ء)۔ ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی۔ دارالکتب العصریہ۔
- ۱۷۳۔ طبری، ابو جعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (۶۱۵-۶۹۴ھ/ ۱۲۱۸-۱۲۹۵ء)۔ الرياض النضرة فی مناقب العشرة۔ بیروت، لبنان: دارالغرب الاسلامی، ۱۹۹۶ء۔
- ۱۷۴۔ طحاوی، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹-۳۲۱ھ/ ۸۵۳-۹۳۳ء)۔ شرح معانی الآثار۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۳۹۹ھ۔
- ۱۷۵۔ طحاوی، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹-۳۲۱ھ/ ۸۵۳-۹۳۳ء)۔ مشکل الآثار۔ بیروت، لبنان: دارصادر۔
- ۱۷۶۔ طیالسی، ابوداؤد سلیمان بن داؤد جارود (۱۳۳-۲۰۲ھ/ ۷۵۱-۸۱۹ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ۔
- ۱۷۷۔ ابن ابی عاصم، ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶-۲۸۷ھ/ ۸۲۲-۹۰۰ء)۔ الجهاد۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۰۹ھ۔
- ۱۷۸۔ ابن ابی عاصم، ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶-۲۸۷ھ/ ۸۲۲-۹۰۰ء)۔

- الزهد - قاهره، مصر: دار الريان للتراث، ۱۴۰۸ھ -
- ۱۷۹ - ابن ابی عامر، ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶-۲۸۷ھ/۸۲۲-
۹۰۰ء) - السنة - بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ۱۴۰۰ھ -
- ۱۸۰ - ابن عبد البر، ابو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد (۳۶۸-۴۶۳ھ/۹۷۹-۱۰۷۱ء) -
الاستيعاب في معرفة الأصحاب - بيروت، لبنان: دار الجليل، ۱۴۱۲ھ -
- ۱۸۱ - ابن عبد البر، ابو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد (۳۶۸-۴۶۳ھ/۹۷۹-۱۰۷۱ء) -
التمهيد - مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف والشؤون الإسلامية، ۱۳۸۷ھ -
- ۱۸۲ - ابن عبد البر، ابو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد (۳۶۸-۴۶۳ھ/۹۷۹-۱۰۷۱ء) -
جامع بيان العلم وفضله - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء -
- ۱۸۳ - ابو عبد الله، احمد بن إبراهيم بن كثير دورقي (۱۶۸-۲۲۶ھ) - مسند سعد بن أبي
وقاص - بيروت، لبنان: دار البشائر الإسلامية، ۱۴۰۷ھ -
- ۱۸۴ - عبد الله، بن احمد بن حنبل (۲۱۳-۲۹۰ھ) - السنة - دمام: دار ابن قيم، ۱۴۰۶ھ -
- ۱۸۵ - عبد بن حميد، ابو محمد بن نصر الكشي (م ۲۳۹ھ/۸۶۳ء) - المسند - قاهره، مصر: مكتبة
السنة، ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء -
- ۱۸۶ - عبد الحق، محدث دهلوي، شيخ (۹۵۸-۱۰۵۲ھ/۱۵۵۱-۱۶۳۲ء) - شرح سفر
السعادت - كانيور، بهارت: مطبع منشي نولكشور -
- ۱۸۷ - عبد الرزاق، ابو بكر بن همام بن نافع صنعاني (۱۲۶-۲۱۱ھ/۷۴۳-۸۲۶ء) -
المصنف - بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ۱۴۰۳ھ -
- ۱۸۸ - عبد الرزاق، ابو بكر بن همام بن نافع صنعاني (۱۲۶-۲۱۱ھ/۷۴۳-۸۲۶ء) - الجزء
المفقود من الجزء الأول من المصنف - بيروت، لبنان + لاهور، باكستان:
مؤسسة الشرف، ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۵ء -
- ۱۸۹ - عجّلوني، ابو الفداء إسماعيل بن محمد بن عبد الهادي بن عبد الغني جراحی (۱۰۸۷-۱۱۶۲ھ/
۱۶۷۶-۱۷۴۹ء) - كشف الخفا ومزيل الألباس - بيروت، لبنان: مؤسسة
الرسالة، ۱۴۰۵ھ -

۱۹۰. ابن عدی، عبد اللہ بن عدی بن عبد اللہ بن محمد ابو احمد الجرجانی (۲۷۷ھ-۳۶۵ھ)۔
الکامل فی ضعفاء الرجال۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۰۹ھ/۱۹۸۸ء۔
۱۹۱. عز الدین، بلیق۔ منهاج الصالحین من احادیث وسنة خاتم الأنبياء
والمرسلین۔ بیروت، لبنان: دار الفتح، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔
۱۹۲. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹ھ-
۵۷۱ھ/۱۱۰۵-۱۱۷۶ء)۔ تاریخ دمشق الكبير (المعروف ب: تاریخ ابن
عساکر)۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۳۲۱ھ/۲۰۰۱ء۔
۱۹۳. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی
(۴۹۹-۵۷۱ھ/۱۱۰۵-۱۱۷۶ء)۔ تہذیب تاریخ دمشق الكبير۔ بیروت، لبنان،
دار البیروت، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔
۱۹۴. عظیم آبادی، ابو الطیب محمد شمس الحق۔ عون المعبود شرح سنن أبي داود۔
بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۳۱۵ھ۔
۱۹۵. ابو عوانہ، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰-۳۱۶ھ/۸۴۵-
۹۲۸ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱۹۹۸ء۔
۱۹۶. عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود
(۷۶۲-۸۵۵ھ/۱۳۶۱-۱۴۵۱ء)۔ عمدۃ القاری شرح علی صحیح
البخاری۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔
۱۹۷. غزالی، ابو حامد محمد بن محمد الغزالی (۲۵۰-۵۰۵ھ)۔ احیاء علوم الدین۔ بیروت،
لبنان: دار المعرفۃ۔
۱۹۸. ابن غزوان، ابو عبد الرحمن محمد بن فضیل بن غزوان ضعی (۱۹۵ھ)۔ کتاب الدعاء۔
ریاض، سعودی عرب، مکتبۃ الرشید، ۱۹۹۹ء۔
۱۹۹. فاکھی، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن عباس مکی (۲۷۲ھ/۸۸۵ء)۔ اخبار مکة فی
قدیم الدهر وحديثہ۔ بیروت، لبنان: دار خضر، ۱۳۱۳ھ۔
۲۰۰. فریابی، ابو بکر جعفر بن محمد بن حسن (۲۰۷-۳۰۱ھ)۔ دلائل النبوة۔ مکہ المکرمہ،

سعودی عرب: دار حراء، ۱۴۰۶ھ۔

- ۲۰۱۔ فریابی، ابو بکر جعفر بن محمد بن حسن (۲۰۷-۳۰۱ھ)۔ صفة المناقب۔ کویت: دار الخلفاء الكتاب الإسلامی، ۱۴۰۵ھ۔
- ۲۰۲۔ فریابی، ابو بکر جعفر بن محمد بن حسن (۲۰۷-۳۰۱ھ)۔ الصيام۔ بمبئی، بھارت: دار الكتب السلفیہ، ۱۴۱۲ھ۔
- ۲۰۳۔ قاضی عیاض، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض بن عیاض یحییٰ (۲۷۶-۵۴۴ھ/۱۰۸۳-۱۱۴۹ء)۔ الشفاء بتعريف حقوق المصطفى ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الكتاب العربی۔
- ۲۰۴۔ قاضی عیاض، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحییٰ (۲۷۶-۵۴۴ھ/۱۰۸۳-۱۱۴۹ء)۔ الشفاء بتعريف حقوق المصطفى ﷺ۔ ملتان، پاکستان: عبدالنواب اکیڈمی۔
- ۲۰۵۔ ابن قانع، عبد الباقي (۲۶۵-۳۵۱ھ)۔ معجم الصحابة۔ مدینہ منورہ، مکتبۃ الغرباء الاثریہ، ۱۴۱۸ھ۔
- ۲۰۶۔ ابن قتیبة، عبد اللہ بن مسلم بن قتیبة ابو محمد الدینوری (۲۱۳-۲۷۶ھ)۔ تاویل مختلف الحدیث۔ بیروت، لبنان: دار الجلیل، ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۲ء۔
- ۲۰۷۔ ابن قدامہ، ابو محمد عبد اللہ بن احمد المقدسی (۶۲۰ھ)۔ المغنی فی فقہ الإمام احمد بن حنبل الشیبانی۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔
- ۲۰۸۔ قرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحییٰ بن مفرج أموی (۲۸۴-۳۸۰ھ/۸۹۷-۹۹۰ء)۔ الجامع لأحكام القرآن۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔
- ۲۰۹۔ قزوینی، عبد الکریم بن محمد الرافعی۔ التدوین فی أخبار قزوین۔ بیروت، لبنان: دار الكتب العلمیہ، ۱۹۸۷ء۔
- ۲۱۰۔ قسطلانی، ابو العباس احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملك بن احمد بن محمد بن محمد بن حسین بن علی (۸۵۱-۹۲۳ھ/۱۴۲۸-۱۵۱۷ء)۔ المواهب اللدنیة بالمنح المحمدیة۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

- ۲۱۱- قضای، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (۲۵۴ھ)۔ مسند الشہاب۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ۔
- ۲۱۲- قنوجی، صدیق بن حسن القنوجی (۱۲۴۸-۱۳۰۷ھ)۔ أبجد العلوم الوشی المرقوم فی بیان أحوال العلوم۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۹۷۸ء۔
- ۲۱۳- ابن قیسرانی، ابو الفضل محمد بن طاہر بن علی بن احمد مقدسی (۲۴۸-۵۰۷ھ/۱۰۵۶-۱۱۱۳ء)۔ تذکرۃ الحفاظ۔ ریاض، سعودی عرب: دار الصمیمی، ۱۴۱۵ھ۔
- ۲۱۴- ابن قیم، ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر ایوب الذری (۶۹۱-۷۵۱ھ)۔ حاشیۃ علی سنن أبی داود۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء۔
- ۲۱۵- کاسانی، علاء الدین (۵۸۷ھ)۔ بدائع الصنائع۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العربی، ۱۹۸۲ء۔
- ۲۱۶- ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (۷۰۱-۷۷۴ھ/۱۳۰۱-۱۳۷۳ء)۔ البداية والنہایۃ۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔
- ۲۱۷- ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (۷۰۱-۷۷۴ھ/۱۳۰۱-۱۳۷۳ء)۔ تحفة الطالب بمعرفة أحادیث مختصر ابن الحاجب۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: دار حراء، ۱۴۰۶ھ۔
- ۲۱۸- ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (۷۰۱-۷۷۴ھ/۱۳۰۱-۱۳۷۳ء)۔ تفسیر القرآن العظیم۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔
- ۲۱۹- ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (۷۰۱-۷۷۴ھ/۱۳۰۱-۱۳۷۳ء)۔ قصص الأنبیاء۔ بیروت، لبنان: دار الخیر، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء۔
- ۲۲۰- کلاعی، ابو الربیع سلیمان بن موسی الکلاعی الأندلسی (۵۶۵-۶۳۴ھ)۔ الاکتفاء فی مغازی رسول اللہ ﷺ والثلاثۃ الخلفاء۔ بیروت، لبنان، مکتبۃ الهلال، ۱۳۸۷ھ/۱۹۶۸ء۔
- ۲۲۱- کنانی، احمد بن ابی بکر بن إسماعیل (۷۶۲-۸۴۰ھ)۔ مصباح الزجاجۃ فی زوائد ابن ماجہ۔ بیروت، لبنان، دار العربیۃ، ۱۴۰۳ھ۔

- ۲۲۲۔ لاکائی، ابو قاسم ہبۃ اللہ بن حسن بن منصور (م ۴۱۸ھ)۔ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة۔ الرياض، سعودی عرب، دار طیبہ، ۱۴۰۲ھ۔
- ۲۲۳۔ لاکائی، ابو قاسم ہبۃ اللہ بن حسن بن منصور (م ۴۱۸ھ)۔ کرامات اولیاء اللہ ﷺ۔ ریاض، سعودی عرب، دار طیبہ، ۱۴۱۲ھ۔
- ۲۲۴۔ ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹-۲۴۳ھ/۸۲۳-۸۸۷ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔
- ۲۲۵۔ مالک، ابن انس بن مالک ﷺ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اُصحی (۹۳-۱۷۹ھ/۷۱۲-۷۹۵ء)۔ المدونۃ الكبرى۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔
- ۲۲۶۔ مالک، ابن انس بن مالک ﷺ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اُصحی (۹۳-۱۷۹ھ/۷۱۲-۷۹۵ء)۔ الموطأ۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۵ء۔
- ۲۲۷۔ ابن مبارک، ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸-۱۸۱ھ/۷۳۶-۷۹۸ء)۔ کتاب الزهد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔
- ۲۲۸۔ ابن مبارک، ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸-۱۸۱ھ/۷۳۶-۷۹۸ء)۔ الجهاد۔ تونس: دار تونس۔
- ۲۲۹۔ مبارک پوری، محمد عبد الرحمن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳-۱۳۵۳ھ)۔ تحفة الأحوذی فی شرح جامع الترمذی۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔
- ۲۳۰۔ ابو محاسن، ابو محاسن یوسف بن موسیٰ حنفی۔ معتصر من المختصر من مشکل الآثار۔ بیروت، لبنان: عالم الكتاب۔
- ۲۳۱۔ المحاطی، حسین بن اسماعیل انصاری ابو عبد اللہ (۲۳۵-۳۳۰ھ)۔ أمالی المحاطی۔ دمام، اردن: دار ابن القیم، ۱۴۱۲ھ۔
- ۲۳۲۔ مروزی، محمد بن نصر بن الحجاج، ابو عبد اللہ (۲۰۲-۲۹۳ھ)۔ تعظیم قدر الصلاة۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبہ الدار، ۱۴۰۶ھ۔
- ۲۳۳۔ مروزی، محمد بن نصر بن الحجاج، ابو عبد اللہ (۲۰۲-۲۹۳ھ)۔ السنۃ۔ بیروت، لبنان:

مؤسسه الكتب الثقافية، ۱۴۰۸ھ۔

۲۳۴۔ مزى، ابو الحجاج يوسف بن زكى عبد الرحمن بن يوسف بن عبد الملك بن يوسف بن على (۶۵۴-۷۷۲ھ/۱۲۵۶-۱۳۳۱ء)۔ تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف۔ ممبئی،

بھارت: الدار القیمہ + بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۲۳۵۔ مزى، ابو الحجاج يوسف بن زكى عبد الرحمن بن يوسف بن عبد الملك بن يوسف بن على (۶۵۴-۷۷۲ھ/۱۲۵۶-۱۳۳۱ء)۔ تهذيب الكمال۔ بیروت، لبنان: مؤسسه

الرساله، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۲۳۶۔ مسلم، ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (۲۰۶-۲۶۱ھ/۸۲۱-۸۷۵ء)۔

الصحيح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۲۳۷۔ مقدسی، محمد بن عبد الواحد حنبلی (۶۴۳ھ)۔ الأحادیث المختارة۔ مکة المکرمه،

سعودی عرب: مکتبه النهضه الحديثیه، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۲۳۸۔ مقدسی، محمد بن عبد الواحد حنبلی (۶۴۳ھ)۔ الأحادیث المختارة۔ فضائل بیت

المقدس۔ شام: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۲۳۹۔ مقرئى، ابو عمرو عثمان بن سعید دانی (۳۷۱-۴۴۴ھ)۔ السنن الواردة في الفتن۔

الرياض: سعودی عرب، ۱۴۱۶ھ۔

۲۴۰۔ مقرئى، ابو بكر محمد بن إبراهيم (۲۸۵-۳۸۱ھ)۔ الرخصة في تقبيل اليد۔ الرياض:

سعودی عرب، ۱۴۰۸ھ۔

۲۴۱۔ مقرئى، ابو العباس احمد بن على بن عبد القادر بن محمد بن إبراهيم بن محمد بن تميم بن

عبد الصمد (۷۶۹-۸۴۵ھ/۱۳۶۷-۱۴۴۱ء)۔ مختصر كتاب الوتر۔ أردن:

مکتبه المنار، ۱۴۱۳ھ۔

۲۴۲۔ ابن ملقن، عمر بن على بن ملقن للأنصارى (۷۲۳-۸۰۴ھ)۔ خلاصة البدر

المنير في تخریج كتاب الشرح الكبير للرافعي۔ الرياض، سعودی عرب: مکتبه

الرشد، ۱۴۱۰ھ۔

۲۴۳۔ مناوى، عبدالرؤف بن تاج العارفين بن على بن زين العابدين (۹۵۲-۱۰۳۱ھ/

- ۱۵۳۵-۱۶۲۱ء)۔ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔
- ۲۴۴۔ ابن منجویہ، احمد بن علی الاصبہانی (۳۲۷-۳۲۸ھ)۔ رجال صحیح مسلم۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۷ھ۔
- ۲۴۵۔ ابن مندہ، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (۳۱۰-۳۹۵ھ/۹۲۲-۱۰۰۵ء)۔ الإیمان۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔
- ۲۴۶۔ منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱-۶۵۶ھ/۱۱۸۵-۱۲۵۸ء)۔ الترغیب والترہیب۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔
- ۲۴۷۔ ابن منظور، محمد بن مکرم بن علی بن احمد بن ابی قاسم بن جبہ افریقی (۶۳۰-۷۱۱ھ/۱۲۳۲-۱۳۱۱ء)۔ لسان العرب۔ بیروت، لبنان: دارصادر۔
- ۲۴۸۔ موفق، الموفق بن احمد المکی الکردری (۸۲۷ھ)۔ مناقب الإمام الأعظم أبي حنیفہ۔ کوئٹہ: پاکستان، مکتبۃ الاسلامیہ، ۱۴۰۷ھ۔
- ۲۴۹۔ نحاس، احمد بن محمد بن اسماعیل الرازی ابو جعفر (۳۳۹ھ)۔ الناسخ والمنسوخ۔ کویت: مکتبۃ الفلاح، ۱۴۰۸ھ۔
- ۲۵۰۔ نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمن (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ خصائص أمير المؤمنين علي بن أبي طالب ﷺ۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العربی، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷م۔
- ۲۵۱۔ نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمن (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء۔
- ۲۵۲۔ نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمن (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن الكبرى۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔
- ۲۵۳۔ نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمن (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ فضائل الصحابة۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ۔
- ۲۵۴۔ نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمن (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ عمل اليوم واللیلۃ۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

- ۲۵۵- ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (۳۳۶-
۹۲۸/۱۰۳۸ء)۔ تاریخ أصبہان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ،
۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔
- ۲۵۶- ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (۳۳۶-
۹۲۸/۱۰۳۸ء)۔ حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء۔ بیروت، لبنان: دار
الکتب العربی، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔
- ۲۵۷- ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (۳۳۶-
۹۲۸/۱۰۳۸ء)۔ دلائل النبوة۔ حیدرآباد، بھارت: مجلس دائرہ معارف
عثمانیہ، ۱۳۶۹ھ/۱۹۵۰ء۔
- ۲۵۸- ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (۳۳۶-
۹۲۸/۱۰۳۸ء)۔ المسند المستخرج علی صحیح مسلم۔ بیروت،
لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۶ء۔
- ۲۵۹- ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (۳۳۶-
۹۲۸/۱۰۳۸ء)۔ مسند الإمام أبي حنیفة۔ ریاض، سعودی عرب، مکتبۃ
الکوثر، ۱۴۱۵ھ۔
- ۲۶۰- ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (۳۳۶-
۹۲۸/۱۰۳۸ء)۔ کتاب الأربعین علی مذهب المتحققین من الصوفیۃ۔
بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔
- ۲۶۱- نعیم بن حماد، المرزوی، ابو عبد اللہ (م ۲۸۸ھ)۔ الفتن۔ قاہرہ، مصر: بیروت، لبنان:
مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۴۰۸ھ۔
- ۲۶۲- نووی، ابوزکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام
(۶۳۱-۶۷۷ھ/۱۲۳۳-۱۲۷۸ء)۔ شرح صحیح مسلم۔ کراچی، پاکستان:
قدیمی کتب خانہ، ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۶ء۔
- ۲۶۳- نووی، ابوزکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام
(۶۳۱-۶۷۷ھ/۱۲۳۳-۱۲۷۸ء)۔ تہذیب الأسماء واللغات۔ بیروت، لبنان:

دار الفکر، ۱۹۹۶ء۔

۲۶۴۔ نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱-۶۷۷ھ/۱۲۳۳-۱۲۷۸ء)۔ ریاض الصالحین من کلام سید المرسلین ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الخیر، ۱۳۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

۲۶۵۔ نیشاپوری، عبدالملک بن ابی عثمان محمد بن ابراہیم الخروشانی نیشاپوری (م ۴۰۶ھ)۔ شرف المصطفیٰ ﷺ۔ مکتہ المکرمۃ، سعودی عرب: دار البشار الاسلامیہ، ۱۳۲۳ھ/۲۰۰۳ء۔

۲۶۶۔ واسطی، اسلم بن سہل رزاز (م ۲۹۲ھ)۔ تاریخ واسط۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب، ۱۴۰۶ھ۔

۲۶۷۔ ابن حجر ہیتمی، ابو العباس احمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن علی بن حجر (۹۰۹-۹۷۳ھ/۱۵۰۳-۱۵۶۶ء)۔ الصواعق المحرقة۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ القاہرہ، ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء۔

۲۶۸۔ ہناد، ہناد بن سری کوفی (۱۵۲-۲۲۳ھ)۔ الزهد۔ کویت: دار الخلفاء للکتاب الاسلامی، ۱۴۰۶ھ۔

۲۶۹۔ ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔ مجمع الزوائد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۲۷۰۔ ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔ موارد الظمان إلى زوائد ابن حبان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۲۷۱۔ ابن ہشام، ابو محمد عبد الملک حمیری (۲۱۳ھ/۸۲۸ء)۔ السیرۃ النبویہ۔ بیروت، لبنان: دار الحیل، ۱۴۱۱ھ۔

۲۷۲۔ یاقوت بغدادی، یاقوت بن عبد اللہ الحموی، ابو عبد اللہ (۶۲۶ھ)۔ معجم البلدان۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔

۲۷۳۔ یحییٰ بن معین، ابو زکریا (۱۵۸-۲۳۳ھ)۔ التاريخ۔ مکتہ المکرمۃ، سعودی عرب: مرکز

- الجمہ علمی و احیاء التراث الاسلامی، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔
۲۷۴. یحییٰ بن معین، ابو زکریا (۱۵۸-۲۳۳ھ)۔ التاريخ۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۰ھ۔
۲۷۵. ابو یعلیٰ، احمد بن علی بن ثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ/۸۲۵-۹۱۹ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔
۲۷۶. ابو یعلیٰ، احمد بن علی بن ثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ/۸۲۵-۹۱۹ء)۔ المعجم۔ فیصل آباد، پاکستان: إدارة العلوم للأثریہ، ۱۴۰۷ھ۔
۲۷۷. ابو یوسف، یعقوب بن ابراہیم الانصاری (۱۸۲ھ)۔ کتاب الآثار۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۵۵ھ۔

